شب وصل کا صرور

تحریر : ماہم مغل

ہوٹل کی پارکنگ تک پیدل جانے میں اس کو چار سے پانچ منٹ لگ جانے تھے، ابھی اس کو شدید تھکن محسوس ہو رہی تھی۔ ہوٹل کے زینے اترتے ہی اس کا سانس پھول گیا تھا، سانس بحال کرنے کو اس نے سینے پہ ہاتھ رکھا اور اپنے بالوں کو چہرے سے ہٹایا۔

ابھی اپنی گاڑی تک پہنچی بھی نہیں تھی کہ کسی نے اس کے بازو کو اپنی گرفت میں لیا جس پہ وہ سہم سی گئی لیکن مقابل کا چہرہ دیکھتے ہی اس کے اعصاب کچھ پرسکون ہوئے۔

"ہمیں یہاں سے چلنا ہے، جلدی کرو۔" اس کی بات سنتے ماتھے پہ ناگوار لکیریں ابھریں اور مقابل کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

"مجھے کہیں نہیں جانا، اکیلا چھوڑ دو مجھے۔" وہ سنجیدگی سے بولی اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھی۔

"یہ بحث کرنے کا وقت نہیں ہے میرے ساتھ چلو۔" لڑکے نے پھر سے بازو کو اپنی گرفت میں لیا کہ اچانک کوئی چیز ہوا کو چیرتی ہوئی ان کے درمیان سے گزری جس پہ مقابل فوراً الرٹ ہوا جبکہ اس کے دل میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔

لڑکی کو بازو سے تھامتے اس نے اپنے پیچھے کیا اور اپنی پشت سے پینٹ کے ہولڈر سے اپنی گن نکالی، گن گولی چلانے والی کی سمت کرتے اس نے دو فائر باندھے جب پارکنگ کی دوسری طرف سے لوگ نمودار ہونے لگے۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔؟" خوف سے سرد پڑتے اس نے لڑکے سے پوچھا" جو ایک کے بعد ایک نشانہ باندھ رہا تھا جبکہ گولیاں چلنے کی آواز سے اس کا خود کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔

بھاگو۔۔۔" سرد آواز میں حکم دیا جس پہ وہ لڑکی نفی میں سر ہلانے لگی۔"

میں نے کہا بھاگو۔۔۔" آواز میں کوئی نرمی کا تاثر نہیں تھا، موت جیسی" ٹھنڈی آواز پہ اس کی ٹانگوں سے جان جانے لگی، بدن لرزنے لگا، زبان نے بولنے سے انکار کر دیا۔

خود میں جان لاتے اس نے بھاگنے کی کوشش کی، جس سمت وہ بھاگی تھی اسی طرف لڑکے نے اپنی پشت کرتے نشانہ باندھنا شروع کر دیا جب ایک گولی لڑکے کے کندھے کو چیرتی ہوئی نکلی۔

لڑکی نے پیچھے مڑ کے دیکھا جو اس کے پاؤں مڑنے کا سبب بنا اور وہ لڑکھڑا پڑی۔ پاس گاڑی کا سہارا لیتے اس نے سانس لینی چاہی تب تک ماسک لگے آدمی اس تک پہنچ چکے تھے۔

جیسے ہی ایک آدمی نے اس کا بازو دبوچا اس کے خلق سے ایک چیخ بر آمد ہوئی، لڑکے نے پیچھے مڑ کے دیکھا اور لڑکی کے پاس کھڑے آدمی کا بلا جھجک نشانہ باندھا، یہاں آدمی نیچے گرا اور دوسری جانب لڑکے کے سر پہ کسی زوردار چیز سے وار کیا گیا۔

لڑکی کی چیخ نے اس کو بھٹکا دیا تھا۔ لڑکی کو بازو سے دبوچے وہ بڑی گاڑی میں زبردستی ڈال رہے تھے، پر زور مزاحمت کرتے بند ہوتی آنکھوں سے اس نے آخری بار لڑکے کو گھٹنوں کے بل گرتے دیکھا اور خود وہ ہوش سے بیگانہ ہو گئی۔

دوبارہ جب آنکھ کھلی تو خود کو رسیوں سے جکڑے پایا، اس کے ہاتھ اور بازو بندھے تھے، اطراف میں نظریں گھماتے اس نے جائزہ لینا چاہا تو سامنے ہی

اُس لڑکے کو بندھے پایا۔ وہ ہوش میں تھا، اس کی نگاہیں زمین پہ ٹکی تھی، چہرے پہ برف پتھریلے تاثرات تھے۔

لڑکی کی بانسبت لڑکے کے ہاتھ، بازو اور پاؤں بھی مضبوط رسیوں سے باندھے گئے تھے۔

لڑکی نے اس کو پکارا لیکن کوئی جواب نہ ملا جبکہ چہرے کے تاثرات میں بھی کوئی اثر نہ آیا، وہ پلک تک نہیں جھپک رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"دامیر: "کانٹریکٹ کلوزڈ۔۔

میسج ٹائپ کرتے اس نے سینڈ کیا جب اگلے ہی لمحے اس کے موبائل پہ ایک نوٹیفیکیشن شو ہوا، باقی کی رقم اس کے اکاؤنٹ میں فوری ٹرانسفر کر دی گئی تھی۔

اب کہاں جانے کا ارادہ ہے؟" گاڑی میں بیٹھتے اس نے سٹئیرنگ ویل سنبھالا جب ریان نے پوچھا۔

خود کو تھوڑا ریلیکس کروں گا۔۔ کسی کلب چلتے ہیں۔" دامیر نے گاڑی سڑک پہ دوڑاتے ہوئے کہا ریان نے محض سر ہلایا اور اپنی پستول کی میگزین چیک کرتے اس کو کمر کے پیچھے لے جاتے رکھا۔

مزید دو گنز چیک کرتے ان کو سیٹ کے نیچے سیٹ کر دیا۔

انکل میکس ملنا چاہتے ہیں ہم سے۔" ریان نے موبائل کو دیکھتے کہا۔

ابھی میں کانٹریکٹ لینے کے موڈ میں نہیں، تم دیکھ لو۔۔" دامیر نے تھوڑا بے زار لہجے میں کہا۔

وہ مجھ سے نہیں، ہم سے ملنا چاہتے ہیں۔ دو دن بعد وہ اٹلی سے یہاں آ رہے ہیں۔" ریان نے اپنے الفاظ پہ زور دیتے ہوئے کہا۔ دامیر نے سر ہلایا۔

گاڑی چلتے ریان نے محسوس کیا جیسے ان کی گاڑی کو فالو کر رہی تھی۔ بیک ویو مرر میں ریان نے پیچھے آتی ایک سیاہ گاڑی کو دیکھا۔

سپیڈ کم نہ کرنا۔" ریان نے کہا اور اپنی گن نکالے ہاتھ میں تھامی۔"

لگتا ہے ان کو اپنی زندگی عزیز نہیں۔ چلو ہم بھی تھوڑا کھیل لیتے ہیں۔"

روکھا سوکھا مارنا پسند نہیں آرہا تھا مجھے۔" دامیر نے شیطانی مسکراہٹ لبوں پہ سجاتے ہوئے کہا، ریان نے اس کو چمکتی نگاہوں سے دیکھا اور گہری مسکان لیے سائیڈ مرر سے باہر جھانکا۔

تین سے چار لوگ ہونگے۔۔" ریان نے آگاہ کیا، دامیر نے سر ہلایا۔ گاڑی" کی سپیڈ کو تیز رکھتے اس نے یوٹرن لیا۔ جب ان کے ٹرن لینے سے ہی پیچھا کرتی گاڑی سے ایک آدمی نے باہر نکلتے فائر کیا۔

دونوں سڑکوں پہ گاڑیاں تھیں، پیچھا کرتی گاڑی ان سے کافی فاصلے پہ تھی۔ دامیر گاڑی کو ان کی جانب ہی لے جا رہا تھا لیکن دوسری سائیڈ سے۔ مقابل کی گاڑی سے آدمی باہر نکلتے ان کی جانب فائر کرنے لگے۔

کاکروچ زیادہ اچھل رہے ہیں۔" دامیر نے سٹئیرنگ ویل پہ اپنی گرفت" سخت کی، ریان نے سیٹ کے نیچے سے گن نکالے دامیر کی طرف اچھالی۔

گاڑی بولٹ پروف تھی جس کی وجہ سے ان کی گاڑی پہ نشانہ صحیح نہ لگا۔ ریان نے اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولے تھوڑا باہر نکلتے فائر باندھا۔

ایک گولی سیدھا پسینجر سیٹ پہ بیٹھے آدمی کو لگی۔

"سسیلین ہیں یہ سب۔۔" ریان نے ایک اور آدمی کو گراتے ہوئے کہا۔

دامیر نے سٹئیرنگ کو دائیں جانب گھماتے گاڑی کو دوسری سمت کیا کہ دونوں گاڑیاں اب مقابل جارہی تھیں۔ ریان نے آسانی سے ڈرائیو کرتے آدمی کا نشانہ کیا اور اس کی گردن پہ فائر کیا۔

"پکڑنا ہے یا مارنا۔۔؟" دامیر نے ریان سے کہا تو اس نے آنکھیں گھمائی۔

"موڈ نہیں۔۔" کہتے ہی اس نے ایک اور فائر لیا اور چوتھے آدمی کے ماتھے پہ گولی لگی۔ ریان نے اپنی سائیڈ کا دروازہ بند کیا اور پسٹل کی میگزین چیک کرتے اس کو دوبارہ فل کیا۔

"مین روڈ پہ کچرا ہو گیا، کلب میں جانے کا ارادہ کینسل کرنا پڑے گا۔" دامیر نے کہا اور گاڑی دوسری سڑک پہ لے جاتے سسیلین کی گاڑی کے ٹائرز پہ

فائر کیا جس سے وہ سلو ہو گئی اور درمیان میں لگے درختوں میں سے ایک سے جا ٹکرائی۔

دو آدمیوں کی نعشیں سڑک پہ لاوارث پڑی تھیں۔

"ڈریک! اگلے آدھے گھنٹے تک سب صاف ہونا چاہیے۔" دامیر نے ایک کال کرتے اپنی ساتھی سے کہا جبکہ ریان ان کی ڈیڈ باڈیز کو چیک کر رہا تھا۔

"ایک تو مجھے سمجھ نہیں آتا جب کانٹریکٹ ختم ہو جاتا ہے تو مرنے والے کے کیڑے پیچھے کیوں پڑ جاتے ہیں۔" دامیر نے ان کی گاڑی سے کچھ چیزیں لیتے ہوئے بدمزہ ہوتے کہا۔

ابھی جس آدمی کو وہ ختم کر کے آئے تھے یہ سب اسی کے بندے تھے۔ ریان نے بس کندھے اچکائے اور واپس گاڑی میں جا کے بیٹھ گیا۔

دامیر بھی اس کے پیچھے آیا اور سٹئیرنگ سنبھالے وہاں سے نکلتے چلے گئے جانتے تھے کہ ڈریک آدھے گھنٹے تک یہاں کی سب صفائی کروا دے گا اور

اس لڑائی کا کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا۔ سڑک پہ لگے سی سی ٹی ویز کی فوٹیج بھی بدل دے گا۔

اٹس آلریڈی ٹو لیٹ، کلب ؟“ دامیر نے وقت دیکھتے ہوئے کہا جہاں رات کے دو بج رہے تھے۔ ریان نے او کے کہا تو وہ دونوں کلب کی طرف روانہ ہوئے۔

مہینوں بعد یہاں آنا صحت پہ اچھا اثر ڈالتا ہے، ٹرائی کرنا۔“ ریان بہت کم اس کے ساتھ یہاں آتا تھا تبھی دامیر نے شرارت سے کہا جس پہ وہ بس گھور کے رہ گیا۔

اتنی زیادہ گیدرنگ ہے یہاں۔۔“ لڑکیوں اور لڑکوں کو ساتھ رنگینیوں کے مزے کرتے دیکھ ریان بدمزہ ہوا۔

دامیر اس کو لیے وی آئی پی سیکشن کی طرف بڑھ گیا جو اوپر والے پورشن پہ تھا۔ وہ حصہ مخصوص ہوتا تھا کچھ لوگوں کے لیے، دامیر یہاں اکثر آتا تھا تو مینیجر اس کو پہچانتا تھا۔

کلب کی لائٹس بہت ڈم تھیں، یہاں شاید کسی وی آئی کپل کی پارٹی ارینج تھی تبھی وہ دونوں شروع والے حصے سے تھوڑا دور آ گئے جہاں ریفریشمنٹ کا انتظام تھا۔

دامیر اور ریان وہاں صوفے پہ ٹیک لگائے بیٹھ گئے۔ان کے بالکل سامنے کاؤنٹر ٹیبل تھا جہاں سے ڈرنکس سرو کی جا رہی تھیں۔دامیر کے اشارے پہ ایک ویٹر سافٹ ڈرنکس لے آیا۔

ریان محتاط انداز میں اطراف کا جائزہ لینے لگا جب اس کی نظر ایک وجود پہ پڑی جوان کے بالکل سامنے صوفے پہ دوسری جانب چہرہ ہوئے تھا۔وہ لڑکی تھی۔

وہ لوگوں سے کٹ کے تھی، ریان واضح دیکھ سکتا تھا اس کو۔گولڈن رنگ کا کاکٹیل ڈریس پہنے جس کی پشت کا گلا کافی گہرا تھا، بالوں کو آگے کی طرف کر رکھا تھا۔

اس کا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا لیکن ریان کی سرد نگاہیں اسی پہ ٹکی تھیں۔

دفعتاً لڑکی اٹھی اور اس نے اپنا رخ موڑا۔ اتنی روشنی میں بھی اس کا چہرہ واضح نہیں ہوا تھا کچھ لڑکی نے عجیب طرح کا میک اپ کرر کھا تھا۔

وہ وی آئی پی پارٹی کا حصہ نہیں لگ رہی تھی کیونکہ پارٹی میں موجود لوگوں نے بلیک تھیم رکھا تھا، اس کے ہاتھ میں فون تھا اور مسلسل میسج ٹائپ کر رہی تھی۔۔

"انٹر سٹڈ ہاں۔۔!" دامیر نے اس کی نگاہیں ایک جگہ پاتے کہا، ریان نے کوئی جواب نہ دیا۔ دامیر نے اس کی توجہ کا مرکز نہیں دیکھا تھا۔

لڑکی نے جب اپنے بال چہرے سے پیچھے کرتے کان میں اڑسے تو اس کے کان میں موجود ائیر پیس شو ہوا۔ وہ واقعی یہاں کا حصہ نہیں تھی۔ ریان نے ایک لمحہ بھی اس سے اپنی نظریں نہیں ہٹائی تھیں۔

لڑکی نے کسی احساس کے تحت آس پاس دیکھا جب اس کی نظریں ریان سے جا ٹکرائیں۔ لڑکی کے دیکھنے پہ بھی اس نے نگاہیں نہیں پھیری تھیں۔

جیسے شکاری اپنے شکار کو دیکھتا۔۔ریان انہیں برفیلی نگاہوں سے اس کو دیکھ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنی بوریت کم کرنے کے لیے وہ یہاں آ تو گئی تھی لیکن یہاں آنا بھی فضول لگ رہا تھا۔اپنی دوست سے بات کرتے اس کے مسلسل ہاتھ چل رہے تھے۔فون پہ اپنی دوست سے بات کر رہی تھی جبکہ میسج پہ اپنے انکل سے رابطے میں تھی۔جب اس نے اپنا رخ بدلا تو فضا میں تبدیلی سی محسوس ہوئی۔کسی تیز چیز کی خوشبو۔۔

بالوں کو سائیڈ پہ کرتے خود پہ کسی نگاہ کی تپش محسوس ہوئی تو رونگھٹے کھڑے ہونے لگے۔انکل سے بات ختم کرتے اس نے آس پاس دیکھا جب بالکل سامنے بیٹھے ایک شخص پہ نگاہ پڑی۔وہ بلونڈ بالوں والا تھا۔اس کی گرے آنکھوں میں طرف جیسا سرد پن تھا۔چہرے کے تو ثرات برفیلی سپاٹ

تھے۔اس کے دیکھنے پہ بھی اس کے تاثرات میں فرق نہ پڑا۔سیاہ لیدر کی جیکٹ پہنے، سیاہ ہی ٹی شرٹ اور پینٹ پہنے ہوئے تھا جبکہ ہاتھ کی دوسری انگلی میں ایک انگھوٹی تھی۔

جبکہ ساتھ بیٹھا شخص اپنے موبائل پہ مصروف نظر آرہا تھا۔وہ جھجھری لے اٹھی۔اس پہ نگاہیں ٹکاتے سامنے بیٹھے شخص نے اپنی ڈرنک سے ایک گھونٹ بھرا۔انداز ایسا تھا جیسے شکاری شکار پہ نکلا ہو اور موقع دیکھتے ہی جھپٹ پڑے گا اس پہ۔

وہ انہیں پہچان چکی تھی۔دل کی سپیڈ نے رفتار پکڑی، ایک انجانہ سا خوف سا دل میں آگیا۔اس نے نظریں پھیرتے اپنی دوست کی باتوں کو جواب دیئے بنا رابطہ ختم کیا اور اپنا رخ ریسٹ روم کی طرف کیا۔اس کی نگاہوں کے سرد پن کی وجہ عجیب خوف سرائیت کر گیا تھا۔

ان کے بارے میں سنا ضرور تھا اور آج دیکھ بھی لیا تھا۔ریان کے تو دیکھنے سے ہی اس کو خوف آنے لگا تھا، جبکہ دامیر کو وہ ٹھیک سے دیکھ نہیں پائی تھی

کیونکہ دامیر کا وجود ریان کے پیچھے تھا اور چہرہ بھی اندھیرے میں تھا۔ لیکن اس کے ہاتھ پہ پہنی وہ انگوٹھی دیکھ چکی تھی۔

مجھے یہاں سے جانا چاہیئے ان لوگوں کا کوئی بھروسہ نہیں کب کس کو مار دیں۔'' وہ گھبراہٹ سے بڑبڑائی اور اپنے بال پشت پہ بکھیرتی ہوئی ایک نظر اپنے لباس کو دیکھا۔ گہرا سانس بھر کے وہ باہر نکلی اور بنا اُن دونوں کی جانب دیکھے وہ زینے اترنے لگی۔ وی آئی پی پارٹی ابھی تک اپنے عروج پہ تھی۔ لوگ باہوں میں باہیں ڈالیں جھوم رہے تھے۔ ہلکا میوزک چل رہا تھا اس کی بانسبت نیچے والے پورشن میں زیادہ شور تھا۔

کلب سے باہر نکلتے اس نے گہرے سانس بھرے اور کیب کا انتظار کرنے لگی۔ کیب کے آنے پہ وہ اس میں بیٹھی اپنے ہوٹل بلڈنگ کی طرف روانہ ہو گئی۔

اپنے روم میں پہنچتے اس نے سب سے پہلے پیروں کو گولڈن ہیل سے آزاد کیا۔

اس نے خود کو سنبھالتے ہی اپنی دوست کا نمبر ڈائل کیا۔

"تمہیں معلوم میں نے آج کس کو دیکھا؟" علینا نے عجلت میں کہا، دوسری جانب موجود لڑکی ہلکا سا ہنس دی۔

"یہ نہ کہنا کہ تم نے اپنے ناپسندیدہ انسان کو دیکھ لیا۔" اس کی دوست نے چڑانا چاہا جب علینا نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں اور دونوں کو دیکھا۔ ٹھیک سے میں نے ریان کو دیکھا، دامیر نظر نہیں آیا مجھے۔ ایک لمحے کو میرا دل کیا کہ جا کے ان کو خوب ماروں لیکن ریان کی نظریں ہی میری آدھی جان نکال گئی تھیں۔" اس نے ایک ہی سانس میں سب بتا دیا۔ ریان کی سرد گرے آنکھوں کو یاد کرتے جسم میں سنسناہٹ دوڑ گئی۔

"تم نے کچھ کہا ان کو۔۔؟" دوست نے تجسس سے پوچھا۔

"میں کیا کہتی، ان کو سامنے دیکھ کے مجھے میری موت نظر آ رہی تھی، ایسے قاتلوں سے دور ہی رہنا چاہئے کیا پتا کب ان کو دورہ پڑ جائے اور مار دیں میں

فوراً انکل آئی تھی وہاں سے۔"علینا منہ بنائے بولی اور بالوں کو اپنی ہاتھ کی انگلی سے گھمانے لگی۔

ایک دو مزید بات کرتے اس نے رابطہ ختم کیا اور چینج کرنے چلی گئی۔

کچھ دنوں کے لیے وہ روس آئی تھی اور آج بوریت کا احساس دور کرنے رات کو کلب چلی آئی، نیچے لڑکوں لڑکیوں کا ہلا گلا دیکھتے وہ اوپر والے پورشن میں آ گئی جو ابھی خالی محسوس ہو رہا تھا۔

تھوڑی دیر گزرنے کے بعد ہی وہاں پہ ایک فیملی آ گئی جن کی شاید بوکنگ کی گئی تھی اسی لیے خود وہ ایک صوفے پہ ٹک گئی۔

انکل کا میسج آتے ان سے بات کرنے لگی ساتھ ہی دوست کے ساتھ کال پہ مصروف ہو گئی جب اس نے خود پہ کسی کی ں ظروں کو محسوس کیا تھا۔

اس نے دامیر اور ریان کے بارے میں سن رکھا تھا۔ وہ دونوں اس وقت کے مانے جاتے تھے۔ دامیر شوٹنگ میں اپنا (Assassin) بہترین اساسن

ریکارڈ قائم کر گیا تھا جبکہ ریان سیکنڈز میں مقابل کو ڈھیر کر سکتا تھا۔ دونوں بے رحم قاتل تھے۔

اس نے جب سے فائٹنگ اکیڈمی جوائن کی تھی تب سے وہ ریان اور دامیر کے بارے میں سنتی آئی تھی۔ اور کچھ بھی اچھا نہیں سنا تھا۔

ریان کو تو وہ اس وجہ سے پہچان گئی تھی کیونکہ اکیڈمی میں کسی فنکشن میں ریان کی تصویر موجود تھی جبکہ دامیر اس کے لیے ابھی پردے میں ہی تھا۔

یہ سب جانتے تھے کہ دامیر اور ریان ایک ساتھ ہی پائے جاتے تھے۔ دامیر اساسن ہونے کے ساتھ ساتھ ریان کا کیپر بھی تھا۔

نیند نہ آنے کی وجہ سے وہ کافی دیر ان کو ہی سوچتی رہی تھی۔ خود بھی وہ انجانے میں اس دوسری دنیا کا حصہ بن گئی تھی جہاں کسی کو مارنا مسکرانے کے برابر سمجھا جاتا تھا۔

اس نے ڈیفینس کا ڈیپارٹمنٹ جوائن کیا تھا، لوگوں کو مارنا، بنا سوچے سمجھے ان کو کچل دینا اس سب سے نفرت تھی اسے۔ جب سے معلوم پڑا تھا کہ دامیر اور ریان بے رحم قاتل ہیں، ان کے نام سے بھی نفرت ہو گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

”مجھے ایل اے میں پراپرٹی کے کچھ کام ہیں وہاں جانا ضروری ہے تو ابھی کوئی کانٹریکٹ نہیں لے رہا میں۔“ انکل میکس ان کے سامنے بیٹھے تھے جب کوئی بات شروع ہونے سے پہلے ہی دامیر نے سنجیدگی سے کہا۔

”کانٹریکٹ نہیں ہے لیکن ایک جاب ہے۔۔!“ انہوں نے گہرا سانس بھرتے کہا۔

”ہماری جاب یہی ہے۔۔“ ریان نے جیسے یاد دلایا تو میکس نے اثبات میں سر ہلایا۔

مجھے دامیر چاہئے، ایز آ کیپر۔۔۔" میکس کی بات سنتے جہاں دامیر چونکا"

وہاں ریان کے ماتھے پہ جال بنا۔

لیکن میں آپ دونوں کو کیسے دیکھوں گا؟" دامیر نے صوفے سے تھوڑا"

آگے ہوتے کہا۔ وہ ریان کا کیپر تھا اور اس کو اکیلا چھوڑنے کا مطلب تھا اپنے

آپ سے غداری کرنا۔ ایک وقت میں وہ میکس اور ریان کے ساتھ نہیں رہ

سکتا تھا۔

آفکورس مجھے تم چاہیئے تو ریان کو چھوڑنا ہو گا۔" میکس کی بات پہ جہاں"

ریان مسکرا دیا وہاں دامیر ہنس دیا۔

آپ کو پتا ہے میری فیس کا۔۔ بہت مہنگا ثابت ہونے والا ہوں۔" دامیر"

نے ان کو ڈرانا چاہا۔

کوئی بے وقوف ہی ہو گا جو تمہیں جانے بغیر تم پہ ہاتھ ڈالے۔۔" میکس"

نے آنکھوں میں ستائش لیے کہا۔ مطلب یہ تھا کہ وہ اس کی قابلیت سے اچھے

سے واقف تھے۔

"نو مور بے بی سیٹنگ۔۔۔" ریان نے دامیر پہ طنز کیا جس پہ وہ ریان کو
شاطر مسکراہٹ سے دیکھنے لگا۔

"جہنم تک پیچھا نہیں چھوڑنے والا میں۔" دامیر نے جتایا۔ ریان کی آنکھوں
میں اس کے لیے اپنائیت بڑھ گئی۔

"یہ لڑکی ہے۔۔۔" میکس نے ایک تصویر اپنی جیب سے نکالے دامیر کے
آگے رکھی جس پہ اس نے نظر ڈالے بنا ہی میکس کو دیکھنا شروع کر دیا۔

"آپ جانتے ہیں، وئی ڈانٹ کل وومن۔۔"

(We don't kill women)

دامیر کے لہجے میں سرد پن جھلک پڑا۔

"اس کو اساسن نہیں کرنا، تم اس کو گارڈ کرو گے میری جگہ۔۔" میکس نے
اپنی بات پہ زور دیتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے ایک انجان لڑکی کے لیے ہائر کر رہے ہیں۔ کیوں؟" دامیر نے
الجھ کے پوچھا۔

''تم کب سے وجوہات جاننے لگے دامیر؟''میکس نے تمسخرانہ لہجے میں پوچھا۔

''ہم وجہ دیکھ کے ہی اپنا کام کرتے ہیں ورنہ وقت ہمارے لیے پیسا ہے۔''

دامیر نے ان کو سنجیدگی سے باور کروایا جس پہ وہ ہاتھ سرنڈر کے انداز میں بلند کر گئے۔

''اوکے اوکے۔۔''

''انجان نہیں ہے، بھتیجی ہے میری۔ میں چاہتا ہوں کہ میری غیر موجودگی میں یہ محفوظ رہے۔''میکس نے ان کو بتایا تو دونوں کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔

''آپ کی بھتیجی! کب سے؟''ریان نے بالکل سنجیدگی سے پوچھا جبکہ دامیر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ رینگ گئی۔ میکس نے اسے گھورا۔

"میں نے اسے اس دنیا سے چھپا کے ہی رکھا تھا لیکن اب وہ اپنی ضد کی وجہ سے سب کے سامنے آگئی ہے اور اس کی جان کا میں خطرہ مول نہیں لے سکتا۔" ان کی وضاحت پہ دونوں نے اثبات میں سر ہلایا۔

"کوئی اور رشتے دار تو نہیں آپ کا بنا، بایہی ہے۔" ریان نے پھر سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہے ایک اور لیکن اس کی فکر نہیں، دامیر میں چاہتا ہوں تم کراؤنڈ ہیڈ چلے جاؤ جب تک اس کی ٹریننگ ختم نہ ہو اس کے پاس ہی رہو۔" میکس نے صوفے سے ٹیک لگائی، دامیر کو بتانے کے بعد وہ کچھ ہلکا محسوس کر رہے تھے۔

"کراؤنڈ ہیڈ! آپ جانتے ہیں جب تک وہ وہاں موجود ہے تب تک وہ محفوظ ہے۔ اسے کسی پروٹیکشن کی ضرورت نہیں ہو گی۔ ہاں آکشن کے فوراً بعد میں اس کا کیپر رہوں گا۔" دامیر نے سوچتے ہوئے کہا کہ اکیڈمی میں چاہے

ہر قسم کے مجرم ٹریننگ کے لیے جاتے تھے لیکن وہاں کے اصول کے مطابق کوئی کسی پہ حملہ نہیں کر سکتا تھا۔

"وہ ہماری طرح نہیں ہے، اس کے لیے سب نیا ہے کوئی بھی اس کو استعمال کر سکتا ہے۔" میکس کے لہجے میں فکر مندی تھی۔

دامیر نے ایک نظر ریان کو دیکھا جو اس معاملے میں نہیں بولا تھا۔

جب سے وہ اکیڈمی سے نکلے تھے، آکشن والے دن سے وہ ریان کے ساتھ تھا، اس کا کیپر تھا۔ دامیر اس کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑنے والا تھا، ریان جانتا تھا کہ اپنی جان سے زیادہ وہ اس کی جان کی پرواہ کرتا تھا۔ دوست سے زیادہ بھائی مانتا تھا اس کو۔

"میں ریان کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتا۔۔" دامیر نے گہرا سانس بھر کے کہا جس پہ ریان نے آنکھیں گھمائیں۔

"کم آن! اب کسی اور کو بے بی سٹ کر لو۔ تمہیں لگتا کہ کوئی میری طرف قدم اٹھائے گا؟" ریان نے اکتاہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

کسی میں اتنی ہمت نہیں لیکن میں تمہارا رسک نہیں لے سکتا۔" دامیر نے بھی دوٹوک انداز میں کہا تھا۔

"تم اُس پہ نظر تو رکھ ہی سکتے ہو نا، اس کی ٹریننگ ختم ہوتے ہی یہاں لے آنا میں اس کی شفٹنگ کا انتظام کر دوں گا۔" میکس نے درمیانہ رستہ نکالا جانتا تھا کہ دامیر کسی قیمت بھی ریان سے دور نہیں جانے والا تھا۔

"گو فار اِٹ، مجھ سے دور جانے کا موقع تمہیں بار بار نہیں ملتا۔" ریان نے سنجیدگی سے کہا تو دامیر نفی میں سر ہلانے لگا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر ہمیں بھی جانے کی تیاری کرنی ہو گی۔" دامیر آخر مانتے ہوئے بولا۔

"ہمیں سے مراد؟" ریان نے آنکھوں میں سرد پن لیے پوچھا۔

"میں اور تم، تم مجھے اپنی جائداد بھی دے لو تب بھی میں تمہاری سائیڈ نہیں چھوڑنے والا۔" دامیر سنجیدگی سے کہتے ہوئے کہا اور کیچن کاؤنٹر کی طرف گیا تاکہ ڈنر کی تیاری کر سکے۔

پیمنٹ تمہیں ریسیو ہو جائے گی۔۔" انکل میکس ان سے ملتے ہوئے چلے گئے۔ پانچ منٹ میں ہی دامیر کا موبائل بیپ کیا جو پیمنٹ ٹرانسفر ہونے کا نوٹیفیکیشن شو کروا رہا تھا۔

"کانٹریکٹ ملنے کی خوشی میں زہر نہ ملا دینا اندر۔۔" ریان سکیورٹی کی طرف جاتا ہوا سپاٹ لہجے میں بولا کہ دامیر افسوس میں سر ہلاتا رہ گیا۔

انکل میکس کی دی گئی انفارمیشن وہیں ٹیبل پہ پڑی تھی جس کو دونوں نے دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا یا شاید ریان دیکھ چکا تھا۔

دامیر کا موبائل پھر سے بجنے لگا۔

"دامیر آر!" دامیر نے مصروف انداز میں کہا، دوسری جانب ڈریک تھا۔ اس کی بات سنتے اس کے ماتھے پہ ناگواری کے بل واضح ہوئے۔

"ان کی لوکیشن چیک کرتے رہو۔" دامیر نے چبا کے کہا اور فون بند کرتے کاؤنٹر پہ رکھا۔

البانین نے یہاں قدن رکھ لیے ہیں۔" کھانے کے دوران دامیر نے اس"

کو بتایا۔

مجھے بس موقع چاہیئے تھا ان کو ختم کرنے کا وہ انہوں نے خود دے دیا۔""

دامیر نے شاطر مسکراہٹ لیے کہا کہ ریان نے سر ہلایا۔

دنیا میں کبھی کسی اتنی نفرت نہیں جتنی میں اُس ایگرون سے کرتا ہوں۔"

اگر وہ میرے سامنے آجائے جو بنا کسی دیری کے اس کا سر تن کے جدا کر

دوں۔" ریان نے آنکھوں میں غصہ لیے کہا۔

دو دن بعد اگر وہ یہاں سے نہیں گئے تو جنگ کا اعلان واضح ہے۔" دامیر"

نے کھانے سے ہاتھ روکے کہا۔ ریان سمجھ گیا تھا۔

روس ان کا تھا، دوسرے مافیا کے لوگوں کا یہاں آنا بند تھا۔ کای بھی

معاہدے کے بنا وہ یہاں قدم نہیں رکھ سکتے تھے۔ ڈریک نے دامیر کو بتایا

کہ وہ ان کے علاقے میں دیکھے گئے جو کالج گیٹ کے باہر ہیروئن سمگل کر

رہے تھے۔

ایگرون البانیا مافیا کا ہیڈ تھا جو سمگلنگ اور ہیومن ٹریفکنگ کرتا تھا۔

کوئی بھی مافیا کسی دوسرے کی ریاست میں دخل اندازی نہیں کر سکتا تھا ورنہ ان کے درمیان جنگ ہوتی۔ دامیر اور ریان اس کے کام کی وجہ سے نفرت کرتے تھے لیکن جب تک وہ یہاں دخل اندازی نہ کرتا ان دونوں کو اس سے کوئی سروکار نہیں تھا لیکن اب جبکہ اس کے آدمی یہاں دیکھے گئے تھے تو ان کا خون کھول اٹھا تھا۔

ہمیں کل صبح تک نکلنا ہوگا گریس کے لیے۔ تمہارا کانٹریکٹ شروع ہو چکا ہے۔'' ریان نے اس کو یاد دلایا تو دامیر سر جھٹک گیا۔

زبردستی کا کانٹریکٹ۔۔۔!'' وہ بڑبڑایا۔''

منع کر دیتے۔'' ریان نے موبائل نکالتے اس پہ دیکھتے سنجیدگی سے کہا تو'' دامیر اس کو 'تم مزاق کر رہے ہو' والی نظر سے نوازا۔

ریان نے نظریں محسوس کرتے کندھے اچکائے۔

انہوں نے ہمیں سنبھالا ہے وہ ہمارے گارڈین رہ چکے ہیں۔ان کا احسان تھا"

یہ، پورا ہو جائے گا۔"دامیر نے ٹیبل صاف کرتے ہوئے کہا۔ریان نے

نگاہیں اس کی جانب کیں۔

سیاہ ٹراؤزر شرٹ پہنے اس نے اپنی گن نکالے سائیڈ پہ رکھی اور کیچن کاؤنٹر

سمیٹنے لگا۔

مائی ہالف گرل فرینڈ۔"ریان نے آنکھ دبائی اور کہتے ہوئے وہ آرمری میں"

چلا گیا۔جانے سے پہلے وہ سب چیک کرنا چاہتا تھا۔ایسا ممکن ہی نہیں تھا کہ

دامیر اس کو ساتھ لیے بنا نکلتا۔مرنے پہ بھی آیا ہوتا تو دامیر اس کو گھسیٹتے

ہوئے لے جاتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گراؤنڈ ہیڈ اکیڈمی:

تین منزلہ خوبصورت ایک محل کی طرح تیار کردہ ایک ٹریننگ سینٹر تھا جہاں مختلف جرائم سے جڑے لوگ اپنی نئی نسل کو ٹریننگ کے لیے بھیجتے تھے۔اس اکیڈمی میں کسی بھی ملک سے لوگ آ سکتے تھے خواہ وہ اپنا ڈیفینس سیکھنا چاہتے ہوں، قتل کرنا، لڑنا یا پھر سمگلنگ کرنا۔

یہ جرائم کی دنیا کا نیوٹرل گراؤنڈ تھا، یہاں کا اصول تھا کہ جو بھی اس اکیڈمی میں موجود ہے وہ چاہے مقابل کا کتنا بھی پرانا دشمن کیوں نہ ہو، اس اکیڈمی میں موجود ہوتے ایک دوسرے کو جان سے مار نہیں سکتے تھے لیکن اگر وہ لڑائی کرتے تھے تو اس پہ کوئی روک ٹوک نہیں تھی البتہ جان سے مار دینا اکیڈمی سے جنگ مول لینے کے برابر تھا۔

بائیس سال کی عمر میں دامیر اور ریان نے یہاں سے آسا سن کی ٹریننگ لی تھی، دامیر نے خود کو کیپر یعنی نیگران کے طور پہ ریان کے ساتھ رکھا تھا۔

پندرہ سال کی عمر سے وہ ایک دوسرے کے ساتھ تھے اور دونوں کو اپنی جان سے زیادہ دوسرے کی جان کی پرواہ تھی۔

میکس اٹلی کا مافیا ہیڈ تھا لیکن اس کا رعب ان دونوں پہ نہیں چلتا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ اپنے علاقے میں مافیا ہیڈ ہونگے جبکہ روس میں ان کی حکومت نہیں تھی۔

جب کبھی ان دونوں کا کانٹریکٹ گریس میں ہوتا وہ پوگ کراؤنڈ ہیڈ میں ضرور آتے لیکن اس بار وہ دو سال بعد یہاں آرہے تھے۔

آنے سے پہلے انہوں نے سر جارج کو انفارم کر دیا تا کہ ان کے لیے روم تیار رہتے۔ یہاں رہنے کی بھی ایک بھاری قیمت ادا کرنا پڑتی تھی۔

اپنی ایس یو وی سے نکلتے ان دونوں نے ایکڈمی کی زمین پہ قدم رکھا۔ باہر سے دیکھنے پہ یہ ایک وزٹینگ ہاؤس ہی لگتا تھا۔

ابھی ٹرینگ سیشن شروع ہو چکا تھا تبھی گراؤنڈ میں اتنے لوگ نظر نہیں آرہے تھے۔ دامیر نے ایک گارڈ کو بیگز اندر لے جانے کو کہا اور وہ خود دونوں سر جارج کے آفس کی طرف بڑھ گئے۔

امید ہے تم دونوں کا سفر اچھا رہا ہو گا۔" سر جارج ان کو دیکھتے مسکرا کے بولے۔ ریان نے بس سر ہلایا اور دونوں نے اپنی نشست سنبھالی۔

"جیسے آپ کو بتایا تھا کہ ہم یہاں ایک ولینٹئیر کے لیے آئے ہیں۔ اس کے بارے میں انفارمیشن چاہیئے تھی۔" دامیر نے گلا کھنگالتے اپنی بات کہنا شروع کی تو سر جارج نے اثبات میں سر ہلایا جبکہ ریان کا دھیان بس کھڑکی سے باہر تھا۔

"انفارمیشن! آپ جانتے ہیں کہ انفارمیشن ایک اچھی چیز نہیں ہے۔ قیمت چکانی پڑتی ہے۔" سر جارج نے کچھ معنی خیز سے کہا تو دامیر مبہم سا مسکرایا۔

"میں جانتا ہوں معلومات تو آپ لے ہی چکے ہونگے میکس لیو سے لیکن جو آپ جاننا چاہتے ہیں وہ تو۔۔۔" سر جارج نے مزید اپنی بات کہی تو دامیر نے ایک نظر ریان کو دیکھا جو خود ان کی بات پہ سرد نگاہوں سے سر جارج کو ہی دیکھ رہا تھا۔

دامیر نے موبائل نکالے بھاری رقم اکیڈمی کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کی، موبائل واپس رکھا اور ان کو دیکھا۔

اب بتائیے۔۔" میسج بیپ ہوتے ہی دامیر نے کہا تو سر جارج نے ان کو بتانا" شروع کیا۔

میکس لیو کو یہ بات نہیں معلوم لیکن اکیڈمی میں ہوتے ہوئے ایک بار علینا" پہ اٹیک کرنے کی کوشش کی جا چکی ہے۔ میرے گارڈ نے بروقت اس کی حفاظت کر دی لیکن اس کا سورس پتا نہ چل سکا۔" سر جارج کے بتانے پہ دامیر کے ماتھے پہ تیوری چڑھی۔

اور یہ بات کتنی پرانی ہے؟" دامیر نے سنجیدگی سے پوچھا۔"

جب وہ اکیڈمی میں آئی اس کے دو ہفتے بعد ہی۔ میکس لیو نے بتایا کہ وہ اس" مافیا دنیا کی نہیں، وہ خود بھی نہیں جانتی کہ وہ ایک مافیا پرنسس ہے۔ اپنا شوق پورا کرتے خود کو وہ خطرے میں ڈال چکی ہے۔ شاید کوئی اس کے انتظار میں

پہلے ہی بیٹھا تھا۔" جارج کے کہنے پہ دامیر نے سمجھتے سر ہلایا اور دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

آفس سے باہر آتے وہ گیسٹ سائیڈ پہ جانے لگے جہاں پہ ان کی رہائش کا انتظام کیا گیا تھا۔

"تمہیں لگا تھا کہ یہ بس لڑکی کو دیکھنے کا کام ہو گا لیکن مچھروں نے تمہیں سکون سے بیٹھنے نہیں دیا۔ چچ چچ!" ریان نے ساتھ چلتے تمسخرانہ لہجے میں کہا جس پہ دامیر نے سر دائیں بائیں ہلایا۔

"تم اگر ساتھ نہ ہوتے سکون مجھے تب بھی نہ ہوتا۔" دامیر نے جتایا کہ ریان بے ساختہ قہقہہ لگا اٹھا۔

"کوئی ایک عام سی لڑکی کے پیچھے کیوں ہو گا؟" دامیر نے اپنی جیکٹ اتارتے کاؤچ پہ رکھی۔ ریان لاپرواہ انداز میں بیڈ پہ بیٹھا تھا۔

"وہ عام لڑکی نہیں ہے، میکس لیو کی بھتیجی ہے۔" ریان نے یاد کروایا۔

"ہاں لیکن اگر کسی کی میکس کے ساتھ دشمنی ہوگی بھی تو وہ اٹلی میں جنگ چھیڑے گا۔ علینا تو ابھی ٹھیک سے منظر عام پہ آئی ہی نہیں۔" دامیر نے کہا اور بیگ سے کپڑے نکالے سیٹ کرنے لگا۔

"اس دنیا میں، دشمن ہمیشہ ہماری قیمتی چیزوں پہ وار کرتا ہے۔" ریان کے الفاظ دامیر کو سوچ میں ڈال گئے۔

"شکر ہے کہ ہمارے ساتھ کوئی لڑکی نہیں جڑی۔" ریان نے گہرا سانس بھرتے ہوئے کہا جس پہ دامیر نے تائید کرتے سر ہلایا۔

"ایسا کبھی نہیں ہوگا کہ تم سے اپنا دھیان ہٹائے کہیں اور توجہ دوں۔" دامیر نے ایک عظم سے کہا جس پہ ریان کو فخر محسوس ہوا۔

"تم نے علینا کی رپورٹ دیکھی!" ریان نے یاد آنے پہ پوچھا جس پہ دامیر نے اثبات میں سر ہلایا۔

"سر جارج کیا میں علینا سے ابھی مل سکتا ہوں؟" دامیر نے بیڈ پہ بیٹھتے ہوئے کہا، ٹریننگ سیشن کا سوچتے اس نے ہہلے اجازت چاہی۔

علینا آج کل اکیڈمی سے باہر ہے۔ایک دو دنوں واپس آجائے گی شاید۔""

انہوں نے اطلاع دی تو دامیر کے ماتھے پہ بل نمودار ہوئے۔

انکل میکس نے اس بارے میں نہیں بتایا تھا۔"دامیر کو سوچتے غصہ سا"

آنے لگا کہ وہ ایک لڑکی کے لیے یہاں آیا تھا اور وہ یہاں تھی ہی نہیں۔

اس نے موبائل بند کرتے سائیڈ پہ رکھا اور فریش ہونے چلا گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

چہرے پہ ماسک چڑھاتے اس نے گہرا سانس بھرا، ہاتھوں میں دستانے ٹھیک کیے اور پشت کے ہولڈر سے اپنی گن نکالی۔اس وقت وہ ایک چار منزلہ عمارت کے ٹیرس پہ موجود تھی۔

دونوں ہاتھوں میں اپنی پستول تھامی اور نشانہ باندھا جو سامنے کچھ فٹ کے فاصلے پہ موجود تھا۔رات کی سیاہی میں وہ اس کا حصہ ہی لگ رہی تھی۔

سامنے گلاس دوڑ کے پار ایک آدمی شراب کے نشے میں اپنی ٹائی اتار کے اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا۔اپنے قدم اس نے بیڈ کی جانب کیے جہاں ایک پندرہ سالہ لڑکی سہمی ہوئی بیٹھی تھی۔اس بچی کو دیکھتے اس نے دانت کچکچائے اور اپنی گرفت پستول پہ سخت کی۔

جیسے ہی وہ آدمی گلاس وال کے بالکل سامنے آیا اس کی سائلینسر لگی پستول سے گولی نکلی اور جا کے اس آدمی کی گردن پہ لگی۔اس کو آواز نکالنے کا بھی موقع نہیں ملا تھا اور وہ دھڑام سے زمین پہ گر پڑا۔

حنہ نے مسکراتے لبوں سے ایک پر سکون سانس خارج کی اور جلدی سے پائپ کی مدد سے نیچے اترنے لگی۔

اس سے پہلے کہ بچی ڈر کے مارے وہاں سے بھاگ کے باہر والی درندوں میں پھنستی حنہ اس تک پہنچنا چاہتی تھی۔

سیاہ بوٹ پہنے اس کو اترنے میں آسانی ہوئی اور دوسری منزل کی بالکنی میں آتے اس نے سامنے کچھ فاصلے کی بلڈنگ کی بالکنی میں چھلانگ لگائی۔

چھلانگ لگانے سے اس کے پاؤں پہ زور پڑا کہ ایک درد کی ٹھیس سی اٹھی لیکن اس کے لیے یہ معمولی تھی۔

اس نے دعا کی گلاس دوڑ کو لاک نہ لگا ہو۔ پستول کو ہولڈر میں رکھتے اس نے دھکیلنے کی کوشش کی تو وہ کھل گیا۔

"او شکر۔۔"

آواز پہ بچی نے سہم کے گلاس دوڑ کی طرف دیکھا جہاں سے حنہ اندر داخل ہوئی تھی۔ کچھ اس آدمی کے مرنے پہ وہ سفید پڑ چکی تھی اب چہرہ ایسا تھا جیسے اس نے موت کا فرشتہ دیکھ لیا ہو۔

حنہ نے پاؤں کی مدد سے آدمی کی گردن کو دائیں بائیں ہلایا وہ مر چکا تھا۔ اس کی اتنی بھی اوقات نہیں تھی کہ حنہ اس کو چھو کے اپنے ہاتھ میلے کرتی۔

ہیئے لٹل گرل، تم اب سیو ہو۔۔" اس نے لڑکی کی طرف بڑھتے دوستانہ" لہجے میں کہا اور جلدی سے اس لا ہاتھ تھاما۔

ہمیں یہاں سے جانا ہو گا، جلدی سے آؤ۔۔"اس کا ہاتھ تھام کے "
دروازے کی طرف آئی اور اپنی گن سنبھالی۔
کچھ بھی ہو جائے تم نے میرے پیچھے ہی رہنا ہے۔اور جو میں کہوں گی وہ "
کہنا ہے۔"حنہ نے لڑکی کو سمجھایا جس پہ وہ جلدی سے اثبات میں سر ہلانے
لگی۔

جہاں تک وہ جانتی تھی یہاں اب بس دو گارڈ ہونگے جو اس آدمی کے ساتھ
تھے۔ان کو گرانا آسان ہو گا۔

گہرا سانس بھرتے اس نے دروازہ کھولا اور پستول تانی۔دروازے کے باہر
کوئی نہیں تھا البتہ سیڑھیوں سے قہقہے کی آوازیں آرہی تھیں۔

یعنی وہ نیچے والے پورشن میں تھے۔

میرے پیچھے سے ہٹنا نہیں۔"حنہ کا چہرہ ماسک میں ڈھکا تھا پھر بھی بچی اس "
پہ یقین کر رہی تھی۔

اس نے آہستہ سے قدم سیڑھیوں کی جانب کیے، دو گارڈز بیٹھے گلاس تھامے شراب کے مزے لے رہے تھے۔

حنہ دور سے نہیں مارنا چاہتی تھی۔ سیڑھیاں چکر کھاتی تھیں تبھی وہ دونوں اس کو نہ دیکھ پائے۔ موقع کا فائدہ اٹھاتے حنہ نے پہلے ایک کا نشانہ باندھا جو سر میں گولی لگی۔ دوسرے کا بھی ماتھے پہ نشانہ لیا۔

آواز صرف گلاس ٹوٹنے کی اور جیسے کسی بھاری چیز کے گرنے کی آئی تھی۔

نیچے پہنچتے حنہ نے ہر طرف سے جائزہ لیا کہ بچی کو کچھ نہ ہو۔ اس کو لیتے وہ مین گیٹ تک آئی اور گاڑی میں لیے بیٹھی۔ بنا دیری کے وہ اس بلڈنگ کی حدود سے نکل آئی۔

وہ بچی ابھی بھی کچھ نہیں بول پا رہی تھی۔ بس خاموش سی سامنے رستے کو دیکھ رہی تھی۔ وہ سکون میں اس لیے تھی کیونکہ جانتی تھی کہ ساتھ بیٹھی لڑکی اس کو نقصان نہیں پہنچائے گی کیونکہ وہی تو اس کو دردناک جہنم سے نکال کے لائی تھی۔

حنہ نے اپنا ماسک اتارا اور بچی کی طرف دیکھا جس کے چہرے پہ واضح خوف

کی لکیریں تھیں۔

تم اب محفوظ ہو، کوئی کچھ نہیں کہے گا تمہییں۔ بتاؤ تمہارا نام کیا ہے؟'' حنہ''

نے نرمی سے پوچھا۔

لانا۔'' بچی نے بس ہلکی آواز میں منمنایا۔''

لانا تم ٹھیک ہو۔ میں تمہیں ایک اچھی جگہ لے جاؤں گی کیا تمہاری کوئی''

فیملی ہے؟'' حنہ نے اس کا ڈر ختم کرنے کے لیے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا

لیکن وہ ڈر گئی۔

فیملی کے سوال پہ حنہ نے نفی میں سر ہلایا۔

کوئی بات نہیں تم جہاں جاؤ گی اب وہ تمہاری فیملی ہو گی۔'' حنہ نے اس کو''

دکھ سے دیکھا اگر وہ تھوڑا بھی لیٹ کرتی تو شاید وہ ایک معصوم بچی کو کھو

دیتی۔

تھوڑی دیر میں وہ ایک کھلی سی جگہ پہ موجود تھے جہاں ایک چھوٹا سا گراؤنڈ بنا تھا اور اس کے آخر پہ ایک گیراج جتنی جگہ تھی۔

حنہ اس بچی کو اپنے ساتھ لائی اور کچھ کوڈ لگا کے دروازہ کھولا۔

وہ ایک موٹا سا لوہے کا گیٹ تھا۔حنہ نے اندر ایک دو اور بٹن پریس کیے جب دوسرا دروازہ کھلا اور ایک بیس سالہ لڑکا باہر نکلا۔

شکر ہے تم آگئی۔۔۔" لڑکے نے آگے بڑھتے حنہ کو اپنے ساتھ لگایا۔حنہ " اس کے جزباتی پن پہ مسکرا دی۔

لیام یہ لانا ہے لانا ہے۔لانا لیام تمہاری مدد کرے گا تمہیں ایک اچھی جگہ " لے جانے میں۔" لیام سے کہتے وہ لانا کی جانب گھومی اور اس سے نرمی سے بولی۔

لانا نے اثبات میں سر ہلایا۔اس کے بال بکھرے ہوئے تھے چہرے پہ مٹے مٹے آنسوؤں کے نشان تھے۔اس بچی نے وائٹ کلر کا فراک پہنا تھا جس کی آستین پھٹی تھیں۔

حنہ کا دل بار بار شکر ادا کر رہا تھا کہ وہ وقت پہ پہنچ گئی تھی۔

اس کو کھانے کو کچھ دے دو شاید بھوک لگی ہو۔" حنہ نے لیام سے کہا جس" نے اثبات میں سر ہلایا اور خود سیکیورٹی کی طرف چلا گیا تاکہ گیٹ کا لاک چیک کر سکے۔

حنہ خود چینج کرنے چلی گئی، ٹراؤزر شرٹ پہنے وہ باہر آئی اور لیام کو بتایا کہ وہ جا رہی تھی۔

تھوڑی دیر تو رک جاتی میں کھانا لگانے والا تھا۔" لیام نے اس کو جاتے" دیکھا لیکن اس نے نفی میں سر ہلایا۔

نہیں مجھے کسی اور کام سے بھی جانا ہے تم اس کا اور اپنا خیال رکھنا جیسے اس کا" کہیں انتظام ہو مجھے انفارم کر دینا۔" حنہ نے گاڑی کی کیز پاکٹ میں ڈالی اور بیسمنٹ کے گیراج سے اپنی گاڑی نکالی جو پہلی گاڑی سے مختلف تھی۔

ایک عام شہری کی طرح وہ اپنی گاڑی میں نکلتی سڑکوں پہ ایسے ہی پھرنے لگی، جب لگا کہ یہ علاقہ ٹھیک تھا تبھی اپنے اپارٹمنٹ کی طرف گئی۔

کارٹل کی ڈیلینگ میں جب گئی تو آج ایک چھوٹی بچی کی نیلامی ہوتا دیکھ اس کے رگوں میں شرارے دوڑنے لگے۔اس نے غور سے اس آدمی کو دیکھا جو اس کو خریدنے والا تھا۔

یہاں جنسی غلاموں کی نیلامی ہو رہی تھی،سب سے کم عمر کم سن بچیوں کی قیمتیں زیادہ لگتی تھی اور یہ سب دیکھتے حنہ کا دل کیا کہ وہ اس جگہ کو ایک ہی بم سے اڑا دے۔

"یہ سب لوگ کون ہوتے ہیں؟"اس نے اپنے ساتھ بیٹھے ایک شخص سے پوچھا تھا۔خود کو اس نے وہاں ایسے ظاہر کیا تھا کہ اس کام میں نئ تھی۔

"یہ سب بزنس مین ہوتے ہیں اپنے ٹرپس پہ بور ہونے پہ یہ سلیوز اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔وقتی رنگینیاں۔"اس شخص سے کمینگی سے کہا۔حنہ نے مسکرانے کی ناکام کوشش کی۔

اس نے شاور لینے کے بعد اپنا لیپ ٹاپ آن کیا اور ڈارک ویب پہ کارٹل پہ ہونے والی اگلی ڈیلز کی ڈیٹس دیکھنے لگی۔

زیادہ تر توڈرگھس اور آرمز ڈیکنگ تھی لیکن ابھی مزید کوئی سیلیوری نہیں تھی۔

اس نے افسوس سے لانا کے بارے میں سوچا۔ان کو سکول سے کسی ٹرپ کے بہانے اٹھایا جاتا تھا اور دوسرے ممالک میں ان کی نیلانی ہوتی تھی۔

جب اس کو یہ پتا چلا کہ اس سلیوری کے کاموں میں زیادہ تر بزنس مین انوالو ہوتے تھے اس کو بزنس کی دنیا سے بھی نفرت ہونے لگ گئی۔

یہاں تو انسانی روپ میں فرشتے بنے پھرتی ہیں وہ بھی شیطان سے دو ہاتھ آگے ہیں۔"اس نے غصے سے سوچا اور لیپ ٹاپ کو بند کرتے سائیڈ پہ رکھا۔

اس کو کل گریس کے لیے نکلنا تھا۔جانے سے پہلے وہ لیام سے ایک بار مل کے تھوڑی باتیں ڈسکس کرے گی تا کہ وہ پریشان نہ ہو۔

دن میں آج وہ ماڈلنگ ہاؤس گئی تھی آڈیشن کے لیے،اتنا تو وہ کانفیڈینٹ تھی کہ اس کا سلیکشن ہو جائے گا لیکن ہونے نا ہونے سے اس کو فرق نہیں پڑتا تھا۔اس کو بھی دنیا کو دکھانا تھا کہ وہ ایک عام لڑکی تھی۔

ابھی پیکنگ کرنے کا بھی زرا دل نہیں تھا، پرائویٹ جٹ اس کو لینے آجائے گا وقت پہ اسی لیے فلائٹ کی بھی پریشانی نہیں تھی، لانا کو یاد کرتی سکون سے آنکھیں موند گئی۔ ایک اور پر سکون نیند۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

”شپ منٹ کا کیا بنا، کب تک پہنچ رہی ہے؟“ ریان نے دامیر سے پوچھا جو پنچنگ بیگ کو پنچ کر رہا تھا۔ اس وقت وہ ہالف سلیوز پہلے ہوئے تھا جو پسینے سے بھیگی اس سے چپکی تھی۔ کسرتی جسم واضح تھا۔

”آج رات تک پہنچ جائے گی روس تک، علینا ابھی انکل میکس کے ساتھ ہے تو میں سوچ رہا تھا شپ منٹ کی ڈیلوری کے وقت میں وہاں پہنچ جاؤں۔“ دامیر نے جم ٹاول سے اپنے چہرے سے پسینہ خشک کیا اور پانی کی بوتل اٹھائے پینے لگا۔

مطلب تم مجھے چھوڑ کے جانے والے ہو!" ریان کے چہرے پہ معنی خیز مسکراہٹ رینگ گئی جس پہ دامیر نفی میں سر ہلائے ہنس دیا۔

"تم یہاں موجود ہو اور تمہیں خود کے کام ہیں، اپنا وقت ضائع کرنے کے لیے تمہارے پاس کچھ نہیں ہے۔" دامیر نے باقی کا پانی اپنے سر پہ گرادیا اور بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگا۔

"شام کو میں نکل جاؤں گا، پلین تیار رہے گا اور ٹھیک کل آدھی رات میں یہاں واپس آجاؤں گا۔" دامیر نے اپنا ارادہ بتایا تو ریان نے سر ہلایا۔

اچانک اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"کہیں تم کسی اور چکر میں تو نہیں جارہے؟" ریان نے معنی خیزی سے کہا کہ دامیر کے ماتھے پہ بل نمودار ہوئے۔

"فضول چیزوں کے لیے میں اپنا وقت اور پیسا برباد نہیں کرتا۔" اس نے سنجیدگی سے کہا ریان نے کندھے اچکائے۔

دامیر اپنے کہنے کے مطابق پرائویٹ جٹ میں رشیا کے لیے نکل چکا تھا۔

ریان نے اکیڈمی میں ہوتے اپنی سیکورٹی چیک کی اور ساتھ ہی نئی آنے والی معلومات پہ غور کیا۔

اس کو ڈریک کی طرف سے ایک شاکنگ خبر ملی کہ میکسیکو میں کارٹل کی شپمنٹ کے لیے جو لڑکیاں مگوائی گئی تھیں ان کو بازیاب کروالیا گیا تھا۔ وہ خود سے بھاگ نہیں سکتی تھیں اور اتنی سیکیورٹی میں ان کو بازیاب کون کرواسکتا تھا وہ بھی اُس وقت جب میکسیکو کے کارٹل ہیڈ نے اپنے گارڈ الرٹ کیے ہوں۔

ریان کو دلچسپی ہوئی یہ جان کے کہ کسی میں اتنی ہمت تھی کہ وہ کارلوس سے ٹکر لے رہا تھا۔

ایگرون اور میکسیکو کا کارٹل ہیڈ کارلوس دونوں جنسی غلاموں کی نیلامی کرتے تھے اور اسی کام سے سب سے زیادہ دامیر اور ریان کو نفرت تھی۔

ان کا خود کا کام آرمز کی سمگلنگ تک ہوتا تھا، ایک ہیڈ مافیا سے دوسرے ہیڈ مافیا تک کی ڈیلیگ لیکن جہاں سلیوری کی بات آتی وہاں ان کی بندوقیں بولتی تھیں۔

جس کسی نے بھی اس شپمنٹ کو کینسل کروایا تھا ریان داد دیئے بنا نہ رہ پایا تھا۔

اس نے کچھ فوٹیج کو سرچ کرنا چاہا کہ شاید وہ کوئی سوراغ مل پائے لیکن جو کوئی بھی تھا وہ بہت محتاط ہو کے کام کرتا تھا کیونکہ ویڈیو میں بس وہ ایک سایا ہی دیکھ پایا تھا۔

اپنے مینشن کی ایک بار سکیورٹی چیک کرتے وہ ایسے ہی اکیڈمی کے ٹریننگ ایریا کو پار کرتے کھلے میدان میں آگیا جہاں اکثر ان کا شوٹنگ ٹیسٹ لیا جاتا تھا۔

رات کے دو بج رہے تھے اور ابھی گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

کچھ اپنے کمروں میں سونے کو جا چکے تھے اور کچھ کو اس نے ٹریننگ ایریاز میں ہی دیکھا تھا۔

جونئیرز کو رات دس بجے کے بعد کمرے سے نکلنے کی اجازت نہیں تھی کیونکہ صبح ان کی ٹریننگ پانچ بجے سے ہی سٹارٹ ہو جاتی تھی۔ پانچ بجے سے چھے بجے تک ان کو جاگنگ کروا کے وارم اپ کیا جاتا تھا اور اس کے بعد ان کا پنچنگ سیشن ہوتا تھا جو سات بجے تک چلتا پھر سب کو کمروں میں بھیجا جاتا تاکہ فریش کو جائے اور آٹھ بجے ناشتے کی ٹیبل پہ سب کا ہونا ضروری تھا۔

ریان چلتے ہوئے ہال والی سائیڈ پہ آگیا جہاں ٹریننگ ختم ہوتے ہی سرمنی ہوتی تھی جن میں سب پارٹیسپینٹس کو ایک سال کے لیے کانٹریکٹ سائن ہوتے تھے۔ ریان نے اس جگہ پہ کافی تبدیلی محسوس کی تھی۔ مزید نئی چیزیں یہاں ملگوائی گئی تھیں۔ ان کو گئے ہوئے بھی تو دس گیارہ سال ہونے والے تھے۔

موبائل پہ دامیر کی کال آنے پہ اس کے کان دے لگایا جب اس کو دیوار کے ساتھ کوئی ہیولہ گزرتا ہوا نظر آیا۔ دامیر شپمنٹ کلئیر ہونے کے بارے میں بتا رہا تھا۔

اس سے بات ختم کرتے ریان کی مکمل توجہ اس ہیولے پہ ہی جمی تھی جو دیوار کے ساتھ ساتھ ہی جا رہا تھا۔اس سیاہ رات کا حصہ۔

ریان کو معلوم تھا کہ کوئی اتنی آسانی سے گراؤنڈ ہیڈ کے اندر نہیں آ سکتا تھا ضرور یہ کوئی ٹرینر تھا یا کوئی سینئیر۔ریان محویت سے تکتا گیا۔

ہیولہ تھوڑی روشنی میں نکلا جس نے سیاہ ہی ڈریس اپ کر رکھا تھا جیسے ابھی کہیں ڈیوٹی سے واپس لوٹا ہو۔ریان غور نہیں کر پایا کہ وہ لڑکا تھا یا لڑکی۔

ریان اب اس سے چند فٹ کے فاصلے پہ موجود تھا اور بنا پلکیں جھپکائے اسی کو دیکھ رہا تھا جب اس وجود نے اپنا رخ ریان کی جانب کیا۔اس کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ چہرے کے تاثرات بھی برف پتھریلے ہو گئے جس پہ مقابل چونکا۔

ریان کی آنکھوں میں چیلنج کے ساتھ ایک چمک تھی،اگلے ہی لمحے مقابل نے اپنے ہولڈر سے گن نکالے ریان پہ تانی۔ریان نے آبرو اوپر اٹھائے کہ اتنی

ہمت اس پہ گن تانی جارہی تھی۔وہ بھی اپنی جگہ سے ہلا نہیں تھاالٹا ریان کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

آہٹ پہ حنہ نے ہاتھ دوسری طرف کرتے فائر باندھا اور نشانہ لیتے ہی اپنی گن کو ہولڈر میں رکھتے وہ ریان کی جانب لپکی۔ایک پل کو ریان الجھا کہ وہ اس کی طرف کیوں آرہی تھی لیکن اس سے پہلے وہ پوچھتا حنہ نے اپنی مٹھی بند کرتے اس کے چہرے کا وار لینا چاہا جس کو ریان نے بروقت اپنے سیدھے ہاتھ سے روک لیا۔

وہ ناسمجھی سے مقابل کو دیکھنے لگا جو کچھ فاصلے سے تو لڑکی بالکل بھی نہیں لگ رہی تھی۔

لٹل لیڈی!کوئی مسئلہ ہے کیا؟“حنہ نے اپنا ہاتھ واپس کھینچا اور اس کو سرد” نگاہوں سے دیکھا۔اس کو وہ پہچان گئی تھی اور پہچانتی بھی کیسے نا،اکیڈمی کا ہر ایک انسان جانتا تھا کہ یہ سامنے کھڑا گرے سرد نگاہوں والا ریان تھا۔

حنہ بجائے جواب دینے کے آنکھیں گھماتے وہاں سے جانے لگی جب ایک لڑکا ان کی طرف آیا۔

"گیم کے درمیان میں؟"

یہ لوگ شاید پریکٹس کر رہے تھے تبھی حنہ اس کو غلط شخص سمجھتے اس پہ وار کرنے کو دوڑی تھی۔

میرا موڈ نہیں۔" حنہ بگڑے موڈ سے بولی اور گن اس لڑکے کی طرف" اچھالی۔

انداز صاف تھا جیسے ریان کے آنے پہ وہ بدمزہ ہوئی تھی۔

ریان کو اس کی چال کچھ الگ سی لگی، یہ لڑکی بھی الگ تھی۔ پہلے تو وہ اس کے انداز پہ حیران ہوا تھا وہ جس طرح چستی دکھا رہی تھی اندھیرے میں لڑکی کہیں سے نہیں لگی تھی۔ پھر اس کا ایٹیٹیوڈ!

ریان کے قریب آ کے بھی وہ گھبرائی نہیں، ریان کی نظروں میں ایک ستائش ابھری۔ لوگ نام سن کے بھی کانپتے تھے یہاں محترمہ حملہ کرنے پہ تلی تھیں۔

حنہ کو جاتا دیکھ ریان کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے۔

"ریان تم ایک لڑکی سے ایمپریس ہو رہے ہو۔" ریان نے خود کو ڈپٹا اور واپس اپنے گیسٹ بلاک کی طرف جانے لگا۔

ایسا تو ممکن نہیں تھا کہ کوئی اکیڈمی میں موجود ہو اور ریان اس سے بے خبر

اس نے روم میں جاتے پہلا کام ریسرچ کا کیا۔

"حنہ لیو! میکس لیو کی ایک اور بھتیجی، انٹرسٹنگ۔" اس نے حنہ کے بارے میں جانتے ہی انکل میکس کو کال گھمائی جو دو بیل پہ ریسیو کر لی گئی۔

"حنہ لیو! کس سے چھپا رہے تھے آپ اس کو؟" ریان نے سید ھا مدعے کی بات کی۔

وہ چھپی ہوئی کبھی نہیں رہی ریان۔اس کو اپنا آپ سنبھالنا آتا ہے۔''میکس''
کی آواز گونجی تو ریان کے لب مسکرا دیئے۔

ٹریننگ ٹائم اس کا اچھا گزرا ہے یہاں۔پرنسس۔''ریان نے کچھ معنی''
خیزی سے کہا کہ میکس ایک لمحہ بول نہ پایا۔

اس سے دور رہنا ریان۔''اس کی آواز میں وارننگ دی جس پہ ریان قہقہہ''
لگا اٹھا۔ریان نے فون رکھ دیا۔

وہ میکس کی فیملی تھی یعنی ان کی فیملی کا حصہ تھیں۔ایسا نہیں ہو سکتا تھا کہ وہ
کبھی ان کو نقصان پہنچاتے۔

اس کو حنہ کا انداز یاد آیا جس طرح اس نے ریان کے رد عمل کی پرواہ کیے بنا
اس پہ وار کیا تھا۔وہ قابل تعریف تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

خوبصورت فرنشڈ اپارٹمنٹ میں اس نے قدم رکھا تو اس کو سگار کی مہک محسوس ہوئی۔ اس نے ناسمجھی سے باہر کھڑے گارڈ کو دیکھا جو سوٹڈ بوٹڈ تھا۔ پہلے تو کبھی کبھی بھی انکل میکس کے ساتھ گارڈ کو دیکھا تھا۔

پچھلی بار کی طرح اس بار بھی اپارٹمنٹ بدلا تھا اور خوبصورت تھا۔

"علینا۔۔!" علینا کے اندر آنے کی اطلاع مل چکی تھی، مشفق مسکراہٹ لیے وہ اس کی جانب بڑھے۔

"ہائے انکل۔۔!" اس نے آگے بڑھتے خوشدلی سے کہا۔

"دو دن لگا دیئے تم نے یہاں آنے میں!" میکس نے مصنوعی ناراضگی سے کہا جبکہ علینا ہورے اپارٹمنٹ کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔

"میں نے سوچا کہ میں خود بھی اس جگہ کی تھوڑی سیر کرلوں۔" میکس کے ساتھ چلتے وہ لیونگ روم کے صوفے پہ بیٹھ گئی۔

"گھومنا تھا تو مجھے کہتی میں تمہیں اس جگہ کی سیر کرواتا، کتنی بار کہا ہے کہ اکیلی مجھے بتائے بغیر نہ جایا کرو۔" میکس نے تھوڑا سنجیدگی سے کہا۔

”ارے انکل، اب میں بڑی ہو گئی ہوں اور خود بھی اپنا ڈیفینس کرنا جانتی ہوں۔ آپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اب۔“علینا نے فخریہ انداز میں کہا کہ میکس بس مسکرا دیئے۔

”یہ بات تو ٹھیک ہے لیکن تمہیں میں نے بہت سمجھایا تھا کہ کیا ضرورت ہے اس سب کی۔ تم میرے ساتھ رہ سکتی ہو۔“میکس نے تھوڑا فکر مند لہجے میں کہا۔

”آپ گھر میں رہتے کہاں ہیں، ہر دو دن بعد آپ کو بزنس ٹور پہ جانا پڑ جاتا ہے۔“علینا نے خفگی سے کہا۔

”مجھے یہ تو بے فکری ہوتی کہ تم میرے گھر میں محفوظ ہو۔“

”آپ ایسے کہہ رہے ہیں جیسے میری جان کو خطرہ ہو۔“علینا نے بات کو ہوا میں اڑایا لیکن میکس کو واقعی اس کی فکر لاحق تھی۔

”میں نے تمہارے لیے کچھ سوچا ہے۔“میکس نے تمہید باندھی۔علینا نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"تمہیں یہ مزاق ہی لگتا ہو گا لیکن مجھے واقعی تمہاری فکر ہے۔ میں نے کسی کو تمہارے لیے ہائیر کیا ہے، ایک سال تک تو وہ تمہارے ساتھ ہی ہو گا۔ اور مجھے جب یقین ہو جائے گا کہ تم اس قابل ہو گئی ہو کہ اکیلے ہر چیز کو سنبھال لو تو اس کو ہٹا دوں گا۔" میکس نے سنجیدگی سے کہا جبکہ علینا نے حیرت و بے یقینی سے اس کی جانظ دیکھا۔

"کسی کو میرے لیے ہائیر کیا ہے اور وہ لڑکا ہے۔ آپ مجھے بتائے بغیر کیسے کر سکتے ہیں یہ سب۔ وہ بھی ایک سال کے لیے۔" علینا نے صدمے سے کہا۔ اس کے ماتھے پہ بل واضح ہوئے۔

"اس معاملے میں کچھ بھی نہیں ہو سکتا اب۔ سب فائنل ہو گیا ہے وہ تمہاری اکیڈمی بھی پہنچ چکا ہو گا۔" میکس نے اپنا بازو صوفے کی پشت سے ہٹائے آگے ہوتے کہا۔ علینا اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔

"اور آپ مجھے اب بتا رہے ہیں۔" علینا کا سخت موڈ خراب ہو چکا تھا۔

"انکل آپ نے جس کو بھی میرے ہائیر کیا ہے پلیز آپ اس کو منع کر دیں، میں بچی نہیں ہوں اب کہ اپنے ساتھ گارڈ لیے پھروں۔" علینا نے بھی میکس کے رد عمل کی پرواہ کیے بنا سنجیدگی سے کہا۔

"اس بارے میں مزید بحث نہیں ہو گی۔ میں پہلے ہی تمہاری بے وقوفانہ بات مان چکا ہوں۔" اس کی بات پہ وہ غصہ ضبط کرتے ہوئے بولے۔

"آپ نے کبھی مجھے نہیں سمجھا۔" علینا نے آنکھوں میں افسوس اور سافت لیے کہا کہ میسک کے چہرے پہ تکلیف ابھری۔

"میرے اس عمل کی تمہیں ایک دن سمجھ آجائے گی۔" میکس اپنے تاثرات سنبھالتے سنجیدگی سے بولے۔

"مجھے ضروری کام سے جانا ہے۔ میڈ نے کھانا بنا دیا ہے بھوک لگے تو کھا لینا میرا انتظار نہ کرنا۔" وہ مزید اپنی بات کہہ کے رکے نہیں تھے وہاں سے چلے گئے تھے۔

علینا نے غصے سے اپنا بیگ پیک صوفے سے اٹھائے پھینکا۔

یہ تو بتایا ہی نہیں کہ کون ہے وہ جس کو میرے پلے باندھ دیا ہے۔۔" وہ غصے سے بڑبڑائی اور اب برا بھی لگنے لگا کہ اس نے انکل میکس کے ساتھ بدتمیزی کی تھی۔ان سے آرام سے بات کرنی چاہیے تھی۔

رات تک وہ واپس آگئے تھے، کچھ دیر تک تو وہ ان کا کھانے پہ انتظار کرتی رہی لیکن وہ نہیں آئے تھے۔ پھر اکیلے ہی کھانا کھاتے اپنے روم میں آگئی تھی، ایک بار باہر نکلنے کی کوشش کی تو دروازے پہ کھڑے گارڈ نے روک لیا کہ وہ اس وقت باہر نہیں جاسکتی جب تک میکس خود نہ کہہ دیں۔

بگڑے موڈ سے وہ واپس اپنے روم آگئی اور ٹائم پاس کے لیے ٹی وی آن کر لیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج شام کی فلائٹ سے تم واپس گریس جارہی ہو۔" صبح ناشتے تک بھی انکل میکس کا اس سے ناراضگی کا اظہار جاری تھا جبکہ علینا مسلسل ان پہ خفگی بھری نگاہ ڈال رہی تھی۔

"مجھے بتائے بغیر تم اکیڈمی سے باہر نہیں نکلو گی۔" ساتھ ہی انہوں نے تنبیہہ کی جس پہ علینا نے کھانے سے ہاتھ روک دیا۔

"آپ مجھے بچوں کی طرح ٹریٹ کر رہے ہیں۔" علینا نے شکوہ کیا جس پہ میکس نے بس ایک نظر اس کو دیکھا۔

"علینا جہاں تم چلی گئی ہو وہ اچھی جگہ نہیں ہے اسی لیے مجھے یہ سب اقدام اٹھانے پڑ رہے ہیں اور میں تم سے امید کرتا ہوں کہ تم مجھے غصہ ہرگز نہیں دلاؤ گی۔" اس کے شکوے پہ وہ بھی دوٹوک انداز میں بولے، اس وقت وہ نرمی دکھانے کے بالکل قائل نہیں تھے۔

"کوشش کروں گی۔" علینا ہلکا سا بڑبڑائی۔

"اور دامیر کو موقع نہ دینا کہ کچھ انتہائی قدم اٹھائے۔" انہوں نے ناشتے سے فارغ ہوتے کہا، علینا خفگی سے اٹھنے لگی کہ ان کی بات سنتے چونک کے رک گئی۔

"دامیر؟" اس نے ناسمجھی سے دیکھا۔

”دامیر آر؟“ دوبارہ نام بولنے پہ میکس نے سر اثبات میں ہلایا۔
”وہ قاتل؟ آپ۔۔آپ جانتے بھی اس سائیکو انسان کو۔اس قاتل کو آپ نے میرا کیپر بنایا؟“ علینا نے بے یقینی سے پوچھا۔
”اس میں بہت سی باتیں اچھی ہیں تبھی اس کو تمہارے لیے رکھا ہے۔“
میکس دامیر کے بارے میں مزید بات نہیں کرنا چاہتے تھے تبھی ختمی انداز اپنایا۔
”اچھی باتیں، وہ اچھائی لفظ سے واقف بھی ہے۔مجھے آپ بالکل بھی سمجھ نہیں آرہے اس بار۔“ علینا نے بگڑتے لہجے میں بولی۔ جس شخص سے اس کو نفرت تھی انکل میکس اسی اس کا رکھوالا بنا رہے تھے، کیا وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ ایک قاتل ہے بنا کسی وجہ سے وہ مقابل کی گردن اڑا دے اور انکل میکس اس سے توقع کر رہے تھے کہ وہ علینا کی حفاظت کرے گا۔
”میں ابھی بتا رہی ہوں، میں اس دامیر کو اپنے ساتھ بالکل بھی نہیں رکھنے والی۔“ علینا تیز لہجے میں اپنا فیصلہ سناتی ہوئی کمرے میں جا بند ہوئی۔

میکس افسوس میں سر نفی میں ہلانے لگے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ریان ٹراؤزر میں بیڈ پہ لیٹا تھا جب اس کا موبائل بیپ کیا۔ دیکھا تو دامیر کے آس پاس ہونے کا الارم تھا۔ یعنی وہ واپس آگیا تھا۔

اس کے ساتھ والا روم ہی دامیر کا تھا لیکن وہ جانتا تھا کہ دامیر پہلے ادھر ہی آئے گا اور دروازہ ناک کرنے کی اس نے زحمت بھی نہیں کرنی تھی۔ ایسا ہی ہوا اگلے ہی لمحے وہ اندر تھا اور لائٹ آن کر کے اس نے دیکھا کہ ریان اپنے بستر پہ تھا یا نہیں۔

ادھر ہی ہوں میں نینی۔۔" اس نے چڑانے والے انداز میں کہا۔"

شٹ اپ۔" دامیر سنجیدگی سے بولا اور صوفے پہ بیٹھ گیا تاکہ تھوڑی تھکن "اتار سکے۔

یہ لائٹ بند کردو۔ ''ریان نے سرد لہجے میں کہا کیونکہ وہ سونا چاہتا تھا''

ابھی۔

میکس لیو کی ایک اور بھتیجی ہے۔ ''ریان نے دامیر کو حیران کرنا چاہا لیکن ''

اس کے پر سکون جواب پہ وہ جھٹکے سے اس کو دیکھنے لگا۔

جانتا ہوں میں، جب انہوں نے علینا کا بتایا میں نے تبھی ڈھونڈ لیا تھا۔ ''''

دامیر نے عام لہجے میں کہا اور تنقیدی نگاہوں سے اطراف کا جائزہ لیا۔

اس سے ملاقات ہوئی؟ ''ریان نے دلچسپی سے پوچھا وہ ابھی بھی پیٹ کے ''

بل لیٹا تھا۔

نہیں لیکن یہی سے ٹرینڈ ہے وہ۔ ''دامیر نے سرسری سا کہا تو ریان نے سر ''

ہلایا۔

میری ہوگئی ملاقات۔ ''اس کی بات پہ دامیر نے ستائشی نظروں سے دیکھا ''

اور ایک آبرو اٹھایا۔

"وہ ایک ڈائنامائٹ ہے۔ چلتی پھرتی آگ۔" ریان کا لہجہ حنہ کے لیے سراہتا ہوا تھا۔ دامیر مسکرا دیا۔

"لگتا ہے کوئی کسی سے ایمریس ہوا ہے۔" دامیر تمسخرانہ انداز میں بولا کہ ریان نے سر جھٹکا۔

"تم خود حیران ہو گے اس سے مل کے۔ نظر آ جائے گی کل وہ۔" ریان نے اس کی یہاں موجودگی کی اطلاع دی۔

"میکس کے مطابق کل تک علینا بھی یہاں موجود ہو گی۔" دامیر کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

دامیر ایک دو مزید بات کرتے اپنے کمرے میں چلا آیا۔ کھانے کی ابھی طلب نہیں تھی بس سفر کی تھکن اتارنا چاہتا تھا۔

اپنی شرٹ اتارے وہ شاور لینے چلا گیا، شرٹ اتارتے اس کے کسرتی بازو واضح ہوئے جہاں ٹیٹو بنے تھے۔ ایک سٹار جو کافی واضح تھا وہ بالکل کندھے کے اوپری حصے پہ موجود تھا۔ ساتھ کچھ ہی فاصلے پہ روسی زبان میں لکھا تھا۔

безжалостный

اس نے چلتے پانی کے نیچے اپنے گہرے بھورے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور گہرا سانس بھرا۔ ٹھنڈے پانی کی پھوار سے اعصاب پہ کچھ اثر پڑا۔

اگر علینا یہاں اکیڈمی تک آئی تھی تو ان کی دنیا اور باقی کاموں سے واقف ہو گئی ہو گی، جانے کب تک علینا کی وجہ سے اس کے ساتھ رہتا، ہو سکتا تھا کہ علینا کی وجہ سے مزید کوئی کانٹریکٹ نہ کر پاتے لیکن کام میں دیری بھی ان کے کرئیر کے لئے اچھی نہیں تھی۔ کم از کم وہ ریان کو ساتھ پھنسانا نہیں چاہتا تھا۔

اگر ریان کو کوئی الگ سے کانٹریکٹ ملتا تو وہ اسے جانے دے گا اس نے سوچ لیا تھا اور خود وہ میکس کی بھتیجی کی کسڈٹی کرتا رہے گا۔

لڑکوں کا اس کو تجربہ تھا اور لڑکی، عورت زاد تو تھی ہی نہیں زندگی میں۔

شاید اس کے لیے صبر کرنے کا وقت آگیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

صبح ناشتے کی ٹیبل پہ بیٹھے تھے، ان کا ٹیبل ہال کے بالکل کونے میں تھا جہاں سے وہ سب کو آرام سے دیکھ سکتے تھے۔ آنے جانے والے کا بھی ان کو پتا تھا۔

”حنہ لیو۔۔!“ ریان نے اندر آتی حنہ کو دیکھتے کہا۔ دامیر نے اس کے تعاقب میں دیکھا۔ پینٹ اور ٹی شرٹ پہنے، سیاہ بالوں کو ہائی پونی ٹیل میں کسے وہ ایک ٹیبل پہ جا بیٹھی اور اپنے ناشتے کا آرڈر دینے لگی۔

”دیکھنے سے تو اتنی سٹرانگ نہیں لگتی جتنی تم نے بتایا تھا۔“ دامیر نے تبصرہ کیا۔

”اس کو ٹریننگ کے دوران دیکھنا۔“ ریان نے بس اتنا کہا تو دامیر نے سر ہلایا۔

”لیکن یہ اکیڈمی کس سلسلے میں آئی ہے؟“ دامیر نے سوچتے پوچھا۔

”ظاہر ہے میکس نے کچھ کہہ کے بھیجا ہو گا۔“ ریان لاپرواہی سے بولا۔

البانین کا کیا بنا؟ کیا وہ باز آئے اپنے کاموں سے؟" ریان نے اس سے"
روس میں داخل ہوئے البانین کے بارے میں پوچھا۔

ڈریک نے بتایا کہ ان کو دوبارہ تو نہیں دیکھا گیا لیکن جیسے ہی کوئی نظر آیا"
فوراً بتادے گا۔" دامیر نے کھانا کھاتے ہوئے کہا۔

دامیر نے کھانے سے نظریں ہٹائے سامنے دیکھا جہاں حنہ بیٹھی تھی۔ اپنے تاثرات سنجیدہ کیے، بنا کسی کی موجودگی کو محسوس کیے وہ اپنے آپ میں مگن تھی۔

اس کی مخروطی انگلیاں بالوں کی لٹوں میں الجھی تھیں، نگاہیں اپنے موبائل پہ جمائے ہوئے تھی۔

کھانا آتے ہی حنہ نے ہلکی سی مسکان پاس کی۔ دامیر کا ابرو اوپر اٹھا۔

پریٹی سمائل ہاں۔" اس سے پہلے دامیر کہتا ریان کی آواز پہ وہ چونکا۔"

مجھے بس اس کی جرأت پہ حیرانگی ہوئی تھی، مجھ پہ گن تانے کھڑی تھی۔"""
ریان نے اس کی معنی خیز نگاہوں کے سوال کا جواب دیا۔

علینا کی سمجھ آتی ہے لیکن حنہ کو کیوں چھپایا ہم سے میکس نے؟" ریان نے الجھن سے پوچھا۔

"یہ تو وہی بتائیں گے ہمیں اب، ابھی تو علینا کا انتظار ہے۔ ورنہ وقت برباد کرنے کا شوق نہیں مجھے۔" دامیر علینا کے نہ آنے سے سخت بدمزہ تھا۔ اگر ابھی اس کی زمہداری نہ ہوتی تو وہ ایک کانٹریکٹ پہ کام کر رہے ہوتے۔

حنہ ناشتہ کر کے باہر جا چکی تھی۔ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس کھلے میدان میں چل رہی تھی۔ کل جب ریان کو اپنے سامنے دیکھا تو ایک پل کو وہ چونکی کہ شاید نظروں کا دھوکا ہو لیکن وہ واقعی ریان تھا اور سرد نگاہوں سے اسی کو دیکھ رہا تھا۔

اس کے سامنے خود کو کمزور نہیں دکھانا چاہتی تھی تبھی بنا سوچے سمجھے اس نے اپنی گن اس کی طرف تان دی۔ اس نے کوئی ردعمل نہیں دکھایا تھا لیکن جب وہ "لٹل لیڈی" بولا تو خوف وہراس کی لہریں جسم میں سرائیت کر گئیں۔ وہ جتنا کولڈ ہارٹڈ نظر آتا تھا اس سے بھی زیادہ اس کا لہجہ تھا۔

اس کے کارناموں کے قصے مافیا کی دنیا میں کس نے نہیں سن رکھے تھے۔مافیا کی دنیا میں ہر نیا آنے والا ان کے نام اور کام سے جلد ہی واقف ہو جاتا تھا۔ ریان اور دامیر کی موجودگی سے اس کو کوئی فرق نہیں پڑنے والا تھا۔کچھ دن کے لیے وہ باہر کی دنیا سے الگ رہنا چاہتی تھی تبھی میکس لیو کے کہنے پہ کراؤنڈ ہیڈ چلی آئی تھی۔

اچھا تھا یہاں کہ وہ کچھ چیزیں مزید پریکٹس کر لیتی تب تک لیام اس کو باقی اپڈیٹ دیتا رہتا۔اگر کسی کارٹل کا پتا چلتا تو وہ یہاں سے فوراً روانہ ہو جاتی۔

ہائے۔۔" وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی جب ایک مردانہ آواز پہ اس نے چونک کے دیکھا۔

سامنے ایک لڑکا کھڑا تھا جو قد کاٹھ میں اس سے اونچا تھا۔اس کی رنگت سانولی تھی، چہرے پہ ایک معنی خیز مسکراہٹ تھی۔حنہ نے اس کو نا سمجھی سے دیکھا۔

"اکیلی کہاں گم ہو، باتیں کرو سب سے۔"اس لڑکے نے دوستانہ لہجے میں کہا، شاید اس کو حنہ کوئی نئی آنے والی لڑکی لگی تھی۔

"میں ٹھیک ہوں۔"حنہ اتنا کہہ کے آگے بڑھنے لگی جب لڑکے کی ہمت پہ اس کو رکنا پڑا۔اس کا ہاتھ لڑکے کی گرفت میں تھا۔

"ہم کہیں بیٹھ کے باتیں کر سکتے ہیں۔"اس نے آفر کی،حنہ نے ایک نظر ہاتھ کو دیکھا پھر اس کے معنی خیز مسکراتے چہرے کی طرف۔

بناوارننگ کے اس نے دوسرے ہاتھ کی مٹھی بناتے ایک زوردار پنچ اس کے منہ پہ دے مارا اور اپنا ہاتھ دیکھنے لگی جو اس کی گرفت میں تھا۔ہاتھ چھوٹ چکا تھا، وہ لڑکھڑا کے سیدھا ہوا اور ناک پہ انگلی رکھے چیک کیا۔خون کی دھار۔

"آئیندہ لڑکی کے انکار کا احترام کرنا۔"ایک ایک لفظ زہریلی مسکان سجائے اس نے کہا تو مقابل نے اس کو تنفر سے گھورا۔

یہی پہ ہونا، دیکھ لوں گا۔"اس نے دھمکی دی جس پہ حنہ آنکھیں گھما کے "
آگے بڑھ گئی۔

آؤچ، زور سے لگی ہو گی۔"ریان اور دامیر ابھی ہال سے باہر نکلے تھے جب "
سامنے کا منظر نظر آتے رک گئے۔ریان نے بے ساختہ کہا جس پہ دامیر
مسکرایا۔

شی از کول۔"دامیر نے سراہا کہ ریان کی مسکراہٹ گہری ہوئی جیسے یہ "
کمپلینمنٹ اس کو ملا ہو۔

اس نے زندگی میں کبھی کسی لڑکی کے بارے میں سوچا نہیں تھا لیکن جانے
کیوں حنہ کو ابھی دیکھتے اس کے دل میں ایک انجانی سے خواہش ظاہر ہوئی۔

"!کرے گا۔مافیا پرنس (claim) وہ اس کو کلیم "

یہ دل کی آواز اچانک سنائی دی گئی تھی لیکن اس پہ ریان نے برا نہیں منایا تھا
الٹا اس احساس کو انجوائے کیا تھا۔

میں سوچ رہا تھا کہ جب تک یہاں ہیں ایک پراپرٹی خرید لیں اپنے لیے۔""

دامیر نے حنہ سے نظریں ہٹائے کہا جواب فون پہ کسی سے بات کر رہی تھی۔

ہاں ٹھیک ہے۔ چلیں پھر آج دیکھنے؟" ریان نے تائید کرتے کہا۔"

ہاں میں نے ایک دو لوگوں سے بات کی ہے چلتے ہیں۔" دامیر نے کہا اور وہ"

دونوں اپنی گاڑی لیے اکیڈمی سے باہر نکلے۔

ریان نے گاڑی نکالی اور دامیر کا انتظار کرنے لگا جو ایک فون کال پہ مصروف تھا۔ گاڑی دامیر ہی ہمیشہ چلاتا تھا۔

فون جیب میں رکھتے جیسے ہی وہ مڑا کہ اچانک کسی کے آنے سے وہ ٹکرا گیا۔

مقابل اس افتاد پہ سنبھل نہ پایا اور لڑکھڑا کے گر پڑا۔

دامیر نے سامنے گری لڑکی کو دیکھا اور اس کا سامان اٹھانے میں مدد کی۔

مائی بیڈ۔" دامیر نے سنجیدگی سے کہا اور بنا اس کے چہرے پہ نگاہ ڈالے اپنی"

گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے سٹئیرنگ وہیل سنبھالا کہ ریان نے اس کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

"یا تو یہ اتفاق ہے یا پھر تم مزید ہینڈسم ہو گئے ہو کہ لڑکیاں ٹکرانے کے بہانے ڈھونڈتی ہیں۔" ریان نے اس کو چڑایا جس پہ وہ ہنس دیا۔

"تمہارا بھائی شروع سے ہینڈسم ہے، اتفاق ہی سمجھو اس کو۔" اس نے گاڑی سٹارٹ کرتے اکیڈمی کی حدود سے باہر نکالی، یہ جگہ سمندر کے قریب ہی واقع تھی تو انہوں نے گھر بھی اسی ایریا کے قریب لیا۔

کافی خوبصورت ولا تھا جو کشادہ، کھلا ہوا دار تھا۔

وہ دونوں سارے کمروں کا جائزہ لیے باہر آئے تھے۔

اپنا جو سامان انہوں نے اکیڈمی رکھا تھا اس سب کو یہاں شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے تاکہ وہ اکثر یہاں آ کے رک جایا کریں۔

ولا سارا چیک کرتے انہوں نے اپنے کچھ گارڈز کو یہاں رکھا تا کہ ان کی غیر موجودگی میں وہ یہاں رہیں۔

شام سے پہلے وہ دونوں اکیڈمی واپس آ گئے تھے، کھانا وہ باہر کھا آئے تھے۔

دامیر اپنے روم میں آیا تو سر جارج کا میسج اس کا انتظار کر رہا تھا۔

سر جارج نے کہا کہ جب آپ آجائیں تو ان کو کال کر دیں کسی نے ملنا ہے آپ سے۔" یہ اس کا خود کا آدمی تھا جس نے وائس میل چھوڑا تھا اس کے روم کے فون پہ۔

ان کو بتا دو میں اپنے کمرے میں ہوں۔" اس نے واپس کال کرتے اطلاع دی کہ تھوڑی ہی دیر میں اس کا دروازہ ناک ہوا۔

☆☆☆☆☆☆

انکل میکس اس سے ابھی بھی ناراض تھے جبکہ اس کا خود کا ناراضگی بڑھانے کا ارادہ تھا۔ وہ کسی بھی قسم کی پابندی میں نہیں آنا چاہتی تھی۔

پھر ایسے انسان کی جس سے وہ نفرت کرتی تھی۔ کبھی نہیں!

اس کی زندگی پہلے ہی بورڈنگ سکول، ہوسٹلز میں گزری تھی۔ فیملی میں کون تھا کہاں تھا وہ کچھ نہیں جانتی تھی سوائے اس کے کہ میکس اس کے انکل تھے۔

اب جوانی کی دہلیز پہ قدم رکھا تھا تو خود ایک آزاد زندگی گزارنا چاہتی تھی جہاں کوئی روک ٹوک نہ ہوتی اپنی مرضی کے فیصلے لیتی۔ اپنے شوق پورے کرتی۔ دنیا گھومتی۔ اگر کبھی موقع ملتا تو اپنے آبائی گھر جاتی جہاں سے وہ خود کو مزید جان سکتی تھی۔

لیکن اس کو لگ رہا تھا کہ اب وہ اکیڈمی میں آکے اپنی زندگی کو مزید تنگ کرنے والی تھی جبکہ پہلے تو وہ پرجوش تھی۔

دامیر نامی بلا اس کی آزادی چھیننے والی تھی۔

میں کسی کو اپنی زندگی کنٹرول کرنے نہیں دوں گی۔ بھاڑ میں جائے میری طرف سے دامیر۔'' گاڑی میں بیٹھی وہ مسلسل دامیر کو کوس رہی تھی۔

پھر میکس کا سوچتے بے بس ہوتی جارہی تھی۔

اکیڈمی میں گاڑی روکتے ہی گارڈ نے اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا۔اپنا ہینڈ بیگ لیے وہ اندر بڑھنے لگی جب کوئی اس سے ٹکرایا۔بیگ اور ہاتھ میں پکڑی ایک دو چیزیں نیچے گر گئیں۔

اس نے مقابل کو دیکھا جو جلدی سے معذرت کرتا آگے بڑھ گیا تھا لیکن اس کے پاس سے گزرنے کا احساس الگ تھا۔مردانہ کلون کی خشبو اچانک فضاء میں رچ گئی۔

اس نے گھوم سے اس شخص کو دیکھا جو اب گاڑی میں بیٹھ رہا تھا۔دل میں شدید خواہش ابھری کہ وہ اس سے بات کرے۔

لیکن وہ خود بھی یہ بات نہیں جانتی تھی کہ ٹکرانے والا امیر تھا ورنہ اس دل کی خواہش آنے سے پہلے ہی زہر کھا چکی ہوتی۔

اکیڈمی میں سب سے پہلے پہنچتے اس نے سفر کی تھکان اتاری تھی۔جیسے ہی وہ ڈنر پہ جانے لگی تو اس کو سر جارج نے اپنے کیبن میں بلوایا۔

وہاں معلوم ہوا کہ دامیر اس کا دو تین دنوں سے یہاں انتظار کر رہا ہے اور اب اس کو خود اس سے مل لینا چاہیئے۔علینا آنکھیں گھماتی ہوئی ان کی بات مان گئی اور دامیر کے ایک گارڈ کے ساتھ اس کے بلاک کی طرف جانے لگی۔

گیسٹ بلاک اور سٹوڈینٹس کے بلاک الگ تھے،ایسے ہی ہر قسم کی جرائم کے لوگوں کے بلاک الگ الگ بنائے گئے تھے۔

دامیر کا بلاک ان کے کوریڈور کے بالکل سامنے کاریڈور میں موجود تھا۔یعنی وہ لوگ ایک دوسرے کے کمروں کے مقابل تھے جن کے درمیان نیچے ہال کا ایریا نظر آتا تھا جو لاؤنج کے طور پہ استعمال ہوتا تھا۔

گارڈ نے دروازہ ناک کیا اور علینا کو اندر جانے کا کہا۔خود وہ سائیڈ پہ کھڑا ہو گیا ایک روبوٹ کی طرح۔

دامیر سے اس کو ملنے کا کوئی شوق نہیں تھا نا وہ اس کے سامنے آنا چاہتی تھی لیکن اندر ہی اندر ایک تجسس تھا کہ بے رحم قاتل کیسا دکھتا ہو گا۔

پتا نہیں انکل نے کیا سوچ کے اس شخص پہ میری زمہداری ڈال دی۔""

علینا نے تنفر سے سوچا جب کمرے کا دروازہ کھلنے پہ وہ چونک اٹھی۔ تھوڑی دیر پہلے والی خوشبو۔

سامنے ہی وہ کھڑا تھا۔ گہرے براؤن بال، ہم رنگ آنکھیں۔ سویٹ پینٹ اور شرٹ (sweatpant shirt) میں ملبوس۔ چہرے پہ سنجیدگی تو نہیں البتہ سرد سپاٹ تاثرات تھے۔ ایک ہاتھ دروازے پہ ٹکایا تھا جس میں علینا کو وہی انگوٹھی نظر آئی جس طرز کی ریان پہنتا تھا۔

یہ دامیر ہے؟"اس نے خود سے سوال کیا۔ وہ لڑکیوں کا کرش تو لگتا تھا"
لیکن قاتل نہیں۔

علینا!"دامیر کی گھمبیر آواز اس کو ہوش میں لائی تو اس نے اپنے دل میں"
کہی باتوں کی سرزنش کی۔

جی۔"اس نے لہجے کو مغرور بنانے کی کوشش کی تاکہ دامیر اس کو کسی بھی طریقے سے کنٹرول نہ کر سکے اور نہ ہی وہ یہ سوچے کہ وہ اس کے قابو میں آنے والی تھی۔

اندر آؤ۔"اس نے اندر آنے کی دعوت دی لیکن علینا کا دل آہستہ چلنے لگا۔

اگر اس کو کسی بات پہ غصہ آگیا اور اس نے مار دیا تو؟

خوف حواسوں میں چھانے لگا۔ابھی تو اس نے ٹریننگ بھی مکمل نہیں لی تھی۔دفاع کرنے کے جو طریقے تھے وہ تو دامیر پہ بالکل بھی نہیں چلنے والے تھے۔

"نہیں میں یہی ٹھیک ہوں۔"

اس کے لہجے میں اکڑ محسوس کرتے دامیر کے لب مبہم مسکرائے جبکہ علینا کے چہرے پہ سایا سا لہرایا۔

ایزی، میں کم از کم یہاں تمہیں مار نہیں سکتا۔" دامیر نے جیسے اس کے "
خیالات تک کی رسائی حاصل کی۔ علینا از حد حیران ہوئی اس کی بات پہ پھر
سنبھل کے کہنے لگی۔

میں ایسی جگہ جانا پسند نہیں کرتی جہاں مجرم رہتے ہوں۔" اس نے بھی "
ناگوار لہجے میں کہا کہ ایک پل کو دامیر اس کی بہادری پہ ٹھٹکا۔ اس کی
مسکراہٹ سمٹ گئی۔ چہرے کے تاثرات سپاٹ ہو گئے۔

لیکن ایسے مجرموں کو ساتھ لیے پھرنا پسند کرتی ہیں اور ان سے تربیت بھی "
اچھی لیتی ہیں۔" دامیر نے سرد لہجے میں کہا۔ وہ ابھی بھی دروازے کے پاس
کھڑا تھا۔ نہ علینا نے اندر آنے کے لیے قدم بڑھایا اور نہ دامیر اپنی جگہ سے
ہلا۔

مجھے کوئی شوق نہیں تمہیں ساتھ لیے گھوموں میری طرف سے بھاڑ میں "
جاؤ۔" علینا اس کے جواب پہ طیش میں بولی۔ وہ اپنی نفرت کا کھل کے اظہار
کر رہی تھی۔

خود کی تو میں نے بات ہی نہیں کی۔" دامیر کے جواب پہ وہ الجھی لیکن اس "
نے بات جاری رکھی۔

میں نے تمہیں دیکھ لیا اب تم میری اجازت کے بغیر اس اکیڈمی سے ایک "
قدم بھی باہر نہیں نکالو گی۔ ڈائننگ روم میں خود کو میرے ساتھ رکھو گی۔
باقی ٹریننگ سیشن میں کوئی مداخلت نہیں کروں گا میں۔ اب تم ایسے انسان
کی نظروں میں ہو جو مجرم ہے۔" دامیر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ایک
ایک بات کہتے آخر میں اس کو جتاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی طنزیہ مسکراہٹ
اچھالی۔

اپنے روم میں جا سکتی ہو۔" اس سے پہلے کہ دامیر کی اتنی پابندیوں پہ وہ کچھ "
احتجاج کرتی دامیر نے سرد تاثرات اپناتے لاتعلقی سے اس کو جانے کو کہا۔
علینا کو لگا کہ اگر ابھی وہ کچھ بولے گی تو اس کا سر تن سے جدا زمین پہ پڑا ہو گا۔
وہ خاموشی سے اپنے روم کی طرف بڑھ گئی۔ تین قدم اٹھاتے اس نے
گردن گھمائی کہ بند دروازے کو ہی کچھ سلواتیں سنا لیتی لیکن وہ ابھی بھی اسی

پوزیشن میں دروازے کے رستے کے درمیان کھڑا تھا۔اس کی آنکھوں میں وحشت سی اتر آئی تھی جس پہ وہ جھرجھری لیے اپنے بلاک کی جانب آ گئی۔

اپنے کمرے میں آتے بیڈ پہ دھڑام سے گر گئی اور آنکھیں موند گئی۔

دامیر کو جتنا وہ خوفناک سمجھ رہی تھی دکھنے میں وہ تو ویسا نہیں تھا لیکن بات کرنے کا انداز اس کا دہشت لیے ہوئے ہی تھا۔

وہ انہیں سوچوں میں گم تھی جب اچانک اس کے روم کا دروازہ کھلا اور کوئی اندر آیا۔آنے والی ڈریٹا تھی جو اکیڈمی میں اس کے ساتھ ہی اکثر پائی جاتی تھی۔

"تم واپس آئی اور مجھ سے ملی بھی نہیں۔"علینا اٹھ بیٹھی تھی۔ڈریٹا اس کے ساتھ ہی بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

"سفر سے تھک گئی تھی تو آرام کرنے لگی پھر کسی سے ملنے چلی گئی تھی۔"

علینا نے ٹھنڈی آہ بھرتے بالوں کو سمیٹتے کہا۔

"کس سے؟"

"انکل نے میرے لیے ایک کسٹوڈین رکھا ہے اور جانتی ہو کون؟" علینا نے تھوڑا سسپینس پھیلانا چاہا۔

"دنیا کا بہترین کسٹوڈین اور کیپر۔۔! دامیر کا نام نہ لینا۔" ڈریٹا نے مزاق اڑاتے ہوئے کہا لیکن علینا کے ہنوز ساکت تاثرات پہ وہ چونکی۔

"واقعی! دامیر آر؟" اس نے بے یقینی سے پوچھا۔

"میں خود حیران ہوں، انکل نے بنا اس کے بارے میں جانے اس کو میرا گارڈ بنا دیا۔ وہ بزنس مین ہیں ان کو اس دنیا کے کالے دھندوں کے بارے میں کیا پتا۔" علینا نے افسوس سے کہا جس پہ ڈریٹا ہنس دی۔

"تمہارے انکل جانتے ہیں تبھی انہوں نے دامیر کو رکھا ہے ورنہ کوئی عام انسان تو اس سے بات کرنے سے بھی رہا۔" ڈریٹا نے اس کی عقل پہ ماتم کرتے کہا۔

"کیا مطلب؟" علینا ناسمجھی سے بولی۔

"دامیر کوئی اتنا بھی سستا انسان نہیں ہے، وہ اگر اساسن ہے تو مہنگا ترین اور اس سے بھی مہنگا اس کا ساتھی ریان ڈی، اور اگر دامیر کیپر یا کسٹوڈین ہے تو انسان کو اپنی جائیداد تو بیچنی ہی پڑے گی اس کو چند ماہ کی فیس دینے کے لیے۔" ڈریٹا نے علینا کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہا جس کو سنتے اس کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ منہ بھی کھل گیا۔

"اتنی قیمت؟ آخر دیتا کون ہے۔" علینا نے حیرت میں ڈوبے سوال کیا کہ آخر کون اتنا پیسہ لگا کے ان جرائم سے جڑے لوگوں کو دے گا۔

"فالحال تو تمہارے انکل نے دی ہے۔" ڈریٹا کی بات پہ علینا کو خیال آیا کہ آخر میکس نے بھی تو قیمت ادا کی ہو گی لیکن وہ بزنس مین تھے تو کیا ان کو کافی بھاری پڑا ہو گا دامیر کو اپائینٹ کرنا۔

"میں جتنا اس انڈر ورلڈ کو جانتی جا رہی ہو عجیب ہی انکشاف ہو رہے ہیں مجھ پہ۔" علینا نے گھومتے سر کے ساتھ کہا۔

ابھی تو تم نے کچھ دیکھا ہی نہیں۔ یہاں سب الگ نسل کے لوگ آتے ہیں۔ اکیڈمی میں تو ہیلو ہائی ہو جاتی ہے لیکن باہر جاتے ہی جانی دشمن ہوتے ہیں سب۔ ایک دوسرے کے لیے انجان۔" ڈریٹا نے مزید اس کو ڈرایا تو ایک برقی لہر ریڑھ کی ہڈی میں سرائیت کر گئی۔

تم نے بتایا نہیں کہ تم دامیر سے ملی۔" ڈریٹا ایک دم چہک کے بولی۔ علینا" نے اس کے چہرے پہ چمک دیکھتے اس کو معنی خیز نگاہوں سے گھورا۔

ملی ہوں اس سے۔ وہ تو بات بھی ایسے کرتا ہے جیسے کسی قتل میں مداخلت" کر دی ہو میں۔" علینا نے جھرجھری لی تو ڈریٹا ہنس دی۔

اچھا تم آرام کرو میں چلتی ہوں اب سونے کا ٹائم ہو گیا ہے۔" ڈریٹا اس کو" کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ علینا نے مسکرا کے اس کو دیکھا۔

وہ ایک البانین تھی۔ سیاہ بالوں اور سفید جلد والی خوبصورت لڑکی۔ جب علینا اکیڈمی میں آئی تھی تبھی اس کی اس سے دوستی ہو گئی تھی اور اس میں

زیادہ ہاتھ ڈریٹا کا ہی تھا۔ یہاں اس نے دو دوست بنائے تھے۔ایک ڈریٹا اور دوسری سوزین۔

سوزین ابھی اپنی فیملی سے ملنے گئی تھی۔ سوزین فرانس کی لڑکی تھی۔ سوزین کسٹوڈین کیپر کی ٹریننگ لے رہی تھی جبکہ ڈریٹا اساسن کی۔ڈریٹا سے اس بارے میں اس کی دو تین بار بحث ہوئی تھی لیکن ڈریٹا اس کو یہ کہہ کے ٹال دیتی تھی کہ یہاں سے باہر جا کے وہ کوئی اور کام کرے گی یہ بس وہ اپنے پیرینٹس کی وجہ سے کر رہی تھی۔

یہاں سب اپنا نسلی کاروبار آگے بڑھا رہے تھے۔

سوزین پہلے ہی کافی ٹریننگ لے کے آئی تھی تو اس کا ڈیفینس اچھا تھا۔ پہلی ملاقات اس کی سوزین سے ہی ہوئی تھی جس نے اس کو کراؤن ہیڈ کے بارے میں بتایا تھا اور اس کے ٹاپ اساسن کا بھی۔اس نے مزید ریان اور دامیر کے کیسز کے بارے میں بتایا تھا جس کی وجہ سے وہ ان سے نفرت کرنا شروع ہو گئی تھی۔

کل سے اسے اس شخص کو ساتھ رکھنا تھا جس سے وہ نفرت کرتی تھی جانے اس کو جھیلنا کیسا ہو گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

”لوسین کی بیٹی ہے ناوہ؟“ دامیر نے علینا کے ساتھ بیٹھی البانین لڑکی کو دیکھتے کہا۔لوسین البانیا کے اساسن تھے اوران کی آگے پیڑی میں ڈریٹا تھی۔

”ہاں وہی ہے کیوں؟“ ریان نے نا سمجھی سے پوچھااوراس کے ساتھ چلتا ہوا ان کے ٹیبل کے قریب آگیا۔

”علینا ہے وہ!“ دامیر نے علینا کی جانب اشارہ کیا۔ریان کے چہرے کے تاثرات بدلے۔وہ اس کو پہلے دیکھ چکا تھااور یقیناًاس کا دیکھنا علینا بھولی نہیں ہو گی۔

”جانتی ہے وہ مجھے۔۔“ دامیر نے اس کو چونک کے دیکھا۔وہ اس جملے کی توقع نہیں کر رہا تھا۔

دامیر بنا اجازت کے ان کے سامنے موجود کرسیوں میں سے ایک پہ بیٹھ گیا۔
ریان نے بھی بنا کچھ کہے اپنی نگاہیں علینا پہ ٹکائی۔
اوہائی دامیر، ریان۔" ڈریٹا دونوں کی آمد پہ چونک کے بولی۔ دامیر نے" محض سر ہلایا۔
ریان اب اپنا موبائل کھولے اس پہ میسجز چیک کرنے لگ گیا تھا جبکہ دامیر نے دونوں کے لیے آرڈر لگوایا۔
ریان نے کسی احساس کے تحت گردن ہلکی سی گھمائی کہ اس کو حنہ ہال کے اندر آتی ہوئی دکھائی دی۔
ریان کے لب مبہم سی مسکراہٹ میں ڈھلے۔
آئیں ندہ ہم یہاں نہیں اس کارنر والی ٹیبل پہ بیٹھیں گے۔" دامیر نے" کھانے سے انصاف کرتے ہوئے کہا جبکہ ریان ابھی خاموش ہی تھا وہ ان کی باتوں میں بولنا بھی نہیں چاہتا تھا۔

لیکن علینا جب بھی اپنی نگاہیں اٹھا کے ریان کی طرف دیکھتی تو وہ اسی کو دیکھ رہا ہوتا۔ ہر نگاہ کے ساتھ اس کا خوف بڑھتا جاتا اس کے برعکس دامیر تھوڑا پر سکون سا نظر آتا تھا۔

"ڈریٹا لوسین! بہت جلدی دوست بنا لیتی ہو۔" ڈریٹا جب ان کے پاس سے اٹھ کے گئی تو دامیر نے علینا کو دیکھتے تبصرہ کیا۔

"وہ ایک اچھی لڑکی ہے کم از کم معصوم لوگوں کو مارتی نہیں۔" علینا نے اس کی بات پر تپے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ ریان اس کے لہجے پہ تیکھی نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگا۔

علینا نے ریان کی نگاہیں محسوس کیں تو اپنی جگہ چور سی ہو گئی۔

"اس کے یہاں سے نکلنے کی دیر ہے وہ تمہیں اسا سن بھی کر سکتی ہے۔"

دامیر نے اس کو باور کروانا چاہا کہ یہاں کوئی کسی کا دوست نہیں۔

بالکل جیسے تم بھی مجھے اساسن کر سکتے ہو، یا تمہیں تمہارا دوست۔ ''علینا'' نے ایک ایک لفظ غصے سے چبا کے کہا۔ وہ اس کی دوست پہ کیسے یہ بات کہہ سکتا تھا۔

دامیر نے اس کی بات پہ اپنا ابھرنے والا غصہ برداشت کیا جبکہ ریان بنا کوئی تاثر دیئے اس کا جواب دینا انجوائے کر رہا تھا۔

یا پھر! '' ریان نے بے ساختہ کہا اور ایک پل کو رکا۔ علینا کی سانسیں خشک'' ہوئیں۔

میں خود تمہیں اساسن کر سکتا ہوں۔ '' ریان نے گہرے آنکھوں سے علینا'' کو دیکھا۔ یہاں علینا کا اعتماد جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔ وہ دھمکی نہیں تھی ریان اپنا ارادہ بتا رہا تھا۔ دامیر نے تنبیہی نگاہوں سے ریان کو دیکھا جبکہ علینا کا خون خشک ہو چکا تھا۔

ریان اتنے خطرناک طریقے سے کیوں دیکھتا تھا اس کو جیسے وہ اس کی شکار ہو۔ علینا کا دل اندر سے ڈر سے کانپنے لگا تھا۔

میں ابھی آتا ہوں۔" ریان کہہ کے اٹھ کھڑا ہوا جبکہ جاتے ہوئے اس کے " چہرے پہ ایک شاطر مسکراہٹ تھی۔

وہ تمہیں کچھ نہیں کہے گا ریلیکس۔" دامیر نے اس کے چہرے کی سفید " رنگت کو دیکھتے کہا۔

میں ڈرتی نہیں ہوں اس سے۔۔" وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی اور " اپنا ناشتہ کرنے لگی۔ دامیر اس کے اپنا ڈر چھپانے پہ مسکرا دیا۔

لیکن شاید وہ نہیں جانتی تھی کہ جب وہ ڈرتی تھی تو اس کے چہرے کا ایک ایک نقش بتاتا تھا کہ وہ ڈر رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حنہ ناشتے سے فارغ ہوتے ٹریننگ کے لیے گن روم میں چلی آئی جہاں وہ اپنی شوٹنگ ٹیسٹ کرنے لگی۔

اس وقت وہ ٹائٹ جینز پہ بلیک شرٹ پہنے کانوں پہ ہیڈ فونز لگائے ہوئے تھی، سیاہ بالوں کو ہائی پونی ٹیل میں باندھ رکھا تھا۔ سامنے بورڈ لگا تھا جو تقریبا

دس فٹ کے فاصلے پہ تھا۔انہماک سے ایک کے بعد ایک شوٹ کر رہی تھی۔

اپنے کام میں وہ مگن تھی لیکن اپنے پیچھے کسی کی آہٹ محسوس کرتے وہ چوکنا ہوئی۔اس کی گن پہ گرفت مضبوط ہوئی۔

ریان کا ہاتھ اس کے بازو سے ہوتا گن تک گیا اور اس کے ہاتھ پہ ہی اپنا ہاتھ جماتے ایک فائر کیا جو سیدھا نشانے پہ جالگا۔

"مقابل کو کندھے پہ شوٹ کرنے کی غلطی کبھی نہ کرنا۔مارنا ہے تو سیدھا دل یا دماغ کا نشانہ لو۔" ریان کی آواز کان کے بالکل قریب سنائی دی۔ایک ہاتھ اس کا رینگتا ہوا دوسرے بازو تک آنے لگا جب حنہ جھٹکے سے مڑی اور پسٹل کو اس کے سر پہ تانا، دوسرے ہاتھ سے اس کی گردن دبوچی، اس سے دگنی سپیڈ پہ ریان کا ہاتھ اس کی گردن تک آیا اور گرفت مضبوط کرنے لگا۔

"مجھ سے دور رہو۔" حنہ نے آنکھوں میں سرخی لیے کہا۔

ریان نے اس سے دور ہونے بجائے گردن سے ہی دبوچے اس کو قریب کیا۔

چلو ایک معاہدہ کرتے ہیں۔" اس کی آنکھوں میں ایک چمک تھی۔ حنہ" نے نا سمجھی سے دیکھا۔ دونوں کے ہاتھ ایک دوسرے کی گردن پہ تھے۔ حنہ نے ابھی بھی پستول اس کے سر پہ تانی تھی۔

"!میرج آف الائنس"

(Marriage of Alliance)

اس کے کان کے قریب جھکتے وہ سرگوشی میں بولا۔ ساتھ ہی اپنی گردن پہ وہ ناخنوں کی چبھن محسوس کرنے لگا۔

ایک جھٹکے سے اس نے حنہ کو خود سے دور کیا اور اپنی دائیں آنکھ دبائی۔ اس کو ساکت چھوڑے وہ شوٹنگ روم سے جا چکا تھا۔

حنہ کو اس کی دماغی حالت پہ شبہ ہوا۔ وہ اس کو جانتا تک نہیں تھا اور بیہودہ آفر سے اس کو نواز گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"فیاد کے لوگ یہاں دیکھے گئے ہیں۔ مجھے یہ ایک اچھا سگنل نہیں لگ رہا۔ ڈریک کو انفارم کر دو۔" ریان نے ائیر پیس سے دامیر کو مخاطب کیا۔

"ان کا یہاں پہ کیا کام؟" دامیر علینا سے چند قدم پیچھے چل رہا تھا۔ علینا نے مڑ کے اس کو دیکھا۔ ٹریننگ کے بعد وہ ایسے ہی لان والی سائیڈ پہ آگئی تھی۔ دامیر نے ابھی تک اس کے کسی کام میں دخل اندازی نہیں کی تھی۔

"فیاد خود کہیں غائب ہے اور لوگوں کو مرنے بھیج رہا ہے۔" دامیر نے تنفر سے کہا کہ ساتھ چلتی علینا نے چونک کے اس کو دیکھا۔ دامیر نے اس کے تاثرات نوٹ کیے۔

"ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں۔" دامیر نے کہتے کال کاٹی اور علینا کو دیکھا۔

"فیاد! جانتی ہو اس کو؟" دامیر نے بنا تمہید باندھے پوچھا۔ علینا ایک بار پھر چونکی۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"پھر حیران کیوں ہوئی؟" اس نے جانچتی نگاہوں سے دیکھا۔

مجھے لگا کہ شاید میں نے اس کا نام سنا ہے۔" علینا نے لاپرواہی سے کہا۔ "کہاں سنا ہے؟" دامیر نے بات کو جاری رکھا۔ علینا نے لاعلمی سے کندھے اچکائے کہا کچھ نہیں۔ وہ اپنے لمبے بالوں کو دائیں بائیں ہلائے بس چکر لگا رہی تھی۔ دامیر نے مزید کچھ نہ پوچھا۔ اس بارے میں وہ میکس سے ہی بات کرنے والا تھا اب۔

دامیر نے نوٹ کیا تھا کہ جب سے وہ علینا کے ساتھ تھا کوئی بھی علینا سے بات کرنے کو نہیں آ رہا تھا۔ یہ سوچتے ہی دامیر ہلکا سا ہنس دیا۔ علینا نے اس کی ہنسی پہ اس کو سخت نظروں سے دیکھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ایک دن لگے گا مجھے یہاں سارا سسٹم سیٹ کرنے میں، تب تک کچھ گڑبڑ نہ ہو جائے۔" ریان نے سکیورٹی روم کے کیمرہ میں دیکھتے ہوئے کہا۔

ہم یہیں پہ ہیں تو فکر نہ کرو، سب سے پہلے تم فیاد کو ٹریک کرنے کی کوشش کرنا۔" دامیر آہستہ آواز میں بولا۔

"ڈریک نے کوشش کی تھی لیکن ابھی تک اس کی لوکیشن نہیں مل رہی نہ ہی اس کے علاقے میں کوئی حرکت ہوئی ہے جانے کہاں چھپ کے بیٹھا گا کیڑا۔" ریان سکرین پہ نظریں جمائے ہوئے بولا۔

"میں باقی کام دیکھتا ہوں تم اکیڈمی کی اپڈیٹ کرتے رہنا۔" ریان نے ایک کیمرہ میں حرکت ہوتی دیکھ کال کاٹ دی۔

سامنے ہی اکیڈمی کے ایک کیمرے کی لائیو فوٹیج چل رہی تھی۔ کوئی وہاں سے باہر نکلا تھا۔ ریان اندازہ نہیں لگا پایا کہ وہ لڑکی تھی یا لڑکا۔

اس نے ہوڈی پہن رکھی جو بیگی سٹائل ہونے کے ساتھ ساتھ اس کا چہرہ بھی ڈھکے ہوئے تھی۔ ہوڈی کی جیبوں میں ہاتھ پھنسائے ہوئے تھے۔ سنیکرز پہنے لمبے قدم اٹھا رہا تھا۔ گیٹ کو عبور کرتے ہی وہ ایسے ہی دوسری سمت چل دیا۔

ریان نے اکیڈمی کی دوسری سائیڈ کا کیمرہ چیک کیا لیکن وہاں سے بھی اس کا چہرہ ڈھکا ہوا نظر آرہا تھا۔

اکیڈمی میں تو اس طرح کا حلیہ اس کو کہیں نظر نہیں آیا تھا تو یہ نووارد تھا کون۔

اس نے یہاں کا سسٹم سکیور کیا اور خود گھر سے نکل آیا۔ اپنے خریدے ہوئے ولا کے سکیورٹی روم کو وہ آج سیٹ کرنے والا تھا کہ جب تک ادھر ہو وہ باقی کام دیکھ سکے۔

اس علاقے کے کیمراز کی لائیو فوٹیج وہ آسانی سے حاصل کر چکا تھا جس میں اکیڈمی کا ایریا بھی آتا تھا۔

اپنی گاڑی نکالتے اس نے دامیر کو ایک میسج بھیجا۔

"ریان: "اکیڈمی سے ابھی کوئی باہر گیا ہے؟

دامیر کا سیکنڈز میں رپلائی آیا۔

دامیر: ”میں اس وقت علینا کے ٹریننگ روم میں ہوں یہاں سب ٹھیک ہے، چیک کر کے بتاتا ہوں۔“

دامیر کا میسج ملتے ہی وہ اکیڈمی کے اس رستے نکل آیا جہاں وہ شخص نکلا تھا۔ وہ اس سٹریٹ پہ نہیں تھا۔ یہاں تک کہ سٹریٹ بالکل خالی تھی۔

ریان نے اپنا لیپ ٹاپ نکالے وہیں کیمرا کی فوٹیج چیک کرنا چاہی۔ پانچ منٹ ہی ہوئے تھے اس کو یہاں تک پہنچنے میں اور ان پانچ منٹ میں وہ شخص غائب تھا۔

ہر سائیڈ کی فوٹیج میں اس کا چہرہ واضح نہیں تھا۔ اس نے اپنا چہرہ چھپانے کی مکمل تیاری کر رکھی تھی۔ ہر کیمرے سے وہ واقف تھا۔

اکیڈمی کی پچھلی سائیڈ پہ تنگ سی سٹریٹ تھی جہاں کے آخر پہ ایک کلب بنا تھا۔ اس کلب کی رات وقت کی ریپوٹیشن اچھی نہیں تھی۔

دن میں یہ ایک اچھا کیفے تھا لیکن رات کو یہاں غیر قانونی کام کیے جاتے تھے۔ ریان تھوڑی دیر اس سٹریٹ میں کھڑا کلب کو گھورتا رہا۔

اس وقت رات کے آٹھ بج رہے تھے اور یقیناً کوئی معاملہ تو تھا یہاں۔ پہلے اس نے اندر جانے کا سوچا۔ کچھ دیر وہ باہر کھڑا رہا۔ ہو سکتا تھا کہ وہ اندر جائے اور لوگ اس کو پہچان بھی لیتے۔

کندھے اچکائے وہ کلب کے اندر داخل ہوا۔ اندر جاتے ان کو اپنا کارڈ دکھانا پڑتا تھا۔ ریان نے آنکھیں گھمائے اپنا کارڈ دکھایا اور بنا ریسیپشن پہ بیٹھے آدمی کے تاثرات دیکھے وہ اندر بڑھ گیا۔

اس آدمی کے چہرہ حیرت سے کھلا، کبھی کارڈ کو دیکھے تو کبھی ریان کو۔

وہ یہاں اس کے سامنے کھڑا تھا اور بنا کچھ کہے آگے بڑھ گیا۔

اندر بلر گلاس ڈور لگے تھے جن سے بس دھندھلا ہی نظر آ رہا تھا لیکن اندر کا ماحول اپنے عروج پہ تھا۔

لڑکا لڑکی کھلے عام اپنے بدن کو لہرا رہے تھے۔ ایک دوسرے میں سما رہے تھے۔ ریان ان سب کو نظر انداز کرتا کاؤنٹر ٹیبل کے پاس آ گیا اور وہیں ٹیک

لگائے کھڑا ہو گیا۔اس کی نگاہیں اطراف کا سکین لے رہی تھیں کہ آخر وہ کون تھا جو یہاں آیا تھا اور کیا وجہ تھی۔

تبھی موبائل میسج بیپ کیا۔

دامیر: "یہاں سب سٹوڈینٹس موجود ہیں اور گارڈز نے بھی کسی کو نہیں دیکھا۔"

دامیر کا میسج دیکھتے اس نے موبائل واپس پاکٹ میں رکھا اور اپنے لیے نان الکوحلک ڈرنک مگوانے لگا۔

ایک لڑکی لہراتی ہوئی اس کے قریب آئی اور اپنا برہنہ کندھا اس کے کندھے سے ملانے لگی۔

"استغفراللہ"

ریان دل میں بولا اور اچانک اپنا کندھا پیچھے کیا جس سے لڑکی جو اپنا وزن اس پہ ڈال رہی تھی لڑکھڑا پڑی اور گرتے گرتے بچی۔اس نے نفرت سے ریان کی جانب دیکھا جو اپنی ڈرنک کا گلاس ہونٹوں سے لگا رہا تھا۔

ریان نے گلاس کو ٹیبل پہ رکھا اور خود اندر کی طرف بڑھ گیا جہاں پول ڈانس چل رہا تھا۔ اس نے نظریں گھمائیں لیکن اس حلیے والا شخص اس کو نظر نہیں آیا۔

مزید تھوڑی دیر وہیں رکنے کے بعد وہ کلب سے باہر نکل آیا۔

"دامیر: "کہاں نظارے دیکھنے گئے ہو؟

ایک بار پھر میسج بیپ ہوتے اس نے موبائل نکالا تو دامیر نے چڑاتے ہوئے میسج بھیجا تھا ضرور اس نے لوکیشن ٹریک کی تھی اس کی۔

"ریان: "بھابھی ڈھونڈنے نکلا تھا۔

ریان نے جلے دل سے اس کو جواب دیا۔

"دامیر: "میرے سامنے گولی چلانے کی ناکام کوشش کر رہی ہے وہ۔

دامیر کے جواب پہ ریان ہنس دیا، ضرور وہ اس وقت علینا کے ساتھ تھا۔

یہ اس نے مزاق میں کہا تھا یا سنجیدگی میں اس بارے میں وہ کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔

لیکن اتنا معلوم تھا کہ اگر وہ ایسا ارادہ کر لیتا تو پیچھے نہیں ہٹنے والا تھا۔
سٹریٹ کی دوسری سائیڈ پہ اس نے اپنی گاڑی پارک کی تھی۔ گاڑی میں بیٹھتے ہی اس نے فوٹیج دوبارہ سے آن کر لی تاکہ جانے والوں کا پتا چل سکے۔ فوٹیج کو اس نے ریکارڈنگ پہ بھی لگا رکھا تھا کہ دوبارہ بھی آرام سے چیک کر سکے۔ اپنے ولا پہنچتے اس کی توجہ کلب کے گیٹ سے نکلتے ایک وجود پہ گئی جس نے لانگ کوٹ پہن رکھا تھا۔
وہ لڑکی تھی، سرخ لانگ کاکٹیل ڈریس میں، اس کا لہراتا آنچل اس کو دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے سرخ بال چہرے کے آگے گرے تھے۔
ریان کو وہ غیر معمولی سی محسوس ہوئی کیونکہ اس نے کلب میں کسی کو بھی ایسا نہیں دیکھا تھا۔ کوٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے ہائی ہیل پہنے وہ سہج سہج کے قدم اٹھا رہی تھی جب دو لڑکوں کو بھی اس نے اس کے پیچھے جاتے دیکھا۔
ان کو وہ کلب میں دیکھ چکا تھا۔ ایک بارٹینڈر تھا اور دوسرا پول ڈانسنگ روم میں تھا۔

ریان نے سامنے کا کیمرہ آن کیا، لڑکی نے ماسک پہن رکھا تھا۔ دونوں لڑکے اس کے دائیں بائیں آ گئے۔ ریان کو لگا کہ اس کو جانا چاہئے تھا وہاں لیکن ہو سکتا تھا کہ اس نے خود بلایا ہو ان لڑکوں کو۔

یہاں کی لڑکیوں کا کوئی بھروسہ بھی تو نہیں تھا، خود ہی لڑکوں کو سر عام دعوت پیش کرتی تھیں۔ اب وہ ان کے پاس جا کے بن بلایا مہمان نہیں بننا چاہتا تھا۔

اگلے ہی پل معاملہ الگ نظارہ پیش کرنے لگا جب اس بارٹینڈر نے اس کے بالوں کی جانب ہاتھ بڑھایا تو لڑکی نے اس کے منہ پہ پنچ دے مارا، دوسرے کو اس نے ہیل کی نوک حساس جگہ پہ مارتے نیچے گرایا۔

اوو۔ "ریان نے اس لڑکے کو درد سے کراہتے دیکھ کہا۔"

بارٹینڈر نے سنبھلتے ہوئے اس کو پھر جھپٹنا چاہا جب مقابل نے اس کے بازو کو مروڑتے اپنی ٹانگ اس کے کندھے سے گزاری اور اس پہ حاوی ہوتے اس کی گردن کو ایک جھٹکا دیتے توڑ دیا۔ وہ وہیں پہ دم توڑ گیا۔

سرخ بالوں والی لڑکی نے اپنا ہاتھ کراہتے لڑکے کے آگے کیا تو اس نے سرخ پڑتے اس کے ہاتھ میں چابی تھمائی۔ ریان نے سکرین کو زوم کیا، وہ چابی ہی تھی لیکن کس چیز کی۔

کیا اس کو لڑکی کا پیچھا کرنا چاہیے تھا، ہو سکتا تھا کہ یہ سب کوئی اور معاملہ ہو۔ اس نے سر جھٹکا کہ خوامخواہ کسی دوسرے کے کام میں دخل اندازی کرے گا۔ وہ لڑکی کو کمزور سمجھ کے جانے والا تھا لیکن وہ تو لڑکی لگ ہی نہیں رہی تھی۔

پورچ میں گاڑی کھڑی کرتے وہ اندر داخل ہوا جہاں گارڈ کھڑے تھے۔

ایک دو کام نپٹائے وہ واپس دامیر کے پاس جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

"سر کھانا نہیں کھائیں گے آپ؟" وہ گھر سے نکلنے لگا جب میڈ نے اس سے سوال کیا، نفی میں سر ہلائے آگے بڑھ گیا۔

رات کے دس بجنے والے تھے جب وہ اکیڈمی پہنچا۔پہلی نظر ہی اس کی حنہ پہ گئی جو ٹریک سوٹ پہنے سٹریچنگ کر رہی تھی۔ریان نے نگاہیں اس کی طرف جمائیں اور فرصت سے دیکھنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆

حنہ کی پشت اس کی جانب تھی لیکن وہ اس کو دیکھ چکی تھی۔ریان کی موجودگی اس کو محسوس ہو جاتی تھی۔

اپنے دائیں بازو کو وہ بائیں لے جا کے سٹریچ کر رہی تھی جب اس نے ایسے ہی گردن گھمائے کندھے سے پیچھے دیکھا۔پلر کے ساتھ کھڑے پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ انہماک سے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے دنیا میں اس کو کوئی اور کام نہیں تھا۔

خیر اس کو نظرانداز کرنے میں پیسے نہیں لگنے تھے تو وہ کرنے لگی۔

ریان اس کی موجودگی کا ایک ایک پل اپنی نگاہوں سے پینے لگا۔

جب اس نے کیمرہ کی فوٹیج میں لڑکی کو لڑتے دیکھا تو ایک پل کو اچانک حنہ کا خیال آیا تھا لیکن دامیر کے کہنے کے مطابق کوئی بھی باہر نہیں گیا تھا اسی لیے اس خیال کو نکال دیا۔

اپنا کام مکمل ہوتے ہی حنہ سویٹ ٹاول لیے اندر بڑھ گئی تاکہ روم میں جا کے فریش ہو سکے۔

ریان اس کو جاتا دیکھ ٹیک چھوڑے اس کے پیچھے جانے لگا۔ابھی وہ اپنے بلاک کی جانب گئی ہی تھی کہ ریان نے اس کے بازو کو گرفت میں لیتے اسے دیوار سے پن کیا اور اطراف میں اپنے ہاتھ ٹکائے۔

حنہ نے اس کو تنبیہی نگاہوں سے دیکھا کیونکہ یہ دوسری بار تھا جب وہ اس کی مرضی کے بنا اس کو ہاتھ لگا رہا تھا۔

"مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تم کتنے ہی خطرناک ہو لیکن آئندہ تم نے میری اجازت کے بنا مجھے ہاتھ لگایا تو میں یہ ہاتھ توڑ دوں گی۔"

حنہ نے اس کی سرد گرے آنکھوں میں دیکھتے ایک ایک لفظ چبا کے کہا۔

مجھے اٹریکٹ کرتے ہیں وہ لوگ جو ہمت نہ ہوتے بھی دھمکی دیتے ہیں۔"''
ریان نے بناتاثر کے اس سے کہا۔آنکھوں کے ساتھ ساتھ چہرے پر بھی کوئی جزبات کا عنصر موجود نہیں تھا۔

حنہ نے اس کی بات کا جواب اس کو دکھانا چاہااور دائیں کندھے پہ ایک ہٹ دیا۔ریان پیچھے ہٹا لیکن چہرے پہ زراسی مسکان ابھر کے معدوم ہوئی۔

"مجھے کوئی کمزور مخلوق نہ سمجھنا۔تم جیسوں کے لیے سوچنا بھی میں وقت برباد ہونا سمجھتی ہوں۔"حنہ نے اس کو وارن کرتے ہوئے کہا جبکہ ریان بنا اپنے تاثرات بدلے اسی کو بس دیکھ رہا تھا۔حنہ ایک پل کو کنفیوز ہوئی کہ آخر وہ چاہتا کیا تھا۔

"کب ارادہ ہے اکسیپٹ کرنے کا؟"ریان نے اس کی ساری باتوں کو نظر انداز کرتے گھمبیر لہجے میں پوچھا کہ حنہ نے اس کو ناسمجھی سے دیکھا۔

"میں تمہارے انکل سے بات کرلوں گا سیٹل مینٹ کی تم بس مجھے میرج ڈیٹ فائنل کر کے بتادو۔"ریان نے قدم اس کی طرف بڑھائے فاصلہ ختم

کرتے ہلکی آواز میں کہا۔ حنہ کا دماغ ماؤف ہونے لگا۔ اس کی باتیں ضبط کھونے کو کافی تھیں۔ اس نے زندگی میں جتنے بھی نفسیاتی مریضوں کو دیکھا تھا ان سب میں ٹاپ پہ ریان ڈی ہی اس کو نظر آرہا تھا۔

میرا تم سے کوئی تعلق نہیں، تم اپنے رستے جاؤ مجھے میرے رستے جانے دو" اور میرے کاموں میں دخل اندازی مت کرو۔" حنہ نے زور سے آنکھیں میچیں اپنا غصہ کنٹرول کیا اور مزید فاصلہ مٹاتے اس کی آنکھوں میں دیکھتی بولی۔

"دیٹس وائے آئی وانٹ یو۔"

(That's why I want you!)

ریان کا اشارہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بات کرنے کا تھا۔ وہ بنا ڈرے اس کی آنکھوں میں دیکھے براہ راست مارنے کی بات کیا کرتی تھی۔

تم مجھے اپنی جانب خود کھینچتی ہو، ڈیٹ فائنل کر کے بتا دینا میں اپنا شیڈول "
سیٹ کرلوں گا اس اسپیشل دن کے لیے۔" نہ ہی اس کا لہجہ پیار لیے ہوئے تھا اور نہ ہی وہ یہ بات نرمی سے کہہ رہا تھا۔

اس کا پروپوز کرنے کا انداز بھی ایسا تھا جیسے وہ اس کو دھمکی دے رہا تھا۔

اور ایسی دھمکی کو وہ جوتے کی نوک پہ رکھتی تھی۔

وہ تم ہی تھی۔ میں جانتا تھا۔" ریان نے اس کے بالوں کو چھوتے ہوئے کہا"
جب حنہ نے فاصلہ بڑھایا۔

میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں جیسی تم چاہو۔" اس نے لگے ہاتھوں اس کو "
آفر کی۔

حنہ جانتی تھی کہ جن کے پیچھے یہ دونوں کھڑے ہو جائیں پھر ان کی طرف مشکل سے ہی کوئی قدم بڑھاتا تھا۔ ان دونوں کی دہشت کی وجہ سے کوئی ان پہ حملہ کرنے کی غلطی نہیں کر سکے گا۔ اس بار تو ریان خود مدد کرنے کو کہہ رہا تھا۔

خود کو مجھ سے دور رکھو۔" حنہ اتنا کہہ کے وہاں سے چلی گئی۔ مزید اپنا" وقت برباد نہیں کرنا چاہتی تھی پہلے ہی وہ تھکی آئی تھی۔

اس نے یہاں سے اب جانے کا ارادہ کر لیا تھا کیونکہ ریان اس کے کام میں رکاوٹ بننے والا تھا یہ بات وہ اچھے سے سمجھ گئی تھی۔

کلب جاتے ہوئے اس نے مکمل خود کو ایک لڑکے کے حلیے میں ڈھالا تھا لیکن پتا نہیں کیسے ریان کو اس کا علم ہو گیا اور پیچھا کرتے وہ اس تک پہنچ بھی گیا۔ جب ریان کو اندر آتے دیکھا تو لیڈیز ریسٹ روم کی طرف چلی گئی۔

حالانکہ جو وہاں کا حال تھا وہ کسی بھی سائیڈ جا سکتی تھی لیکن جانتی تھی کہ ریاں وہاں تو نہیں آنے والا تھا۔

اس کو یہاں سے انفارمیشن ملی تھی کہ ایک گودام میں لڑکی کو باندھ کر رکھا گیا تھا جس کو کل رات لوگ یہاں سے روانہ کرنے والے تھے۔

خبر ملتے ہی حنہ نے اس جگہ کا پتا کروانا چاہا اور ایسے ہی باتوں باتوں میں بار اٹینڈر نے اپنے مشغلوں کا زکر کیا۔ وہیں اس کو فائدہ ہوا تھا۔ اس جگہ وہ

دوسری مرتبہ آئی تھی اور اس دفع اس کو کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ ریان کے نکلتے ہی وہ اپنا ڈریس کوڈ بدلتے باہر نکل آئی۔ کسی کو مزید شک نہ ہو اس نے وگ لگا لی۔

جیسے وہ دونوں لڑکے حسن کے جال میں پھنسے اس نے موقع کا فائدہ اٹھایا۔ لڑکی کی شپ منٹ کل روانہ ہو رہی تھی اور اس کے بارے میں ابھی خبر پھیلی نہیں تھی تبھی وہاں کی سیکیورٹی کم تھی جو حنہ کے لیے فائدہ مند ثابت ہوئی تھی۔ آدھے گھنٹے تک وہ لڑکی کو ایک سیف ہاؤس میں پہنچا آئی تھی اور یہاں واپسی پہ ریان کی بیہودہ باتیں سننے کو ملیں۔

اس کے علم کے مطابق ریان کو عورت زات میں دلچسپی تھی ہی نہیں صرف ریان کو ہی نہیں، دامیر بھی کوسوں دور رہتا تھا لیکن اب وہ بھی ایک لڑکی کا کیپر تھا۔

اس سب میں ریان کا اچانک پروپوزل اس کی سمجھ سے باہر تھا۔ وہ اس کو جانتا تک نہیں تھا اور میرج آف آلائینس کی بات کر رہا تھا۔

اگر یہ بات ان کے درمیان طے ہو جاتی تو مرتے دم تک وہ اس سے پیچھے نہیں ہٹنے والے تھے۔اس سیاہ دنیا کا اصول تھا الفاظ سے پھرنا یعنی کھلے عام موت کو دعوت دینا اور اس کی کوئی ایسی مجبوری تھی نہیں جو وہ ریان نامی بلا کو اپنے گلے لٹکاتی۔

صبح اس کو اکیڈمی سے جانا تھا تو اپنی چیزیں پیک کرنے لگی۔بیگ پیک کرتے اچانک اس کے ہاتھ تھمے جب ریان کے کہے الفاظ یاد آئے۔

"وہ میرے انکل سے بات کرے گا؟"

یعنی وہ جانتا تھا کہ اس کی فیملی میں کون ہے۔جتنا اس نے خود کو سوشیل اور ان لوگوں سے دور رکھا تھا وہ پھر بھی جان گیا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ انکل میکس تک جاتا اس کو خود ہی انہیں منع کر دینا چاہیئے تھا تا کہ وہ ریان کی کسی بھی بات میں شامل نہ ہوتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تم کچھ پلین کر رہے ہو؟" دامیر اس کو روم کے قریب آتے دیکھ پوچھا۔ بلاک کے شروع پہ وہ ریان اور حنہ کو ایک ساتھ دیکھ چکا تھا، ریان کو حنہ کے اتنے قریب دیکھنا اس کے حیرت زرہ تھا۔

"ایک ویڈنگ آئی گیس!" ریان نے سنجیدگی سے کہا جس پہ دامیر معنی خیز سا مسکرایا۔

"اتنے سالوں بعد کیسے یاد آگیا؟" دامیر نے ہنستے ہوئے کہا، ریان لاپرواہی سے کندھے اچکا گیا۔

"وہ چلتا پھرتا بم ہے اور ایسے خطروں کو ساتھ رکھنا مجھے اچھا لگتا ہے۔" ریان کا اشارہ دامیر کی طرف بھی تھا جس پہ وہ نفی میں سر ہلائے ہنس دیا۔

"اگر ایسا ہے تو تمہاری زندگی میں شامل ہونے والی لڑکی مجھے بہت عزیز ہو گی۔" دامیر نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اپنائیت سے کہا۔ ریان جانتا تھا کہ وہ اپنے لفظوں کا پکا تھا۔

تمہارے لیے بھی میرے ایسے ہی جزبات ہیں۔" ریان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری زندگی میں کوئی نہیں آنے والی۔ میں مزید تم سے اپنی توجہ نہیں ہٹا سکتا۔" دامیر نے ناگوار لہجے میں کہا۔ ریان جانتا تھا کہ اس نے پہلے بھی کبھی کسی لڑکی پہ اتنی توجہ نہیں دی تھی کیونکہ عورتوں کا تصور ہی نہیں تھا۔ ابھی وہ علینا کا زکر کر رہا تھا جس کی وجہ سے اس کی آدھی توجہ ریان سے ہٹی ہوئی تھی اور ایسا وہ نہیں چاہتا تھا۔

ریان نے خود شادی کا فیصلہ اچانک کیا تھا اور کیوں اتنی جلدی! وہ خود اندازہ نہیں لگا پایا تھا۔

"میری وجہ سے اپنی خوشیاں ختم نہ کرو۔" ریان نے برا مناتے ہوئے کہا۔

"ہاں لڑکی ہی خوشی رہ گئی ہے نا میری۔ اس بارے میں بات نہیں کرنی۔ ویسے یہ بتا دینا کہ شادی کس دن ہے۔" دامیر نے جھلا کے کہتے آخر میں اپنا لہجہ عام سا رکھا جس پہ ریان ہنس دیا اور ہنستا ہی چلا گیا۔

سینئیرز کا آکشن ڈے ہے کل۔ یہاں موجود ہو گے تم؟" دامیر نے یاد آنے پہ ریان سے پوچھا جس پہ وہ کچھ سوچنے لگ گیا۔

فائدہ ہو گا۔ یہ تو معلوم ہو گا کہ کون کس کی کہنے پہ چلنے والا ہے۔" ریان سوچتا ہوا بولا کیونکہ آکشن پہ جو فیملیز ہوتی تھیں یا مافیا ہیڈز ہوتے جو تربیت یافتہ participants کو خریدتے تھے جیسے میکس نے دامیر کو ہائیر کر رکھا تھا۔

یہاں سے نکلتے ہی ان کا کانٹریکٹ شروع ہو جاتا تھا وہ چاہے یہاں سے نکلنے والے ایک دوسرے کو مروانے کا کانٹریکٹ ہی کیوں نہ دیتے۔

جب وہ آکشن کے فنکشن میں ہوتے تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ کس کو کیا کانٹریکٹ ملا تھا۔ نیلامی سب کے سامنے ہوتی تھی۔

دامیر اور ریان کچھ سالوں پہلے جب یہاں سے جانے والے تھے تو دامیر نے اپنی قیمت اتنی بتائی تھی کہ اتنے میں دو کیپر رکھے جا سکتے تھے ریان نے اس کو ہی چوز کرنا تھا یہ دونوں کا خود کا فیصلہ تھا۔

اساسن وہ دونوں اپنی مرضی کے تھے۔ کانٹریکٹ اگر ان کو مناسب لگتا تو وہ حامی بھرتے تھے ورنہ ریجیکٹ کر دیا کرتے تھے۔

سلیوری کارٹل بھی ہونگے یہاں تو علینا ہو گی ساتھ تمہارے؟" ریان نے علینا کے بارے میں پوچھا۔ آج کی اپڈیٹ کے مطابق اس نے دامیر کی ناک میں دم کرنے کی بہت کوشش کی لیکن اس کی ایک گھوری پہ ہی وہ اپنا سانس خشک کر لیتی تھی۔

"ہاں! اس کو بھی پتا چلنا چاہئے کہ وہ کہاں آئی ہے۔ سلیوری کی نیلامی ہوتے ہی تم نکل جانا۔" دامیر نے اپنے روم کا دروازہ کھولتے کہا لیکن سامنے علینا کو دیکھتے چونک گیا۔

وہ اس کے روم میں کب آئی تھی۔

جبکہ ریان نے اس کے چونکنے پہ اندر دیکھا تو علینا کو کھڑا پایا جو دیوار سے ٹیک لگائے ہوئے تھی۔

"تم ڈیل کرو باقی باتیں میں صبح ڈسکس کروں گا۔" ریان ایک نظر علینا پہ ڈالے اپنے روم میں چلا گیا جبکہ دامیر نے خاموش مگر سوالیہ نظروں سے علینا کو دیکھا۔

"مجھے تم سے بات کرنی تھی ضروری لیکن تم مجھے ملے ہی نہیں۔" علینا نے گلا کھنکھارتے اپنے آنے کی وجہ بتائی۔

"اس طرح روم میں؟" دامیر سنجیدگی سے بولا۔

"تمہارے ساتھ گارڈ تھا اس کو کہہ سکتی تھی۔ مجھے شام میں ضروری کام سے جانا تھا۔" دامیر نے مزید کہا اور روم میں داخل ہوا۔

علینا اس کے سامنے سے ہٹی اور دروازہ بند کرنے لگی جب دامیر نے اس کے ہاتھ کو جھٹک دیا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کوئی علینا کے بارے میں غلط بات کہے۔

"کہو کیا کہنا ہے؟" دامیر نے صوفے پہ بیٹھتے اس کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"مجھے کل کہیں جانا ہے، میں نے انکل میکس سے کہا تھا لیکن انہوں نے مجھے تم سے پوچھنے کا کہا۔" علینا نے نے زار انداز میں کہا۔

"کہاں جانا ہے؟" دامیر نے ابرو اچکائے۔

"یہ بتانے کی میں پابند نہیں ہوں۔ مجھے تمہیں بتانا تھا بتا دیا۔ اب میرا پیچھا نہ کرنا۔" وہ تیز اور بد تمیز لہجے میں کہتی وہاں سے اٹھی اور دروازے کی طرف بڑھنے لگی جب دامیر نے اس کی کلائی کو اپنی گرفت میں لیا۔

"تم ہر چیز میں میری پابند ہو۔ یہاں سے باہر جانے کے لیے بھی تمہیں میری اجازت کی ضرورت ہے۔" دامیر نے اس کا رخ اپنی طرف کرتے سرد لہجے میں وارن کیا کہ علینا کی آنکھوں میں خوف اتر آیا۔

"تم میری زندگی کو قید میں نہیں کر سکتے۔" علینا کو اس کی باتیں ناگوار گزریں۔

"یہاں سے نکلو گی تو قید ہو جاؤ گی۔" دامیر نے اس کو باور کروایا۔

تم مجھے کنٹرول کرنے کی کوشش ہر گز نہ کرو۔ نفرت کرتی ہوں تم جیسوں ''
سے۔''علینا نے اپنا ہاتھ جھٹکے سے چھڑواتے ہوئے کہا۔دامیر کے لب ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے لیکن فوراً ہی اس مسکراہٹ کو ختم کرتے اس کے چہرے کے تاثرات خطرناک حد تک سنجیدہ ہوئے۔اس نے سختی سے جبڑے بھینچ لیے۔

مجھ جیسوں سے کیا مطلب ہے تمہارا؟''دامیر نے اس کی طرف قدم ''
بڑھاتے ایک ہاتھ سے دروازہ زور سے بند کیا کہ علینا کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔اس کا یہ انداز اس کے لیے نیا تھا۔

تم ایک قاتل۔۔''علینا نے کچھ کہنا چاہا جب دامیر کو اپنے قریب دیکھتے'' الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

مجھے مزید ایک قتل کرنے سے کوئی نفرت محسوس نہیں ہو گی۔''اس کے ''
لہجہ پراسرا ہوا۔آواز سرگوشی کی طرح محسوس ہوئی۔علینا نے اپنے رونگھٹے کھڑے ہوتے محسوس کیے۔

وہ اس کو مارنے کی دھمکی دے رہا تھا۔

"دو۔۔دور رہو مجھ سے۔" بہت ہمت کرنے پہ بھی وہ اپنی آواز کو لڑکھڑانے سے روک نہ پائی۔

"مجھے اتنا ستاؤ جتنا تم برداشت کر سکو۔" دامیر اس کے اتنا قریب آ گیا کہ علینا کو سانس لینا بھی مشکل لگنے لگا۔ اچانک اس کی دھڑکن تیز ہو گئی خوف سے۔ وہ اس کو ڈرا رہا تھا اور علینا ڈر رہی تھی۔

"اب ایک اچھی لڑکی کی طرح اپنے روم میں جاؤ۔" اس کے گال کو تھپکتے ہوئے اس نے سنجیدگی سے کہا کہ علینا نے آنکھیں جھپکتے اس کو دیکھا۔ دامیر سے اتنا خوف پہلی بار محسوس کیا تھا۔

علینا نے جیسے ہی اپنا رخ موڑا ایک گہرا سانس ہوا کے سپرد کیا۔ سانس لینے میں جیسے دشواری ہو رہی تھی۔ کمرے کی ہوا تنگ محسوس ہونے لگی۔

بے ساختہ ہی گردن پہ ہاتھ رکھتے اس نے دروازے کی جانب قدم

بڑھائے۔ دامیر کے قاتل ہونے کا احساس بڑھنے لگا۔ نفرت پروان چڑھنے لگی۔

علینا کے جانے کے بعد دامیر نے خود کو آئینے میں دیکھا۔

اتنا خوفناک ہوں نہیں جتنا ڈر گئی ہے مجھ سے۔'' اس نے کندھے اچکاتے ہوئے لاپرواہی سے کہا اور بیڈ تک آیا۔

عجیب ضد دلاتی تھی اس کو۔ دامیر نے خود اس کے کسی کام میں دخل اندازی نہیں کی تھی اور وہ اس سے بھی توقع کرتا تھا کہ علینا اس کی بات مانے جو اس کی ہی بہتری کے لیے تھا لیکن وہ الٹا اپنی نفرت کا اظہار کرتی تھی۔

اتنی نفرت کے تو قابل نہیں ہوں میں۔ اچھا خاصا ہزبینڈ مٹیریل ہوں وہ'' نظر نہیں آتا اس کو۔'' دامیر نے سر جھٹکتے افسوس سے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆

صبح وارم اپ کے بعد جب سب ناشتے کے لیے ہال میں جانے لگے تو دامیر کو علینا نظر نہیں آئی تھی۔ شاید وہ کمرے میں جا کے سو گئی تھی۔ گارڈ نے بھی اس کی غیر موجودگی کا زکر نہیں کیا تھا۔

شام میں آکشن ہو گا تو میں تب تک آ جاؤں گا، تمہاری بھابھی کہیں ڈیٹ پہ" جانا چاہ رہی ہے۔" دامیر ہال سے باہر نکلا جب ائیر پیس سے ریان کی آواز ابھری۔

دھیان سے۔" دامیر بے ساختہ بولا۔"

جی مام۔۔۔" ریان نے چڑتے ہوئے کہا دامیر کے ہونٹ مبہم سا" مسکرائے۔

دامیر ابھی علینا کے روم کی جانب جانے کا ارادہ کرتا تھا جب اس کے موبائل پہ میسج بیپ ہوا۔

ڈریک: "سر فیاد کے آدمی اکیڈمی کے آس پاس نظر آ رہے ہیں۔ ایکٹو "رہیں۔

ڈریک نے اپنا کام جاری رکھا تھا اور حرکت ہونے پہ ہی اس نے آگاہ کر دیا تھا۔ دامیر نے اکیڈمی میں موجود اپنے گارڈز کو آگاہ کر دیا کہ وہ چوکنا رہیں۔ جہاں کوئی غیر معمولی بات ہو وہاں ڈھیر کر دیں۔

دامیر پہلے سوچ رہا تھا کہ وہ علینا کو روم سے باہر لائے لیکن پھر ارادہ بدل لیا کہ وہ اپنے کمرے میں محفوظ تو رہے گی۔

لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ یہاں وہ غلطی کر رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

علینا کے کمرے میں سب کچھ ویسا ہی معمول پہ پڑا تھا۔ بیڈ کی شیٹ ترتیب سے سیٹ تھی۔ کمرے کی لائٹس بند تھیں یہاں کوئی موجود نہیں تھا۔ البتہ میز پہ ایک فون رکھا تھا جو علینا کا ہی تھا۔

وہ چمکنے لگا۔ جہاں انکل میکس کا نام لکھا جگمگا رہا تھا۔

☆☆☆☆

اکیڈمی سے کچھ کلومیٹر کے فاصلے پہ ایک بک سٹور موجود تھا، جہاں دو لڑکیاں کھڑی کسی کتاب کو ہاتھ میں تھامے کھلکھلا رہی تھیں۔اس میں سے ایک لڑکی نے گردن گھمائے آس پاس دیکھا جیسے کچھ محسوس کیا ہو۔

بلونڈ بالوں والی لڑکی نے سوال کیا جس پہ دوسری لڑکی نے نفی میں گردن ہلائی تبھی اچانک ایک شور سا اٹھا اور بک سٹور کا گلاس ڈور چھناکے سے ٹوٹ کے چور چور ہوا جب اس میں سے ایک گولی اس کو چیرتی ہوئی گزری۔

سوزین نے علینا کو اپنے پیچھے کرتے ہولڈر سے گن نکالے اس کو چیک کیا۔

یہ کیا ہوا ہے؟" علینا گھبرائی۔"

گن سیٹ کروا پنی، حملہ ہوا ہے۔" سوزین نے اس کو کہا اور شیلف کے نیچے" اس کے ساتھ خود کو چھپایا۔

علینا اس کی بات پہ ہونق بنی اسے دیکھنے لگی۔ گن! وہ تو لائی نہیں تھی ساتھ۔ اس کا تو فون بھی کمرے میں موجود تھا۔

”علینا دوسری طرف اپنا نشانہ تیار رکھو۔“سوزین بنا اس کے تاثرات جانے اس سے کہتی ہوئی آگے بڑھنے لگی جب علینا نے اس کا بازو تھاما۔

سوزین نے سوالیہ نگاہوں سے پہلے اس کے ہاتھ کو پھر اسے دیکھا۔

”گن نہیں ہے پاس!“علینا کی کانپتی ہوئی آواز پہ سوزین ماتھا پیٹتی رہ گئی۔

کون کہہ سکتا تھا کہ یہ لڑکی ایک مافیا اکیڈمی میں تربیت لینے آئی تھی۔وہاں آنے والا بچہ بھی گن چلانا جانتا تھا اور یہاں میڈم ڈری بیٹھی تھی۔

”سٹے بی ہائینڈ می۔“اس کو حکم دیتی وہ اپنے سیل سے اکیڈمی کال ملانے لگی تاکہ سر جارج کچھ ٹیم بھیج سکیں۔

”دامیر۔۔۔!ہاں دامیر کو کال کرو۔“علینا دامیر کا خیال آتے ہی چیخی۔

سوزین نے سر ہلایا۔سر جارج سے کہہ کے وہ دامیر کو انفارم کر سکتی تھی۔

علینا کو اب احساس ہوا کہ اس کو دامیر کو بتائے بغیر باہر نہیں آنا چاہئے تھا۔

☆☆☆☆☆☆

اکیڈمی کے پاس فیاد کے آدمیوں نے حملہ کیا ہے۔ تم کہاں ہو اس''
وقت؟'' ریان ڈرائیو کرتے ہوئے بولا۔ فون کو اس نے سامنے ڈیش بورڈ پہ
رکھا تھا اور کانوں میں ائیر پیس لگا رکھے تھے۔

معلوم ہوا ہے مجھے میں بس علینا کے روم کی طرف جا رہا تھا۔'' دوسری''
جانب دامیر کاریڈور میں تیز قدم اٹھاتا علینا کے روم کی طرف جا رہا تھا۔

مجھے انفارم کرو کہ سب ٹھیک ہے وہاں۔'' ریان نے کہتے کال کاٹی، خود وہ''
حنہ کی گاڑی کا پیچھا کر رہا تھا جو جانے کہاں جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔

ایک پرانا سا گھر تھا جہاں اس نے گاڑی روکی تھی۔ اپنا سوٹ کیس نکالے وہ
اس گھر میں چلی گئی۔ ریان خود گاڑی سے باہر آیا اور اطراف میں دیکھنے لگا۔
اس نے گاڑی کافی فاصلے پہ روکی تھی۔ لکڑی کا وہ ایک چھوٹا سا گھر تھا۔ سر
جارج سے معلوم ہوا تھا کہ حنہ نے بس اتنے دن ہی اسٹے کرنا تھا اب وہ واپس
جا چکی تھی۔

ریان دھیمے قدموں سے چلتا ہوا اس گھر کے قریب آیا اور اس کا جائزہ لینے لگا۔ گھر خالی تھا۔ حنہ کے علاوہ یہاں کوئی نہیں تھا۔ گھر کا ایک اوپر والا پورشن بھی تھا جہاں بالکنی کا رستہ موجود تھا۔

ریان نے اپنی شرٹ کے بازو فولڈ کیے اور سر کو پیچھے کی طرف جھٹکا دیتے اپنے بال پیچھے کیے۔ سورج کی روشنی اس کی آنکھوں میں پڑ رہی تھی جس سے گرے آنکھیں چمکنے لگیں۔

بالکنی والی جگہ کے عین نیچے سے اس نے اوپر چڑھنا شروع کیا۔

”میں ڈائریکٹ اندر بھی جا سکتا ہوں۔“ ریان نے نا سمجھی سے خود سے کہا۔ ”سیدھا کام کیوں کروں میں۔“ خود سے تاسف سے بڑبڑاتے اس نے بالکنی میں قدم رکھا۔

دروازہ بند تھا اندر سے، لاک لگا تھا۔ اس نے پاکٹ سے کچھ کیز نکالیں اور دروازے کو کھولنے کی کوشش کرنے لگا۔

کلک کی آواز پہ وہ ہلکا سا مسکرایا۔ دروازہ کھولے اندر داخل ہوا۔ یہ بیڈروم تھا، حنہ کا سوٹ کیس یہاں پہ رکھا تھا۔ ریان چلتا ہوا اس کے قریب آیا اور دیکھنے لگا۔

اس کو سمجھ نہ آئی کہ وہ یہاں کرنے کیا آئی تھی جب وہ سکون سے اکیڈمی میں رہ سکتی تھی۔

سیڑھیاں چڑھنے کی آواز پہ ریان نے چونک کے دوسرے دروازے کو دیکھا۔ حنہ اندر آنے والی تھی شاید۔ اس نے جلدی سے خود کو باتھروم میں بند کیا۔

حنہ اندر آئی جس نے خود کو آرام دہ کپڑوں میں ڈھالا تھا۔ اس کے بال کھلے پشت پہ بکھرے تھے۔ نیچے کی لائیٹس وہ بند کر آئی تھی۔ ایک نظر کمرے کو دیکھتے اس نے اپنا سوٹ کیس اٹھائے سائیڈ پہ رکھا اور اس میں سے لیپ ٹاپ نکالنے لگی۔

لیپ ٹاپ کو بیڈ پہ رکھتے اس نے بالکنی کا دروازہ پھر سے لاک کیا۔ وہ اب باتھروم کی جانب آرہی تھی۔

اوشوٹ!" ریان بنا آواز کیے بولا اور خود کو دروازے کے بالکل پیچھے کرلیا" کہ وہ چیک بھی کرے تو اس کو نظر نہ آئے۔ حنہ تیز نظر ڈالے اس کا دروازہ کھلا چھوڑے ہی بیڈ تک آئی۔ رات کی فلائیٹ تھی اور اس سے پہلے وہ ایک دو کام کرکے جانا چاہتی تھی۔

لیپ ٹاپ آن کرتے اس نے کوئی کوڈنگ کی جب اچانک اس پہ بیپ کی ساؤنڈ ہوئی۔ ریان باتھروم کے دروازے سے باہر جھانکنے لگا۔ باتھروم بیڈ کی سامنے والی سائیڈ کے دائیں طرف تھا۔ حنہ اس کو نہیں دیکھ سکتی تھی۔ وہ جو ابھی آرام کرنے کا ارادہ رکھتی تھی اچانک جھٹکے سے سیدھی ہو بیٹھی اور مزید لیپ ٹاپ کی جانب جھکی۔

اوگاڈ۔" وہ بڑبڑائی اور تاسف سے ماتھے پہ ہاتھ رکھا۔"

ریان نے وہیں کھڑے اپنا موبائل آن کیا اور دامیر کی طرف سے آیا میسج چیک کیا جس میں وہ بتا رہا تھا کہ علینا اپنے روم میں نہیں تھی اور سر جارج کو سوزین کی کال بھی ریسیو ہوئی تھی۔

حنہ نے باتھ روم میں آہٹ محسوس کرتے وہاں دیکھا۔ دروازے تھوڑا پیچھے تھا مطلب وہاں کوئی تھا۔

اس سے پہلے حنہ اپنی گن اس کی طرف فائر کرتی ریان خود ہی باہر آ گیا۔ حنہ نے سائیڈ لیمپ اٹھائے اس کی جانب پھینکا جس سے بروقت ریان نے خود کا بچاؤ کیا۔

وہ جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھ رہی تھی یا واقعی وہ اس کے باتھ روم سے باہر نکلا تھا۔

ہئے ملیشکا، سی یو سون۔" حنہ کو دیکھتے وہ ایک آنکھ دبا کے بولا اور بالکنی والی" سائیڈ پہ آیا۔

میرے لیے ایک دروازہ تو کھول کے رکھا کرو۔" وہ سنجیدگی سے بڑبڑاتا ہوا"
نیچے اتر گیا جبکہ حنہ ابھی بھی یہ پراسس کرنے کی کوشش میں تھی کہ وہ اس
کو مسلسل سٹالک کر رہا تھا۔

اس کو ابھی ریان نامی بلا کا سوچتے وقت برباد نہیں کرنا تھا۔اس کو ضروری
کام سے جانا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ اتنی پاگل کیسے ہو سکتی ہے، کہا بھی تھا کہ میری اجازت کے بغیر نہیں جانا"
کہیں۔" دامیر نے غصے سے سٹئیرنگ پہ ہاتھ مارا۔اس کی آنکھوں میں خون
اتر آیا تھا جب سے سنا تھا کہ سوزین اور علینا حملے والی جگہ پہ تھیں۔

میں نے باقی آدمیوں کو بھی کال کر دی ہے۔" ریان اس کے ساتھ بیٹھا تھا"
جس کے تاثرات بھی دامیر سے الگ نہ تھے۔

اس وقت دونوں نے کارگو پینٹ شرٹ پہن رکھا تھا۔ہولڈرز میں گن تیار
موجود تھیں۔

یہاں پارک کرو گاڑی، میں فرنٹ سے جاتا ہوں تم پیچھے سے علینا کو کور دو۔" ریان نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔اس بک سٹور سے کافی دور انہوں نے گاڑی روکی تھی۔

ان کے آدمی پہلے ہی پہنچ چکے تھے وہاں اور ان کے مطابق گولیاں کہیں سامنے بلڈنگ سے چل رہی تھیں۔

"مجھے تمہیں بھی کور دینا ہے ریان تم میرے ساتھ رہو گے۔اکیلے نہیں جاؤ گے۔" دامیر اس کی بات سن کے بگڑے لہجے میں بولا۔

"بچوں کی طرح ری ایکٹ مت کرو مجھے اپنا ٹارگیٹ فائر کرنا ہے۔" ریان الٹا اس پہ گرجا جس پہ دامیر جھلا اٹھا۔

ریان بنا مزید بات سنے، اپنی سنائپر لیے آگے بڑھ گیا اور ایک جگہ تلاشنے لگا جہاں سے وہ بلڈنگ کی طرف نشانہ باندھ سکے۔

دامیر ہولڈر سے گن نکالے بک سٹور کی طرف بھاگا۔اس کی بیک انٹرنیس کلئیر تھی ابھی اور وہاں اس کے آدمی پہلے ہی کھڑے تھے۔

سوزین اور علینا ایک بک شیلف کے پیچھے چھپی تھیں جہاں سے بلڈنگ نظر نہیں آتی تھی۔ سوزین نے علینا کو کور دے رکھا تھا۔

"!دامیر۔۔۔"

علینا کی نگاہ جب دامیر کی طرف گئی تو بے ساختہ اس کو پکار بیٹھی۔ دامیر نے ایک نظر اطراف میں دیکھا اور ان کی جانب بڑھا تبھی ایک فائر ہوا۔ گولی دامیر کے رستے سے گزری تھی لیکن وہ بچ گیا تھا لیکن علینا نے گھبراتے ہوئے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا۔

تم دونوں ٹھیک ہو؟" دامیر نے ان تک پہنچتے پوچھا۔ سوزین نے اثبات" میں سر ہلایا۔ علینا نے آگے بڑھتے دامیر کے بازو کو تھام لیا۔

علینا کی نسبت سوزین کے تاثرات سنجیدہ تھے وہ ایسے حالات کو ہینڈل کرنا جانتی تھی۔

سوزین تم یہاں سے نکلو، میرے آدمی باہر ہی ہیں تمہیں گاڑی تک لے" جائیں گے۔علینا جیسے ہی میں کہوں تم بھی یہاں سے نکل جاؤ گی۔" دامیر نے مزید فائر چلنے کی آوازین سنتے ہوئے کہا۔

یہ فائر گن کے نہیں تھے، کوئی رائفل استعمال کر رہا تھا جو فاصلے پہ موجود تھا اور ضرور وہ پلیننگ سے آئے تھے۔

دوسری طرف ریان ایک چھوٹی بلڈنگ کی چھت پہ اپنی سنائپر تیار کیے بیٹھا تھا۔

تین، دو، ایک۔۔!" اور ایک گولی ہوا کو چیرتی ہوئی سامنے بلڈنگ کی" طرف گئی۔ماسک پہنے آدمی کے سیدھا سر پہ سوراخ ہوا۔اس کو اگلا سانس لینے کا موقع نہیں ملا تھا اور وہیں ڈھیر ہو گیا۔

ریان کے لبوں پہ ہلکا سا تبسم ابھرا۔

ٹارگیٹ ڈیڈ، دو گاڑیاں آئی ہیں۔پانچ سے چھے لوگ ہونگے۔" ریان نے" فوراً پاکٹ سے اپنا موبائل نکالے دامیر کو انفارم کیا۔

جب اس کی نظر سڑک کی دوسری سائیڈ سے آتے وجود پہ پڑی۔

اس نے دوربین میں دیکھا۔

ملیشکا!" ریان سرگوشی میں بولا۔ وہ یہاں تھی مطلب یہاں ہوئے حملے "
کے بارے میں جانتی تھی لیکن اس کا حلیہ اب الگ تھا۔ بلیک تھری پیس
سوٹ پہنے اس نے سوٹ کیس تھاما ہوا تھا۔

ہر روپ جان لیوا ہے اس کا۔" ریان بڑبڑایا اور باقی گاڑیوں پہ نشانہ سیٹ "
کرنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆

اٹھو میرے ساتھ۔" دامیر نے علینا کا ہاتھ تھامے اس کو کھڑا کرنا چاہا جب "
اس نے گھبراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

نہیں ابھی فائرنگ ہو رہی ہے۔" اس کی آواز میں خوف واضح تھا۔ دامیر "
نے گہرا سانس بھرا اور اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما۔

کچھ نہیں ہو گا۔ ریان نے سنبھال لیا ہے اور میں ہوں تمہارے ساتھ۔ یہ گن پکڑو اور میری سائیڈ سے ہٹنا نہیں ہے۔ ساتھ رہنا ہے۔" دامیر اس کے آنسوں گرتے دیکھ اس کو نرمی سے سمجھاتے بولا اور ٹانگ سے پینٹ کو تھوڑا اوپر کر کے گھٹنے کے قریب سے ایک گن نکال کے تھمائی اس کو۔ علینا نے کانپتے ہاتھوں سے تھام تو لیا لیکن وہ یہاں سے ہلنے پہ بھی ڈر رہی تھی۔

"آئی ریپیٹ ڈونٹ لیو مائے سائیڈ۔"

(I repeat Don't leave my side!)

دامیر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا جس پہ علینا نے اثبات میں سر ہلایا۔ ابھی علینا کے دل میں یہ بات بالکل بھی نہیں تھی کہ دامیر ایک قاتل تھا۔ وہ اس وقت کافی ڈری ہوئی تھی۔ ہفتوں کی ٹریننگ گئی تیل لینے۔ ابھی تو ٹھیک سے سانس بھی نہیں لیا جا رہا تھا۔ صرف اپنی جان کی فکر تھی اور دامیر کا خیال تھا جو اس کو یہاں سے بچانے آیا تھا۔

جو تمہاری طرف آنے کی کوشش کرے بلا جھجک تم نے اسے شوٹ کر دینا ہے۔" دامیر نے اس کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا اور اس کو لیے دروازے کی طرف بڑھنے لگا لیکن وہاں سے آتے آدمیوں کو دیکھتے رک گیا۔

اس وقت اگر وہ اکیلا ہوتا تو مشکل نہ ہوتی لیکن ابھی علینا ساتھ تھی۔ خود کی جان سے زیادہ ضروری علینا کی جان تھی۔

اچانک باہر سے دھماکا ہونے کی آواز آئی جیسے کچھ پھٹ گیا ہو۔ دو آدمی باہر کی جانب بھاگے جبکہ باقیوں نے دامیر کی طرف قدم بڑھائے۔

علینا دامیر کے پیچھے ہی تھی جب دامیر نے اس کی طرف سے ایک آدمی کو آتے دیکھا۔

"شوٹ ہِم!" دامیر نے سرد لہجے میں حکم صادر کیا۔ علینا نے کانپتے ہاتھوں سے گن کو تھاما تھا۔ ایک نظر گن کو دیکھا پھر اس آدمی کو۔

شوٹ مطلب وہ اس کا قتل کرے گی۔ اس کے بعد وہ ایک قاتل کہلائے گی، نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی۔ اس کو یہاں سے بھاگنا چاہئے تھا۔

اس آدمی سے علینا کی ٹانگوں کی طرف نشانہ باندھا شاید وہ اس کو مارنا نہیں چاہتا تھا۔

دامیر نے گردن گھمائے تیزی سے علینا پہ نگاہ ڈالی۔

یہ سیلف ڈیفینس ہے، شوٹ ہِم۔" شاید وہ اس کی سوچ تک رسائی حاصل" کر چکا تھا تبھی وہ چلایا اور خود ایک آدمی کو نیچے گرایا۔

علینا نے نفی میں گردن ہلائی اور دامیر سے دور ہوتی دروازے کی سمت بھاگی۔ دامیر نے بجلی کی تیزی سے علینا کی طرف بڑھتے آدمی کا نشانہ باندھا جو سیدھا اس کے سر کے پچھلے حصے پہ لگا لیکن دیر یہاں ہوئی کہ اس نقاب پوش آدمی نے ٹریگر دبا دیا تھا۔ گولی علینا کے دائیں کندھے کے پچھلے حصے کو چھو کے گزری اور ایک دل خراش چیخ برآمد ہوئی۔

بک سٹور اپنی اصلی حالت میں نہیں تھا۔ شیلف ٹوٹ چکی تھیں اور کتابیں بکھری پڑی تھیں۔

علینا کو گولی لگی ہے اس سائیڈ پہ جلدی آؤ۔''ائیر پیس کی بدولت وہ ریان'' سے مخاطب ہوا اور علینا کی جانب بھاگا جو اس سے کچھ فاصلے پہ تھی۔

درد سے کراہ رہی تھی۔ دامیر نے اس کے زخم کو دیکھنا چاہا جب علینا نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

دائیں جانب سے ایک آدمی زخمی حالت میں دامیر کی جانب بڑھا جب دامیر علینا کے پاس سے اٹھتا ایک جست میں اس تک آیا اور اس کی گردن تک ہاتھ لے جاتے ایک ہی پل میں ٹک کی آواز سے توڑ دی۔

علینا ایک پل اپنی درد بھولے دامیر کے اس روپ کو دیکھنے لگی۔ وہ جتنا خطرناک بتایا گیا تھا اس سے بھی زیادہ ابھی محسوس ہو رہا تھا۔

ریان کے پہنچنے سے پہلے دامیر نے ایک وجود کو اندر آتے دیکھا جو علینا کی طرف بڑھا۔ دامیر نے غور کیا وہ حنہ تھی لیکن فارمل ڈریسنگ میں۔ وہ یہاں کیوں اور کیسے آئی؟

میرے ساتھ چلو۔۔"حنہ نے علینا کو سہارہ دیتے اٹھانا چاہا جب دامیر نے علینا کا بازو تھاما۔اس کو ایک گولی لگ چکی تھی اب مزید وہ اس سے غفلت نہیں برتنے والا تھا۔حنہ کے جواب اور علینا کے تاثرات کا نوٹس لیے بغیر اس نے علینا کو اپنی گود میں اٹھالیا۔

علینا نے احتجاج کے طور پہ چلانا چاہا جب دامیر کی دھمکی کارآمد ثابت ہوئی۔

"اگر کوئی آواز نکالی تو ابھی اپنی جان سے جاؤ گی۔"

علینا خاموش ہو گئی تھی۔اس کو بازو میں تکلیف ہو رہی تھی۔یہاں سے نکلتے وہ تیزی سے اپنی گاڑی کی سمت بھاگا جو فاصلے پہ تھی۔حنہ بنا دامیر کے کہنے کا انتظار کیے اس سے مزید تیزی سے جاتی گاڑی میں جا بیٹھی اور گاڑی کو ان کی طرف لے آئی تاکہ دامیر کو اسے اٹھائے بھاگنا نہ پڑے۔

دامیر نے حنہ کی پھرتی پہ سر جھٹکا کہ وہ میکس کی وجہ سے ان کی مدد کر رہی تھی۔

میں ڈرائیو کر لوں گا، تم علینا کے ساتھ پیچھے بیٹھ سکتی ہو؟" دامیر نے علینا کو پچھلی سیٹ پہ بٹھاتے ہوئے حنہ سے پوچھا جس نے اثبات میں سر ہلایا اور بنا کچھ کہے علینا کے پاس بیٹھ گئی۔

تبھی ریان عجلت میں گاڑی کی فرنٹ سیٹ پہ بیٹھا اور گہرا سانس بھرا۔ اپنی سنائپر اس نے پچھلی سیٹ کی جانب رکھی جو لڑکیوں کے قدموں پہ آئی۔

"کام تمام کر آیا ہوں لیکن یہ لوگ اصل حملہ کس پہ کر رہے تھے۔" ریان نے سنجیدگی سے کہا، علینا اپنے حواس کھو رہی تھی۔ اس کا خون بھی کافی بہہ چکا تھا اور درد برداشت سے باہر تھی۔

"وہ علینا کے پیچھے ہیں۔" حنہ کی آواز پہ دامیر ریان دونوں چونکے اور ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"علینا کے پیچھے! کیوں؟" دامیر نے الجھ کے پوچھا۔

وجہ نہیں معلوم لیکن یہ لوگ علینا کو اٹھانے آئے تھے۔ معلوم ہوتے ہی"
میں یہاں آگئی تھی لیکن تم دونوں پہلے موجود تھے۔"حنہ نے سنجیدگی سے
جواب دیا، ساتھ ہی اس نے علینا کے زخم کے اوپر کپڑا باندھ رکھا تھا۔

دامیر بار بار بیک ویو مرر سے علینا پہ نظر ڈال رہا تھا۔

پلیز اس کو ہوش میں لانے کی کوشش کرو ہم بس پہنچنے والے ہیں۔" دامیر"
نے حنہ سے کہا جس پہ اس نے اثبات میں سر ہلا یا۔

خون بہنے کی وجہ سے علینا پہ غنودگی چھائی ہوئی تھی۔ وہ بس اکیڈمی پہنچنے
والے تھے۔ ریان نے اپنے جاننے والے ڈاکٹر کو انفارم کر دیا تھا جو وہاں
موجود تھے۔

دامیر نے علینا کو اپنے بیڈ پہ لٹایا اور سائیڈ پہ ہوا تا کہ ڈاکٹر اس کو چیک کر
سکیں۔ اس کی پٹی وغیرہ کرنے کے بعد سکون آور انجیکشن لگا دیا تھا تا کہ وہ
کچھ دیر درد کے احساس سے بے خبر رہتی۔ گولی چھو کے ہی گزری تھی لیکن
زخم گہرا چھوڑ کے گئی تھی۔

حنہ ان کے ساتھ اندر نہیں آئی تھی۔اس کے مطابق اسے کہیں جانا تھااور اپنا وقت برباد نہیں کر سکتی تھی۔ریان نے سوچا کہ وہ معلوم کرے کہ حنہ کہاں جانے والی تھی لیکن وہ دامیر کو ابھی اکیلا بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

رات کو آکشن کا فنکشن تھا،دامیر نے سوچ لیا تھا کہ یہاں سے فارغ ہوتے ہی وہ علینا کو لیے اپنے ولا میں شفٹ ہو جائیں گے۔مزید اس کی جان کا رسک نہیں لینا چاہتا تھا۔

علینا آرام کر رہی تھی دامیر کے کمرے میں جبکہ دامیر اور ریان،ریان کے کمرے میں بیٹھے اس حملے کے دوران والی فوٹیج چیک کر رہے تھے۔

میں نہیں کہتا تھا کہ یہ لڑکی ایک دھماکا ہے۔“جب ریان نشانوں میں ” مصروف تھا تب حنہ نے ایک دو آدمیوں کو مار گرایا تھا جو اس نے ابھی دیکھا تھا ساتھ ہی وہ ان نقاب پوش لوگوں کی ایک گاڑی بھی اڑا چکی تھی۔ تبھی فخر سے دامیر سے بولا۔دامیر نے معنی خیز نگاہوں سے اس کو دیکھتے تائید میں سر ہلایا۔

یعنی بہت جلد وہ اس کی شادی کی مٹھائی کھانے والا تھا۔

علینا کچھ تو جانتی ہے فیاد کے بارے میں۔ یہ اسی کے لوگ تھے۔'' دامیر نے ساری فوٹیج دیکھتے ہوئے کہا۔

انکل میکس سے بات ہوئی تھی انہوں نے بھی لاعلمی کا اظہار کیا۔'' ریان نے میکس سے ہونے والی بات کا تزکرہ کیا۔

میں خود علینا سے پوچھوں گا اس بارے میں۔'' دامیر نے کہا تو ریان نے نفی میں سر ہلایا۔

یہ کام مجھ پہ چھوڑو۔'' ریان نے شاطر مسکان سجائے کہا۔ دامیر جانتا تھا وہ اس کو ایک گھوری سے نوازے گا جس پہ وہ اگر کچھ جانتی بھی ہوئی تو طوطے کی طرح بتادے گی۔

☆☆☆☆☆

علینا کو ہوش آ گیا تھا۔ وہ دامیر کے روم میں ہی تھی۔ دامیر صوفے پہ نیم دراز اپنے موبائل پہ کسی ٹیکسٹ کا رپلائی کر رہا تھا۔ علینا نے نقاہت سے اٹھتے اس کو دیکھا۔

فیاد کو جانتی ہو!“ دامیر نے بنا کوئی تمہید باندھے سیدھا سوال کیا۔ وہ جو اس ”
سے حال احوال پوچھنے کی امید رکھتی تھی اب اس کو گھورنے لگی۔

میں نہیں جانتی اس کو۔ پہلے بھی بتا چکی ہوں میں۔ آہ!“ غصے سے کہتے وہ ”
اٹھنے لگی جب کندھے پہ ہونے والے اچانک درد سے کراہ اٹھی۔

لیٹی رہو۔۔“ دامیر اٹھ کے اس کے قریب آیا۔ ”

تم مجھے نہیں بتا سکتے کہ کیا کرنا ہے سمجھے۔ حد میں رہو۔“ علینا غصے سے ”
پھنکاری کہ دامیر نے ضبط سے لب بھینچے۔

میری بات مانتی تو یہ سب نہ ہوتا۔۔“ دامیر نے سرد لہجے میں اس کو بتایا تو ”
نفرت سے سر جھٹکنے کے علاوہ اس کے پاس کچھ نہیں تھا۔

"اب بتاؤ فیاد کو کیسے جانتی ہو؟" دامیر نے اپنا سوال دہرایا اس بار علینا نے خون آشام نظروں سے اس کو گھورا۔

"ایک بار سمجھ نہیں آتی، مجھے نہیں معلوم۔"

"یہ اسی کے آدمی تھے اور تمہارے پیچھے تھے۔ کیوں؟" دامیر نے الٹا ایک اور سوال کیا کہ ایک پل کو علینا خاموش ہو گئی۔

"مجھے نہیں معلوم کچھ بھی۔ میرے ساتھ یہ سب پہلی بار ہوا ہے۔ میں خود بہت خوفزدہ ہوں۔ سمجھ نہیں آ رہا کہ یہ سب کون اور کیوں کر رہا ہے۔" علینا نے اب بے بس لہجے میں کہا تو دامیر نے خاموش نگاہوں سے اس کو دیکھا۔

وہ پہلے ہی حملے کی وجہ سے گھبرائی تھی اس کو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا تبھی خاموشی اختیار کر گیا۔

واپس صوفے پہ بیٹھتے اس نے نگاہیں علینا پہ ہی رکھی تھیں۔ جب اس نے دوبارہ اٹھنے کی کوشش کی تو دامیر کے ایک ہنکار بھرنے پہ ہی وہ سیدھا ہو بیٹھی۔

اس اکیڈمی میں تم کیوں آئی ہو؟" دامیر نے کچھ ثانیے خاموش رہنے کے "بعد اس سے سوال کیا۔

علینا کا ارادہ ابھی ڈریٹا اور سوزین سے بات کرنے کا تھا لیکن اس کے سوال پہ اس کو دیکھنے لگی۔

تمہیں مسئلہ ہے میرے یہاں ہونے سے؟" علینا نے ترخ کے جواب "دیا۔

ہوں!" دامیر نے اثبات میں سر ہلایا۔"

تبھی ہم اب یہاں نہیں رہیں گے۔" دامیر نے واپس سے اپنا موبائل "نکالا۔ علینا نے اس کو نا سمجھی سے دیکھا۔ پھر گہرا سانس بھرا۔

میں وکیشن پہ گریس آئی تھی، مجھے یہ جگہ بہت پراسرار لگی۔ پھر ایک دن "یہاں سے میں نے کچھ گاڑیاں نکلتی دیکھیں اور انہیں لوگوں سے پتا چلا کہ یہاں سیلف ڈیفینس کی ٹریننگ ہوتی ہے۔ تبھی سے شوق ہوا کہ میں بھی کچھ سیکھوں گی۔ انکل سے بات کی۔ مہینے لگے تھے مجھے ان کو منانے پہ پھر جا کے یہاں ایڈمیشن ہوا۔" علینا نے تھوڑا جھنجھلا کے ہاتھ نچا نچا کے اس کو اپنی بات مختصر کر کے بتا دی۔ دامیر نے سن کے بس سر کو خم دیا۔

"میرے بارے میں کیسے معلوم ہوا؟" دامیر اٹھ کے بیڈ کے قریب ہی چلا آیا اور اس کے پیروں کے قریب فاصلے پہ بیٹھ گیا۔ علینا نے اپنے پیر سمیٹ لیے۔

"یہاں اکثر ذکر سنا تھا سب سے تو معلوم بھی ہو گیا مجھے۔" علینا نے چور نگاہوں سے دیکھتے کہا۔

"کیا ذکر سنا ہے تم نے؟" دامیر نے گھمبیر لہجے میں پوچھا۔ علینا نے اس کو دیکھا جو اپنی گہری بھوری نگاہیں اسی پہ ٹکائے ہوئے تھا جیسے ابھی اس پہ جھپٹ پڑے گا۔

"یہی کہ تم ایک قاتل ہو۔" علینا نے بنا کسی جھجھک کے کہا لیکن دامیر کے تاثرات میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

"اور بنا سوچے سمجھے کسی کو مار دیتا ہوں!" دامیر نے مزید کہا تو علینا کو اپنا سر اثبات میں ہلتا محسوس ہوا۔

ہلکا سا تبسم ہونٹوں پہ کھلا۔

"میں نے خود تمہیں لوگوں کو مارتے ہوئے دیکھا ہے، کبھی گنتی کی ہے کہ کتنے لوگوں کو جان سے مار چکے ہو تم۔" علینا کا ڈر غصے میں بدلا تو وہ دامیر سے سوال کرنے لگی۔

دامیر چہرہ نیچے کر کے ہنس دیا۔

"وہ لوگ اسی قابل تھے ورنہ تم ابھی زندہ نہ ہوتی۔" دامیر نے جتانا چاہا۔

"تمہارے ساتھ رہ کے تو ویسے بھی میں زندہ نہیں رہوں گی۔" علینا نے تنفر سے سر جھٹکا۔

"میں انکل سے بات کر کے ان کے پاس ہی شفٹ ہو جاؤں گی مجھے تمہاری ضرورت نہیں ہے۔ تم اپنے جرائم کو سرانجام دیتے رہو جیسے پہلے کرتے تھے۔ میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں اب۔" علینا نے وہی بیٹھے بیٹھے اپنا فیصلہ سنایا کہ اس کا کہا گیا ایک ایک لفظ دامیر کو برا لگا۔ اس کے ماتھے پہ تیوری چڑھ آئی۔

"تمہارے انکل میرا کانٹریکٹ کینسل نہیں کر سکتے کسی بھی صورت۔۔" دامیر سرد لہجے میں بولا۔

"مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن میں تمہیں آس پاس برداشت بھی نہیں کر سکتی۔" علینا اس کے چہرے پہ پھنکاری کہ دامیر ضبط کر کے رہ گیا۔

"تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔ یہ میرا کام ہے۔۔" دامیر ایک دم اٹھتے اس کی طرف بڑھا۔ علینا کا خوف سے چہرہ زرد پڑ گیا۔

اور جو تم یہ سیلف ڈیفینس سیکھ رہی ہو وہ سب بھی۔ اکثر ایک ایسا وقت آتا ہے جس میں خود کو بچانے کے لیے مارنا پڑتا ہے۔ اگر وقت پر عقل استعمال نہ کریں تو وہی ہوتا ہے جو تمہارے ساتھ ہوا۔ میں اپنا کام کر رہا ہوں مجھے میرا کام کرنے دو۔ اگر میں اس سے ہٹ کے کچھ کرنے پہ آیا تو تمہاری صحت کے لیے اچھا نہیں ہوگا۔" دامیر نے اس کو وارن کیا۔ علینا نے بس نگاہیں پھیریں تبھی دامیر کال آنے پہ روم سے باہر نکل گیا۔

"سمجھتا کیا ہے خود کو۔ میں انکل سے بات کر کے انہیں کے پاس شفٹ ہو جاؤں گی۔ جان چھوٹے میری اس سے۔" اس کے کمرے سے جانے کے بعد علینا خود سے بڑبڑائی۔

اس کے دائیں کندھے پہ پٹی تھی، لوز شرٹ پہن رکھی تھی کندھے کو سپورٹ کرنے کے لیے بیلٹ بھی پہنی تھی جو اس کو ایک جگہ رکھنے میں مدد دے رہی تھی۔

اس نے آس پاس دیکھا کہ شاید یہاں اس کا موبائل موجود ہو لیکن یہ کمرہ ہی دامیر کا تھا تو سوائے خود کے یہاں اس کا کچھ بھی نہیں تھا۔

آج آکشن فنکشن تھا اور میکس لیو بھی یہاں موجود ہوتے تو اس کو شام تک کا انتظار کرنا تھا کیونکہ کمرے سے نکلنا اس کے لیے ممکن نہیں تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(آکشن ہال)

ٹیبل ترتیب سے سیٹ کیے گئے تھے جس کے گرد مافیا فیملیز بیٹھی تھیں جن کی نسل کے لوگ آج یہاں سے اپنی نئی منزل شروع کرنے والے تھے۔

ان میں سے ڈریٹا اور سوزین بھی تھیں۔

سوزین کسٹوڈین، کیپر یہاں سے نکلنے والی تھی اور ڈریٹا اساسن بن کے۔ آج ہی ان دونوں کو اپنے ساتھیوں کا پتا چل جانا تھا کہ کون کس کو ہائیر کرنے والا تھا۔

سارے سینئیر پارٹیسپینٹس ایک سائیڈ پہ بنے ٹیبلز کے گرد موجود تھے۔

سامنے سٹیج پہ سر جارج نمودار ہوئے۔ان کے دائیں بائیں گارڈز موجود تھے۔عمر میں وہ کافی بڑھے تھے لیکن مقابلہ ابھی بھی کر سکتے تھے۔

ان سب میں ریان بھی ایک ٹیبل کے گرد بیٹھا تھا جب اگلے ہی لمحے میکس لیو اوران کے آدمی ریان کے ساتھ ہی ٹیبل کے گرد بیٹھے۔

"کوئی رکھا ہے نظر میں۔۔؟" میکس نے ڈرنک کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

ریان کی نگاہیں سامنے ہی تھیں جہاں جارج ڈائمنڈ بزنس کے بارے میں کانٹریکٹ بتا رہے تھے۔

"میں ہی نہ کسی کی نظروں میں آجاؤں۔وہ کیا ہے ناآج کل میری نینی خود بزی ہے تو کوئی آوارہ پنچھی امجھ کے قید نہ کر لے۔" ریان نے بنا اپنے چہرے کے تاثرات بدلے ہنوز سنجیدگی سے کہا کہ باقی میز کے گرد بیٹھے لوگ ہلکا سا ہنس دیئے۔

"علینا کیسی ہے؟"

میکس جانتے تھے کہ حملہ ہوا ہے تبھی فکر مندی سے بولے۔ دامیر نے علینا کو آکشن میں آنے سے منع کیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی اور کی نظروں میں وہ آئے۔

یہ تو آپ کو دامیر ہی بتائے گا ڈیٹیل میں۔" ریان نے معنی خیز سے کہا تو" میکس خاموش ہو گئے۔

جارج سراب اساسن کا ذکر کر رہے تھے۔ تیسرے نمبر پہ ڈریٹا کا ذکر ہوا۔ ریان مکمل سماعت بنا سن رہا تھا۔ اس کو کسی ایشین بندے نے ہائیر کیا تھا جس کا ریان کو معلوم نہیں تھا۔

حاکم، آپ جانتے ہیں اس نام کے انسان کو؟" ریان نے میکس سے پوچھا" جس پہ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"چار میلین ڈالر"

یہ ڈریٹا نے اپنی قیمت رکھی تھی جس پہ ساڑھے چار میلین ڈالر میں اس کو ہائیر کر لیا گیا تھا۔

اس کی قیمت سے بڑھ کے اس کو ہائیر کیا گیا ہے وہ بھی ایسے انسان نے جس" کا انڈر ورلڈ میں نام پہلی بار سنا ہے۔" میکس نے ٹھیک کہا تھا۔ یہاں کوئی گڑبڑ تھی۔

ابھی ریان یہ سب دیکھ رہا تھا جب اس کو ایک میسج ریسیو ہوا۔

یہ ایک کانٹریکٹ میسج تھا، اساسن کرنے کا۔ کسی نے اس کو یہاں بیٹھے بیٹھے اساسینیٹ کانٹریکٹ بھیجا تھا۔

Name: Hannah Leo

Business: Diamond

Age: 27

Price: 3.5 Million

Current location: Crowned head academy Greece

Contract for a week.

نام: حنہ لیو

بزنس: ڈائمنڈ

عمر: ستائیس سال

قیمت: 3.5 میلین ڈالر

کرنٹ لوکیشن: کراؤنڈ ہیڈ اکیڈمی گریس

کانٹریکٹ کا دورانیہ: ایک ہفتہ

میسج پڑھتے بے ساختہ ہی ریان کے ماتھے پہ بل واضح ہوئے۔حنہ کو اسسن کرنا۔

اس نے بنا سوچے سمجھے ٹائپ کرنا شروع کیا۔

"ریان: "کانٹریکٹ ریجیکٹڈ

میسج سینڈ کر دیا تھا۔اب ایک نمبر تیزی سے ڈائل کرتے وہ اپنی جگہ سے اٹھ گیا تھا۔اطراف میں نگاہیں دوڑائیں جب ایک جگہ ٹھہر گئیں۔وہ یہیں تھی۔

اکیڈمی میں موجود۔ سر پہ سکارف لپیٹے اور آنکھوں پہ بلیک گاگلز لگائے۔ اپنے حلیے سی بالکل مختلف۔ ایک نیا روپ۔

وہ یہاں کیا کر رہی تھی؟

میسج فارورڈ کیا ہے میں نے، نمبر بھی۔ کانٹریکٹ دینے والے کی لوکیشن چیک کرو۔" اس نے دوسری جانب دامیر سے کہا جس نے فوراً عمل کرنا شروع کیا۔

سر جارج اب سلیوری کارٹل کا بتا رہے تھے، ان کے بائیں جانب ایک لڑکی تھی جس کی نیلامی کی جا رہی تھی۔ لڑکی نیم برہنہ تھی۔ یہیں پہ ریان کا کام تھا لیکن اس کے زہن میں حنہ کا بھی خیال آیا کہ وہ یہاں موجود ہے اگر اس نے ریجیکٹ کر دیا تھا تو وہ کانٹریکٹ کسی کو بھی مل سکتا تھا۔

اس لڑکی کی قیمت لگ رہی تھی۔ لاطینی گینگ اس لڑکی کو خرید رہے تھے، یہ واضح تھا کہ وہ کسی نیک کام کے لیے تو نہیں تھی۔ ریان کی نگاہ دوبارہ حنہ کی

طرف گئی۔ جس کی نگاہیں اسی لاطینی آدمی پہ ٹکی تھیں، اس کے ہاتھوں کی گرفت اپنی گود میں رکھے بیگ پہ مضبوط ہوئی۔

وہ ضرور کسی مقصد کے تحت ہی یہاں بیٹھی تھی۔

"کچھ ہوا ہے کیا؟" میکس نے ریان کو عجلت میں دیکھتے کہا۔ اس نے سر ہلایا۔ "آپ یہاں سے نکل جائیں، ہوسکے تو ابھی حنہ کو کال کر کے کہیں کہ وہ آپ کے ساتھ رہے۔" ریان نے اس کے قریب ہوتے اپنے تاثرات کو نارمل رکھتے کہا، میکس نے الجھ کے اس کو دیکھا۔

"حنہ پہ کوئی نظر رکھے ہوئے ہے۔" ان کی سوالیہ نگاہوں کو پڑھتے ریان نے کہا تو اگلے ہی لمحے انہوں نے اپنا موبائل نکالا جس میں وہ حنہ کا نمبر ڈائل کرنے لگے۔

یہاں انہوں نے نمبر ملایا اور کچھ فاصلے پہ ہی موبائل رنگ کرنے لگا۔ سر جارج کی آواز کے ساتھ موبائل کی رنگ ٹون ہال میں گونجی۔ کچھ لوگوں کی نگاہیں اس طرف اٹھیں۔ حنہ نے موبائل کو فوراً سائیلینٹ کیا اور اٹھ کھڑی

ہوئی۔اس سے پہلے وہ موبائل کان سے لگاتی اچانک ہونے والے فائر سے اس کا بیگ ہاتھ سے چھوٹ کے نیچے گر گیا۔

حنہ نے کمر کے پیچھے ہاتھ لے جاتے اپنے ہولڈر سے گن نکالی اور وہاں سے بھاگنے لگی۔

گن چلنے والی سمت ریان نے نشانہ لیا،ہال کی چھت سے فائر ہوا تھا۔

حنہ کو لے کے نکلیں یہاں سے۔''ریان میکس کی جانب دیکھتے چلایا جو'' اپنے گارڈز کے ساتھ نکلے۔

سر جارج کو ان کے گارڈ نے کور دیا اور منظر عام سے ہٹا دیا۔اچانک ہونے والی فائرنگ سے بھگڈر مچ گئی تھی۔

آخر تم یہاں کر کیا رہی ہو؟''ریان نے حنہ کا بازو اپنی گرفت میں لیتے'' پوچھا۔اس کو لیے وہ اندھیرے والی سائیڈ پہ موجود تھا۔

رستہ چھوڑو میرا۔''تیزی سے کہتی وہ جانے کو تھی جب ریان نے جھٹکا'' دیتے اس کو مزید قریب کیا۔

یہاں سے صحیح سلامت نکلو ورنہ مجھ سے برا نہیں ہو گا۔" ریان نے اس نے آنکھوں میں دیکھتے دھمکی دی جس پہ وہ آنکھیں گھماتی ہوئی بناپرواہ کیے اس سے دور ہوئی۔

اپنی جان بچانے سے ضروری ابھی ایک اور کام تھا اس کو پہلے وہ نپٹانا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دامیر کے روم سے جانے کے تھوڑی دیر بعد ہی گن فائرنگ کی آوازیں آنا شروع ہوئیں۔

ابھی دن والے حملے سے وہ سنبھلی نہیں تھی کہ ایک اور وہ بھی اکیڈمی میں۔

"دامیر۔۔۔" علینا نے بیڈ پہ بیٹھے ہی دامیر کو آواز لگائی۔ شاید ہی شور میں اس کو سنائی دیا ہو تبھی وہ وہاں سے اٹھی اور دروازے کی طرف آئی۔

اس بار پھر وہ حماقت کر رہی تھی، دامیر کو بتائے بغیر وہ کمرے سے نکل رہی تھی اور پاس کوئی گن بھی نہیں تھی۔ آکشن ہال یہاں سے دوسری طرف تھا۔

قریب سے ابھی کوئی فائرنگ کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔

علینا نے دروازہ کھولنا چاہا جو کھل گیا۔ دروازے کے باہر گارڈز موجود نہیں تھے، وہ اس بلاک کی اینٹرنس پہ کھڑے تھے۔ ضرور دامیر نے اس کو سوتا پا کے گارڈز کو اس طرف جانے کا کہا ہو گا۔

اسی بات کا فائدہ اٹھاتے علینا نے الٹی سمت جانا شروع کیا تاکہ اپنے کاریڈور کی طرف جا سکے اور اپنا موبائل لیے وہ میکس سے رابطہ کر سکے۔

اس نے بلاک کی طرف شور تیز ہوتے سنا۔ یہاں بھی کچھ گڑبڑ تھی۔

اس کے کندھے میں تکلیف ہونے لگی لیکن اس نے چلنا جاری رکھا۔

"علینار کو اس طرف مت جاؤ۔"

اپنے پیچھے دامیر کی آواز سنتے وہ مزید گھبرا گئی اور بھاگنے لگی۔

علینا صرف موبائل کو پانے کے چکر میں یہ بھول گئی تھی کہ دن میں جو اس پہ حملہ ہوا تھا وہ اب بھی ہو سکتا تھا۔ اپنے پاس سے فائر کی آواز سنتے وہ ڈر کی چیخی اور کاریڈور کی ریلنگ کو تھام لیا۔

مجھے اپنے انکل سے بات کرنی ہے۔" اس نے ضدی لہجے میں کہا اور اپنے" بلاک کے بجائے سیڑھیوں کی جانب بھاگی۔

جس طرف علینا بھاگ رہی تھی اسی طرف سے کچھ نقاب پوش اوپر آ رہے تھے، دامیر اس کو روکنا چاہ رہا تھا کیونکہ خود وہ اس سے کافی فاصلے پہ تھا لیکن دیر ہو گئی۔

اپنے سامنے آدمیوں کو دیکھتے اس سے پہلے علینا کوئی رد عمل ظاہر کرتی، فائر کی آواز پہ اس نے درد محسوس کیا۔ اسی جگہ جہاں پہلے تھا۔ اپنے حواس کھونے لگی۔ اس نے ریلینگ کو تھام رکھا تھا۔ سارا وزن اسی پہ تھا جب آنکھیں بند ہوتے وہ خود کو سنبھال نہ پائی اور زینے کے ریلینگ کی دوسری جانب لڑھک کر گر گئی۔

علینا۔۔!"غصے کی شرید لہر رگ و رو میں سرایت کی۔"

دامیر فائر کی آواز پہ مزید تیزی سے بھاگا اور آتے ہی ان آدمیوں کو جہنم واصل کیا۔علینا کمر کے بل گری تھی۔اس کی آنکھیں بند تھیں۔

زینے اترتے وہ تیزی سے اس کی طرف لپکا اور اس کا سر ہاتھوں میں تھامے ہوش دلانے لگا۔کندھے سے مزید خون بہنے لگا تھا۔
اونچائی سے گری تھی اور ہوش گنوا بیٹھی تھی۔

دامیر اس کو اپنے ساتھ لے جانے کمرے کی طرف ہی بڑھ رہا تھا جب اس کو دوسری سمت بھاگتے دیکھا۔اس کو نہ بتا کے کمرے سے نکلنے کی غلطی وہ ایک دن میں دو بار کیسے کر سکتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

اس کی سانسیں بہت دھیمی چل رہی ہیں اگر مزید تھوڑی دیر میں یہاں" نہیں پہنچے تو مجھ سے برا نہیں ہو گا۔" دامیر کی چنگھاڑتی ہوئی آواز اندر آتے میکس کے کانوں سے ٹکرائی۔ میکس نے صدمے کی حالت میں سامنے بیڈ پہ پڑے وجود پہ نگاہ دوڑائی۔

علینا! میری بچی۔" میکس تڑپتے ہوئے اس کی جانب بڑھے جو بہت بری" حالت میں تھی۔

دامیر نے اس کو ڈھانپ رکھا تھا۔ اس کے کندھے پہ ایک اور گولی لگی تھی جس کو بروقت نکالنا ضروری تھا کیونکہ پہلے والا زخم بھی ابھی بھرا نہیں تھا۔ کندھے کے آدھے حصے کو پٹی میں جکڑ رکھا تھا۔ گولی نکالنے والا کام دامیر نے خود کیا تھا۔ اس کی شرٹ کی آستین کو پھاڑتے۔ مزید اس کو کہاں کہاں چوٹ آئی تھی وہ کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔ اپنے آدمیوں کی مدد سے وہ علینا کو اٹھائے اپنے ولا پہنچا تھا اور اب ڈاکٹر کو ارجنٹ کال کر رہا تھا کیونکہ اس کی سانسیں بہت مدھم چل رہی تھیں۔

اس کا ارادہ تو یہاں سے سیدھا روس جانے کا تھا لیکن ریان ابھی کسی ضروری کام کو نپٹانے کے لیے نکلا تھا۔ اس کے آتے ہی یہاں سے روانہ ہو جانا تھا ان لوگوں نے۔

"کمر کے بل گری تھی، اسی کی پریشانی ہے مجھے۔ اور یہ ڈاکٹر آ کیوں نہیں رہا۔" دامیر چہرے پہ متفکر انداز میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

تبھی ڈاکٹر ہڑبڑی میں اندر داخل ہوا، گارڈ کمرے کی دروازے کے باہر کھڑا تھا۔

"آپ لوگ تھوڑی دیر باہر انتظار کریں تاکہ میں مکمل چیک اپ کر سکوں۔" دامیر سے معذرت کرتے ڈاکٹر نے عجلت میں کہا تو سب اثبات میں سر ہلائے باہر کی جانب بڑھے۔

دامیر اپنی حالت سے بالکل انجان تھا۔ اس نے جب علینا کو سیڑھیوں سے نیچے گرتا دیکھا تو ایک پل کو اپنا دل رکتا محسوس ہوا۔ علینا مضبوط لڑکی تھی اسے امید تھی کہ وہ اب بھی ہمت نہیں ہارے گی۔ علینا کو اسی کندھے پہ

گولی لگی تھی جو مزید تشویش کی بات تھی۔اس کا پہلے ہی خون ضائع ہوا تھا اور اب پھر سے۔نقاہت اس کے چہرے پہ واضح تھی۔اس کی رنگت میں پیلاہٹ تھی اب۔

دامیر باہر ٹہلنے لگا اور اپنا موبائل پاکٹ سے نکالے کال کی۔

معلوم کرواؤ کہ یہ سب حملہ فیاد کی جانب سے تھا یا کوئی اور بھی تھا جو گھات لگائے بیٹھا تھا۔" دامیر فون پہ پھنکارا اور جیب میں واپس رکھا۔

علینا فیاد کے بارے میں کیا جانتی ہے۔مجھ سے کچھ بھی مت چھپایئے گا۔""

کمرے کے باہر راہداری میں میکس اس کے ساتھ ہی موجود تھے جب دامیر نے اپنا رخ ان کی جانب کرتے پوچھا۔فیاد کا نام سنتے ایک پل کو وہ چونک اٹھے۔

مجھے نہیں معلوم اس بارے میں۔" میکس نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔"

دامیر نے سرد تاثرات اپناتے ان کی جانب قدم بڑھائے۔ریان نے بھی جب انکل میکس سے پوچھا تو ان کا جواب تب بھی یہی تھا۔

"جھوٹ نہیں سننا مجھے۔۔"دامیر کا انداز اور لہجہ سرد ہوا تو میکس نے گہرا سانس بھرا۔

"میں جھوٹ کیوں بولوں گا تم سے۔۔"میکس نے سر جھٹک کے کہا تبھی ڈاکٹر کمرے سے باہر آیا۔دامیر اور میکس کی نظریں ایک ساتھ اس طرف اٹھیں۔

"کمر پہ چوٹ آئی ہے،دو تین مہینے مکمل ریسٹ پہ رکھنا ہے ان کو۔کندھے کی ڈریسنگ تو کر دی تھی لیکن دوسرے بازو پہ فریکچر آیا ہے۔سر پہ بظاہر کوئی چوٹ تو نہیں۔ایکسرے وغیرہ کرنے سے معلوم ہو گا کہ کوئی اندرونی نقصان زیادہ نہ ہو،میں سب انتظام کرتا ہوں تب تک آپ ان کو لے کے آجائیں۔"ڈاکٹر نے دامیر کو دیکھتے ساری بات کہی جس پہ وہ سراثبات میں ہلا گیا۔

"یہ آپ کی کیا لگتی ہیں؟"ڈاکٹر کے پوچھنے پہ اس سے پہلے میکس کچھ کہتا دامیر خود بول اٹھا۔

دوست ہے۔اور اس کے ہوش میں آنے کے بارے میں نہیں بتایا آپ" نے ؟" دامیر سنجیدگی سے پوچھا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے، چوٹ ان کو اندرونی آئی ہے جس کی وجہ سے بیہوش ہیں۔آکسیجن لگادی ہے تو پہلے سکین ہوجائے ٹھیک رہے گا ورنہ کوئی بڑا نقصان نہ اٹھانا پڑے۔" ڈاکٹر نے ایک نظر اندر پڑے وجود پہ ڈالتے ہوئے کہا۔

"میں اس کو یہاں سے باہر لے جانے کی غلطی نہیں کر سکتا تمہیں جو بھی کرنا ہے مگواؤ یہاں اور جتنی جلدی ہو سکے سب کرو۔" کمرے میں جانے سے پہلے دامیر نے کہا کہ میکس بھی ایک پل کو خاموش ہوا۔ڈاکٹر نے ہراساں نگاہوں سے میکس کو دیکھا کہ وہ کیسے سب یہاں مینیج کرے۔

ایک گھنٹے کے اندر اندر۔۔" میکس نے سرد نگاہوں سے اس کو تنبیہہ کیا" کہ ڈاکٹر بس تھوک نگلتا رہ گیا۔

ان لوگوں کو وہ اچھے سے جانتا تھا، اکیڈمی میں ایک دو بار ایمرجینسی میں جانا ہوا تھا تبھی وہ ڈاکٹر ایسے لوگوں کی پہچان رکھتا تھا۔ یہ بھی اچھے سے معلوم تھا کہ اگر ایک گھنٹے میں کام نہ ہوا تو وہ یہاں سے ہمیشہ کے لیے رخصت بھی ہو سکتا تھا۔ یعنی زمین سے۔

ایک گھنٹہ نہیں لیکن ڈیرھ گھنٹے کے اندر اندر افراتفری میں یہاں پہ مشینری لائی گئی اور علینا کا چیک اپ کیا گیا۔

اس کے سر کی بیک سائیڈ پہ چوٹ تھی لیکن شکر تھا کہ اندرونی بلیڈنگ سٹارٹ نہیں ہوئی تھی۔ ڈاکٹر نے بھی یہ بتایا کہ علینا ابھی کومے کی حالت میں تھی۔ جیسی اس کی کنڈیشن تھی اس کا اڑتالیس گھنٹوں میں ہوش میں آنا ضروری تھا ورنہ جان کو خطرہ تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

آدھی رات کے سناٹے میں ایک بائک ہوا کو چیرتی ہوئی سپیڈ میں بھاگ رہی تھی۔ بائیکر نے ہیلمٹ پہن رکھا تھا۔ بلیک سوٹ میں ہاتھوں میں لیدر کے دستانے گویا وہ مکمل نقاب پوش تھا۔

بائیک ایک کلب کے آگے آرکی تھی۔ ہیلمٹ اتارے اس وجود نے منہ پہ اب ماسک چڑھالیا۔ وہ لڑکی تھی۔ اور لڑکی حنہ لیو تھی جو ایک گاڑی کا پیچھا کرتے ہوئے یہاں تک پہنچی تھی۔

آکشن کے دوران ہونے والی فائرنگ سے بچتے وہ محفوظ جگہ پہنچ تو گئی تھی مگر اس کو مسلسل محسوس ہو رہا تھا کہ کوئی اس پہ نظر رکھے ہوئے تھا۔ ریان کے علاوہ بھی تھا کوئی جو اس کے تعاقب میں تھا۔

کلب کے داخلی دروازے سے اندر جانے کے بجائے اس نے موبائل کو وہیں کھڑے آن کیا۔ وہاں لگے کیمرہ کے سامنے ہاتھ ہلایا جیسے اپنے آنے کا پتا دے رہی ہو۔

موبائل کو واپس رکھتے وہ پچھلے حصے کی طرف بھاگی جہاں کلب کی کیٹرنگ سائیڈ کا ڈور کھلتا تھا۔اس کیٹرنگ ایریا کے بالکل اوپر مسافر خانہ بنایا گیا تھا جہاں پہ اکثر لوگ شباب کے ساتھ راتیں رنگین کرتے تھے۔

اس کا ٹارگٹ بھی ابھی یہی موجود تھا۔

لوہے کی زینے بنی تھی جہاں سے وہ دبے پاؤں اوپر جانا شروع ہوئی اور ایک کمرے کی بالکنی میں کود آئی۔

اپنے ہولڈر سے گن نکالے اس نے بالکنی کی گلاس وال سے اندر جھانکا جب اندر کا منظر دیکھتے ایک پل کو اس کا دل دہل گیا۔کمرے کی لائٹ مدھم تھی جبکہ کمرہ کا جو آدھا حصہ نظر آرہا تھا وہ خالی تھا۔بیڈ پہ خون کے دھبے موجود تھے۔اس نے بالکنی کے دروازے کے ہینڈل کو گھمایا اور بنا تاخیر کیے اندر داخل ہوئی۔پچاس پچپن سالہ آدمی سفید شرٹ میں ملبوس بیڈ کے بالکل ساتھ زمین پہ بے سدھ پڑا تھا۔وہ بزنس مین لگ رہا تھا۔اس کی سفید شرٹ خون سے بھیگی تھی۔دفعتاً حنہ کو اپنے پیچھے آہٹ سنائی دی۔

پھرتی سے گھومتے اس نے فائر کیا لیکن نشانہ چوک گیا۔

ہیلو ملیشکا!" سنجیدہ چہرہ مگر مسکراتی آواز۔"

اس کو جواب دینا ضروری نہ سمجھتے حنہ نے گن واپس ہولڈر میں رکھی اور بالکنی کی طرف بڑھی۔

ریان یہاں تھا مطلب لڑکی محفوظ تھی۔اس بات سے وہ بھی واقف تھی کہ آر ڈی کبھی عورت سے زبردستی نہیں کرتے تھے۔ریان اس سے پہلے پہنچ کے لڑکی کو لے کے جا چکا تھا جس کو لاطینی گینگ کے آدمیوں نے آج شام آکشن کی نیلامی میں خریدا تھا۔زینے واپس اترتی وہ اپنی بائک کی جانب آئی اور اپنا ہیلمٹ پہنے روانہ ہوئی جب کھلی سڑک پہ اپنے برابر ایک گاڑی کو پایا۔

ریان ڈی۔

یہ اس کا قبر تک پیچھا نہیں چھوڑنے والا تھا۔حنہ نے ہیلمٹ کے شیشے سے اس کی گاڑی کی جانب نظر دوڑائی۔وہ اکیلا تھا۔

اگر وہ اکیلا تھا تو لڑکی کہاں تھی۔ یکایک اس کو فکر نے آن گھیرا۔

بائک کی سپیڈ سلو ہوتے ہی ریان کو اچھنبا ہوا تو اس سے آگے ہی گاڑی کو روکتے اتر آیا۔

حنہ ہیلمٹ اتار رہی تھی۔ ماسک کو سر تک لے جاتے اس نے ریان کی جانب قدم بڑھائے۔

"لڑکی کہاں ہے؟"

کیا تم لڑکی نہیں؟" بجائے جواب دینے کے ریان نے حیران ہونے کی" اداکاری کرتے اس سے پوچھا۔ اس کے انداز تاثرات سے بالکل بھی نہیں لگا تھا کہ وہ مزاق کر رہا تھا۔

آکشن والی لڑکی کہاں ہے ریان ڈی؟ تم مجھ سے پہلے وہاں پہنچ گئے تھے۔"" حنہ نے لہجے میں غصہ سموئے کہا۔ اگر ریان اس بار سیدھا جواب نہ دیتا تو حنہ نے جواب تیار رکھا تھا۔ اس نے زور سے اپنی مٹھی بھینچی۔

"وہ محفوظ ہے۔"

یہ تین لفظ سنتے حنہ کو سکھ کا سانس آیا۔

تمہیں بھی محفوظ رکھ سکتا ہوں۔ شادی کی ڈیٹ بتادو بس۔" جہاں حنہ" نے سکھ کا سانس لیا اور اس کا شکریہ ادا کرنا چاہا وہیں وہ اپنے الفاظوں کا گلا گھونٹتے اس خون آشام نظروں سے گھورنے لگی۔

بھاڑ میں جاؤ تم۔" ایک ایک لفظ چباتے ہوئے بولی۔ ریان کے لب مبہم" مسکرائے۔

ہیلمٹ پہنے ابھی بائیک سٹارٹ کی ہی تھی کہ پچھلی سیٹ سے ایک بولیٹ ٹکرائی۔ حنہ نے بروقت اپنا سر جھکایا۔ بیک وقت دونوں نے اپنی گنز نکالی۔

جتنی تیز ہو سکے بائیک بھگاؤ اور میری گاڑی کی دوسری سائیڈ پہ رہنا۔""

ریان اپنی گاڑی کی طرف بھاگتا ہوا چلایا۔ حنہ نے اس کے کہنے پہ عمل کیا۔

گاڑی بولیٹ پروف تھی تو حنہ کو کور مل گیا تھا۔

حنہ کا اندازہ ٹھیک تھا۔ کوئی اس کا پیچھا کر رہا تھا۔ ان کے پیچھے ہی ایک گاڑی تھی جہاں سے فائیرنگ شروع ہوئی۔

گاڑی کے سامنے آؤ۔" ریان نے حنہ کو اشارہ کیا۔ سر ہلاتے ہوئے بائیک کی سپیڈ تیز کرتی اس کی گاڑی کے سامنے آگئی۔

"ایسے ہی تو نہیں یہ اٹریکٹ کرتی مجھے۔۔" ریان نے اس کی پشت کو دیکھتے ستائش سے کہا۔ اس کے لہجے میں اپنی پسند کے لیے غرور تھا۔ ایک ماہر بائیکر کی طرح وہ زن سے بائیک بھگا رہی تھی۔ کہیں پہ وہ بھی ذرا سا گھبرائی نہیں تھی۔

گاڑی ابھی بھی ان کے پیچھے ہی تھی۔ پاس ہی ساحل سمندر کا ایریا تھا جہاں پہ حنہ نے اپنا بائیک کا رخ موڑ لیا تھا۔ ریان بھی اس کے پیچھے ہی ہوا۔ وہاں سے واپس حملہ کرنا ان کے لیے آسان ہوگا۔

ساحل کنارے جہاں ایک دور ریسٹورینٹ کی لائیٹس تھیں وہیں پہ حنہ نے اپنی بائیک روکی اور تیزی سے اترتے ہوئے گن کو دوسری طرف سے آتی ہوئی گاڑی پہ تانا۔

وہ گاڑی ابھی بھی سڑک والے رستے پہ تھی۔ صرف دو آدمی تھے۔

گاڑی کی کھڑکیاں کھلی تھیں تو پہلے ڈرائیور کا نشانہ لیا۔اس کے ڈھیر ہونے سے گاڑی بے قابو ہوئی تو اگلا بندہ بھی سامنے آیا۔

اگلے ہی لمحے وہ بھی ڈھیر ہوا۔حنہ ہلکا سا مسکرائی۔

ریان گاڑی روکے نکل چکا تھا اور اس کی طرف بڑھا۔

”تمہارے پیچھے کیوں تھے یہ لوگ؟“ ریان نے سنجیدگی سے پوچھا۔اس کا ہاتھ تھامنا چاہا جس پہ حنہ نے تیزی سے اپنا ہاتھ پیچھے لے جاتے گن کو ہولڈر میں رکھا۔

”تمہارے دشمن بھی ہو سکتے ہیں یہ۔“ وہ آنکھیں گھما کے بولی لیکن ریان مبہم سا مسکرایا۔

”میرے پیچھے ہوتے تو یہاں نہ آتے۔ان کا ٹاگیٹ تم تھیں۔“ ریان اس کی بائیک سے ٹیک لگائے کھڑا ہوا۔ تبھی حنہ کا موبائل بیپ کیا جس کو محسوس کرتے اس نے بیک پوکٹ سے نکالا۔ریان نے اس کو گہری نظروں سے دیکھنے ہونٹ گول کرتے ایک سیٹی بجائے۔

حنہ کو اس وقت وہ لوفر سا لگا تبھی اپنا رخ موڑے فون کا جواب دینے لگی۔

"تم میرے ساتھ جاؤ گی ابھی۔۔اکیلی کہیں نہیں جا رہی تم۔"ریان نے اس کو جانے کی تیاری پکڑتے دیکھ کہا۔

"مجھ سے تمہیں کچھ حاصل نہیں ہونے والا تو پیچھا چھوڑ دو میرا۔"ناگوار لہجے میں کہتی وہ وہاں سے جا چکی تھی۔جاتے ہوئے ریان نے حنہ کو تعاقب کار کی گاڑی کے پاس رکتے دیکھا۔

وہ دو منٹ کے لیے وہاں رکی ہو گی پھر تیزی سے بائک بھگائے لے گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح کے چار بج رہے تھے۔ڈاکٹر ابھی دامیر کے گھر پہ ہی موجود تھے کیونکہ علینا کو ابھی ہوش نہیں آیا تھا۔ڈاکٹر کے مطابق اس کے سر پہ چوٹ لگنے کی وجہ سے اس کا جلدی ہوش میں آنا مشکل تھا۔

دامیر کمرے میں ہی موجود تھا۔بیڈ کے بائیں سائیڈ پہ صوفہ موجود تھا جہاں دامیر ڈھیلے انداز میں نیم دراز تھا۔

میکس کو اس نے گیسٹ روم میں بھیج دیا تھا کیونکہ وہ بھی رات کے اس کے ساتھ جاگ رہے تھے۔

ریان نے اس کو لڑکی کے متعلق انفارم کر دیا تھا اور اب وہ یہیں واپس آ رہا تھا۔دامیر نے اپنا جیٹ ریڈی کروا دیا تھا کہ جیسے ہی ریان پہنچے گا وہ لوگ یہاں سے نکل جائیں گے۔

علینا کے ساتھ ساتھ حنہ پہ بھی حملہ ہو چکا تھا اب مزید وہ ان دونوں لڑکیوں کی جان کا رسک نہیں لے گا۔

دامیر نے اونگھتے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھا جب اس کی نظر علینا پہ گئی۔

کتنی نفرت کرتی تھی یہ لڑکی اس سے۔اگر کبھی موقع ملتا تو وہ اس کی نفرت کو چیلنج ضرور کرتا کہ ایک نا ایک دن وہ اس کو اپنا عادی بنا دیتا پھر چاہے جتنا مرضی اس سے نفرت کرتی پھرتی۔

تم سٹرانگ ہو تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔" دامیر اس کو نرم نگاہوں سے دیکھتے" بڑبڑایا۔

اٹھ کے اس کے قریب آیا جب علینا کی پلکوں میں جنبش محسوس کرتے چونکا۔

اس کے قریب بیٹھے اس کی ہارٹ بیٹ چیک کرنے لگا۔ تھوڑی تیز ہوئی تھی۔

علینا ہوش میں آرہی تھی۔ شکر تھا کہ وہ کومہ میں نہیں گئی تھی۔

علینا۔۔! "دامیر نے نرمی سے پکارا اور اس کے چہرے پہ ہاتھ رکھا۔ دامیر" کے دل نے بے ساختہ شکر کا کلمہ ادا کیا۔

وہ آنکھیں کھول رہی تھی، چہرے پہ تکلیف کے آثار تھے۔ اس نے اپنے بازو کو حرکت دی لیکن کراہ اٹھی۔ کندھے میں ٹھیس سی اٹھی۔

"علینا تم ٹھیک ہو؟"

مردانہ آواز پہ علینا نے اپنی آنکھیں کھولیں۔ سامنے انجان شخص کو دیکھتے اس کے ماتھے پہ بل واضح ہوئے۔ الجھی نگاہیں سمجھنے کی کوشش میں تھیں۔

”تم کون ہو؟“ علینا نے اپنے دھکتے کندھے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ دامیر نے آبرو اچکائے۔

”جس سے تم سب سے زیادہ محبت کرتی ہو۔“ دامیر نے طنزیہ انداز میں کہا لیکن علینا کی آنکھوں میں غیر شناسائی ابھری۔

”کون!“ اس نے اٹھنے کی کوشش کی۔

”اٹھو نہیں، تمہیں چوٹ آئی ہے کمر پہ درد ہو گا۔“ دامیر نے اس کے قریب ہوتے کہا، علینا اس کے ایسے قریب آنے پہ الجھی۔

”یہ کس کا کمرہ ہے؟“ علینا نے آہستہ آواز میں کہا کہ دامیر حیران نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

”میں دامیر ہوں۔ دامیر آر۔“ دامیر نے ٹھہرے لہجے میں کہا۔

میں تمہیں نہیں جانتی۔۔۔" وہ یاد کرنے کی کوشش کرتی ہوئی بولی۔ دامیر سرعت سے اٹھا اور ڈاکٹر کو بلانے گیا۔ ڈاکٹر نے اس کا بلڈ پریشر، ہارٹ ریٹ چیک کیا۔ سب نارمل تھا۔

"یہ مجھے پہچان نہیں رہی۔" دامیر نے ڈاکٹر کو سرد لہجے میں کہا۔

"انکل میکس کہاں ہیں اور میں یہاں کیسے آئی؟ ان کو بلا دیں۔ وہ میرے انکل ہیں۔" علینا ڈاکٹر اور دامیر کو پریشان نظروں سے دیکھتی ہوئی فوراً یاد آنے پہ بولی۔

"میکس کا یاد ہے لیکن میرا نہیں۔" دامیر سمجھ نہ پایا کہ اس کو کیسے بھول گئی تھی وہ۔

"ایسا ہوتا ہے سر، سر پہ چوٹ لگنے کی وجہ سے ان کا شارٹ ٹرم میمری لاس ہوا ہے فکر نہ کریں کچھ عرصے تک ان کو یاد آجائے گا۔" ڈاکٹر نے نرمی سے سمجھاتے ہوئے کہا۔ علینا نے بھی بغور ان کی بات سنی۔

علینا تمہیں آخری بات کیا یاد ہے ؟" دامیر نے اپنا رخ اس کی جانب کرتے "
کہا جس پہ علینا ایک پل کو ٹھہری۔
وہ سوچنے لگی کہ اگر سامنے کھڑے انسان کو اس کا نام یاد ہو گا تو ضرور وہ اس کو
جانتا بھی ہو گا تبھی آہستگی سے کہنا شروع کیا۔
میں سویٹزرلینڈ میں تھی اور فیاد نے اپنے آدمیوں کو میرے پیچھے لگایا تھا"
لیکن میں اب کہاں ہوں ؟" علینا نے سوچتے ہوئے بتایا۔ وہ پھر سے اٹھنے کی
کوشش کرنے لگی جبکہ دامیر فیاد کا نام سنتے چونکا نہیں تھا۔ اس کو معلوم تھا کہ
کچھ تو تھا جو علینا فیاد کے بارے میں جانتی تھی۔
تم ابھی گریس میں ہو ہمارے گھر۔ فکر کی بات نہیں انکل میکس بھی ادھر "
ہی ہیں۔ فیاد کو کیسے جانتی ہو ؟" دامیر نے اس کو حوصلہ دیتے ہوئے کہا اور
اس کے سامنے بیٹھتے نرمی سے پوچھا۔

سویٹزرلینڈ میں ملے تھے وہ مجھے پہلے سے جانتا تھا۔ کیا تم انکل میکس کو بلا سکتے ہو؟" علینا جھنجھلاہٹ کا شکار ہو رہی تھی۔ ابھی وہ مزید بات نہیں کرنا چاہتی تھی کیونکہ سر میں درد شروع ہو گیا تھا۔

دامیر نے ایک نظر ڈاکٹر کو دیکھا اور اس کے اشارہ کرنے پہ وہ اٹھ گیا تاکہ میکس کو بلا سکے۔

فیاد کا ضرور علینا سے تعلق تھا لیکن پہلے وہ کیوں انکاری تھی اس بات سے۔ میکس پہ اس کو غصہ سا آنے لگا۔ وہ چاہے جتنے بڑے ہوں اس سے لیکن اس کے کام میں ان کو اس سے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے تھا۔

دامیر میکس کو اندر لے آیا تو علینا آبدیدہ ہو گئی۔

دامیر نے ان کو وقت دیا اور خود کمرے سے باہر چلا آیا۔ ریان یہاں پہنچ گیا تھا۔ اب بس یہاں سے نکلنے کی تیاری کرنی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میں باہر گیٹ کے پاس ہوں۔اپنے کسی گارڈ کو بھیجیں۔" حنہ نے فون پہ" میکس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

سمندر سے کچھ فاصلے پہ بنا ہوا یہ خوبصورت ساولا جانے کس کا تھا جہاں انکل میکس نے اس کو بلایا تھا۔

تھوڑی دیر میں ہی اس کو ریان آتا ہوا دکھائی دیا۔چہرے پہ وہی سرد پن، بلیک کارگو سوٹ میں پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے اسی کی طرف آرہا تھا۔

آفکورس انکل ان کے پاس ہی ٹھہرے ہونگے۔" حنہ نے بے زاریت سے" ہوا میں ہاتھ اٹھاتے گرائے اور آنکھیں گھمائی۔ریان کے پہنچنے سے پہلے ہی وہ اس کی سائیڈ سے ہوتی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

حنہ نے جاتے ہی دامیر سے انکل میکس کا پوچھا جس پہ اس نے اپنے کمرے کی جانب اشارہ کیا۔

حنہ کے جاتے ہی ریان دامیر تک آیا۔

کل صبح اس کی چینخیں سننا تم۔“ ریان نے معنی خیز سے کہا جس پہ دامیر ”

نے گھورا۔

آفیشیلی میری ہونے جا رہی ہے۔“ ریان کے لب مسکائے تھے جبکہ دامیر ”

نفی میں سر ہلاتا رہ گیا۔

علینا کی میمری لاس ہوئی ہے، جہاں تک اس کو یاد ہے اس میں فیاد شامل ”

ہے۔ فیاد کی اس سے ملاقات سویٹزر لینڈ میں ہوئی تھی۔ ابھی میکس ساتھ

ہیں اس کے جیسے ہی باہر آتے ہیں میں ان سے پوچھتا ہوں۔“ دامیر نے

ریان کو اطلاع دی جس پہ وہ خود سوچنے لگا۔

علینا کو اپنے پاس رکھ لو!“ ریان نے جتنی سنجیدگی سے کہا دامیر نے اس کو ”

سرد نگاہوں سے گھورا۔

“کیا مطلب ہے اس بات کا؟”

علینا کو اپنے پاس رکھ لو ایسے تم اس کی حفاظت کر پاؤ گے آسانی سے۔“ ”

ریان نے کندھے اچکائے۔

وہ مجھے پہچان بھی نہیں رہی تو ساتھ رہنے کو راضی کیسے ہو گی؟" دامیر نے
ریان کو دیکھتے پوچھا، ریان نے بنا اس کو دیکھے کندھے اچکائے۔ پہلے تو وہ کیپر
کے طور پہ اس کے ساتھ رہ رہا تھا لیکن اب دامیر اس کے لیے انجان تھا۔
ایسے میں وہ اس کے ساتھ اکیلے جانے کو راضی نہیں ہو گی۔

"بوائے فرینڈ بن جاؤ۔۔ اس سے کہو کہ تم اس کے بوائے فرینڈ ہو اور وہ
تمہارے ساتھ رہتی تھی۔" ریان نے آنکھ دبائے اپنے خالص مشورے سے
نوازہ۔ دامیر کچھ پل سوچ میں پڑ گیا۔

"میں اس کو بوائے فرینڈ کہوں گا اور وہ مان جائے گی۔" دامیر کہتے ہلکا سا
ہنسا۔ اس کو یہ مزاق ہی لگا تھا۔

"ٹرائی کر لو۔" ریان نے لاپرواہی سے کہا تبھی میکس کمرے سے باہر آئے
اور ان کے ساتھ ہی حنہ بھی۔ کمرے کا دروازہ بند کرتی حنہ میکس کی سائیڈ پہ
کھڑی ہو گئی۔

علینا سویٹزرلینڈ کب گئی تھی؟'' دامیر نے بنا تمہید کے سوال پوچھا۔ میکس'' نے ایک نظر حنہ کو دیکھا جس پہ وہ انجان بنتی کندھے اچکا گئی کہ یہ آپ کا خود کا معاملہ ہے۔

''تین سال پہلے گئی تھی۔''

تین سال پہلے مطلب وہ اپنی تین سال کی یاداشت گنوا بیٹھی ہے، اکیڈمی'' کے بارے میں اس کو کچھ معلوم نہیں ہو گا پھر تو۔'' دامیر نے اندازہ لگایا۔

میکس نے اثبات میں سر ہلایا۔

تین سال پہلے وہ ایک معصوم عام انسان تھی جو اس کالی دنیا سے بے خبر'' تھی۔'' میکس کے لہجے میں دکھ تھا کہ اب علینا نے خود کو کہاں پھنسا لیا تھا۔

اور پچھلے تین سالوں سے وہ فیاد کو جانتی تھی لیکن جب میں نے آپ'' دونوں نے پوچھا آپ دونوں نے انکار کیا۔ کیوں؟'' دامیر نے اب کی بار اپنا غصہ ضبط کرتے سرد لہجے میں پوچھا۔ حنہ نے ایک گہرا سانس بھرا جیسے یہاں گھٹن ہو رہی ہو۔ اس نے دامیر کو دیکھنے سے پرہیز کیا۔

علینا واقعی کچھ نہیں جانتی تھی۔''میکس کے جواب پہ دامیر الجھا۔
''کیا مطلب ہے آپ کا اس بات سے۔ابھی میرے سامنے اس نے فیاد کا زکر کیا ہے۔''دامیر دانت پیستے ہوئے بولا اور جبڑے بھینچ لیے۔
''فیاد سے وہ ملی ضرور تھی۔تب وہ بہت بری طرح ڈر گئی تھی اور ڈپریسڈ رہنے لگی تھی تو مجھے اس کو سائیکیٹرسٹ کے پاس لے جانا پڑا اور اس کا ٹریٹمنٹ کروانا پڑا۔اسی وجہ سے وہ اس واقعے کو پوری طرح بھول چکی تھی۔''میکس نے ایک گہرا سانس لیا۔
حنہ اب مزید یہاں ان کے پاس ٹھہرنا نہیں چاہتی تھی تبھی وہ لیونگ روم میں آگئی اور صوفے پہ بیٹھ گئی۔ریان ویسے ہی دامیر کی سائیڈ پہ کھڑا تھا۔
''فیاد نے اس کو کڈنیپ کرنا چاہا تھا،علینا بھاگ نکلی تھی وہاں سے۔۔تب وہ ہماری دنیا کی کسی چیز سے واقف نہیں تھی۔وہ واقعہ تو وہ بھول گئی لیکن اس کو اکیڈمی میں جانے کا شوق پتا نہیں کہاں سے لگ گیا اور دیکھو وہ پھر سے وہیں

آر کی ہے۔''میکس نے دکھ و تاسف سے بتایا۔دامیر خاموش ہو گیا کیونکہ میکس واقعی تکلیف میں لگ رہا تھا۔

لیکن فیاد کو علینا سے کیا مطلب ہے؟''دامیر کے بجائے ریان نے سوال کیا۔

مجھے فیاد کا خود معلوم نہیں کیونکہ کبھی اس کا اتنا نام نہیں سنا تھا وہ شاید نیا آیا تھا مافیا میں اور اس کا علینا سے کیا تعلق وہ بھی نہیں جانتا میں۔ تبھی میں نے علینا کو اس سب سے دور رکھا ہوا تھا لیکن اب لگتا ہے کہ فیاد کو دوبارہ معلوم ہو گیا ہے علینا کے بارے میں۔''میکس نے مزید کہا تو دامیر نے سمجھتے سر ہلایا۔

وہ صرف علینا کو ہی نہیں حنہ کو بھی مارنا چاہتا ہے اب اس کی کہانی تو علینا ہی جانتی ہو گی۔ کیا پہلے کبھی علینا نے فیاد کے بارے میں کچھ بتایا تھا؟''دامیر نے سینے پہ بازو باندھتے سوچتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں علینا تب بہت خوفزدہ تھی۔ کچھ بھی نہیں بتاتی تھی تبھی ڈاکٹر کے پاس لے جانا پڑا۔ اس کو مستقل اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا تھا۔ اسی لیے اس کا ملک شہر سب بدلنا پڑا۔" میکس کی بات پہ دامیر نے ایک نظر ریان کو دیکھا۔

"حنہ کو مارنے کا کانٹریکٹ انڈیا سے آیا تھا۔" دامیر نے ریان کو بتایا تو وہ حیرت سے دیکھنے لگا۔

"حنہ کا کانٹریکٹ۔ کس بارے میں؟" میکس نے پریشانی سے پوچھا۔

حنہ کو اسا سن کرنے کے کانٹریکٹ سے وہ لاعلم تھے۔

"شادی مبارک کانٹریکٹ تو ہمیں نہیں ملتے، ظاہر ہے مارنے کا تھا۔ ریجیکٹ کر دیا تھا میں نے لیکن تبھی آکشن ہال میں اس پہ حملہ ہوا تھا اور بیک وقت علینا پہ بھی۔" ریان نے سنجیدگی سے بتایا۔

یہ وقت ہنسنے کا نہیں تھا ورنہ ریان کی بات پہ دامیر دل کھول کے ہنستا۔

"میں نے آپ سے کچھ کہا تھا۔" ریان اچانک یاد آنے پہ بولا۔

"تو حنہ اور چاہتا لینا نہیں رسک کا اب زندگی کی ان میں۔ ہے منظور مجھے

میری سنتی بھی نہیں۔" میکس نے بنا دیر کئے ریان کو مثبت جواب دیا جس پہ

اس کے لب مسکرا اٹھے۔

"بہت بد تمیز بھتیجی ہے آپ کی۔" ریان نے تائید کرتے ہوئے کہا۔

اس نے شادی کی بات کی تھی وہ حنہ کے ساتھ اس کے ڈائمنڈ بزنس میں

ہیلپ بھی کرے گا۔ میکس نے جب حنہ کو مارنے کا سنا تو بنا مزید سوچے

انہوں نے حامی بھر لی تھی۔ جب سب کو یہ علم ہو گا کہ حنہ اب ریان ڈی کے

ساتھ جڑ چکی ہے تو کوئی بھی اس کی طرف قدم نہیں بڑھانے والا تھا۔

"آپ نے سوچ لیا ہے نا کیونکہ اب اس بات سے آپ پھر نہیں سکتے اور اپنی

بات سے پھرے تو انجام بھی معلوم ہے۔" ریان نے ان کو جتانا چاہا جس پہ

میکس ہنس دیئے۔ ایک طرح سے وہ ان کو دھمکی دے رہا تھا۔

"میں اپنی بات کا پکا ہوں میری طرف سے تم شادی کی تیاری کرو۔" میکس اٹل لہجے میں بولے کہ ریان نے اپنی گرے آنکھوں سے لیونگ روم میں بیٹھی حنہ کو دیکھا۔

"آپ نے علینا کو میرے بارے میں کیا بتایا؟" دامیر نے ایک دم چونکتے ہوئے پوچھا جس پہ وہ نفی میں سر ہلانے لگے۔

"اس نے کچھ نہیں پوچھا۔ وہ بس اپنی طبیعت کو لیے اموشنل ہو رہی تھی۔" میکس کے الفاظ سنتے دامیر مسکرایا اور دروازہ کھولے اندر بڑھا۔

"کیسا فیل کر رہی ہو؟" دامیر کے ساتھ میکس اور ریان کو اندر آتے دیکھ علینا ہلکا سا اٹھی۔

"تم کون ہو؟" علینا نے جواب دینے کے بجائے سوال کیا۔ انکل میکس سے اس کے بارے میں پوچھنا یاد ہی نہیں رہا تھا۔

"میں دامیر ہوں تمہارا ہزبینڈ۔ تمہیں میں یاد نہیں؟" دامیر کی بات پہ جہاں علینا حیران ہوئی وہیں ریان کا منہ کھل گیا جبکہ میکس شاک کی حالت میں اس کو دیکھنے لگے۔

"میں نے بوائے فرینڈ کا کہا تھا یہ تو شوہر بن گیا ہے۔ مجھ سے آگے کا سوچ کے بیٹھا تھا۔" ریان نے میکس کے قریب ہوتے سرگوشی کی۔

"ہزبینڈ! مجھے ایسا کچھ بھی نہیں یاد۔" علینا نے ناسمجھی سے میکس کو دیکھا۔

دامیر نے بھی اپنا رخ ان کی طرف کیا اور اشارہ کیا جس پہ میکس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"کچھ مہینے پہلے کی بات ہے لیکن کوئی بات نہیں میں تمہیں یاد دلا دوں گا آہستہ آہستہ۔" دامیر نے اپنے لہجے میں پیار سموئے کہا اور اس کے بکھرے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسا۔

ریان اس کی آسکر وننگ ایکٹنگ پہ اش اش کر اٹھا اور اپنی مسکراہٹ دبانے لگا۔

شاید، مجھے ابھی کچھ بھی یاد نہیں ہے۔" علینا مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی اور دامیر کے ہاتھ سے اپنا چہرہ دور کیا۔

"کیا ہمیں اکیلے میں تھوڑا وقت مل سکتا ہے؟" دامیر نے پیچھے گردن کرتے سنجیدگی سے کہا تو ریان فوراً ایکٹو ہوا۔

"ہاں ہاں ضرور، چلیں انکل ہزبینڈ وائف کو پرائیوسی چاہئے۔" ریان میکس کو بازو سے تھامے کمرے سے باہر آیا۔

دامیر نے اپنا چہرہ علینا کی طرف کرتے مسکرا کے اس کو دیکھا۔

"کچھ چاہیے ابھی؟" دامیر نے اتنے پیار بھرے انداز میں کہا کہ پچھلے سارے سالوں کا پیار جیسے اسی ایک جملے میں آتے کسر پوری کر دی ہو۔

علینا نے نفی میں سر ہلایا۔

"ہم کہاں ہیں؟"

ہم اس وقت گریس آئے ہیں وکیشن پہ لیکن آج ہی واپس جا رہے ہیں" روس۔ وہاں تمہارا ٹریٹمنٹ ہو گا۔ ٹھیک ہے۔" دامیر نے اس کا ہاتھ تھام کے کہا۔

علینا کو اس کے ہاتھ پکڑنے سے کوئی عجیب سا محسوس نہ ہوا تھا تو مزاحمت نہ کی۔

ہم روس رہتے ہیں؟" علینا نے حیران ہوتے پوچھا۔"

یہ ہمارا ہنی مون تھا۔" دامیر کی اگلی بات پہ علینا سے زیادہ دامیر کو خود بہت" عجیب لگا۔

وہ اس کو ابھی یقین دلانا چاہتا تھا کہ وہ ایک ہیپی کپل تھا تا کہ جب وہ نارمل ہو جائے تو اس سے فیاد کے بارے میں پوچھ سکے۔ علینا نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے آزاد کیا۔

معلوم نہیں!" وہ ہلکا سا ہنسی۔"

یقین نہیں آ رہا ہے میں نے اتنی جلدی شادی کر لی تھی۔" علینا کنفیوز سی "
ہنسی ہنستے ہوئے بولی۔

اس میں نہ یقین کرنے والی کون سی بات ہے۔ ہم ایک دوسرے کو بہت "
پیار کرتے رہے ہیں۔" دامیر کی اگلی بات پہ علینا کے چہرے پہ سرخی چھانے
لگی کیونکہ وہ اس کو والہانہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ دامیر نے آگے بڑھتے
شوخ سی جسارت کرنا چاہی لیکن علینا نے بروقت چہرہ پھیر لیا۔

میں آرام کرنا چاہتی ہوں۔" وہ مدھم لہجے میں بولی تو دامیر خود اٹھ کھڑا ہوا "
اور اپنی جلد بازی پہ خود کو کوسا۔

دو گھنٹوں میں فلائٹ ہے ہماری۔ تب تک آرام کرو۔" دامیر مسکرا کے "
کہتا ہوا کمرے سے باہر چلا آیا۔

اگر وہ اتنے یقین سے کہہ رہا تھا کہ اس کا شوہر ہے وہ بھی انکل میکس کے
سامنے تو ہو سکتا تھا کہ یہ سچ ہو لیکن ابھی وہ ہوش میں آئی تھی۔ پچھلے تین
سال کی باتیں وہ بھول چکی تھی۔ جانے دامیر اس کی زندگی میں کیسے آیا اور ان

میں کتنی انسیت رہی تھی لیکن وہ فوراً ہی اس کو قریب نہیں کرنا چاہتی تھی ابھی۔ خود بھی اس بات کا ابھی یقین کرنا چاہتی تھی کہ اس کی بیوی تھی۔

"میں اتنی جلدی کسی سے شادی کیسے کر سکتی ہوں؟" اس نے خود سے سوال کیا اور اپنا ہاتھ آگے کیا۔ وہاں کوئی رنگ نہیں تھی۔

"شاید اتار دی ہو اس نے خود۔" اس نے کہا اور ٹیک لگا کے نیم دراز ہو گئی۔ شادی والی بات ہضم کرنا مشکل تھی اس کے لیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تم نے علینا کو اپنا ہزبینڈ ہونا کیوں بتایا؟" انکل میکس نے اس کے باہر آتے اس سے غصے سے سرخ ہوتے پوچھا۔

"تو کیا کہتا کہ میں تمہارا کیپر ہوں جو تمہارا گارڈ بن کے مافیا کے لوگوں سے حفاظت کرتا ہے۔" دامیر الٹا طنزیہ انداز میں بولا کہ وہ میکس نے کالی گہری نگاہوں سے اس کو گھورا۔

وہ فیاد کے بارے میں جانتی ہے مجھے اس کو اعتماد میں لے کے فیاد تک پہنچنا"
ہے۔جب تک اس کی یاداشت واپس نہیں آتی ہمیں اس موقع سے فائدہ
اٹھانا چاہیے کیونکہ فیاد کے بارے میں نہ آپ جانتے ہیں اور نہ ہی حنہ۔"
دامیر نے ریان کے سامنے بیٹھتے اپنی بات کی وضاحت کی۔اس کی بات سنتے
انکل میکس تو خاموش ہو گئے جبکہ ریان اس کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھنے
لگا۔

"میرے لیے تو یہ ناقابل قبول ہو گا کہ تم لوگ ایک لڑکی کا فائدہ اٹھاؤ
گے۔"حنہ نے اس کی بات پہ اعتراض اٹھایا۔دامیر نے خشمگیں نگاہوں
سے دیکھا۔

"میں اس کا فائدہ نہیں، حالات کا فائدہ اٹھا رہا ہوں۔"دامیر نے ایک ایک
لفظ چبا کے ناگوار لہجے میں کہا۔

"ایک ہی بات ہے۔"حنہ اس کی بات کا اثر لیے بغیر لاپرواہی سے بولی۔

تم اس کو اپنا دوست بھی بتا سکتے تھے۔ شوہر بتانا ضروری تھا۔" میکس نے تھوڑی دیر بعد پھر کہا۔

"کیا وہ دوست کے ساتھ اس کے گھر میں رہنے پہ راضی ہو جاتی۔۔ دوست کہتا تب بھی وہ آپ کے ساتھ جانے کی ضد کرتی اس طرح میں اس کو پروٹیکٹ نہ کر پاتا۔" دامیر نے میکس کی آنکھوں میں دیکھتے جتا کے کہا۔

"تمہارے خیال میں علینا کا ایک نکلی شوہر کے ساتھ ایک کمرے میں رہنا مجھے مطمئن کر دے گا؟" میکس نے آنے والے غصے پہ بنا قابو پاتے کہا۔ یہ بات دامیر نے بھی نہیں سوچی تھی۔ خود بھی وہ تذبذب کا شکار ہوا۔

"شادی کروا دیتے ہیں دونوں کی۔ علینا کو بھی یقین ہو جائے گا کہ دامیر اس کا ہزبینڈ ہے۔" ریان نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگاتے اپنی نگاہیں حنہ پہ رکھتے مشورے سے نوازہ۔ میکس اور دامیر نے ایک دوسرے کو بیک وقت دیکھا۔

یہ مشورہ قابل غور تھا لیکن ریان جانتا تھا دامیر جلدی راضی نہیں ہو گا۔

اس بارے میں سوچا جا سکتا ہے۔" انکل میکس کو یہ موزوں لگا۔ جیسے ان کے کندھوں سے تھوڑا بوجھ ہلکا ہوا ہو۔

"دامیر اس طرح علینا کے ساتھ ہر وقت رہ سکتا ہے اور میں حنہ کے ساتھ۔۔" ریان اب گہرا سانس بھرتے سکون بھرے لہجے میں بولا۔ ان کی بحث کے دوران اپنا نام سنتے حنہ نے اچھنبے سے انکل میکس کو دیکھا۔

"مجھے ضرورت نہیں تمہاری۔۔۔" ہمیشہ کی طرح حنہ نے ایک ایک لفظ غصے سے چباتے ہوئے کہا۔

☆☆☆☆☆☆☆

پلین میں آرامدہ پوزیشن میں اپنی چیئر کو سیٹ کیے آنکھیں موندیں ہوئے تھی۔ اس سے اٹھا نہیں جا رہا تھا لیکن ٹیک آف کی وجہ سے آنا پڑا۔ ایک بار

انکل میکس کو کہا بھی کہ رک جاتے ہیں لیکن وہ بھی نہیں مانے تھے، دامیر اس کے سامنے ہی سیٹ پہ بیٹھا اپنے لیپ ٹاپ پہ کچھ کام کر رہا تھا۔

حنہ پچھلے کیبن میں جا کے آرام کر رہی تھی جبکہ اپنی بائیں جانب بیٹھے شخص کی نگاہوں سے وہ بار بار تذبذب کا شکار ہو رہی تھی جو جانے اس کو کن نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

اس کی ابھی ہی آنکھ کھلی تھی تبھی طبیعت میں چڑچڑا پن عود آیا تھا، ابھی انکل میکس ساتھ نہیں تھے۔ علینا نے ایک بار پھر اپنی بائیں جانب دیکھا جہاں ریان اس پہ وقفے وقفے سے نظر ڈال رہا تھا۔

جب سے وہ ہوش میں آئی تھی ریان سے ایک بار بھی بات نہیں ہوئی تھی لیکن اس کے دیکھنے سے ہی اس کو وحشت سی ہونے لگی۔ اس کی نگاہوں کا سرد پن جیسے مزید گہرا ہو رہا تھا، آنکھوں میں چمک ایسی تھی جیسے ابھی اس پہ حملہ کر دے گا، بلونڈ بالوں کو بکھیرا ہوا تھا۔

علینا نے اپنا دھیان اس سے ہٹانا چاہا اور دامیر کو دیکھا جو مسلسل اپنے کام میں مصروف تھا شاید اس نے علینا کے اٹھنے کا بھی نوٹس نہیں لیا تھا۔ ریان کی بانسبت اس کی آنکھوں کا اور بالوں کا رنگ بھورا تھا۔ دونوں بھائی تھے یا دوست اس کو معلوم نہیں تھا۔

دفعتاً علینا ہلکا سا کھانسی تو دامیر چونک کے اس کی جانب متوجہ ہوا، اس کو اٹھا دیکھ سرعت سے اس کے پاس آیا اور طبیعت پوچھنے لگا۔

"ہمارے ساتھ جو لڑکی ہے وہ کون ہے؟" اپنی حالت کا بتاتے علینا نے حنہ کے بارے میں پوچھا کہ دامیر کے ساتھ ساتھ ریان بھی چونک اٹھے کہ اس کو حنہ کے بارے میں علم ہی نہیں تھا۔

"میری فیانسی۔۔!" جواب دامیر کے بجائے ریان نے دیا تو علینا خاموش رہی۔ حنہ کا اس سے جو بھی رشتہ تھا وہ حنہ یا انکل سے ہی پتا چلتا تو بہتر تھا۔

"Love تمہیں کچھ چاہیئے۔" دامیر نے اس کے چہرے پہ ہاتھ رکھتے پیار سے کہا جس پہ علینا نے مسکرانے کی سعی کرتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

نہیں میں ٹھیک ہوں بس سر میں درد ہو رہا ہے۔" اس کے ہاتھ سے "
نا محسوس انداز میں پیچھے ہوتے بولی تو دامیر نے خود ہی ہاتھ کھینچ لیا۔

تم سونے کی کوشش کرو، ہم بس پہنچنے والے ہیں۔" وہ نرمی سے بولا جانتا"
تھا کہ ابھی وہ تکلیف میں تھی اور اتنی جلدی سفر کرنے کی اجازت بھی نہ تھی
لیکن گریس سے فوری نکلنا بھی ایک مجبوری تھی۔ وہ بیڈ سیٹ پہ موجود تھی،
آرام سے وہ نیم دراز ہو سکتی تھی۔

اس کی کمر کے ساتھ ساتھ کندھے میں شدید درد کی ٹھیس اٹھنا شروع ہو چکی
تھیں۔ مسلسل بیٹھے رہنے والے انداز کی وجہ سے اس کے پاؤں میں سوزش
بھی واضح ہونے لگی۔

پلین لینڈ ہوتے ہی حنہ اپنے کیبن سے باہر آئی جب دامیر کو علینا کو اٹھانے کی
کوشش کرتے دیکھا۔ حنہ نے ایک اچٹی نگاہ ریان پہ ڈالی پہ پھر دامیر پہ۔
میں اس کو لے آؤں گی۔۔۔" علینا درد میں تھی اور ابھی بس وہ کسی نرم "
جگہ پہ جانا چاہتی تھی تبھی دامیر کے بڑھتے ہاتھ کو جھٹک نہ سکی لیکن حنہ کی

آواز پہ جہاں علینا بذات خود چونکی وہیں دامیر نے ناگوار نگاہوں سے اس کو دیکھا۔

میں اپنا کام کر سکتا ہوں۔" دامیر نے جتاتے ہوئے یہ الفاظ ادا کیے کہ حنہ" نے دائیاں آبرو ستائشی انداز میں اوپر کیا

دامیر اب بہت احتیاط سے علینا کو اپنے بازوؤں میں اٹھا رہا تھا۔ پلین کے زینے اترتے ہی سامنے گاڑی کھڑی تھی، دامیر نے اس کو احتیاط سے پچھلی سیٹ کی طرف نیم دراز کیا اور خود بھی ساتھ بیٹھ گیا۔

حنہ ناچاہتے ہوئے بھی ان لوگوں کے ساتھ بندھی بیٹھی تھی اور اکتاہٹ بھرے انداز میں فرنٹ سیٹ پہ بیٹھی۔

ریان گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا یہاں سے پانچ منٹ کا رستہ ہی تھا تو علینا کو زیادہ مشکل نہیں ہوئی تھی لیکن اس وقت وہ خود کو بے بس محسوس کر پا رہی تھی جس کے پاس کوئی اور چارہ نہیں تھا۔

گھر پہنچتے ہی بس آرام کرنا ہے تمہیں، بس تھوڑا سا صبر کر لو۔" علینا کے چہرے پہ تکلیف کے آثار دیکھتے ہوئے دامیر نے اس کو پیار بھرے لہجے میں کہا کہ ریان نے بیک ویو مرر سے اس کا عکس دیکھتے لبوں پہ معنی خیز مسکراہٹ اچھالی۔

مین گیٹ تک پہنچتے ہی ڈریک ایک وہیل چیئر کو گھسیٹتا ہوا آیا کیونکہ اس کو اطلاع مل چکی تھی سارے واقعے کی اور یہ بھی معلوم تھا کہ اب علینا دامیر کی بیوی ہے اور ایسا ظاہر کرنا بھی مجبوری تھا۔

ڈریک نے علینا کا حال احوال پوچھا۔ حنہ نے بنا کسی کی پرواہ کیے خود ہی علینا کو سہارہ دیتے اس کو چیئر پہ بٹھایا۔

"کوشش کرو کہ دوسروں پہ بوجھ کم ہی بن پاؤ۔" حنہ اس کے ساتھ چلتی ہوئی بولی۔ وہ اس پہ طنز کر رہی تھی یا ترس کھا رہی تھی علینا ٹھیک سے سمجھی نہیں تھی۔ لیکن اس کا انداز عام سا تھا۔ آدھے سے زیادہ وزن علینا نے حنہ پہ ہی چھوڑا تھا البتہ دوسری طرف دامیر بھی ساتھ تھا۔

اس کی بات دامیر کے سماعت تک پہنچی تھی اور ایک ناگوار لکیر اس کے ماتھے پہ پڑی۔

انکل کہاں ہیں؟" یہاں صرف چند نفوس کو دیکھتے ہوئے اس نے انکل" میکس کا پوچھا۔

وہ اپنی ایک میٹنگ سے فری ہو کے یہاں شام تک پہنچ جائیں گے۔" دامیر" نے نرمی سے اس کی بات کا جواب دیا۔ ریان دامیر کو اشارہ کرتے ہوئے اپنے روم میں فریش ہونے چلا گیا اور یہاں حنہ نے اس کو سلگتی نگاہوں سے دیکھا ویسے تو اس کے پیچھے مر رہا تھا اور یہاں اس سے بے نیاز گھوم رہا تھا۔

ابھی علینا کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کس سے وہ کیا بات کرے تبھی تذبذب کا شکار ہوتے بس اطراف میں نظریں دوڑاتی رہی۔

کچھ چاہیے!" دامیر جتنی لہجے میں نرمی گھول سکتا تھا اتنی نرمی سے پوچھا۔"

حنہ ستائشی انداز میں دامیر کو دیکھے گئی۔

علینا نے نفی میں سر ہلایا۔

مجھے روم میں جانا ہے۔" جب اس کو درد کا احساس ہوا تو دامیر سے بولی۔ "

دامیر سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

ہاں آؤ کمرے میں چھوڑ آؤں، تمہارا لگیج بھی میں نے کمرے میں بجھوا دیا"
ہے۔" دامیر نے اپنے کف فولڈ کرتے علینا کے بازو کو نرمی سے اپنی گرفت
میں لیا۔ حنہ خاموشی سے اس نئے پیار بھرے کپل کو دیکھ رہی تھی۔

کس کے روم میں ؟" علینا نے پہلے حنہ کو پھر دامیر کو کنفیوز ہوتے دیکھا۔ "

یہاں اب حنہ کو محسوس ہوا کہ ان کو آپس میں اس بارے میں کھل کے بات
کرنی چاہئے تھی تبھی وہ خود بھی فریش ہونے کا کہہ کے اٹھ گئی۔

ہمارے اپنے کمرے میں۔۔ آؤ۔" دامیر کے جواب پہ علینا ایک پل کو"
ساکت ہوئی۔

آہ، نہیں مجھے وہاں نہیں رہنا۔ میں ابھی تھوڑا وقت اکیلے رہنا چاہتی "
ہوں۔" علینا کو سمجھ نہ آئی کہ وہ اپنی بات کیسے کہے۔

تو ہم تمہیں ڈسٹرب نہیں کریں گے، تم سکون سے رہنا۔" دامیر نے بنا سمجھے اس کی بات کا جواب دیا۔ دامیر الجھ کے اس کے قریب بیٹھا رہا جبکہ علینا جھلا اٹھی۔

نہیں تم سمجھ نہیں رہے۔ میں۔۔۔ میں اس سب کو قبول نہیں کر پا رہی۔" شادی گھر، ایک ساتھ رہنا۔۔ مطلب اتنی جلدی شادی ہو گئی میری۔ مجھے کچھ یاد نہیں۔ تم سے جڑی کوئی بات یاد نہیں تو میں ابھی تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی۔ میرا دل ماننے کو تیار نہیں ابھی۔ مجھے وقت چاہیے اس سب کو قبول کرنے میں۔ تو میں چاہتی ہوں کہ سب کے ساتھ گھل مل جاؤں ایک بانڈنگ بن جائے ایک دوسرے کو جاننے کا موقع دیں ہم اور۔۔۔ اس سب کو وقت لگے گا۔" علینا نے جھجھکتے ہوئے کچھ جز بز ہوتے اپنی بات کہی جس پہ دامیر کچھ پل خاموش رہا۔ اس کے ایسے خاموش ہونے پہ علینا خوف سے دیکھنے لگی کیونکہ اس کے چہرے پہ کوئی تاثر نہیں تھا۔

میں سمجھ سکتا ہوں تمہارے لیے یہ سب ایک نئی شروعات ہے۔۔ ٹھیک" ہے جیسا تم چاہو۔" دامیر نے بروقت عجلت دکھانے کے بجائے اس کی بات پہ رضامندی ظاہر کی کہ کہیں وہ اس رشتے کو لے کے شک میں نہ چلی جائے۔

ایک پرسکون مسکراہٹ نے علینا کے لبوں کو چھوا جس کو دامیر نے بغور دیکھا۔اس کا ہونٹ کا ایک کنارہ پھٹا تھا اور دائیں جانب رخسار پہ نیل بنا تھا۔ لیکن اس کی مسکراہٹ نے اس چہرے کو مزید حسین بنایا تھا۔دامیر کی آنکھوں کی چمک بدلی تو احساس ہوتے ہی اس نے گلا کھنکھالتے ہوئے علینا کو سہارہ دیا۔

تم ہمارے بیڈروم کے ساتھ والے کمرے میں رہ سکتی ہو میں تمہارا سامان" وہاں سیٹ کروادیتا ہوں پچھ۔۔" دامیر نے اس کا سارا وزن خود پہ لیا اور کمرے کی جانب بڑھا۔اس کو وہ بازوؤں میں نہیں اٹھا سکتا تھا کیونکہ اس کی پسلی میں تکلیف اٹھ جاتی۔۔

کمرہ دوسرے کمروں جتنا ہی کشادہ تھا۔ دامیر نے اس کو بیڈ پہ لیٹنے میں مدد دی اور نرمی سے اس کے نیل زدہ رخسار کو چھوا۔۔ علینا ایک پل کو گھبرا گئی پھر سنبھل کے مسکرانے کی سعی کی۔

ریسٹ کرو، کسی چیز کی بھی ضرورت ہوئی تو یہ پریس کر دینا اوکے۔" نرم" لہجہ رکھے دامیر نے سائیڈ ٹیبل پہ پڑے ایک بزر کی جانب اشارہ کیا۔

علینا کے سر ہلانے پہ دامیر کمرے کی لائٹ مدھم کرتا ہوا باہر نکل آیا۔ جب وہ لاؤنج ایریا میں آیا تو ریان پہلے سے موجود تھا، ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں فریش سا۔

دوسرے روم میں!" ریان نے آبرو اچکاتے پوچھا۔"

ہاں! وہ اس سب کو پراسس کرنے میں وقت چاہتی ہے۔ مینٹلی سٹیبل ہو" جائے پھر ایک روم شئیر کریں گے ہم۔" دامیر نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا۔

بنا شادی کے۔۔۔؟" ریان نے مسئلہ اٹھایا جس پہ دامیر خاموش ہوا۔ اگر ان کو ایک ساتھ رہنا تھا اور علینا کو شادی کا یقین بھی دلانا تھا تو وہ ایک کپل ہونے کے بنا کیسے کر سکتا تھا۔ وہ اس کے ساتھ اکیلے روم میں، انکل میکس اس بات پہ کبھی راضی نہ ہوتے کہ ان کی بھتیجی کسی کے ساتھ بنا کسی رشتے کے اس کے بیڈ پہ ہوتی۔

"علینا کو تو ابھی یقین نہیں ہے اپنی شادی کا تو کیوں نا ایک ویڈینگ ریسیپشن رکھا جائے۔ شادی! علینا اور انکل بھی مطمئن ہو جائیں گے اور وہ اس گھر میں ہمارے ساتھ رہ بھی سکے گی۔" دامیر نے تیزی سے سوچتے ایک حل نکالا جو قابل غور تھا۔

"اور یہ ایک کانٹریکٹ کے طور پہ ہو گی یا تم اس شادی کو نبھاؤ گے۔۔؟" ریان نے معنی خیز مسکراہٹ لیے دامیر سے پوچھا جس کی آنکھوں میں چمک ابھری۔

"تمہیں کیا لگتا ہے؟" دامیر نے شاطر مسکان لیے اس کو دیکھا۔

نفرت کو محبت میں بدلنے کا موقع اس سے اچھا نہیں ملے گا مجھے۔۔"

پرنس اپنی یاداشت کی وجہ سے ساری زندگی میرے ساتھ گزارنے والی

ہے۔" دامیر نے ہنوز اسی مسکراہٹ سے کہا تو ریان ہلکا سا ہنس دیا۔

بہت جلدی سوچ لیا ہے۔۔" ریان نے سراہنا ضروری سمجھا کیونکہ وہ"

شادی کیا عورت کے نام سے دور رہنے والا تھا کہ اُس وجہ سے ریان سے

غفلت نہ برت لے لیکن اس نے اب اپنی زندگی کا بھی فیصلہ لیا تھا تو ریان

خوش تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام میں انکل میکس کے آنے پہ دامیر نے اپنی بات کہی۔انکل میکس نے

باری باری تینوں کے چہرے دیکھے۔

بیٹر دین فیک میرج۔" (جھوٹی شادی کے ناٹک سے تو اچھا ہی ہے)"

حنہ تھوڑا مطمئن نظر آئی تو اس نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا کہ وہ بھی علینا

کے بنا کسی رشتے کے دامیر کے ساتھ رہنے پہ راضی نہ ہوتی۔

علینا کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟" وہ نیم رضا مند تھے۔"

"میرے اس فیصلے کا علم نہیں اس کو لیکن وہ وقت چاہتی ہے سب قبول کرنے کے لیے، گیسٹ روم میں رہے گی۔ میں نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اس کے لیے یہ ٹھیک بھی رہے گا۔" دامیر نے سنجیدگی سے کہا تو وہ سر ہلا گئے۔

"اس بارے میں خود بات کروں گا میں علینا سے۔۔ حنہ تم اس کو کنفرٹ کرنے کی کوشش کرو تا کہ وہ اکیلی محسوس نہ کرے۔" انکل میکس بولے تو سب نے تائیدی انداز میں سر ہلایا کیونکہ علینا کے لیے اس وقت سب سے زیادہ بھروسے مند انکل میکس ہی تھے جن کو وہ پہچانتی تھی۔

"تم تو میری فیانسی ہو، میرے ساتھ رہنے میں کوئی مسئلہ تو نہیں۔" حنہ کیچن میں خود کے لیے کافی بنانے گئی تھی جب ریان نے اس کے پیچھے جاتے سرگوشی میں کہا۔

"مائی فٹ۔۔" وہ غرائی جس پہ وہ مبہم سا مسکرایا۔

فکر نہیں کرو، سکون سے ہی رہ سکو گی۔۔ کوئی زورزبردستی تھوڑی" ہے۔۔"اس کی ذو معنی بات پہ حنہ نے ایک سلگتی نگاہ اس پہ ڈالی اور فوراً سے بیشتر کچھ سوچ لیا۔

جو اس نے سوچا اگلے ہی پل اس نے وہ کہہ بھی دیا۔

انکل میکس مجھے ماسکو جانا ہے۔۔۔ کچھ ضروری کام ہیں تو رک نہیں سکتی۔" اپنی فلائیٹ میں آج رات تک بک کروالوں گی۔"حنہ نے کافی کا گھونٹ بھرتے ریان کے اندر کرواہٹ منتقل کی جس پہ وہ سلگ کے رہ گیا۔ اپنے تاثرات سپاٹ بنائے اس نے بنا کچھ کہے اپنی نگاہیں بس حنہ پہ جمائی رکھیں۔

میں تمہیں ابھی کسی بھی چیز کی اجازت نہیں دینے والا۔۔ سب معاملات" سے تم باخبر ہو۔ جب تک تم اور ریان ایک رشتے میں جڑ نہیں جاتے تم اس مینشن سے کہیں نہیں جاؤ گی۔"انکل میکس نے بنا اس کے ضروری کام کو جاننے کی کوشش کیے سرد پتھریلے لہجے میں کہا کہ وہ پہلو بدل کے رہ گئی۔

میں اجازت نہیں لے رہی بتا رہی ہوں۔"علینا نے ناگوار لہجے میں کہا"
جس پہ انکل میکس نے ایک سخت نگاہ اس پہ ڈالی۔

میں تمہیں حکم دے رہا ہوں۔حنہ کے ٹھیک ہونے سے پہلے اور ریان کے"
بغیر کہیں نہیں جاؤ گی تم۔۔"انہوں نے اٹل لہجے میں کہا جس پہ حنہ لب
بھینچتی رہ گئی۔

یہ تو وہ جانتی تھی کہ اس کی شادی بزنس الائنس پہ ہو گی لیکن کچھ تو اس کی
خود کی بھی مرضی شامل ہونی چاہیئے تھی اور اتنی اچانک وہ کیسے سب ہضم
کرتی۔۔

ریان اور دامیر کے تاثرات میں کوئی فرق نہیں آیا تھا وہ ہنوز لاتعلق ہو کے
سپاٹ انداز میں بیٹھے تھے۔

فائن۔۔"اس نے دانت پیستے کہا۔"

حنہ مٹھیاں بھینچے اپنا کپ اٹھائے وہاں سے اٹھی اور باہر گارڈن ایریا کی طرف
چلی آئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کافی دیر وہ ایسے ہی گارڈن میں چکر لگاتی ہوئی اپنے کام کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اتنے دنوں سے اس کا لیام سے رابطہ بھی نہیں تھا اور اس کی طرف ابھی جانے سے بھی انکل میکس نے منع کر دیا تھا۔

سونے سے پہلے اس نے لیام سے بات کرنے کا ارادہ کیا۔

ابھی وہ اپنی سوچوں میں ہی محو تھی جب اس نے کسی کی آہٹ محسوس کی۔

غیر متوقع طور پہ یہ دامیر تھا۔

کیسا لگ رہا ہے یہاں آ کے؟" دامیر نے نگاہیں سامنے ہی رکھی تھیں۔"

طنز کر رہے ہو یا جگہ کی تعریف سننا چاہتے ہو؟" حنہ نے بھی اس کی جانب" دیکھے بغیر کہا، جواب کے بجائے سوال پہ دامیر ہلکا سا مسکرایا۔

میں نے تمہارا پوچھا ہے۔۔" مسکراہٹ غائب تھی اب، وہیں سرد تاثرات" واضح ہو گئے تھے۔

قیدی سالگ رہا ہے جس کی زندگی کو مزید گھٹن زدہ بنانے کے لیے ایک ”
عدد انسان دیا جا رہا ہے۔“ حنہ نے کھل کے اپنے خیالات کا اظہار کیا جس پہ
دامیر ہنس دیا۔اس کی ہنسی بھی عام نہیں تھی۔ جیسے کوئی خطرناک عزم لیے
ہنستا ہو۔

ہے، دھوکا دینے والوں میں loyal ریان تمہیں خوش رکھے گا۔۔وہ ”
سے نہیں۔“ دامیر نے سنجیدگی سے کہا۔

اسے ایسا ہونا بھی چاہئے۔۔۔“اب کہ حنہ کے لہجے میں دھمکی شامل تھی ”
کہ دامیر اپنی امڈ آنے والی مسکراہٹ کو روک نہ پایا۔

مجھے تمہاری مدد چاہیے تھی۔۔“کچھ توقف کے بعد دامیر نے گلا کھنکھالتے ”
کہا۔حنہ نے اس کو تعجب سے دیکھا کہ وہ کیسی مدد کر سکتی تھی۔

علینا اب یہی رہے گی ہمارے ساتھ تو مجھے اس کے لیے سارا سامان چاہئے ”
ہو گا،اس میں تمہاری مدد کی ضرورت پڑے گی مجھے۔ تم اس کو جانتی ہو ساتھ

بھی رہی ہو گی تو تمہیں اندازہ ہو گا اس کی پسند نہ پسند کا۔۔" دامیر نے اپنی بات کی وضاحت کی کہ حنہ نے سر ہلایا۔

"پسند تو جانتی ہوں اور ناپسند کو تو میں بہت اچھے سے جانتی ہوں جس کی سرفہرست میں تم ٹاپ پہ ہو۔۔" حنہ کا انداز تمسخر اڑاتا ہوا تھا کہ دامیر کے ماتھے پہ بل نمودار ہوئے۔

"وہ میرا معاملہ ہے اسے میں ہینڈل کر لوں گا۔" اس کا لہجہ پل میں بدلا تھا۔ "فلحال تم مجھے بتادو کہ کب چل سکتی تاکہ میں اپنا شیڈیول ریڈی رکھوں۔" دامیر نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے آرڈی کبھی کسی عورت پہ زبردستی نہیں کرتے لیکن یہاں دونوں طرف مجھے ایسا ہی لگ رہا ہے۔ یا شاید میں نے غلط سن رکھا ہو۔" دامیر واپس جانے کو تھا جب حنہ کی آواز نے اس کے قدم روک لیے۔

"تم دونوں غیر نہیں ہو، ہم زبردستی نہیں کر رہے۔ ہم بس تم دونوں کی سیفٹی چاہتے ہیں۔" دامیر نے کندھے اچکائے جس پہ حنہ تمسخرانہ ہنس دی۔

اور اس ڈارک ورلڈ میں جس کو اپنا کہہ دیا اس کو اپنا بنالیا۔" دامیر نے

بر فیلے انداز میں اپنے الفاظ سے اس کو بہت کچھ جتا دیا۔

حنہ جانتی تھی یہ بات صرف ان جملوں پر ہی نہیں تھی وہ ایسے ہی تھے۔ مافیا کی اس کالی دنیا میں اپنے الفاظ سے پھرنا موت کو گلے لگانا تھا۔ جہاں یہ دونوں رہتے تھے وہاں گارڈز کی بھی ضرورت نہیں تھی کیونکہ ان کے علاقے میں کوئی بھی آنے کی غلطی نہیں کرتا تھا۔ سب سے ٹاپ پہ رہنے والے اساسن اور قابل ترین کیپر مانے جاتے تھے۔ گراؤنڈ ہیڈ اکیڈمی میں ان کے بنائے گئے ریکارڈز ابھی تک کسی نے نہیں توڑے تھے۔

حنہ نے مڑتے دامیر کو اندر جاتے ہوئے دیکھا، اس کی چال میں بھی ایک رعب تھا کچھ فتح کرنے کا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلی صبح ناشتے کے بعد علینا کی نیند سے آنکھ کھلی تو میکس نے ابھی بات کرنا مناسب سمجھا۔ وہ مزید یہاں ٹھہر بھی نہیں سکتے تھے کیونکہ ان کے اپنے کام بہت پینڈنگ تھے۔

بظاہر تو علینا نے کوئی شدید ردعمل ظاہر نہیں کیا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں الجھن ضرور در آئی تھی۔

"حنہ اور ریان کی بھی ویڈنگ پلین ہونی ہے تو سوچ رہا ہوں اس سے پہلے تمہارا اور دامیر کا معاملہ حل ہو جائے تاکہ تم دونوں اپنی نارمل روٹین کی طرف آؤ۔" انکل میکس نے نپے تلے انداز میں اس کو سمجھایا جس پہ وہ خاموشی سے سنتی رہی۔

"ٹھیک ہے لیکن۔۔۔" علینا کو سمجھ نہ آیا کہ وہ کیسے اپنی الجھن بتائے۔

"تمہیں کوئی بھی کسی چیز پہ زیادہ فورس نہیں کرے گا۔ اپنا وقت لو اور اچھے سے صحت بناؤ اپنی دامیر بھی تمہارا خیال رکھے گا۔" علینا کی ادھوری بات پہ وہ سمجھتے ہوئے بولے کہ علینا نے ایک پرسکون سانس خارج کی۔

انکل ایک بات پوچھنی تھی۔۔۔"جب میکس وہاں سے اٹھ کے جانے" لگیں تو علینا نے ان کو جھجک کے پکارا کہ استفہامیہ نظروں سے دیکھتے رک گئے۔

"ہاں پوچھو۔۔"

دامیر۔۔۔دامیر کیسا لڑکا ہے میرا مطلب کہ میں نے اس سے اتنی جلدی" شادی کیسے کر لی جہاں تک مجھے خود کا پتا ہے میں ایسی لڑکی تو نہیں تھی جو کسی سے بھی متاثر ہو کے جلدی شادی کا فیصلہ کر لیتی۔"علینا نے دل میں آتا ہوا سوال پوچھ ہی لیا جس پہ انکل میکس ہلکا سا ہنس دیئے اب وہ اس کو یاد کرواتے کہ جس سے وہ نفرت کرتی تھی یہ اسی بندے کا کمال تھا تو ضرور وہ اپنے حواس کھو بیٹھتی تھی۔

دامیر اچھا لڑکا ہے، میں اس کو بہت عرصے سے جانتا ہوں۔میرے زریعے" ہی تم لوگوں کی ملاقات ہوئی تھی۔شادی کا فیصلہ تم دونوں کا تھا اور تم دونوں

ایک بہترین کپل کی طرح رہتے تھے۔۔" انکل میکس نے اس کی رخسار کو نرمی سے تھپتھپاتے ہوئے کہا اور آرام کی تلقین کرتے باہر آ گئے۔

دامیر کے اس قدم کی وجہ سے ان کو یہ فائدہ تھا وہ حنہ اور علینا کی طرف سے تھوڑے پر سکون ہو جاتے۔ ان دونوں پہ حملہ کرنے سے پہلے کوئی دس بار تو سوچتا کہ وہ آرڈی کے پاس تھیں۔ صرف پاس نہیں وہ اب اِن کی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

میرج پیپرز سائن کرنے کے بعد بھی دامیر کے تاثرات میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ وہ ویسے ہی سنجیدہ تھا۔

علینا اس کے تاثرات سے اندازہ نہ لگا پائی کہ شاید وہ خفا تھا جو اِس نے ان کی شادی پہ یقین نہیں کیا تھا اور دوبارہ اس پروسیجر سے گزرنا پڑا۔

سب کے چہروں پہ مسکراہٹ تھی اور کوئی رسمی نہیں ہوا باقاعدہ ان کو میاں بیوی کے رشتے میں باندھا گیا تھا۔

سیلیکشن میری ہوئی تھی پہلے لیکن نمبر تم لے گئے۔" ریان نے دامیر کو "مبارک دیتے ہوئے معنی خیز سے کہا کہ وہ ہلکا سا ہنس دیا۔

عزم مضبوط ہونا چاہیئے۔۔" دامیر نے کہتے ایک آنکھ دبائی۔ آج ڈنر کے بعد انکل میکس نے یہاں سے چلے جانا تھا اور ایک مہینے کے اندر اندر ریان اور حنہ کی شادی کی بھی تیاری کرنی تھی۔ ان کا ارادہ تھا کہ تبھی ان سے منسلک لوگوں کو علم ہو جائے گا کہ علینا اب دامیر کی بیوی تھی۔

آئی تھنک ہمیں نئے کپل کو تھوڑی پرائیوسی دینی چاہیئے۔" حنہ نے ایک "شرارتی نظر علینا پہ ڈالتے ہوئے جو محض مسکرا سکی۔

ریان دامیر کے کان میں سرگوشی سے کچھ بولا جس پہ دامیر نے گھورنا مناسب سمجھا اور باری باری ان کو مبارک دیتے وہ لوگ کمرے سے نکل گئے۔

علینا اس وقت بیڈ پہ ٹیک لگائے بیٹھی تھی اس کے ہاتھ گود میں دھرے تھے۔ دامیر نرمی سے مسکراتے ہوئے اس کے برابر بیٹھا۔

"اب تم کیسا فیل کر رہی ہو۔۔؟" وہ متفکر لہجے میں بولا علینا نے ہلکے سے سر ہلایا۔ دامیر نے اس کے گود میں دھرے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیا۔

"کافی نازک ہے۔۔" دامیر میں اس کے ہاتھ تھامے دل میں سوچا۔

"پہلے سے بہتر ہے۔۔" علینا نے نظریں اس کے ہاتھ پہ رکھیں پھر کہنا شروع کیا۔

"کیا تم خفا ہو مجھ سے۔۔؟" اس کے سوال پہ دامیر کے چہرے پہ بل واضح ہوئے۔

"شاید میں نے یقین نہ کر کے دوبارہ شادی کرنے کو کہا اس وجہ سے۔" اس کی نگاہوں میں سوال پڑھتے علینا نے اپنی بات مکمل کی کہ دامیر ہنس دیا۔

"او سویٹی۔۔ میں کیوں ناراض ہونے لگا اس بات پہ۔" دامیر نے آگے ہوتے اس کے ماتھے کو لبوں سے چھوا کہ اس کے طرز تخاطب کے ساتھ اس کے لمس سے بھی وہ جھینپ گئی۔

اس میں میرا ہی فائدہ ہوا ہے۔" دامیر ہلکی سی آواز میں بڑبڑایا کہ علینا نے "
نا سمجھی سے دیکھا۔

ہماری میرج لائف اور اسٹرانگ ہو جائے، آئی مین مجھے تمہیں ڈبل پیار "
کرنے کا سرٹیفیکیٹ مل گیا ہے۔۔" علینا کے رخسار پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اس
نے شرارت سے کہا کہ اس کے چہرے پہ ہلکی سی سرخی چھانے لگی جبکہ اپنی
اس چیپ سی بات پہ دامیر خود خجل سا ہو گیا۔

یہ تمہاری ویڈنگ رنگ تھی اب دوبارہ پہنا رہا ہوں اس موقع پہ۔ پہلے ہی "
دینے کا ارادہ تھا پھر سوچا کہ جب ایک بار پھر ہم رشتے میں بندھ رہے ہیں تو
تب ہی دوں گا۔" دامیر نے پاکٹ سے ایک باکس نکالے اس میں سے
پرنسس کٹ ڈائمنڈ رنگ لیتے اس کی انگلی میں پہنائی۔

علینا کے بھی زہن میں یہ سوال تھا کہ اگر وہ شادی شدہ تھی تو اس کی رنگ
کہاں تھی۔ اب ہاتھ میں پہنی انگھوٹی کو دیکھتے وہ ستائشی انداز میں مسکرائی
تھی۔

میں کھانا تیار کرتا ہوں تب تک تم آرام کرو۔" اٹھنے سے پہلے دامیر نے" جھک کے اس کی گردن پہ بوسہ دیا کہ علینا ساکت ہو گئی۔

گہرا سانس بھرتے اس نے خود کو ریلیکس کیا کہ وہ اس کا ہزبینڈ تھا اور یادداشت جانے سے پہلے ضرور وہ کلوز ہونگے ایک دوسرے سے۔

دامیر نے اس کے لیے رنگ ابھی لی تھی، حنہ کے ساتھ جاتے باقی کا بھی ضروری سامان لے آیا تھا کچھ اس کی استعمال میں موجود چیزیں پہلے سے ہی بیگ میں موجود تھیں تو دامیر کو اتنی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔

دامیر کے جانے کے بعد علینا ہاتھ میں پہنے پرنسس کٹ ڈائمنڈ کو دیکھنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج رات کا کوئی پلین ہے؟" دامیر کیچن کاؤنٹر پہ چیزیں نکال کے رکھ رہا تھا" جب ریان نے کاؤنٹر کی دوسری جانب موجود سٹول پہ بیٹھتے عام سے انداز میں پوچھا۔

حنہ کو یہاں کام کرنے کو ملتا نہیں تھا تو لوینگ ایریا میں بیٹھی چینل سرچ کرتی رہتی تھی۔ ریان کا سوال اس کی سماعت تک بھی پہنچ چکا تھا۔

"نہیں کیوں؟" دامیر نے ایک نظر اس کو دیکھا پھر اپنا کام کرنے لگا۔ کھانا دامیر خود ہی بناتا تھا، کسی دوسرے کے ہاتھ کے بنے کھانے کا وہ عادی نہیں تھا اور نہ ہی ریان۔۔ کہیں جانے پہ بھی دامیر اس بات کا خیال رکھتا تھا کہ وہ اپنی نگرانی میں سب کام دیکھے۔

"شادی کی پہلی رات ہے نا۔۔" ریان کی معنی خیز پہ بات پہ دامیر نے سرد نگاہوں سے اس کو گھورا جبکہ حنہ نے آنکھیں گھمائیں وہ اسی طرح کی گھٹیا بات کی امید رکھتی تھی اس سے۔ ریان ہنستا ہوا سیکورٹی روم کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کو اپنا کام دیکھنا تھا۔

جانے سے پہلے اس نے حنہ کو دیکھتے اسے چھیڑا۔

"ہئے ملیشکا!"

شٹ اَپ۔۔" وہ ناگواری سے اس کو بولی جس پہ وہ مبہم سا مسکراتا وہاں سے چلا گیا۔

کھانا تیار کرتے حنہ بھی کیچن میں آگئی کہ وہ تھوڑی سی ہیلپ کر دے، دامیر نے اعتراض نہیں کیا تھا البتہ اس کا دھیان ریان کی بات سے ہوتا علینا کی طرف چلا گیا تھا۔

ایک رشتے میں بندھنے کے باوجود ابھی علینا کو وقت چاہیے تھا اپنا مائینڈ بنانے میں اسی لیے دامیر اس کو ایک کمرے میں رہنے پہ مجبور نہیں کرنے والا تھا۔ اور اگر وہ ٹھیک اور حواس میں ہوتی تب بھی وہ شادی کے بعد کسی صورت دامیر کے ساتھ ایک کمرے میں نہ رہتی۔

ابھی دامیر یہ امید کیے ہوئے تھا کہ اس کا علینا کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کا فیصل غلط نہ ہو اور نہ ہی اس کا کوئی ریان پہ فرق پڑے۔

یہ تو ان کو تب پتا چلا چلتا جب وہ لوگ اپنا بریک ختم کرتے۔۔

☆☆☆☆☆☆

دروازہ کھولے جب روم میں داخل ہوئی تو وہ سمٹ کے پڑی تھی۔ کمرے کی لائیٹس جل رہی تھیں اس کو دیکھتے ہی وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی۔

"ریلیکس، اٹھو نہیں۔" حنہ نے نرم لہجے میں کہا۔ اس وقت وہ خود بھی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس تھی۔ رات کے دو بج رہے تھے اور ابھی تک علینا سوئی نہیں تھی۔

"سوئی نہیں ابھی تک۔۔۔" حنہ کہتے ہوئے سامنے کاؤچ پہ بیٹھ گئی جو بیڈ کے سائیڈ پہ دیوار کے ساتھ سیٹ تھا۔

"شاید دن میں سو گئی تھی تبھی۔" علینا نے مسکرانے کی سعی کی۔ دامیر ڈنر کے بعد اس کے پاس تھوڑی دیر بیٹھا تھا پھر کسی کام کا کہہ چلا گیا تھا۔ اس کو لگا کہ شاید وہ سونے سے پہلے آج پھر اس کو چیک کر کے جائے گا لیکن وہ نہیں آیا تھا۔

کل بھی تم نہیں سوئی تھیں کیا کوئی تکلیف ہو رہی ہے۔اگر کوئی مسئلہ ہے تو"
بتاؤ۔"حنہ کی آنکھوں میں اپنائیت تھی۔ایک لمحہ حنہ سوچ میں پڑ گئی۔
نہیں بس ایسے ہی نئی جگہ ہے شاید۔۔"ابھی بھی اس نے ٹالنے کی کوشش"
کی جو حنہ جانتی تھی۔
کیسا فیل کر رہی ہو ایک فیملی کے ساتھ ہو کے۔۔"حنہ نے بھی اس کا"
دھیان ہٹا دیا لیکن علینا وہیں کی وہیں تھی جو وہ سوچ رہی تھی۔
فیملی! پہلے صرف انکل تھے جن سے مہینے میں ایک بار ملاقات ہوتی تھی"
اور اب ایک ہزبینڈ ہے، تم ہو اور تمہارا فیانسی بھی ہے تو شاید اب بہتر محسوس
کروں۔"علینا نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا۔
کیا سوچ رہی تھی۔نیند کیوں ڈسٹرب ہے تمہاری؟"حنہ اس کے قریب"
چلی آئی۔علینا سائیڈ کروٹ لیے لیٹی تھی۔حنہ کے۔بیٹھنے پہ وہ سیدھی چت
لیٹ گئی۔

"مجھے کچھ بھی یاد نہیں، کوئی ہمارا اچھا مومینٹ۔۔بس اتنا یاد ہے کہ میں سوٹزرلینڈ میں تھی اور کچھ آدمی میرے پیچھے تھے۔دوبارہ جب آنکھ کھلی تو دنیا ہی الٹ گئی ہے ایسے میں کیا کروں میں۔"علینا نے گہرا سانس بھر کے کہا۔حنہ نے اس کے سینے پہ دھرے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔

"تم اب ٹھیک ہو اور اچھے لوگوں کے ساتھ ہو، جو بھی پرانی یاد ہے بھول جاؤ۔"حنہ نے اس کو پرسکون رکھنا چاہا کیونکہ اس گیا دوالے ٹاپک پہ دامیر خود بات کرنا چاہتا تھا۔

"کیا تم میرے ساتھ سو سکتی ہو؟"حنہ جب اس کا شب خیر کہہ کے جانے لگی تو علینا نے جھجک کے پکارا۔

"مجھے اکیلے میں نیند نہیں آرہی ایک دو بار آنکھ لگی ہے تو ڈر سے اٹھ جاتی ہوں۔"حنہ نے بالآخر اپنے نہ سونے کی وجہ بتائی تو حنہ اس کو خاموش نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

کچھ سال اس کے ساتھ جو ہوا تھا وہ بہت کم جانتی تھی لیکن اب اس کو کنفرم نہیں تھا کہ علینا کو کتنی باتیں یاد تھیں اور کتنی نہیں جس پہ وہ لوگ فیاد کو جان سکتے تھے اور جو ابھی اس کو تنگ بھی کر رہی تھیں۔

"کوئی بات نہیں اگر تم۔۔"اس کی طویل خاموشی پہ علینا سمجھی کہ وہ نہیں رہنا چاہتی جب حنہ نفی میں سر ہلانے لگی۔

"میں سو جاؤں گی تمہارے ساتھ مجھے کوئی مسئلہ نہیں، اگر تم چاہو تو میں دامیر کو بلا سکتی ہوں وہ تمہارے پاس رک جائے گا۔"حنہ نے تسلی دیتے کہا اور اس کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔ دامیر کے زکر پہ علینا کے چہرے کے تاثرات بدلے۔ شاید وہ جھجکی تھی شاید شرمائی بھی تھی۔ حنہ ٹھیک سے سمجھ نہ پائی۔

"نہیں اُس کو نہیں۔۔۔"علینا نے تیزی سے بات کاٹی جب حنہ کے اٹھے آبرو کو دیکھتے علینا نے مزید کہا۔

ایکچولی میں ابھی اُس کو جاننا چاہ رہی ہوں تو میں بس۔۔۔" وہ سمجھ نہ پائی کہ حنہ کو کیا بات کہہ کے ٹالے کہ وہ دامیر کے ساتھ ابھی روم شئیر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

کوئی بات نہیں میں تب تک تمہارے ساتھ ہی ہوں۔" حنہ نرمی سے بولی" اوراس کے ساتھ بیڈ پہ لیٹنے لگی جب کہا۔

میرے ایسے ساتھ بیڈ پہ سونے سے کنفرٹیبل ہونا، اگر چاہو تو میں صوفے" "پہ بھی آرام سے سو سکتی ہوں۔

میں ٹھیک ہوں، مجھے حوصلہ ہو گا کہ میرے پاس کوئی ہے تم ادھر پاس ہی" رہو۔" علینا مشکور ہوتی بولی۔

جس واقعے کو میکس نے اس کے زہن سے نکلوادیا تھا وہ اب بھی تازہ تھا اور شاید اس کو ہانٹ کرتا تھا جس کی وجہ سے وہ برے خوابوں کے بیچ پھنس گئی تھی۔ سو رہی ہوتی تو ایسا لگتا کہ آدمیوں کا گروہ اس کے پیچھے ہے، ڈر سے جاگتی تو معلوم ہوتا کہ وہ نئے لوگوں میں آگئی ہے جو بالکل انجان تھے۔

وہ دو صورتحال کا شکار تھی ایسے میں دماغ بھی سکون سے کچھ سوچ نہیں پا رہا تھا۔

علینا آنکھیں بند کر کے لیٹی رہی، ابھی وہ حنہ کی جانب کروٹ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اسی سائیڈ پہ کندھے پہ چوٹ تھی۔ زخم کو بھرنے میں وقت لگنا تھا۔ جب تک اس کے گہرے سانسوں کی مدھم آواز کمرے میں نہ گونجی تب تک حنہ نے خود بھی سونے کی کوشش نہیں کی تھی۔ ان کو یہاں آئے دو دن ہی ہوئے تھے اور علینا بس دن میں ٹھیک سے سو پاتی تھی ورنہ رات کی بے خوابی حنہ نے خود دیکھی تھی اسکی تبھی آج بنا اس کے بلائے کمرے میں آگئی۔

☆☆☆☆☆☆☆

رات کا جانے کون سا پہر تھا جب حنہ کی آنکھ دروازہ کھلنے کی آواز پہ کھلی، اس نے بنا سوچے سمجھے اپنی گن نکالی جو پہلے ہی وہ ساتھ لائی تھی اور آنکھ بچا کے اپنی سائیڈ پہ رکھ دی تھی۔

گن کو پکڑتے جب اس نے سامنے دیکھا تو دامیر الجھی نظروں سے حنہ کو دیکھ رہا تھا۔علینا کے کمرے میں حنہ کا ہونا اس وقت غیر متوقع تھا۔

وہ ابھی ابھی ایک کام نپٹا کے آیا تھا اور سب سے پہلے علینا کو ہی دیکھنا چاہتا تھا۔

مجھے لگا کوئی اور ہے۔۔"حنہ ڈھیلے اعصاب سے بولی اور واپس گن کو سائیڈ" ٹیبل کے نیچے رکھا۔

میں بس علینا کو چیک کرنے آیا تھا۔۔ تھینکس۔"وہ چلتا ہوا علینا کی سائیڈ" پہ آیا جہاں وہ سو رہی تھی۔دامیر کا اپنا حلیہ بتا رہا تھا کہ وہ کس کام سے واپس آیا تھا۔اس کی پینٹ پہ مٹی لگی تھی اور شرٹ کے بازوؤں پہ بھی جیسے وہ کسی جگہ پیٹ کے بل لیٹا تھا۔

میں چلتا ہوں۔۔"ارادہ تو اس کا رکنے کا ہی تھا لیکن حنہ کو اب وہ جانے کا" بھی نہیں کہہ سکتا تھا تبھی واپس مڑ گیا۔

دامیر ابھی باہر نکلا ہی تھا کہ ریان کی سرد نگاہوں نے اس کو گھورا۔

"اب تم چھپ کے یہ کام کیا کرو گے۔۔"اس کے لہجہ معنی خیز طنز لیے

ہوئے تھا۔دامیر اس کے کندھے پہ ہاتھ سے زور دیتا سائیڈ سے نکل آیا۔

"لگتا ہے ارادے بری طرح ٹوٹے ہیں۔"کیچن کاؤنٹر کے ساتھ ٹیک لگائے

وہ مزید چھیڑتے ہوئے بولا،دامیر نے اس کی بات کو نظر انداز کیا جواب کافی

بنا رہا تھا۔

"فکر نہیں کرو میں کل ارینج کرواتا ہوں سب۔۔"ریان نے ایک آنکھ دبائی

جس پہ نا چاہتے ہوئے بھی دامیر ہنس دیا۔

"اپنی بکواس پاس ہی رکھو تم۔۔"سخت نظروں سے دیکھتے ہوئے وہ اپنے

کمرے کی جانب چل دیا۔

☆☆☆☆☆☆

"آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں میرے ساتھ،پہلے ہی میں آپ کے اس شادی

کے فیصلے سے خوش نہیں ہوں۔"اس کی بے بس آواز کمرے میں گونج رہی

تھی۔ جبکہ فون کی دوسری طرف کچھ کہنے پہ اس نے گہرا سانس بھرتے اپنے ماتھے کو چھوا۔

میں ایک جگہ نہیں رہ سکتی اور اس کے ساتھ تو بالکل بھی نہیں۔"آواز میں غصہ چھلکنا شروع ہوا۔ بیڈ کے کنارے پہ بیٹھے اس کے نچلے لب کو کاٹا۔

دوسری جانب کچھ اور بھی کہا جا رہا تھا جب اس نے برداشت سے باہر ہوتے موبائل ہی بند کر دیا۔ چہرے پہ دونوں ہاتھ رکھتے اس نے سامنے دیوار کو کافی دیر گھورا۔ اضطرابی حالت میں اپنا پیر ہلائے جا رہی تھی۔

لیام سے رات کو بات ہوئی تھی وہ ٹھیک تھا اور کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی تھی۔

اس کی طرف سے تو مطمئن تھی کسی کو اس کے بارے میں خاص علم نہیں تھا وہ بس ضرورت کے تحت اپنی جگہ سے نکلتا تھا۔

لیکن اتنی دیر وہ اپنی جگہ سے دور بھی نہیں رہ سکتی تھی۔ سٹریس لیول بڑھنا شروع ہوا تو اٹھ کے کیچن میں آگئی۔ صبح شاور لے کے اس نے جینز اور ٹی شرٹ پہن لی تھی اور اوپر ایک جیکٹ پہن رکھی تھی۔

دامیر اور ریان ابھی گھر نظر نہیں آرہے تھے تو کیچن میں فریج کھولے اس میں سے کچھ کھانے کو دیکھنے لگی۔ یہ اس عجیب عادت تھی کہ سٹریس اور اوو تھنکنگ میں اس کو شوگر کریونگ ہوتی تھی۔

ابھی بھی وہ کچھ میٹھا کھانے کو ڈھونڈ رہی تھی جب سائیڈ پاکٹ میں اس کو چاکلیٹ سیرپ نظر آیا۔ایک بار آنکھیں میچپت اس نے نکال لیا اور چمچ پکڑے،ایک چمچ جیسے ہی اس نے منہ میں رکھا تھا پیچھے سے اپنے نام کی پکار سن کے ایک دم گھبرا گئی۔

حنہ۔۔۔!" دامیر نے اس کو پکارا تھا،ریان بھی اس کی پشت دیکھ رہا تھا جب" اس نے حنہ کا نام پکارے جانے پہ ایک دم حنہ کے ہاتھ میں لرزش دیکھی۔ وہ فوراً مڑی نہیں تھی،سیرپ کو سائیڈ پہ رکھتے اس نے گہرا سانس بھرا اور سنجیدگی سے ان کی طرف گھومی۔

کچھ چاہئے کیا؟" دامیر نے پوچھا جس پہ حنہ کی نگاہ ایک بار سیرپ پہ اٹھی" پھر اثبات میں سر ہلایا۔

ہاں ! اپنے اس دوست کو کہو کہ میری جان چھوڑ دے اور مجھے اجازت "
دے کہ میں دنیا کے کسی دوسرے کونے میں چلی جاؤں لیکن اس کے پاس
نہیں۔" اس نے اپنی سلگتی نگاہیں ریان پہ ٹکائیں اور ایک ایک لفظ چبا کے کہا
کیونکہ اس کے کہنے پہ انکل میکس اس کی شادی ایک ہفتے کے اندر کور کرنا چاہ
رہے تھے۔

یہ تو نہیں ہو سکتا کچھ اور ہے تو بتاؤ۔" دامیر نے اتنے ہی پر سکون لہجے میں "
کہہ کے حنہ کے اندر جلتی آگ کو بھڑکا دیا جس پہ وہ شعلہ باز نگاہوں سے
دیکھنے لگی۔

بنا مزید کوئی اور بات کئے چاکلیٹ سیرپ اٹھائے وہ ان دونوں کے قریب
سے گزر گئی اور علینا کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

تم نے اچانک اسے پکار کے ڈرا دیا تھا۔" ریان نے اس کے غائب ہوتی ہی "
دامیر سے کہا جس کے آبرو حیرت سے اوپر اٹھے۔

"ہاں وہ ڈر گئی تھی۔" ریان نے ایسے کہا جیسے یہ معلومات ان کو پیسوں سے بھی کہیں نہ ملتی۔

"حیرت ہے۔۔" دامیر نے کہا۔ دونوں کے رد عمل ایسے ہی تھے جیسے اس سال کی سب سے انوکھی بات ہو۔

"منڈے کو شپمنٹ آرہی ہے، اور اگلے دن ویڈنگ ہے تو اریجمنٹ سب پہلے ہی دیکھنے ہونگے اور گیسٹ لسٹ بھی دیکھنی ہے۔" دامیر نے صوفے پہ مششست سنبھالتے ہوئے کہا۔

"گیسٹ کا تم مجھ پہ چھوڑ دو، ڈریسز یہیں مگوالیتے ہیں تاکہ حنہ کو جانا نہ پڑے علینا بھی ایسے پسند کر لے گی۔" ریان نے پر سوچ ہوتے کہا۔ دامیر اچانک ہنس دیا۔

"کبھی سوچا تھا کہ ایسے شادی کی باتیں بھی کریں گے، کپڑے، انتظامات وغیرہ۔۔" ریان کے الجھ کے دیکھنے پہ دامیر نے کہا تو وہ ہلکا مسکرا دیا۔

سوچتے تو کچھ بھی نہیں ہم بس جو ہوتا ہے اسی سہتے جاتے ہیں اور زندگی چلتی جاتی ہے۔" ریان نے ٹیک لگاتے کہا، دامیر اس کی بات سمجھتے ہوئے سر ہلا گیا۔ ریان کے چہرے پہ سنجیدہ تاثرات ابھرے تھے۔ اس نے مزید کوئی بات نہیں کی تھی۔ تبھی حنہ علینا کو وہیل چیئر پہ بٹھائے اسی گھسیٹتی لاتی ہوئی دکھائی دی۔

"کوئی پرابلم ہوئی ہے کیا؟" دامیر علینا کو دیکھتے فوراً اس کے پاس پہنچتا متفکر ہوا۔

"نہیں ہم بس لان تک جا رہے تھے۔" علینا نے اس کی عجلت دیکھتے کہا۔

"تو مجھ سے کہہ دیتی میں لے جاتا۔" دامیر نے حنہ سے وہیل چیئر لینی چاہی لیکن حنہ نے اپنا ہاتھ آگے کر لیا۔

"ضرورت نہیں، میں لے جا رہی ہوں۔" حنہ کا لہجہ جتاتا ہوا تھا کہ دامیر کے ماتھے پہ فوراً بل نمودار ہوئے۔

دامیر بنا کچھ کہے سائیڈ پہ ہو گیا تاکہ وہ جا سکے جب اس کی نظر حنہ کے جیکٹ پاکٹ میں چاکلیٹ سیرپ کی طرف گئی۔اس نے اچھنبے سے واپس حنہ کو دیکھا تو سر جھٹکتی ہوئی علینا کو باہر لے آئی۔

"یہ جگہ کافی خوبصورت ہے۔۔"علینا آس پاس سٹیٹ دیکھتی ہوئی بولی۔

حنہ اس کو سہارہ دیئے والک کروا رہی تھی۔بازو کا فریکچر ٹھیک ہو رہا تھا لیکن درد کبھی کبھی جاگ جاتا تھا۔

"خوبصورت تو ہے۔۔"حنہ لاپرواہی سے بولی۔

"ایک بات پوچھوں؟"حنہ نے سوالیہ نگاہوں پہ اثبات میں سر ہلایا۔

"تم اتنا روڈ کیوں ہو جاتی ہو ان دونوں سے؟دامیر کی بات الگ ہے لیکن ریان تو تمہارا فیانسی ہے نا۔"علینا نے ناسمجھی سے اس کو کہا،حنہ آنکھیں گھماتی رہ گئی زبردستی کا فیانسی۔۔

بس ایسے ہی کسی بات پہ ناراض ہوں میں۔۔"حنہ نے لاپرواہی سے کہا"

بہت کوشش کے بعد بھی وہ اپنے تاثرات سے بے زاریت نہ ہٹا پائی جوان

کے زکر سے آگئی تھی۔

کس بات پہ ناراض ہو؟"علینا نے سادہ سا سوال کیا۔"

زیادہ بڑی بات نہیں ہے۔۔"حنہ نے بات کو ہوا میں مکھی کی طرح اڑایا۔"

میں بس شادی نہیں کرنا چاہتی۔"علینا پہلی بار پہ سر ہلاتی ہوئی سامنے"

دیکھنے لگی جب اس کے باقی کے الفاظ سے اس کی آنکھیں بڑی ہوئیں اور اس

کو حیرت سے دیکھنے لگی۔

کیوں؟"بے ساختہ ہی سوال کیا۔"

شادی میرے پلین میں کہیں بھی نہیں تھی۔میرے سارے کام رک"

جائیں گے اس وجہ سے۔"حنہ نے اپنا ماتھا مسلتے ہوئے کہا۔جیکٹ کی پاکٹ

سے سیرپ نکالے ایک اور چمچ بھرا۔

"اتنا میٹھا کیوں کھا رہی ہو؟" علینا کو اس کے تھوڑی دیر بعد میٹھا کھانے سے الجھن ہونے لگی۔

"میرا شوگر لیول کم ہو رہا تھا۔" حنہ نے گہرا سانس بھر کے کہا پھر غصے سے سیرپ کی بوتل ہی پھینک دی۔ موڈ بری طرح خراب تھا۔

"سویٹزرلینڈ میں تمہارا ٹرپ کیسا رہا تھا؟" لچھ پل سر کے تو حنہ نے خود علینا کو مخاطب کیا۔

"اچھا تھا شاید۔" وہ بے خیالی میں بولی۔

"اور کون کون گیا تھا تمہارے ساتھ؟" حنہ بس تھوڑا بہت جاننا چاہتی تھی تاکہ وہ خود بھی فیاد تک پہنچ پاتی جبکہ اس کے سوال پہ علینا اس کو خالی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

"میرے ساتھ! میری دوست۔۔۔" علینا کے منہ سے یہ الفاظ سرگوشی میں نکلے تھے۔ حنہ اس کے الفاظ سمجھ گئی تھی لیکن اس کے تاثرات نہیں۔

میری دوست کہاں ہے؟'' وہ خود بھی پریشان اور الجھی نظر آئی جب اس''
نے حنہ سے پوچھا۔

کیا نام ہے تمہاری دوست کا؟'' علینا نے دھیمے سے پوچھا۔''

فروا۔ ہم ساتھ گئی تھیں سوئٹزرلینڈ۔ کیا وہ اب بھی میرے ساتھ ہے؟''''

علینا کی آنکھوں میں امید ابھری اپنے کسی کو یاد کر کے۔ حنہ یہاں خود پھنسی تھی کیونکہ وہ فروا کو نہیں جانتی تھی نہ ہی کبھی انکل میکس سے زکر سنا تھا۔

فروا کا تو مجھے نہیں معلوم، شاید دامیر کو پتا ہو کیونکہ میں کچھ ہی دیر ہوئی ہے''
یہاں آئی ہوں۔'' حنہ نے بروقت دماغ چلاتے اس وقت کے لیے خود کو اس صورتحال سے نکالا۔

میں اس سے پوچھتی ہوں۔۔'' وہ ابھی اندر جانے کو بڑھنے لگی جب حنہ نے''
روک لیا۔

تھوڑی دیر میں اندر جائیں گے تو کر لینا بات وہ ابھی کام سے واپس آیا ہے تو" تھکا ہو گا۔" اس سے پہلے علینا دامیر سے پوچھتی حنہ خود اس کو انفارم کرنے والی تھی تاکہ وہ کوئی کہانی کور کر سکتا۔

علینا کا دھیان وہ دوسری طرف کرنے میں کامیاب ہوئی تھی اور اسی دوران اس نے دامیر کو میسج کر دیا تھا۔

علینا اپنی کسی دوست فروا کا پوچھ رہی ہے اس کے بارے میں معلوم" "کرواؤ۔

بھوک کا احساس ہونے پہ وہ دونوں کیچن کی طرف آئیں۔ علینا اسٹول پہ بیٹھی وقفے وقفے سے خود حنہ سے کچھ نہ کچھ پوچھتی جس کا وہ جواب دے رہی تھی جب اچانک علینا کو گردن پہ نرم سا لمس محسوس ہوا۔ دامیر مسکراتے ہوئے اس سے پیچھے ہوتے ساتھ والے اسٹول پہ بیٹھ گیا۔

علینا اس کی حرکت سے خائف ہوتی حنہ کو دیکھنے لگی جو بے نیاز سی اپنا کام کرنے میں مگن تھی جیسے اس نے کچھ دیکھا نہ ہو۔

کمرے سے باہر نکل کے کیسا لگ رہا ہے ؟'' دامیر نے نرم مسکراہٹ اس کی طرف اچھالی۔ علینا کو لگا کہ وہ اس وقت زبردستی مسکرایا تھا۔

اچھا محسوس ہو رہا ہے۔ جگہ بھی بہت خوبصورت ہے۔''علینا تعریف کیے بنا نہ رہ سکی، دامیر نے سر کو خم دیا۔

علینا نے محسوس کیا تھا دامیر سے اس کی زیادہ بات ایک ہی مخصوص جملے پہ ''ہوتی ہے کہ ''وہ کیسا محسوس کر رہی ہے۔

یہ سوچ آتے ہی وہ ہلکا سا ہنس دی۔ دامیر نے سوالیہ انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

حنہ کے کھانا تیار کرتے علینا کے سامنے ایک پلیٹ رکھی اور ایک خود کی لیے وہ دوسری طرف ہی بیٹھ گئی۔ دامیر نے حنہ کو دیکھا گویا پوچھنا چاہ رہا ہو کہ اس کا کھانا۔

"میں نوکر نہیں ہوں تم دونوں کی۔ خود بناؤ۔" وہ تڑخ کے بولی کہ دامیر جھکے سر سے مسکرا دیا جبکہ علینا کے چہرے پہ الگ تاثرات تھے، حنہ کے اس لہجے پہ وہ خوش نہیں تھی۔

"میں ریان کی چوائس سے ایمریس ہوں کافی۔" دامیر ہلکا سا بڑبڑایا جس پہ حنہ نے آنکھیں گھمائیں۔

دامیر نے بجائے کچھ بنانے کے علینا کے پاس بیٹھنا ہی بہتر سمجھا۔ جب تک وہ کھانا کھاتی رہی وہ بس اس کو دیکھتا رہا۔

"دامیر!" کھانا ختم ہوتے ہی علینا نے پکارا۔

"یس وائف!" اس نے سرگوشی میں کہا کہ بے ساختہ نرم مسکراہٹ علینا کے لبوں پہ آئی۔

"میری دوست فروا کو جانتے ہو؟ وہ میرے ساتھ ہی ہوتی تھی۔ جب ہماری شادی ہوئی کیا وہ میرے ساتھ تھی؟" علینا نے متفکر ہوتے پوچھا۔ پریشانی صرف لہجے میں ہی نہیں اس کی آنکھوں میں بھی تھی۔

وہ ہماری شادی ہونے سے پہلے ہی واپس چلی گئی تھی پاکستان۔" دامیر نے اس کا ہاتھ تھام نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"پاکستان لیکن کیوں، وہ پڑھنے کے لیے آئی تھی اور ابھی بہت وقت تھا۔"

علینا کے دل میں بہت سے سوال اٹھنے لگے کیونکہ فروا سے اس کی ملاقات ابھی کچھ تین ماہ پہلے ہی ہوئی تھی اور وہ بہت اچھی دوست ثابت ہوئی تھی۔

"کیا کہہ سکتے ہیں، ارادے بدلنے میں وقت تو نہیں لگتا۔" دامیر نے کندھے اچکائے لیکن علینا اس کی بات پہ مطمئن بھی نہیں ہوئی تھی۔

"میرا موبائل کہاں ہے؟"

"جب تمہیں چوٹ لگی تو موبائل بھی وہیں گم گیا تھا۔ تھوڑی دیر تک تمہیں نیا موبائل مل جائے گا۔" دامیر کے ذہن سے نکل گیا تھا کہ اس کو موبائل کی ضرورت بھی ہو سکتی تھی کیونکہ حملے کے دوران اس کا فون ٹوٹ چکا تھا۔

"کیا فروا نے کوئی رابطہ بھی نہیں کیا اس کے بعد؟" علینا اس کی طرف گھوم کے پوچھنے لگی۔

دامیر نے ایک پل کو اس کے حسین چہرے کو دیکھا جہاں پریشانی واضح تھی۔ پھر اس نے ہولے سے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں کوئی رابطہ نہیں کیا۔۔"

"ایسا کیسے کر سکتی ہے وہ۔ ہم خود بھی تو رابطہ کر سکتے ہیں نا۔۔اس نے کچھ تو بتایا ہو گا جاتے ہوئے تمہیں یاد ہے۔"علینا نے آنکھوں میں امید لیے اس سے پوچھا کہ شاید دامیر کچھ تو جانتا ہو۔

"بد قسمتی سے نہیں۔ کوئی کانٹیکٹ بھی نہیں ہے پاس۔"دامیر نے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے اس کے خوبصورت چہرے کو دیکھتے کہا۔

"میری وہی دوست تھی بس۔"علینا افسردگی سے بولی۔ حنہ لاتعلق سی اپنا کھانا ختم کر کے اٹھی چیزیں سمیٹنے لگی۔

"آپ اپنا کھانا بنا سکتے ہیں اب دیور جی۔"حنہ نے کام ختم کرتے دامیر کو طنزیہ انداز میں کہا اور علینا کو ساتھ لیے وہاں سے روم کی طرف بڑھ گئی۔

دامیر نے وہاں آتے ریان کو دیکھتے اپنے بازو ہوا میں لہرائے جیسے پوچھ رہا ہو کہ یہ کیا پیس چنا ہے تم نے۔ ریان نے فخریہ سر کو خم دیا۔

"فروا کا کچھ پتا چلا؟" دامیر نے اپنے سلیوز فولڈ کرتے پوچھا۔ وہ ڈنر کی تیاری کرنے لگا تھا۔

"تین سال پہلے وہ سوٹزرلینڈ گئی تھی اپنی دوست علینا کے ساتھ، اچانک ایک دن غائب ہو گئی۔ اس کے ہوٹل سے بھی معلوم کیا، پرانی بات ہے لیکن فروا کے نہ آنے پہ وہ لوگ اس کی چیزیں کمرے سے ہٹا چکے تھے اس کے ڈاکومینٹس، آئی ڈی کارڈز سب غائب اسی کی طرح۔ وہ ایک مسنگ پرسن ہے۔" ریان نے اس کو ساری معلومات دی جو اسے معلوم ہوئی تھی۔

"پاکستان سے کچھ پتا چل سکتا ہے؟" دامیر نے ہاتھ چلاتے ہوئے اس سے پوچھا۔

ہوں چل سکتا ہے اگر علینا بھی کچھ جانتی ہو اس بارے میں ورنہ اس لڑکی "
کا آگے پیچھے کا سارا ریکارڈ ختم ہے۔۔" ریان نے ختمی انداز میں ہاتھ اوپر
کیے۔ دامیر نے محض سر ہلایا۔

"ڈریک بتا رہا تھا کہ براٹوا (Bratva) میں کچھ گڑبڑ چل رہی ہے لیکن
میکس نے ذکر نہیں کیا اس بارے میں۔" ریان آہستہ آواز میں پوچھنے لگا۔

"عمر ہو گئی ہے بریٹوا کے باس کی، سلیور کھنا شروع کر دیئے ہیں اس عمر میں
خطرناک شوق پالے ہیں۔" بات کرتے ہوئے دامیر کی آواز کے ساتھ لہجہ
بھی سرد ہو گیا تھا۔

"اس کی صحت کے لیے اچھا نہیں ہو گا یہ سب۔" ریان نے برفیلے لہجے میں
کہا۔ آنکھوں میں گہری چمک ابھری۔

دامیر اور ریان رشیا میں رہتے تھے، ان کا تعلق انڈر ورلڈ گینگسٹر سے تھا۔

Bratva روس (رشیا) کی ایک اب سے طاقتور کرائم تنظیم تھی جو ہر
طرح کے کرائم کو سرانجام دیتے تھے۔ میکس لیو جب اٹلی مافیا کے ہیڈ بنے

تھے تبھی براٹوا کا نیا ہیڈ ابر شا بنا تھا جس کے تعلقات میکس لیو کے ساتھ بہتر تھے۔ان میں طے پایا گیا تھا کہ یہ لوگ باقی کرائم کریں گے لیکن عورتوں کو اس میں شامل نہیں کیا جائے گا۔جب سے ابر شا کی موت ہوئی تھی اس کا سوتیلا بیٹا ساشا براٹوا کا ہیڈ بنا دیا گیا تھا جس کے آنے سے معلوم ہو گیا تھا کہ اس کے لیے یہ سب بزنس صرف اپنا دل بہلانا ہی تھا۔اس کے آنے سے یہاں ویمن سلیوری بھی شروع ہو گئی تھی لیکن دامیر اور ریان بنا کسی ہیڈ کی مداخلت کے ساشا کو ختم نہیں کر سکتے تھے انہیں پیچھے سے سپورٹ چاہیے تھی کیونکہ براٹوا کا ہیڈ چاہے جیسا بھی ہو اس کی آرمی اس سے وفادار رہتی تھی۔

ساشا عمر میں پچیس سے تیس کے درمیان تھا اس کا مقصد صرف کنٹرول لینا ہی تھا جو وہ لے چکا تھا۔

البانین کا قصہ ابھی تھوڑی دیر کے لیے رکا تھا کیونکہ شاید ان کو اطلاع مل چکی تھی کہ دامیر اور ریان پہلے ہی کسی کی وجہ سے اکٹھے ہیں۔

"آئی تھنک ہمیں ڈریٹا اور سوزین سے پوچھنا چاہیے وہ دونوں علینا کی دوست تھیں شاید کبھی علینا نے فروا کا ذکر کیا ہو ان سے۔" ریان نے کچھ توقف سوچنے کے بعد کہا۔

"میں سر جارج سے کانٹیکٹ انفارمیشن لیتا ہوں۔" دامیر کو اس کی بات کچھ ٹھیک لگی تبھی تائید میں کہا۔

"شاید تمہاری وائف نوٹ نہ کرے لیکن کھانا بناتے تم بہت ہاٹ لگتے ہو۔" ریان نے اتنی سنجیدگی سے بات کہہ کے ایک آنکھ دبائی پھر شاطر مسکراہٹ لیے اس کو دیکھا۔

"گرل فیرنڈ سمجھ رکھا ہے نا تم نے مجھے تمہیں تو لگوں گا۔" دامیر بھی سلگتے ہوئے بولا کہ ریان ہلکا سا ہنس دیا۔

"اگر علینا کی یادداشت واپس آگئی!" ریان کی اچانک کہی بات پہ دامیر کے ہاتھ ایک پل کو ساکت ہوئے پھر لاپرواہی سے کندھے جھٹکے۔

"تو۔۔۔!"

"تم بھول رہے ہو، اس سے پہلے تم اس کے لیے ایک قاتل اور نفرت کے قابل انسان رہے ہو۔" ریان نے یاد دہانی کروائی۔

"نفرت بدل بھی جاتی ہے۔" دامیر بے ساختہ بولا پھر احساس ہونے پہ ریان کو دیکھا جس کی آنکھوں میں معنی خیز چمک تھی۔

"اس کی یادداشت واپس آنے سے پہلے ہی میں اس کو خود سے محبت کرنے پہ مجبور کر دوں گا۔" ایک دم ہی دامیر کی آواز میں دہشت لوٹ آئی اس نے سرد لہجے میں کہا۔ آنکھوں میں ایک تاثر ابھرا جو اپنی ملکیت ظاہر کرنے کا تھا۔ ریان نے نوٹ کیا وہ چند دن میں ہی علینا کو لیے حساس ہو رہا تھا۔

"علینا خود بھی چاہے تو دامیر آر سے اب دور نہیں جا سکے گی۔ اس کی زندگی مجھ سے جڑ چکی ہے، چاہے اب یا بعد میں اس کو قبول کرنا ہو گا۔" دامیر اٹل لہجے میں بولا۔ سرد سپاٹ لہجہ سنتے ریان نے ستائشی انداز میں سر ہلایا۔

"اور اگر وہ نہ مانی تو۔۔" ریان نے فرضی بات کہی لیکن دامیر کے تاثرات سے واضح تھا کہ اس کو یہ بات بالکل پسند نہیں آئی تھی۔

حنہ نہ مانی تو۔" دامیر کے لبوں پہ ایک شاطر مسکان نمودار ہوئی، اس کی" آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے پوچھا۔

ریان نے گہرا سانس لیا پھر جب بولا تو الفاظ میں برفیلا پن تھا۔

"واپس جانے کا کوئی رستہ نہیں۔"

اس کے پاس کوئی چوائس نہیں ہو گی میرے علاوہ۔" دامیر نے پر سکون" انداز میں کہا اور کھانا سرو کرنے لگا۔

مجھے ڈائمنڈز کی ڈیلینگ میں جانا ہے، میکس نے کہا کہ حنہ کو بتائے بغیر میں" یہ کام کروں۔ اس کو وہ ڈیلینگ کے لیے نہیں بھیج سکتے ابھی۔" ریان نے کھانے سے فارغ ہوتے کہا۔

"!گڈ فار یو" (Good for you)

اب تک کی وہ تین ڈیل کر چکی ہے اور میرے لیے شاکنگ تھا کہ وہ ساؤتھ افریکہ بھی جا چکی ہے ڈیلینگ کرنے۔" ریان نے ستائش بھرے انداز میں کہا۔ بات کرتے اس کے لہجے میں حنہ کے لیے فخر نمایا تھا۔

"شی از سچ آ ڈائنامائٹ (She's such a Dynamite)۔"

ریان کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی حنہ کو سوچتے۔

"تب تک مجھے لگتا ہے کہ ہمیں ساشا پہ نظر رکھنی چاہیئے، کارٹیل اور شپمنٹس کا بھی ہمیں پتا ہونا چاہیئے۔" دامیر نے سوچتے ہوئے کہا کیونکہ یہاں ان کے ہوتے ہوئے وہ ویمن سلیوری نہیں ہونے دینے والے تھے۔

"میکس لیو سے اس بارے میں میٹنگ ارینج کرتے ہیں۔" ریان نے حامی بھری اس بات پہ۔

اگر میکس بھی ساشا کے خلاف ہوا تو وہ لوگ ایک جنگ پلین کر سکتے تھے لیکن ریان کی شادی کے بعد۔ براٹوا پہ ہاتھ ڈالنا آسان کام نہیں تھا لیکن ساشا جیسا کمزور کھلاڑی سامنے موجود ہو تو وہ ان کے لیے مشکل بھی نہیں تھا۔ اس کام کے لیے کراؤنڈ ہیڈ کی وہ لوگ مدد لے سکتے تھے۔

اس سے پہلے ریان کو ڈائمنڈ کی ڈیلوری پہچانی تھی۔ان کا کام یہ نہیں تھا لیکن آلائنس کے طور پہ ریان بلڈ ڈائمنڈ کے بزنس میں شامل تھا اب۔اور یہ آلائنس حنہ کی شادی کے طور پہ تھی جو ریان نے خود طے کی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دامیر اپنے کمرے میں کھڑا موبائل پہ آئی میل چیک کر رہا تھا۔اس کا ارادہ شاور لینے کے بعد سونے کا تھا لیکن اس سے پہلے علینا کو بھی دیکھنا تھا۔ موبائل کو سائیڈ ٹیبل پہ رکھنے کے بعد اس نے ویسٹ بینڈ سے اپنی گن نکالے اس کو بھی سائیڈ پہ رکھا جب دروازے پہ دستک ہوئی۔ریان ہوتا تو بنا اجازت لیے اندر آجاتا چاہے وہ کسی بھی حالت میں ہوتا۔حنہ خود کمرے میں نہ آتی بالکہ باہر ہی اس سے بات کر لیتی تو دروازے تک کون آیا تھا۔علینا کا ابھی تصور نہیں آیا تھا کیونکہ اس کے مطابق وہ آرام کر رہی ہو گی۔

دامیر نے وقت دیکھا جہاں پونے دو ہو رہے تھے۔ماتھے پہ بل لیے اس نے دروازہ کھولا تو سامنے علینا کھڑی تھی۔اس کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ ڈری تھی۔

دامیر کو دیکھتے علینا نے رکی سانس بحال کی۔

"علینا! کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟" دامیر نے فوراً اس کے گرد بازو رکھتے باہر راہداری میں جھانکا۔

"وہ میں۔۔۔میں۔۔" اس کی آواز بھی کانپ رہی تھی۔دامیر کو اندر لایا اور خود ایک بار باہر ہو کے چیک کیا سب۔سب نارمل تھا۔

"کچھ بھی نہیں ہے باہر ریلیکس۔" اسے لگا کہ شاید کسی آہٹ سے ڈر گئی ہو لیکن علینا نے نفی میں سر ہلایا۔

"مجھے نیند نہیں آرہی تھی اور اکیلی تھی میں۔" علینا نے تھوڑا شرم سار ہوتے کہا جیسے اس نے کوئی غلطی کی ہو۔

دامیر جانتا تھا کہ دو تین دنوں سے حنہ اس کے ساتھ سو رہی تھی تو کیا آج حنہ نہیں تھی۔

"آدھر بیٹھ جاؤ گھبرانے کی بات نہیں ہے سب ٹھیک ہے۔" دامیر نے اس کا ہاتھ تھامے حوصلہ دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جب بھی وہ خوف کے زیر اثر آتی تھی اس کی سانس بے ترتیب ہو جاتی تھی، کچھ منٹس پہلے وہ ایسی ہی حالت میں تھی۔

"حنہ کہاں ہے؟" علینا نے کمرے میں ادھر اُدھر دیکھتے پوچھا جیسے وہ یہاں رہتی ہو۔

"حنہ میرے کمرے میں نہیں رہتی۔" دامیر نے مبہم مسکراہٹ لیے کہا وہ خوامخواہ ہی شرمندہ ہو گئی اپنے سوال پہ۔

"میرا مطلب وہ آج آئی ہی نہیں روم میں۔" علینا نے اپنی بات اور آنے کا مقصد واضح کیا۔

شاید ریان کے ساتھ کہیں گئی ہو۔ تم یہاں آرام سے رہ سکتی ہو۔ لیٹ جاؤ۔" دامیر اس کا ہاتھ تھامے بیڈ تک لے جانے لگا لیکن علینا نے قدم آگے نہ بڑھائے۔

"مجھے میرے روم میں جانا ہے۔۔" علینا نے جھجک کے کہا لیکن دامیر نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا کہ پھر یہاں کیوں آئی تھی۔

"کیا تم میرے کمرے میں آ سکتے ہو جب تک حنہ نہیں آ جاتی؟" علینا اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی لیکن کمرے کا پورا جائزہ لے رہی تھی۔

"ہاں شیور۔" دامیر بنا دیری کے راضی ہوا تو نرم مسکراہٹ علینا کے لبوں پہ پھیل گئی۔

ایک بات کی شروعات تو ہوئی وہ اس پہ یقین کرتی تھی اور اس سے تحفظ چاہتی تھی۔ دامیر یہ سوچ آتے ہی اندر تک سرشار ہو گیا۔ اس کے قریب رہنے کا موقع وہ چھوڑ نہیں سکتا تھا۔

علینا کو لیے وہ اس کے روم میں آیا اور دروازہ بند کیا۔

تم ریلیکس رہو میرے ہوتے ہوئے کچھ نہیں ہو گا۔" دامیر نے سنجید گی سے کہا۔علینابیڈ پہ بیٹھی جب دامیر نے مزید کہا۔

سونے سے پہلے مجھے شاور لینے کی عادت ہے تو میں شاور لے لوں۔" دامیر نے کہتے ہی بنا علینا کی موجود گی کی پرواہ کیے اپنی شرٹ اتارے اس کو سائیڈ پہ رکھا اور باتھ میں چلا گیا۔

اس کے عمل پہ تو کچھ دیر علینا سانس روکے بیٹھی رہی اس کو سمجھ ہی نہیں آیا کہ ایسے کیوں بیٹھی ہے اس کو اب لیٹنا چاہیے۔شاید دامیر کے ساتھ اس کا تعلق کافی گہرا رہا ہو لیکن ابھی علینا کے لیے یہ پہلی بار ہی تھا کہ دامیر اس حالت میں اس کے سامنے موجود تھا۔

دامیر شاور لیے ٹراؤزر میں ہی واپس آیا جبکہ علینا نے دیکھنے سے گریز ہی کیا۔ اس کو ایک منٹ کا کہہ کے فوراً روم میں واپس گیا۔علینا لیٹنے کے لیے اٹھی اسی لمحے دامیر اندر داخل ہوا اور اس کی نگاہوں سے بچائے اس نے گن بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کے پاس رکھ دی۔

لائٹ بند کرتے دامیر خود بھی بیڈ پہ آنے لگا جب علینا بے ساختہ بول اٹھی۔

"تم بیڈ پہ کیوں؟؟" اس نے کنفیوز ہوتے پوچھا، دامیر کے ماتھے پہ نا سمجھی سے بل واضح ہوئے۔ علینا کے مطابق وہ صوفے پہ آرام کر سکتا تھا۔

"سونا نہیں کیا میں نے؟" وہ ہنس کے بولا، علینا کا خو بخود سر نفی میں ہل گیا جس پہ دامیر نے آبرو اچکائے۔

"میرا مطلب جب تک حنہ نہیں آتی تم تب تک یہاں ہو تو سونا کیوں ہے وہ بھی بیڈ پہ۔" علینا نے تیزی سے اپنی بات مکمل کی اور اس کے تاثرات دیکھنے لگی جو سنجیدہ تھے۔

"کچھ نہیں ہو گا لٹل وائف۔ پر سکون ہو کے سو جاؤ، تمہیں ٹائم دیا ہے تو اپنی بات سے نہیں پھروں گا۔" دامیر کی بات پہ جہاں علینا سرخ ہوئی وہیں دامیر بنا کسی دیری کے کنفرٹر اوڑھے لیٹ بھی چکا تھا۔ علینا تذبذب کا شکار خود بھی سکڑ کے لیٹ گئی جب دامیر نے آہستہ سے اس کے سر کے نیچے اپنا بازو گزارا اور دوسرے بازو سے اس کی کمر کے گرد حصار باندھا۔

علینا کی پشت دامیر کے سینے سے لگی تھی۔علینا کو عجیب تو نہیں لیکن گھبراہٹ نے آکے گھیر لیا تھا۔اس طرح وہ پہلی بار کسی کے قریب ہوئی تھی اور دل کی دھڑکن بھی تیز ہو رہی تھی۔

”گہرے سانس لو علینا، اور آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرو۔میں تمہارے پاس ہی ہوں۔“گھبراہٹ کے مارے علینا کے بدن کا لرزنا دامیر محسوس کرتے سرگوشی میں بولا۔علینا نے محض سر ہلانے کی کوشش کی۔

اس کے کندھے کا زخم مندمل ہو رہا تھا جبکہ بازو اور کمر میں اکثر درد شروع ہو جاتی تھی۔وہ دوسری طرف کروٹ لیے لیٹی تھی۔

پہلے وہ اکیلے ہونے کا سوچتے سو نہیں پاتی تھی اور اب دامیر کے ساتھ ہونے کی وجہ سے سو نہیں پا رہی تھی۔

”حنہ کب آئے گی واپس؟“جب کوشش کے باوجود اس کو نیند نہ آئی تو اس نے کمزور آواز میں پوچھا کہ دامیر بند آنکھوں ساتھ مسکرا دیا۔

میرا قریب رہنا اچھا نہیں لگ رہا کیا، ہم تو اس سے بھی زیادہ قریب ” تھے۔۔اتنے کے میری قربت میں تمہیں سانس لینے میں بھی دقت ہوتی تھی۔“ دامیر سرگوشی میں کہہ رہا تھا اور اس کے کہے جانے والے الفاظ سے علینا کی بچی کچی ہمت بھی جواب دے رہی تھی۔ دل کے ایک کونے میں وہ پچھتا رہی تھی کہ کیوں دامیر کو کہا اس کے روم میں آئے۔

دامیر کے لبوں پہ شاطر مسکان تھی، علینا کے چہرے کا رنگ سوچتے اس نے مزید اپنے بازو کا حصار تنگ کیا اور اس کے بالوں کی خوشبو کو ناک کے نتھنوں کے زریعے خود میں سمایا۔

دامیر۔۔۔!“ علینا ہلکا سا منمنائی۔”

یس وائف!“ اس کے جواب میں ہی جتانا تھا کہ وہ اس کی بیوی تھی۔”

حنہ آگئی ہے شاید۔۔“ اپنا آپ اس سے دور کرنا چاہا۔”

وہ یہاں نہیں آئے گی سو جاؤ۔" دامیر نے نرمی سے اس کے کندھے پہ ہونٹ رکھے اور بالوں میں ہولے سے انگلیاں چلانے لگا تاکہ وہ پر سکون ہو کے نیند میں چلی جائے۔

ایسا نہیں تھا کہ علینا کو اس سے کراہیت ہو رہی تھی یا دامیر کے لمس سے وحشت تھی۔ اس کے پاس آنے سے تحفظ ملا تھا لیکن اس لمس کو وہ پہلی بار محسوس کر رہی تھی تو گھبراہٹ فطری تھی۔ دامیر کی بات پہ اس بے خود کو حوصلہ دیا کہ وہ پہلے بھی ساتھ تھے اور ایک بہترین کپل تھے۔ ان سب چیزوں کو اسے نارمل سمجھنا چاہئے تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

روس کی سڑکیں اس وقت لوگوں کی چہل پہل سے مصروف تھیں۔
روشنیاں اپنے عروج پہ تھیں، بے باک قہقہے گونج رہے تھے۔

ایسے میں وہ ٹخنوں تک آتی سرخ رنگ کی ڈریس پہنے ہوئے تھی۔ گہرے بھورے بالوں کو ہلکا سا کرل ڈالے کمر پہ بکھیرا تھا۔ ایک ہاتھ میں فینسی کلچ پکڑ رکھا تھا۔ خوبصورت چال چلتے لوگوں کی بیچ سے گزرتی وہ پر اعتمادی کا مجسمہ لگ رہی تھی۔ اس نے آس پاس لوگوں پہ نظریں دوڑائی ہر کوئی اپنے آپ میں مصروف تھا۔ ایک جگہ پہ رکتے اس نے اپنا موبائل نکالا۔ چہرے پہ بے زاریت کے تاثرات ابھرے۔

ناٹ اگین۔۔!" وہ بڑبڑائی اور موبائل واپس رکھتے پھر سے چلنا شروع" ہوئی۔

اس نے ایک کیب بک کروائی اور کیفے میں اینٹر ہوئی۔ پانچ منٹ بعد ہی کیب پہنچ گئی۔ سر پہ بلیک ہیٹ پہنتے کیب کا دروازہ کھولے پچھلی سیٹ پہ بیٹھی۔ بیٹھتے اس نے اپنے ہاتھوں پہ سیاہ دستانے پہننا شروع کیے۔ ایک نظر مڑ کے پیچھے دیکھا پھر ایک ہلکی مسکان لبوں پہ سمائی اور ٹیک لگائے بیٹھی۔

پندرہ منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ ایک بلڈنگ کے باہر رکی اور پیمنٹ کرتے وہ باہر آئی۔ جب وہ باہر نکلی تو اس کے پاس ایک درمیانہ سوٹ کیس موجود تھا۔ اپنے بالوں کو چہرے کے اطراف میں سیٹ کرتے اس نے آس پاس دیکھا۔ پھر بلڈنگ کے ریسیپشن تک آئی۔

ٹک ٹک ہیل کی آواز پیدا کرتے رات کے اس پہر وہ ناز کی دکھاتے وہاں پہنچی اور اپنی طرف سے غیر ملکی بننے کی کوشش کی جو سیاحت کے لیے یہاں آئی تھی۔

آپ کی آئی ڈی پاسپورٹ میم ؟''اس کا نام درج کرتے لڑکی پروفیشنل'' انداز میں بولی کہ اِس نے بے چارگی والا منہ بنایا۔

دراصل میں یہاں کل ہی آئی ہوں۔ میرا سامان مجھے ائیرپورٹ پہ نہیں ملا،'' اس کو کوئی اور اپنا سمجھ کے لے گیا ہے۔ اس میں میرے سارے ڈاکومینٹس تھے۔'' وہ جھجک کے بولی کہ ریسیپشنسٹ نے بغور اس کے حلیے کو دیکھا۔ سر

پہ ہیٹ، ہاتھوں پہ دستانے اور آنکھوں پہ بڑا سیاہ چشمہ، گہرے بھورے بال چہرے کے اطراف میں۔ وہ فرنچ عورت کا خاکہ پیش کر رہی تھی۔

"آپ یہاں کی نہیں ہیں؟" اس نے تصدیق چاہی جواباً وہ اثبات میں سر ہلانے لگی۔

"آپ جانتی ہیں آپ ابھی فائیو سٹار ہوٹل میں موجود ہیں، آپ کو کہیں اور جانا چاہیئے تاہم آپ کو روم نہیں دے سکتے۔" لڑکی مسکراتی ہوئی اس کو انکار کر گئی کہ مقابل کے چہرے پہ مایوسی در آئی۔

"بس ایک رات کی ہی تو بات ہے، میں نے رپورٹ کروادی ہے مجھے ایک دو دن تک سامان مل جائے گا میں پیمنٹ کر دوں گی لیکن پلیز مجھے آج کی رات یہاں رکنے دیں۔ میں اس علاقے میں کسی کو جانتی بھی نہیں اور رات بھی کافی ہو گئی ہے۔" اس نے اپنی بے بسی ظاہر کی تو رسیپشنسٹ خاموش ہو گئی۔ مینیجر کا نمبر ڈائل کرتے اس نے انتظار کرنے کو کہا تاکہ وہ خود یہ معاملہ دیکھ لیں۔ اس لڑکی کو ترس سا آ گیا تھا تبھی وہاں لابی میں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ سہج

کے چلتی ہوئی وہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے صوفے پہ بیٹھی کہ اس انداز سے اس کی پنڈلیاں واضح ہونے لگیں۔

لابی کی دوسری سائیڈ پہ تین سوٹڈ بوٹڈ لوگ موجود تھے جن کے ہاتھ سے لے کر گردن تک ٹیٹو نظر آتے تھے۔ بالکل چھوٹے بال اور کانوں میں بالی وہ اس کو بغور دیکھ رہے تھے۔ نامحسوس انداز میں اس نے اپنا رخ تبدیل کیا کہ ان کی طرف پشت ہو گئی۔

جی محترمہ !" ایک درمیانی عمر کا آدمی اس کے سائیڈ پہ آ کے رشین میں بولا" کہ وہ ناسمجھی سے کھڑی ہو گئی۔

سوری؟" چہرے پہ الجھن کے تاثرات ابھرے۔"

آپ کو کیا مدد چاہیے ؟" اب کہ اس نے انگلش میں بات کرنا شروع تو" مقابل نے سمائل پاس کی۔

"مجھے آج رات کاٹے چاہئے، میں آپ کو پیمنٹ مکمل دوں گی لیکن ڈاکومینٹس میرے پاس نہیں ہیں۔" وہ کھڑے ہوتے ہوئے بے بسی سے بولی تو مینیجر نے سر اثبات میں ہلایا۔

"آپ کے پاس آپ کا موبائل وغیرہ!" مینجر نے اس کی تیاری دیکھتے پوچھا۔

"نہیں! وہ بھی چیزوں میں گم گیا۔ میں یہاں ایک آفیشل پارٹی کے سلسلے میں آئی تھی، یہ سب انہوں نے ارینج کیا تھا، میں پولیس سٹیشن سے سیدھا یہی آئی ہوں۔" ان کو یقین دلوانے کے لیے وہ جلدی سے بولی اور اپنے کپڑوں کی جانب اشارہ کیا۔

"اگر رات نہ ہوتی تو میں یہاں ہرگز نہ آتی مجھے۔۔۔" ابھی وہ بات کر رہی تھی کہ ان تینوں لوگوں میں ایک ان کے قریب چلا آیا۔

"کوئی مسئلہ ہوا ہے کیا؟" وہ مسکرا کے پوچھنے لگا تو مینیجر نے اس کو سب بتایا۔

"یہ کوئی ایشو نہیں ہے وہ بھی ایک خوبصورت لڑکی کے لیے، آپ ان کی بکنگ ہماری طرف سے کر دیں۔" لڑکے نے مینیجر سے سنجیدگی سے کہا اور پیمنٹ کے لیے ایک کارڈ ان کو تھمایا جس کو لیتے وہ فوراً تھام گئے اور ایک کی کارڈ لڑکی کو لا تھمایا۔

"آپ کا بہت شکریہ اگر آپ نہ ہوتے تو میں کہاں جاتی۔" کارڈ تھامتے وہ مشکور ہوتی بولی۔

"یہ تھینکس آپ ہمارے باس سے کیجیے گا انہوں نے ہی آپ کے لیے روم ارینج کیا ہے۔" لڑکا اتنا کہہ کے اس کو چلنے کا اشارہ کرنے لگا۔ اس نے جھک کے اپنا سوٹ کیس تھامنا چاہا جس کو وہ لڑکا تھام گیا۔

لفٹ میں اینٹر ہوتے اس کے تاثرات سنجیدہ ہوئے تھے۔

اپنا فلور آتے ہی اس نے ان کا شکریہ ادا کیا جو اس کے بھائی بن کے اس کے روم تک چھوڑنے آئے تھے۔

کی کارڈ سوائپ کرتے اس نے اپنا سوٹ کیس تھاما، سیدھے ہاتھ کے دستانے کو منہ میں لیے اس نے اتارا اور اندر بڑھ گئی۔

اس آدمی نے اس کو دستانے اتارتے دیکھا جب اس کی نظر اس کے صاف بازو پہ بنے ٹیٹو پہ گئی۔ کہنی پہ پاس ایک ٹیٹو تھا جس کا آدھا حصہ نظر آیا تھا جیسے کسی چیز کا ہینڈل تھا وہ، اس سے پہلے وہ غور کرتا حنہ روم میں جا چکی تھی۔

روم میں آتے ہی اس نے گہرا سانس بھرا، دستانے اتارے، گلاسز ہٹائیں۔

ایک تیز نظر گھماتے پورے سویٹ کا جائزہ لیا۔

چھوٹا سا لونگ روم، باتھ، بیڈ روم اور ایک لونگ روم میں چھوٹا سا کیچن ایریا بھی تھا لیکن وہاں بس کافی میکر اور جارز ہی رکھے تھے۔

اس کو معلوم تھا کہ روم اس کو مل جائے گا تبھی پلیننگ کے تحت یہاں آئی تھی۔

سب سے پہلے اس نے سارے سویٹ کو ٹھیک سے چیک کیا، پردے برابر گرائے۔

اپنا سوٹ کیس کھولا اور اس میں سے اپنا لیپ ٹاپ نکالا۔ اپنا موبائل اس نے ابھی تک سوئچ آف کر رکھا تھا۔

لیپ ٹاپ آن ہوتے ہی اس نے اپنی میلز چیک کیں۔ کسی ٹائم ٹیبل کا چارٹ موجود تھا ساتھ لوکیشن بھی مینشن تھی۔

آج رات اس کا یہاں آنا ضروری تھا، دامیر اور ریان کو بنا بتائے وہ گھر سے نکلی تھی۔ ڈارک ویب کھولے مزید ڈیٹیلز دیکھنے لگی ساتھ ہی لیام کو سکائپ پہ کانٹیکٹ کیا۔

موبائل تو آن کرو کبھی بھی رابطہ کرنے کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔" لیام" نے معلومات دینے کے بعد ناراضگی سے کہا۔

کر دوں گی کچھ دیر تک۔" لاپرواہی سے بولی۔"

بالوں کو کلر کروایا ہے؟" لیام نے اس کو سنجیدہ دیکھتے کہا، اس کے بال سیاہ" تھے اور ابھی گہرے بھورے وہ بھی ہلکے کرلز کے ساتھ۔ اس سے پہلے کہ حنہ جواب دیتی اس کے دروازہ پہ ناک ہوا۔

جلدی سے اپنے گلوز واپس پہنتے اپنا لیپ ٹاپ سوٹ کیس میں رکھتے دروازے تک آئی اور ہلکا سا کھولا۔

وہی ٹیٹو والا آدمی ہاتھ باندھے کھڑا تھا، حنہ نے زبردستی کی مسکان سجائے اس کو دیکھا۔

"ہمارے باس آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔" اس نے پیغام دیا۔

"مجھ سے کیوں؟" چہرے پہ حیرانگی لائے پوچھنے لگی۔

"اوکے تو یہ پلین سے ہٹ کر ہو رہا ہے اب۔" حنہ نے دل میں سوچا جب اس آدمی نے بتایا کہ وہ اپنے مہمان سے ملنا چاہتے ہیں بس۔

حنہ جانتی تھی کہ یہ کتنا ملنا ہوگا، ضبط کرتے اس نے حامی بھر لی۔ انکل میکس کو معلوم ہوتا کہ وہ کہاں پر تھی تو خود اس تک پہنچتے اس کا قتل کر دیتے۔ ایک پل کو اس کا دل گھبرایا پھر ہمت کرتے وہ روم سے باہر آگئی۔ اس نے لیپ ٹاپ کو لاک رکھا تھا، باقی صرف ٹی شرٹ اور ٹراؤزر ہی موجود تھا اس کے

سوٹ کیس میں۔ اگر وہ لوگ اس کے بیگ کو چیک بھی کرتے تو کچھ خاص نہ ملتا۔

بلیک ہیٹ پہنتے وہ باہر آئی اس کے ساتھ چلنے لگی۔ لفٹ میں جاتے ہی اس کے وی آئی پی سیکشن پریس کیا۔ آفکورس اس کا باس کسی سویٹ میں کیوں رہنے والا تھا۔

لفٹ کا دروازہ کھلتے وہ دونوں ایک لگژری اپارٹمنٹ میں موجود تھے جہاں اینٹر ہوتے ہی تیز شراب کی بو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی۔

اس کو لونگ روم کے صوفے پہ بیٹھنے کا اشارہ کرتے خود سائیڈ پہ مؤدب بنا کھڑا رہا۔

اس نے غلطی تو نہیں کر دی تھی یہاں آ کے۔"دل سے آواز سنائی تھی" جس کو وہ جھٹک بیٹھی۔

اچانک ایک سلائڈنگ ڈور کھلا اور پینتیس سالہ مرد وہاں سے اس کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کی گردن کیا اس کے چہرے کا آدھا حصہ بھی ٹیٹو سے بھرا

تھا۔ ہاتھوں پہ پھول، گنز اور رشین زبان میں لکھا ہوا کچھ ہر جگہ ٹیٹو۔ حنہ کو کراہیت سی محسوس ہوئی۔

اس وقت وہ براٹوا کے ہیڈ کے سامنے موجود تھی۔ ہونٹوں پہ زبردستی مسکان سجائے وہ بیٹھی رہی۔ ایسا کبھی بھی ممکن نہیں تھا کہ وہ اس کے احترام میں کھڑی ہوتی۔

مائی سیلف ساشا۔"اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ حنہ نے ایک نظر اس کے " ہاتھ کو پھر اس کے چہرے کو دیکھا۔ وہ ایک عجیب مخلوق لگ رہی تھی اس وقت۔ سر پہ چھوٹے بال اور ٹیٹو سے بھرا چہرہ۔ ضرور اس کا پورا جسم بھی ایسا تھا۔

حنہ نے ایک سیکنڈ کے لیے بھی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں رہنے نہ دیا اور واپس کھینچ لیا۔

"روز! روز فرانسس۔" (Rose Frances)

"سنا ہے یہاں پہ مہمان ہیں آپ؟" وہ اس کے سامنے ہی بیٹھ گیا تھا اور اپنی نظریں اس پہ ٹکائے پوچھا۔ حنہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"بتایا تھا مجھے مینیجر نے کہ کیا مسئلہ پیش آیا تھا۔ تم مجھے بلا جھجک بتا سکتی ہو۔ تھوڑی دیر میں ہی حل ہو گا سب۔" ساشا اس پہ مہربان تھا تو اس کا مطلب بھی حنہ کو سمجھ آ رہا تھا۔

ساشا اسے پہچانتا نہیں تھا کیونکہ دنیا والوں کے لیے وہ ایک سوشیولیٹ تھی۔

"کہاں سے آئی ہو تم؟" ساشا کی نظروں میں خباثت چمک رہی تھی۔ حنہ نے یہاں اپنا آپ کور کر رکھا تھا۔

"میں فرانس سے ہوں، پارٹی اٹینڈ کرنے آئی تھی۔" حنہ نے کہا تو ساشا نے اثبات میں سر ہلایا۔

"پارٹی، اب تو روز ہوا کرے گی۔" وہ ذو معنی بولا کہ حنہ نے ناسمجھی سے دیکھا۔

اکیلی میں تھکی ہوں تو آرام کرنا چاہتی ہوں۔" اس سے پہلے کہ ساشا مزید"

کوئی بات کہتا حنہ کھڑی ہوتے بولی۔ ساشا بھی کھڑا ہوا۔

"اور آپ نے میرے لیے روم ارینج کیا اس کے لیے تھینکس۔"

اس کی کوئی بات نہیں تم جب تک چاہو یہاں رہ سکتی ہو۔ کوئی کچھ بھی نہیں"

پوچھے گا تم سے۔" ساشا جلدی سے بولا کہ حنہ محض سر ہلا گئی۔

جاؤ میم کو چھوڑ آؤ روم میں۔" اپنے اسی گارڈ سے بولا جو حنہ کو لیے لفٹ"

تک آیا۔

حنہ کی انر فیلنگس اس سے کہہ رہی تھیں کہ وہ پھنس چکی ہے اب۔

دل کو آگ لگا کے چلی گئی، بلاؤ اس لڑکی کو اپنا آپ نچھاور کرنے کو تیار بیٹھی"

ہے۔ اس کی قسمت جاگ گئی ہے۔" حنہ کو جاتا ہوا دیکھ وہ خباثت سے اپنے

ایک گارڈ کو بولا اور خود اپنے کمرے کو چل دیا۔

حنہ اس پہ تین حرف بھیجتی ہوئی اپنے سویٹ کو جانے لگی جب گارڈ نے اس کو

مخاطب کیا۔

ہمارے باس کو تم پسند آگئی ہو۔۔" وہ ٹوٹی پھوٹی انگریزی مار رہا تھا جس پہ "حنہ آنکھیں گھما کے رہ گئی۔ اگر وہ پبلک پلیس میں نہ ہوتی تو ضرور اس کو مزا چکھا دیتی۔

لیکن مجھے تو تم زیادہ اچھے لگے ہو۔۔" لفٹ کا دروازہ کھلتے ہی حنہ نے اس کو "ایک آنکھ ماری اور باہر نکلی جبکہ اس کی بات سنتے وہ گارڈ تو جیسے صدمے میں ہی چلا گیا تھا۔ حنہ نے جان بوجھ کے اپنا ایک دستانہ اتارا جس سے اس کی کہنی کے پاس بنا ٹیٹو واضح ہوا۔

بغیر دستانے والے ہاتھ کو وہ ہونٹوں تک لے کے گئی اور ایک فلائنگ کس اس تک اچھالی۔ تمسخر اڑاتی مسکراہٹ لیے وہ اپنی سویٹ میں داخل ہوئی۔ جیسے ہی حنہ سویٹ میں داخل ہوئی وہیں اس گارڈ نے اس کے بازو کی طرف دیکھا۔ وہ ٹیٹو اب واضح تھا۔ ایک خنجر۔

لڑکیاں بھی عجیب ٹیٹو بنواتی ہیں۔" خباثت سے مسکراتے ہوئے وہ واپس "جانے لگا۔

لیکن اگر وہ جان لیتا کہ ایسا ٹیٹو کس نے بنوایا تھا تو اس کے بارے میں اپنے نیک خیالات کو ذہن میں سوچنے کی غلطی نہ کرتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

لائٹس بند تھیں جبکہ وہ جانے سے پہلے ایسے ہی چھوڑ گئی تھی روم پھر بند کیسے ہوئیں۔ایک تو سٹریس ہو رہا تھا پھر الجھن الگ سے ہو رہی تھی۔اس نے لائٹس آن کیں اور اپنے کمرے کی طرف بڑھی وہاں بھی اندھیرا تھا۔

لائٹ کو جلاتے ہی اس کی نظر سامنے بیڈ پہ گئی جہاں وہ اپنا سوٹ کیس رکھ کے گئی تھی لیکن اب ایک چیخ برآمد ہوئی اور اس نے سختی سے آنکھیں میچیں خود کو سنبھالا اور گہرا سانس بھرا۔

ہیلو ملیشکا!" اس کا کلچ تھامے ہوا میں اچھالتے اس نے سکون سے کہا کہ" ایک غصے کی لہر حنہ کے جسم میں سرائیت کر گئی۔

”میں پوچھ سکتا ہوں کہ یہاں کیا کر رہی ہو؟“ ریان نے گہرے آنکھیں اس پہ ٹکائیں۔ لہجہ نرم تھا مگر تاثرات نہیں۔ حنہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ ابھی وہ کتنا غصہ ضبط کر کے بیٹھا تھا۔

”تمہیں مجھ سے کوئی سروکار نہیں ہونا چاہیے۔“ حنہ سرد لہجے میں بولی اور آگے بڑھتے اس سے اپنا کلچ لینا چاہا۔

”مجھے اسی دن سے سمجھ جانا چاہیے تھا کہ تم کون ہو۔“ کلچ کو اس کی پہنچ سے دور کرتے وہ نیم دراز ہوا۔ اشارہ اس کے بازو کی طرف تھا۔ ریان ڈی کے لیے مشکل نہیں تھا یہاں آنا اسی لیے حنہ نے اس بارے سوچنے میں وقت ضائع نہیں کیا۔ وہ پہلے ہی اس کا پیچھا کر رہا تھا۔

حنہ اس کو خاموشی سے گھورنے لگی جب ریان ایک جست میں اٹھتا اس تک آیا اور اس کی گردن کو اپنی گرفت میں لیا۔

”مجھے اپنی بات دہرانے کی عادت نہیں ہے ملیشکا، لیکن میں اپنی ملکیت پہ کسی دوسرے کی نگاہ برداشت نہیں کر سکتا۔ میں ہرگز نہیں چاہوں گا کہ مجھ

سے جڑا کوئی شخص خود کو مصیبت میں ڈالے۔۔" اس کی گہری آنکھوں میں دیکھے برفیلے لہجے میں بولا کہ اس کا سرد پن حنہ کو جھر جھری لینے پہ مجبور کر گیا۔

حنہ نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پہ رکھا، گرفت سخت نہیں تھی تو اس نے ہاتھ جھٹک دیا۔

میں تم جڑی نہیں ہوں یہ مت بھولو کہ میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے۔""

حنہ نے اپنے درمیان موجود ایک قدم کا فاصلہ بھی ختم کیا کہ اب وہ دونوں بالکل قریب کھڑے تھے اتنا کہ ایک دوسرے کی سانس تک محسوس کر سکتے تھے۔

حنہ کا قد ریان سے تھوڑا ہی چھوٹا تھا۔

اس کی اٹھی ہوئی تھوڑی کو دیکھتے ریان کے چہرے پہ معنی خیز مسکراہٹ در آئی کہ بے ساختہ ہی نظر اس کے لبوں تک گئی۔ سرخ رنگ میں لپٹے ہونٹ۔

تعلق ہوتا تو یہ فاصلہ بھی کب کا مٹا چکا ہوتا میں، وہ وقت بھی دور نہیں۔""

گھمبیر الفاظ میں چھپا مطلب حنہ کے اندر ایک اشتعال بھرپا کر گیا جبکہ اس کی نگاہوں کا سرد پن ایک وحشت پھیلا رہا تھا۔

حنہ نے اس سے فاصلہ بڑھاتے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے اس کو دھکا سا دیا اور خود اپنی چیزیں دیکھنے لگی۔ ریان کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

ریان دوبارہ سے نیم دراز اور اس کی پشت کو گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

بلیک زیادہ اچھے لگتے ہیں!" مسکراتا لہجہ۔ یہ شخص پل میں اپنے تاثرات" بدلتا تھا۔ حنہ جانتی تھی وہ اس کے بالوں پہ تبصرہ کر رہا تھا۔

وہ لیپ ٹاپ کھولے کچھ دیکھنے لگی جب مطلوبہ اشارہ ملتے ہی اس نے سب وائنڈ اپ کیا اور اپنا سوٹ کیس یہیں پہ چھوڑا جس میں ٹراؤزر شرٹ موجود تھی کہ اگر وہ لوگ اس کے پیچھے کمرے تک آتے بھی تو بس کپڑے ہی ملتے۔ لیپ ٹاپ کا بیگ پکڑے اور اپنا کلچ پکڑے وہ باہر جانے کی تیاری کرنے لگی۔ ریان اس کی تیاری دیکھتے بے نیاز سا لیٹا رہا۔

انتظار کرنا ہو سکتا ہے کوئی کالے بالوں والی راہ چلتی رستہ بھول کے آہی جائے گی یہاں، تمہاری رات رنگین کرنے۔" اپنی ہیٹ اور دستانے چڑھائے حنہ اس کو بنا دیکھے کہتی مڑی ہی تھی کہ اس کی بات پہ سلگتے ریان نے اس کا بازو اپنی آہنی گرفت میں لیا۔

"اتنی ہی فکر ہو رہی ہے تو تم کیوں نہیں رک جاتی میری رات رنگین کرنے۔" ایک ایک لفظ چبا کے کہتا وہ حنہ کو سہما گیا تھا کیونکہ اس کا لہجہ پہلے کی نسبت خطرناک تھا۔

"خود کی طرح گھٹیا مت سمجھو مجھے۔" حنہ نے بنا ڈرے کہا اور اپنا بازو چھڑوایا۔

ریان جانتا تھا کہ اس نے وہ بات جان بوجھ کے کہی تھی، خاموش وہ بھی نہیں رہا برابر کا جواب دیتے اس نے آگ لگائی تھی۔ دونوں آگ لگانے میں ماہر تھے۔

اگر اس نے دوبارہ تمہاری طرف دیکھا بھی یا تم اس کے سامنے گئی تو وہ تو" اپنی جان سے جائے گا ہی لیکن تم خود کو مجھ سے نہیں بچا پاؤ گی۔"اس کے بازو کو پھر سے اپنی گرفت میں لیتے قریب کرتے سرگوشی میں الفاظ کہے کہ حنہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جو گہرے رنگ میں ہی گہرائی دکھا رہی تھی۔ موت کی گہرائی۔ وہ صرف الفاظ ادا نہیں کر رہا تھا اپنا ارادہ بتا رہا تھا۔ حنہ سمجھ گئی تھی کہ ریان جان گیا تھا کہ ساشا نے اس کو دیکھ لیا ہے، اس سے ملاقات ہوئی تھی تبھی وہ دھمکی دے رہا تھا لیکن ابھی اس کو دھمکی کا نہیں سوچنا تھا۔ اس کو جانا تھا۔ بنا جواب دیئے اس کی گرفت ڈھیلے پاتے وہ سویٹ سے نکل آئی۔

ریسیپشن پہ لڑکی بدل چکی تھی کہ اس کو کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ پیدل تھوڑا آگے جاتے اس نے ٹرن لیا اور پانچ منٹ کی والک پہ اس کو ایک گاڑی نظر آ گئی۔ وہ مسکرائی لیکن مسکراہٹ سمٹ گئی جب اس کے پاس ہی اس نے ریان کو دیکھا۔

وہ اس سے پہلے یہاں پہنچا تھا۔ جن تھا یا انسان۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک گھنٹہ وہ اپنی گاڑی کے بونٹ پہ چڑھا آنکھیں موندیں نیم دراز تھا۔ اس وقت وہ ایک گودام کے باہر موجود تھا۔ توقع کے مطابق اس کو حنہ سے وہی جملہ سننے کو ملا تھا جو وہ کہتی آئی تھی۔

"میرے کام میں دخل اندازی نہ کرو اور مجھ سے دور رہو۔"

اس کی بات کا احترام کرتے ہوئے اب وہ باہر مزے کر رہا تھا جبکہ گودام کے اندر سے وہ گن فائر کی آوازیں سن سکتا تھا مگر اس کا سکون بلا کا تھا۔ گودام کے دروازے کے قریب سے شور سنائی دینا شروع ہوا تھا۔ یقیناً وہ اب پاس تھی۔

سر کے نیچے بازو ٹکائے ریان نے گن نکالتے اپنے سینے پہ رکھی اور حنہ کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا۔ انتظار کرنا اس کے بس کی بات نہیں تھی تبھی

چھلانگ لگا کے اٹھتا اپنی شرٹ سہی کرنے لگا۔ گودام کا دروازہ کھولتے اس نے اپنی گن سنبھالی۔

حنہ کچھ ہی فاصلے پہ موجود تھی اور اس کے پیچھے دو لڑکیاں تھیں۔ ریان تیزی سے آگے بڑھا اور حنہ کو کور دیا۔

دامیر کو اگر معلوم ہوتا کہ ریان اس کے بغیر لڑنے آیا تو وہ خود اس کا گلا اپنے ہاتھوں سے دباتا۔

یہاں اب بس دو آدمی ہی بچے تھے، حنہ کی گن اس کے پاس نہیں تھی۔

ریان نے ان آدمیوں کی طرف اپنا رخ کرتے نشانہ باندھا اور اس کی جانب گھوما۔

سوری لیکن یہاں میری مداخلت بنتی تھی۔" ایک آنکھ دباتے اس نے کہا" اور حنہ کو باہر کی طرف جانے کا اشارہ کیا۔ اس پہ ایک نظر ڈالتے وہ لڑکیوں کو دیکھنے لگی جن کو وہ ابھی بازیاب کروا کے آئی تھی۔

تھینکس۔" وہ پھولی سانسوں کے درمیان بولی تو ریان نے محض سر ہلایا۔"

ہمیں یہاں سے جلدی نکلنا چاہیے، ان کے لوگ کبھی بھی یہاں آ سکتے ہیں۔" اپنی گن کو ہولڈر میں رکھتے تیزی سے بولا۔ حنہ ان دو لڑکیوں کو آگے چلنے کا کہتی ایک نظر پیچھے دیکھا۔

ایک کے بعد ایک نعشیں گری تھیں۔ یہاں آنے سے پہلے ہی ریان باہر کے گارڈز کا صفایا کر چکا تھا۔ وہ اس کے ہر قدم پہ نظر رکھے ہوئے تھا۔

لڑکیوں کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بٹھاتے خود پسینجر سیٹ پہ بیٹھ گئی۔ ریان ڈرائیو کر رہا تھا اور کہاں جانا تھا یہ حنہ کو معلوم نہیں تھا کیونکہ روس میں اس کا خود کا آنا کم ہی ہوتا تھا۔

لیام کے زریعے اس کو خبر ملی تھی کہ ایک اور نیلامی ہوئی ہے جس میں براٹوا کے ہیڈ کو دو لڑکیاں دی گئی ہیں جو بیس سے پچیس سال کی عمر تک تھیں۔

ساتھ میں اس کو یہ بھی بتایا تھا کہ ساشا آج کی رات اسی شہر میں رکنے والا تھا تو غالباً لڑکیاں بھی یہاں تھیں لیکن کسی اور جگہ۔ اس کو جگہ کا معلوم کرنا تھا تبھی اپنا حلیہ بدلتے اس بلڈنگ میں آئی جہاں ساشا آج رُکا تھا۔ وہ خطرناک

تنظیم کا باس تھا اور اس کے سینکڑوں وفادار یہاں اس وقت اس شہر میں گھوم رہے تھے۔اس تک پہنچنا تو آسان تھا۔حنہ جانتی تھی کہ ساشا کو دونشوں کی لت تھی۔کالا پیسا اور عورت۔ تبھی اس نے ساشا کے سامنے جانے کا فیصلہ لیا۔خود کو اس نے روز بتایا تھا اپنی نقلی شناخت میں اس کے سامنے جانے کی بھی مکمل تیاری تھی۔جب تک حنہ تک وہ پہنچتے تب تک دیر ہو چکی ہو گی۔ کہاں ساشا کے کمرے سے جاتے اس نے گارڈز کو کہتے سنا تھا کہ لڑکیاں رکھی تھیں۔اس سے ملنے کا اس کو ایک فائدہ تو ہوا تھا۔

انہیں خیالوں میں کھوئی تھی جب ریان نے جھٹکے سے گاڑی روکی اور ایک نمبر ڈائل کیا۔کچھ سیکنڈز میں ہی ایک آدمی باہر آتا ہوا دکھائی دیا۔گاڑی کسی سوسائٹی میں آ کے رکی تھی۔

تم دونوں کو کل صبح یہ تمہارے گھروں تک پہنچا دے گا۔"ریان نے ایک نظر پیچھے بیٹھی لڑکیوں پہ ڈالی جو ابھی بھی سہمی ہوئی تھیں۔

یہ میرا نمبر ہے۔ اگر کوئی بھی گڑ بڑ ہوئی تو بلا جھجک مجھے ایک میسج چھوڑ دینا"

ہے، وقت نہیں دیکھنا بس مجھے میسج کرنا ہے۔" ان دونوں کے لیے ریان کی

بات کا یقین کرنا مشکل تھا لیکن کارڈ کو تھام لیا۔

فکر نہیں کرو اس کے ساتھ اِس کی بیوی بھی رہتی ہے۔" وہ دونوں شاید"

ایک لڑکے کے ساتھ نہیں جانا چاہ رہی تھیں۔

حنہ بھی ان کے ساتھ گاڑی سے اتر آئی۔ دونوں لڑکیوں کو دیکھتے اس کے

چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

ایک خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ روسی عورت آتی ہوئی دکھائی دی تو

ریان نے اس کا بھی تعارف کروایا۔ حنہ اس بارے میں بے فکر تھی کیونکہ

ریان دیکھ بھال کے ہی سب کرتا تھا۔

وہ دونوں جب گھر کے اندر گئیں تو ریان ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا۔ حنہ کے

بیٹھتے ہی اس کی گاڑی سٹارٹ کی۔

اس کے ہاتھ میں چاقو تھا جس پہ خون لگا تھا۔اپنی ریڈ ڈریس سے اس کو صاف کرتے اپنی ٹانگ سے کپڑا ہٹایا جہاں اس نے شارٹ ٹائٹس پہن رکھا تھا اور اس میں ہولڈر موجود تھے۔چاقو کو اس میں سیٹ کیا اور باہر دیکھنے لگی۔اب وہ سٹریس فری تھی۔لڑکیاں آزاد تھیں۔ایک پر سکون سانس خارج کرتے اس نے آنکھیں موند لیں۔

مجھے واپس ہوٹل چھوڑ دو۔" یاد آنے پہ حنہ نے کہا لیکن ریان نے ان سنا کر" دیا اور لاپرواہ بنا ڈرائیو کرتا رہا۔

تم نے سنا نہیں مجھے واپس ہوٹل ڈراپ کرو۔"حنہ اس کی جانب گھومی تیز" لہجے میں بولی کہ ریان نے اچانک بریک لگائی جس پہ حنہ کو جھٹکا سا لگا۔سیٹ بیلٹ کی وجہ سے وہ بچ گئی ورنہ نقصان ہو جاتا۔حنہ نے اس کو ایسے دیکھا جیسے وہ پاگل ہو۔

"ڈونٹ یو ڈیئر، اگر تمہاری اس حماقت کی وجہ سے تمہیں کوئی بھی نقصان پہنچا تو آئی سوئیر تم بہت پچھتاؤ گی۔" اس کی گردن کو دبوچے وہ ایک بار پھر وہ بھڑک اٹھا تھا۔

"ریان دہاب۔" اس نے پورا نام لیا کہ ریان ٹھٹکا۔

"مجھ پہ اپنی دھونس جمانا بند کرو۔ تمہارا یہ زور مجھ پہ بالکل بھی نہیں چلنے والا۔" حنہ اس کی گرفت میں مچلتی ہوئی بولی وہ اس کے آگے کمزور بالکل نہیں تھی لیکن ریان کی بازو پہ پکڑ سخت تھی۔

"تم اچھے سے جانتی ہو کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔" ریان نے اس کو وارن کیا، آنکھوں میں شعلے بھڑک اٹھے تھے۔

"ایک عورت کی مرضی کے بغیر اس کو اپنے پاس رکھو گے؟" اس کا لہجہ تمسخر اڑاتا ہوا تھا جبکہ چہرے پہ وہی مسکان ابھری۔

ریان نے ہلکے سے نفی میں سر ہلایا اور اس کو مزید اپنے قریب کیا۔

ہماری شادی متوقع ہے، اس سے بھاگنا کوئی رستہ نہیں تمہارے لیے۔ اس کو قبول کرو ورنہ دوسری صورت تمہیں پتا ہے کہ کیا ہوگا۔" ریان نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے کہا پھر اس کی گردن اور بازو کو اپنی گرفت سے آزاد کرتے اس کی آنکھوں میں جھانکا جہاں غصے کی لہریں موجود تھیں۔

"میں دوسرے راستے کو بخوشی چنوں گی۔" ایک ایک لفظ چبا کے کہتی وہ ریان کے اندر کی آگ کو سلگا گئی۔ خطرناک تاثرات چہرے پہ سجائے وہ اس کو گھورنے میں مصروف تھا جو لاپرواہی سے کندھے اچکا گئی۔

ریان نے گاڑی سیدھا گھر کی ہی راہ لی تھی۔

"لیٹس فائٹ، ڈو اور ڈائی۔" (let's Fight, Do or Die)

گھر میں داخل ہوتے ہی حنہ اس کے مقابل آتی بولی۔ اس کے بھورے بالوں کی وگ اتر چکی تھی، ہاتھوں کے دستانے بھی غائب تھے۔ چہرے پہ ایک خراش کی لکیر تھی۔

حنہ کاانداز چیلنجنگ تھا۔ وہ اس کو لڑنے کی دعوت دے رہی تھی۔ شادی کے معاہدے سے پھرنا بھی موت تھا تو اس نے سوچا کیوں نہ بہتر طریقے سے کیا جائے سب۔

اس کی بات سے واضح تھا کہ وہ کسی بھی صورت یہ شادی نہیں کرنے والی تھی۔

ریان بے ساختہ ہنس دیا جیسے کسی بچے نے لطیفہ سنایا ہو۔ حنہ کے ماتھے پہ بل واضح ہوئے۔

چلو ساتھ مرتے ہیں۔" وہ آنکھ دبا کے بولا کہ حنہ کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔"

بیٹر لک نیکسٹ ٹائم بے بی۔" ریان ہنستے ہوئے اس سے بولا، وہ اس سے" جیت نہیں سکتی تھی چاہے وہ کتنی اچھی ٹریننگ لے کے آئی ہو۔

روم کی طرف جانے لگا جب اس نے علینا کے کمرے کے دروازہ کھلتے دیکھا۔ وہ حیران ہوا پھر معنی خیز سا مسکرایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کا جانے کون سا پہر تھا جب اس کی آنکھ کھلی۔ علینا غیر آرامدہ تھی۔ وہ ایک ہی کروٹ میں لیٹی تھک چکی تھی شاید۔ دامیر اس کے گرد سے بازو ہٹاتے سیدھا ہوا۔

ہئے علینا، تم ٹھیک ہو؟" علینا کی ماتھے پہ بل بنتے دیکھے، چہرے پہ خوف" زدہ تاثرات ابھرے۔ دامیر نے اس کا گال تھپتھپایا۔ شاید وہ کوئی خواب دیکھ رہی تھی جس کی وجہ سے اس کے چہرے کے تاثرات ایسے تھے، وہ ابھی رو دینے کو تھی۔

پرنسس۔۔" دامیر نے زور سے پکارا کہ علینا نے اپنی آنکھیں کھولیں اور" ایک دو گہرے سانس بھرے۔ پاس بیٹھے دامیر کو دیکھا جو متفکر تھا۔

دامیر۔۔" ایک لمحہ کو علینا بھول گئی کہ دامیر اس کے ساتھ ہی تھا۔"

کیا ہوا؟ کوئی برا خواب دیکھا ہے۔" دامیر نے نرمی سے پوچھا۔ ایک ہاتھ" ابھی بھی اس کے رخسار پہ تھا۔ علینا اٹھ بیٹھی اور اثبات میں سر ہلایا۔

"میں۔۔میں بھاگ رہی تھی کوئی تھا میرے پیچھے۔۔"اس کی آنکھوں سے آنسوں نکلنے کو تیار تھے، کافی خوف زدہ نظر آرہی تھی۔

"میں ادھر ہی ہوں تمہارے پاس، کوئی نہیں ہے تمہارے پیچھے۔ تمہیں نقصان پہنچانے کا سوچنے سے پہلے ہی وہ انسان اپنی جان سے جائے گا۔"دامیر نے نرمی سے اس کو اپنے ساتھ لگایا۔علینا نے اپنا ایک بازو اس کے گرد لپیٹا۔

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔"وہ رونے کے درمیان بولی۔دامیر سمجھ گیا تھا کہ وہ اپنا ماضی جانتی تھی لیکن اس کا زکر نہیں کرنا چاہتی تھی ابھی۔

"میں ہوں نا۔جب تک میں ہوں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔"اس نے نرمی سے اس کے بال سہلائے۔بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ایسے ہی علینا کو خود سے لگائے نیم دراز ہوا۔ تھوڑی دیر وہ بے آواز روتی رہی پھر نیند میں جانے لگی۔

اس کے نیند میں جاتے ہی دامیر نے نرمی سے اس کا سر تکیے پہ رکھا اور خود دوسری طرف آگیا۔

خود لیتٹے اس نے جیسے ہی علینا کو قریب کرنا چاہا اس کی آنکھ کھل گئی۔

یہاں آجاؤ۔" دامیر نے اس کو بازو پہ سر رکھنے کا کہا، وہ جھجھکی پھر اس کی" آنکھوں میں دیکھا، یہ چمک وہ دامیر کی آنکھوں میں پہلی بار دیکھ رہی تھی۔

اس کا کسرتی وجود دیکھتے وہ کترائی پھر خود کو اس کے قریب لے آئی۔اس کے کندھے پہ اپنا سر رکھتے پھر جلد ہی نیند میں جا چکی تھی۔دامیر دوبارہ سویا نہیں تھا اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتا رہا تھا۔

شاید ہی کبھی اس نے کسی سے بات کرتے ہوئے اتنی پیار بھرا لہجہ یا نرمی دکھائی ہو جو وہ علینا سے بات کرتے وقت دکھانے کی کوشش کرتا تھا۔

یہ سچ تھا، وہ اپنے لہجے میں پیار لانے کی کوشش کرتا تھا کہ علینا سمجھے وہ واقعی اس سے پیار کرتا تھا۔خواب میں ڈرنا شاید پہلی بار نہیں تھا تبھی حنہ اس کے ساتھ رکتی تھی۔حنہ جانتی تھی کہ وہ ٹھیک سے سو نہیں پا رہی۔لیکن اب دامیر نے فیصلہ کیا تھا کہ علینا اسی کے ساتھ اِس کے کمرے میں رہے گی۔وہ اسے اب خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا۔

کیا میں واقعی اس کو خود سے دور نہیں رہنے دوں گا؟“ ان سوچوں میں اس ” نے خود سے استفسار کیا۔ ہلکا سا سر جھکائے علینا کے سوئے چہرے کو۔ کتنی معصوم تھی وہ۔ ایک پرنسس۔

آخر وہ کیسی ان کی دنیا میں آگئی۔ اس کو تو کہیں فیری ٹیل میں ہونا چاہیئے تھا یہاں شیطانوں کی دنیا میں نہیں جہاں بات بھی پیسا اور گولی کے دم پہ کی جاتی تھی۔ کیا اس خوبصورت مجسمے کو اس کے لیے بنایا گیا تھا۔ تبھی تو وہ اس کے پہلو میں تھی۔ دامیر نے اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کا چہرہ تھام کے بلند کیا اور ہولے سے اس کے لبوں کو چھوا۔

کچھ ہی ہفتوں میں اس کی زندگی بدل گئی تھی اور اب علینا کی بھی بدلنے والی تھی۔

سوچوں کا محور حنہ کی طرف چلا گیا۔ وہ آج علینا کے کمرے میں ٹھہرنے کیوں نہیں آئی تھی۔ موبائل اس کا دوسری سائیڈ پہ موجود تھا۔ اس سائیڈ پہ

علینا کا فون پڑا تھا۔ایک بار چھوتے ہی اس کی سکرین روشن ہوئی تو وقت دیکھا۔ صبح کے پانچ بج رہے تھے۔

وہ ایک بار بھی علینا کو دیکھنے نہیں آئی تھی،شاید اس کو معلوم ہو گیا ہو کہ دامیر علینا کے پاس ہی تھا۔

یہی سوچتے دامیر نے علینا کو واپس تکیے پہ منتقل کیا اور خود اپنی شرٹ پکڑتے روم سے باہر نکلا۔کمروں کی راہداری کے بالکل سامنے لونگ ایریا تھا جہاں ریان اور حنہ کی باتوں کی آوازیں سنائی دیں۔

دامیر اس طرف بڑھا جب ریان کی نگاہ اس کی طرف اٹھی اور یکلخت اس کے چہرے پہ زومعنی مسکراہٹ ابھری۔

ضرور کچھ گھٹیا سوچا ہو گا اس نے۔" وہ بڑبڑاتا ہوا اپنی شرٹ پہننے لگا اور" ریان کے قریب چلا آیا۔حنہ ریان کو صلواتیں سناتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب جا چکی تھی۔

"میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم دونوں کہاں تھے؟" دامیر نے اس کے چہرے کو دیکھتے پوچھا۔ ریان نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور حنہ کی پشت کو دیکھا۔ پھر نرمی سے مسکرایا اور نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں تم نہیں پوچھ سکتے۔" ریان نے تپایا۔

"ہم جہاں بھی تھے لیکن تمہیں تو فائدہ ہوا نا۔ رات تو اچھی گزری نا میرے بغیر؟" ریان سنجیدگی سے اس کو دیکھتا ہوا بولا اشارہ اس کا علینا کے روم سے نکلنا تھا وہ بھی ایسی حالت میں۔

"وہ ڈر رہی تھی اکیلے۔۔" دامیر کو خود بھی سمجھ نہ آئی کہ وہ اس کو وضاحت کیوں دے رہا تھا۔

"میں کچھ نہیں کہہ رہا۔" ریان اس کی صفائی پہ فوراً ہاتھ بلند کرتا ہوا بولا کہ دامیر نے سر جھٹکا۔

"حنہ ساشا سے ملی تھی آج۔" دامیر کچھ اور پوچھتا ریان نے خود سنجیدگی سے بتایا کہ اس کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

ساشا سے! کیوں؟'' یہ بات سن کا جھٹکا ہی لگنا تھا کہ حنہ کی جان کو پہلے ہی خطرہ تھا اوپر سے وہ نئ مصیبت میں نہ پڑ جائے۔

ساشا کو آکشن میں دو لڑکیاں ملی تھی اسی کی خبر سن کے چلی گئ وہ۔'' ریان اس کو بتاتا ہوا خود بھی مضطرب نظر آیا اور کاؤچ پہ بیٹھ گیا۔

میکس اس بات کو جاننے کے بعد ہنگامہ کریں گے۔ کیا ساشا جانتا ہے کہ حنہ کون ہے؟'' دامیر اس کے برابر بیٹھتے ہوئے بولا، ریان نے نفی میں گردن ہلائی۔

''اتنی تو وہ عقل مند ہے اپنی شناخت چھپا کے گئ تھی۔''

ساشا جیسے خبیث انسان سے کچھ بھی توقع کی جاسکتی ہے تو سنبھل کے رہنا ہو گا۔'' دامیر نے کہا تو ریان نے تائیدی انداز میں سر ہلایا۔

اس کی لڑکیاں غائب ہوئی ہیں اس بات پہ وہ خاموش نہیں رہنے والا۔'' ہنگامہ ضرور مچائے گا۔'' ریان اٹھتے ہوئے بولا، تھوڑا آرام کرنا چاہتا تھا۔

تم بھی جاؤ آرام کرو، کچھ دیر بعد ملاقات ہو گی۔" جاتے ہوئے بھی وہ دامیر کو چھیڑنا نا بھولا تھا جس پہ وہ بس سرد آہ بھر کے رہ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حنہ ناشتہ کرنے بھی نہیں آئی تھی، علینا کو اس کی فکر ستانے لگی۔ صبح جب وہ اٹھی تھی تو دامیر نہیں تھا کمرے میں لیکن ناشتے کے وقت بھی اِس نے دامیر کو دیکھنے سے پرہیز ہی کیا۔ کل رات کو خواب دیکھتے بری طرح ڈری تھی جس میں اس کے پیچھے فیاد کے آدمی تھے جنہوں نے اس کی دوست کو پکڑ رکھا تھا۔

اس کی دوست! ہاں فروا۔ فروا کے بارے میں جاننے دامیر نے کچھ معلوم کیا بھی تھا یا نہیں۔ وہ اس بارے میں حنہ سے بات کرنا چاہتی تھی لیکن وہ تھی کہاں۔ اس کا لان میں جانے کو دل کر رہا تھا یہ تبھی ممکن تھا جب حنہ اس کو

لے جاتی۔ ابھی وہ حنہ کا نمبر ملانے کا سوچ ہی رہی تھی جب دامیر کمرے میں داخل ہوا۔ وہ ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس تھا۔ اس کو دیکھتے علینا کا دھیان بے ساختہ ہی اس کے کام کی طرف گیا۔ وہ کام کیا کرتا تھا یہ تو اسے معلوم ہی نہیں تھا جب سے وہ ہوش میں آئی تھی دامیر کو بس یہ کہتے سنا تھا کہ وہ باہر جا رہا تھا لیکن وہ کام کیا کرتا تھا یہ اس نے بتایا ہی نہیں تھا۔

بے ساختہ ہی نظر ہاتھ میں پہنے ڈائمنڈ پہ گئی۔ وہ قیمتی تھا تو ضرور دامیر اچھا کماتا تھا۔

علینا کو اندازہ ہی نہیں ہوا تھا کہ وہ دامیر کو مسلسل دیکھی جا رہی تھی۔ احساس تب ہوا تو دامیر نے مسکراتے اس کے سامنے ہاتھ لہرایا اور وہ ہوش میں آئی۔ تم کیا کام کرتے ہو؟" یہ سوال بے ساختہ تھا کہ جب وہ کہہ چکی تھی تب "احساس ہوا کہ وہ کتنی بے اختیار ہوئی تھی۔ یکلخت ہی اس کے رخسار سرخ ہوئے۔ دامیر کو توقع نہیں تھی، وہ پہلے الجھا پھر اس کے تاثرات دیکھتے ہنس دیا۔

تمہیں کیا لگتا ہے کہ میں کیا جاب کرتا ہوں ؟'' دامیر نے الٹا اس سے پوچھا'' اور اس کے مقابل بیٹھ گیا۔اس کی پر شوق نگاہیں علینا کے چہرے پہ ٹکی تھیں جس نے لاعلمی سے کندھے اچکائے۔

پتا نہیں، شاید پولیس میں۔''علینا کے جواب پہ دامیر ٹھٹکا۔''

تمہیں ایسا کیوں لگا؟''اس نے پھر الٹا سوال کیا۔آنکھوں میں سرد لہر واضح'' ہوئی۔اس کا لہجہ بھی سنجیدہ ہوا تھا۔

شاید، تم کافی صحت مند ہو میرا مطلب تم ایک توانا مرد ہو۔تمہاری باڈی'' کافی اٹریکٹو ہے۔''علینا نے اس کے بازو کے پھولے مسلز کو دیکھتے کہا۔دامیر نے اپنے بازو دیکھے پھر علینا کو جو شاید اپنی بات پہ شرمندہ نظر آرہی تھی۔

تمہیں میری باڈی اٹریکٹو لگتی ہے یعنی تم میری طرف اٹریکٹ ہوتی ہو۔''''

اس کی آنکھوں کی چمک بدلی، چہرے پہ ایک مدھم مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ زرا سا اس کی جانب جھکا۔

"میں نے ایسا نہیں کہا۔ میرا کہنے کا مطلب تھا کہ تم ایک اچھی جسامت کے مالک ہو تو بہت سے لوگوں کو تم پسند ہو گے۔" علینا تھوڑا سا پیچھے ہٹ کے بولی کہ دامیر کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔ اس کی دھڑکن بڑھنے لگی تھی۔ جانے وہ کس کام سے آیا تھا اور اب علینا کے سوال نے اس کو خود پھنسا دیا تھا۔

"لوگوں کی مجھے پرواہ نہیں اپنا بتاؤ۔ تمہیں پسند ہوں میں۔" اب وہ اس کو اپنی نگاہوں سے پزل کر رہا تھا۔ علینا کے لیے اس کی جانب دیکھنا دوبھر ہوا جب دامیر نے ہاتھ بڑھاتے اس کے بالوں کو نرمی سے کان کے پیچھے اڑسا۔

"چپ نہ رہو، بتاؤ۔ کیا میں تمہیں پسند ہوں؟" اس کے کان کے جانب جھکتے وہ سرگوشی میں بولا کہ علینا نے چہرہ پھیرتے گہرا سانس بھرا۔ پھر ہلکے سے اثبات میں سر ہلایا۔ دامیر اس کو کام والے سوال سے بھٹکانا چاہتا تھا تبھی دوسری باتوں میں لگا دیا۔

"ہہ۔۔ہاں اچھے ہو تم۔" وہ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی جس پہ دامیر دور ہوتے ہلکا سا مسکرایا۔

"یہ وہ جواب نہیں تھا جس کی میں توقع کر رہا تھا لیکن یہ بھی ٹھیک ہے۔ تم آج سے میرے ساتھ ہمارے روم میں رہو گی۔" دامیر کا لہجہ پل میں سنجیدہ ہوا اور اٹھ کھڑا ہوا جبکہ علینا شاک کی کیفیت میں اس کو دیکھنے لگی۔

"ایک روم میں؟" علینا نے جیسے تصدیق چاہی، دامیر نے محض سر ہلایا۔

"جیسے آج رہے ویسے ہی۔" دامیر مسکراہٹ دبا کے بولا۔

"لیکن میں نے کہا تھا کہ ابھی نہیں کیونکہ میں۔۔ میں ٹھیک بھی نہیں ہوئی ابھی خوامخوا ایک زمہ داری بن جاؤں گی۔" علینا نے اپنی طرف سے اس کو ٹالنے کی کوشش کی۔

"ہمارے کمرے میں بھی تم ٹھیک ہو سکتی ہو، پرامس میں کچھ بھی نہیں کروں گا۔" دامیر نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا کہ علینا اس کی بات سنتے خجل سی ہو گئی۔

"میں تمہیں اپنی نظروں کے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"لیکن میں ابھی نہیں جانا چاہتی یہاں سے۔"علینا نے نظریں چرا کے کہا۔
اصل میں وہ اس کے قریب آنے کی وجہ سے گھبرا رہی تھی۔

"تم کل رات ٹھیک سے سوئی نہیں تھی تو اب سے تم میرے ساتھ ہی رہو گی۔"اس کے لہجے کی گھمبیرتا پہ علینا محویت اس کو دیکھنی لگی۔

"ساتھ والے کمرے میں بھی یہی کچھ ہے انفیکٹ وہ زیادہ خوبصورت ہے کیونکہ وہاں میں ہوں، تمہارا سامان پہلے سے ہی روم میں سیٹ ہے اور جو یہاں موجود ہے وہ رہنے دو۔"دامیر اس کے برابر سے اٹھنے لگا جب علینا بول اٹھی۔

"دامیر، فروا کا کچھ معلوم ہوا اور حنہ کہاں ہے؟"اس نے دونوں لڑکیوں کا پوچھا۔

"حنہ ریان کے ساتھ کہیں گئی تھی باہر گھومنے اور اب وہ دونوں آرام کر رہے ہیں۔رہی بات فروا کی تو آئی ایم سوری اس کا معلوم نہیں ہو سکا۔وہ

پاکستان میں ہی ہے لیکن کوئی رابطہ نمبر نہیں ملا۔" دامیر نے کندھے اچکا کے کہا جس پہ علینا کے چہرے پہ مایوسی سی چھا گئی۔

"کیا ہم پاکستان نہیں جا سکتے؟" علینا نے امید لیے پوچھا تو دامیر نے گہرا سانس بھرا۔

"ہم ضرور جائیں گے لیکن ہمارا یہاں کام ہے ابھی۔" علینا اس کا ٹالنا سمجھ گئی تھی تبھی مزید کچھ نہ کہا ماسوائے سر ہلانے کے اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔

"ڈنر کے بعد تم ہمارے کمرے میں آ رہی ہو اور اس بارے میں کوئی بھی بحث نہیں ہو گی۔" دامیر اتنا کہہ کے کمرے سے چلا گیا، علینا ٹیک لگائے آنکھیں موند گئی خیال بار بار فروا کی جانب جا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دامیر اور ریان ابھی سیکیورٹی روم میں بیٹھے تھے جب حنہ دندناتی ہوئی وہاں آئی اور بنا ان دونوں کی پرواہ کیے غصے سے اپنا ہاتھ ٹیبل پہ مارا۔ دامیر نے ناگوار نظر اس پہ ڈالی۔

"گارڈ کو تم نے کہا ہے مجھے باہر جانے سے روکنے کا؟" اس نے ریان کی آنکھوں میں دیکھتے مشتعل ہوتے کہا۔

"آفکورس ملیشکا، میرے علاوہ تمہاری بھلائی کون سوچ سکتا ہے۔" ریان نے اس کو دیکھتے کہا جس پہ وہ گھورنے لگی۔

"ریان، مجھے مجبور نہ کرو کہ میں یہاں سے بھاگ جاؤں۔ مجھے میری زندگی جینے دو۔ اپنی پابندیاں کسی ہوتی سوتی کے لیے رکھنا۔" حنہ نے انگلی اٹھائے اس کو وارن کیا کہ ریان ہونٹوں پہ مسکان لیے اٹھا۔

"میری ہونے والی بھی تم ہو، ساتھ سونے والی بھی تم ہو، کیا آپ بتانا پسند کریں گی کہ آپ نے کہاں جانا ہے؟" ریان نے اس کے قریب آتے سنجیدگی سے پوچھا۔

جسٹ شٹ اَپ اور میری گاڑی کی چابی دو۔''اس کی پہلی بات پہ وہ سلگ اٹھی تھی۔دامیر خاموشی سے اپنا کام سرانجام دے رہا تھا۔

''وہ تو نہیں ملنے والی کم از کم تب تک جب تک تمہاری شادی نہ ہو جائے مجھ سے۔''ریان اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا سرگوشی میں بولا کہ حنہ نے سر جھٹکا۔

جب بھی اس سے بات کرتی ہمیشہ ترسی نگاہوں سے اس کو دیکھتا تھا۔

''اس چابی کو پاس رکھو اور اسی سے شادی کرو۔''چبا کے ایک ایک لفظ کہتی ہوئی مڑی ہی تھی کہ ریان کا جملہ سنائی دیا۔

''میری چابی تو تمہی ہو۔ تمہیں دیکھتے ہی میں چالو ہو جاتا ہوں۔''ریان بڑبڑاتا ہوا واپس اپنی جگہ پہ بیٹھا اور اپنے تاثرات پل میں بدلتے دامیر سے کوئی بات کرنے لگا۔

اس کی بڑبڑاہٹ کو سنتے حنہ نے اس کو تاسف سے اس کو دیکھا۔

یہ واہیات باتیں کر کے اپنے تاثرات پل میں کیسے بدلتا تھا۔

"آں حنہ، بات سنو۔" حنہ باہر جانے کو تھی جب ریان نے بے ساختہ اس کو پکارا۔ حنہ ٹھٹھک کے رک گئی۔

"برائیڈل ڈریسز آئیں گے، تم اور علینا مل کے دیکھ لینا اپنی پسند کا کوئی۔"

ریان ایسے ہی اپنی چیئر پہ گھومتا ہوا اس سے بولا، حنہ بنا جواب دیئے سیکیورٹی روم سے باہر نکل گئی۔

"زندگی میں آگے مسائل کم تھے جو یہ بھی میری زندگی عذاب بنانے والا ہے۔" وہ بڑبڑاتی ہوئی لیونگ ایریا میں آئی جہاں علینا پہلے ہی کاؤچ پہ پاؤں سیدھے کیے بیٹھی تھی۔

"کیا ہوا۔۔؟" علینا نے اس کے برے موڈ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ اس وقت وہ گود میں ٹرے رکھے فرائز کھا رہی تھی جو دامیر اس کے لیے بنا کے لایا تھا۔

"کچھ نہیں۔۔" اتنا کہہ کے وہ اس سے فاصلے پہ ہی بیٹھ گئی تھی۔

"تم کل ریان کے ساتھ باہر گئی تھی کیسا رہا ڈنر ؟" حنہ کی خاموشی لمبی ہوئی تھی تو علینا نے خود ہی اس کو مخاطب کیا۔ ڈنر کا سنتے حنہ چونکی۔

"ہاں اچھا گیا، ایکچولی یو نو واٹ۔۔ آؤ ہم برائیڈل ڈریسز سیلیکٹ کریں۔ ریان نے بتایا کہ ایک سٹائلسٹ آنے والی ہے۔۔" حنہ نے پل میں اپنا موڈ بدلتے ہوئے کہا جس پہ علینا حیران ہوئی۔

"کب ہے تم دونوں کی شادی؟" علینا فرائز کی ٹرے سائیڈ پہ رکھتی ہوئی بولی۔

"تم ان سے کچھ بھی توقع لگا سکتی ہو، مجھے آج رات نیند سے اٹھا کے بھی کہہ سکتے ہیں کہ میری شادی ہے۔۔۔ اَن پرڈکٹیبل!" حنہ نے کہتے اس کو حیرانگی میں چھوڑا اور خود موبائل نکالے اس میں کچھ دیکھتے چکر کاٹنے لگی۔ علینا اس کو کبھی دائیں اور کبھی بائیں جاتا دیکھ رہی تھی۔ وہ ایک دم رکی جب علینا کی تعاقب کرتی نگاہوں نے بھی بریک لگایا۔ حنہ نے اس کو دیکھا، اپنی

آنکھیں سکیڑیں پھر آبرو اٹھائے جیسے سوال کیا ہو کہ "کیا دیکھ رہی ہو" علینا اس کے انداز پہ سٹپٹا اٹھی اور نفی میں سر ہلانے لگی۔

"حنہ ایک بات پوچھوں۔" علینا نے یاد آنے پہ جھجک کے پکارا۔ حنہ نے استفامیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"دامیر اور ریان کیا کام کرتے ہیں؟" اس نے دامیر سے پوچھا تھا لیکن وہ بات کو گھما گیا تھا تبھی یاد آنے پہ حنہ سے پوچھ بیٹھی۔ وہ بھی تو ساتھ رہتی تھی تو اس کو معلوم ہو گا کہ وہ دونوں کیا کام کرتے تھے جو اتنے خوبصورت بڑے مینشن میں رہتے تھے۔

"ٹپکانے کا۔۔" اس کے سوال پہ حنہ نے لاپرواہی سے جواب دیا کہ علینا کے اعصاب الجھے۔ ماتھے پہ ناسمجھی کے بل واضح ہوئے۔

"مطلب۔۔۔؟" وہ سمجھ نہیں پائی تھی جبکہ حنہ بنا اُن دونوں کی پرواہ کیے آرام سے کہہ گئی تھی۔

مطلب تم اپنے شوہر سے پوچھنا وہ ایکسپلین کرے گا۔" حنہ نے پیار بھری نظروں سے اس کو دیکھا۔ علینا کی الجھن کم نہ ہوئی بھلا یہ کیسا جواب تھا۔

"تم رات میں ٹھیک سوئی تھی۔ آئی ایم سوری میں آ نہیں سکی۔ آج رات آجاؤں گی۔" علینا اس کے دیئے گئے جواب" پہ" ٹپکانے" شش و پنج میں مبتلا تھی جب حنہ اس کے قریب بیٹھتی ہوئی بولی۔

"نہیں اس کی ضرورت نہیں اب۔ دامیر نے کہا کہ مجھے اب اس کے ساتھ روم میں شفٹ ہو جانا چاہیے۔" علینا اس کی طرف دیکھتی ہوئی بولی جب حنہ کے چہرے پہ معنی خیز مسکراہٹ ابھری۔

"اوہ! مطلب رات وہ تمہارے ساتھ تھا، گڈ اچھی بات ہے۔" وہ اس کو دیکھ کے کہہ رہی تھی جب علینا اس کی نظروں سے خائف ہوئی۔

"ایسے نہیں دیکھو مجھے۔۔"

حنہ ہنس دی۔ "تم بہت کیوٹ ہو۔" حنہ نے اس سے کہا جب اسٹائلسٹ اندر آتی ہوئی دکھائی دی جس کے پیچھے گارڈز موجود تھے جو ایک سٹینڈ کو تھامے آ رہے تھے۔

چلو ڈریس ڈیسائیڈ کرتے ہیں۔" علینا کو ہاتھ دیتے ہوئے کھڑا کیا اور ڈریسز دیکھنے لگیں۔ علینا جلدی ریکور کر رہی تھی، والک بھی اب کر لیا کرتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

اسے یہاں آئے کافی دیر ہو گئی تھی لیکن دامیر نہیں آیا تھا۔ حنہ کے ساتھ جب وہ ڈنر سے فارغ ہو کے اپنے روم میں آئی تو اس کی میڈیسن وہاں موجود نہیں تھیں۔ پوچھنے پہ پتا چلا کہ دامیر سب اس کے روم میں رکھوا چکا تھا۔ جب سے وہ یہاں آئی تھی اپنے کمرے کے علاوہ پہلی بار وہ کسی اور کمرے میں گئی تھی اور اب اس کو یہی رہنا تھا۔ اس گھر کے لان، لیونگ ایریا اور کیچن سے ہی واقف تھی۔ دامیر کی طرح یہ کمرہ بھی ڈارک تھیم ہی تھا لیکن اس کے کمرے سے کافی کشادہ۔

خود وہ اس وقت لوز ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں ملبوس کمرے کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔ اس نے غور کیا کہ دامیر اور اس کی ایک ساتھ کوئی بھی تصویر نہیں تھی۔ جب اس کو ہوش آیا تو دامیر نے بتایا تھا کہ وہ لوگ ہنی مون پہ تھے تو تب کی تصاویر تو موجود ہونگی۔ گھر میں بھی ان کی ایک ساتھ کوئی بھی تصویر آویزاں نہیں تھی۔

شاید وہ پکچر پرسن نا ہو۔" علینا نے خود سے کہا۔ اس نے شولڈر بیلٹ ابھی" اتار رکھا تھا۔

ابھی اتنا وقت نہیں ہوا تھا کہ وہ سو جاتی۔ حنہ بھی اپنے روم میں جا چکی تھی۔ آج ان دونوں نے مل کے کچھ کپڑے فائنل کیے تھے۔

جب حنہ کپڑے پہن کے چیک کر رہی تھی تو دیکھنے سے پہلے ہی اس میں سے سو خامیاں نکال دیتی، اسٹائلسٹ کچھ بولنا چاہتی تو حنہ کی گھوری پہ وہ خاموش ہو جاتی تھی۔ ایک دو دفع تو وہ اتنا سر د انداز میں بولی کہ علینا خود سائیڈ پہ کھڑی حیرانگی سے اس کو دیکھنے لگتی۔

آجا کے اس کو کچھ پسند آہی گیا تھا جس کو اس نے بالکل نیا تیار کرنے کو کہا تھا۔

جو اس کو پسند آیا تھا بالکل ویسا نیا بنایا جائے وہ یہ ٹرائیڈ ڈریس نہیں پہننا چاہتی تھی۔اس بات پہ علینا ہنس دی۔

صوفے پہ بیٹھے جب وہ بے زار ہونے لگی تو ڈریسنگ روم میں وارڈروب کے قریب چلی آئی تاکہ اپنی سائیڈ دیکھ سکے۔اب جب یہاں رہنا تھا تو ساری سیٹنگ بھی دیکھنی تھی۔اس سے پہلے وہ کبرڈ کا پٹ وا کرتی دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔آدھ کھلا کبرڈ کا دروازہ ایسے ہی چھوڑے واپس کمرے میں آئی کہ دامیر اسی طرف آتے رک گیا۔

"یہاں کیا کر رہی تھی؟"

کچھ نہیں بس ایسے ہی اپنی چیزیں دیکھنے آئی تھی۔"علینا نے سرسری سا" کہا۔

اگر کمرے میں کوئی تبدیلی کرنی ہے تو شوق سے کر سکتی ہو۔"دامیر نے" اس کا ہاتھ تھامے کمرے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

علینا نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں سب ٹھیک ہے کچھ بھی بدلنے کی ضرورت نہیں۔" علینا مسکرائی

جب دامیر نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

"مجھے بھی نہیں۔۔!" وہ پوچھ رہا تھا کہ علینا الجھ کے ہنس دی۔ یہ کیسا سوال تھا۔

"نہیں، تمہیں کیوں بدلنے کی ضرورت ہے۔" علینا دھیمے لہجے میں بولی کہ

دامیر سر ہلا گیا۔

"قائم رہنا اپنی بات پہ۔۔" دامیر نے زور دیا جس پہ علینا کھلکھلائی۔

"میں شاور لے لوں، تم ریسٹ کرو۔ مجھے کام ہیں تھوڑے۔" اس کے رخسار پہ ہاتھ رکھتے ہوئے دامیر نرمی سے بولا۔

"تم کمرے میں نہیں رہو گے؟" علینا کو لگا کہ شاید اس کو ابھی یہاں اکیلے رہنا پڑے گا تبھی پوچھ بیٹھی۔

"بس۔ تمہارے قریب۔ بے بی میں یہیں ہونگا تمہارے پاس اسی روم میں، ایک چیز کا فرق ہوگا۔" دامیر اس کے چہرے پہ اچانک چھائی پریشانی کو بھانپتے ہوئے بولا۔

"کیا۔۔؟" علینا اس کی ادھوری بات پہ بے ساختہ بولی۔ دامیر معنی خیز مسکراہٹ لیے اس کے قریب ہوا۔

"اس میری آغوش میں تمہارے بجائے لیپ ٹاپ ہوگا۔" کان کے قریب اس کی سرگوشی سنتے علینا خجل سی ہوگئی۔

"سو گو اینڈ گیٹ سم سلیپ پرنسس۔"

"So go and get some sleep"

اس کا چہرہ تھامے رخسار پہ ہونٹ رکھتے بولا تو علینا بیڈ کی جانب بڑھ گئی۔

دامیر نے نرم نگاہوں سے اس کو دیکھا، کیا وہ اس سے محبت کرنے لگے گی؟ اگر محبت ہو بھی گئی تو کیا سب واپس یاد آنے پہ اسی طرح نارمل رہے گی زندگی؟ یہ بات پریشانی کی تھی۔

دامیر چاہتا تھا کہ اس کی یاداشت واپس آجائے لیکن ابھی نہیں۔ وہ فیاد، حاکم کے بارے میں جاننا چاہتا تھا اور سو فیصد اس بات کا یقین تھا کہ علینا جانتی تھی۔ وہ پہلے اس سے معلومات لینا چاہتا تھا تبھی کچھ ہو سکتا تھا ورنہ فیاد نامی کیڑا ابھی تک ایک بل میں موجود تھا جو دوسروں کو اپنا مہرہ بنا کے اپنی پہچان چھپا رہا تھا۔

شاور لینے کے بعد جب وہ کمرے میں آیا تو علینا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے نیم دراز تھی اور ہاتھ میں موبائل تھا۔ دامیر کو دیکھتے اس نے موبائل سائیڈ پہ رکھ دیا۔

اپنا لیپ ٹاپ اور ایک دو ڈیوائس پکڑے دامیر اپنی جگہ پہ آیا، کنفرٹر میں گھستے اس نے اپنا بازو وا کیا اور علینا کو اشارہ کیا۔

میں ٹھیک ہوں تم اپنا کام آرام سے کر سکتے ہو۔" علینا نے کتراتے کہا۔"

دامیر کی نگاہیں اپنے لیپ ٹاپ پہ تھیں جو آن ہو رہا تھا۔ حنہ کی بات کو ان سنا

کرتے اس نے پھر سے پاس آنے کا اشارہ کیا۔علینا نے گہرا سانس بھرا اور برابر آگئی۔

اس کے ایسے بنا شرٹ بیٹھنے سے علینا خجل ہو رہی تھی۔دامیر کے کہے کے مطابق اُس کو عادت نہیں تھی شرٹ رات کو پہننے کی لیکن اِس کو بھی عادت نہیں تھی ایسے کسی کو دیکھنے کی تو فطری حیا لازم تھی۔

دل کو لاکھ تسلیاں دینی پڑتیں کہ وہ کافی عرصے سے ایک ساتھ رہے ہیں،ان کے رشتے میں تکلف نہیں تھا تو ان سب کی عادت ڈالنی پڑے گی۔چاہنے کے باوجود اس کو دامیر کے متعلق کچھ بھی یاد نہیں آتا تھا۔اس کے لمس سے کوئی شناسائی نہیں تھی لیکن اجنبی بھی نہیں لگتا تھا نہ ہی الجھن ہوتی تھی۔

کیا سوچ رہی ہو؟"دامیر کے اچانک سوال پہ وہ چونکی۔"

دامیر ٹیک لگائے ٹانگیں سیدھے کیے ہوئے تھا جبکہ وہ اس کے برابر قریب میں دراز تھی۔

کچھ نہیں۔" علینا نے نفی میں سر ہلایا اور آنکھیں موند گئی۔اب وہ اس کو یہ نہیں بتا سکتی تھی کہ تمہارے لمس کا سوچ رہی ہوں۔ اس نے کروٹ لی تھی۔ دامیر بغور اس کے چہرے کو دیکھنے لگا۔

اس کی جانب جھکا اور نرمی سے گردن پہ ہونٹ رکھے کہ علینا نے ہڑ بڑا کے آنکھیں کھولیں۔

"تم بہت معصوم ہو۔" اس کے زخمی کندھے پہ ہونٹ رکھتے وہ سیدھا ہوا۔ علینا گھبرا گئی تھی کہ اس نے ایک دو گہرے سانس بھرے۔

"ریلیکس۔" اس کی طرف مسکراہٹ اچھالتا اپنا کام کرنے لگا۔علینا کو اس کی اچانک کی گئی حرکت کی سمجھ نہ آئی۔ جانے آج وہ کیسے سونے والی تھی۔ ابھی تک تو وہ اس کے مزاج کو بھی ٹھیک سے سمجھ نہیں پائی تھی۔ اس سے بات تو وہ بہت نرمی سے کرتا تھا لیکن جب ریان اور وہ آپس میں بات کرتے تب جانے ایسا کیوں لگتا تھا کہ ماحول میں ایک وحشت سی طاری ہو گئی تھی، وہ دونوں ازحد سنجیدہ ہوتے تھے۔ ریان کی ایک نگاہ الگ خوف میں مبتلا کرتی

تھی۔انہیں سوچوں میں وہ نیند میں جا چکی تھی یہ دعا کر کے کہ آج اس کو کوئی بھی برا خواب نہ آئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح اس کی آنکھ عجیب سی آوازوں سے کھلی جیسے کوئی بحث کر رہا ہو۔بیڈ کی دوسری سائیڈ خالی تھی، دامیر یہاں موجود نہیں تھا۔کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔اپنی آنکھیں مکمل کھولے چت لیٹی تو سمجھ آیا کہ ریان اور حنہ کی کسی بات پہ بحث ہو رہی تھی۔

"کیا یہ دونوں ایسے ہی لڑتے ہیں؟" بڑبڑا کے وہ اٹھی اور فریش ہونے گئی۔ نیند سے اٹھنے کی وجہ سے ہلکا سا چکر سا آیا تھا لیکن سنبھل کے وہ باتھ روم تک گئی۔

فریش ہو کے جب وہ کمرے سے باہر آئی تو اب کی بحث ہنوز چل رہی تھی۔

"میری مرضی میں جو مرضی پہنوں۔" ریان سکون سے صوفے پہ بیٹھا تھا جس کے سامنے حنہ کھڑی برس رہی تھی۔

ان دونوں سے لاپرواہ بنا دامیر کیچن میں ناشتہ تیار کرنے میں مصروف تھا۔

"مجھے اتنا مجبور نہ کرو کہ میں تمہارے سامنے برقع پہن کے پھروں اور ساری زندگی اسی میں رہوں۔" حنہ نے اس کو درشتگی سے کہا کہ ریان بے ساختہ ہنس دیا۔

ان کی بحث شاید شادی کے جوڑے کو لے کر ہو رہی تھی کیونکہ اس وقت حنہ معمول کے مطابق جینز اور ٹی شرٹ میں تھی جبکہ بال ہائی پونی ٹیل میں بندھے تھے۔

علینا دامیر کو کیچن میں دیکھتی اس کی طرف ہی آگئی۔ گرے ڈریس شرٹ اور پینٹ پہنے تیار کھڑا تھا شاید کہیں جانا تھا۔ شرٹ کے کف کھولے فولڈ کیے ہوئے تھے۔

"مارننگ بے بی!" دامیر نے آگے بڑھتے اس کو ساتھ لگاتے گردن کو چھوا کہ علینا سٹپٹائی۔

مارننگ!" وہ بامشکل بولی اور اپنا دھیان ان دونوں کی طرف کیا جواب "
الگ موضوع پہ بحث کررہے تھے، ریان کے اس بار تاثرات سرد تھے جبکہ
حنہ کے چہرے پہ شریر مسکراہٹ۔ وہ اس کو اب ضد دلا رہی تھی۔
اگنور کرو، وہ دونوں ایسے ہی ہیں۔" دامیر نے علینا سے کہا۔ وہ ناشتہ بنا چکا"
تھا۔

اپنا اور علینا کا ناشتہ پکڑے اس کو ڈائننگ ٹیبل تک لایا، پلیٹس وغیرہ ٹیبل پہ
رکھتے علینا کے لیے کرسی پیچھے کی تاکہ وہ بیٹھ سکے لیکن اس کا دھیان ان
دونوں کی طرف تھا جو اب ایک دوسرے کے بالکل آمنے سامنے کھڑے
ایسے تھے کہ ایک دوسری کی جان لینے کے درپہ تھے۔
رات نیند کیسی آئی۔ سکون سے رہی تم؟" دامیر نے کانٹے سے انڈے کا"
پیس توڑتے ہوئے کہا۔ علینا نے اُن دونوں سے نظریں ہٹاتے ہوئے دامیر کو
دیکھا۔ دفعتاً وہ خود بھی چونکی۔ دامیر نے جانچتی نگاہوں سے اس کو دیکھا۔

نیند!

وہ پر سکون تھی رات میں۔اس نے آج کوئی برا خواب نہیں دیکھا تھا۔کوئی برا خیال اس کو بے سکون نہیں کر پایا تھا۔چہرے پہ خود بخود مسکراہٹ در آئی۔

''میں سکون میں تھی۔''اس کے چہرے کی خوشی دیکھتے دامیر مطمئن ہوا۔

''اچھی بات ہے،اب جلدی سے ناشتہ ختم کرو۔مجھے اور ریان کو کسی ضروری کام سے جانا ہے حنہ گھر پہ ہی ہو گی اور اگر کوئی ایشو ہوا تو مجھے کال کر سکتی ہو۔''اپنا ناشتہ وہ مکمل کر چکا تھا لیکن علینا شاید اس کی بات پہ دھیان نہیں دے رہی تھی وہ آج سکون سے سوئی تھی اس کو سوچتے وہ پو جوش تھی۔

''ناشتہ مکمل کرو پرنسس۔''اس نے متوجہ کرنا چاہا جس پہ وہ مسکرا کے سر ہلا گئی۔

''کیا کوئی ایسی بات ہے جو تم مجھ سے شئیر کرنا چاہتی ہو۔''ناشتے کے دوران دامیر نے سرسری سا کہا۔علینا نے خاموش نگاہوں سے اس کو دیکھا گویا وہ اس کے سوال کو سمجھنا چاہ رہی ہو۔

دامیر اس کو ایک کنفرٹ زون میں لانا چاہتا تھا جہاں وہ خود اپنے دل کی باتیں اس سے کہہ پائے۔ کچھ سیکنڈز تو وہ دامیر کو دیکھتی رہی پھر نفی میں سر ہلاتے اپنے ناشتے پہ متوجہ ہوئی۔

لو برڈز لڑائی ہو گئی ہو تو زرا اطلاع دے دیں پھر ہمیں جانا بھی ہے۔" دامیر" نے ریان اور حنہ کی جانب سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز پہ وہ دونوں ٹھٹکے۔

زبان سنبھال کے۔" دامیر کے لو برڈز کہنے پہ حنہ تڑخ لہجے میں بولی کہ"

دامیر بنا پرواہ کیے اندر گیا اور اپنی بیلٹ اور اوپر کوٹ پہنے واپس آیا۔

وہ مکمل ڈریس اپ تھا، ایسی تیاری علینا نے پہلی بار دیکھی تھی۔ اس وقت علینا کو وہ ایک حسین مرد لگا تھا جو اپنے چہرے پہ سرد تاثرات سجائے ہوئے تھا۔ اس کی آنکھوں میں برفیلا تاثر، سختی سے جبڑے کو بھینچے ہوئے اپنی ویسٹ بیلٹ سیٹ کر رہا تھا۔ اس کے لب اپنے آپ ہی مسکراہٹ میں ڈھلے۔

شام تک آجاؤں گا، اپنا خیال رکھنا۔" اس کے سر کو ہولے سے چھوتے ہوئے ریان کی جانب بڑھا جو خود بھی پہلے سے ہی تیار تھا۔

"ملیشکا یہ بیویوں والے انداز بعد کے لیے رکھو تا کہ میں شوہر والے انداز سے تمہیں تب چپ بھی کروا سکوں۔" دامیر کو آتا دیکھ ریان حنہ کے چہرے پہ آئی لٹ کو چھوتے ہوئے بولا جس پہ وہ تنفر سے اپنا سر جھٹک گئی۔ وہ دونوں جا چکے تھے، ان کے ساتھ کوئی گارڈ نہیں گیا تھا۔ جبکہ علینا نے نوٹ کیا لان والے ایریا میں مزید گارڈز موجود تھے۔ وہ سیکیورٹی زیادہ کر گئے تھے۔

"حنہ نے کہا تھا کہ یہ دونوں ٹپکانے کا کام کرتے تو کیا یہ دونوں کسی فورس میں ہیں۔" اتنی سکیورٹی دیکھتے علینا بس یہی سوچ پائی تھی۔

جبکہ حنہ کا خون کھول رہا تھا۔ ریان اس سے شادی کے جوڑے پہ بحث کر رہا تھا جو اس نے کاکٹیل اسٹائل میں رکھوائی تھی۔

پہننا تو دور وہ ابھی سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی لیکن جب ریان کو اس ڈریس ڈیزائن کا معلوم ہوا تو اعتراض کرنے لگا جس پہ وہ بھڑک اٹھی۔

کیا ریان کو تمہارا اڈریس پسند نہیں آیا۔۔؟"علینا دبے قدموں سے چلتی" ہوئی کیچن کاؤنٹر کے قریب رکھے اسٹول پہ بیٹھتی ہوئی بولی۔

پسند، کچھ زیادہ ہی پسند آگیا تھا جو مجھ سے اپنی چھچھوری فرمائشیں کر رہا" تھا۔"حنہ سلگتی ہوئی بولی کہ علینا نے مسکراہٹ دبائی۔

تم دونوں اچھے لگتے ہو ایک ساتھ۔"علینا نے مسکراتے تبصرہ کیا، حنہ" آنکھیں گھما کے رہ گئی۔

حنہ اپنا موڈ فریش کرنے کو علینا کو بھی لان کی طرف لے آئی اور تھوڑی والک کرنے لگیں۔

علینا تم نے بتایا تھا کہ تم وکیشنز پہ سوئٹزر لینڈ گئی تھی اور یہ بھی کہ کچھ لوگ" تمہارے پیچھے بھی تھے۔"وہ دونوں اب گھر کی انٹرینس پہ موجود زینے پہ بیٹھیں تھی جب حنہ نے بات شروع کی۔علینا نے ایک نظر اس کو دیکھتے سر اثبات میں ہلایا۔

کون تھے وہ لوگ کیا تم جانتی ہو؟" حنہ نے سرسری سا پوچھا۔ دونوں کی" نگاہیں سامنے تھیں۔ گارڈز ان کی موجودگی کا خیال کرتے لان کے دوسرے کنارے جا چکے تھے۔ مینشن کی باؤنڈری زیادہ اونچی نہ تھی جس سے سامنے والا ایریا بھی نظر آ رہا تھا جہاں ایک کشادہ گارڈن تھا۔ دھوپ وہاں تک ابھی نہیں پہنچی تھی۔ یہ سوسائٹی کا پرسکون ایریا تھا۔ دونوں کے درمیان ایک خاموشی کا طویل دورانیہ چلا۔

میں نہیں جانتی، ہم خوش تھیں وہاں۔ میری دوست فروا تھی ساتھ" میرے۔ دن اچھے گزر رہے تھے پھر اچانک جیسے کوئی طوفان سا آ گیا تھا۔ فروا پتا نہیں کہاں چلی گئی۔" علینا نے دھیمے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

کیا فروا کی کسی سے دشمنی تھی؟" حنہ کے پوچھنے پہ علینا نے نفی میں سر" ہلایا۔

ایسا کچھ نہیں تھا۔ وہ بہت اچھی لڑکی تھی، ہماری دوستی کو ابھی بہت کم" وقت ہوا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ ابھی کل ہی کی بات ہو۔ پر دیکھو کتنا کچھ بدل

گیا۔''غمگیں لہجے کے ساتھ اس نے گھر کی طرف اشارہ کیا کہ زندگی کہاں لے آئی تھی۔حنہ کے تاثرات ہنوز تھے۔خاموشی کا ایک اور دورانیہ۔

''تم ریان کو کب سے جانتی ہو؟''علینا نے سنبھلتے کہا۔

''کچھ ہی دیر ہوئی ہے۔''سنجیدگی سے جواب دیا گیا۔

''تو تم یہاں کب سے ہو؟میرا مطلب فیملی وغیرہ میں اور کوئی۔۔''علینا نے جھجھک کے پوچھا۔

''جب سے اُسے جانتی ہوں تب سے یہاں پھنسی ہوں۔''دوسرا جملہ وہ بس بڑبڑا کے رہ گئی۔

''میری فیملی میں میکس لیو کے علاوہ تم ہو۔''حنہ کی بات پہ علینا چونکی۔ آنکھوں میں بے یقینی در آئی وہ اس کی فیملی تھی اور یہ بات اس نے پہلے کیوں نہیں بتائی۔

انکل نے کبھی مجھ سے تمہارا ذکر نہیں کیا، کیا تم میری بہن ہو؟" علینا خوشگوار حیرت لیے بولی، یہ سوال کرتے اس کی دھڑکن ایک دم رک کے چلی۔ آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ حنہ ہلکا سا مسکرائی اور اس کی جانب دیکھا۔

"تم بہن سے بڑھ کے ہو، میں شروع سے تمہارے بارے میں جانتی تھی۔ انکل نے تمہیں سوئٹزرلینڈ کے ٹرپ کے بعد بتایا تھا میرے بارے میں تبھی تمہیں کچھ یاد نہیں۔" حنہ نرمی سے بولی۔

"کیا تم بھی میری طرح ہوسٹلز میں رہی ہو؟" علینا کے لہجے میں اداسی سما گئی۔ اکیلے رہنے کی اداسی۔ اس نے اپنا رخ حنہ کی جانب کیا کہ وہ جزباتی ہو رہی تھی۔

حنہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"میں شروع سے ان کے ساتھ ہی رہی ہوں، لیکن جب تم آئی تو تمہیں وہ اچھی زندگی دینا چاہتے تھے تبھی انہوں نے ایک گورنس رکھی تھی تمہارے لیے جو تمہارے ساتھ ہی رہتی تھی۔" حنہ اس کو مزید بتانے لگی جو وہ خود

بھی جانتی تھی۔اس کا بچپن کا کچھ حصہ پاکستان میں اور کچھ گورنس کے ساتھ گزرا تھا اور پھر ہاسٹل میں رہنا۔

"لیکن تم مجھ سے اتنے سال کیوں چھپی رہی؟"علینا نے ذہن میں ابھرتا ہوا سوال فوراً زبان پہ لایا۔

"یہ سب تم جانتی ہو لیکن یاداشت کے اِس حصے کو کھو چکی ہو۔جب تمہاری یاداشت واپس آئے گی تو سب سمجھ جاؤ گی۔"حنہ نے اس کی طرف ایک مسکراہٹ اچھالی۔

"تم بہت خوبصورت ہو۔کیا تم ریان سے محبت کرتی ہو؟"حنہ اس کی اچانک کی گئی تعریف پہ سٹپٹائی پھر سوال پہ الجھی۔

"ریان جب تمہیں دیکھتا ہے تو اس کی آنکھوں میں چاہت نظر آتی ہے۔" علینا نے مزید کہا کہ حنہ اس کو گھورنے لگی۔یعنی وہ ان دونوں کو کافی نوٹ کرتی تھی۔

"دامیر بھی تمہیں والہانہ نظروں سے دیکھتا ہے جیسے سب کچھ ابھی تم پہ وار دے گا۔" حنہ نے الٹا اس سے کہا جس پہ علینا خاموش ہوئی پھر شرما سی گئی۔

"کیا واقعی ایسا ہے؟" علینا نے ہولے سے پوچھا جس پہ حنہ سر جھٹکتے ہنس دی۔

"اس سے خود پوچھنا وہ تمہیں اچھے طریقے سے واضح کرے گا۔" حنہ نے اس کے چہرے پہ حیا کے رنگ دیکھتے کہا۔

"کیا ریان نے کبھی اظہار کیا؟" علینا نے اشتیاق سے پوچھا، حنہ گہرا سانس بھر کے رہ گئی۔ علینا کو ٹالنا آسان تھا لیکن شاید وہ اپنا سوال دہرانا نہیں بھولتی تھی جس کا جواب نہ ملا ہو۔

"مجھے اپنائیت نہیں پسند۔" اس کے جواب پہ علینا ہونٹ بھینچے اپنے آبرو سکیڑے۔ یہ کیسا عجیب جواب تھا۔

"کیا مطلب۔۔!" علینا ناسمجھی سے بولی۔

جو چیز مجھے وقت پہ نہیں ملتی پھر وہ چیز میرے لیے معنی نہیں رکھتی۔ میں" نے جو زندگی گزاری ہے اس میں اپنائیت، اظہار، محبت ایسا کچھ بھی نہیں تھا اسی لیے مجھے یہ سب اب چاہیئے بھی نہیں۔" اس کا لہجہ سنجیدہ ہوا، چہرے پہ سختی در آئی۔

سامنے گارڈن میں اب دھوپ کی چمک کافی زیادہ تھی۔ علینا اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش میں تھی جب حنہ کھڑی ہو گئی۔ اس وقت وہ ایک سنجیدگی کا مجسمہ لگ رہی تھی جو مسکرانا نہ جانتی ہو۔ لیکن اگلے ہی لمحے وہ بدل گئی۔ اس نے چہرے پہ مسکان سجائی۔

چلو اندر چلتے ہیں۔" اپنا ہاتھ بڑھاتے علینا کو کھڑا کیا۔ وہ اس کی بات کے" شاک میں تھی۔

وہ ایک عام لڑکی نہیں تھی جو محبت کے بارے میں سوچتی۔ وہ اس کالی دنیا میں پلی ایک ڈیول کا روپ تھی جسے اس نے چھپا کے رکھا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دوپہر میں حنہ نے کچھ ہلکا پھلکا سا بنا لیا تھا اور اب وہ ڈنر کا پلین کر رہی تھی۔
دامیر واپسی پہ شاید ریان اور اپنے لیے خود کچھ بناتا لیکن علینا کو دوائی دینی تھی
تبھی حنہ خود تیار کرنے لگی۔

دودھ لینے کے لیے گلاس تھامے جب علینا فریج کا دروازہ کھولے کھڑی تھی
تبھی اپنی گردن پہ لمس محسوس کرتے وہ ہڑبڑا اٹھی۔

دامیر اس کے بالکل قریب کھڑا تھا۔اس کے آنے کا معلوم ہی نہ ہو سکا۔

علینا نے لیونگ ایریا میں دیکھا جہاں پہ حنہ ریان کی آمد سے بےزار ٹی وی
آن کیے بیٹھی تھی۔

کیسا گزرا دن ؟"اس کے گرد حصار بناتے دامیر نے پوچھا۔"

ہیئے ننی، پہلے کھانا تیار کر لو بھوک سے جان نکل رہی ہے پھر اپنی سویٹ"
ڈش پہ دھیان دینا۔"ریان نے اپنا ویسٹ بیلٹ اتارے صوفے پہ رکھا اور
حنہ کے قریب بیٹھا جس پہ وہ اس کو ناگوار نظروں سے دیکھنے لگی۔

تو مر جاؤ، ڈسگسٹنگ۔ ”حنہ بڑبڑائی اور اپنے کام میں مشغول رہی۔ بھوک سے مرنے والی بات پہ طعنہ تھا۔اس کی بڑبڑاہٹ اتنی تو تھی کہ ریان سن چکا تھا۔

ادھر ریان کی بے باک بات پہ علینا جھینپ گئی اور دامیر سے فاصلے پہ ہوئی۔

”میں کچھ تیار کردوں تم لوگ تھکے ہوگے تب تک فریش ہو جاؤ۔“علینا نے اپنی خدمت پیش کی جس پہ دامیر مسکرایا۔کچھ علینا کو برا بھی لگا کہ ریان کیسے اس کو کھانا بنانے کا کہہ رہا تھا خود وہ صوفے پہ جا بیٹھا تھا۔

”تم مجھے کمپنی دے سکتی ہو بس۔بیٹھ جاؤ یہاں۔“دامیر مسکراتا ہوا اس کو کمر سے تھامے شیلف پہ بٹھا چکا تھا کہ علینا نے گردن گھمائے پیچھے دیکھا جن کا دھیان ان کی طرف نہیں تھا۔دامیر نے علینا سے پہلے فون پہ رابطہ کیا تھا جس میں اس نے بتایا کہ وہ کھانا کھا چکی تھی۔

دامیر فریش ہونے کے بعد کیچن میں واپس آیا۔

علینا اس کو کھانا بناتا دیکھ رہی تھی جو اپنا کوٹ اور ویسٹ بیلٹ اتارے ماہر شیف کی طرح ہاتھ چلا رہا تھا۔ گرے شرٹ کے کف کہنیوں تک فولڈ کر رکھے تھے۔

علینا کے دل نے اعتراف کیا تھا کہ ابھی کھانا بناتے وہ مزید پرکشش اور جاذب لگ رہا تھا۔اس کے ہاتھ کی پھولی نسیں واضح تھیں، ٹائٹ شرٹ میں اس کے بازو کے مسلز نظر آرہے تھے۔اپنے دونوں ہاتھ شیلف پہ رکھے آہستہ سے پاؤں جھلاتی ہوئی وہ دامیر کو پرشوق نگاہوں سے دیکھ رہی تھی جو انہماک سے کھانا تیار کرنے میں مصروف تھا۔

دامیر نے ایک نظر اس کو دیکھتے اپنے ابرو اچکائے۔

تم بہت ہینڈسم لگ رہے ہو اس وقت۔۔" علینا خود کو یہ کہنے سے روک نہ پائی تھی، اپنی بات کا احساس ہوتے ہی وہ نظریں چرا گئی۔ سالاد تیار کرتے دامیر نے لیموں کا رس نچوڑا اور ٹماٹر کا ایک ٹکڑا اٹھاتے علینا کے ہونٹوں کے قریب کیا، اس نے ہونٹوں کو تھوڑا کھولتے آدھا ٹکڑا یا کھایا کہ کھٹاپن

محسوس کرتے جھر جھری لی،اس کی حرکت پہ مسکراتے بچا ہوا ٹکڑا خود کھا لیا۔ایسے ہی اس کو ایک ایک سبزی کا ٹکڑا کھلاتا اور بچا ہوا خود کھا لیتا۔

کھانا بننے پہ ریان خود اپنی ٹرے ٹیبل تک لے گیا کیونکہ جانتا تھا کہ دامیر ابھی علینا کے پاس ہی رہے گا،اور یہیں کھانا کھا لے گا۔

تم نے بتایا نہیں دن کیسا گزرا؟" کھانا کھاتے دامیر نے اس سے پوچھا۔وہ" ابھی بھی شیلف پہ بیٹھی تھی جبکہ دامیر اس سے فاصلے پہ۔

اچھا گزرا،حنہ کے ساتھ وقت اچھا گزرا ہے۔تم جانتے تھے کہ وہ میری" کزن سسٹر ہے۔"علینا بات کرتے پرجوشی سے بولی تو دامیر نے دھیرے سے اثبات میں سر ہلایا۔

لیکن تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟" وہ خائف ہوئی۔"

حنہ نے خود بتایا تو تمہیں زیادہ خوشی ہوئی اسی لیے۔" دامیر کندھے" اچکاتے بولا۔

ہاں یہ بھی ہے لیکن۔۔۔مجھے لگتا ہے کہ وہ شادی نہیں کرنا چاہتی۔"علینا نے گردن گھمائے حنہ کو دیکھا جوریان کو نظرانداز کیے ابھی بھی ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی۔

شادی اس کے لیے بہتر ہے۔یہ ان دونوں پہ چھوڑ دو۔"دامیر نے سنجیدگی سے کہا۔

کندھے کا درد اب کیسا ہے؟"دامیر اس کے شولڈر بیلٹ نہ لگانے کی وجہ سے پوچھ رہا تھا۔

بہتر ہے، بازو موو کرتا ہے اب لیکن وزن نہیں برداشت ہوتا،اچانک اٹھنے سے سر چکراتا ہے تھوڑا اور بیک پین رہتی ہے اکثر۔"علینا نے تفصیلاً بتایا تو دامیر سر ہلا گیا۔

"کل ڈاکٹر کو کال کروں گا،ایک بار چیک کر جائے گا وہ۔"

کیا ہم نہیں جا سکتے؟"علینا اس کی بات ختم ہوتے ہی بولی جس پہ دامیر اس کو دیکھنے لگا۔

دیکھتے ہیں۔۔"اس نے نہ ہاں کی تھی اور نہ ہی نا، یہ درمیانہ جواب تھا جس سے علینا کو ٹالا جا سکتا تھا۔

"تھوڑا ریسٹ کرنا چاہتا ہوں۔" کھانے سے فارغ ہونے کے بعد اس نے ریان سے کہا جس نے اثبات میں سر ہلایا کیونکہ دامیر کل ساری رات جاگتا رہا تھا اور اب شام ہونے کو آئی تھی۔اعصاب کو پرسکون کرنے کے لیے نیند کی تھوڑی ضرورت تھی۔

علینا کو ساتھ لیے روم میں آیا جب علینا نے اس کی ویسٹ بیلٹ کو صوفے پہ پڑا دیکھا۔اس کی آنکھوں میں خوف، بے یقینی بیک وقت سمائی۔

دامیر نے اس کو ایک جگہ سٹل دیکھتے نظروں کے تعاقب میں دیکھا پھر اپنی لاپرواہی کو کوسا۔

"دامیر یہ گن۔"اس نے گن کی جانب اشارہ کیا۔وہ ویسٹ بیلٹ میں موجود تھی۔

سیفٹی کے لیے رکھی ہے۔ڈرنے کی ضرورت نہیں۔''دامیر نے ہلکے پھلکے لہجے میں کہتے صوفے سے بیلٹ اٹھاتے کبرڈ میں رکھا۔

"ریلیکس، یہ سیلف ڈیفینس کے لیے ہے۔''وہ ابھی بھی بے یقینی نگاہوں سے دامیر کو دیکھ رہی تھی۔اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں تھامے وہ نرمی سے بولا۔

"سیلف ڈیفینس؟''نا سمجھی سے پوچھا۔

"ہمارا کام ایسا ہے نا تو ہم ساتھ رکھتے ہیں، صرف ضرورت پڑنے پہ چلا سکیں۔۔ تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ہمارے گارڈز کے پاس بھی موجود ہیں۔''دامیر نے نرمی سے سمجھانا چاہا تاکہ وہ فوراً اُن کے بارے میں نہ جان جائے۔

''لیکن وہ تو گارڈز ہیں نا۔۔"

تو سمجھ لو میں تمہارا اور خود کا گارڈ ہی ہوں جو ہم دونوں کی حفاظت کرے" گا، اوکے اب سکون سے لیٹ جاؤ اور آرام کرو۔" اپنے کپڑے لیے وہ باتھ روم چلا گیا، علینا بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

کچھ دیر بعد وہ شاور لیے واپس آیا تو اس نے بلیک ویسٹ پہنے رکھی تھی۔ دامیر اس کا کترانا نوٹ کر چکا تھا تبھی پہن لی کہ وہ کنفرٹیبل رہے۔ جھجھک محسوس نہ کرے۔ علینا نے یہ تو نوٹ نہ کیا الٹا اس کے کسرتی بازو پہ بنے ایک زخم کی جانب دھیان چلا گیا۔

دامیر یہ کیا ہوا ہے؟" پریشانی سے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ دامیر نے بازو دیکھا" جہاں ایک گہرا زخم بنا تھا جو اس کو آج ایک لوہے کی چیز لگنے کی وجہ سے ملا تھا۔

ہم ایک میٹنگ پہ گئے تھے جہاں لوہے کا سامان پڑا تھا کافی۔ سائٹ وزٹنگ" بھی تھی نا ساتھ تو بس گزرتے کوئی کیل لگ گیا اسی لیے پتا نہیں چلا۔" اس

نے لاپرواہی سے بات بنائی لیکن علینا اس کے زخم کو پریشانی سے دیکھ رہی تھی۔

"کہاں جا رہی ہو؟" اس کو ایک منٹ کا کہتی وہ ڈریسنگ روم میں جانے لگی جب دامیر نے کہا۔

"پانی کی وجہ سے وہ زیادہ خراب نہ ہو جائے میں کچھ لگانے کو لاتی ہوں۔ پٹی کر دیتی ہوں میں۔" چہرے پہ آئے بالوں کو ہٹائے بتاتے پھر سے جانے لگی۔

"میں لاتا ہوں ویٹ۔" وہ جانتا تھا کہ اس کی مرہم پٹی کیے بغیر سکون سے نہیں بیٹھے گی تبھی خود لینے چلا گیا۔

فرسٹ ایڈ باکس لائے اس کو تھمایا اور خود اس کے برابر بیڈ پہ بیٹھ گیا۔

"درد تو نہیں ہو رہا۔۔؟" وہ تشویش زدہ لہجے سے بولی، نفی میں سر ہلاتے وہ مزید اس کے قریب سرک کے بیٹھا۔ علینا اس کی حرکت پہ ایک نظر اس کو دیکھتے روئی سے اس کا زخم صاف کرنے لگی۔

"تم کیا کام کرتے ہو دامیر؟"اس کے سوال پہ وہ ہنس دیا۔وہ واقعی اپنے سوال دہرانا نہیں بھولتی تھی۔

"میں تمہارے لیے کام کرتا ہوں۔"دامیر نے اس کے چہرے پہ نظریں ٹکائے کہا۔علینا نے استہفامیہ نظروں سے اس کو دیکھا۔

"جو تم کہو میں وہ کرنے کو تیار ہوں۔"وہ مخمور لہجے میں بولا۔وہ اس کے اتنے قریب بیٹھا تھا کہ علینا کو گھبراہٹ ہونے لگی۔سوال سنجیدہ تھا، جواب رومانوی۔

"میں پٹی کر دوں!"علینا نے اس کا دھیان بھٹکانے کو کہا۔دامیر اس کی کتراتی نگاہوں کو محسوس کرتے اپنا ہاتھ اس کے چہرے تک لایا۔

اس کی گہری بولتی نگاہوں کو نظرانداز کرنے کی تگ ودو میں فرسٹ ایڈ باکس سے پٹی نکالے باندھنے لگی۔

"لو ہو گئی پٹی۔۔"علینا اپنا کام ختم کرتے اس کے پاس سے اٹھنے لگی جب دامیر نے اس کی کلائی تھامی۔

"تم نے اپنا ڈریس فائنل کر لیا؟" اس کا ہاتھ تھامے نرمی سے انگوٹھے سے سہلاتے ہوئے پوچھا۔ علینا نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ اس کے پاس سے اٹھنا چاہتی تھی۔

"کیا تم مجھے کچھ بتانا چاہتی ہو؟" دامیر نے صبح والا سوال دہرایا۔

"نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔" علینا کے کہنے پہ دامیر نے اس کو جانچتی نگاہوں سے دیکھا۔ علینا کو اس پل ایسا محسوس ہوا جیسے وہ اس کے اندر تک جھانک رہا تھا۔

"تم چینج کر لو۔ مجھے آج بھی زرا کام کرنا ہے۔" اس کا بات چھوڑتے وہ سنجیدگی سے بولا تو علینا سکھ کا سانس بھرتے اس کے پاس سے اٹھی اور چینج کرنے چلی گئی۔

دامیر اور ریان آج ماسکو گئے تھے جہاں ساشا نے ان کو بلایا تھا۔

ساشا کو ان پہ شک نہیں تھا لیکن وہ ان دونوں کی مدد چاہتا تھا کہ وہ اس شخص کو ڈھونڈ سکے جس نے اس کے قبضے سے لڑکیوں کو بازیاب کروایا تھا لیکن وہ

دونوں صاف انکار کر آئے تھے کہ وہ اس کے معاملے میں نہیں پڑنا چاہتے چونکہ وہ لوگ کرائے کے قاتل (اساسن) تھے تو ایسے کسی کے انڈر کام نہیں کر سکتے تھے نہ ہی انہوں نے ساشا سے کوئی واسطہ رکھنا تھا۔

وہ دونوں یہ بتانے سے بھی رہے تھے کہ انہی کی بندی نے یہ کام کیا تھا۔ جبکہ وہاں ساشا کی ایک بات پہ دامیر کا دماغ اٹک گیا تھا۔ اس کے مطابق یہ کام Dagger ڈیگر کا تھا کیونکہ مرے ہوئے لوگوں پہ چاقو سے وار کیا گیا تھا جو ڈیگر کی ہی خاصیت تھی۔

Dagger !ڈیگر

جہاں تک دامیر جانتا تھا، ڈیگر کی شخصیت اٹلی میں مشہور تھی تو وہ یہاں کیسے۔ شاید اس بارے میں ریان جانتا ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆

حنہ اپنا لیپ ٹاپ لیے کچھ کام مکمل کر رہی تھی جبکہ علینا اس سے تھوڑے فاصلے پہ کسرت کرنے میں مصروف تھی جو حنہ نے کچھ بتائی تھیں۔ دامیر اور ریان صبح کے گئے تھے کسی کام اور ابھی تک واپس نہیں لوٹے تھے۔ علینا کو تیزی سے اٹھنے بیٹھنے میں تکلیف ہوتی تھی، کمر کی چوٹ کی وجہ سے وہ پھرتی نہیں دکھا پاتی تھی اور اسی لیے حنہ اس کو تھوڑی کسرت کروا دیا کرتی تھی۔

دونوں آرامدہ ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس تھیں۔

لان میں موجود چیئر پہ بیٹھے حنہ نے اپنے پاؤں سامنے میز پہ رکھے تھے۔

جب اس کے موبائل پہ کال آنے لگی۔ مین گیٹ کا گارڈ اس کو کال کر رہا تھا۔

ڈریٹا مس آئی ہیں۔" گارڈ نے انفارم کیا کہ بے ساختہ ہی حنہ کی نظر علینا" کی طرف اٹھی۔

اندر نہیں آنے دینا۔" حنہ نے اتنا کہتے کال کاٹ دی۔ دامیر کی غیر" موجودگی میں وہ یہ رسک نہیں لے سکتی تھی۔ ڈریٹا علینا کی یاداشت میں کہیں بھی نہیں تھی۔ دامیر کی اجازت کے بغیر علینا کسی اور سے نہیں مل سکتی

تھی۔ دامیر نہ بھی کہتا تو حنہ اکیڈمی کے کسی بھی سٹوڈینٹ پہ بھروسہ نہیں کرتی تھی اور نہ ہی کسی کو علینا سے ملنے دے سکتی تھی۔

حنہ: ''ڈریٹا یہاں سوسائٹی میں موجود ہے۔'' اس نے بروقت دامیر کو میسج بھیج دیا تاکہ اس کے علم میں ہو۔

''دامیر: ''دونوں اسی وقت اندر جاؤ۔

دامیر کے ریپلائی آیا تو حنہ بنا کسی بحث کے علینا کی طرف بڑھی اور اس کو اندر لے آئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

''تمہاری بات تو آسانی سے مان گئی ہے، میری دفع کون سا دورہ پڑتا ہے۔''

سامنے سکرین کو دیکھتے ریان جلے دل سے بڑبڑایا جب حنہ کو فوراً حکم کی تکمیل کرتے دیکھا۔

کیونکہ یہ کام کی بات تھی کوئی فضول بکواس نہیں۔“ دامیر نے تمسخر

اڑاتے ہوئے کہا ریان نے اپنے تاثرات بدلے۔

”حاکم نامی بندے نے اس کو ہائیر کیا تھا اپنے لیے۔ چھٹیاں تو منانے نہیں آئی

ہوئی یہ، ضرور اس کا مالک بھی یہیں ہو گا۔“ ریان نے مین گیٹ کے کیمرہ

فوٹیج کو آن کرتے کہا جہاں وہ گارڈ سے بحث کرنے میں مصروف تھی۔ اس

کو اندر جانا تھا لیکن ان کی اجازت کے بغیر نہیں جا سکتی تھی چاہے وہ علینا کی

دوست ہی کیوں نہ ہو۔

”سر آپ کو کچھ چاہیے؟“ وہ دونوں کارگو پینٹ شرٹ میں ملبوس ایک

آفس میں موجود تھے جب ایک آدمی مؤدب سا ان کے سامنے آیا، ریان نے

ہاتھ کی اشارے سے جانے کا کہا۔

وہ دونوں سکرین پہ نظریں جمائے ہوئے تھے جب مزید اسلحہ لیس دو گارڈ

اندر داخل ہوئے، ان کے پیچھے ہی بلیک سوٹڈ بوٹڈ مافیا ہیڈ بھی داخل ہوا۔

ساشا۔ براٹوا ہیڈ۔

دامیر نے اپنا لیپ ٹاپ سامنے ٹیبل پہ رکھا لیکن کھڑے ہونے کی زحمت دونوں نے نہیں کی تھی۔

وہ ہیڈ تھا تو یہ اساسن تھے، ڈیول۔ جو سامنے موجود ہستی کو مارنے سے پہلے اس کا رتبہ نہیں دیکھتے تھے بس اپنا کام کرتے تھے۔

دامیر نے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں باہم پیوست کیں۔ ریان نے چیئر سے ٹیک لگائے ایک ہاتھ اپنے گال کے نیچے رکھا۔ اس ہفتے میں یہ ساشا کے ساتھ دوسری ملاقات تھی اور ریان ڈی کے لیے سخت کوفت بھرا وقت بھی۔

"ٹائم از منی (Money) انتظار کی عادت نہیں ہمیں، انتظار کی قیمت وصول کریں گے۔" دامیر نے سپاٹ تاثر لیے کہا۔ ساشا ہنس دیا۔

"مجھے تم دونوں کا ایٹیٹیوڈ بہت پسند ہے، وقت برباد ہوا ہے تو اس کا ہرجانہ ضرور پورا ہوگا۔" ساشا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تم دونوں کا ایک کانٹریکٹ دینا چاہتا ہوں۔" ساشا نے تمہید سے پرہیز کیا اور سیدھا مدعے کی بات کی اور اپنے آدمی کو اشارہ کیا جس پہ اس نے ایک

بریف کیس اٹھائے ان کے سامنے میز پہ رکھا۔ پیسوں سے بھرا بریف کیس۔

"ڈیگر کو مارنے کا کانٹریکٹ۔" ساشا کے کہنے پہ ریان نے ایک ابرو اچکایا۔

"ڈیگر! جانتے بھی ہو اسے۔" ریان اپنی گہری آنکھوں میں سرد وحشت لیے بولا جبکہ ہونٹوں پہ معنی خیز مسکراہٹ تھی۔

"وہ ایک چھپا ہوا مہرا ہے جسے ڈھونڈنا تم دونوں کے لیے مشکل نہیں اور یہ کام تم دونوں سے بہتر کوئی کرے گا نہیں۔" ساشا ہلکا سا ہنس کے بولا۔

"ٹھیک کہا یہ کام ہم سے بہتر کوئی نہیں کرے گا لیکن ہم تمہارے کہنے پہ ہی کیوں کریں؟" ریان آگے کو ہوا۔ دامیر کے ہونٹوں پہ تبسم بکھرا یعنی اس کا شک ٹھیک تھا۔ ریان جانتا ہے کہ ڈیگر کون ہے۔

"کیونکہ میں تمہیں اس کی قیمت دے رہا ہوں۔" ساشا کا انداز سنجیدہ ہوا۔

”میری مانگی قیمت تم سے ادا نہیں ہو پائے گی۔“ ریان نے پر سکون لہجے میں کہتے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائی۔ انداز مغرورانہ تھا۔ اس کے جوتے کا رخ ساشا کی طرف تھا۔ ساشا اپنی کی گئی توہین پہ خاموش رہا۔

”زیادہ سے زیادہ کتنی، میلینز ڈالر، یا بیلینز۔۔“ ساشا اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔ دامیر نے ایک نظر ریان کو دیکھا جو اس کی بتائی قیمت پہ سر جھٹکتا اٹھ کھڑا ہوا۔

”کہا نا تم سے ادا نہیں ہو پائے گی۔“ ریان چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا رہا۔ ساشا نے اپنا رخ موڑا۔

”تم بلا جھجک اپنی قیمت بتا سکتے ہو۔“ اس نے جیبوں میں ہاتھ ڈالے۔ اس کی گردن پہ ٹیٹو واضح تھے۔ سر پہ بالکل چھوٹے بال اور کانوں میں بالی۔ وہ ایک مجرم کا خاکہ پیش کرتا تھا۔

”میری قیمت! تمہاری جان ہے۔“ ریان نے اس کے کان کے قریب ہوتے خطرناک لہجے میں سرگوشی کی کہ ساشا نے غصے سرخ ہوتی آنکھوں سمیت اس کو دیکھا۔

”جس دن یہ قیمت ادا کرنے کو تیار ہو جاؤ تو بتانا ڈیگر کی طرف سے خوش خبری دوں گا۔“ ایک آنکھ دباتے ہوئے ریان نے کہا جبکہ دامیر ستائشی انداز میں کھڑا ہوا۔

”ریان ڈی داسنائپر! تم شاید بھول رہے ہو کہ تم کس کے سامنے کھڑے ہو۔“ اس کی بات پہ ساشا کے چہرے پہ غصے کی لالی آئی تو ریان کو اس کے نام سے پکارتے ہوئے کہا۔

اپنا نام سنتے ریان کی آنکھوں میں وحشت اتر آئی۔ اس نے سختی سے اپنا جبڑا بھینچا۔ اس کے مقابل کھڑے اس کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے اس نے ماحول میں دہشت پھیلائی۔

نئے ہو اس دنیا میں، جس دن برابری پہ آؤ تب میرا نام پکارنا وہ بھی بنا" ڈرے، یہ ہاتھوں کا کانپنا مجھ سے چھپ نہیں سکتا۔" بنا پلک جھپکے ریان نے مدھم آواز میں کہا کہ صرف ساشا ہی سن سکتا تھا۔ اگر اس کا کوئی آدمی سن لیتا تو اس کی عزت کی دھجیاں اڑنی تھی۔ وہ براٹوا کا ہیڈ تھا اور اس کے سامنے کھڑا کوئی اس کو دھمکی دے رہا تھا۔

دھمکی دینے والا کوئی اور نہیں سنائپر خود تھا۔ ساشا اس سے دو قدم پیچھے ہوا اور نظریں پھیرتے آس پاس دیکھنے لگا۔

"تم لوگ خود اس کانٹریکٹ سے انکار کر رہے ہو جبکہ میں اس کی بھاری قیمت دے رہا تھا۔" اس نے اپنے آدمیوں کو پیسوں سے بھرا بیگ واپس لے جانے کا اشارہ کیا اور خود وہ ہیڈ چیئر پہ بیٹھ گیا۔

"ہمارے لیے ہمارا وقت قیمتی ہے جو تم نے برباد کیا۔" دامیر ریان کے برابر کھڑا ہوتا بولا۔

مت بھولو تم دونوں میرے علاقے میں رہتے ہو۔ اگر میں اس وقت
چاہوں تو تم دونوں کا نام و نشان مٹ جائے اس صفحہ ہستی سے۔" دامیر کی
بات پہ ساشا اپنا غصہ دباتا ہوا بولا۔
"یہی الفاظ ہماری طرف سے لے لو۔" دامیر سرد لہجے میں بولا۔
"اور ہاں اپنا یہ ننھا دماغ کسی کھیلنے کودنے والی چیزوں میں لگاؤ، یہ ڈیگر اور
سنائپر سے پنگے لینا ابھی تمہاری عمر کے لیے ٹھیک نہیں ہے۔" اس کا کندھا
تھپکتے ہوئے ریان نے سرد پتھریلے لہجے میں کہا اور بنا کسی کی پرواہ کیے وہ
دونوں وہاں سے نکل پڑے۔
ماسکو کی اس بڑی خوبصورت بلڈنگ سے نکلتے وہ لوگ اپنی گاڑی میں بیٹھے۔
ریان نے سٹئیرنگ سنبھالا جب دامیر نے اپنی گود میں لیپ ٹاپ رکھے اس کو
آن کیا۔

گھر کے آس پاس کی سیکیورٹی کو چیک کرنے لگا، ڈریٹا واپس جا چکی تھی اور ابھی کے لیے اچھا تھا کیونکہ بروقت ڈریٹا کا علینا سے ملنا اچھا ثابت نہیں ہو سکتا تھا۔

اس سے پہلے جب وہ کسی دوسرے شہر یا ملک کے لیے نکلتے تو گھر کی سیکیورٹی اتنی چیک نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ضرورت پڑتی تھی لیکن اس بار ان کے پیچھے دو عورتیں تھیں جو ان کی زمہداریاں تھیں تبھی ان کی فکر میں وہ بار بار کیمرے چیک کر رہا تھا۔

اس سے اچھا میں اپنی بیوی کے ساتھ وقت گزار لیتا۔" دامیر نظریں سامنے سکرین پہ ٹکاتا ہوا بولا جہاں گھر کے لاؤنج ایریا کی فوٹیج دکھائی جا رہی تھی۔ علینا اپنی گود میں ایک پاپ کارن کا باؤل رکھے شاید کوئی مووی دیکھنے میں مصروف تھی جبکہ حنہ اس کے آس پاس نہیں تھی۔

بیوی، آں ہاں! اب تو رہتے بھی ایک ہی کمرے میں ہو۔" ریان نے اس کو چھیڑا جس پہ وہ گھورنے لگا۔

"میں نے پہلے تمہارا یہ انداز نہیں دیکھا تھا، میرے لیے تمہارا ایک کیئرنگ انداز تھا ہی لیکن علینا کے لیے کچھ الگ ہے باس۔۔" ریان نے صاف گوئی سے اپنا مشاہدہ پیش کیا کہ دامیر کندھے اچکا گیا۔

"ہو سکتا ہے، میں پوری کوشش کرتا ہوں کہ اس کو یقین آجائے میں اس سے محبت کرتا ہوں، لیکن شاید میرے چہرے کے تاثرات میرا ساتھ نہیں دیتے۔" دامیر ہلکا سا ہنس کے بولا۔ جبکہ ریان اس کی بات پہ آنکھیں گھما کے رہ گیا وہ اس سے علینا سے پیار کے متعلق بات کر رہا تھا اور وہ جناب اپنی ایکٹنگ کا زکر رہے تھے۔

"تم ایسا بننے کی کوشش کیوں کرتے ہو جب تم اصل میں اس سے پیار کرنے لگے ہو۔ اپنا اصل دکھاؤ اس کو۔" ریان نے اس کو سنجیدگی سے کہا کہ دامیر نے تلخی سے سر جھٹکا۔

"کہا تو ہے کہ کوشش کرتا ہوں۔" دامیر کہہ کے باہر دیکھنے لگا۔

"کبھی کبھی تو تمہاری خراب ایکٹنگ پہ اس کو واقعی یقین ہی نہیں آتا کہ تم اس سے پیار کرتے رہے ہو یا اس کے لونگ ہزبینڈ تھے، علینا کا چہرہ سب بتا دیتا ہے۔" ریان کے پاس جیسے اس سے ضروری موضوع موجود نہ تھا۔ دامیر نے گردن گھماتے اس کو دیکھا اور ہلکا سا ہنس دیا۔

"پیار کا تجربہ بھی پہلی بار ہوا ہے اور ایسے بیوی کا بھی تبھی ان سب چونچلوں کے بارے میں معلوم نہیں۔" دامیر نے ایک نظر پھر سکرین کو دیکھا۔

"تمہیں میں سکھاؤں گا۔" ریان نے فخریہ کالر جھٹکائے کہ دامیر نے بےزار نظروں سے اس کو دیکھا جیسے اس کا تو کام ہی یہی رہا تھا پیار محبت کرنا۔ خود اس کی منگیتر منہ بھی نہیں لگاتی تھی۔

"حنہ کہاں ہے؟" علینا کو اکیلا دیکھتے ریان نے سرسری سا کہا۔

"وہ آرمری میں ہے، شوٹنگ پریکٹس کر رہی ہے۔" دامیر نے آرمری کیمرہ کی فوٹیج آن کرتے کہا۔

"تم نے مجھے ڈیگر کا کیوں نہیں بتایا؟" حنہ کا ذکر چھڑا تو دامیر کو یاد آیا۔۔

ریان کے لبوں پہ مسکراہٹ رینگ گئی۔

"مجھے لگا تمہیں پہلے سے سب معلوم ہو گا۔" اس نے چڑایا۔ جب ریان نے پہلی بار حنہ کا ذکر کیا تھا تب دامیر کا جواب تھا کہ وہ جانتا ہے پہلے سے ہی اور اب بھی ریان کا یہی حوالہ تھا۔

"مجھے کوئی خواب آنا تھا۔۔۔" دامیر جلے لہجے میں بولا۔

"ہو بھی سکتا ہے۔۔" ریان نے مزید چھیڑا۔

"حنہ کو کچھ عرصہ گھر میں رہنا ٹھیک ہی ہے، وہ جزباتی ہے کچھ بھی کر سکتی ہے، ساشا نے ضرور اپنے آدمیوں کو کہہ کے ہم پہ نظر رکھوائی ہو گی۔" دامیر نے لیپ ٹاپ کی کیز پہ انگلیاں چلاتے ہوئے کہا۔

"اس کی فکر نہیں کرو تم، شادی ہونے والی ہے پھر دیکھنا کیسے غائب ہوتی ساشا کے لیے ہی نہیں بلکہ ہمارے لیے بھی۔" ریان کہتے ہوئے ہنس دیا۔ وہ

جانتا تھا کہ شادی ہونے کے بعد اس کا غصہ ساتویں آسمان پہ ہوگا جو وہ ان پہ نہیں اتار پائے گی۔

"تم اسے پیار سے بھی ہینڈل کر سکتے ہو۔" دامیر نے ایک نظر اس کو دیکھا۔

"مجھ سے زیادہ پر سکون تم رہتے ہو جب تم سے پیار نہیں کیا جا رہا تو مجھ سے خاک ہوگا۔" ریان اس پہ بھڑکا جس پہ دامیر کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"پتا نہیں کس کی بد دعا لگ گئی جو ہم اس راستے پہ آ گئے۔ اچھی خاصی زندگی تھی عورتوں کے بغیر۔" دامیر مصنوعی بے چارگی سے بولا اور سیٹ سے پشت ٹکائے آنکھیں موند گیا کہ اس رگ جاں کا چہرہ لہرایا۔

اس کے حوالے سے بس ایک پریشانی تھی کہ جب اس کی یاداشت واپس آئے گی تو کیا وہ اس کے پاس رہے گی؟ یا اس کو نفرت سے دھتکار کے چھوڑ کے چلی جائے گی؟

دو دن بعد ریان کی شادی تھی اور میکس لیو بھی موجود ہونگے اس شادی میں۔

"ابھی کہیں جانا ہے؟" ریان نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"نہیں ہوٹل چلتے ہیں بس۔" دامیر نے تھکن سے کہا۔ ایک دن یہاں اور رکتے انہیں اپنی شپمنٹ کا کوئی کام مکمل کرنا تھا پھر سیدھا وہ شادی میں ہی شرکت کرتے۔

ہوٹل پہنچتے انہوں نے سب سے پہلے اپنے روم کی سیکیورٹی کو چیک کیا۔ ماسکو میں موجود اپنے گھر جانے کے بجائے وہ لوگ یہیں آ گئے کیونکہ ابھی وہ دونوں اپنا حلیہ عام انسان کی طرح بنائے ہوئے تھے جنہیں یہاں کچھ لوگ جانتے تھے، تبھی وہ گارڈز کو بھی اپنے ساتھ نہیں لائے تھے۔

"ڈریٹا اس وقت یہاں پھر موجود ہے۔ وہ کیوں آ رہی ہے۔" ریان دوسرے شہر میں موجود اپنے مینشن کی فوٹیج چیک کر رہا تب اس کو مین گیٹ پہ پھر ڈریٹا دکھائی دی۔

"علینا سے ملنے آئی ہو گی لیکن یہ بات بھی وہ اچھے سے جانتی ہو گی کہ ابھی ہم دونوں موجود نہیں ہیں وہاں۔" دامیر نے سکرین کو زوم اِن کرتے کہا۔

وہ آس پاس نظریں دوڑا رہی تھی جبکہ گارڈ اس کو یہاں سے جانے کا کہہ رہا تھا۔

حنہ کو کال کر کے کہو کہ کسی بھی صورت وہ علینا کو باہر نہ لائے اور خود بھی چوکس رہے۔" دامیر نے مینشن کی گرد موجود گارڈز کو کال ملاتے ہوئے ریان سے کہا جس نے تائید میں سر ہلاتے ہوئے اپنا موبائل نکالا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جب سے دامیر نے کال کر کے بتایا تھا کہ وہ آج رات گھر نہیں آئے گا اور علینا بنا اس کا انتظار کیے سو جائے تب سے علینا بے چین تھی۔

وہ چند دن ہی اس کے ساتھ رہے گی اور اس کو موجودگی کو وہ محسوس کرتی تھی چاہے نیند میں بھی ہوتی لیکن ایک تحفظ کا احساس ہوتا تھا۔ جس دن سے وہ دامیر کے کمرے میں شفٹ ہوئی تھی دامیر ایک بار بھی رات کو سویا نہیں تھا، وہ اپنا کام مکمل کرتا رہتا تھا۔ اسی کی غیر موجودگی اب اس کو غیر آرام دہ کر رہی تھی۔

حنہ موبائل پہ کال آتے ہی روم سے باہر نکل گئی تھی۔اس نے مایوسی سے ایک نظر پورے کمرے میں پھیری۔ہر چیز ویسے کی ویسے تھی بس دامیر موجود نہیں تھا۔

کہاں گئی تھی؟''حنہ کے روم میں آتے ہی علینا نے بے ساختہ پوچھا۔''

کال سن رہی تھی تم ایسا کرو کہ فریش ہو جاؤ تب تک میں آتی ہوں۔''حنہ'' اپنی جیکٹ ٹی شرٹ کے اوپر پہنتی ہوئی بولی۔علینا نے نا سمجھی سے دیکھا کہ اس وقت کہاں جا رہی تھی۔وہ پوچھ بھی نہ پائی کہ حنہ عجلت میں جا چکی تھی۔ اپنی جیکٹ پہنے، کھلے بال لیے چاند کی چاندنی میں، گردن اٹھائے مین گیٹ کی جانب بڑھ رہی تھی جہاں ڈریٹا ابھی بھی گارڈ سے بحث میں مصروف تھی۔

ڈریٹا، یہاں کیسے آنا ہوا؟''حنہ نے بنا کوئی حال احوال پوچھے ڈائریکٹ اسی'' کو مخاطب کیا کہ گارڈ خاموشی سے تھوڑا ہٹ کے کھڑا ہو گیا۔

ڈریٹا اس کو یہاں دیکھ کے چونکی تھی، اس نے ایک دو بار اسے اکیڈمی میں دیکھا تھا لیکن اس کے بارے میں اتنا جانتی نہیں تھی کیونکہ حنہ نے کبھی اکیڈمی میں کسی سے بنائی نہیں تھی۔

"تم۔۔! یہاں کیا کر رہی ہو؟" اس کے سوال کے جواب میں اس نے الٹا سوال ہی پیش کیا کہ حنہ نے ابرو اچکائے اور اپنی جیکٹ کا بٹن کھولتے کچھ قدم آگے کو ہوئی کہ اس کی آنکھوں کا سرد پن واضح ہوا۔ جیکٹ تھوڑی پیچھے ہوئی تو ہولڈر میں لگا چاکو واضح ہوا۔

"تم یہاں کیسے آئی؟" اس کے چہرے پہ برفیلی تاثرات تھے جبکہ ہونٹوں کو ایک مسکراہٹ میں ڈھالا تھا۔

"علینا سے ملنے آئی ہوں وہ یہیں رہتی ہے۔۔" ڈریٹا کو اس کا انداز ناگوار گزار تبھی سنجیدگی سے جواب دیا۔

"وہ یہاں نہیں ہے، اپنے ہزبینڈ کے پاس ہوتی ہے آج کل۔" حنہ نے پاکٹ میں ہاتھ ڈالے لاپرواہی سے کہا کہ ڈریٹا نے اچھنبے سے اس کو دیکھا۔

ہز بینڈ؟''اس نے استفامیہ نگاہوں سے دیکھا۔''

دا میر آر دی اساسن۔''حنہ نے پلکیں جھپکاتے جیسے اس کی معلومات میں

اضافہ کیا۔

لیکن علینا تو اس سے نفرت، آئی مین وہ کیسے اس سے شادی کر سکتی ہے اتنی''

جلدی اور وہ کیسی ہے؟مجھے اس کا کانٹیکٹ نمبر مل سکتا ہے۔ایکچولی نیلامی

والے دن اس پہ حملہ ہوا تھا اور اس کے بعد میں اسے مل نہیں سکی۔''ڈریٹا

اپنی حیرانگی چھپاتی ہوئی بولی جس پہ حنہ نے سر ہلا یا۔

ہمم افسوس ہوا سن کے، تم جا سکتی ہو۔۔''حنہ نے افسردگی سے کہتے اس کو''

گیٹ کے پار کا رستہ دکھایا کہ ڈریٹا ہونق بنی کھڑی رہ گئی کہ کتنی بے مروتی

ہے۔اس کو جواب دیئے بنا یہاں سے نکال رہی تھی۔

میں پھر آؤں گی علینا سے ملنے اور مجھے تب کوئی روک نہیں سکے گا۔''اس''

کے انداز سے وہ طیش میں آتی بولی کہ حنہ کے لبوں کے کنارے پہ مسکراہٹ

ابھری۔

روکیں گے تب جب تم زندہ ہو گی، آئیندہ یہاں نظر نہیں آنا۔" حنہ نے پراسرار لہجے میں کہا کہ ڈریٹا ٹھٹھکی وہ اس کو مارنے کی دھمکی دے رہی تھی۔

تم ہوتی کون ہو مجھے مارنے کی دھمکی دینے والی۔" ڈریٹا اس کے بالکل" نزدیک آتی غرائی کہ حنہ کے تاثرات میں کوئی فرق نہ پڑا۔

مجھے جاننا تم برداشت نہیں کر پاؤ گی، بس اتنا جان لو کہ میں حنہ ریان"

"ہوں۔

"حنہ۔۔۔ریان۔"

حنہ نے آنکھوں میں دیکھتے سرد لہجے میں بولی کہ ڈریٹا کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی پھیل گئی۔

اس کے انداز میں کچھ تو تھا جو ڈریٹا کو کچھ بھی کرنے سے روکے ہوئے تھا، پھر اس کا ریان کا نام لینا، اس کا نام سنتے ہی وحشت طاری ہو گئی تھی۔ حنہ مسلسل بنا پلک جھپکائے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی کہ ڈریٹا نے خود ہی اپنے چہرے کا رخ موڑ لیا۔

بنا مزید کوئی بات کئے ڈریٹا اپنی گاڑی میں بیٹھی واپس جانے لگی تبھی حنہ کی آواز گونجی۔

اس گاڑی کا نمبر نوٹ کرتے ہی انفارمیشن نکال کے لاؤ۔" حنہ نے گارڈ کو" دیکھا جو اس کے اشارے پہ سر ہلا گیا۔ جب تک اس کی گاڑی نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی حنہ وہیں کھڑی رہی۔

گارڈز کو اپنی ڈیوٹی پہ ایکٹو رہنے کا کہتی گھر میں داخل ہوئی۔ علینا لاؤنج میں ٹہل رہی تھی۔

یہاں کیا کر رہی ہو، میں نے کہا تھا کہ آرام کرو۔" حنہ چہرے پہ نرمی لائے" اس سے بولی۔

تم اچانک چلی گئی تو مجھے فکر ہونے لگی تھی۔" علینا اپنی حساسیت پہ ہنس" دی۔

اتنی جلدی پریشانی نہیں لیتے، تھوڑا مضبوط بنو۔ میں گارڈز کو دیکھنے گئی" تھی۔" حنہ نا محسوس انداز میں اپنی جیکٹ کے ساتھ اپنا گن ہولڈر اسی میں

اتارنے لگی۔ وہ دونوں آج علینا کے پرانے کمرے میں موجود تھیں۔ دامیر والے کمرے میں حنہ کے ساتھ رہنا اس کو عجیب لگتا تھا تبھی اسی کمرے میں واپس آ گئی۔

”تمہیں نیند آ جائے گی میرے ساتھ؟“ حنہ اپنا تکیہ درست کرتے ہوئے علینا کو دیکھتی بولی۔

”ہاں پہلے بھی تمہارے ساتھ سوتی تھی میں۔“ علینا ناسمجھی سے بولی۔

”میرا مطلب کہ ہو سکتا ہے دامیر کی طرح میں تمہیں اپنی باہوں میں نہ لے سکوں۔“ حنہ کی سنجیدگی میں کہی غیر سنجیدہ بات پہ علینا بری طرح گڑبڑائی۔

”ایسی بات نہیں ہے، مجھے آ جائے گی نیند۔“ علینا جھینپ کے سرخ پڑتی ہوئی بولی کہ حنہ بس مسکرا دی۔

”تمہیں کبھی محسوس ہوا کہ تم لڑنا جانتی ہو؟“ وہ دونوں خاموشی سے چت لیٹی تھیں جب حنہ کی آواز کمرے میں گونجی۔

"کیا مطلب؟" علینا الجھی۔

"یعنی کبھی شدت سے دل کیا ہو کہ ہاتھ پیر چلاؤ، کسی کی ہڈی پسلی ایک کر دو۔" حنہ نے اس کے چہرے پہ نظریں جمائے کہا کہ علینا کے چہرے پہ الجھن کے تاثرات مزید ابھرے، جبکہ ماتھے پہ بل بننا شروع ہوئے۔

"نہیں کبھی بھی نہیں۔" علینا نے تھوڑا کتراتے کہا کہ جانے حنہ اس سے کیا سننا چاہ رہی تھی۔

"میں تمہیں کل سکھاؤں گی کچھ ٹھیک ہے، تم نے سیلف ڈیفنس تھوڑا بہت سیکھا ہے شاید ابھی یاد نہ ہو لیکن میں تمہیں تھوڑی سی پریکٹس کروا دیا کروں گی۔" حنہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا یقیناً اپنی یاداشت کے ساتھ تھوڑی بہت اپنے اندر پیدا ہوئی ہمت بھی کھو چکی تھی وہ۔

"اس کی کیا ضرورت ہے؟" علینا نا سمجھی سے بولی۔

"ضرورت ہر ایک کو ہے صرف تمہیں نہیں، کبھی اونچ نیچ بھی ہو سکتی ہے تو تمہیں تیار رہنا چاہئے۔" حنہ عام سے انداز میں بولی۔

"اللہ نا کرے۔" علینا اونچ نیچ والی بات پہ بے ساختہ بولی کہ حنہ ہلکا سا مسکرائی۔

"اللہ نہ ہی کرے لیکن ہمیں باہمت تو رہنا چاہئے نا۔" حنہ نے پھر بھی اپنی بات پہ زور دیا کہ علینا خاموش ہو گئی۔

"تم نے کہا میں نے ٹریننگ لی ہوئی ہے تو کیا تمہیں بھی سیلف ڈیفینس آتا ہے؟" علینا اس کی طرف کروٹ لیتے ہوئی اشتیاق سے بولی۔

"صرف سیلف ڈیفینس نہیں اور بھی بہت کچھ آتا ہے مجھے۔" حنہ معنی خیز سا مسکرائی۔

"اور کیا مطلب۔۔؟" علینا کی دلچسپی اور بڑھی کہ حنہ نے اس کے چمکتے چہرے کو دیکھا جس کو یہ موضوع گفتگو مزے کا لگ رہا تھا۔

"جان لے لیتی ہوں۔" حنہ پراسرار لہجے میں آنکھیں بڑی کرتی اس کو ڈراتے ہوئے بولی کہ علینا ہنس دی۔

ہاں جیسے ریان اپنی جان لٹاتا پھر رہا ہے تم پہ۔ ''علینا اس کی بات مزاح میں لیتی ہوئی بولی کہ ریان کا زکر آتے حنہ نے آنکھیں گھمائیں۔

سو جاؤ علینا۔۔ ''حنہ نے مزید کچھ کہے بنا آنکھیں موند لیں کہ علینا نے منہ بنایا۔

مجھے ابھی نیند نہیں آ رہی۔ ''علینا تھوڑا مدھم لہجے میں بولی کہ حنہ نے مڑ کے اس کو گھورا۔

کال کر لو دامیر کو۔ ''حنہ نے مفت کا مشورہ دیا لیکن علینا کتراتی رہی، وہ اگر دامیر کو اس وقت کل کرتی تو جانے کیا سمجھتا وہ۔

وہ ایسے ہی کافی دیر کروٹیں بدلتی رہی لیکن نیند آنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ دامیر کے ساتھ چاہے چند ایک دن ہی رہی تھی لیکن اس کی موجودگی میں وہ سکون سے نیند کی وادی میں چلی جاتی تھی۔

ابھی وہ دھیمے قدموں سے اٹھتی ہوئی کمرے سے باہر آئی تھی۔لاؤنج ایریا میں بھی بالکل ہلکی سی روشنی چل رہی تھی جبکہ گلاس وال سے باہر سے نظر آتا لان بالکل سنسان پڑا تھا جہاں چند ایک روشنیاں جل رہی تھیں۔

خنکی بڑھ رہی تھی،اس کا ارادہ ابھی لان میں جانے کا تھا کہ تھوڑا ٹہل سکے۔

ابھی اس کا ہاتھ گلاس ڈور پہ تھا ہی کہ لاؤنج میں رکھا فون بجنے لگا۔اچانک آتی آواز پہ وہ ایک دم گھبرا اٹھی۔لاؤنج میں کوئی فون بھی تھا اس بارے میں وہ نہیں جانتی تھی۔

صوفے کی دوسری سائیڈ پہ ہی وائرلیس فون بج رہا تھا۔

آگے بڑھ کے اس نے فون ہاتھ میں پکڑا۔اس کو اٹھانا چاہیے بھی تھا یا نہیں وہ اسی کشمکش میں پڑ گئی۔فون بجتے بجتے بند ہو گیا۔وہ یہاں سے اٹھ کے واپس جانے ہی والی تھی کہ ایک بار پھر گھنٹی بجنا شروع ہو گئی۔

اس نے ایک پل سوچا اور فون کان سے لگایا۔

"ہیلو پرنسس!" دوسری جانب سے دامیر کی گھمبیر آواز گونجی تو علینا نے بے ساختہ اطراف میں دیکھا جیسے وہ اس کو دیکھ رہا تھا۔

"دامیر۔۔" وہ گہرا سانس بھر کے بولی۔

"سوئی نہیں ابھی تک۔" اس کی آواز ائیر پیس میں گونجی۔

"نیند نہیں آرہی تھی۔"

"کیا کوئی خواب دیکھا ہے؟" متفکر لہجے میں پوچھا گیا۔

"نہیں بس ایسے ہی، میں سو ہی نہیں پا رہی۔" صوفے پہ بیٹھتے اس نے پاؤں اوپر کیے۔

"کمرے میں جاؤ یہاں سردی ہے۔" دامیر کی بات پہ وہ چونکی۔

"تمہیں کیسے پتا میں کمرے میں نہیں؟" علینا نے متجسس ہوتے پوچھا اور اپنے پیر دوبارہ نیچے کیے۔

"غالباً تم نے لاؤنج کا ہی فون اٹھایا ہے۔" دامیر نے جتایا۔ علینا سمجھتی ہلکا سا مسکرائی۔

تبھی اس نے اپنے کمرے کے باہر کھڑی حنہ کو دیکھا جو آبرو اوپر کیے اسی کو گھورنے میں مصروف تھی۔

میرے سامنے بات نہیں کرنی تھی تو مجھے کہہ دیتیں۔'' حنہ نے مصنوعی ''ناگواری لیے کہا تو علینا خوامخواہ شرمندہ ہو گئی۔

نہیں یہ فون خود ہی آ گیا تھا۔'' علینا نے خجل ہوتے وضاحت کرنا چاہی۔ ''

کہاں جا رہی ہو؟'' حنہ کو کمرے سے باہر جاتا دیکھ علینا بے ساختہ بول ''اٹھی۔ دامیر ابھی بھی کال پہ تھا۔

تم آرام سے بات کر لو میں یہیں باہر صوفے پہ موجود ہوں۔'' حنہ نے اس ''کو پرسنل اسپیس دینا چاہی۔

نہیں باہر سردی ہے تم یہیں رہو، بات بس ختم ہو گئی تھی۔'' علینا نے فوراً ''کہا کیونکہ حنہ کا ایسے باہر جانا اس کو بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا اور اگلے ہی پل اس نے کال بھی ڈسکنیکٹ کر دی یہ جانے بغیر کہ دامیر کو اس کی حرکت کتنی ناگوار گزری تھی۔

حنہ نے کچھ ثانیے اس کو ایسے ہی دیکھا پھر کندھے اچکا دیئے۔ وہ معمولی سے باتوں کی بھی کافی پرواہ کر رہی تھی۔

علینا اس کو اپنی نیند کا یقین دلاتے ہوئے بستر میں گھس گئی اور آنکھیں موند گئی۔

جب علینا کمرے سے باہر نکلی تھی حنہ تبھی نیند سے جاگ گئی تھی۔ جب وہ دو منٹ بعد بھی کمرے میں نہ آئی تو خود دیکھنے کو اٹھ گئی، اس کو ایسے ہی دروازے کے پاس کھڑے دیکھ رہی تھی جب فون کو بجتا دیکھا۔ حنہ سرد آہ بھرتے رہ گئی کہ وہ جانتی تھی کہ اس وقت کس کی کال ہو گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ کافی دیر موبائل کو گھورتا رہا، اس سے ابھی بات بھی نہیں ہوئی تھی کہ اس نے فون کاٹ دیا تھا۔ جانے کیوں اس وقت اسے غصہ آ رہا تھا۔ اس کی پوری بات سنے بغیر وہ فون کیسے بند کر سکتی تھی۔ اس نے دوبارہ کال نہیں کی لیکن آدھا گھنٹہ بیٹھے وہ اس موبائل کو گھورتا رہا تھا۔

اپنے کام مکمل کرتے جب وہ خود بیڈ پہ نیم دراز ہوا تو لیپ ٹاپ تھامے گھر کی فوٹیج چیک کرنے لگا، علینا اپنے روم میں نہیں تھی، دوسرے روم کا چیک کیا تو وہ وہاں موجود حنہ سے باتوں میں مصروف تھی۔

تھوڑی دیر بعد جب اس نے دیکھا کہ وہ کمرے سے باہر گئی ہے اور لان میں جانے والی تھی تبھی اس نے گھر کے نمبر پہ کال ملائی۔

اس وقت اس کا باہر جانا بالکل بھی ٹھیک نہیں تھا وہ بھی ریان اور دامیر کی غیر موجودگی میں۔

ڈریٹا کا آنا پہلے ہی شک میں مبتلا کر گیا تھا کیونکہ وہ ایسے بندے کے لیے ہائیر کی گئی تھی جس کا اس کالی دنیا میں کبھی نام نہیں سنا تھا۔ حاکم! یہ حاکم تھا کون؟ اور فیاد کا کیا کینیکشن تھا علینا سے۔ اس سب کو جلد از جلد سلجھانا تھا۔

لیکن اس وقت تو وہ علینا سے بات کرنا چاہ رہا تھا جو اس پہ بنا دھیان دیئے فون کاٹ گئی تھی وہ بھی اس وجہ سے کہ حنہ باہر نہ چلی جائے۔

اس بات کا بدلہ تو میں تم سے لوں گا، کسی اور کی خاطر تم نے مجھے اگنور کیا۔۔" بڑبڑاتے ہوئے اس نے موبائل کو سائیڈ پہ رکھا اور ایک آخری نظر سکرین پہ ڈالی جہاں وہ دونوں بستر پہ نیم دراز تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنی سنائپر کو پیک کرتے ریان نے گہرا سانس بھرا اور دامیر کو دیکھا جو اپنی گن کو ری لوڈ کر رہا تھا۔ ابھی انہوں نے ایک کانٹریکٹ مکمل کیا تھا۔ چاہ کے بھی وہ اس کام سے زیادہ دیر تک لاپرواہی نہیں برت سکتے تھے۔

ماسکو سے وہ لوگ ابھی ترکی میں تھے، یہاں کام مکمل ہو گیا تھا تو واپسی کے لیے نکلنا تھا، پیچھے پولیس آتی ہے یا نہیں یہ ان کا سر درد نہیں تھا کیونکہ ایسے معاملات میں آدھا ہاتھ پولیس کا ہی ہوتا تھا، لوکل اور انٹرنیشنل فلائیٹس کا بھی ان کو کوئی خطرہ نہیں تھا کیونکہ وہ پرائویٹ سفر کرتے تھے اور اس کے لیے ان کے پاس بزنس پرمیشن تھی۔

آج تمہاری شادی بھی ہے تو وقت پہ پہنچنا ضروری ہے ہمارا۔'' دامیر نے بلڈنگ کی سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔ ریان نے اپنی سنائپر کو کندھے پہ ڈال رکھا تھا جبکہ دامیر نے اپنا سفری بیگ تھاما تھا۔

''پہنچ جائیں گے، پہلی میری دلہن کو پہنچا دینا۔'' ریان نے سر جھٹکتے کہا کہ حنہ کہیں آج ہی نہ بھاگ جائے۔

''تمہیں بھی چاہئے تھا کہ اپنا کوئی فنکشن ارینج کرتے، علینا بھی خوش ہو جاتی۔'' ریان نے سٹئیرنگ سنبھالتے ہوئے کہا۔ دامیر جو اپنا موبائل سامنے کیے علینا کی طرف سے آئے گڈ مارننگ کے میسج کو دیکھ رہا تھا اس کی بات کو نظر انداز کر گیا۔

اس نے علینا کے میسج کو اگنور کیا جیسے وہ دو دن سے اگنور کر رہا تھا۔ اگر دامیر نے اس کو کال نہیں کی تھی تو علینا نے ایک بار بھی کوشش نہیں کی تھی اس سے خود سے رابطہ کرنے کی الٹا اس کو گڈ مارننگ اور گڈ نائٹ وشز بھیج رہی تھی۔

"انکل میکس کی فلائٹ کب کی ہے؟" دامیر نے موبائل کو پاکٹ میں رکھتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ ہم سے پہلے پہنچ جائیں، ان کی میٹنگ تھی ساشا سے۔۔" ریان نے گاڑی کو رن وے کی جانب موڑتے ہوئے کہا۔ ان کی خود کی فلائٹ میں بھی آدھا گھنٹا رہ گیا تھا۔

"ساشا خوامخواہ خود کو مصیبت میں ڈال رہا ہے وہ بھی غائب ہوئی دو لڑکیوں کے پیچھے۔۔" دامیر نے تاسف سے کہا یقیناً وہ میکس سے انہیں دو لڑکیوں کا زکر کرنے والا تھا جن کو ریان اور حنہ بازیاب کروالائے تھے۔

"اپنی موت کو دعوت دے رہا ہے اور کچھ نہیں۔" ریان نے گاڑی رن وے پہ بھگاتے کہا جہاں کچھ ہی فاصلے پہ ان کا پرائویٹ جٹ کھڑا تھا۔

ان کے دو آدمی پلین کے پاس انہیں کے انتظار میں کھڑے تھے۔ ان کے آتے ہی انہوں نے تیزی دکھاتے گاڑی سے ان کا سامان نکالا اور فلائٹ کی تیاری کرنے لگے۔ دامیر اور ریان دونوں نے ابھی سیڑھیوں پہ قدم رکھا ہی

تھا کہ اچانک فائر کی آواز گونج اٹھی، وہ چوکنا ہوئے اور بروقت خود کو جھکاتے نشانے سے بچایا۔

دامیر ریان کی پشت پہ آئے اپنی گن نکالے اس طرف فائر کرنے لگا جہاں سیاہ لباس میں لوگ رن وے کی طرف بھاگے آرہے تھے۔

تم جلدی سے پلین میں چڑھو، یہ دو ہی لوگ ہیں بس۔" دامیر نے زینے کی اوٹھ میں ہوتے ریان سے کہا جس نے سر ہلایا۔ دامیر اس کو کور دیتا ہوا بنا کسی مشکل کے ان دو آدمیوں کو گرا چکا تھا۔ کچھ سیکنڈز انتظار کے بعد بھی جب مزید کوئی فائر نہ ہوا تو دامیر ائیر فیلڈ چھوڑے ان دونوں آدمیوں کی نعشوں کے پاس پہنچا۔ بوٹ کی مدد سے اس نے ان کے چہرے دائیں بائیں کیے۔

جو دو گارڈ ان کے آنے سے پہلے یہاں موجود تھے ان میں سے ایک زخمی ہوا تھا، دامیر نے دوسرے کو پاس آنے کا اشارہ دیا تاکہ ان کی تلاشی لے سکیں۔ کچھ بھی برآمد نہیں ہوا تھا۔ ان کو لاوارث چھوڑے وہ واپس پلین کی جانب گئے۔

یہ جو کوئی بھی تھے مارنے کی نیت سے نہیں آئے تھے۔ان کو مرنے کے ''

لیے ہی بھیجا گیا تھا۔''دامیر نے اپنی گن کو ویسٹ ہولڈر میں رکھتے ہوئے

کہا۔ریان نے اس کے بازو کی جانب دیکھا۔

اس کی ڈریسنگ کر لو وقت پہ۔''ریان سیاہ شرٹ کو نم دیکھتے ہوئے بولا''

جہاں شرٹ پہ ایک کٹ بھی موجود تھا۔گولی اس کے بازو کو چیرتے ہوئی گئ

تھی۔

دامیر نے فرسٹ ایڈ باکس مگوایا،ریان نے اس کے ہاتھ سے کاٹن لیتے خود

اس کا زخم صاف کیا۔۔ایک ہاتھ سے کام کرنا مشکل ہوتا تو پٹی بھی اسی نے کر

دی۔

اگر یہ ساشا کا کام ہوا تو قسم کھاتا ہوں اس کو اپنے ہاتھوں سے ماروں گا۔''''

ریان لہجے میں پتھریلا پن گھولتا ہوا بولا،آنکھوں میں سرخ چنگھاری واضح

تھی۔

"ایک بھی کام سکون سے نہیں کرنے دیتے یہ مچھر۔۔" دامیر سیٹ سے ٹیک لگاتے ہوئے بڑبڑایا۔

"کوئی بات نہیں، آج کی رات سکون سے نیند پوری کر لینا میری طرف سے بے فکر ہو کے۔" ریان اپنے موبائل پہ مصروف سنجیدگی سے بولا کہ اس کی بات کا مطلب سمجھتے دامیر نا چاہتے ہوئے بھی اپنی مسکراہٹ نہ روک پایا۔

"بے شرم انسان۔" اس نے القاب سے نوازہ اور آنکھیں موند گیا۔

"آج تمہاری طرف سے زیادہ ہی فکر ہو گی یہ نا ہو کہ صبح اٹھ کے سننا پڑے نئے نویلے دلہے کو دلہن شہید کر کے بھاگ گئی۔" دامیر نے تمسخر اڑاتے ہوئے کہا کہ ریان نے سلگتی نگاہوں سے اس کو دیکھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حنہ اپنا موبائل تھامے لان میں ہوتی تیاریاں دیکھ رہی تھی۔ سب لان میں ارینج کیا جا رہا تھا اور جس کی شادی تھی وہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے، چیئر پہ کہنی ٹکائے ہاتھ کی مٹھی بنا کے چہرے کے نیچے رکھی ہوئی تھی۔ وقفے وقفے سے

وہ بھاگتے لوگوں پہ نظر مار لیتی تھی۔ سلیپر پہنے، ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس لاپرواہ سا انداز تھا۔

"میم آپ کا ٹائم ہو رہا ہے آئیں آپ کو ریڈی کر دیں۔" اسٹائلسٹ حنہ سے آکے بولی جس نے مقابل لڑکی کو گھورا۔

"جب سر آئیں گے تب دیکھیں گے کہ شادی کرنی ہے یا نہیں۔" وہ لاپرواہی سے اس کو یہاں سے روانہ ہونے کا اشارہ کرتے ہوئی بولی۔

"سر کی کال آئی تھی وہ راستے میں ہیں۔۔" اس کی بات سن کے تو اسٹائلسٹ گڑبڑا گئی تھی پھر سنبھل کے مسکرائی۔

"کہا نا کہ سر کو آنے دو۔" لڑکی کے دوبارہ بولنے پہ حنہ کے لہجے میں سرد پن در آیا تو تھوک نگلتی ہوئی وہ لڑکی اس کے پاس سے ہٹ گئی۔

علینا ہر چیز میں بڑھ چڑھ کے حصہ لے رہی تھی جب حنہ نے اس کی چہرے پہ تھکن کی آثار دیکھتے ہوئے اس کو آرام کرنے کا کہا۔ نہ چاہنے کے باوجود وہ

ابھی کمرے میں آرام کر رہی اور یہاں حنہ بیزاریت سے سب کچھ دیکھنے میں مگن تھی۔

پھولوں سے سب کچھ مزین کیا جا رہا تھا جیسے کتنی ہی محبت بھری شادی ہو رہی تھی ان کی۔اس سے مزید برداشت نہ ہوا تو اٹھ کے اندر آ گئی۔اندر آئی تو ضبط سے اس نے آنکھیں میچیں جہاں اس کے کمرے سے اس کا جو تھوڑا بہت بھی سامان تھا اس کو لیے وہ سب ریان کے کمرے میں شفٹ کیا جا رہا تھا۔

بھاڑ میں جائے سب، ویسے بھی میں نے چلے ہی جانا ہے۔۔"گہرا سانس" بھرتی ہوئی بولی اور کمرے میں آ گئی جہاں دو لڑکیاں موجود اس کو دلہن بنانے کی تیاریوں میں مصروف تھیں۔

میم آپ کے شاور کی بھی ساری تیاری کر دی گئی ہے۔آپ فریش ہو جائیں۔۔" وہ لڑکی اس کے قریب آتے اس کو باتھروب تھماتی ہوئی بولی، حنہ نے جھپٹنے کے انداز میں لیا۔

کہاں۔۔۔؟" باتھ روم میں اینٹر ہونے لگی تھی جب دوسری لڑکی کو بھی "
پیچھے آتے دیکھا۔۔

میم آپ کی تیاری میں ہیلپ کروانی ہے۔۔"اس کے چہرے پہ غصیلے "
تاثرات دیکھتے وہ ہکلاتی ہوئی بولی،اس کا اشارہ مینی پیڈی کیور کی جانب تھا
لیکن حنہ کے ماتھے پہ بل واضح ہوئے۔

اپنی جان عزیز ہے یا خوشی گنوانا چاہو گی۔"وہ آنکھوں میں سرد پن "
لیے بولی کہ لڑکی جھٹ سے نفی میں سر ہلا گئی اور اس سے دور ہو گئی۔

دوسری لڑکی تو پہلے ہی لان میں اس سے سن کے آئی تھی تبھی خاموش
مورت بنی کھڑی تھی۔

شاور لینے کے بعد جب حنہ نم بال لیے باہر آئی تو دونوں لڑکیاں ایکٹو ہوئیں۔
ڈریسنگ ٹیبل کے آگے چیئر پہ بیٹھتے حنہ نے ان کو اشارہ کیا۔

مجھے کوئی حور نہیں لگنا، زراسی فار میلٹی پوری کر واور میرے بال بنا کے "

نکلو یہاں سے۔" حنہ نے ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے چٹکی بجاتے ان کو کام

شروع کرنے کا کہا۔ اس وقت اس نے باتھ روب پہن رکھا تھا۔

انکل میکس سے صبح بات ہوئی تھی وہ بس کچھ ہی دیر میں پہنچنے والے تھے،

دامیر اور ریان بھی۔۔علینا کے آرام میں وہ مخل نہیں ہونا چاہتی تھی ورنہ

ابھی وہ ہی اس کے پاس موجود ہوتی۔

ڈریس کدھر ہے میرا؟" ایک لڑکی اس کے بالوں کی طرف آئی تو حنہ نے "

پوچھا۔

آپ کے ڈریسنگ روم میں ہینگ کیا ہے، آپ کے بال بن جائیں تو پھر آپ "

پہن سکتی ہیں۔" لڑکی نے تیزی سے جواب دیا تو حنہ نے محض سر ہلایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میڈیسن کھانے کے بعد اس کو نیند سی آنے لگی جسے دیکھتے حنہ نے زبردستی اس کو آرام کرنے بھیج دیا۔ اس کا ڈریس اور باقی چیزیں بھی دامیر اور اس کے مشترکہ کمرے میں ہی موجود تھیں تو ادھر ہی آگئ تھی۔

آرام کے غرض سے وہ نیم دراز ہوئی اور موبائل کو دیکھنے لگی۔

موبائل دیکھتے ہی اس کی اچانک آنکھ لگ گئی۔ جانے کتنا وقت گزرا ہو گا جب نیند میں ہی اپنے گرد بازوؤں کا حصار محسوس کرتے وہ ہلکا سا کسمسائی۔

آنکھیں کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ کھلنے سے ہی انکاری تھیں کہ یکلخت اس کو اپنی گردن پر سانسوں کی گرمائش محسوس ہوئی، پھر گردن پہ لبوں کا لمس۔ ماتھے پہ بل لیے نیم وا آنکھیں کھولے گردن ہلکی سی گھما کے خود پہ جھکے دامیر کو دیکھا۔ اس کے گرد لپٹا بازو اپنی گرفت سخت کرنے لگا تو بے ساختہ ہی اس نے بازو کو تھام لیا۔

مجھ سے بات کیوں نہیں کی؟" وہ شکوہ کرنے لگا۔"

دامیر۔۔۔" اس کا نام سرگوشی میں ادا ہوا۔ اس کو یہ ایک خواب لگا تھا۔"

دامیر نے اسے سیدھا کیا اور ماتھے پہ ہونٹ رکھے۔

علینا نے گہرا سانس بھرنے کی کوشش کی، جیسے یہاں کی ہوا تنگ ہو گئی ہو۔

دامیر نے اس کے رخسار کو چھوا تو علینا مکمل آنکھیں کھولے اس سے دور ہونے لگی۔

"ریلیکس میں ہوں۔۔۔" وہ لمبے سانس بھرنے لگی تھی، دامیر نے اس کا ہاتھ تھامے سہلایا۔ علینا اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھ بیٹھی۔

"تم کب آئے۔۔؟" علینا اپنے بال سنوارتی ہوئی بولی، نامحسوس انداز میں وہ اس سے فاصلے پہ ہوئی تھی جسے نوٹ کرتے دامیر کے ماتھے پہ ہلکے سے بل واضح ہوئے۔

"جب تم میرے خواب دیکھ رہی تھی۔" دامیر نے نگاہ اس کی گردن پہ ٹکائی جہاں سے وہ اپنے بال سمیٹ کے آگے کی طرف کر رہی تھی۔

اس کی بات سن کی بے ساختہ ہی علینا نے اس کی طرف دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات سنجیدہ تھے۔

"اتنے دن کہاں تھے؟"علینا جب سنبھلی تو اس سے سوال کرنے لگی۔

"ضروری کام تھا لیکن تم نے مجھ سے بات نہیں کی ایک بار بھی۔"دامیر نے اس کا ہاتھ تھاما اور اپنے قریب کرنا چاہا۔

"جب تم نے فون کیا تھا تو اس دن بات کی تھی۔"علینا اس کو یاد کرواتی ہوئی بولی۔

"تب تم نے بس ایک دو جملہ ہی کہا تھا پھر بنا میری کوئی بات سنے میرے منہ پہ فون بند کیا تھا۔"دامیر نے سنجیدگی سے اس کو یاد کروایا۔انداز جتاتا ہوا تھا کہ دامیر کو اس وقت برا لگا تھا۔

"ایسی بات نہیں ہے، میں کیا بات کرتی تب تم سے۔۔"علینا نے وضاحت کرنی چاہی۔

"تم مجھے اپنے سارے دن کی روٹین بتا سکتی تھی، اپنی باتیں شئیر کر سکتی تھی۔ پھر تم نے مجھے دوبارہ کال بھی نہیں کی۔"وہ آہستہ آواز میں اس سے شکوہ کر رہا تھا، علینا کو سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا کہے۔

"مجھے مس کیا؟" دامیر نزدیکی بڑھا رہا تھا۔

"پتا نہیں۔۔!" اس کو خود سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا کہہ گئی تھی۔ نیند سے ابھی جاگی تھی تو جیسے حواس مکمل جاگے نہیں تھے۔

"کیوں تمہارا دل تمہاری بات نہیں سنتا کیا؟" دامیر نے اس کے ہاتھ کو تھامے اپنے کندھے پہ رکھتے اس کے گرد نرمی سے حصار باندھا کہ وہ اس کے قریب آگئی۔

"دامیر ہمیں تیار ہونا ہے۔۔" علینا اس کے بدلتے انداز دیکھتی ہوئی بروقت بولی۔ اس کا انداز اس کی سانسیں خشک کر رہا تھا۔

"میں نے تمہیں بہت مس کیا۔۔" دامیر نے ہلکی سی سرگوشی کی۔

"میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس دفع گھر سے دور جانے پہ مجھے کسی کی یاد بھی ستائے گی۔ میرا گھر جانے کو دل کرے گا، میرا تمہارے پاس آنے کو دل مچلے گا۔" اس کو خود سے لپٹائے وہ مخمور لہجے میں کہہ رہا تھا کہ علینا دم بخود

اس کو دیکھی جارہی تھی۔اس کی باتوں پہ دل ایمان لارہا تھا۔دل اس کی جانب کھینچا چلا جارہا تھا۔

"مجھے تمہارے بغیر نیند نہیں آئی تھی۔"بلآخر اس نے اعتراف کیا جس پہ دامیر متبسم ہوا اور اس نرمی سے اس کی رخسار کو چھوا۔

"یعنی تم مجھے مس کررہی تھی۔۔"اس کی آنکھوں میں چمک ابھری۔علینا نے نظریں چرائیں۔

"کہہ سکتے ہو۔۔"وہ سر جھکائے منمنائی کہ اس پہ بے ساختہ پیار آیا۔دامیر اس سے پہلے کوئی پیش رفت اختیار کرتا دروازے پہ دستک ہوئی۔

"تم تیار ہو جاؤ، حنہ کے پاس اگر جانا ہو تو اس کے پاس چلی جاؤ اور اچھا سا تیار ہو جاؤ، تمہیں بھی سب سے انٹروڈیوس کروانا ہے۔"دامیر اس کو اپنے حصار سے آزاد کرتا ہوا بولا تو علینا سر ہلاتی اٹھی، دامیر نے دروازہ کھولا تو ریان کھڑا تھا۔

وہ لوگ آپس میں کوئی بات کرنے لگے جب علینا اپنا ڈریس تھامے حنہ کے کمرے کی طرف چلی گئی۔

حنہ کے کمرے میں داخل ہوئی تو خوبصورت میٹھی سی خوشبو نے اس کا استقبال کیا۔ اس کے خوبصورت آدھے بالوں کو پیچھے باندھا گیا تھا اور باقی کے بالوں کو کرل کر کے پیچھے چھوڑا گیا تھا۔ باندھے گئے بالوں میں چھوٹے چھوڑے سے سفید پھول ٹکائے گئے تھے۔ حنہ کے چہرے پہ کوئی تاثر موجود نہیں تھا۔ وہ سپاٹ انداز میں اپنے بالوں کی فنیشنگ کروا رہی تھی، اس نے شادی کا جوڑا ابھی بھی نہیں پہنا تھا۔

تم ایسے ہی بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔" علینا نے بے ساختہ اس کی "تعریف کی حالانکہ وہ ابھی مکمل تیار نہیں تھی۔

تم بھی تیار ہو کے دامیر کو یہ کہنے کا موقع دو۔" حنہ ہلکا سا مسکرائی، علینا کی "خوشی دیکھنے والی تھی۔ اس کی بات پہ وہ جھینپ گئی تھی۔

"میں ابھی باہر دیکھ کے آرہی ہوں، سب اتنا خوبصورت لگ رہا ہے جیسے ایک ڈریم ویڈنگ۔ ہر چیز آف وائٹ تھیم میں ہے۔۔ تم دونوں کا کپل بہت خوبصورت لگے گا۔" علینا پرجوش ہوتی بولی، حنہ اپنے بال مکمل بننے پہ اٹھی اور اس کے رخسار تھپتھپاتی ہوئی بولی۔

"پہلے تم تیار ہو جاؤ۔ ٹھیک ہے۔" اتنا کہہ کے وہ ڈریسنگ میں چلی گئی۔

علینا فریش ہو کے آئی تو وہ دونوں لڑکیاں اس کو بھی تیار کرنے لگیں۔

"کیا میم اسی طرح رہتی ہیں، غصے میں۔" اسٹائلسٹ نے دھیمے لہجے میں علینا سے پوچھا جس پہ وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔

لڑکی نے بتایا کہ کیسے وہ بالکل سپاٹ انداز میں بیٹھی تھی، نا مسکرا رہی تھی اور نہ ہی کوئی خوشی والے جزبات کا اظہار کر رہی تھی۔ الٹا جیسے وہ کسی کو قتل کرنے والی تھی۔ علینا بے ساختہ ان کی باتیں سنتی ہنس دی۔

"ابھی آپ لوگوں نے ان کے ہونے والے ہزبینڈ کو نہیں دیکھا، وہ اس سے بھی کولڈ ہارٹ ہیں۔ مجھے تو ان کو دیکھ کے جھرجھری سی آتی ہے۔" علینا

نے ان کو کنفرٹ کرنے کے بجائے ریان کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

ان دونوں لڑکیوں نے ایک دوسرے کے دیکھا جن کے چہروں کی ہوائیاں اڑی تھیں۔

حنہ اپنا خوبصورت ساویڈینگ گاؤن پہن کے آئی جو وائٹ ہی تھا۔ بازو اور اس کے گلے پہ نیٹ پہ خوبصورت سفید پرل سے کام ہوا تھا۔ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی کہ کمرے میں موجود باقی تینوں مبہوت سی اس کو دیکھے گئیں۔

کوئی خلائی مخلوق نہیں ہوں میں۔"ان تینوں لڑکیوں کو مسلسل خود کو تکتا" پا کے وہ کوفت سے بولی۔

میں نے اتنی خوبصورت برائڈز زندگی میں پہلی بار دیکھی ہے۔۔"علینا" بے ساختہ بولی کہ ان کی تعریفوں سے حنہ کے ماتھے پہ تیوری ہی چڑھی جا رہی تھی۔

تمھیں ہم دوبارہ بنادیں گے برائڈ پھر یہی جملہ دامیر کہے گا۔۔"حنہ کی کہی" سنجیدہ بات پہ علینا کو کچھ دیر پہلے دامیر کے ساتھ وہ پل یاد آئے تو سرخ پڑ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

میکس لیو بھی یہاں پہنچ چکے تھے،اور انہی کی موجودگی میں ریان ڈی اور حنہ لیو خود کو ایک دوسرے کے نام کر چکے تھے،شام ڈھل رہی تھی اور مہمانوں کی آمد سے لان پر رونق ہو گیا تھا۔

گلیارے کے گرد پھولوں کی لڑیاں سجائی گئی تھیں اور دونوں اطراف ٹیبل سیٹ کیے گیے تھے۔ گولڈن لائٹس سے نظارہ مزید خوبصورت پیش ہو رہا تھا۔اسی تھیم کے مطابق ریان نے بلیک تھری پیس پہن رکھا تھا جس میں آف وائٹ شرٹ تھی جبکہ دامیر نے مکمل بلیک تھری پیس سوٹ پہن رکھا تھا۔

پھولوں سے سجی راہداری کے آخر پہ ریان مسکراتا ہوا کھڑا تھا، حنہ میکس لیو اور علینا کی ہمراہ چہرے کے آگے سفید گھونگھٹ گرائے اس کی طرف بڑھ رہی تھی، وہ چاہنے کی باجود اپنے چہرے پہ مسکراہٹ نہیں لا پا رہی تھی۔

اس کو رہ رہ کے سامنے کھڑے انسان پہ غصہ آ رہا تھا جس کی وجہ وہ آج دلہن بنی کھڑی تھی۔اس کے بس میں ہوتا تو اپنے چاقو سے ہی اس کا گلا کاٹ دیتی۔

گلا کاٹنا ممکن نہیں تھا کم از کم ایک ہاتھ تو علیحدہ کر ہی سکتی تھی نا۔

علینا مسکراتی ہوئی اس کے ساتھ جا رہی تھی، سب مہمان اپنی نشستوں پہ براجماں تھے۔ریان کی سائیڈ پہ دامیر ہاتھ باندھے کھڑا تھا جس کے نگاہیں اس وقت علینا پہ ٹکی ہوئی تھیں۔

ریان کے پاس پہنچتے میکس لیو نے مسکراتے ہوئے حنہ کا ہاتھ ریان کے ہاتھ میں تھمایا۔جیسے ہی وہ اس کے برابر کھڑی ہوئی حنہ نے تیزی سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

ریان ضبط کرتا رہ گیا۔ نکاح تو پہلے ہی ہو چکا تھا ان کا اندر میکس کی موجودگی میں، اب رنگ سرمنی تھی جو سب کے سامنے تھی۔ ریان نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا، گہری نگاہیں حنہ کے خوبصورت روپ کا جائزہ لے رہی تھیں۔ حنہ نے گہرا سانس بھرتے اپنا ہاتھ آگے کیا۔ ریان نے بظاہر مسکرا کے اس کا ہاتھ تھا مالیکن اس کی گرفت کتنی سخت تھی یہ حنہ جانتی تھی۔ دانت پیستے اس نے ہاتھ چھڑوانا چاہا لیکن وہ گرفت مضبوط کیے اس کی رنگ فنگر میں انگھوٹی پہنانے لگا۔ چھوٹے گلابی نگینوں سے بھری جس کے درمیاں میں ایک خوبصورت ڈائمنڈ نصب تھا۔ ریان نے اس کے ہاتھ کو ایسے ہی تھامے اپنی جانب کھینچتے سینے سے لگایا کہ سب کے سامنے اس کی حرکت پہ وہ سلگ کے رہ گئی۔

علینا نے ہنستے حنہ کو رنگ تھمائی جو اس نے ریان کو پہنانی تھی۔ اب وہ اسے حصار سے آزاد کرتا تو اس کو پہنا پاتی لیکن اس کی کمر پہ بازو ٹکائے ایسے ہی اس سے رنگ پہنی کہ سب مہمانوں میں شور اٹھا گیا۔ جیسے ہی ریان نے اس کے

چہرے سے گھونگٹ اٹھایا کہ رشیا اور دیگر مغربی ممالک میں ہونے والی شادیوں کے مطابق باقی سب اب ان کو معنی خیز مسکراہٹ سے دیکھنے لگے۔

"ڈونٹ یو ڈیئر۔۔" ریان کی نگاہوں کا مطلب سمجھتے ہوئے حنہ نے اس کو سرد لہجے میں وارن کیا۔

"نو ملیشکا، اس سے نہیں روک سکتی تم مجھے۔۔" ریان چالاکی سے مسکرایا، اس کی گہری آنکھوں میں الگ ہی چمک تھی۔اس کی گرفت سے خود کو آزاد کروانے کو حنہ نے زور لگایا لیکن ریان نے اس کی کمر کے گرد اپنی گرفت مضبوط ہی رکھی کہ وہ بس کسمسا کے ہی رہ گئی۔

"یہاں نہیں پلیز۔۔" ریان اس کے مزید قریب ہوا تھا جب حنہ نے بے ساختہ کہا، لیکن وہ فاصلہ مٹاتے اس کے رخسار پہ اپنے ہونٹ رکھ گیا۔ اس کے لمس سے حنہ کا دل اچانک زوروں سے دھڑکا کہ اس کے بازو پہ رکھے حنہ کے ہاتھ کی پکڑ سخت ہوئی۔

حنہ نے سکھ کا سانس لیا کہ کم از کم اس نے سب کے سامنے مزید بے شرمی کا مظاہرہ نہیں کیا تھا۔

سب کی ہوٹنگ شروع ہوئی تھی، علینا نے خوشی سے تالیاں بجانا شروع کی۔

دامیر اس کے قریب ہوتے نرمی سے اس کو حصار میں لے گیا۔

بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔۔" دامیر نے بے ساختہ اس کی تعریف کی" جس پہ وہ بلش کر دی مسکرادی۔

تھینک یو۔۔"علینا اپنے بال کان کے پیچھے اڑستے ہوئے بولی۔"

اس نے خود گرے رنگ کا لانگ ڈریس پہن رکھا تھا ساتھ گلے میں مالا پہن رکھی تھی۔ بالوں کو ڈیڈ سٹریٹ کیا ہوا تھا۔

تمہیں ہیل نہیں پہننی چاہئے تھی۔" دامیر نے اس کے پیروں کو دیکھتے کہا" جہاں اس نے ٹرانسپیرنٹ ہیل پہن رکھی تھی اور ان میں جھلکتے اس کے سرخ ہوتے پاؤں نظر آرہے تھے۔ ضرور وہ تھک گئی تھی۔

میں ٹھیک ہوں ایسے ہی۔۔اور کتنے زیادہ مہمان آئے ہیں تم نے مجھے ملوایا" نہیں کسی سے۔"علینا اطراف میں دیکھتی ہوئی بولی۔

یہ بات دامیر ہی جانتا تھا کہ آدھے لوگوں کو ایمرجینسی میں وہ کیسے دھمکا کے لایا تھا ریان کی شادی کے لیے۔

اگر انہیں کے سرکل کے لوگ ہوتے تو علینا پہلی فرصت میں یہاں اسلحہ زدہ لوگ دیکھتے بیہوش ہوئی ملتی۔

ان کے گارڈز کی فیملیز تھیں، کچھ سوسائٹی کے لوگ تھے جو ان کو جانتے تھے۔ہر کوئی یہاں ہائی پروفائل والا شخص موجود تھا۔

ریفریشمنٹ کے بعد نیو کپل کے ڈانس کی فرمائش آنے لگی تو باقی کپلز بھی فلور پہ آگئے۔

حنہ نے ایک شکوہ کناں نگاہ سے میکس لیو کو دیکھا۔ان سب لوگوں میں اس کو وحشت ہو رہی تھی۔ عجیب جھنجھلاہٹ کا شکار ہو رہی تھی وہ۔اس کا یہاں

رکنے کا بالکل بھی دل نہیں چاہ رہا تھا۔ میکس یہ سب اچھے سے جانتے تھے کہ اس کو گیدر نگ سے الیرجی تھی پھر اوپر سے اتنے مہمان۔

مجھے جانا ہے یہاں سے۔" میوزک کی ہلکی سی دھن پہ سب لوگ اپنی " مستیوں میں تھے جب حنہ نے ریان سے کہا۔

ایسے کیسے، ابھی تو رات شروع ہوئی ہے۔۔" ریان نے نگاہیں اس کے " چہرے پہ ٹکاتے معنی خیز سے کہا۔

میرے ساتھ یہ بکواس نہیں کرو اور چھوڑو مجھے، ہو گئی شادی دیکھ لیا سب " نے۔۔اب جان چھوڑو میری۔" پہلے وہ بالکل مدھم لہجے میں بولی تھی لیکن جیسے ہی ریان نے کہا تو وہ سلگ اٹھی۔ پر زور مزاحمت کرتے اس نے اپنا آپ چھڑوایا۔

شادی ہوئی ہے ابھی۔۔اس کا مطلب یہ نہیں کہ جان چھوڑ دوں " تمہاری۔" ریان نے ایک جست میں اس کو تھامے اپنے قریب کیا کہ حنہ نے غصہ ضبط کیا۔

تمہیں تمیز نہیں ہے بات کرنے کی، ہاتھ مت لگاؤ مجھے۔" اس کے بار بار"
پاس کرنے پہ اسے چڑ سی ہو رہی تھی جس پہ وہ بھنا کے رہ گئی۔

تمیز ملیشکا، تم موقع دو تو تمہیں عشق کی منزلیں طے کرواؤں۔" اس کو"
زبردستی اپنے ساتھ لگائے ہلکا سا موو کرنے لگا ایسے کہ سب کو لگتا وہ دونوں ہیپی کپل اپنے اہم موقع پہ ڈانس کر رہے تھے۔ باقی سب بھی ان کے قریب ہی انجوائے کر رہے تھے جب ریان نے ہلکی آواز میں اس سے کہنا شروع کیا۔

ساشا تمہاری تلاش میں ہے۔ تقریباً سب جان گئے ہیں کہ تم میری ہو"
لیکن جو اپنی پہچان تم ساشا سے کہہ کے آئی تھی وہ ابھی بھی اس کی تلاش میں ہے تو کچھ دن اس گھر سے باہر نہیں نکلو گی۔" اپنا ایک ہاتھ اس کے رخسار پہ ٹکاتے وہ نرمی سے بولا۔

اس کی تو آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے میں اپنا نام لوں گی۔" حنہ سرد لہجے"
میں بولی کہ ریان کے ہونٹ کے کنارے پھیلے۔

پہلے بھی کہا تھا، تم پہ کسی اور کی نگاہ برداشت نہیں کروں گا۔" اس کی ٹھوڑی کو تھامے چہرہ بلند کرتے اپنے الفاظ پہ زور دیا کہ حنہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"یہاں سب مجھے ہی دیکھ رہے ہیں۔" حنہ نے سر جھٹک کے کہا۔

"یہاں کسی کی ہمت نہیں کہ تم پہ بری نگاہ ڈالے، ورنہ وہ یہاں موجود نہیں ہوتا۔" ریان کی گرے آنکھوں میں چمک تھی، وہ اس وقت فل تیاری میں حنہ کو سب سے ہینڈسم لگا تھا لیکن اس کا اعتراف وہ اس سے کیوں کرتی۔ کرتی بھی تو ہینڈسم کی جگہ وہ زہر کا لفظ استعمال کرتی۔

"مجھے اب جانے دو۔" حنہ نے اس کا ہاتھ چہرے سے ہٹانا چاہا۔ ریان نے ایک پل کو اسے دیکھا۔

"چینج نہیں کرنا۔" اس نے جھک کی سرگوشی کی کہ حنہ نے آنکھیں گھمائیں۔ یہی کام سب سے پہلے کرنے والی تھی وہ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حنہ ریان سے دور ہوتی جب گلاس ڈور کو دھکیلے اندر جانے لگی تب ایک گارڈ کی پکار سنتے رک گئی۔ گارڈ تیزی سے بھاگتا ہوا آیا اور دامیر سے کچھ کہنے لگا جو ریان کے پاس ہی تھا۔ اس نے علینا کو دیکھنے کے لیے نگاہیں دوڑائیں جو فوڈ کاؤنٹر کے پاس کھڑی تھی، ڈریک اسی کے ساتھ تھا۔

گارڈ کے جانے کے بعد اس نے ڈریٹا کو اندر آتے دیکھا۔ ڈریٹا کی اس پل آمد سب کو چونکا دینے والی تھی۔ حنہ نے دامیر کے چہرے کے تاثرات پل میں بدلتے دیکھے۔

لان میں سجاوٹ دیکھتے اس کے چہرے پہ حیرت تھی۔ وہ موقع کا فائدہ اٹھاتے اندر آئی تھی۔

"یہاں کیوں آئی ہو؟" دامیر اس کے مقابل کھڑے ہوتے بولا، اس کے انداز پہ وہ ایک پل سہمی لیکن ظاہر نہ کیا۔ ڈریٹا آس پاس دیکھنے لگی جیسے علینا

کو تلاش کر رہی ہو۔ علینا اس سب سے بے خبر ڈریک کی کسی بات پہ مسکراتے ہوئے سر ہلا رہی تھی۔

”مجھے علینا سے ملنا ہے، اس کی کافی فکر ہو رہی تھی مجھے۔ ایک دفع اس کو بلا دیں۔“ ڈریٹا دامیر کو دیکھتی ہوئی بولی۔ وہ جانتی تھی کہ اتنے لوگوں میں دامیر اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکے گا تبھی لوگوں کو دیکھتی وہ نڈر بنے اندر آ گئی تھی۔

”اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، یہاں سے جاؤ۔۔ اور آئندہ اس طرف کا رخ اختیار نہیں کرنا۔“ دامیر ایک ایک لفظ چبا کے بولا، ڈریٹا خاموش بنی کھڑی رہی۔

”وہ میری دوست، آپ مجھے اس سے ملنے سے روک نہیں سکتے۔“ وہ ہمت کرتی بولی جب اسے علینا اِدھر ہی آتی ہوئی دکھائی دی۔

”ہم بالکل بھی برداشت نہیں کرتے کہ کوئی ہماری پراپرٹی میں بنا اجازت اپنی ٹانگ اڑائے، اور اگر کوئی ایسا کرتا بھی ہے تو اپنی اگلی سانس نہیں لے

پاتا۔۔" دامیر سلگتے ہوئے لہجے میں بولا کہ ڈریٹا موقع دیکھتے تیزی سے علینا کی جانب بڑھی۔ دامیر ضبط کرتا رہ گیا۔ اس کے لڑکی ہونے کا لحاظ کر گیا ورنہ ابھی تک وہ لاوارث نعش پڑی ہوتی یہاں۔

میکس لیو اپنے گارڈز کے ساتھ ایک ٹیبل کے گرد موجود اس صورت حال سے ناواقف تھے لیکن جیسے ہی ان کی نظر ڈریٹا پہ پڑی وہ بھی چونک اٹھے۔

علینا! کیسی ہو تم؟" ڈریٹا اس کو گلے لگاتی ہوئی بولی کہ وہ گھبرا اٹھی۔ انجان" چہرے کو دیکھتے اس نے دو قدم پیچھے لیے اور بے ساختہ دامیر کو دیکھا۔

علینا ریلیکس! ادھر آجاؤ۔" میکس کی آواز سنتے وہ ڈریٹا سے دور ہوتی اپنے" انکل کی جانب چل دی۔ حنہ اپنا ڈریس تھامے بنا کسی کا لحاظ کیے ڈریٹا کے سامنے پہنچی۔ من تو تھا کہ ایک سیدھا وار اس کے گردن پہ کرے لیکن دلہن کسی کو مارتی ہوئی اچھی تھوڑی لگنی تھی۔

کہا تھا کہ یہاں نہیں آنا، ڈریٹا اتنی جلدی واپسی۔۔" پہلا جملہ آہستہ آواز" میں کہتے اس کے بازو کو سختی سے تھامے دوسرا جملہ بلند آواز میں کہا۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو میری دوست ہے وہ۔" ڈریٹا الجھن لیے دکھ سے بولی" جبکہ علینا سب سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کیونکہ تینوں کے تاثرات سرد تھے۔ریان کی نگاہیں ڈریٹا کے بجائے علینا پہ ٹکی تھیں جیسے وہ اس کو جانچ رہا تھا۔

تم جتنی دوست ہو جانتے ہیں ہم۔اس سے پہلے کہ میں تمہارا سر تن سے جدا کر دوں یہاں سے دفع ہو جاؤ۔" حنہ اس کو ساتھ لیے ایک ایک لفظ چبا کے بولی، ڈریٹا نے غصے سے سرخ چہرہ لیے حنہ کو دیکھا جو دلہن بنی اس کو دھمکیاں دے رہی تھی۔

ملیشکا! آج کے دن تم پہ غصہ سوٹ نہیں کرتا، کم آن تم ریسٹ کرو جا کے۔" ریان ڈریٹا کو اس کی گرفت سے آزاد کرتا ہوا بولا۔

ان سب کو علینا کی طرف سے فکر تھی کہ کہیں ڈریٹا کی کہی بات سے شک میں نہ چلی جائے اور اگر اس کی وجہ سے علینا کی یادداشت واپس آجاتی تو عین

ممکن تھا کہ یہ تھوڑا عرصہ جوان کے ساتھ گزارا تھا وہ بھول جاتی۔ایسے میں وہ دامیر کے ساتھ اپنا رشتہ بھلا دیتی۔

تم لوگ بھول رہے ہو اگر اس دنیا میں تمہارا نام ہے تو میں بھی یہیں پلی ہوں۔اس سب کا بدلہ میں ضرور لوں گی۔وہ میری دوست ہے اور تم لوگ اس سے ملنے سے روک رہے ہو۔" ڈریٹا لہجے میں غصہ سموئے بولی اور تیزی سے یہاں سے نکل گئی۔

علینا الجھن کا شکار کبھی دامیر کو تو کبھی حنہ کو دیکھتی کہ آخر یہ کیا ماجرہ تھا اور اگر وہ اس کی دوست تھی تو اس سے ملنے کیوں نہیں دیا گیا۔

تم پریشان نہ ہونا۔وہ کوئی بھی نہیں تھی تم انجوائے کرو۔" میکس اس کو تسلی دیتے ہوئے بولے جس نے محض سر ہلا یا۔

اگر تمہارا ارادہ ریسٹ کرنے کا نہیں تو ہم ایک اور ڈانس کر سکتے ہیں۔"

حنہ ابھی بھی سلگتی نگاہوں سے اس راہ کو تک رہی تھی جہاں سے ابھی ڈریٹا

گئی تھی تبھی ریان اس کے قریب آتا اس کے بازو کو تھامنے لگا جب اس نے اپنا بازو جھٹکے سے پیچھے کرتے اس پہ نگاہ غلط ڈالے بنا وہاں سے چلی گئی۔

اس کو اندر جاتا دیکھ میکس نے علینا کو بھی کہا کہ وہ آرام کر لے۔ وہ ابھی بھی جزبز سی تھی تبھی میکانکی انداز میں سر ہلاتے ہوئے حنہ کے ساتھ اندر ہی چلی گئی۔

''مجھے اس کا بائیو ڈیٹا چاہئے ڈریک، یہ دوستی کی خاطر یہاں نہیں آئی تھی۔''

ریان ڈریک سے بولا اور اپنا کوٹ اتارنے لگا، ڈریک نے مؤدب سر ہلایا۔

میکس کو رات میں ساشا سے میٹنگ کے لیے نکلنا تھا تو وہ یہاں زیادہ دیر رکے نہیں تھے۔ مہمانوں کے جانے کے بعد ریان اور دامیر کچھ دیر کے لیے سیکیورٹی روم میں رہے تھے۔

اپنا کوٹ کندھے پہ رکھے ریان جب کمرے میں داخل ہوا تو وہاں کوئی نہیں تھا، یہاں تک کہ بیڈ شیٹ بھی بنا سلوٹ کے ویسی ہی تھی۔ اسے اچھنبا ہوا کہ حنہ کہاں تھی۔

اس نے ڈریسنگ اور باتھ روم چیک کیے وہاں بھی سب نارمل تھا۔

اپنا کوٹ ہینگ کرتے وہ کمرے سے باہر آیا، نگاہیں اس راہ داری پہ گئیں جہاں حنہ کا سابقہ کمرہ تھا۔

اس کا اپنے روم میں رہنے کے خیال پہ اشتعال کی لہر جسم میں سرائیت کر گئی۔

لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہ اس کے کمرے کے باہر رکا، بنا دستک دیئے وہ اندر داخل ہوا۔ رات کے بارہ بج رہے تھے اور کمرہ نیم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔

سامنے بیڈ پہ کمفرٹر کے اندر چھپے وجود کو وہ سلگتی نگاہوں سے دیکھنے لگا۔ اسے یقین نہ آیا کہ شادی کے دن اس کی برائڈ بجائے اس کے ساتھ روم میں رہنے کے اپنے سابقہ کمرے میں موجود تھی۔

اس کا اندر آنا تو وہ محسوس کر چکی تھی۔ اپنے کف لنکس فولڈ کرتے، شوز اتارے وہ بیڈ تک آیا۔ سنجیدگی سے اس نے حنہ کے سیاہ بالوں کو دیکھا جو کروٹ لیے لیٹی تھی۔ اس کے کہنے کے باوجود وہ کپڑے نہ صرف تبدیل کر چکی تھی بلکہ اس کے ارمانوں پہ پانی پھیر چکی تھی۔

اس پہ زرا سا جھکتے کمفرٹر کو پیچھے کیا اور ایک جھٹکے سے اس کا رخ اپنی جانب کرتے اس کی گردن کو گرفت میں لیا جو لائٹ پنک نائٹ ٹراؤزر شرٹ میں میک اَپ سے پاک چہرہ لیے ہوئے تھی۔

ملیشکا! بتانا پسند کریں گی کہ آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔" گردن کے گرد" ہاتھ لپیٹے، اس کی کھلی آنکھوں میں جھانکتا وہ سرد لہجے میں بولا۔

بٹن ہیں جو نظر نہیں آتا، مچھلیاں بیچ رہی ہوں۔" اس کے ہاتھ کی گرفت" کو بے دردی سے جھٹکتے وہ دانت پیستے ہوئے بولی۔

ریان نے کچھ کہنے میں وقت ضایع کیے بنا، اس کو کمر سے تھامے اپنے کندھے پہ پھینکا کہ حنہ کو تو اچانک ہوئی واردات کی سمجھ ہی نہیں آئی۔

میں تمہاری جان نکال لوں گی ریان۔۔" اس کی ٹانگوں کو قابو کیئے ہوئے" تھا جب وہ چلا اٹھی۔

اس کمرے کی علاوہ تم مجھے کسی دوسرے کمرے میں نظر نہ آؤ۔"اس کو بیڈ" پہ اتارتے ہوئے اس کے اطراف میں دونوں ہاتھ جمائے اور سرد لہجے میں کہا۔

میرج آف الائینس میں یہ کون سا رُخ ہے مجھے بتانا ذرا۔"حنہ تھوڑا پیچھے" کو ہوتی ہوئی آبرو اچکاتے استفسار کرنے لگی۔

کیا تم نہیں جانتیں مافیا پرنسیس کہ ہماری شادیوں میں اس کو نبھانا بھی" ضروری ہوتا ہے۔"ایک گھٹنا بیڈ پہ ٹکاتے مزید اس پہ جھکتے معنی خیز لہجے میں بولا کہ حنہ نے تنفر سے رخ موڑا۔

اور آج تو پھر ہماری رات تمہارے نخرے کے نام۔۔"اس کے لبوں کا" ایک کونا پھیلا، گویا وہ چالاکی سے مسکرایا تھا۔ ریان نے اپنا ہاتھ اس کے چہرے کی طرف بڑھایا جب ایک چبھن اپنے پیٹ پہ محسوس کرتے اس کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔

"آئی ڈانٹ لائک ٹو بی ٹچڈ، کیپ یور ہینڈز آف می۔"

(I don’t like to be Touched,

keep.Your.Hands.off.Me.)

وہ ایک ایک لفظ چبا کے بولی، ریان نے نظریں نیچے کرتے اپنے پیٹ پہ دیکھا جہاں وہ چاکو رکھے ہوئے تھی۔

”لیکن ایسے تو رات گزرنے سے رہی۔۔“ وہ بے باک سرگوشی کرتے بولا، اشارہ اس کی بات کی طرف تھا جس پہ وہ ضبط کرتی رہ گئی۔

”میں نے شادی کرلی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ جب تم چاہو میں تمہارے حکم پہ سر خم کروں۔ الائینس تھی تو بزنس تک ہی رکھو۔ مجھ سے کوئی تعلق بنانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ میں چاہتی ہوں۔“ چاکو کی نوک پہ دباؤ ڈالتے ہوئے وہ سرد لہجے میں بولی اور اس کے بازو کو ہٹاتے ہوئے سیدھی بیٹھی۔

”تعلق تو بن چکا ہے، چاہے تمہاری دلی رضامندی تھی یا نہیں۔ اس کو ختم کرنے کا سوچا بھی تو اگلے ہی لمحے تمہاری جان انہیں ہاتھوں سے نکالوں گا۔“

اس کے چاقو تھامے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے وہ بولا۔اس کی آنکھوں میں بھی سردپن در آیا تھا۔

سوچ لیا،اب نکالو جان۔۔"وہ ہاتھ میں تھامے چاقو کو چھوڑتی ہوئی" تمسخرانہ انداز میں بولی۔چاقو نیچے کارپیٹ پہ جا گرا کہ ریان کی آنکھوں کی چمک بدلی۔حنہ سمجھ نہ پائی تھی اور اگلے ہی لمحے اس کے اوسان خطا ہوئے جب وہ فاصلے ختم کر گیا۔اس کے دونوں ہاتھ ریان کی گرفت میں تھے،وہ چھڑوانہ پائی۔کچھ سمجھ نہ آئی تو اس نے اپنا پاؤں ریان کے پاؤں پہ دے مارا۔۔

گرفت ڈھیلے کرتے وہ مسکراتا ہوا اس سے تھوڑے فاصلے پہ ہوا۔

قسطوں میں نکالوں گا جان۔۔"اس کے کان کے قریب ہوتے زومعنیت" سے بولا۔کچھ پل تو حنہ خود کا تنفس سنبھالتی رہی۔کچھ کہنے کے بجائے اس کو دھکا دیتی پیچھے ہوئی اور بنا کوئی مزید بات کیے کمفرٹر لیے لیٹ گئی۔ریان سے

اس قسم کی بے باکی کی وہ امید نہیں کر رہی تھی تبھی وہ جیسے صدمے میں تھی۔اس سے نظریں ملائے بغیر رخ موڑ گئی۔

اپنی بے بسی پہ غصہ سا آرہا تھا کہ وہ اس کو روک کیوں نہیں پائی جبکہ ریان سرشاری کی کیفیت میں چلتا ہوا روم لائٹ ڈم کرتا ہوا ڈریسنگ روم میں چینج کرنے چلا گیا۔فریش ہو کے باہر آیا تو اس کو سونے کی اداکاری کرتے پایا۔

ڈیگر دی ڈیول !اتنی سی بات پہ خاموش اور بنا قتل کیے سکون میں ہے۔''

وہ جان بوجھ کے اس کو تنگ کر رہا تھا لیکن وہ خاموشی سے پڑی رہی۔

اس نے اپنا تکیہ اٹھائے حنہ کے قریب کیا اور اس کے بالکل نزدیک نیم دراز ہو گیا۔چت لیٹے اس کے ہونٹوں پہ نمودار ہونے والی مسکراہٹ انوکھی تھی۔دوسری جانب حنہ اس کی اتنے نزدیک لیٹنے پہ خواس باختہ ہو رہی تھی۔اگر اس نے کہا تھا کہ اس کو چھوئے جانے سے الجھن تھی تو واقعی تھی۔

وائف کا ہونا بھی الگ ہی سکون ہے ویسے۔۔" ریان اس کی طرف کروٹ لیتا اس کے گرد بازو پھیلائے بولا کہ حنہ نے سانس روک لیا۔ وہ جان بوجھ کے اس کے صبر کا امتحان لے رہا تھا۔

"اگر پہلے پتا ہوتا تو دس سال پہلے تم سے شادی کر چکا ہوتا۔" اس کے بالوں کی خوشبو میں گہرا سانس بھر کے بولا، اس کے کہنے کی دیر تھی۔ حنہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔

دوبارہ سیدھے ہوتے سر کے نیچے دونوں بازو رکھے وہ مزے سے حنہ کو دیکھنے لگا۔

"کیا ہوا، ڈر لگ رہا ہے۔۔" اس نے مصنوعی فکر مندی کا مظاہرہ کیا کہ حنہ نے اشتعال انگیز نگاہوں سے اس کو دیکھا۔ بنا کچھ کہے وہ بیڈ سے ہی اتر گئی۔ یہاں اس کے ساتھ رات گزارنے کا مطلب تھا قصوروار ہوتے بھی مقابل کی جان نہ لینا اور ایسا اس کو برداشت نہیں ہو پا رہا تھا۔

حنہ کو جب دروازے کی جانب جاتا دیکھا تو ریان تیزی سے بیڈ سے اٹھتے اس کے قریب آیا اور اس کے بازو کو اپنی گرفت میں لیا۔

ڈونٹ یو ڈیئر۔۔۔" اس کی گردن پہ چاقو کی نوک رکھتے وہ غرائی کہ ریان" نے آبرو اچکائے جبکہ ہونٹوں پہ تبسم کھلا۔۔

پہلی رات مار ڈھار انٹرسٹنگ۔۔" ریان اس کے بازو پہ انگلی پھیرتے" کندھے تک آیا جب حنہ نے اس کی گردن کے نیچے چاقو لاتے زور دیا۔ خون کی باریک لکیر نظر آئی۔

جب میں نے کہا ہے مجھے نہیں پسند یہ سب تو دور رہو۔۔" مزید زور دیتی" ہوئی اس نے چاقو کو تھوڑا اور نیچے کیا۔ حنہ کی نظر اس خون کی بوند پہ گئی جو اس لکیر سے نکلی تھی۔ اسی کا فائدہ اٹھاتے ریان نے اس کے چاقو کو ایک جست میں پکڑے دور اچھالا۔ سمجھتے ہی حنہ نے ہاتھ کا مکا بناتے ہی اس کے جبڑے پہ دے مارا۔

لیکن مجھے تمہیں چھونا اتنا ہی پسند ہے جتنا تمہیں دور جانا۔۔" اس کے " دونوں ہاتھوں کو قابو میں کرتے اس کی پشت کو سینے سے لگاتے ہوئے سرد لہجے میں بولا۔

ڈیل کرتے ہیں۔۔ مجھ سے جتنا دور جاؤ گی میں خود کو تم پہ اتنا ہی تنگ کر " دوں گا۔" حنہ کو اس وقت ریان پہ شدید غصہ آ رہا تھا۔ وہ چاہے جتنی بھی ماہر ہوتی اس کی مردانہ مضبوط گرفت سے خود کو آزاد نہیں کروا پا رہی تھی۔

دفعتاً اس کو اپنی گردن پہ اس کا لمس محسوس ہوا۔

جاؤ چھوڑ دیا۔۔" اس کی بے بسی دیکھتے وہ ہنس کے اس کو اپنی گرفت سے " آزاد کر گیا کہ آزادی ملتے ہی حنہ نے ایک اور مکا اس کو دے مارا کہ اب کی بار ریان نے متاثر ہوتے آبرو اچکائے۔

اوف ملیشکا۔۔!" وہ سراہتا ہوا بولا کہ یہ وار زبردست تھا۔"

نیند پوری کرو اپنی۔"پل میں اس نے اپنا انداز، تاثرات بدلتے جیسے دھمکایا"

جس کا حنہ پہ الٹا اثر ہوا اور وہ آنکھیں گھما کے رہ گئی۔نیچے گرے دونوں چاقو اٹھائے اس نے واپس ٹانگ پہ پہنے بیلٹ ہولڈر میں سیٹ کیے۔

کچھ دیر وہ ایسے ہی صوفے پہ بیٹھی رہی جب ریان اپنی جگہ سے ہلا نہیں تو اٹھ کے بیڈ کی جانب آئی۔

وہ دروازے والی سائیڈ پہ لیٹا تھا، سر کے نیچے بازو ٹکائے آنکھیں موندی ہوئی تھیں۔حنہ بنا چوں چرا کیے نیم دراز ہو گئی کہ اب ان کے درمیان اچھا فاصلہ تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دامیر روم میں آیا تو وہ ابھی بھی اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی جیسے وہ پانچ منٹ پہلے چھوڑ کے گیا تھا۔وہ ابھی بھی تیار تھی اس نے چینج نہیں کیا تھا۔

کیا سوچ رہی ہو؟"دامیر اس کے پاس فاصلے پہ بیٹھتے ہوئے پوچھنے لگا۔"

"وہ لڑکی کون تھی جو مجھے جانتی تھی؟" اس نے بنا کوئی تمہید باندھے سوال کیا، دامیر کے اندازے کے مطابق وہ ڈریٹا پہ ہی تھمی تھی۔

"کچھ انسان ہوتے ہیں جو آپ کی زندگی کے لیے بہتر نہیں ہوتے تو ان سے دور رہنا ہی ٹھیک ہے۔" دامیر نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھام کے سمجھایا۔

"لیکن وہ کہہ رہی تھی کہ دوست ہے میری۔ مجھ سے ملنا چاہتی تھی۔" علینا الجھن لیے بولی۔ ڈریٹا کا سوچتے علینا کے چہرے پہ اداسی چھا گئی تھی۔

"وہ اتنی ضروری نہیں ہے کہ تم اس کو سوچ کے اپنا وقت برباد کرو۔" دامیر کو اس کا ڈریٹا کے بارے میں سوچنا بالکل پسند نہیں آیا تھا۔

"میری بیک پین ہو رہی ہے۔" اس کے ہاتھ کو تھامے سہلا رہا تھا جب علینا نے آہستہ آواز میں کہا۔

"منع کیا تھا میں نے کہ ہیل نہیں پہننی۔" غیر ارادی طور پہ دامیر کی نگاہ اس کے پیروں کی جانب گئی جواب ہیل سے ندارد تھے۔

"ہیل تو میں نے اتنے دنوں بعد پہنی تھی اور بس تھوڑی دیر کے لیے۔"

علینا نے پاؤں کو اوپر کرتے ہوئے کہا۔

"زیادہ درد ہو رہی ہے۔" دامیر نے کمر پہ بازو ٹکاتے ہوئے پوچھا۔

"اتنی زیادہ نہیں لیکن ابھی بھی ہو رہی ہے۔انکل میکس کب آئیں گے؟"

درد کا بتاتے اچانک یاد آنے پہ میکس کے بارے میں استفسار کیا۔اس کے سوال کو جیسے وہ سرے سے اگنور کر گیا۔

"چینج کرلو۔" دامیر نے اس کا ہاتھ تھامے اٹھایا۔وہ گہرا سانس بھر کے سر ہلا گئی۔

اس کے چینج کرنے تک دامیر ایک ڈاکٹر کو بلا چکا تھا۔

"بیس منٹ تک اگر اس کی کمر درد نہیں گئی تو تم اس دنیا سے چلے جاؤ گے۔"

دامیر نے بظاہر مسکراتے مگر سرد لہجے میں وارن کیا کہ علینا کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر نے بھی ہراساں نگاہوں سے اس کو دیکھا۔اس وقت وہ لوگ لاؤنج میں موجود تھے۔رات کے اس پہر سوسائٹی خاموش سی ہو گئی تھی۔

"دامیر۔۔!" علینا نے بے یقینی نگاہوں سے اس کو دیکھا۔

"ریلیکس، اس طرح ڈاکٹر جلدی کام کرے گا اپنا۔" اس نے علینا کو تو تسلی دے دی لیکن ڈاکٹر حیران پریشان نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

"سر میں چیک کر رہا ہوں آپ پلیز تھوڑا صبر کریں۔" ڈاکٹر یقین دہانی کرتے بولا، علینا کی میڈیسن چیک کرتے اس سے درد کی نوعیت پوچھنے لگا۔

معائنے کے بعد اس نے تھوڑا پروگریس کی جانب اشارہ کیا کہ وہ جلدی ریکور کر رہی تھی اور آج بس تھکن کی وجہ سے اس کی کمر میں درد تھی۔

"کل ہم ان کے بازو کا ایکسرے کریں گے اور اس کو بھی چیک کر لیں گے۔" ڈاکٹر اس کے بازو کی مووومینٹ دیکھتا ہوا بولا۔

"ہاں میں زیادہ اس کو موو نہیں کرتی نہ ہی اس پہ وزن ڈالتی ہوں۔" علینا سر ہلاتی ہوئی بولی۔

دامیر ہاتھ باندھے کھڑا ڈاکٹر کو پیپر پہ لکھتا دیکھ رہا تھا۔

"اس ٹائمنگ پہ کل آپ لوگ آجایئے گا۔۔"ڈاکٹر پیپر پہ لکھے ٹائم کی جانب اشارہ کیا۔

"ہم جب بھی پہنچیں تمہیں وہاں ہونا چاہئے۔۔دیر کسی صورت برداشت نہیں کروں گا میں۔"دامیر نے وہ وقت دیکھنے کی زحمت بھی نا کی تھی اور الٹا ڈاکٹر کو حکم دینے لگا۔

"جی سر آپ جب مرضی آجایئے گا۔"بدقت مسکراتے ہوئے ڈاکٹر نے کہا۔

"نیکسٹ ٹائم اپنے ساتھ ایک فی میل کو بھی رکھنا۔"ریان علینا کا ہاتھ تھام کے اس کو صوفے سے کھڑا کرتے ڈاکٹر سے بولا جس پہ وہ سر ہلا گیا۔

ڈریک ڈاکٹر کو واپس چھوڑنے گیا تھا جب دامیر اس کو روم میں لیے واپس آیا۔

"میں دو دن گھر سے دور تھا کہیں تم نے کوئی ایکٹیوٹی تو سٹارٹ نہیں کی جو مجھے معلوم نہیں۔"دامیر اس کے قریب بیٹھتے ہوئے بولا۔

کیسی باتیں کر رہے ہو۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔میں بس تھک گئی ''
ہوں۔'' وہ خائف ہوتی بولی۔دامیر اس کو دیکھ کے گہرا سانس بھر کے رہ گیا۔
آرام کرو۔۔'' اپنا کوٹ اتارے اس نے سائیڈ پہ رکھا اور شرٹ کا اوپری ''
بٹن کھولا۔علینا کی نگاہیں اسی پہ جمیں تھیں۔
وہ اس سے قد میں کتنی چھوٹی تھی،اس کے کندھے سے تھوڑی نیچے آتی

ہیں۔

اپنی بات سوچتے وہ ہلکا سا ہنس دی۔
کیا ہوا۔۔'' اپنی گھڑی اتارتے ہوئے،کف لنکس کو فولڈ کر رہا تھا جب ''
علینا کو اپنے آپ میں مسکراتے دیکھا۔
کچھ نہیں! میں بس سوچ رہی تھی کہ میں کتنی چھوٹی ہوں تم سے۔۔''''
علینا تھوڑا مسکراتے ہوئے بولی۔دامیر کے لبوں پہ تبسم بکھرا۔
یہی کوئی بارہ تیرا سال۔۔!'' دامیر نے عام سے انداز میں کہتے اپنی شرٹ ''
اتاری تاکہ چینج کر سکے اس کے برعکس علینا کی آنکھیں حیرت سے باہر آنے

کو ہوئیں۔ بارہ تیرا سال۔۔ مطلب وہ تھرٹیز میں تھا جبکہ وہ ہائیٹ کی بات کر رہی تھی۔

”بارہ سال۔۔! میں تو قد کی بات کر رہی تھی۔“علینا سنبھل کے بولی تو

دامیر چونکا۔

”اوہاں! تھوڑی سی چھوٹی ہو، کیوٹ لگتی ہو میرے ساتھ۔“نائٹ شرٹ پہنتے دامیر عام سے انداز میں بولا۔

”تم واقعی تھرٹی ٹو کے ہو۔۔!“جب وہ ٹراؤزر چینج کر آیا تو علینا اس کے بیڈ پہ بیٹھتے پوچھنے لگی۔

”تھرٹی فور۔۔“وہ اپنی بیس سال کی عمر سے اندازہ لگا رہی تھی جس پہ دامیر نے تصحیح کی۔

”تم مجھے مل کیسے گئے۔۔“علینا حیران ہوتی بولی جس پہ دامیر ہنس دیا۔

بتاؤں گا کسی دن، خوبصورت باتیں ہیں سب۔" دامیر اس کو قریب کرتے" بولا جب علینا کی نگاہ اس کے کندھے پہ گئی جہاں سلیو لیس شرٹ سے اس کا سٹار ٹیٹو نظر آرہا تھا۔

ٹیٹو سوٹ کر رہا ہے تم پہ۔" علینا اس کے کندھے پہ اپنی مخروطی انگلی" پھیرتے ہوئے بولی جس پہ دامیر نے آبرو اچکائے۔

تم آج بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔" اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے" بولا اور اس کے پیچھے تکیہ ٹھیک سے سیٹ کرنے لگا تاکہ وہ تھکے نا۔

تم بھی بہت ہینڈسم لگ رہے تھے، تم کو کنگ کرتے بہت اٹریکٹو لگتے ہو۔""" علینا اعتراف کر رہی تھی جبکہ دامیر ستائشی نگاہوں سے اس کو دیکھ رہا تھا۔

تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ورنہ تمہیں ابھی بتا سکتا تھا کہ تم اس وقت مجھے" کتنی اٹریکٹو لگ رہی ہو۔" اس کی ذو معنی بات پہ علینا سٹپٹا اٹھی کہ اس کے رخسار سرخ پڑ گئے۔

"علینا۔۔"

سوچا نہیں تھا کہ اتنے پیار سے بھی کبھی کسی کو پکارے گا۔ اس کے پکارنے پہ وہ استفہامیہ نگاہوں سے دیکھا۔

تم کل رات پھر ڈری تھی۔۔" وہ پوچھ نہیں رہا تھا، وہ عام انداز میں اسے بتا" رہا تھا، علینا نے نگاہیں چرائیں۔

تمہیں کیسے معلوم؟" وہ مدھم لہجے میں بولی۔"

میں نے دیکھا تھا۔۔" دامیر نے پر سکون لہجے میں کہا۔"

دیکھا، کیسے؟" علینا الجھی کہ وہ کندھے اچکا گیا۔ پھر اس نے کمرے میں" لگے دائیں جانب کیمرے کا اشارہ کیا، علینا نے دیکھا تو وہاں واقعی کیمرہ موجود تھا۔ اس کے چہرے کا رنگ زرد پڑ گیا، کیا اس نے کچھ ایسا ویسا تو نہیں کیا تھا روم میں؟ نہیں! شکر، پل میں گھبرائی اور پل میں پر سکون ہوئی۔

ہمارے روم میں بھی ہے؟" وہ جھجکتی ہوئی بولی کہ دامیر بات کو سمجھتے ہنس" دیا۔

فلحال بند ہے، میرے ہوتے ہوئے بند ہوتا ہے لیکن غیر موجودگی میں آن "رہتے ہیں۔" اس نے تسلی دی کہ وہ سر ہلا گئی۔

"تو اس دن ہمارے روم والا آن تھا؟" وہ یاد آنے پہ پوچھنے لگی۔

"ہاں تب بھی آن تھے، ریان بھی چیک کرتا رہتا ہے ساتھ ساتھ۔ اس گھر میں ہر جگہ موجود ہیں۔ سیکیورٹی کے لیے۔" دامیر نے تھوڑی وضاحت کی۔

"شرم کرو، جب تم دونوں یہاں نہیں ہو گے تو کیا اپنے پیچھے کیمرے آن کر دیا کرو گے۔" علینا نے مصنوعی ڈپٹتے کہتے جیسے اس کو شرم دلانی چاہی جس پہ دامیر گہری نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگا۔

"اپنی بیویوں کو ہی دیکھیں گے ہم۔۔" وہ کندھے اچکاتا بولا کہ علینا نے آنکھیں گھمائیں۔

"علینا۔۔!" دامیر نے ایک بار پھر پکارا۔

"کیا ہوا تھا تمہارے ساتھ اور فروا کے ساتھ؟" دامیر چاہتا تھا کہ وہ خود اس سے بات کرے اس بارے میں کیونکہ وہ رات کو اکثر ڈرتی تھی اور ڈرنے کی وجہ وہی واقعہ تھا جو سوٹزرلینڈ میں پیش آیا تھا لیکن وہ خود بتانے سے کتراتی تھی۔

"کیا مطلب۔۔!" اس سوال سے علینا کے چہرے کی مسکراہٹ ماند پڑ گئی۔

"سوٹزرلینڈ! کیا ہوا تھا مجھے بتاؤ کیا تنگ کرتا ہے تمہیں آج بھی؟" اس کا ہاتھ تھامے دامیر نے اپنائیت بھرے لہجے میں پوچھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سوٹزرلینڈ! کیا ہوا تھا مجھے بتاؤ کیا تنگ کرتا ہے تمہیں آج بھی؟" اس کا ہاتھ تھامے دامیر نے اپنائیت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"سوٹزرلینڈ، کچھ بھی نہیں۔" علینا اس سے نظریں ملائے بغیر بولی۔

جب تم ہوش میں آئی تھی تو سب سے پہلے تم نے فیاد کا ہی زکر کیا۔ کون "

ہے وہ؟" دامیر آج اس بات کو کسی صورت پسِ پشت نہیں ڈالنے والا تھا

تبھی سنجیدگی سے بولا۔ علینا نے ایک نظر دامیر کو دیکھتے تھوک نگلا۔

میں فیاد کو نہیں جانتی۔۔" اس نے پھر انکار کیا۔ "

مجھے سب کچھ بتاؤ، کیا ہوا تھا اس وکیشنز پہ۔" دامیر نے اس کا چہرہ اپنے "

مقابل کرتے کہا، یعنی آج وہ اس موضوع پہ بات لازمی کر کے رہے گا۔۔۔

تین سال پہلے! سوٹزرلینڈ:

شکر ہے کہ میں بھی کہیں گھومنے آئی۔" جھیل کے کنارے چلتے ہوئے "

اس کی آواز میں خوشی جھلک رہی تھی، سینے کے گرد بازو باندھے، کھلے بال،

سرد ہوا سے بچنے کی تیاری میں لانگ کوٹ پہن رکھا تھا۔

تم تو پہلے ہی اٹلی رہتی تھی ایسے تو نا کہو۔" ساتھ چلتی سیاہ بال، گندمی "

رنگت، پرکشش نقوش والی لڑکی بولی۔

جیسے تم پاکستان میں رہتی تھی نا اپنا ملک سمجھ کے ویسے ہی میں بھی اٹلی کو اپنا گھر ہی سمجھتی ہوں، مشکل سے اجازت ملی ہے مجھے انکل سے۔"علینا لمبے بالوں کو چہرے سے پیچھے کرتے ہوئے بولی جو ہوا کی دوش سے بار بار چہرے سے ٹکرا رہے تھے۔

"یہ تو اچھا ہے کہ ہمیں کالج سے بھی آف مل گیا، آؤ کچھ کھانے چلتے ہیں۔"

علینا نے اس کا ہاتھ تھاما اور ریسٹورینٹ کی جانب چل دی۔ فروا سے دوستی اس کی کالج میں ہوئی تھی جو پاکستان سے آئی تھی۔ کم عرصے میں علینا اس کو دوست مان چکی تھی جو بہت سیدھی سادھی سی نرم مزاج لڑکی تھی۔

ریسٹورینٹ میں داخل ہوئیں تو وہاں پہلے کی بانسبت آج رش زیادہ تھا۔ ایک حصے میں انہوں نے چار پانچ مرد دیکھے جو ایک ہی طرح کی ڈریسنگ میں موجود تھے۔ آنکھوں پہ سن گلاسز پہن رکھے تھے جیسے وہ لوگ گارڈ ہوں کسی کے۔ وہ دونوں انہیں نظر انداز کرتیں اپنا آرڈر دینی لگیں جب ایک آدمی ان کے پاس آتے رک گیا۔ فروا کے ساتھ علینا نے بھی چونک کے دیکھا۔

ہمارے باس نے آج پارٹی رکھی ہے تو لنچ ہماری طرف سے۔" اس آدمی" کی بات پہ دونوں کے چہروں پہ خوشگوار حیرت سمٹ آئی اور کھلکھلادیں۔

ہمارا گڈ لک۔۔" وہ مسکراتی ہوئی بولیں۔"

ان دونوں نے جو ہلکا پھلکا کھانا تھا، فری کے کھانے کا سنتے ان دونوں اچھے سے کھانا کھایا لیکن یہ بات نہیں جانتی تھیں کہ یہ سب ان کو مہنگا پڑنے والا تھا۔

آپ کو ہمارے ریسٹورینٹ کا سٹاف اور سب کیسا لگا پلیز اس کی سٹار ریٹنگ" کر دیں۔" وہ دونوں جب فری ہوئیں اور جانے کا ارادہ کرتے اٹھیں تو وہی آدمی ان کے قریب آتا ہاتھ باندھ کے کھڑا ہوا۔

اس آدمی کی بات پہ نظروں کا تبادلہ ہوا پھر کندھے اچکاتی اس کے ساتھ ہو لیں کہ وہ ریویو دے سکتیں۔ وہ کاونٹر تک گئیں جہاں پہ ایک باسکٹ سجی تھی اور اس میں چاکلیٹ کے مختلف فلیورز تھے ساتھ ایک پیپر پین رکھا گیا تھا۔

علینا نے پہلے اس پہ ایک دو سطریں لکھیں پھر فروا نے بھی دہرایا۔ کاؤنٹر پہ کھڑی لڑکی نے ان دونوں کو ایک ایک چاکلیٹ تھمائی اور الگ الگ کارڈز دیئے جس کو وہ تھام گئیں، وہ کوئی شاپنگ واؤچرز تھے، صرف ان کو ہی نہیں باقیوں میں بھی تقسیم کیے جا رہے تھے۔ چھٹیوں میں یہ سب ان کو ملنا الگ تھا اور خوشی چہرے پہ نظر آ رہی تھی۔

آپ اپنے باس کو ہماری طرف سے شکریہ کہہ دیجیے گا۔" فروا مسکراتی ہوئی بولی اور دونوں ریسٹورینٹ سے باہر نکلنے کو تھیں جب علینا واپس کو مڑی۔

ویسے یہ پارٹی کس خوشی میں تھی؟" علینا نے فروا کا ہاتھ تھام رکھا تھا۔

ہمارے باس کو ایک چیز چاہیے تھی اور ان کو خوشی کی خبر مل چکی ہے کہ وہ چیز یہی موجود ہے۔" اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا جس پہ وہ دونوں محض سر ہلا گئیں۔ عجیب بات تھی۔ فروا کے اشارے پہ علینا اس کے ساتھ باہر آ گئی۔

کتنا اچھا کھانا تھانا۔۔"فروا اس کے ساتھ چلتی ہوئی ستائشی انداز میں بولی۔"

وہ دونوں اپنی دھن میں مگن جا رہی تھیں جب اچانک سے کوئی دائیں جانب سے بھاگتا ہوا آیا اور ان کا زور سا تصادم ہوا۔

علینا تو سائیڈ پہ ہوتی لڑکھڑا دی جبکہ فروا اپنا توازن برقرار نہ رکھ پائی اور پیچھے کو جا گری۔

فروا۔۔"علینا بے ساختہ پکار بیٹھی۔"

ٹکرانے والا اپنے کندھے کو جھٹکتے فروا کی جانب بڑھا۔

آئی ایم سوری، مائی مسٹیک۔۔"فروا کی جانب ہاتھ بڑھاتے اس کو اٹھانا" چاہا۔

فروا اس کا ہاتھ تھام کے کھڑی ہوئی تو علینا تیزی سے اس کے قریب آئی۔

میری غلطی ہے میں جلدی میں آرہا تھا بس۔"مقابل نرم مسکراہٹ لیے" بولا۔علینا اور فروا نے بیک وقت اس کو دیکھا۔فروا تو چونک اٹھی جبکہ علینا فروا کے لیے فکر مندی ہوتی اس سے پوچھنے لگی۔

زیادہ تو نہیں لگی، تم ٹھیک ہو۔۔"علینا کی ساری توجہ فروا پہ تھی جبکہ فروا"
اس انجان شخص کو الجھی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

وہ دونوں بنا کچھ کہے وہاں سے جانے لگیں جب ٹکرانے والے نے ایک مسکراہٹ اچھالتے اپنا ہاتھ ہوا میں لہرایا۔

علینا، تم نے اس شخص کو دیکھا؟"فروا نے مدھم لہجے میں کہا۔"

کس کو۔۔؟"وہ ناسمجھی سے بولی۔"

ارے جو ابھی ٹکرایا تھا۔۔"فروا نے اشارہ کرتے کہا تو علینا نے اثبات میں"

سر ہلایا۔

تمہیں نہیں لگتا کہ وہ پہنچانا سا لگ رہا تھا جیسے ہم اس کو جانتے ہوں۔"فروا"
نے کہا کہ علینا کے ماتھے پہ ناسمجھی سے بل نمودار ہوئے۔علینا نے اس شخص کو غور سے نہیں دیکھا تھا تبھی کچھ کہہ نہ پائی۔

چلو ہوٹل چلتے ہیں، اگر کوئی چوٹ ہوئی تو اس پہ دوائی لگا لیں گے۔" اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا، فروا بھی تائید میں سر ہلا گئی کہ ہو سکتا تھا اس کو غلط فہمی ہوئی ہو۔

تصادم کے بعد آج ان دونوں کو یہاں آئے مہینہ ہو گیا تھا اور سب ٹھیک جا رہا تھا لیکن ایک بات فروا کو کھٹکتی تھی جیسے کوئی ان کو ہر وقت دیکھ رہا ہوتا تھا۔ کچھ تھا جو فروا کو غیر آرامدہ محسوس کرواتا تھا۔ جیسے کوئی ان کا پیچھا کر رہا ہوتا۔

"علینا، میں سوچ رہی تھی کہ ہمیں اب واپس جانا چاہیے بہت دن گزار لیے ہم نے یہاں پہ۔" وہ دونوں آج بھی اسی ریسٹورینٹ میں موجود تھیں جب فروا نے دھیمے لہجے میں کہا۔ شرٹ پہ لانگ کوٹ پہن رکھے تھے دونوں نے اور گلے کے گرد مفلر لپیٹ رکھے تھے۔

"ارے کیوں ابھی تو بہت دن باقی ہیں۔" علینا لاپرواہی سے بولی اس کا یہ جگہ بہت پسند آئی تھی۔

پتا نہیں مجھے یہاں کچھ اچھا نہیں لگ رہا، اُس دن والے گارڈز آج بھی یہیں موجود ہیں جو ہمیں دیکھی جا رہے ہیں۔" فروا نے کاؤنٹر کی جانب اشارہ کیا جہاں اُسی دن والے گارڈز موجود تھے۔ جب جب فروا کی نگاہ اس طرف اٹھتی تو ان کی نگاہوں کا مرکز یہ دونوں ہی ہوتیں۔

چلو ہوٹل چلیں جلدی اور تم اپنے انکل کو فون کرو آج ہی۔" فروا کو جب یہاں بیٹھے کسی انجانے سے ڈر نے گھیرا تو اپنا ہینڈ بیگ پکڑتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

علینا اس کی عجلت دیکھتی حیران ہوئی۔

فروا کے اٹھنے پہ اسے بھی اٹھنا پڑا، جیسے ہی وہ دونوں دروازہ دھکیل کے باہر گئیں تبھی ان میں سے ایک گارڈ نے اپنا موبائل نکالے کسی کو کال ملائی۔

مجھے تمہیں کچھ ضروری بتانا ہے۔۔۔" فروا کیب میں بیٹھے علینا سے بولی، چہرے پہ خوف کے آثار چھائے ہوئے تھے۔

تمہیں نہیں لگتا کہ یہاں کوئی ہمارا پیچھا کر رہا ہے، کوئی ہم پہ نظر رکھے ہوئے ہے۔۔"فروا بالکل اس کے قریب ہوتی بولی۔علینا نے سنجیدہ نظروں سے اس کو دیکھا۔

"جو گارڈز ہم نے ریسٹورینٹ میں دیکھے میں ان کو اور بھی بہت جگہوں پہ دیکھا ہے، مجھے لگتا ہے کہ وہی ہمارا پیچھا کر رہے ہیں۔"فروا نے باقاعدہ اس کو یاد دلاتے ہوئے کہا کہ علینا کے اعصاب کو جھٹکا لگا کیونکہ اس نے بھی اسی آدمی کو ایک دو بار دیکھا تھا۔

"تم وہم پال رہی ہو ایسا کیوں ہو گا بھلا۔۔"علینا اس کو تسلی دینے کے لیے بولی۔

"تم آج ہی انکل کو کال کرو اور ان سے کہو کہ ہم واپس آ رہے ہیں۔"فروا اس کی بات کی نفی کرتے ہوئے بولی۔

اچھا ہم ایسا کرتے ہیں کہ کسی دوسری جگہ چلتے ہیں اگر وہاں بھی ایسا کچھ لگا تو" ہم واپس چلے جائیں گے۔" فوراً سے واپس جانے کا سن کے علینا بدمزہ ہوئی تبھی درمیانہ رستہ بتانے لگی۔

علینا نے کہہ تو دیا تھا کہ وہ لوگ چلیں جائیں گے لیکن رستے میں ہی ان کی کیب کو رکنا پڑا۔ علینا چونک اٹھی جبکہ فروا کے چہرے پہ خوف کے آثار واضح ہوئے۔

"باہر نہ نکلنا۔" فروا سرگوشی میں بولی لیکن اس سے پہلے ان کی کیب سے آگے کھڑی گاڑی میں سے دو آدمی باہر آئے اور ان کی طرف بڑھنے لگے۔

اس سے پہلے کہ ڈرائیور کچھ کرتا اچانک شیشے کو چیرتی ہوئی گولی اس کے ماتھے کے بالکل درمیان لگی جس سے وہ موقع پہ ہی مر گیا۔

فروا اور علینا کی آنکھیں ابل کے باہر کو آئیں، چہرے خوف سے زرد پڑ گئے تھے۔ ان کو اتنی بھی مہلت نہ ملی کہ وہ کسی کو کال کر سکتیں۔

دونوں سائیڈ کا دروازہ کھولا گیا اور دونوں طرف ایک آدمی کھڑا تھا جس نے ان کو بازو سے دبوچتے باہر نکالا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ان کی آنکھوں، ہاتھوں پہ پٹی باندھے ان کو ایک جگہ لایا گیا تھا۔

دونوں لڑکیاں ایک خالی کمرے میں نیم اندھیرے میں کھڑی تھیں جہاں کوئی روشنی کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ان کے بیگز، موبائل ان سے چھین لیے گئے تھے۔علینا پہ جیسے سانس تنگ ہو رہا تھا اور گہرے سانس بھر رہی تھی، دونوں کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔

میرا دل بہت گھبرا رہا ہے۔کوئی ہمارے ساتھ ایسا کیوں کرے گا؟"علینا" فروا کے قریب ہوتی بولی جب اچانک اس نیم اندھیرے میں ڈوبے کمرے کا دروازہ کھلا۔

دونوں کی نگاہیں بیک وقت نو وارد کی جانب گئیں جس کو دیکھتے فروا کی آنکھوں میں بے یقینی در آئی۔

امید ہے یہاں تک پہنچتے مشکل نہیں ہوئی ہو گی تم دونوں کو۔" تمسخرانہ لہجہ، ہونٹوں پہ مسکان سجائے وہ فروا کو گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

"تم، ہم سے کیا چاہیے تمہیں۔" فروا اس کو پہچان چکی تھی۔ یہ وہی لڑکا تھا جو اس سے کچھ دن پہلے ٹکرایا تھا۔

"شاید کسی نے بتایا ہو کہ ان کے باس کو ایک قیمتی چیز یہاں پہ مل گئی ہے بس وہی لینی تھی اب۔۔" وہ فروا کو گہری نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا جس کی آنکھیں خوف سے پھیلی تھیں، بدن لرز رہا تھا۔ فروا کا ڈر بجا تھا، وہ گارڈز ان پہ نظر رکھے ہوئے تھے اور وہ گارڈز اسی آدمی کے تھے۔۔

"اس سے ہمارا کیا تعلق؟" علینا کی ایسی حالت نہیں تھی کہ وہ کچھ کہہ پاتی تبھی فروا غرائی۔

"تعلق! سامنے ہی تو موجود ہے میرے۔" وہ معنی خیز سے علینا کو دیکھتا ہوا بولا اور فروا کی جانب قدم بڑھانے لگا۔

"کیا بکواس ہے ہمیں جانے دو۔" علینا اس وحشت سے گھبراتی ہوئی چلائی۔
خوف و گھبراہٹ سے اس کی دھڑکن تیز ہو گئی تھی کہ سانس لینے میں دشواری ہو رہی تھی۔ اس نے گلے میں موجود لاکٹ کو تھام رکھا تھا۔

"بکواس کہاں، اتنے سالوں بعد کوئی ملے تو ہم اس کو ایسے ہی جانے دیں اور ساتھ جب بونس موجود ہو۔۔" علینا کو ایک نظر دیکھتے اب اس کا دھیان فروا کی جانب تھا، آنکھوں سے جیسے ہوس ٹپک رہی تھی۔

فروا کو اس پل ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ اس کی زندگی کا آخری وقت تھا، کوئی راستہ امید کی کرن نظر نہیں آ رہی تھی کہ وہ یہاں سے باہر جا پاتیں اور اس آدمی کا انہیں پکڑنا بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا۔

"ملنے آؤں گا تم سے جلد ہی۔" فروا کے رخسار کو چھوتے ہوئے وہ خباثت سے بولا اور قہقہہ لگاتے اس خالی وحشت زدہ کمرے میں ان کو اکیلا چھوڑے چلا گیا۔

فروا نے آگے بڑھتے علینا کے کمر پہ ہاتھ پھیرنا شروع کیا کہ وہ سنبھل سکے جبکہ آنسوں دونوں کے رخسار پہ تواتر بہہ رہے تھے۔

اچانک کیا ہوا تھا سمجھ سے باہر تھا، دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ یہاں وہ کیوں تھیں، کیا قصور تھا ان کا وہ نہیں جانتی تھیں۔

دونوں عام سی زندگی گزار رہی تھیں اس پرائے ملک میں کسی سے کیا دشمنی ہوتی جب وہ یہاں کسی کو جانتی تک نہ تھیں۔

اس اندھیرے میں وہ دونوں ایک دوسرے کا سہارہ تھیں، غم گسار تھیں۔

یہاں کمرے میں انہیں جانے کتنا وقت ہو گیا تھا، بھوک کا احساس بھی شدید تھا۔ وہ لوگ شاید بھوکا مار دیتے لیکن ایک بندے کا کھانا ان تک پہنچا دیا گیا۔

ایسا لگ رہا تھا کہ وہ جیل میں قیدی ہوں جو کسی جرم کی آڑ میں یہاں اندھیرے میں بند کر دیئے گئے تھے۔ علینا کا تنفس بار بار بگڑتا تھا اس کے برعکس فروا تھوڑی ہمت دکھاتی اس کو تسلیاں دے رہی تھی۔

گھنٹوں گزرنے کے بعد ان کو اندازہ ہو چکا تھا کہ رات ہو گئی تھی، ایک بستر الا کے پھینک دیا گیا تھا، جیسے تیسے کرتے وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے اسی کو غنیمت جانے سونے کی کوشش کرنے لگیں لیکن سکون کی نیند کہاں آنی تھی۔ کچھ گھنٹوں پہلے وہ دونوں ایک نارمل زندگی ہنسی خوشی جی رہی تھیں اور اب ایک اندھیرے میں لیٹیں اپنی قسمتوں کو ٹٹول رہی تھیں جو جانے کیا سوچ بیٹھی تھی۔

مشکل سے آنکھ لگے ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی ہو گی جب فروا کو خود پہ کسی کی گرفت محسوس ہوئی، اس کو انجیکشن لگایا جا رہا تھا جبکہ منہ پہ زبردستی ہاتھ ٹکایا تھا کہ آواز نہ کرے۔۔ اس نے ہاتھ پیر مارنا شروع کر دیئے، علینا بھی ہوش میں آگئی، اس سے پہلے علینا کو صورت حال سمجھ میں آتی وہ لوگ فروا کو اٹھائے وہاں سے لے جانے لگے، وہ روتی ہانپتی اس کو بچانے کو لپکی کہ ایک تھپڑ سے ہی زمین پہ ڈھے سی گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دوبارہ جب اس کی آنکھ کھلی تو سر بہت بھاری ہو رہا تھا، کچھ دیر حواس کام نہ کیے، چکراتے سر کو تھامے جب اطراف میں دیکھا تو وہی بند کمرہ تھا۔ ایک بستر ابھی بھی موجود تھا، روشن دان کو مزید کھول دیا تھا کہ سورج کا اجالا اندر آ رہا تھا۔

فروا نہیں تھی یہاں، وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ دل کی دھڑکن اچانک تیز ہوئی تھی۔

فروا۔۔" کھڑے ہوتے اس نے ایک پکار لگائی جواب کے بدلے اس کو" بس خاموشی ہی ملی تھی۔

فروا۔۔ کہاں لے گئے ہو اس کو؟" وہ ہزیانی انداز میں چلاتی ہوئی بولی" لیکن جواب ندارد۔ آنکھوں سے آنسوں تواتر بہنا شروع ہو گئے تھے۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ یہاں کیوں تھیں اور کیا ہونے جا رہا تھا ان کے ساتھ۔ واہمے ستا رہے تھے۔ اس لمحے کچھ بھی غلط سوچ آ سکتی تھی۔

گھٹنوں کے گرد بازو لپیٹتے وہ ایک کونے میں بیٹھ گئی۔خوف اس کے وجود تک سما گیا تھا۔سانس لینے میں تنگی ہو رہی تھی۔ہراساں نگاہوں سے آس پاس دیکھ رہی تھی۔فروا کی فکر ستا رہی تھی جانے وہ کہاں تھی۔

یہ سب اس نے فلموں تک محدود ہی سمجھا تھا لیکن آج اصل زندگی میں ہوتا دیکھ وہ بری طرح گھبرائی ہوئی تھی۔فلموں میں تو کوئی بچا لیتا تھا لیکن یہاں اس اندھیری جیل میں شاید کسی کو معلوم بھی نہ ہوتا کہ یہ دونوں غائب تھیں۔

تھوڑی دیر بعد وہ پھر اٹھی اور بند دروازے کو پیٹنا شروع ہوئی اور فروا کا پوچھتی۔جانے اس کو کہاں لے گئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنا وجود کسی نرم جگہ پہ پاتے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ کسی خواب سے جاگی تھی۔ایک برا بھیانک خواب جو اس کی زندگی کا بدترین لمحہ تھا۔وہ شکر کا

سانس لیتی لیکن جب اس نے آنکھیں کھولیں تو خود کو انجان کمرے میں پاتے اس ہڑ بڑا کے اٹھ بیٹھی۔ بیڈ پہ نیم دراز تھی۔

کمرہ ویل فرنشڈ تھا لیکن اس کا نہیں تھا۔ مطلب وہ ابھی بھی بھیانک خواب سے نہیں جاگی تھی۔ وہ خواب ابھی بھی چل رہا تھا۔ یہاں کچھ بھی ٹھیک نہیں تھا۔ دل اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ وہ غلط جگہ پہ تھی۔

علینا!" علینا کا خیال آتے ہی وہ بڑبڑائی۔ بیڈ سے نیچے اتری ہی تھی اچانک" ہی سر چکرا کے رہ گیا۔ انجیکشن کا اثر جیسے ابھی بھی موجود تھا۔

زور سے آنکھیں میچ کے کھولتے وہ دروازے کی جانب بڑھی، ڈور ناب گھمانا چاہا لیکن وہ بند تھا۔

دروازہ کھولو۔۔ کوئی ہے؟ میں کہاں ہوں۔" اس کی آواز رندھنے لگی۔" خلق میں آنسوؤں کا گولہ سا پھنس گیا۔

اس کے گھر والوں کو خبر بھی نہ ہوگی کہ وہ کہاں تھی اس وقت اور کس جہنم میں پھنس چکی تھی۔

دروازہ کھولو۔ علینا! تم کہاں ہو؟" زور زور سے دروازہ بجاتے ہوئے وہ" چلائی تاکہ آواز کہیں تک تو پہنچے۔ باہر سے بس قدموں کے چاپ سنائی دے رہی تھی جیسے کوئی چکر لگا رہا تھا۔

دروازہ کھولو جو بھی باہر ہے۔ مجھ۔۔۔ مجھے نکالو یہاں سے۔" اس کی آواز" کے ساتھ ہاتھ پیر بھی کانپنے لگے تھے۔

وہ کہاں تھی اس وقت؟ علینا کہاں تھی؟ یہاں وہ لوگ سیر کرنے آئی تھیں لیکن یہ کیا ہو گیا تھا یہاں۔

آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے تو یوں ہی روتے روتے وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی۔

علینا کا سوچ سوچ کے بھی دل گھبرا رہا تھا۔

وہ دونوں اغوا ہوئی تھیں اور کسی نیک کام کے لیے تو کسی نے نہیں رکھا تھا ان کو یہاں۔ یہی سوچتے اس کو اس دن پہ افسوس ہو رہا تھا جب اس نے یہاں آنے کا سوچا تھا۔

یہاں بیٹھے جانے کتنا وقت گزرا تھا جب دروازہ کھلنے کی آواز پہ فروا تیزی سے اٹھی۔اس کا مفلر کوٹ جانے کہاں پھینک دیا گیا تھا۔

اس سے پہلے کہ دروازہ کھلتا وہ تیزی سے بیڈ کی جانب گئی اور سائیڈ لیمپ کو کھینچ کے اپنے ہاتھ میں لیا۔دروازہ کھلا ہی تھا کہ اس آنے والے پہ وہ لیمپ زور سے دے مارا، بنا اس کی جانب دیکھے وہ بھاگتی ہوئی دروازے کی جانب لپکی لیکن مقابل نے اس کا بازو دبوچتے ہوئے اس نے فروا کو باہر جانے سے روکا۔مقابل نے اس لیمپ سے خود کو بچا لیا تھا۔

کہاں جانا ہے ابھی تم نے،ابھی تو میں آیا ہوں دیدار بھی نہ کروں۔"فروا کو" اپنے مقابل کرتے ہوئے وہ زو معنی لہجے میں بولا۔فروا نفی میں سر ہلانے لگی۔جتنی وہ ہمت دکھانے کا سوچ رہی تھی اب اس کی جگہ خوف نے لے لی تھی۔

مجھے جانے دو، میں اس دن جان بوجھ کے نہیں ٹکرائی تھی۔" فروا روتے ہوئے بولی اور اپنا آپ چھڑوانے لگی، اسے لگا کہ وہ بدلہ لے رہا تھا اس سے لیکن مقابل کا ارادہ کچھ اور ہی تھا۔

"ارے تم کیوں ٹکراتی، ٹکرایا تو میں تھا تم سے وہ بھی اپنی مرضی سے۔ نظر تمہاری دوست پہ رکھنی تھی لیکن پسند تم آگئی کیا کرتا۔اسی لیے لے آیا تمہیں بھی۔" اس کو خباثت سے دیکھتے ہوئے اس کے چہرے پہ اپنا ہاتھ ٹکایا اور اس کا چہرہ دبوچ لیا۔

"چھوڑو۔۔۔" اس کی گرفت بے رحم تھی تبھی وہ چیختی ہوئی بولی۔

"چھوڑ دوں، اتنے عرصے بعد کچھ پسند آیا ہے بنا انجوائے کیے ہی چھوڑ دوں۔" اس کو اپنی جارحانہ گرفت سے چھوڑتے پیچھے کی جانب دھکا دیا اور اپنے کف لنکس کھولنے لگا۔

فروا کا دل ڈوبنے لگا، نا سمجھ نہیں تھی جو اس کی بات کا مطلب نہ جانتی۔

سب سن رکھا تھا تو کیا وہ (Slaves) ہیومن ٹریفیکنگ، سمگلنگ، سلیوز دونوں اسی کا شکار ہو گئی تھیں۔

مجھے یہاں کیوں رکھا ہے، میری دوست کدھر ہے۔" فروا ہمت کرتی" ہوئی سوال کرنے لگی۔ بجائے جواب دینے کے وہ اس کے قریب بڑھنے لگا۔

مجھ پہ دھیان دو، اپنے عاشق پہ جو تمہاری خوبصورتی کو سراہنے کا سوچ رہا" ہے۔۔" اپنی شیو کو سہلاتے ہوئے وہ اس گہری نگاہوں سے دیکھنے لگا۔ فروا کو اس پل اس کی نظریں اپنے آر پار جاتی محسوس ہوئیں۔ زلت واہانت کا احساس بڑھنے لگا۔ اس کی عزت خطرے میں تھی۔

مجھ سے شادی کر لو۔۔" اس نے پیشکش کی۔ گناہ سے بہتر تھا کہ حلال" رشتے میں ہی آجاتی لیکن مقابل نے جیسے اس کی بات کو ان سنا کر دیا۔

دروازے کو لاک لگاتے وہ اس کی جانب بڑھنے لگا، آنکھوں میں عجیب ہی چمک تھی۔

خوف سے اس کا بدن لرزنے لگا، اس کے آگے کھڑے ہوتے اپنی جان کی بھیک مانگنے لگی۔

”اگر تم مجھے پسند کرتے ہو تو شادی کر لو ایسے میری زندگی برباد نہ کرو۔“ وہ روتے ہوئے بولی۔

حلیے سے تو وہ ایک اچھا خاصا پڑھا لکھا انسان لگتا تھا لیکن واقعی درندگی اپنے حلیے سے ظاہر نہیں ہوتی۔ ہر بھیس میں یہاں درندے آپ کو نوچنے کو تیار بیٹھے تھے۔

اس کے آگے بڑھنے سے وہ بیڈ کراؤن سے جا لگی۔

”ہم شادی کر سکتے ہیں۔“ ایک بار پھر اس نے ہمت کرتے کہا جبکہ وہ جیسے بدمزہ ہوا اور سرد نگاہوں سے دیکھنے لگا۔ پھر اچانک قہقہہ لگا اٹھا۔

”شادی میری ٹائپ چیز نہیں ہے، میرا ہر چیز میں ٹیسٹ بدلتا رہتا ہے، آج تم ہو کل کوئی اور۔ تو بار بار شادیاں نہیں کر سکتا میں۔“ اپنی شرٹ کے اوپری بٹن کھولتے ہوئے اس نے ہنستے کہا۔

جو میرے ٹائپ چیز ہے وہ تمہیں کچھ دیر تک معلوم ہو جائے۔"آنکھ"
دباتے ہوئے اس نے اچانک فروا کو دبوچا۔
خوف و ہراس سے وہ ہزیانی انداز میں چیخنا شروع ہو گئی۔عزت گنوانے سے اچھا تھا وہ مر جاتی، پہلی بار موت کی شدت سے خواہش کی تھی لیکن موت بھی ٹکروں میں آنی تھی۔
فیاد نام تم ہمیشہ یاد رکھو گی۔"اس کے کانوں میں سور پھونکتا ہوا اس کی" زندگی کو وہ تباہی کی حد تک لے گیا تھا جہاں وہ اپنے آپ کو ایک موت کی کھائی میں گرتا دیکھ رہی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس خستہ حال کمرے میں رہتے اس کو جانے کتنے دن ہو گئے تھے، آنسوں بھی اب آنکھوں میں خشک ہو گئے تھے۔دن میں ایک وقت کا کھانا دیا جارہا تھا جس کو وہ زہر مار کر لیتی تھی۔جب بھی کوئی کھانا دینے آتا تو ہمیشہ فروا کا

پوچھتی لیکن بنا کوئی جواب دیئے نکل جاتا تھا۔اب تو خود بھی خاموش ہوئے اس کو کافی دن ہو گئے تھے۔ کانوں نے جیسے کبھی کچھ سنا ہی نہیں تھا۔ صرف دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔انہیں یہاں رکھنے کا مقصد بھی معلوم نہیں تھا۔ابھی تک اس کے انکل بھی یہاں نہیں پہنچے تھے۔زندگی کی امید ہی چھوڑ دی تھی۔

روشن دان سے آتی روشنی سے بس اندازہ ہو جاتا تھا کہ اب رات کا وقت یا دن کا۔رات کے اندھیرے میں اس کو آنکھوں پہ پٹی پہنائے واش روم لے کے جایا جاتا تھا۔جاتے ہوئے بھی بس خاموشی ہی ملتی تھی جیسے کوئی ذی روح موجود ہی نہ ہو اور وہ کہیں دنیا سے دور لائی گئی تھی۔

معلوم نہیں کہ اس کی دوست زندہ بھی تھی یا نہیں۔روز ایک ہی جگہ بیٹھ کے وہ دل میں دعائیں پڑھتی کہ جانے کس وقت کوئی غیبی مدد آ جائے اور ایک بھیانک خواب سے وہ جاگ جائیں۔سونے سے پہلے وہ ہمیشہ یہی دعا کرتی کہ جب صبح اٹھے تو زندگی بدلی ہو،اس سخت بستر کے بجائے نرم بستر پہ

موجود ہو۔رات میں پڑنے والی سردی کو کم کرنے کے لیے ہیٹر موجود ہو۔
کھانے کو دو وقت کا کھانا ہو۔

اب تو خود سے بھی بو آنا شروع ہو گئی تھی،اس نے طبیعت کا بگڑنا محسوس کیا تھا کہ پیٹ میں درد شروع ہو گیا تھا۔اپنی بے بسی پہ آج پھر رونا آنے لگا۔
گھٹنوں میں سر دیئے وہ اپنے اس درد کے کم ہونے کی دعائیں مانگنے لگی۔
بستر کو اچھے سے اپنے گرد لپیٹ لیا تھا تاکہ جسم کو تھوڑی گرمائش محسوس ہو۔
تین ہفتوں سے زیادہ وہ اس وحشت زدہ کمرے میں قید تھی۔اب شاید اس کو موت کا فرشتہ ہی نظر آتا جب اچانک اس نے دروازہ کھلنے کی آواز سنی۔
آج اس کو دن میں ہی واش روم لے جانے آئے تھے،اس بات پہ وہ خود بھی چونک اٹھی کیونکہ روشن دان سے روشنی اندر آرہی تھی۔
جو آدمی روز یہاں موجود ہوتا تھا آج وہ نہیں تھا،شاید کسی نئے کو یہاں رکھا گیا تھا کیونکہ اس کی آنکھوں پہ پٹی بھی نہیں باندھی گئی تھی۔

پہلی بار اس نے کمرے سے باہر نکلتے دیکھتا تھا۔ایک لمبی راہداری بنی تھی اور دونوں اطراف کمرے موجود تھے۔اس راہداری کے آخر اور شروع پہ ہی روشنی کے لیے ایک ایک بلب لگے تھے۔تو کمرے میں آنے والی روشنی سورج کی نہیں، انہیں بلب کی ہوتی تھی۔جو دل میں خیال تھا کہ اس وقت دن تھا وہ بھی نکل گیا۔جانے کون سا پہر تھا یہ اور کتنے دن یہاں گزارے ہو گئے تھے۔

اس نے پہلی بار رستہ دیکھا اور خاموشی سے جاتی گئی۔اتنے ہی قدم لگے تھے واش روم تک پہنچنے میں جتنے روز۔رستہ آسان تھا۔جہاں سے مڑنا تھا وہاں اس نے ایک لفٹ بھی دیکھی تھی تو وہ کہیں بیسمنٹ میں موجود تھی۔اس نے اس آدمی کو یہ کہنے کی غلطی نہ کی کہ اس کی آنکھوں پہ پٹی کیوں نہیں باندھی۔

اور پھر یہ اس آدمی کی غلطی ہی تھی جو اس کو معلوم نہیں تھا کہ اس کی آنکھوں پہ پٹی باندھی جاتی تھی، یہی غلطی وہ روز دہراتا تھا۔علینا اب یہاں

موجود نفوس کو نوٹ کرنا شروع ہوئی جو نہ ہونے کے برابر تھے۔ چار دن میں اس نے صرف ایک آدمی کو دیکھا تھا جو کسی کمرے میں جا رہا تھا۔ یعنی یہاں ایک یہی آدمی موجود ہوتا تھا جو اس کے کمرے کے باہر موجود رہتا تھا اور شاید وہ کسی وقت سوتا بھی تھا۔

بیسمنٹ میں اس کی رکھوالی پہ بس ایک ہی آدمی تھا۔۔

علینا نے سوچ لیا تھا کسی طرح تو وہ اس آدمی سے بچ نکلے گی لیکن پتا نہیں اس کے آگے کیسے بچے گی۔

آج جو کھانا آیا تھا اس کو اس نے آدھا کھایا تھا اور اس میں موجود کانٹے کو اس نے اپنے بستر میں چھپا لیا تھا، چاہے وہ پلاسٹک کا تھا لیکن اس کے کام آنے والا تھا۔ جب وہ آدمی ٹرے لے جانے واپس آیا تو علینا نے شکر کا کلمہ پڑھا کیونکہ اس آدمی نے کانٹے کا نہ ہونا نوٹ نہیں کیا تھا۔ اس کی جان میں جان آئی اور اب اس کو اس وقت کا انتظار تھا جب آدمی اسے واش روم لے جانے آتا۔

تب تک وہ کمرے میں موجود پتھر کو زمین پہ رگڑنے لگی۔ ایسا وہ روز کر رہی تھی جس سے پتھر فرش پہ رگڑ کھانے سے اس جگہ مٹی بنتی جاتی۔

جب وقت ہوا تو وہ ایسے ہی اپنی پوزیشن میں بیٹھی رہی۔ آدمی نے جب اس کا بازو پکڑا تو علینا کھڑی ہو گئی۔

واش روم جاتے اس نے وہ کانٹا مضبوطی سے اپنی شرٹ کی آستین میں چھپائے رکھا تھا اور ایک ہاتھ کی مٹھی کو بھینچا ہوا تھا۔ اس نے ترچھی نگاہوں سے چیک کیا کوئی بھی موجود نہیں تھا یہاں۔ اسی بات کا فائدہ اٹھانا تھا۔ آدمی اس کو واشروم کے باہر چھوڑتا تھا۔ علینا چار منٹ اندر رہی اور پانچویں منٹ وہ چلا دی۔ آدمی ہڑبڑا کے اندر آیا جب علینا نے اپنی مٹھی کھولتے اس کی آنکھوں کی طرف کی۔ ہاتھ میں موجود مٹی کا غبار اس نے منہ اور آنکھوں میں چلا گیا۔ اتنی ہمت جانے کہاں سے آئی کہ آستین میں چھپایا کانٹا نکالتے اس نے اس کی آنکھ میں دے مارا، وہاں سے کھینچ کے نکالتے پھر گردن میں مارا۔ وہ آدمی مٹی کے وار سے ہڑبڑایا ہی تھا کہ علینا نے اس کو سنبھلتے کا موقع

بھی نہیں دیا تھا۔ آنکھ میں وار ہونے پہ وہ درد سے بلبلا اٹھا۔ گردن پہ وار کی کرنے کے بعد جب اس نے کانٹا واپس کھینچا وہ اس کا نوکیلا حصہ اس گردن میں ہی ٹوٹ گیا۔ اس کی آنکھ پھوٹ چکی تھی اور وہ درد سے کراہ رہا تھا۔ علینا نے یہ ٹوٹا کانٹا بھی وار سے خالی نہ رہنے دیا۔ وہ جو ایک ہاتھ اپنی گردن اور آنکھ پہ رکھے ہوئے تھا، علینا نے اس کی گردن کے سامنے والے حصے، شاہ رگ میں گھسا دیا۔ اس کا بچپنا اب ممکن نہیں تھا۔ وہ نیچے گرتا چلا گیا۔ علینا خوف سے دور ہوئی۔

آنکھوں سے آنسوں مسلسل بہہ رہے تھے ہاتھ خوف سے لرز رہے تھے۔

دل کی دھڑکن اچانک بڑھ گئی تھی۔ اس کے ہاتھوں ایک قتل ہوا تھا۔

اس کے بے سدھ پڑے وجود کو دیکھتے وہ کانپتی ہوئی پیچھے ہٹنے کو تھی جب نظر اس آدمی کی گن کی طرف گئی۔ اتنی ہمت دکھا کے اس وقت یہ گن اپنا سہارہ لگی تو اس کو اٹھا لیا۔ زندگی میں پہلی بار ایسی چیز کو ہاتھ میں لیا تھا۔

یہ سب بھی پہلی بار ہی ہو رہا تھا۔

باہر نکلتے واپس اس راہداری کی جانب آئی اور گن کو دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے تھامے آہستہ سے چلنے لگی۔اس کے پاؤں جوتے سے ندارد تھے تو آواز پیدا نہیں ہو سکتی تھی۔

دونوں ہاتھ سیدھے کیے وہ ڈرتے ڈرتے زینوں کی جانب آئی جہاں پہ ہلکی سی روشنی تھی غالباً ایک چھوٹا بلب لگایا گیا تھا۔

اللہ کا نام لیتے وہ چڑھنے لگی اور ہر قدم پہ اپنی زندگی کی دعا کرنے لگی کہ اگر یہ ہمت آئی تھی تو اللہ یہاں سے نکلنے کی بھی ہمت عطا کرے۔پانچ چھے زینے چڑھنے کے بعد وہی لفٹ تھی۔ہو سکتا تھا کہ اگر وہ کوئی بٹن پریس کرتی، لفٹ نیچے آنے لگتی تو معلوم ہو جاتا کہ کوئی بیسمنٹ سے نکلنے والا تھا۔اس کو اب یہاں خوف ستانے لگا۔

اپنی جان کا رسک لیتے اس نے بٹن پریس کیا تو پھر سے آنکھوں سے آنسوں بہنا شروع ہوئے۔لفٹ نیچے ہی تھی،بجائے کوئی بٹن پریس کرنے کے وہ

ایسے ہی اندر بیٹھی رہی کہ کوئی خود اس لفٹ کو اوپر بلائے گا۔ گن میں گولیاں موجود تھی تھوڑا سا تو لڑ ہی سکتی تھی وہ۔

آج کا دن شاید اس کے حق میں تھا۔ تبھی لفٹ بند ہوئی اور اوپر جانے لگی۔

کسی نے تھرڈ فلور پہ مگوائی تھی لفٹ۔۔ ایک بار پھر خوف غالب آنے لگا۔

علینا نے تیزی سے گراؤنڈ فلور کا بٹن پریس کر دیا کہ اوپر جاتے وہ ایک بار رک جاتی اور اگر واقعی وقت اس کے حق میں تھا تو وہ نکل جاتی یہاں سے۔

وہاں پہنچتے اس کو فروا کو تلاشنا تھا جو جانے زندہ بھی تھی یا نہیں۔

لفٹ رک گئی اور کھلی۔۔ علینا کا دل باہر آنے کو تھا۔ یہ کیسی جگہ تھی۔ بالکل خاموش وحشت ناک۔۔ لفٹ سے باہر نکلی تو دیکھا ہر سوں خاموشی اور نیم اندھیرا تھا۔ گراؤنڈ فلور یعنی یہاں سے باہر نکلنے کا رستہ بھی ہو گا۔ لفٹ واپس اوپر جانے لگی۔ علینا نے لفٹ کی آواز پہ گھبرا کے دیکھا۔

ننگے پاؤں آگے بڑھتے اس کو اچانک کسی کی آواز سنائی دی۔ کوئی یہاں موجود تھا۔ ایک نہیں دو تین لوگ تھے۔ اس راہداری سے دائیں طرف موجود کمرے میں تین لوگوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔

"ہاں وہ یہی بتا رہا تھا کہ فیاد اٹالین مافیا کی لڑکیاں بیچنے والا ہے اور اس کی ڈیلینگ میں بس تین دن باقی ہیں۔" وہ لوگ آپس میں بات کر رہے تھے یا شاید کسی سے فون پہ۔

"ایک بیسمنٹ میں ان ٹچ پڑی ہے، دوسری شاید فیاد کو زیادہ ہی پسند آ گئی تو اسی کے پاس ہوتی ہے۔" فون پہ بات کرتا شخص انہیں کا زکر کر رہا تھا لیکن جو وہ کہہ رہا تھا وہ ناقابل یقین تھا۔ مافیا! بیچنا!

بیسمنٹ میں تو یہ خود تھی اور جس دوسری کا وہ بتا رہا تھا وہ فروا ہو سکتی تھی۔ وہ زندہ تھی لیکن کس حال میں۔

"نہیں کوئی اساسن انوالو نہیں اس میں۔اٹالین مافیا خود ہینڈل کر رہا ہے سب تبھی تو دوستی دکھا رہا ہے۔۔اس کی جان کا ایک پنچھی جو ہمارے پنجرے میں ہے۔"

علینا کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا باتیں ہو رہی تھیں لیکن ایک بات وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ کسی مافیا کے بندے کے ہاتھ لگ گئی تھی اور یہ کوئی مووی نہیں تھی، حقیقت تھی۔

مافیا، گینگ یہ سب فلمی باتیں لگتی تھیں لیکن آج اپنے کانوں سے سنتے جیسے یقین کرنا مشکل تھا کہ وہ ان میں پھنس چکی تھی۔

"البانین سے کافی تعلقات بڑھا رہا ہے فیاد۔۔اُدھر سے ہی فائدہ ملے گا اسے۔"

علینا نے قدموں کی چاپ سنی، اندھیرے والی جگہ پہ آتے وہ زمین پہ بیٹھ گئی اور اپنی سانس روک لی۔

ہماری شپ منٹ کسی نے رکوادی رستے میں ہی۔ لڑکیوں کو بازیاب کروالیا" کسی نے۔۔فیاد کے لڑکیاں سمگلنگ کے دھندے میں کوئی آرہا ہے۔" آواز اب آہستہ ہوتی جارہی جیسے جیسے وہ ان سے فاصلے پہ ہوتی گئی۔ان باتوں کو سننے کا کوئی مطلب نہیں تھا،اس کو معلوم ہوگیا تھا کہ دوسری لڑکی کا زکر کیا گیا تھا وہ فرواہی تھی اور فیاد کے پاس تھی لیکن جانے کس حال میں۔

یہاں سے اوپر جانے والی سیڑھیوں تک تو پہنچ گئی تھی اب اس کو خاموشی کا ہی مظاہرہ کرنا تھا۔یہ کسی جگہ کا پچھلا حصہ معلوم ہورہا تھا۔

چند زینے ہی چڑھی تھی کہ اس کو کمزوری کا احساس ہونے لگا اور بلڈ پریشر لو ہوا، سر چکرانے لگا۔۔آنکھوں کے سامنے اندھیرا جیسے چھا رہا تھا۔

ریلینگ کو تھامے اس نے چند گہرے سانس لیے اور ہمت کرتی اوپر بڑھنے لگی۔یہاں بھی وہ کوئی نوکیلی چیز ڈھونڈنا چاہتی تھی۔

قسمت ساتھ تھی آج تبھی اس کو فرسٹ فلور بھی خالی ہی ملا۔نیچے تو اس کو کوئی فرار کا رستہ نہیں ملا تھا شاید یہاں سے کوئی جانے کا رستہ مل جاتا۔

مضبوطی سے گن کو تھامے وہ آگے بڑھنے کو تھی جب کندھے پہ کسی کا ہاتھ محسوس ہوتے اس کا دل ڈوب گیا۔وہ پکڑی گئی تھی۔

جھٹکے سے مڑی کہ کسی نے اس کو اپنے گلے سے لگایا۔

شکر ہے، تم زندہ ہو۔۔“مہینے بعد فروا کی آواز سنتے علینا نے اس کا چہرہ ”دیکھا۔

تم۔۔تم زندہ ہو، فروا۔“علینا نے اس کے چہرے کو تھامے بے یقینی کی ”کیفیت میں پوچھا، دونوں کی آنکھیں اشک بار ہوئیں۔ سمجھ نہ آیا کہ اس پل خوش ہوں یا بھاگنے کا خوف محسوس کریں۔

مجھے راستہ معلوم ہے۔۔“فروا نے اس کا ہاتھ تھاما اور اس کو لیے اپنے ”ساتھ اسی پورشن کی دوسری سائیڈ پہ جانے لگی۔اس وقت کوئی بھی بات کرنا فضول تھی۔انہیں تیزی دکھانی تھی۔

گن چلانی آتی ہے؟“فروا نے اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھام رکھا تھا جب ”علینا نے نم آواز میں“نہیں”کہا۔

اچھی بات ہے تو جب بھی کوئی سامنے آئے مار دینا۔" فروا نڈر لہجے میں بولی۔ اس پورشن کے حصے میں ان کو آوازیں سنائی دینا شروع ہوئیں۔

"یہ وہی ریسٹورینٹ ہے جہاں ہم نے لنچ کیا تھا، اسی کا ہوٹل۔۔" فروا نے علینا سے کہا۔ اس پل تو وہ چونک بھی نہ پائی تھی جتنا وہ سہہ کے آئی تھیں اب شاید ہی کوئی بات ان کو حیران کرتی۔

"اس طرف سیڑھیاں ہیں جو نیچے گراؤنڈ فلور کے ریسٹ رومز کی طرف جاتی ہیں، وہاں تک جاتے ہم ریسٹ روم کے پچھلے دروازے سے بھاگ جائیں گی۔" فروا نے اس سے کہا تو علینا نے اثبات میں سر ہلایا۔ علینا کو کانپتا دیکھ اس نے گن اپنے ہاتھ میں لے لی، علینا کی نگاہیں بار بار اس کے چہرے کی طرف جا رہی تھیں جہاں نشان تھے۔

"تم کہاں تھی؟" علینا نے خود کو کہتے سنا، بات کرتے فروا اچانک رک گئی، اس کے تاثرات فوراً بدلے، چہرے پہ تکلیف ابھر آئی، اُس نے خود کو رونے سے باز رہا۔

"ابھی نہیں۔" وہ رندھے لہجے میں بولی کہ اس وقت ان کو بس یہاں سے نکلنا تھا۔

سیڑھیوں کی جانب بڑھتے وہ دھیان سے نیچے جا رہی تھیں، ایک ایک قدم پھونک پھونک کے رکھ رہی تھیں۔

"چہرے کے آگے بال کر لو۔" فروا نے کہتے خود کے بال بھی آگے کیے اور اس کے بھی بال پھیلانے لگی جو گندے ہو رہے تھے، ہر گزرتے لمحے آنکھوں سے آنسو زیادہ بہہ رہے تھے۔

"نارمل رہو، گہرے سانس لو۔۔"

علینا نے سر ہلاتے آنسوؤں کو روکا اور لمبا سانس کھینچا۔

"مسکراؤ۔۔" فروا نے نم آنکھوں سے کہا علینا نے نفی میں سر ہلایا۔

"ہم نے یہاں سے ریسٹ روم میں تیزی سے اینٹر ہونا ہے، ہاتھ دھونے کے بہانے دو سیکنڈ کھڑے رہ کے بھاگ جانا، پیچھے مڑ کے نہیں دیکھنا ورنہ پتھر کے ہو جائیں گے۔۔ بھاگتے رہنا ہے۔ اگر ہم نے پیچھے نہ دیکھا تو ہم بچ

جائیں گے۔'' فروا اس کو حوصلہ دے رہی تھی۔ علینا بچوں کی طرح سر ہلائی جا رہی تھی۔ فروا نے گن اپنی کمر پہ ٹکا لی، اس کے کپڑے بھی بدلے تھے۔

گہرا سانس لو۔۔'' دونوں نے سانس بھرا۔''

ہم آزاد ہیں۔'' اتنا کہہ کے وہ دونوں تیزی سے آخری چند زینے بھی'' پھلانگتی ہوئی ریسٹ روم میں داخل ہوئیں کہ اتنے سے ہی ان کا تنفس بگڑا تھا۔

سیڑھیوں کے بالکل دائیں جانب واش روم بنے تھے اور یہ حصہ ریسٹورینٹ کے اندر جا کے تھا، یہاں زیادہ لوگ موجود نہیں تھے تبھی اس بات کا فائدہ اٹھایا تھا۔

فروا نے اس کا ہاتھ ابھی تک نہیں چھوڑا تھا۔ پاس سے گزرتی ایک لڑکی نے نخوت سے علینا کو سر تا پا دیکھا جس کا حلیہ ایسا تھا جیسے کوئی بھیک مانگنے والی ہو، جوتے سے ندارد پاؤں، بالوں کو کافی دن سے دھویا نہیں تھا، اپنے پاس سے اٹھتی بُو۔۔

فروا نے حتی الامکان سپاٹ تاثرات کرتے اپنا رخ باہر کے دروازے کی طرف کیا۔ دروازہ دکھلتے ہی وہ دونوں باہر تھیں۔ رات کا وقت تھا لیکن آس پاس روشنیاں اجالا کر رہی تھیں۔

بھاگو۔" چند قدم پیدل چلتے ہوئے فروا اچانک چلائی کہ دونوں نے اندھا" دھند بھاگنا شروع کر دیا۔

اس سائیڈ کی طرف رش نہیں تھا، آج شاید کوئی تہوار تھا جس کی وجہ سے ہوٹل کی اینٹرینس کی طرف لوگوں کی آوازیں آرہی تھیں۔ ان کو پیچھے نہیں دیکھنا تھا اور وہ بس بھاگی جارہی تھیں۔

لوگوں والی جگہ میں آتے وہ دونوں ایک بینچ کے پاس بیٹھ گئیں۔ کوئی لوکل شاپ تھی جس کے پیچھے کی طرف بینچ لگے تھے، نیم اندھیرے والی جگہ کہ شاید ہی کوئی انہیں پہچان پاتا۔

جب وہ وہاں بیٹھیں اور بھاگنے کی وجہ سے اپنی پھولی سانس بحال کرنے لگیں تو ایک دوسرے کو دیکھا۔

اتنے دنوں کے بعد ایک دوسرے کو زندہ دیکھنا، خوشی و غم سے وہ دونوں ایک دوسرے سے لپٹ کے رودیں۔

کہاں تھی تم؟ یہ۔۔یہ کیا ہوا ہے سب؟"علینا نے اس کے چہرے کو" تھامے روتے ہوئے پوچھا جہاں الگ الگ نشان تھے،اس کی گردن پہ بھی، جبڑے پہ آنکھ کی ایک سائیڈ پہ کٹ۔۔جو ذہن میں آرہا تھا وہ سب دل کو توڑ رہا تھا۔دل بیٹھا جارہا تھا۔

فیاد تمہارے پیچھے ہے علینا،اسے تم چاہیے وہ تمہیں استعمال کر رہا ہے۔""" اپنا جواب دینے کے بجائے اس نے علینا سے کہا۔

وہ تمہیں اپنے پاس رکھ کے استعمال کر رہا ہے۔اسے کچھ چاہئے۔"فروا نے" اس کا ہاتھ تھامے کہا۔

کون فیاد؟"علینا ناسمجھی سے پوچھنے لگی۔وہ دونوں ابھی اُس ہوٹل سے کافی" دور موجود تھیں۔

وہی جس نے ہمیں یہاں رکھا۔"فروا نے بتایا۔"

"یہ سب بھی اسی نے کیا، تم کہاں تھی؟ تم ٹھیک ہو۔۔؟" علینا کے رونے میں اضافہ ہوا جب بات کا ادراک ہونے لگا۔ فروا نے نفی میں سر ہلایا کہ وہ ٹھیک نہیں تھی۔

"میں زندہ ہوں۔۔۔ تم ٹھیک ہو۔" فروا کی آواز میں تکلیف تھی جسے محسوس کرتے علینا پھر سے اس سے لپٹ گئی۔

کوئی اِس کو استعمال کر رہا تھا لیکن اس کی دوست کی زندگی برباد ہو گئی تھی اس کی وجہ سے۔

"میں روز مرتی تھی وہاں علینا۔ اس کی منتیں کرتی تھی۔۔" اس کے گرد زور سے بازو باندھے وہ آہستہ آواز میں بولی۔

"مجھے معاف کر دو فروا۔ میں نے تمہاری بات نہیں سنی تھی اور میری وجہ سے تم بھی پھنس گئی۔"

وہ دونوں ایک دوسرے سے نگاہیں نہیں ملا پا رہی تھیں۔ فروا کی حالت قابل رحم تھی۔

ہمیں پہلے کسی سے رابطہ کرنا چاہئے۔" فروا نے سنبھلتے ہوئے کہا علینا نے اثبات میں سر ہلایا۔ علینا سے زیادہ فروا ہمت دکھا رہی تھی۔

اب ان کو کوئی ایسا انسان چاہیے تھا جو ان کی مدد کر سکتا لیکن جو ان کے ساتھ ہو چکا تھا وہ اتنی آسانی سے کسی پہ بھروسہ نہیں کر سکتی تھیں۔ اس ہوٹل میں واپس نہیں جا سکتی تھیں جہاں وہ پہلے ٹھہری تھیں، وہاں جانے سے ہو سکتا تھا کہ فیاد کے آدمیوں کو ان کی خبر مل جاتی۔

ابھی ان کو اس علاقے سے دور ہی جانا تھا جہاں کوئی پہچانتا نہ ہوا نہیں۔

دونوں کے وجود پہلے سے کافی کمزور ہو گئے تھے تو اتنی طاقت نہیں تھی کہ وہ مزید بھاگ سکتیں۔ توانائی کے لیے انہیں کھانے کو کچھ چاہئے تھا۔

ان کے بیگز، موبائل کچھ بھی پاس نہیں تھا۔ وہ جیسے کسی اور دنیا میں آ گئی تھیں جہاں ان کا ہمدرد کوئی بھی نہیں تھا۔

خود کے وجود کو گھسیٹتے ہوئے وہ ایک گھر کے باہر پہنچ چکی تھیں۔ فروا نے دروازے پہ دستک دی ایک خاتون باہر آئی جس سے انہوں نے ایک کال

کروانے کو کہا۔ان دونوں کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ مان جاتی لیکن اس نے اجازت دے دی۔فروا نے اسے اپنے انکل کو ہی کال کرنے کا کہا کہ اس کے انکل میکس کافی اثر رسوخ رکھتے تھے۔وہ ان تک جلدی پہنچ سکتے تھے۔

کال لگ گئی تو علینا کو رونا آنے لگا، دوسری جانب آٹومیٹک آنسر مشین کی آواز گونج رہی تھی کہ وہ اپنا میسج چھوڑ دے۔

انکل میکس! میں علینا ہوں پلیز ہمیں یہاں سے لے جائیں۔۔“اتنا کہہ ” کے علینا کی آواز رندھی گئی اور اس سے کچھ بھی بولا نہ گیا، فروا نے جلدی سے اس سے فون لیتے باقی بات خود کہہ دی۔علینا کو معلوم نہ ہوا کہ اس نے کیا کہا تھا لیکن فون اس خاتون کو واپس کرتے انہوں نے شکریہ ادا کیا اور کچھ کھانے کو مانگا۔

اس عورت کو ان دونوں پہ ترس سا آیا تو بریڈ کے پیس ان کو دے دیئے۔

وہ دونوں کہیں دور جانے کے بجائے اسی گھر کے پاس بیٹھی رہیں کہ انکل میکس میسج ملتے ہی ہو سکتا تھا کہ یہی پہ ان کو لینے آجائیں۔وہ خود نہ بھی آتے تو ان کے جاننے والے بہت تھے۔

تم کیسے وہاں سے نکلی۔۔؟“فروااس کندھے پہ سر رکھے ہوئے تھی جب”

علینا نے پوچھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تم کیسے وہاں سے نکلی۔۔؟“فروااس کندھے پہ سر رکھے ہوئے تھی جب”

علینا نے پوچھا۔اس نے سر نہیں اٹھایا تھا، وہ ایک قیامت سے گزر کے آئی تھی۔

فیاد نامی شخص ایک درندہ تھا جسے صرف نوچنا آتا تھا۔ وہ جتنا بھی برے الفاظ اس کے لیے استعمال کر لیتی کم تھا۔ حیوان، وحشی، درندہ، انسان کے بھیس میں چھپا ہوا شیطان تھا وہ۔

اس کو ایک کمرے میں تو رکھا تھا لیکن زہنی تکلیف کے ساتھ ساتھ جسمانی تکلیف سے بھی دوچار کرتا تھا۔ ایک دو دن کے لیے غائب ہوتا تو فروا کو موقع ملتا وہ کھل کے آنسوں بہائے اپنی تقدیر پہ ماتم کر سکتی۔

کھانا دن میں ایک وقت کا ہی دیا جاتا تھا، کمرہ چاروں طرف سے بند تھا۔ ہر چیز موجود تھی کمرے میں، کرسی، میز، ڈریسنگ ٹیبل، واش روم الماری لیکن ایسی کوئی بھی چیز موجود نہیں تھی جس کو وہ اپنے بچاؤ کے لیے استعمال کرتی، ردی کے پرانے کاغذ کی طرح اس کو تڑوڑ مڑوڑ کے پھینک جاتا تھا۔ کچھ ہی دنوں میں اس کا وجود نخیف سا ہو گیا تھا۔

ہفتے میں ایک بار لباس تبدیل کرنے کے لیے دیا جاتا تھا۔ اس کے وجود کو بس وہ دل بہلانے کے لیے یہاں لایا تھا۔ زندگی میں اپنا آپ فروا کو پہلی بار حقیر، بے کار محسوس ہوا تھا، اپنا آپ دنیا میں بوجھ لگا تھا جس کو مر جانا چاہیے تھا۔ کمرے کے ایک کونے میں پڑی بس روتی رہتی تھی اور جانے کتنی دفع وہ فیاد کی موت کی دعا کر چکی تھی۔ اگر اس کو موت نہ آتی تو اپنی موت کی دعائیں کرتی رہتی۔

اب تک ایسے بیٹھی ہو، تمہیں اب عادت ہو جانی چاہئے میری، انجوائے کیا کرو۔" غلاظت بھرے الفاظ کہتے وہ اس کے قریب بیٹھ گیا۔ فروا میں اتنی ہمت نہیں بچی تھی کہ وہ اس کے بڑھے ہاتھ کو بھی جھٹک دیتی۔ بہت بار سوچا کہ حرام موت مر جائے لیکن اپنی جان لینے کو بھی یہاں کچھ موجود نہیں تھا۔ اپنی حالت کا سوچتے جب برداشت نہ ہوتا تو دیوار پہ سر مار لیا کرتی کہ شاید اسی سے موت ہو جاتی۔

کیوں روتی ہو، ساری زندگی کے لیے اپنے پاس رکھ رہا ہوں تمہیں کم ہے" کیا۔" اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے ہوئے اس کے چہرے پہ غراتے ہوئے بولا۔

مجھے مار دو۔۔" آنکھوں سے آنسوں گرا تھا اور فروا کے ہونٹوں سے فریاد" نکلی تھی جس پہ وہ مسکرایا۔

مارنے ہی تو آتا ہوں لیکن تم پھر زندہ ہو جاتی ہو۔" اس کی گردن کو دبوچتے" ہوئے کھڑا کیا اور پر اسرار لہجے میں بولا۔بیڈ کی جانب دھکا دیتے ہوئے جب ہاتھ اپنی شرٹ کی طرف گیا تبھی پینٹ میں موجود موبائل بجنے لگا۔

اس وقت بدمزہ ہوتے اس نے موبائل نکالا اور کالر آئی ڈی دیکھتے چہرے کے تاثرات ڈھیلے پڑے۔

ہاں دو دن بعد رکھ رہا ہوں، شپمنٹ میں ابھی کچھ دن ہیں۔اَن ٹچ رکھا ہے" مال، فریش گفٹ ہو گا میری طرف سے۔" دوسری جانب جانے کون تھا جس سے وہ اتنی واہیات گفتگو کر رہا تھا۔فروا آنے والے لمحات کا سوچتے

خوف سے سفید پڑ رہی تھی جب اس کی نظر کرسی کی پشت پہ موجود کوٹ میں ایک چابی کے گچھے پہ پڑی۔

پہلے دو دن اس نے پورا کمرہ ٹٹولا تھا لیکن یہاں سے فرار ہونے کا راستہ صرف ایک یہی دروازہ تھا جو ہمیشہ بند رہتا تھا۔فیاد فون پہ بات کر رہا تھا جبکہ فروا کی نظریں ان چابیوں پہ تھیں جن میں ہو سکتا تھا کہ اس کمرے کی بھی چابی شامل ہو۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کسی طرح ان کو اپنے ہاتھ میں لے اور یہاں سے فرار ہو۔

فیاد اچانک گھوما تو فروا کی نظریں ایک جگہ پہ پائیں، جہاں وہ کھڑا تھا وہاں سے کوٹ کا اینگل چینج تھا کہ اس کو چابیاں نظر نہیں آئی تھیں۔

"کوٹ چاہئے تمہیں؟"فیاد کی اچانک آواز پہ وہ گھبرا اٹھی اور اس کو ہراساں نگاہوں سے دیکھنے لگی۔اس کی نظر ابھی بھی چابیوں پہ نہیں گئی تھی۔

ڈھانپنا ہے خود کو۔۔؟" اس کے کان کے قریب وہ سور پھونکتے ہوئے بولا" کہ چابیوں سے توجہ ہٹ کے اب فیاد کو دیکھنے لگی۔ لبوں سے سسکی نکلی جس کو دبانے کو فروا نے تیزی سے منہ پہ ہاتھ رکھا لیکن وہ پرواکیے بنا اپنا وحشی پن دکھانے لگا۔

اب اچھے سے ڈھانپ لو خود کو۔۔" تمسخر اڑاتے لہجے میں کہتے ایک" حقارت بھری نظر اس پہ ڈالے کوٹ اس کے اوپر پھینکتے اپنی شرٹ پکڑی اور چابیوں کا گچھا پکڑے دروازے کو دھڑام سے بند کرتا چلا گیا۔ اس کا بے جان وجود ایسے ہی احساس سے عاری پڑا تھا جس کو وہ آج پھر ٹکروں میں کاٹ گیا تھا۔ جہاں پرانے نشان ابھی مندمل نہیں ہوئے تھے وہاں وہ نئ درندگی کی نشانیاں دے گیا تھا۔

اپنی سسکیاں آہیں دباتے جانے کب وہ نیند میں چلی گئ احساس نہ ہوا۔ آنکھ کھلی تو سر بھاری ہو رہا تھا، رو رو کے آنکھوں کے پپوٹے سوج چکے تھے۔ وہ اٹھنے لگی جب اس کی نظر کوٹ پہ گئ۔

اس نے تیزی سے اس کو تھاما اور کوٹ کو ٹٹولنے لگی کہ شاید چابیاں ابھی بھی موجود ہوں اس میں۔

اندر سے صرف ایک کارڈ ملا تھا اور کچھ بھی نہیں تھا۔ کارڈ کو تھکے ہارے انداز میں بیڈ پہ رکھتے ہزیانی انداز میں چیخنے لگی۔

کب میری ازیت ختم ہو گی۔۔؟" وہ کرب سے چلائی اور روتی چلی گئی۔"

جس دن فیاد نہ آتا اس کو نیا خوف اپنے حصار میں رکھتا کہ کہیں وہ کسی اور کو اس طرف نہ بھیج دے۔ کہیں کوئی باہر سے اچانک یہاں نہ آ جائے۔

اس نے کوٹ کو نفرت سے خود سے دور پھینکا اور چلاتی رہی۔

باتھ روم میں کوئی آئینہ نہیں تھا، نہ کمرے میں، بس ایک ڈریسنگ ٹیبل تھا وہاں بھی کچھ نہیں تھا۔ شیشہ پورے کمرے میں موجود نہیں تھا۔ فروا خود کو بھی ہاتھ لگانے سے کتراتی تھی کہ وہ خود ناپاک ہو چکی تھی اور خود کو دیکھنے سے بھی کراہیت محسوس ہوتی تھی۔

اس نے جب باتھ روم کے دروازے پہ ہاتھ رکھا تو ہاتھ دروازے کی ناب پہ گیا، ہاتھ کی انگلیاں بولٹ کو چھو رہی تھیں جو ایک وسل (Wistle) کی شیپ میں تھی، یعنی اوپر سے نیچے ایک سلائڈ کی طرح۔

انگلی کا دباؤ بڑھایا تو بولٹ اندر کی طرف ہوا۔اس نے ناب کو ایک ہاتھ سے پکڑا اور پھر بولٹ پہ ہلکا سا زور دیا اور اندر چلا گیا۔ناب کو گھمائے بغیر بولٹ اندر چلا جاتا تھا، اپنے ہی دھیان میں وہ اس کو بار بار چھیڑتی رہی۔خالی نگاہوں سے سامنے دیکھتی رہی جہاں ٹوتھ پیسٹ موجود تھی ختم ہونے والی تھی تقریباً، نیچے سے اس کے حصے کو موڑا ہوا تھا کہ وہ زگ زیگ کی طرح بنی تھی۔

بے دھیانی میں اس کی نظر بولٹ کی طرف اٹھی کہ اچانک دماغ میں کچھ کلک سا ہوا۔ڈور ناب بنا گھمائے بولٹ اندر رہا تھا، تیزی سے نگاہ نے کمرے کے مین دروازے کو دیکھا۔ایک جیسا لاک تھا۔

اس ٹوتھ پیسٹ ٹیوب کو پکڑا اور نیچے سے اس کی بچی کچی پیسٹ کو اوپر کیا، اس کو اچھے سے زگ زیگ میں شیپ کرتے وہ باتھ روم کے اندر آئی اور دروازے کو لاک کیا۔ ڈور ناب گھمایا لیکن دروازہ بند، دروازہ باتھ روم کے اندر سے کھل سکتا تھا اس کو یہ پریشانی نہیں تھی کہ وہ باتھ روم سے باہر نہیں جا سکتی تھی تبھی اندر سے لاک لگایا۔

اس نے ٹیوب کے پچھلے مڑے ہوئے حصے کو لاک کے تھوڑا اوپر اس پتلی سی لکیر (جو بالکل باریک سا خلا تھا) میں ڈالا اور ٹیوب کو اوپر سے پیچھے کی طرف لے جاتے آگے کیا اور ڈور ناب کے بالکل برابر اس باریک لکیر میں لے آئی۔ اس ٹیوب کو ایک دو بار ٹھیک سے اوپر نیچے کرنے سے دروازہ ڈھیلا پڑ گیا۔

فروا نے بنا ناب گھمائے دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو وہ کھل گیا۔

دروازہ کھل گیا تھا اور چہرے پہ اتنے دنوں بعد ایک خوشگوار لہر آئی تھی جیسے وہ اس عزاب سے نکل گئی تھی۔ عذاب سے نہیں نکلی تھی لیکن اس عذاب سے نکلنے کی امید کی کرن دکھائی دی گئی تھی۔

اس کو اب وقت کا انتظار کرنا تھا کہ کب وہ کمرے کا لاک کھولنے کی کوشش کرے، اس سے پہلے اگر اس نے لاک کھولنے کی کوشش کی اور بھاگ نہ گیا تو پکڑی جانا تھا۔ ابھی تک تو فیاد کو یقین تھا کہ فروا یہاں سے بھاگ نہیں سکتی تھی اور یہی یقین ابھی کچھ دن تک قائم رکھنا تھا۔

اس کو اب دروازہ کھولنے کی پریکٹس کرتے رہنا تھا تبھی اس نے توتھ پیسٹ کو واپس اس کی جگہ پہ نارمل کر کے رکھ دیا تاکہ کچھ بھی بدلہ ہوا نہ لگے۔

اس کے دل نے دعا کی کہ کچھ دن تک فیاد یہاں نہ آئے بلکہ اس کی شکل کبھی نہ دیکھے۔ بس یہاں سے بھاگ جائے۔

ہر چیز یہاں اس کو محدود دی گئی تھی۔ پانی کا سپلائی بھی دن میں دو وقت کا ہوتا تھا۔ اپنا منہ دھوئے وہ باہر آئی اور ایک موہوم سی امید لیے زمین پہ بیٹھی

بیڈ سے ٹیک لگا گئی۔ آج بدن تپ رہا تھا اور طبیعت بھی عجیب تھی۔ اس کو بخار ہو رہا تھا۔ زندگی میں جانے کون سا گناہ کیا تھا جس کی سزا اس کو فیاد کی صورت میں مل رہی تھی۔ ان کو پکڑنے کا مقصد پوچھنے پہ فیاد ہمیشہ پر اسرار ہنس دیا کرتا اور صرف یہ کہتا کہ اس کو علینا کے ساتھ جاتی لڑکی پسند آ گئی تھی تو لے آیا۔

علینا کے بارے میں پوچھنے پہ بھی وہ کچھ نہ بتاتا تھا تو سوال کرنا چھوڑ دیا۔ ادھر بیٹھے بیٹھے اس کی آنکھ لگ گئی تھی، کمزوری اتنی ہو رہی تھی کہ اٹھا نہیں گیا تو وہیں سو گئی۔

دوبارہ جب آنکھ کھلی تو دیکھا فیاد اس کو بیڈ پہ لٹا رہا تھا۔

"میں تو اچھا وقت گزارنے آیا تھا اور تم یہاں مر رہی ہو، ترس کھا لیا ورنہ یہ نا ہو کہ تم مجھے برداشت ہی نہ کر پاؤ اور ٹپک جاؤ۔۔" اس کا چہرہ ٹھوڑی سے تھامے اپنے چہرے کے قریب کرتے ہوئے سرد لہجے میں بولتے قہقہہ لگا اٹھا۔

چلو کیا یاد کرو گی آج تمہاری خدمت کر لیتا ہوں۔" اتنا کہہ کے فیاد اس پہ
حاوی ہونے لگا۔ آنسوں ٹوٹ ٹوٹ کے گر رہے تھے۔

مجھے جانے نہیں دو گے؟" نقاہت و کمزوری کے باعث اس سے بولا نہیں "
جا رہا تھا۔

کچھ دن میری باہوں میں ہو گی پھر کسی اور کی باہوں میں۔" وہ سفاکی کی حد "
پار کرتے ہوئے بولا کہ اس لمحے کا ایک ایک پل جہنم کی آگ لگ رہا تھا۔

ہمارا کیا قصور ہے؟" نیم وا آنکھوں سے اس نے فیاد سے پوچھا جس سے "
فروا کو ابھی نفرت محسوس ہو رہی تھی۔ نفرت سے بھی کوئی بڑا جزبہ تھا تو وہ
ابھی فروا کے دل میں تھا۔

تمہارا قصور یہی ہو گا کہ تم میری نظروں میں آ گئی۔۔" وحشت و درندگی، "
جارحانہ پن دکھاتے وہ غرایا کہ فروا سسکنے لگی۔

جو جو حقیقت وہ اس کے سامنے کھول رہا تھا یہ سب برداشت کرنا ممکن نہیں
تھا، اسی پل وہ موت کی خواہش کرنے لگی کہ زندگی اسی لمحے ختم ہو جائے۔

ہاں کل کے وقت میں یہاں نہیں ہونگا، شپ منٹ ہے اور پھر کچھ دن بعد یہاں میٹنگ ہے میری تب یہیں ملوں گا میں۔" اس کی پشت فروا کی جانب تھی۔ فروا اس کی گفتگو سن رہی تھی۔ ایک نکارا چیز کی طرح استعمال کرے بنا مڑے وہاں سے جا چکا تھا۔ کتنی دیر وہ ایسے ہی بے سدھ پڑی رہی تھی۔ نیم برہنہ بستر پہ چت لیٹے وقت گزرنے کا انتظار کرنے لگی۔ خالی نگاہوں سے وہ ایک ہی غیر مرئی نقطے کو گھوری جا رہی تھی۔

علینا کے بارے میں سوچتے ہوئے دل اچانک سے گھبرانا شروع ہو گیا، گہرے سانس بھرتے وہ اٹھ بیٹھی، سینے پہ ہاتھ رکھتے لمبے لمبے سانس لیے۔ علینا ابھی بھی اس کی قید میں تھی، یہاں سے اگر زندہ بچ کے نکل بھی جاتی تو علینا کو کیسے ڈھونڈے گی وہ۔۔۔ کیا اس کے ساتھ بھی یہی سب ہو رہا تھا؟ دکھ، غم، تکلیف، غصہ سب محسوس ہو تھا تھا کہ ہزیانی انداز میں چیخنا شروع کر دیا۔

کیوں۔۔۔کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ یہ سب؟" اپنے بال نوچتے وہ جیسے پاگل ہونے کو تھی۔ کتنی بار وہ ایک ٹشو پیپر کی طرح استعمال کر کے پھینک دی جا چکی تھی، اس نے دوبارہ خود کو جوڑنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔ کرتی بھی کیسے وہ دوبارہ اس کو نئے سرے توڑنے آ جاتا تھا۔

"مجھے موت کیوں نہیں آ رہی۔۔۔؟" خلق کے بل چلاتی ہوئی وہ زار و قطار رونے لگی۔

فیاد نے فون پہ زکر کیا تھا کہ وہ کل یہاں نہیں ہو گا مطلب وہ کل یہاں سے نکل سکتی تھی۔

لیکن اس سے پہلے اس کو کنفرم کرنا تھا کہ دروازے کے باہر کون اور کتنے لوگ تھے۔ فیاد کو گئے کافی دیر ہو گئی تھی اس کا کھانا اب کل ہی آنا تھا تو دروازے کے بالکل پاس ٹیک لگائے بیٹھ گئی تا کہ باہر لوگوں کے آنے جانے کی آوازیں سن سکتی۔

دروازے سے کان لگائے کافی دیر تک وہ محسوس کرتی رہی تھی لیکن کسی کی بھی آہٹ سنائی نہیں دی گئی تھی۔

کیا اس کو کل صبح تک کا انتظار کرنا چاہئے تھا، دل نے انکار کیا۔ اگر ابھی موقع مل رہا تھا تو اس کو رات کے اسی اندھیرے میں فائدہ اٹھانا چاہئے تھا۔

ختم ہونے والی توتھ پیسٹ کو پکڑے نچلے حصے سے پیسٹ کو دبا کے اوپر کیا تا کہ وہ اس کو مڑوڑ کے دروازے کی خلا میں ڈال سکے۔۔

اس نے کئی بار باتھ روم کا دروازہ کھولنے کی پریکٹس کی تھی تو پیسٹ کا ریپر کافی ڈھیلا ہو گیا تھا لیکن اس کو بار بار ٹھیک کرتے وہ دروازے تک پہنچی۔

وہی زیڈ کی شیپ دے کے اس نے لاک کے اوپر خلا میں وہ باریک ریپر گھسایا اور اس کو نیچے کرنے لگی لیکن وہ نیچے کی طرف نہیں آرہا تھا۔۔ تین سے چار بار کوشش کرنے پہ بھی وہ ٹھیک سے لاک کے قریب نہیں پہنچا تو باتھ روم جا کے اس نے جتنا بھی تھوڑا سا پیسٹ بچا تھا اس کو نکال لیا اور ٹیوب کو دہرا کر دیا تا کہ تھوڑا سخت سا ہو گیا۔ اس نے اب دروازے کی خلا میں ڈالا اور

کوشش کی لیکن وہ مڑ جاتا تھا۔بجائے لاک کے بولٹ کے پاس آنے کے وہ وہی سے مڑ جاتا۔

بے بسی سے اس کی آنکھوں سے آنسوں رواں ہونے لگے۔

کیوں نہیں کھل رہا یہ۔"رندھے ہوئے لہجے میں بولی اور ٹپ ٹپ آنسوں" برستے رہے۔

ناامیدی سے وہ بیڈ پہ بیٹھ گئی، کافی دیر وہ ایسے ہی آنسوں بہاتی رہی تھی جب اس کی نظر کرسیوں کے قریب گرے ایک کارڈ پہ پڑی۔پاس ہی فیاد کا کوٹ پڑا تھا جو وہ کمرے میں ہی چھوڑ گیا تھا۔اس نے آگے بڑھتے وہ کارڈ اٹھایا۔اس کو چیک کیا۔وہ ہارڈ تھا کافی۔

اس نے کارڈ کو موڑنا چاہا تو وہ ہلکا سا ہوا مطلب وہ اس سے کھول سکتی تھی۔

خوشی کی چمک اس کے آسودہ چہرے پہ سما گئی۔ تیزی سے اٹھی اور تھوڑی دیر واپس دروازے سے کان لگائے بیٹھی رہی۔ کوئی آہٹ سنائی نہیں دی۔

اس نے اللہ کا نام لیا، آج آر یا پار۔۔

کارڈ کو اسی باریک خلا میں ڈالا اور لاک کے بولٹ تک لے آئی۔ ذرا سا نیچے کیا، دل کی دھڑکن حد سے زیادہ تیز ہوئی۔ یہاں سے باہر نکلتے وہ پکڑی گئی تو اس کا آخری دن ہوگا۔

چلو اسی بہانے مر تو جاؤں گی۔" خود سے بڑبڑائی۔ دل اتنا مایوس ہو گیا تھا" کہ زندگی کی اب چاہ ہی نہیں رہی تھی۔

سختی سے آنکھیں میچتے اس نے ڈور ناب کو چھوا، دروازہ ڈھیلا سا لگا اپنی جانب کھینچا تو وہ کھل گیا۔ دل کی دھڑکن ڈوب کے ابھری، ہونٹوں پہ سختی سے ہاتھ رکھتے اسنے اپنی سسکیاں روکیں۔ وہ اس کمرے سے باہر جا سکے گی۔

لیکن ابھی اتنی ہمت نہیں ہو پا رہی تھی کہ وہ دروازہ پورا کھول کے دیکھتی باہر۔۔ کتنے ہی گہرے سانس بھر لیے پھر دروازہ کھولا۔ کمرے کے باہر اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ کسی زی روح کا نام و نشان موجود نہ تھا۔ پہلے دائیں پھر بائیں جانب۔ خالی ویران سی راہداری۔ کمرے میں واپس مڑ کے دیکھنے کی

زحمت بھی نہیں کی تھی۔ جہاں سے صرف ازیت کے پختہ نشان وہ اپنے بدن پہ لئے جا رہی، نفرت کے علاوہ کچھ نہیں تھا دل میں۔

اس نے باہر قدم رکھا، ٹھنڈا فرش پاؤں کو محسوس ہوا کہ ایک سرد لہر جسم میں تیر گئی۔ اچانک اتنی ہمت آئی تھی کہ اگر اس وقت فیاد سامنے ہوتا تو اس کے منہ پہ سو گالیاں دیتی، اس کے منہ پہ تھوکتی جو ایک گندی ناپاک جگہ کا خنزیر تھا۔

اس نے اب کسی چیز کی پروانہ کی اور جو رستہ سمجھ آیا وہاں چل دی۔ اتنا تو اس کو معلوم ہو گیا تھا کہ یہاں سوائے کھانا دینے کے کوئی نہیں آتا تھا اور کھانا اب اگلی صبح ہی یہاں آئے گا۔

کسی بلڈنگ کے انڈر کنسٹرکشن والے پورشن میں تھی۔ لفٹ نظر آئی اس کو لیکن اس میں جانے کا رسک نہیں لیا تھا۔ سیڑھیوں کی طرف بڑھتے اس نے دبے قدموں نیچے اترنا شروع کیا۔ اب خیال سیدھا علینا کی طرف گیا۔ وہ کہاں ہو گی، صبح تک اس کو یہاں سے نکلنا تھا ورنہ اس کی غیر موجودگی

محسوس کرلی جاتی۔ سیڑھیوں سے ایسے ہی نیچے کی طرف جھانکا تو بالکل نیچے روشنیاں دکھائی دی۔ ضرور وہ بلڈنگ کا دوسرا حصہ تھا جو استعمال میں تھا۔

اب وہ اسی پورشن کے اندھیرے حصے سے پرے اس روشنی والے حصے کی سائیڈ پہ ہوئی تاکہ اگر کہیں کوئی روشن دان، شیشہ موجود تھا تو نیچے دیکھ سکتی اور باہر جانے کا رستہ مل جاتا۔

دوسری طرف اس کو ایک جگہ سے اوپر آتی روشنی دکھائی دی۔ یہ ایک اوپن کیچن کی طرح کا ایریا تھا جہاں شیلف بنی ہوئی تھیں اور انہیں شیلف کے اوپر ایک چھوٹا سا وینٹیلیٹر کا سسٹم لگا تھا جو ایک سائیڈ سے ٹوٹا تھا اور اسی جگہ سے روشنی کی شعائیں ادھر آرہی تھی۔

ہمت کرتے وہ اس شیلف پہ چڑھی اور بنا آواز کیے اس ٹوٹے ٹکرے کو الگ کرنے کی کوشش کرنے لگی لیکن سٹیل کا ہونے کی وجہ سے وہ کامیاب نہ ہوئی، بالکل چھوٹا سا سوراخ تھا۔ ایک آنکھ بند کر کے اس نے دیکھنا چاہا۔

سامنے دو پورشن نظر آرہے تھے جو روشنیوں میں نہائے ہوئے تھے۔ مشکل سے دائیں جانب اس کو ایک ریلینگ نظر آئی۔ اس نے اندازہ لگایا تو وہ وہیں سیڑھیوں کی ریلینگ تھی لیکن استعمال میں نہیں تھیں۔ اور اس کے بالکل ساتھ اس نے لڑکیوں کو اس طرف جاتے دیکھا۔ اپنا چہرہ زرا سا دوسری طرف کرتے اس نے دیکھنا چاہا تو ریسٹ روم کا لوگو نظر آیا۔ وہ ہے بھی بالکل اندر کی طرف تھا مطلب وہ تیزی دکھا کے وہاں سے نکل سکتی تھی۔ اتنا تو وہ جان گئی تھی کہ یہ وہی ریسٹورینٹ تھا جہاں وہ آئی تھیں۔

اُسی دن پہ فروا نے سو بار لعنت بھیجی تھی۔ شیلف سے آرام سے اترتے اس نے وہاں کچھ ڈھونڈنا چاہا لیکن سوائے مٹی دھول کے کچھ ہاتھ نہ آیا۔ علینا کو ڈھونڈنا تھا اور اس کو یقین تھا کہ جس پورشن میں وہ خود تھی یہاں علینا موجود نہیں ہوگی۔ رستہ وہ دیکھ چکی تھی تبھی سیڑھیوں کی جانب بڑھی کہ نیچے والے پورشن کا پچھلا حصہ ایک بار دیکھ لے۔

ابھی وہ سیڑھیاں آدھی اتری ہی تھی کہ اس کو ایک سایا سا نظر آیا۔ منہ پہ سختی سے ہاتھ جمائے وہ وہیں ریلینگ کے ساتھ نیچے بیٹھ گئی۔ زرا سا آگے ہو کے دیکھا تو ننگے پاؤں نظر آئے۔

نظر اس وجود پہ آہستہ سے اوپر کی طرف اٹھی تو مٹیالا گندہ حلیہ، بکھرے مٹی سے اٹے بال۔ سیکنڈز کے ہزارویں حصے میں دماغ نے کلک کیا کہ وہ علینا تھی۔ اُس نے سختی سے ہاتھ میں پستول تھامی تھی۔ ایسے ہی ریلینگ کے ساتھ ساتھ چپکتی وہ نیچے کی طرف آ گئی۔ اس نے پکارنے کی غلطی نہیں کی تھی کیونکہ کچھ دیر پہلے مردوں کے قہقہے اس نے بھی سنے تھے۔

جیسے ہی کندھے پہ ہاتھ رکھا تو سامنے وجود کے جسم کا چونکنا وہ محسوس کر چکی تھی۔ وہ اس کو مل گئی تھی، جیسے ہی علینا نے مڑ کے دیکھا اس کے چہرے پہ خوف ہراس دیکھتے فروا نے اس کو اپنے ساتھ لگا یا۔ ان کا یہاں سے باہر نکلنا طے تھا تبھی وہ ایک ہی جگہ پہ کھڑی تھیں وہ بھی ایک ہی دن۔

قسمت اچھی تھی کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو مل گئی تھیں، فروا نے جو رستہ دیکھا تھا اسی طرف جاتے وہ لوگ اس وحشیوں سے بھرے ہوٹل سے باہر نکل آئیں تھیں۔ فروا کی آنکھیں خشک نہیں تھیں ہر سیکنڈ گزرنے کے بعد وہ برس رہی تھیں اب وہ علینا کو کیا بتاتی کہ ان دنوں میں اس کو کیا کیا معلوم ہو گیا تھا۔

اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ علینا کو بتاتی کہ فیاد کون تھا اور یہ سب کیوں کر رہا تھا۔ وہ آزاد تھیں لیکن مکمل نہیں۔

علینا کے سوالوں پہ وہ منجمند تھی وہ کیا بتائے اس کو۔ اپنی ازیت ناک راتوں کا کیسے زکر کرے اس سے۔ ان کے کندھے پہ سر رکھے ہوئے تھی اور دونوں نے ایک دوسرے کے گرد بازو لپیٹ رکھے تھے جیسے ابھی کوئی ان کو یہاں سے جدا کر دے گا اور واپس اسی اندھیری جگھوں پہ لے جائے گا۔

دونوں نے ازیتیں سہی تھیں۔

تمہارے ساتھ کسی نے برا تو نہیں کیا؟" فروا نے بنا اس کو دیکھتے سوال کیا، "

لہجہ نم تھا، آنکھوں سے پانی آج ختم نہیں ہو پا رہا تھا۔

فروا کے سوال نے علینا کو اندر تک جھنجھوڑ کے رکھ دیا، اس نے نفی میں سر ہلایا جس کو فروا محسوس کر چکی تھی۔

میں خوش ہوں کہ تم ٹھیک ہو۔۔" فروا نے سختی سے بازو باندھتے آنکھیں " میچتے کہا کہ شکر تھا اس کی دوست درندگی سے بچ گئی تھی۔ علینا اس کو یہ الفاظ نہ کہہ سکی کیونکہ وہ بالکل بھی ٹھیک نہیں تھی، اس کی دوست کی زندگی اجڑ گئی تھی۔ وہ اس کے ملنے پہ خوش تھی اور ضرور اس کو زندگی کی طرف لائے گی۔

جب یہاں سے وہ لوگ سلامت نکل جاتیں، ان کو یقین ہو جاتا کہ اب وہ محفوظ ہیں تو فروا کے لیے مرنا مشکل نہیں تھا، وہ خود کو مار دیتی کہ یہ زندگی کا مختصر لیکن طویل ازیت والا حصہ نقش ہو گیا تھا، اس سے وہ چاہ کے بھی خود کو آزاد نہ کر پاتی۔

ہمیں ٹرین اسٹیشن تک جانا چاہیے۔" علینا کچھ دیر بعد بولی تو فروا نے نفی"
میں سر ہلایا۔

ہماری گمشدگی پہ وہ سب سے پہلے ایسی ہی جگہوں پہ جائیں گے۔" فروا نے"
کہا تو علینا سمجھ کے خاموش ہو گئی۔

ان کو یہاں ایسے ہی بیٹھے جانے کتنا وقت ہو گیا تھا جب اچانک ہی ان کو
آوازیں سنائی دینا شروع ہوئیں، گاڑیوں کے آنے کا شور آس پاس ہی تھا۔
فروا نے اٹھ کے گھر کی آڑ میں آگے ہوتے جھانکا تو اسلحہ لیس لوگ دکھائی
دیئے۔ کیا وہ دونوں واپس اسی جہنم میں جانے والی تھیں اور پھر ان کو آگے بیچ
دیا جائے گا۔ فروا نے خوف سے سوچا لیکن علینا سے کچھ بھی نہ کہا۔

دونوں ایسے ہی بیٹھی رہیں جبکہ فروا ڈر سے لرزنا شروع ہو گئی تھی جب
اچانک کوئی ان کے سامنے آیا، اس نے فوراً باقیوں کو بھی اپنے پاس آنے کا
اشارہ کیا۔ علینا نے خوف سے فروا کا ہاتھ تھاما اور دونوں ابھی بھاگنے کا سوچ
رہی تھیں جب اس آدمی کو کہتے سنا۔

میم مل گئی ہیں۔" وہ اٹالین میں بولا، علینا کو سمجھ آگئی۔

"میکس لیو کے آدمی ہیں ہم آپ کو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔" اس نے تسلی دیتے کہا علینا تو فوراً خوش ہوتے اٹھنے کو تھی لیکن فروا نے اس کا ہاتھ تھامے رکھا۔

"کیا ثبوت ہے تم انہیں کے آدمی ہو۔" فروا نے انگلش میں اس سے سختی سے کہا تو علینا کو اپنی عجلت کا احساس ہوا۔ اس آدمی نے بنا کوئی مزید بات کیے اپنا فون نکالے ان کے سامنے کیا جہاں ویڈیو کال تھی۔

یہ لوگ میکس لیو کے ہی تھے۔ دونوں کو یقین ہوا تو ان کو تیزی سے گاڑی میں بٹھایا گیا۔ رات کی سیاہی میں ان کو بچا لیا گیا تھا دونوں تشکر سے رونے لگیں۔

میکس لیو صبح تک یہاں پہنچنے والے تھے تب تک دونوں لڑکیاں محفوظ ایک ٹھکانے تک پہنچادی جاتیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

:تین سال بعد، موجودہ دن

دامیر نے آہستگی سے اس کے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے آنکھوں سے بہتے آنسوؤں کو انگلی کے پوروں پہ چنا۔
قسم ہے مجھے اگر فیاد زندہ ہے تو اس کو تمہاری آنکھوں کے سامنے موت ''
دوں گا۔'' اس کے بالوں کو نرمی سے سہلاتے ہوئے بولا جو اس کے بالکل قریب بچوں کی طرح سمٹ کے سو رہی تھی۔ اس کی پلکیں ابھی بھی نم تھیں جن پہ دامیر نے جھکتے بوسہ دیا۔
فروا۔'' فروا کا سوچتے دامیر نے جبڑے سختی سے بھینچے۔ ''فیاد تم اپنے مرد '' ہونے پہ پچھتاؤ گے وعدہ ہے میرا تم سے۔'' وہ خود سے بھی عہد کر رہا تھا۔
علینا نے جو اس کو بتایا وہ ان دونوں لڑکیوں کے لیے ایک بہت برا حادثہ تھا۔ علینا اس کی دسترس میں تھی اور فروا اس کا معلوم نہ ہو سکا وہ کہاں ہے کیونکہ اس کے بارے میں کوئی بھی انفارمیشن نہیں مل پا رہی تھی۔ کتنے برے

وقت سے وہ گزری تھیں دامیر نے بے ساختہ اس کو خود میں بھینچ لیا۔اس کے بالوں پہ نرمی سے ہونٹ رکھتے ہوئے اسے خود میں سمایا۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ ابھی اس فیاد نامی کیڑے کو اس کے بل سے نکالے اس کے ٹکرے کر دے، پھر جوڑے پھر ٹکرے کرے،اس کو اتنا تڑپائے کہ وہ جہنم میں جانے کی دعا خود مانگنا شروع دے۔

غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچتا وہ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا، بار بار مٹھی کھولے بند کرے۔ایک زوردار مکا اس نے دیوار پہ دے مارا کہ غصہ برداشت نہیں ہو پا رہا تھا۔اگر علینا یہاں نہ ہوتی تو وہ آرمری میں شوٹنگ کر کے اپنا غبار نکال سکتا تھا لیکن اس پل علینا کو اکیلے نہیں چھوڑ سکتا تھا کیونکہ سب باتیں دوبارہ سے یاد کرنا بھی اسی لمحات سے واپس گزرنے کے برابر ہوتا ہے اور وہ ٹراما میں تھی۔

اتنے دنوں سے وہ ٹھیک سے نیند نہیں لے پا رہی تھی اور آج وہ اپنا دل ہلکا کر کے سوئی تھی، لیکن فرواکا ذکر آخر میں نہیں تھا۔فروا ابھی بھی سوالیہ نشان

تھی! جہاں تک دامیر کا خیال تھا فروا کیسے غائب ہوئی علینا کو اس بارے میں علم ہونا چاہیے تھا کیونکہ اس عرصے کی باتیں اسے یاد تھیں۔ لیکن علینا کے مطابق جب وہ لوگ ہوٹل میں صحیح سلامت پہنچیں تو اس کی دوبارہ آنکھ تب ہی کھلی تھی جب دامیر سامنے تھا۔ مطلب تین سال پہلے ہوٹل جانے کے بعد کی باتیں بھی وہ بھول چکی تھی اور اگر اس کو وہ حصہ یاد بھی کروایا جاتا تو دامیر کے لیے یہ مشکل ہوتی کہ وہ اس سے دور ہو جاتی، وہ چاہتا تھا کہ اس کی کھوئی یاداشت خود واپس آئے نہ کے ان کے زبردستی کچھ یاد دلانے پہ۔

ہاتھ کی مٹھی بنائے اس نے ہونٹوں پہ رکھا تھا اور لمبے سانس لیتا کہ غصہ تھوڑا کنڑول میں آجائے لیکن وہ کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔

علینا کے قریب آتے اس کا چہرہ دیکھا جہاں معصومیت آباد تھی، وہ اس معصومیت کو ختم نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔ اس کے بس میں ہوتا تو علینا کو اس مافیا، ڈارک ورلڈ سے کہیں دور لے جاتا جہاں وہ اپنی فیری ٹیل کہانیوں والی

زندگی گزارتی ایک شہزادے کے ساتھ جو اس کی ساری زندگی حفاظت کرتا۔اس نے جھک کے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح کی روشنی کمرے میں آرہی تھی،اسے مشکل سے ہی یہاں نیند آئی تھی اور اب جب آنکھ کھلی تو ماتھے پہ الجھن کے بل واضح ہوئے،ریان نیم دراز اپنی گود میں لیپ ٹاپ رکھے کچھ کر رہا تھا جب اس نے خود کو اس کے بالکل قریب پایا۔اس کی کلون کی مہک حواسوں پہ چھائی تو ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھی۔

اٹھتے ہی خون آشام نگاہوں سے اس کو گھورا۔

مارننگ ملیشکا۔۔"اس کو اٹھتا دیکھ بنا سمجھنے کا موقع دیئے چہرہ قریب لاتے" شرارت کر گیا کہ حنہ کے حواس جھنجھنا اٹھے۔اس کو دھکا دیتے پیچھے کیا اور ایک ناگوار نظر ڈالتے بیڈ سے اتر آئی۔

کمرے کی سجاوٹ ہنوز ویسی ہی تھی، سفید گلابوں سے کمرے کو تھوڑا سجایا گیا تھا۔ایک ہاتھ کمر پہ اور دوسرے ہاتھ سے ماتھے کو مسلتے اس نے زور سے آنکھیں میچیں۔

ریان پہ پہلے ہی طیش تھا سونے پہ سہاگا اس کی جسارتیں مٹی کے تیل کی طرح کام کر رہی تھیں جو اس کے غصے کو ہوا دیئے جا رہا تھا۔

گہرا سانس بھرتے اس نے خود کو کمپوز کیا اور ریان کو دیکھا جس کی معنی خیز نگاہیں اسی کی طرف تھیں۔

یہ آخری بار تھا۔'' وہ تنبیہی انداز میں کہتی ہوئی اس کمرے سے ہی واک'' آؤٹ کر دی، ریان مسکراتا ہوا لیپ ٹاپ دیکھنے لگا، تھوڑی سی نیند پوری کرنے کے بعد وہ اپنا کام دیکھنے لگ گیا تھا رات میں۔

حنہ کی موجودگی سرشاری کا احساس بخش رہی تھی۔

یہ سچ تھا کہ انہوں نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ زندگی میں شادی بھی کریں گے یا کسی عورت کو اپنائیں گے بھی لیکن اب جب ایسا ہوا تھا تو کچھ زیادہ ہی زور کا ہوا تھا کہ ان سے دوری بنانا ناممکن سی بات ہو گئی تھی۔

ریان کے لیے یہ کہنا بہتر ہو گا کہ اس کی جب نگاہ ملی تو ساری زندگی اس کے نام کر دی۔

گردن کو دائیں بائیں کرتے اس نے گہرا سانس بھرا اور اٹھ کھڑا ہوا، دامیر نے رات میں کچھ انفارمیشن بھیجی تھی جس کو وہ چیک کر رہا تھا کچھ سیکیورٹی کیمراز بھی چیک کرنے تھے۔ لیپ ٹاپ کو سائیڈ پہ رکھتے وہ اٹھا، ارادہ اس کا نہانے کا تھا۔ میکس لیو نے کل رات سے اپڈیٹ نہیں کیا تھا کہ اس کی ساشا سے میٹینگ کیسی رہی تھی۔ ساشا سے ہوئی ملاقاتیں جنگ کی جانب ہی اشارہ کر رہی تھیں۔

جب وہ فریش ہو کے کمرے میں آیا تبھی حنہ یہاں موجود تھی جو خود اپنے کپڑے دیکھ رہی تھی یقیناً اس کے سابقہ کمرے کی ساری وارڈروب کو خالی کر دیا گیا تھا اور مجبوراً اُسے یہیں آنا پڑا تھا۔

اگر کچھ پہننے کو نہ ملے تو تم میرے کپڑے ٹرائی کر سکتی ہو میں بالکل بھی مائینڈ نہیں کروں گا۔" اس کے عقب میں کھڑے ہوتے کان میں سرگوشی کرتے بولا کہ حنہ نے ضبط سے آنکھیں میچیں، ایک ہاتھ کبرڈ کا دروازہ پکڑے ہوئے تھا جس پہ اس کی گرفت مزید سخت ہوئی تھی۔

"بلیک سوٹس یو ویری ویل۔" اس کے کندھے پہ ٹھوڑی ٹکاتے ہوئے گھمبیر لہجے میں بولا کہ حنہ نے سختی سے کبرڈ کا دروازہ بند کیا جس پہ ریان کے لب متبسم ہوئے۔

"تمہاری زندگی میں اندھیرا کر دینا ہے میں نے۔" ایک جھٹکے سے مڑتی ریان کی گردن پہ اپنے ہاتھ کی گرفت جماتی ہوئی بولی کہ ریان کی مسکراہٹ گہری ہوتی گئی۔

حنہ نے اپنے ناخن اس کی گردن میں چبھوئے لیکن اس پہ الٹا اثر پڑ رہا تھا جو وہ ایک قدم کا فاصلہ بھی مٹاتا اس کے مقابل قریب ترین آ گیا کہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں موجود سرد پن محسوس کر سکتے تھے۔

تمہارے ہوتے یہ اندھیرا بھی منظور۔۔" اس کے دوسرے ہاتھ کو پکڑے کبرڈ سے پن کیا اپنے دوسرے ہاتھ سے اس کو کمر سے تھاما۔حنہ نے واضح نہ کیا لیکن اس کی دھڑکن اچانک بڑھ گئی تھی، وہ نزدیکی بڑھا رہا تھا۔ریان کی نگاہ اس کے نائٹ ڈریس کے بلیک کالر پہ گئی۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی جسارت کرتا کمرے کے دروازے پہ دستک ہونے لگی۔

اس سے دور ہوتے وہ اپنی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگا۔حنہ اس ڈھیٹ انسان کو کیا کہتی جو الٹا اس کو کھانے کو دوڑتا تھا۔اپنے کپڑے لیے وہ چینج کرنے چلی گئی۔دروازے پہ ڈریک کھڑا تھا جو کوئی پیغام دینے آیا تھا ورنہ وہ ایسے ان کے رومز تک نہیں آتا تھا۔

ڈائننگ پہ علینا موجود نہیں تھی جبکہ دامیر کیچن میں کھڑا ناشتہ بنانے میں مصروف تھا۔ ٹی شرٹ ٹراؤزر میں ملبوس کانوں میں بلیو توتھ لگا رکھے تھے۔

حنہ لاپرواہ انداز میں صوفے پہ بیٹھی اپنی گن نکالے اس کی مگزین چیک کرنے لگی ساتھ ہی اپنے چاقو کو تھامے اسے ململ کے کپڑے سے صاف کرنے لگی جیسے اسی سے کھانا کھانا تھا۔

تھوڑی دیر میں وہ اٹھ کے آرمری کی جانب آگئی جو اس گھر کے پچھلے سائیڈ پہ موجود تھا۔ دامیر اور ریان نے یہ ایک چھوٹا سا ٹریننگ ایریا بنا کے رکھا تھا کہ جب کبھی موڈ ہوتا تو وہ لوگ یہی چلے آتے۔

حنہ ایک کے بعد ایک نشانہ لے رہی تھی، ہیڈ فونز لگائے اور آنکھوں پہ سیفٹی گلاسز پہن رکھے تھے جیسے ریان کا غصہ یہاں اتار رہی ہو۔

تین سال پہلے کی ساری کیمرہ ہسٹری نکالنا مشکل ہو گا، اگر وہ ہوٹل فیاد کا تھا" تو ضرور اس نے وہ کاپیز ڈیمج کروادی ہو نگی۔ باقی اس کا اونر ابھی بدلا ہے تو ہو سکتا ہے وہ کچھ نہ کچھ تو بتا ہی دے فیاد کے بارے میں یا اس شخص کے بارے

میں جس نے یہ ہوٹل سیل کیا تھا۔" ریان اس کے سامنے کاؤنٹر کے پار اسٹول پہ بیٹھتے ہوئے بولا۔

"فروا میرے زہن سے نہیں جا رہی کل رات کی، میکس بہت کچھ چھپا رہے ہیں ہم سے۔" دامیر اس کے سامنے پلیٹ رکھتے ہوئے بولا۔

"اگر ایسا ہے تو میکس بہت بڑی غلطی کر رہے ہیں۔علینا کی زندگی ایسے مشکل میں ڈال رہے ہیں۔" ریان سنجیدگی سے بولا اور دامیر کو کھانا نہ کھاتے دیکھ آبرو اچکائے۔

"میں علینا کے ساتھ ناشتہ کروں گا، سو رہی ہے ابھی۔" دامیر نے اپنے لیے کافی بنائی تھی جس کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولا۔

"میری وائف کا ناشتہ۔۔!" ریان کے تاثرات پل میں بدلے تھے کہ حنہ کا ناشتہ بھی تیار کرے۔

تھینکس دامیر میں ناشتہ خود تیار کر لوں گی۔" اس سے پہلے دامیر کچھ کہتا"

حنہ کی آواز پہ ریان چونکتے ہوئے اس کی جانب دیکھنے لگا جس کے چہرے پہ پسینے کی ننھی بوندیں نظر آرہی تھیں۔

نیور مائینڈ، آج کا ناشتہ تیار ہے۔" دامیر نے اطلاع دینا ضروری سمجھا جبکہ" ریان مسلسل حنہ کو گھور رہا تھا جس کے مطابق آج کا کھانا ان کو ساتھ کھانا چاہئے تھا۔

میں علینا کو چیک کر آتا ہوں۔" ریان کی مسلسل نگاہ حنہ پہ پاتے دامیر گلا" کھنگالتے ہوئے بولا اور ان کو پرائویٹ ٹائم دیئے یہاں سے چلا گیا جیسے وہ اسی پرائویٹ ٹائم کے ترسے ہوئے تھے۔

حنہ پاکٹ ٹاول سے اپنے چہرے پہ آیا پسینہ خشک کرنے لگی جب پاس سے گزرتی حنہ کا بازو اپنی گرفت میں لیتے اچانک اس کو اپنی جانب کھینچا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علینا ابھی بھی سو رہی تھی اور دامیر اس کی نیند پہ حیران ہوا کیونکہ آج کچھ زیادہ ہی گہری نیند تھی۔

"پرنسیس۔۔۔" اس کے پاس بیٹھتے دامیر نے نرمی سے پکارا، اس کے بالوں کو سہلانے لگا۔

آج اپنے زخمی کندھے کی طرف کروٹ لی تھی اور کندھے کے نیچے ایک نرم کشن رکھا تھا۔ نیند میں سوئی ایسی لگ رہی تھی جیسے اس کا اٹھنے کا ارادہ ہی نہیں تھا، اتنی گہری اور پرسکون نیند، چہرے پہ طمانیت کا احساس تھا جس کو دیکھتے ایک پل دامیر کا دل ہی نہ کیا کہ اس کو اٹھائے لیکن پھر ناشتہ لیٹ ہو جاتا اس کا تو اٹھانا پڑا۔

"علینا۔۔" اس نے جھک کے سرگوشی کی اور شاطر مسکان ہونٹوں پہ لیے اس کے ہونٹوں کو ہلکا سا چھوا۔ وہ محسوس کر چکا تھا کہ علینا اٹھ رہی تھی لیکن آنکھیں نہیں کھولی تھیں تبھی شرارت کر گزرا جبکہ اس اچانک ہوئی

واردات پہ علینا کی صحیح معنوں میں نیند اڑ گئی تھی، سرخ چہرہ لیے وہ ہڑبڑا کے اٹھ بیٹھی۔

گڈ مارننگ۔۔" دامیر ایسے بولا جیسے ابھی کچھ ہوا ہی نہیں تھا، علینا نے" نگاہیں چرائیں۔

"مارننگ۔۔"

آج تو اٹھنے کا ارادہ ہی نہیں لگ رہا تھا پھر اچانک کیا ہوا؟" وہ جان بوجھ کے" انجان بن رہا تھا علینا سے جواب نہ بن پایا تو فریش ہونے کا کہتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

دامیر نے شرارت جان بوجھ کے کی تھی صبح اٹھتے ہی اس کے ذہن میں گزشتہ رات کی ابھی کوئی بات نہ آئے، اس کو نارمل رکھنا چاہتا تھا کہ وہ اپنے ٹراما سے نکل سکتی اور یہ لوگ اس معاملے میں آگے بڑھتے۔

ڈائننگ ٹیبل تک پہنچے تو دامیر کی پہلی نگاہ زمین پہ ٹوٹے کانچ کی جانب گئی۔ پھر اس نے کیچن کی طرف دیکھا جہاں ریان مصروف سا کھانے میں

مصروف تھا اور حنہ ڈائننگ ٹیبل پہ اپنی پلیٹ پہ جھکی اپنا ناشتہ مکمل کر رہی تھی۔

ریان کی گرے شرٹ کی آستین پھٹی تھی۔ دامیر آنکھیں گھماتا رہ گیا کہ اپنے پرائیویٹ ٹائم میں دونوں نے پیار بھری جنگ کی تھی۔

"یہ کیا ہوا ہے۔۔؟" دامیر کے پیچھے آتی علینا اچھنبے سے دیکھتی ہوئی بولی۔

"کچھ نہیں نیولی ویڈ کپل اپنا کوالٹی ٹائم سپینڈ کر رہے تھے۔" دامیر بڑبڑاتا ہوا ڈریک کو آواز دینے لگا تاکہ وہ یہاں کی صفائی کروا دے۔

اپنا اور علینا کا ناشتہ لیے دامیر ڈائننگ ٹیبل کی طرف آیا اور علینا کے لیے کرسی کھسکائی جبکہ ریان دامیر کی خاموشی پہ سلگ کے رہ گیا۔

"آستین کے ثانپ نکلے تم۔" ریان بڑبڑاتا ہوا اپنا ناشتہ ختم کر کے اٹھ گیا کہ دامیر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ حنہ کی طرف اشارہ کر کے کہہ رہا تھا جبکہ علینا سب سمجھنے کی کوشش میں تھی۔

وہ تو سوچ رہی تھی کہ آج ان کی پہلی صبح ہو گی تو دونوں مسکراتے خوشگوار لہجے میں باتیں کرتے نظر آئیں گے لیکن یہاں تو ماجرہ ہی کچھ اور تھا۔

حنہ اس سب سے انجان مگن بیٹھی تھی جیسے یہاں اس کے علاوہ کوئی اور موجود ہی نہ تھا۔

علینا تذبذب کا شکار بیٹھ گئی اور حنہ کو دیکھنے لگی جس نے اس کے بیٹھتے ہی اس کو ہلکی سی مسکراہٹ پاس کی۔ علینا کی نظر تبھی اس کے کان کے بالکل نیچے نشان پہ گئی جسے محسوس کرتے حنہ آنکھیں گھما گئی۔

وحشی کہیں کا۔۔" حنہ دل میں ریان کو صلواتیں سنانے لگی۔"

ہم نے آج ڈاکٹر کے پاس جانا تھا۔" کھانا کھاتے اچانک یاد آنے پہ علینا نے" دامیر کو دیکھا تو دامیر نے اثبات میں سر ہلایا لیکن بولا کچھ نہیں۔ علینا کے فریش ہونے تک وہ خوش بھی چینج کر چکا تھا، بلیک کارگو پینٹ کے ساتھ بلیک ہی شرٹ پہن رکھی تھی۔

علینا باہر جانے کا سوچتے خوش ہوئی اور جیسے ہی اس کی نظر ریان کی طرف اٹھی تو مسکراتے ہونٹ سمٹ گئے۔ وہ اپنی مخصوص سرد سپاٹ نگاہوں سے اس کو دیکھ رہا تھا۔ آستین سے شرٹ پھٹی تھی جبکہ سپید جلد والی گردن پہ سرخ نشان تھے۔ علینا نے گڑبڑا کے نگاہیں پھیر لیں۔

اس بندے کی پرسنالٹی ہی ایسی تھی کہ وہ زیادہ دیر تک اس کو دیکھ نہ پاتی، ایک سرد لہر سی ریڑھ کی ہڈی میں سرائیت کر جاتی تھی۔

کیا یہ دونوں لڑے تھے؟" علینا نے پھر حنہ کو دیکھتے دل میں سوچا۔"

ناشتے سے فارغ ہو کے حنہ اپنے کمرے کی جانب چل دی۔ ریان پرسکون سا لاؤنج ایریا میں اپنے موبائل میں مگن تھا۔

تم فریش ہو جاؤ پھر ہم چلتے ہیں ڈاکٹر کی طرف، تمہارے لیے کچھ ڈریسز" لیے تھے ان میں سے دیکھ لینا۔" اس کے رخسار کو چھوتے ہوئے دامیر اٹھتے ہوئے بولا اور ریان کو اشارہ کرتے گلاس ڈور کی جانب بڑھ گیا۔

وہ دونوں گھر کے پچھلے حصے میں بنی آرمری میں گئے تھے تاکہ کچھ باتیں ڈسکس کر سکیں۔

"سیلز مین میں تو کسی کا نام فیاد ہو گا نا، علینا نے زکر کیا تھا کہ فروا کو وہ کچھ شناسا سا لگا تھا یعنی کہیں تو دیکھا ہو گا اسے۔" دامیر نے سوٹزرلینڈ کے اس ہوٹل کی تصویر نکالے سامنے کی۔

"تو علینا بھی جانتی ہو گی اس کو؟" ریان بالوں میں ہاتھ پھیرے آگے کی طرف ہوا۔

"علینا کا کہنا تھا کہ اس نے فیاد کو بس دو بار دیکھا اور مجھے نہیں لگتا کہ وہ اسے پہچانتی ہو گی۔" دامیر نے اپنی بات کہی۔

"ہمیں سوٹزرلینڈ کے لیے نکلنا چاہئے لیکن اس سے پہلے میکس سے بات کرنی ہو گی۔" ریان فون پہ آئے میسج کو دیکھنے لگا۔

"لگتا ہے اس بار کافی لوگوں سے نپٹنا پڑے گا۔" ریان تمسخرانہ ہنس کے بولا۔

سسیلین تو ڈرے بیٹھے ہیں ابھی، البانیں! خاص کر کے ڈریٹا۔ پھر یہ" فیاد۔۔" دامیر نے تین تصویریں سامنے رکھیں۔

ڈریٹا،

لوسین (ڈریٹا کا باپ)،

ایگرون (البانیا کا مافیا)

یہ تین لوگ البانیا کے تھے، ڈریٹا کی اساسن فیملی تھی۔ اس کا باپ البانیا کا بہترین اساسن مانا جاتا تھا اور ضرور وہ ایگرون کے لیے کام بھی کر چکا تھا۔ ان تین تصویروں کے ساتھ ایک خالی سیاہ تصویر تھی جس پہ انگریزی میں فیاد لکھا نظر آرہا تھا۔

ایگرون سے تو پہلے ہی ہمارے ٹرمز اچھے نہیں ہیں پھر اسی کے علاقے سے" ڈریٹا کا یہاں آنا۔ مجھے وہ علینا کی دوست نہیں لگتی۔ اساسن کسی کے اتنے جلدی دوست نہیں بنتے۔" ریان ڈریٹا اور ایگرون کی تصاویر کو ایک ساتھ رکھتے ہوئے بولا۔

لوسین اب ریٹائرڈ تھا تو اس کا اتنا عمل دخل نہیں تھا ایسے کاموں میں۔

”ساشا کے بارے میں کیا خیال ہے۔“ دامیر نے معنی خیز سا کہا جس پہ ریان کی آنکھیں چمکیں۔

”میری وائف کافی اچھی طرح اپنی چھاپ چھوڑ کے آئی ہے، پاگل کتا بنا پھر رہا ہے۔“ ریان کہتے ہوئے ہنس دیا۔

”ڈریک۔۔!“ دامیر نے ڈریک کو مخاطب کیا جو ہاتھ باندھے پاس کھڑا تھا۔

”جی سر۔“ وہ فوراً متوجہ ہوا۔

”فری ہو آج کل؟“ دامیر نے کرسی سے ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔

”جی سر۔۔۔!“ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

”گرل فرینڈز لفٹ نہیں کروا رہیں کیا؟“ دامیر نے شریر لہجے میں کہا کہ ڈریک ہنس دیا۔

”نہیں سر، اتنا ٹائم نہیں کہ لڑکیوں کا سوچا جائے۔“ ڈریک اپنی مسکراہٹ روکتا ہوا بولا۔

”یہ اپنے ریان سر سے پوچھو کہ کتنا ٹائم نکالنا پڑتا ہے۔“ دامیر نے ریان کی جانب اشارہ کیا جو ابھی موبائل کو کھولے اس کو گھور رہا تھا۔ ریان کے چہرے کے تاثرات سے ٹھیک اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ وہ اس وقت غصے میں تھا۔

”ریان سر کا لیول ہی اور ہے، آپ اپنا تو رہنے دیں سر۔ مجھے اس دن کا ڈر ہے جب میم ٹھیک ہونگی۔“ ڈریک نے اپنا خدشہ پیش کیا جس پہ دامیر نے گھورا۔

”اپنی میم کی فکر نہ کرو، اپنی گرل فرینڈ سے تھوڑی توجہ ہٹاؤ اور ادھر سکیورٹی پہ دھیان دو۔“ دامیر نے اپنا لہجہ بدلتے سنجیدگی سے کہا، ڈریک فوراً سیدھا کھڑا ہوا اور اثبات میں سر ہلایا۔

”جی سر۔۔!“

”مجھے ابھی علینا کو لے کے ڈاکٹر کی طرف جانا ہے، اس کا چیک اپ ہے تب تک تم انکل میکس سے رابطہ کرنے کی کوشش کرو۔“ دامیر کھڑے ہوتے بولا تو ریان نے بنا دیکھے سر ہلایا۔

اس وقت وہ حنہ کو میسج کر رہا تھا جو اسے جلے کٹے جواب بھیج رہی تھی جس سے اس کا میٹر ہائی ہو رہا تھا۔

دامیر اتنا کہہ کے ڈریک کو اپنے ساتھ لیے آرمری سے چلا گیا۔

"ملیشکا! یہ جو دھمکیاں مجھے دی رہی ہو اس وقت دینا جب تم میری گرفت میں موجود ہو، پھر دیکھوں گا کیسے چلتا ہے تمہارا رعب اور ڈیگر کا چاقو۔۔"

حنہ کی مسلسل تنگ کرنے والی دھمکیوں پہ سلگتے اس نے سرد لہجے میں حنہ کو وائس نوٹ بھیجا۔

"بھاڑ میں جاؤ ریان دہاب دی سنائپر۔۔" حنہ نے بہت تحمل سے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا۔ اس کا مکمل نام لیتے جیسے وہ اس کو چڑا رہی تھی، چیلنج کر رہی تھی۔ اس نے موبائل کو مٹھی میں زور سے بھینچا۔ یہ لڑکی اس کا صبر آزمانے والی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دامیر جب روم میں آیا تو علینا اپنے شوز پہن رہی تھی جس میں اسے دقت محسوس ہورہی تھی کیونکہ اس کو جھکنا پڑ رہا تھا اور ایسے کندھے پہ بھی زور لگتا۔ دامیر بنا کچھ کہے اس کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھا اور اس کو شوز پہنانے لگا۔

جب تکلیف ہوتی ہے تو ایسے کاموں سے پرہیز کیا کرو۔" اس کا لہجہ تھوڑا" ڈپٹنے والا تھا، ڈریک دروازے پہ کھڑا تھا وہ اندر نہیں آیا تھا لیکن دامیر کو ایسے علینا کے آگے جھکے دیکھ اس نے آبرو ستائشی انداز میں بلند کیے۔

اگر ان کی دنیا میں پتا چل جاتا کہ دامیر آر کسی کے سامنے جھکا تھا تو ایک تہلکا ہی مچ جاتا۔ علینا نے لوز شرٹ کے ساتھ جینز پہن رکھی تھیں اور اس پہ لانگ کوٹ پہنا تھا۔

چلیں۔۔" علینا پرجوش سی اٹھی اور مسکراتی ہوئی دامیر سے بولی۔"

پہلا انسان دیکھا ہے جو اسپتال جاتے ہوئے خوش لگ رہا ہے۔" دامیر" بڑبڑایا۔

ہوسپٹل نہیں، ہم باہر جارہے ہیں۔"علینا نے فوری تصحیح کی جس پہ وہ نفی" میں سر ہلا گیا۔

دامیر ایک منٹ کا کہہ کے ڈریسنگ روم تک گیا اور اپنی ویسٹ بیلٹ پہن کے واپس آیا۔

اس کی کیا ضرورت ہے ہم ہوسپٹل ہی تو جارہے ہیں۔"علینا حیران ہوتی" پوچھنے لگی۔

سیفٹی۔۔"وہ بس اتنا ہی بولا اور اس کا ہاتھ تھامے کمرے سے باہر آیا جہاں" ڈریک کھڑا تھا۔

تم پہ بھی آئے گا کبھی یہ وقت۔"ڈریک کی آنکھوں میں حیرانگی و ستائش" دیکھتے وہ سرد لہجے میں بولا کہ اس نے مسکراہٹ دبائی۔اشارہ اس کا شوز پہنانے کی طرف تھا۔

ڈریک کو ایک دو ہدایات کرتے اپنے ساتھ آنے سے منع کیا کہ وہ ریان کے ساتھ ہی رہے، گارڈز ویسے بھی جارہے تھے اس کے ساتھ۔

گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ علینا اور خود بیٹھتے اس نے گارڈ کو چلنے کا اشارہ کیا۔

کتنا اچھا لگ رہا ہے نا۔" اتنے عرصے میں پہلی بار باہر آئی تھی تو دل بچوں "
کی طرح خوشی سے مچل رہا تھا۔ دامیر کا بازو تھامے وہ آس پاس دیکھتی ہوئی
بولی۔

تم کبھی بھی مجھے پارک تک نہیں لائے۔" گھر کے قریب ہی پارک دیکھتے "
اس نے شکوہ کیا۔

جب ٹھیک ہو جاؤ گی تب جایا کرنا۔" ہاتھ کو ہونٹوں تک لے جاتے ہوئے "
بولا۔ علینا کی نظر اس کے ویسٹ بیلٹ کی طرف گئی جہاں گن موجود تھی۔
اس نے اپنی مخروطی انگلیوں کو اس پہ پھیرا۔

لوڈڈ ہے؟" علینا نے سوال کیا دامیر نے اس کے چہرے پہ نظریں جماتے "
ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

کیا جب میں تم سے پہلی بار ملی تھی تب بھی تم ایسے ہی تھے۔" علینا نے مدھم لہجے میں پوچھا۔ دامیر نے اس کی آنکھوں میں براہ راست جھانکا۔ اس کا پوچھنے کا مقصد اتنی سیکیورٹی اور پوزیسونیچر کی طرف تھا۔

جب میں تم سے ملا تب بالکل ایک مختلف انسان تھا۔" دامیر نے جھوٹ نہیں کہا تھا تب زندگی میں کوئی لڑکی اتنی اہم نہیں تھی، لیکن علینا اس کو اپنے مطابق لے گئی تھی کہ شاید اب اتنی سیکیورٹی کی ضرورت نہ پڑتی ہو۔

تم گن چلا سکتے ہو؟" علینا نے اپنی نگاہیں واپس گن کی طرف کیں وہ اپنی انگلیوں سے ابھی بھی ویسٹ بیلٹ کو چھو رہی تھی، دامیر نے اثبات میں سر ہلایا۔

تم نے کبھی کسی کو مارا۔۔؟" ایک اور سوال اور یہاں دامیر اس کے چہرے کے تاثرات جانچنے لگا۔

تمہیں کیا لگتا ہے؟" دامیر نے الٹا سوال کیا کہ علینا نے کندھے اچکا دیئے۔"

مجھے نفرت ہے ایسے لوگوں سے، کسی معصوم کو مارتے ہوئے دل نہیں کانپتا کیا؟" علینا جھرجھری لے اٹھی، اس کا جواب سن کے دامیر نے گہرا سانس بھرا کیونکہ یہاں اس کو مشکل آنی تھی۔

"تم نے بھی اُس آدمی کو مارا تھا ناکانٹے سے۔" دامیر اس وقت یہ کہنا نہیں چاہتا تھا لیکن اس کو کسی بات کا احساس دلانا چاہتا تھا، علینا خاموش ہوگئی اس کے چہرے کی خوشی ماند پڑ گئی۔

"وہ سیلف ڈیفینس تھا۔۔" کچھ ثانیے بعد جب وہ بولی تو دامیر کے لب کھل کے مسکرائے۔

"ایگزیکٹلی مائی لو، سیلف ڈیفینس، اینڈ آئی ایم پراؤڈ آف یو۔"

(Exactly my Love' self defence. And I'm proud of you.)

اس نے علینا کو سراہا اور اس کا اظہار کرتے اس کے ماتھے کو عقیدت سے چھوا۔ علینا پھیکا سا مسکرا دی۔ اس کے دل میں ٹھیس سی اٹھی تھی کہ کیا اس

نے قتل کیا تھا، ہو سکتا تھا کہ وہ بندہ مرا ہی نہ ہو لیکن وہ واقعی سیلف ڈیفینس تھا اس نے اندر ہی اندر خود کو یقین دلایا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ سب کچھ ہی دن پہلے کی بات ہو۔

میں چاہتا ہوں تمہیں سیلف ڈیفینس آئے اور تم خود مقابلہ کر سکو۔ ‘‘ دامیر ’’ نے اس کے چہرے پہ ہاتھ رکھے نرمی سے کہا کہ علینا نے آہستہ سے اثبات میں سر ہلایا۔

ہوسپٹل آنے پہ گارڈ نے گاڑی روکی اور تیزی سے اترتے اس نے دامیر کی سائیڈ کا دروازہ کھولا۔ دامیر نے علینا کے آگے ہاتھ کیا تو وہ نیچے آئی۔ کافی وسیع بلڈنگ تھی۔

گارڈز جب ساتھ چلنے لگے تو علینا نے رکتے دامیر سے پوچھا۔

‘‘کیا یہ سب ہمارے ساتھ جائیں گے ؟’’

آفکورس۔ ‘‘ وہ کندھے اچکا کے بولا۔ ’’

لیکن دامیر یہ ہوسپٹل ہے، یہاں سب کیا سوچیں گے۔''علینا کو بہت"

عجیب لگ رہا تھا ایسے گارڈز کا پروٹوکول لے جاتے ہوئے جبکہ دامیر نے اس

بات کا دھیان نہیں دیا تھا۔

یہاں لوگ ایسی باتوں کے عادی ہیں۔''اس نے جیسے ہوا میں مکھی اڑائی اور"

لے کے جانے لگا۔دامیر کے پہنچنے سے پہلے ایک گارڈ پہلے ہی ڈاکٹر کو الرٹ

کر چکا تھا کہ وہ لوگ آرہے تھے تبھی انہیں وہاں انتظار نہیں کرنا پڑا تھا۔ان کو

پرائویٹ سیکٹر میں لے جاتے تسلی سے علینا کا معائنہ کیا گیا تھا۔

آپ کے بازو کے تھوڑے ٹشوز ویک ہو گئے ہیں فریکچر سے تو اس کے لیے"

''تھوڑی تھوڑی موومینٹ کرتی رہا کریں۔

دامیر کی پچھلی ہدایت کے مطابق آج ایک لیڈی ڈاکٹر تھیں یہاں جو اس کا

ایکسرے اور ایم آر آئی چیک کر رہی تھی۔

ان پروسیجرز میں انہیں یہاں وقت لگ گیا تھا لیکن دامیر علینا کے پاس ہی

موجود رہا تھا۔

آپ کی لوور بیک کے مسلز بھی کافی ہارڈ ہو گئے ہیں اور سٹریچ نہیں کر رہے تبھی آپ کو بیک پین رہتی ہے۔ کمر کو تھوڑی ہیٹ دیا کریں اس سے ریلیف ملے گا۔" ڈاکٹر اس کو مسکراتی ہوئی بتا رہی تھی علینا تو نہیں لیکن دامیر بغور اُن کی بات سن رہا تھا۔ علینا کی نظریں ڈاکٹر کو دیکھنے کے بجائے بار بار بھٹک کے دامیر کی طرف جاتیں جو ایسے ہی بہت اٹریکٹو لگ رہا تھا۔ اس کے چہرے کے تاثرات سنجیدہ تھے۔ علینا نے جانچتی نگاہوں سے ڈاکٹر اور پھر دامیر کو دیکھا کہ کہیں ڈاکٹر دامیر سے متاثر نہ ہو جائے تبھی اپنا ایک ہاتھ دامیر کے بازو پہ ٹکایا۔

"شاید کافی دیر بیڈ پہ لیٹے رہنے کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔" دامیر نے ایک نظر علینا کو پھر ڈاکٹر کو دیکھتے کہا۔

"آپ کوشش کریں کہ زیادہ سوفٹ میٹرس نہ ہو اور نہ ہی زیادہ فرم، اِن بٹوین تاکہ سپائن بھی ٹھیک رہے۔" ڈاکٹر نے ہلکے پھلکے سے مشورے سے نوازا تو دامیر نے اثبات میں سر ہلایا۔

لیزر ٹریٹمنٹ کی وجہ سے آپ کے کندھے کے زخم ٹھیک ہیں ابھی، تھوڑا" ساٹائم اور پھر آپ فلی ریکور کر جائیں گی۔"ڈاکٹر نے اس کا نارمل بلڈ پریشر چیک کیا تا کہ ابھی کی کنڈیشن دیکھ سکے۔

باقی سب تو نارمل ہے، سٹریس والی کوئی بات نہیں ہے۔ ریکوری ٹیکس" ٹائم۔" وہ پروفیشنل انداز میں بولیں اور اس کی میڈیسن میں ایک دو ٹیبلٹ لکھ دیں۔

اگر کبھی پین زیادہ ہوئی تو لیجیے گا ورنہ آپ اپنی ڈائٹ پر اپر لیں بس۔""

ڈاکٹر نے کہا اور ایک ڈائٹیشن کو بلایا تا کہ وہ تھوڑا گائیڈ کر سکے ویسے اس کی ضرورت نہیں تھی لیکن علینا ویک بھی کافی ہو گئی تھی تو ڈاکٹر نے ان کو سجسٹ کر دیا تھا۔

دامیر نے ان کی ایک ایک بات غور سے سنی تھی، جو غیر ضروری بھی ہوتی وہ بھی پوری توجہ سے سن رہا تھا۔

میں اتنی بھی بیمار نہیں جتنی اس ڈاکٹر نے تمہیں لیکچر دے دیا تھا میری" صحت کا۔" علینا واپسی پہ منہ بناتے ہوئے بولی کہ وہ ہنس دیا۔

اگر فٹ رہنا ہے تو ڈائٹ کا تو خیال رکھنا ہی ہے۔" وہ کندھے اچکاتا ہوا بولا" اور لفٹ کا بٹن پریس کیا۔

اتنی کھانے پینے پہ پابندیاں لگ جائیں تو انسان کا دل اداس ہو جاتا ہے۔""" علینا نے اپنی طرف سے لاجک پیش کیا۔

ہر چیز کو کھانے کے بہت سے طریقے ہیں اس کو ہیلدی اور ان ہیلدی بنانا" ہمارے بس میں ہوتا ہے۔" دامیر جتاتا ہوا بولا اور یہ تو طے تھا کہ وہ سختی سے اس کا ڈائٹ چارٹ فولو کرنے والا تھا۔

ابھی وہ لوگ گاڑی میں بیٹھے ہی تھے ڈریک کی کال آنے لگی، دامیر نے فون کان سے لگایا تو اپنا ماتھا مسلنے لگا۔

تم سر کے ساتھ رہو میں بس پندرہ منٹ میں پہنچنے والا ہوں اور ہاں میں" ایک کام دے رہا ہوں وہ شام سے پہلے پہلے کرواؤ۔" دامیر ڈریک کی بات

سنتے ہوئے سرد آہ بھر کے رہ گیا، کال بند کرتے اس نے ڈریک کو ایک میسج کیا اور گارڈ کو جلدی سے گھر جانے کا کہا۔

کیا ہوا؟" علینا نے تشویش زدہ لہجے میں پوچھا۔"

گھر جا کے معلوم ہو جائے گا۔" اس نے نرمی سے کہا۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جب تک وہ گھر پہنچے تک تب ریان گھر سے جا چکا تھا، ڈریک اسی کا انتظار کرتا مضطرب انداز میں چکر کاٹ رہا تھا۔

سر کو جب پتا چلا تو میری ایک بھی سنے بغیر چلے گئے۔" ڈریک تیزی سے" بھاگتا ہوا اس سے بولا۔

کتنی دیر ہوئی ہے؟" دامیر نے اپنی رسٹ واچ میں وقت دیکھا، دن کے" ساڑھے بارہ ہو رہے تھے۔

میم کو گئے آدھا گھنٹا ہو گیا ہے اور سر کو پندرہ منٹ ہی ہوئے ہیں۔"""

ڈریک نے بتایا تو دامیر نے فوراً ریان کا نمبر ڈائل کیا جبکہ علینا سب سمجھنے کی

کوشش کررہی تھی کہ آخر ہوا کیا تھا۔ریان کہاں گیا تھا اور حنہ، وہ کہاں تھی؟

علینا تم اندر جاؤ آرام کرو۔۔" دامیر نے اس کے چہرے پہ پریشانی دیکھتے" ہوئے کہا جو تذبذب کا شکار وہیں کھڑی ان کو دیکھ رہی تھی۔انکل میکس نے آج واپس آنا تھا وہ بھی ابھی تک نہیں آئے تھے۔

جہاں ہو وہی رہو میں آرہا ہوں۔" دامیر نے بنا دوسری جانب کی بات سنے" سپاٹ لہجے میں کہا تو علینا مزید پزل ہوئی۔

ہو کیا رہا ہے مجھے بھی بتاؤ۔" وہ الجھن لیے بولی۔"

جھیٹانی بھاگ گئی ہے تمہاری۔" دامیر بولا تو علینا نے تعجب سے اس کو" دیکھا۔اس کی کون سی جھیٹانی تھی،ادراک ہونے پہ پہلے سر ہلایا پھر ٹھیک سے سمجھ آنے پہ اس کی آنکھیں پھیلیں۔

حنہ! کہاں ہے وہ؟ وہ کہاں چلی گئی۔" وہ پینک ہونے والی تھی جب دامیر" نے اس کو ریلیکس ہونے کا کہا۔

ریان ساتھ ہے، تم آرام کرو۔" دامیر نرمی سے بولا۔

"مجھے ریان کے پیچھے ہی جانا ہو گا، تھوڑی دیر تک ہم آجائیں گے پریشان نہیں ہونا۔" کمرے کی طرف بڑھتے دامیر اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے لگا تا کہ چینج کر سکے۔ یہ گھر علینا کے لیے سیف تھا تبھی علینا کو یہاں وہ چھوڑ کے جا سکتا تھا اور ڈریک بھی یہی موجود ہو گا۔

اس نے ابھی شرٹ اتاری ہی تھی کہ علینا کی نگاہ اس کے کندھے پہ گئی جہاں پہلا زخم ابھی ٹھیک نہیں ہوا تھا کہ ایک اور موجود تھا۔

"دامیر یہ ایک اور چوٹ کیسے آئی؟" وہ پریشانی سے اس کی جانب بڑھی جو اپنی شرٹ نکال رہا تھا، دامیر کا دھیان زخم پہ گیا جو ترکی سے واپسی حملے پہ گولی کے چھونے سے آیا تھا۔

"پتا نہیں شاید فنکشن میں کچھ لگ گیا ہو۔" وہ انجان بنا، شرٹ پہننے لگا جب علینا نے اس کے بازو کو تھامے شرٹ نیچے کی۔

"یہ تو پہلے والے سے گہرا ہے، ہم آج ہوسٹپل گئے تھے تم نے چیک کروانا چاہئے تھا۔" وہ تشویش زدہ لہجے میں بولی دامیر اس کی فکر پہ مسکرا دیا۔

"بس ایسے ہی محبت کر بیٹھی گی یہ مجھ سے۔" اس نے دل میں سوچا اور ہولے سے اس کے رخسار کو چھوا کہ اچانک لمس پہ وہ سٹپٹا اٹھی۔

"میں ٹھیک ہوں، معمولی سا زخم ہے ٹھیک ہو جائے گا۔" شرٹ ٹھیک کرتے اس نے بٹن بند کرنا شروع کیے۔علینا خائف ہوئی۔اس کو جلدی سے اب ریان کے پاس پہنچنا تھا جو حنہ کے پیچھے گیا تھا۔

حنہ اپنے کاموں کے پیچھے، ریان حنہ کے پیچھے، دامیر ریان کے پیچھے، علینا دامیر کے پیچھے اور ڈریک پریشانی سے ان سب کے پیچھے۔۔آج کا دن گھن سب ہی چکر بنے تھے۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ ایک ساحل سمندر کا منظر تھا جہاں لوگ دھوپ کے مزے لوٹ رہے تھے۔ نیم برہنہ لباس میں سب اپنے اپنے مشغلوں میں مصروف تھے کہ ایسے میں ایک لڑکی سویم سوٹ پہنے، آنکھوں پہ سن گلاسز لگائے سر پہ ہیٹ پہنے وہاں آتی ہوئی دکھائی دی۔

لوگوں میں پراعتمادی سے چلتی ہوئی وہ بینچ کے قریب پہنچی جہاں ایک تیس سے پینتیس سال کے درمیان شخص نیم دراز تھا۔ آس پاس کچھ لوگ مؤدب ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔

ڈارلنگ تم نے آنے میں دیر کردی میں کب سے ویٹ کر رہا تھا۔" لڑکی کے پاس بیٹھنے پہ وہ مسکراتا ہوا بولا اور اس کا ہاتھ تھامے قدرے خود پہ جھکایا کہ وہ ادا سے مسکرادی۔

کام نہیں ہوا نا ابھی تک۔" اگلے ہی لمحے مقابل کا لہجہ سرد ہوا کہ اس نے خائف نظروں سے اس کو دیکھا۔

”آسان کام ہے کیا میکس لیو کی بیٹی کو آسا سن کرنا؟“ وہ کہتی ہوئی اس پر سے اٹھ بیٹھی اور اپنے بالوں کو ادا سے سنوارنے لگی۔

”تمہارے لیے مشکل بھی نہیں۔۔“اس کی گردن کو نرمی سے اپنی گرفت میں لیتے ہوئے بولا۔

”تمہیں لگتا ہے کہ جب ریان ڈی اور دامیر آر کو معلوم ہو گا حنہ لیو کو اسا سن کیا جا رہا ہے تو وہ ایک کونے میں خاموشی سے بیٹھ جائیں گے۔“اس نے کچھ سخت لہجے میں کہا جس پہ فیاد کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

”وہ کونے میں بیٹھیں یا کسی کی گود میں مجھے بس حنہ لیو مری ہوئی چاہئے اور اس کام کے لیے تمہیں اچھی خاصی قیمت ادا کر چکا ہوں میں۔“اس کی گردن کو اچانک سخت گرفت میں لیتے ہوئے اس کا رخ اپنی جانب کرتے ہوئے وہ غرایا کہ ڈریٹا کھانسنے لگی۔

میں کوشش کر رہی ہوں پلان پہ عمل کرنے کی لیکن وہ آسان ٹارگیٹ نہیں ہے۔" اس کی گرفت سے خود کو چھڑواتے ہوئے ڈریٹا اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اور دوسری لڑکی! کہاں ہے وہ؟" فیاد خود کی شرٹ کے بٹن بند کرتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا جس پہ شارٹس پہن رکھے تھے۔اس کی بات سنتے ڈریٹا ایک دم ہنس دی۔

"بھول جاؤ کہ تم اس کو کچھ کہہ بھی سکتے ہو۔۔" وہ تمسخرانہ لہجے میں بولی کہ فیاد کے ماتھے پہ بل نمودار ہوئے۔

"مجھے پہیلیاں نہ بجھوایا کرو ڈریٹا ڈارلنگ۔" ایک ایک لفظ چبا کے کہتا ہوا وہ اس کے مقابل آیا۔

"دامیر آر کی بیوی ہے وہ۔۔" ڈریٹا نے اسی انداز میں اس کو جواب دیا کہ فیاد کا ماتھا ٹھنکا پھر ہنسنے لگ گیا اور ہنستا چلا گیا۔

"تمہاری دوستی کب کام آئے گی!"اس نے معنی خیز نگاہوں سے ڈریٹا کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ مجھے پہچاننے سے انکار کر رہی ہے۔۔"ڈریٹا کہتے ہوئے واپس بینچ پہ بیٹھ گئی جیسے اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

"تین سال میں نے تمہیں اس لیے نہیں ہائر کیا ڈریٹا کہ تم فیاد حاکم کو انکار سناؤ، مجھے میرا کام مکمل چاہیے۔"ڈریٹا کی بات اس کو غصہ ہی دلا گئی تھی جس پہ وہ دھمکاتا ہوا بولا۔

"حنہ کو ٹارگیٹ کرنا بہت مشکل ہے اور پھر ریان ڈی اس کے ساتھ رہتا ہے اب۔اچھے لڑکے پھنسائے ہے دونوں نے۔"ڈریٹا نخوت سے بولی۔

"تو پہلے دونوں لڑکوں کو ٹارگیٹ کرو۔"فیاد اس کا رخ جھٹکتے سے اپنی جانب کرتے ہوئے بولا۔

"جس لمحہ ان کو معلوم ہوگا کہ کوئی ان کو ٹارگیٹ کر رہا ہے تو اگلے ہی لمحہ وہ مجھے ڈھونڈ کے مار دیں گے،ایسے کاموں میں وہ وجہ نہیں دیکھتے اپنا کام دیکھتے

ہیں۔" ڈریٹا اس کو سمجھاتی ہوئی بولی کہ جو اسے چٹکیوں کا کھیل لگ رہا تھا وہ اصل میں خود اس کے لیے موت کا کنواں تھا۔

ویسے بھی حنہ لیو کو اس نے بہت بار ٹریک کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ہر بار کسی نہ کسی طرح آنکھوں میں دھول جھونک جاتی تھی۔

"ابھی کے لیے بھول جاؤ سب اور مجھ پہ فوکس کرو۔" فیاد اس کے چہرے پہ جھکتے ہوئے زومعنیت سے بولا کہ ڈریٹا مسکراتی ہوئی اس کا ساتھ دینے لگی۔

"کافی مہنگا پڑ رہا ہے تمہیں علینا تک پہنچنا۔" وہ پیچھے ہٹا تو ڈریٹا اس کے چہرے پہ ہاتھ رکھتی ہوئی بولی جو نشیلی آنکھوں سے اس کو دیکھ رہا تھا۔

"پہلے تم تک تو پہنچ جاؤں۔" اس کو باوؤں میں بھر کے بولا اور گاڑی کی طرف لے جانے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سیاہ پینٹ پہ وائٹ شرٹ اور اس پہ جیکٹ پہنے۔ ہیلمٹ کا شیشہ اوپر تھا جس میں نظر آتا کہ وہ بلیک ماسک بھی لگائے ہوئے تھی۔ بائک سے اترتے اس

نے ہیلمٹ اتارا کہ بال جوڑے میں بندھے کھل گئے۔ماسک کو اتارے بغیر
اس نے بائک کے ساتھ اپنا ہیلمٹ لٹکایا اور جیکٹ کو بند کرتے سامنے بلند
عمارت کی طرف بڑھنے لگی۔

شکر تھا کہ آج ہیل کی جگہ سیاہ بوٹ پہن رکھے تھے ورنہ ہیل آواز پیدا
کرتی۔ابھی دوپہر کا ہی وقت تھا اور اسی بلڈنگ میں آئی تھی جہاں وہ پہلی بار
ساشا سے ملی تھی لیکن اس بار الگ حلیے میں۔

ریسیپشن پہ آتے اس نے اپنے لیے روم بک کیا اور اپنا آئی ڈی کارڈ شو کروایا۔
حنہ کو مافیا میں زیادہ تر لوگ اس نام سے نہیں جانتے تھے،اگر کوئی جانتا بھی تو
بس کچھ ہی جو اس کے ساتھ اکیڈمی سے پاس آؤٹ ہوئے تھے۔

تھینک یو۔۔" اپنا کی کارڈ لیتے وہ لفٹ کی جانب گئی اور مطلوبہ فلور کا بٹن"
پریس کیا۔

اس نے آج رات یہاں موجود کلب میں جانا تھا جہاں آج پھر ساشا آنے والا
تھا۔زیادہ کچھ نہیں بس موقع دیکھ کے اس کو جان سے مارنے کا ارادہ تھا

کیونکہ ساشا یہاں سے پھر ایک نیلامی میں لڑکیاں خریدنے والا تھا۔ لیام نے اس کو اطلاع دی تھی کہ یو ایس میں ایک نیلامی ہونے جا رہی تھی جس میں براٹوا کے ہیڈ کو مدعو کیا گیا تھا کیونکہ اس وقت سب سے طاقتور تنظیم مافیا براٹوا کی تھی جس کے اندر روس کے سارے مافیاز آتے تھے۔ روس میں جو بھی شپ منٹس آتی تھی وہ سب براٹوا کے ہیڈ کے علم میں ہوتی تھیں اور وہ جس کی شپمنٹ چاہے روک سکتا تھا یا اس پہ قبضہ جما سکتا تھا اور انکار یا اختلاف کی صورت میں براٹوا اس مافیا گینگ کا خاتمہ آسانی سے کروا سکتا تھا۔

حنہ کو کسی طرح ساشا کو روکنا تھا اور وہ دو صورتوں میں ہوتا ایک صورت تو یہ تھی کہ وہ مر جاتا اور دوسری صورت یہ کہ ڈیگر اس کو مار دیتی۔ حنہ کو دوسری صورت دلچسپ لگی۔

میکس نے اس کو اپنی کسی بھی میٹنگ کے بارے میں اطلاع نہیں دی تھی جبکہ وہ مسلسل ان سے پوچھ رہی تھی۔ حنہ کو جب سے اس دنیا سے واقف ہوئی تھی اس کو ایک چیز سے نفرت تھی۔ عورتوں کو اپنا غلام سمجھنا، ان پہ

حکمرانی کرنا جو اس کالی دنیا کے کالے دل والے شوق سے کرتے تھے اور ان میں سب سے زیادہ ہاتھ مشہور و معروف بزنس مین کا ہوتا تھا جو اپنے سفر کو رنگین بنانے کے لیے عورت زات کو کھلونا سمجھتے تھے۔

کمرے سے ملحقہ بالکنی میں کھڑی اپنے چاقو کو مسلسل ریلینگ پہ پھیر رہی تھی جس پہ نشان پڑ رہے تھے۔ سیاہ جیکٹ کے نیچے سے دو بٹن بند تھے کہ سفید شرٹ نظر آ رہی تھی۔ چہرہ اٹھائے سامنے چلتی گاڑیوں کو دیکھنے لگی، وہ کتنے دن لاپرواہ بنی رہی تھی۔ ایک گھر میں بند رہنا اب مشکل تھا۔ لیام سے ملے بھی ایک مہینہ ہونے والا تھا، اس سے زیادہ دن دور نہیں رہتی تھی لیکن اس بار میکس لیو کے سختی سے ٹوکنے پہ رکنا پڑا تھا۔

دو دن پہلے اس کو ماڈلنگ ہاؤس سے میل ریسیو ہوئی تھی جس میں وہ سیلیکٹ ہو گئی تھی۔ وہ ماڈل کے روپ میں بہت آسانی سے اپنے ٹارگیٹ مکمل کر سکتی تھی لیکن ریان ڈی کی اس شادی کی آفر نے بہت رکاوٹ ڈال دی تھی۔

شادی پلین میں کہیں بھی نہیں تھی، شادی کا سوچتے اس کو اپنا آپ واقعی ایک جگہ تک محدود ہوتا محسوس ہوا لیکن وہ ایسا بالکل بھی نہیں چاہتی تھی۔ ڈیگر نام بھی اس نے خود سوچا تھا اپنے لیے کیونکہ چاقو کا استعمال کرنا اس کو اچھا لگتا تھا، کراؤنڈ ہیڈ اکیڈمی کا انتخاب اس نے اچانک اور چھپ کے کیا تھا، میکس لیو سے گھومنے کی بات کرتے وہ گریس میں چلی آئی تھی اور یہاں ٹریننگ سٹارٹ کر دی، مہینوں بعد میکس کو علم ہوا تو انہوں نے سخت ناراضگی کا اظہار کرتے کافی عرصہ اس سے بات نہیں کی تھی، ان کے مطابق وہ جزباتی ہو کے واپس آجائے گی لیکن ایسا نہیں ہوا تھا وہ اپنی جگہ اپنی ضد پہ قائم تھی۔ یہیں سے اس نے چاقو سے وار کرنا سیکھا۔ تب بھی اس نے دامیر اور ریان کے بارے میں سن رکھا تھا لیکن کبھی ان کو وہاں آتا دیکھا نہیں تھا اور وہ یہ بات بھی جانتی تھی کہ ریان ڈی اور دامیر آر میکس کو اچھے سے جانتے تھے اور میکس ان کا گارڈین رہ چکا تھا۔

سوچیں کہاں سے کہاں چلی گئیں اس کو اندازہ نہیں ہوا تھا۔ وہ یہ بات جانتی تھی کہ ریان کسی بھی وقت اس کا پیچھا کرتا یہاں پہنچ جائے گا اور اس نے چھپانا بھی نہیں چاہا تھا بس وہ خود کو ایک ہی جگہ قید کر کے نہیں رکھنا چاہتی تھی۔

کمرے میں واپس آتے اس نے اپنا لیپ ٹاپ آن کیا اور یہاں کے کلب کی فوٹیج آن کی۔ ابھی کلب بالکل خالی تھا، شور و غل یہاں رات کی سیاہی میں چمکنا تھا۔

تب تک وہ ویسے ہی ایک اچٹتی نگاہ ڈال رہی تھی۔ ساشا تک پہنچنے سے پہلے اگر وہ کوئی وارننگ دیتی یا چھپ چھپا کے جاتی تو ہو سکتا تھا کوئی اس پہ شک کر لیتا تبھی وہ عام حلیے میں ہی جانے والی تھی۔

رات میں علینا نے فیاد کے بارے میں دامیر کو بتا دیا اور کچھ ایسی باتیں بھی تھیں جو ابھی تک سامنے نہیں آئی تھیں۔ حنہ ان سب باتوں سے پہلے ہی

واقف تھی لیکن کسی نے اس سے پوچھنے کی زحمت نہیں کی تو وہ کیوں بتاتی ویسے بھی مداخلت کرنے سے اس کو سخت چڑ تھی۔

کوئی غیر معمولی حرکت نظر میں نہ آئی تو لیپ ٹاپ بند کرتے وہ اٹھ گئی۔ آج رات کے لیے اس کو ایک ڈریس بھی چاہئے تھا۔ ریان نے بہت سے جوڑے رکھوائے تھے اس کی کبرڈ میں لیکن ان کو دیکھنا بھی اس کے گوارا نہیں کیا تھا۔

نیچے آتے اس نے بائک پہ جانے کے بجائے ایک کیب بک کروائی تھی تاکہ پاس ہی کسی شاپنگ مال میں جا سکے۔

ایک شاپ میں کھڑے وہ مختلف لباس دیکھ رہی تھی جو پہننے کے لیے قابل اعتراض ہی تھے اور کافی عریاں بھی تھے۔

کافی دیر کپڑوں کی چھان مارتے اس نے سیاہ رنگ کی سلک لانگ گاؤن پسند کرلی۔۔ کلب کی پارٹی کے حساب سے اچھا تھا۔

اکیلے رہنا اس کے لیے بوریت کا کام نہیں تھا۔ وہ گھنٹوں خاموش رہ کے گزار سکتی تھی، ابھی بھی وہ ایک فوڈ ایریا میں بیٹھی مسلسل آتے جاتے لوگوں کو دیکھ رہی تھی چہرے کے تاثرات بالکل سنجیدہ تھے۔

ایک دو گزرتے لڑکوں نے اس کو دیکھتے مسکراہٹ پاس کی لیکن اس کے تاثرات میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ وہ سٹل ایسے بیٹھی تھی جیسے خوبصورتی کا ایک مجسمہ جس کی آنکھوں میں لڑکے سرد پن دیکھتے اپنی راہ کو ہی جاتے۔

خود پہ کسی کی نگاہ بھی وہ اچھے سے محسوس کر رہی تھی جیسے کوئی اس پہ نظر رکھے ہوئے تھا۔ یہ بات بھی وہ اچھے سے جانتی تھی کہ یہ نگاہوں کا سرد پن کسی اور کا نہیں ریان ڈی کا ہی تھا۔ وہ اس تک پہنچ چکا تھا۔ اتنی دیر میں وہ پہلی بار استہزایہ مسکرائی تھی جیسے وہ ریان کو چڑا رہی ہو۔

سیاحوں کے ٹولے مسکراتے قہقہے لگاتے آجا رہے تھے، اس کا شاپنگ بیگ ساتھ والی چیئر پہ پڑا تھا۔

کافی دیر بیٹھے رہنے کے بعد وہ اٹھ کھڑی ہوئی، ایک ہاتھ میں اپنا شاپنگ بیگ تھامے شاپنگ مال سے نکلی جہاں اس کی کیب انتظار کر رہی تھی۔ گاڑی میں بیٹھے وہ واپس ہوٹل روم میں موجود تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حنہ کو مال سے واپس جاتا دیکھ ریان کا ضبط سے برا حال ہو رہا تھا۔ شادی کے دوسرے دن ایسے اپنے شوہر کو چھوڑ کے کون بھاگتا تھا اور پھر یہاں وہ کہیں جانے کے لیے شاپنگ بھی کر رہی تھی۔

دامیر نے اس کو کال کر کے کہا تھا کہ وہ اس کے پاس آنے والا تھا لیکن وہ نہیں چاہتا تھا کہ ابھی آئے تبھی اپنا موبائل نکالے دامیر کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"دامیر یہاں آنے کی ضرورت نہیں ہے، میں اور حنہ ہوٹل میں موجود ہیں۔ سب ٹھیک ہے۔۔" ریان نے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنا انداز عام سا رکھتے کہا تاکہ دامیر بات کی کھال نہ ادھیڑے۔

تم دونوں ہوٹل میں ؟'' دامیر کو واقعی اس کی بات کا یقین نہیں آیا تھا تبھی ''
وہ بے یقینی سے پوچھنے لگا۔

ہاں نئ شادی ہوئی ہے نا محبت بھرے پل گزارنے ہیں۔'' ریان دانت ''
پیستے ہوئے بولا۔

یہاں سب ٹھیک ہے، کچھ ہوا تو کال کردوں گا۔'' ریان نے اتنا کہہ کے ''
کال کاٹ دی اور سر پہ کیپ پہنے وہ چہرہ جھکائے وہ خود بھی اپنی گاڑی کی
طرف جانے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دامیر ابھی گیٹ کے پاس پہنچا ہی تھا کہ ریان نے اس کو کال کرتے منع کر
دیا۔ وہ گہرا سانس بھر کے رہ گیا۔ پہلے صرف ریان تھا سر پھرا اور اب اس کے
ساتھ والی بھی ویسی ہی تھی۔

علینا اس کو مینشن کے مین گیٹ پہ ہی کھڑے جاتا دیکھ رہی تھی جب وہ واپس
آنے کو مڑا۔ ڈریک بھی اسی کے ساتھ موجود تھا دونوں بیک وقت چونکے۔

"کیا ہوا۔ سب ٹھیک ہے؟" دامیر کے پاس آتے ہی علینا نے تشویش سے پوچھا، اس کی فکر پہ دامیر مسکرا دیا، ڈریک کو اشارہ کرتے وہ علینا کی طرف متوجہ ہوا۔ ڈریک وہاں سے چلا گیا مطلب دامیر اب نہیں جانے والا تھا۔

"اتنی فکر کیوں کرتی ہو پرنسیس!" آنکھوں میں چمک لیے وہ ہلکا سا ہنسا۔

"حنہ اور ریان کہاں ہیں، تم نہیں جا رہے ان کے پاس؟" اس کی بات کو نظر انداز کرتے علینا نے اپنا سوال دہرایا۔

"جیسا کے پہلے بھی کہا تھا وہ اپنا کوالٹی ٹائم سپینڈ کرنا چاہتے ہیں تبھی بس نکل گئے سیر کرنے۔" دامیر نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا کہ علینا کے اعصاب پر سکون ہوئے۔

"تمہیں آرام کرنا چاہئے تھا۔" دامیر اس کے رخسار پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

میں دن میں سو کے کیا کروں گی، تھوڑی دیر پہلے ہی تو اٹھی ہوں۔" اس کا
ہاتھ اپنے رخسار سے ہٹاتے ہوئے وہ جزبزسی ہوئی تھی کہ دامیر اس کو والہانہ
پن سے دیکھ رہا تھا۔

تبھی سڑک پہ آتی گاڑی نے علینا کی توجہ اپنی جانب مبزول کی جس پہ کوئی
کافی بڑا پارسل لگ رہا تھا۔

"یہ کیا ہے۔۔۔؟" علینا نے اچھنبے سے پوچھا۔ڈریک تیزی سے آگے بڑھا
اور اس پارسل کو اتارنے میں مدد دینے لگا۔

"یہ میٹرس ہے ہمارے روم کے لیے۔" دامیر عام سے انداز میں بولا۔

"کیوں؟ کیا تم الگ سویا کرو گے؟" علینا کو بالکل بھی وجہ سمجھ نہ آئی تھی
میٹرس منگوانے کی تبھی ناسمجھی سے پوچھنے لگی۔دامیر نے حیرت سے
بھنویں سکیڑیں کہ کیا اس کے دماغ میں پہلی بات یہی آئی کہ وہ اس سے الگ
سوئے گا۔

''یہ اس لیے ہے تاکہ ہم کنفرٹیبل سو یا کریں۔'' دامیر سنجیدگی سے ''ہم'' پہ زور دیتا ہوا بولا کہ علینا جھینپ گئی۔

''تمہاری بیک پین کے لیے۔'' دامیر نے کہتے ہی اس کو کمر سے تھامے اپنی جانب کھینچا کہ بوکھلا گئی۔ وہ لوگ گھر کے باہر تھے اندر نہیں۔

''اوا چھا۔'' علینا سمجھتے ہوئے سر ہلا گئی۔

''لیکن ایک سے زیادہ ہیں۔'' علینا ایک کے بعد ایک میٹرس کے پارسل کو نیچے اترتا دیکھ بولی۔

''ہمارے پورشن کے ہر بیڈ روم کا چینج ہو گا۔'' دامیر اس کے چہرے کو نظروں کے حصار میں لیتا ہوا بولا۔

''کیوں؟ رہنا تو ہم نے ایک کمرے میں ہے نا۔'' وہ نا سمجھی سے بولی اور جزبز ہوتی اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی۔

''کتنے سوال کرتی ہو۔'' جھکتے اس نے ہلکا سا اس کی گردن کو چھوا۔ شکر تھا کہ اس نے یہ نہیں کہا کہ کیا وہ دوسرے کمرے میں رہنے والا تھا۔

جب تک ڈریک کمروں کے میٹرس تبدیل کرواتا تب تک دامیر علینا کے لیے کچھ کھانے کو بنانے لگا، کچھ نہ سوجھتے وہ کیچن کاؤنٹر کے پار اسٹول پہ بیٹھے دامیر کو کوکنگ کرتا دیکھ رہی تھی۔

"تم نے کھانا بنانا کہاں سے سیکھا۔۔؟" علینا نے اشتیاق سے پوچھا کیونکہ خود اس کو کچھ بھی بنانا نہیں آتا تھا۔

"شروع سے ہی کرتا ہوں تو اب یاد نہیں۔" دامیر چمچ ایک ساس میں ڈبوتا اس کے ہونٹوں تک لایا۔

"ہاں کافی پرانی بات ہو گئی ہو گی جب تم نے سیکھا۔۔" علینا چہرے کے زاویے حیران کن کرتے ہوئی بولی، وہ اس عمر کا اندازہ لگا رہی تھی دامیر نے اس کو تیکھی نظروں سے دیکھا۔

"روم ریڈی ہو جائے تو آرام کر لینا۔۔" اس کے سامنے کھانے کی پلیٹ رکھتے ہوئے بولا، خود اس کا ارادہ آرمری میں جانے کا تھا ساتھ وقفے وقفے سے وہ موبائل پہ ریان سے رابطہ کر رہا تھا۔

بار بار کیوں کہہ رہے ہو آرام کرنے کا۔‘‘علینا تھوڑا جھلاتی ہوئی بولی دامیر ’’
ہنس دیا اور اس کے ماتھے کو لبوں سے چھوتے ہوئے آرمری میں چلا گیا، علینا اپنی پلیٹ تھامے باہر لان میں ہی آگئی تاکہ وہیں پہ بیٹھ کے دھوپ سینک سکتی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ڈریک نے اپنی نگرانی میں میٹرس سیٹ کروا دیئے تھے، دامیر آرمری میں ہی موجود تھا جبکہ علینا لان میں بیٹھی کسی گہری سوچ میں ڈوبی تھی۔ دامیر کو اس نے فروا اور اپنے بارے میں سب بتا دیا تھا لیکن آگے کا کچھ بھی یاد نہیں آرہا تھا کہ وہ اس دن ہوٹل پہنچیں تو کیا ہوا تھا۔

دفعتاً اس کے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا، جب سے ہوش آئی تھی اس نے ایک بار بھی جاننے کی کوشش نہیں کی تھی کہ اس کو چوٹ کیسے لگیں کیا ہوا تھا اس کے ساتھ۔ انکل میکس کو دیکھ کے سب باتوں پہ یقین کر لیا تھا کہ وہ دامیر کے ساتھ رہتی تھی لیکن ان سب باتوں کا کوئی پہلے سے ثبوت موجود نہیں تھا۔

شاید وہ زیادہ سوچ رہی تھی تبھی سر جھٹکے اس کافی پہ دھیان دینے لگی جو ابھی بنا کے لائی تھی۔ دامیر اس کا بہت خیال رکھتا تھا۔ ذہن کے پردوں میں وہ لمحات لہرانے لگے جب جب وہ قریب ہوتا تھا، اس نے محسوس کیا تھا کہ جب سے وہ ایک ہی کمرے میں تھے دامیر کو کبھی سوتا نہیں پایا تھا۔ اگر وہ سو بھی جاتا تو اس سے پہلے اٹھ جاتا تھا یا اس کے برابر میں نیم دراز کام میں مصروف نظر آتا تھا۔ کافی دیر اکیلے بیٹھنے کی وجہ سے سستی سی سوار ہونے لگی اور وہ اونگھنے لگی۔

اس نے سوچا کہ کمرے میں جا کے تھوڑی دیر کے لیے سو جاتی ہے تب تک ہو سکتا تھا کہ حنہ اور ریان بھی واپس آ جاتے۔ حنہ گھر ہوتی تو دن اچھا گزر جاتا تھا۔

دامیر نے جانے اپنے آفس کب جانا تھا بس ایسے ہی گھر میں رہتا تھا یا ڈریک سے کسی نا کسی ٹاپک پہ بات کرتا رہتا۔ اس نے ابھی تک اپنی جاب کا بھی نہیں بتایا تھا۔

بوریت کا احساس بڑھنے لگا تو کمرے میں جانے کا ارادہ ترک کرتے وہ لاؤنج میں آ کے ٹی وی آن کرے بیٹھ گئی شاید کچھ دیکھنے کو مل جاتا۔

مشکل سے کوئی اس کو انگلش موری چینل ملا تھا اور وہ دیکھتے بھی اونگھنے لگی اور جانے کب آنکھ لگ گئی اس کو اندازہ نہیں ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آرمری میں موجود دامیر اپنی آنے والی اسلحہ کی شپ منٹس کی ڈیٹیل چیک کر رہا تھا۔ تبھی اس کو میکس لیو کی کال آنے لگی، موبائل کو بلوتوتھ سے کنیکٹ کرتے اس نے سائیڈ پہ رکھا اور اپنا کام ساتھ ساتھ جاری رکھا۔

ساشا سے آپ کی کیا بات ہوئی؟" دامیر بنا تمہید باندھے سیدھے مدعے پہ آیا۔

"وہ سب آرگنائزیشنز کو اکھٹا کرنا چاہ رہا ہے اور براٹوا کی سیٹ مکمل طور پہ خود لینے والا ہے۔" میکس کی آواز ائیر پیس سے گونجی کہ دامیر کے لبوں پہ استہزایہ مسکراہٹ آگئی۔

"اوقات تو نہیں ہے اس کی پھر بھی بچوں کے شوق ہیں اتر جائیں گے۔"

دامیر طنزیہ بولا جبکہ میکس نے کوئی ردعمل نہ دیا۔

"دامیر حنہ کیا ساشا سے ملی تھی؟" میکس کی اگلی بات پہ دامیر کے کی بورڈ پہ چلتی انگلیاں ایک پل کو تھمیں۔

"جی۔۔" اس نے بنا بات گول کیے جواب دیا۔

"کب؟"

"اپنی شادی سے دو تین دن پہلے۔۔۔!" وہ اب بھی پر سکون سا بولا۔

"اور تم لوگوں نے مجھے انفارم تک نہیں کیا، یہ لڑکی جزبات میں آ کے کچھ بڑا نقصان کروا بیٹھے گی۔" میکس سنتے ہی مشتعل ہوئے اور سختی سے بولے۔

"وہ جانتی ہے کہ اسے کیا کرنا ہے۔۔" دامیر نے بے ساختہ ہی حنہ کی تائید کرتے کہا۔

"تم لوگ نہیں جانتے اسے، جو باتیں تمہیں بعد میں معلوم ہوتی ہیں وہ ان باتوں کی کھال تک اڈھیر چکی ہوتی ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ اس وجہ سے اپنی جان کو کوئی نقصان پہنچائے۔" میکس نے تھکے لہجے میں کہا کہ وہ واقعی علینا سے زیادہ حنہ کے رد عمل سے پریشان رہتے تھے۔

"ریان ساتھ ہے اس کے آپ فکر نہ کیا کریں۔ ہم اپنی فیملی کو پروٹیکٹ کرنا اچھے سے جانتے ہیں۔" دامیر نے کہتے گویا بات ہی ختم کر دی۔

"اچھا آپ نے بتایا کہ ساشا میٹنگ کرنے والا ہے تو انڈر ورلڈ کے ہیڈ موجود ہونگے وہاں۔" دامیر نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ظاہر سی بات ہے مجھے بھی وہاں ہونا ہے لیکن جہاں تک میرا خیال ہے کچھ لوگ کافی اعتراض اٹھائیں گے ساشا کے براٹوا ہیڈ ہونے پہ۔" میکس نے اپنا خدشہ بھی پیش کیا۔

"اور اگر ایسا ہوا تو آپ کی کیا رائے ہو گی؟" دامیر نے سرسری کا جاننا چاہا۔

"میں ایک وقت میں زیادہ تنظیم نہیں سنبھال سکتا، مجھے اپنا بزنس بھی دیکھنا ہے۔ اگر کسی نے اعتراض اٹھایا تو اس سے پوچھا بھی جائے گا کہ اگلا کون بنے اور تب سب کا جواب اپنے حق میں ہی ہو گا۔" میکس لیو نے تھوڑی وضاحت کرتے کہا۔

"مجھے اگر فیصلہ کرنے کا حق ملے تو دامیر میں تمہیں چنوں گا۔" ان کی بات پہ دامیر چونک گیا۔ الجھن سے بھنویں سکڑیں۔

"مجھے! کس لیے؟"

براٹوا کے لیے، ریان میرے بعد اٹلی شفٹ ہو سکتا ہے یہاں۔‘‘میکس ’’
نے کھل کے اپنی بات کہی کہ اگران کو کچھ ہو جائے تو ریان اٹالین مافیا ہیڈ بن
جائے اور دامیر کو براٹوا ٹیک اوور کرنا چاہیے۔

مجھے کوئی شوق نہیں ہے خود سے ہٹ کے کام کروں۔‘‘دامیر نے ہری ’’
جھنڈی دکھاتے گویا سیدھا انکار ہی کیا۔

ساشا حنہ کو تلاش کر رہا ہے تو اس کو ابھی روکے رکھو۔۔‘‘میکس نے اتنا ’’
کہہ کے کال کاٹ دی، اب دامیر ان کو کیا بتاتا کہ حنہ میڈم یہاں سے پہلے ہی
بھاگ چکی ہیں، ہو بھی سکتا تھا کہ میکس جان گیا ہو اس بات کو۔ جیسا ریان
! ویسی اس کی ملیشکا

دامیر کندھے اچکاتا سیکیورٹی کیمراز چیک کرنے لگا جب اس نے لاؤنج کیمرہ
پہ نظر ڈالی، ایک خوبصورت مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پہ نمودار ہوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جیسے جیسے شام ڈھل رہی تھی ویسے ہی حنہ نے اپنا پلین لیام سے ڈسکس کر لیا تھا اور اب وہ کلب میں جانے کی تیاری کر رہی تھی۔

بلیک گاؤن پہنے اس نے بالوں کو ایسے ہی کھلا چھوڑ دیا اور اپنی سیاہ ٹائٹس پہ لگے بیلٹ میں چاقو اور گن کو سیٹ کرنے لگی۔ بازوؤں پہ اس پہ آج پھر لمبے دستانے پہن رکھے تھے۔ ہونٹوں پہ سرخ رنگ سجاتے انہیں باہم پیوست کرتے رنگ کو سیٹ کرنے لگی۔

اپنا کلچ تھامے وہ کمرے سے باہر آئی اور کمرے کو لاک کرتے لفٹ کی جانب بڑھی۔ اس وقت آنکھوں پہ گلاسز بھی لگا لی تھیں۔ آج وہ بلڈنگ میں رہنے آئی تھی تو اسے یہاں کلب میں اینٹری دی گئی تھی اور یہی آج آنے کا فائدہ تھا۔

سکیورٹی چیکنگ پہ وہاں گارڈز موجود تھے، حنہ جانتی تھی کہ چیکنگ نہیں ہو گی کیونکہ رشیا میں پستول لے کے گھومنا عام بات ہوتی تھی اور یہاں تو پھر مشہور بزنس مین آتے تھے اور ان کے ساتھ اسلحہ لیس گارڈز ہمیشہ ہوتے

تھے تو وہ بھی آسانی سے اندر بڑھ سکتی تھی۔ سہج سہج کے قدم رکھتی وہ اندر آئی جہاں ماحول کافی گرم تھا۔

اونچی آواز میں موسیقی کی آوازیں اور لوگوں کا شور، بار کاؤنٹر پہ اکا دکا لوگ ہی موجود تھے باقی ڈانس اور اپنے اپنے مشغلوں میں مصروف تھے۔ حنہ سیاہ بالوں اور سیاہ لباس میں موتی جیسی چمک رکھتی بار کاؤنٹر کے نزدیک آئی۔ اپنا کلچ کاؤنٹر پہ رکھتے اس نے سوفٹ ڈرنک کا آرڈر دیا اور اطراف میں دیکھنے لگی۔ چہرے پہ پیاری سی مسکان سجائے بیٹھی وہ حور لگ رہی تھی جو بھٹکی ہوئی تھی ایسی جگہ پہ جیسے کسی کی تلاش میں تھی۔

دفعتاً اس کو اپنی پشت پہ انگلیوں کا لمس محسوس ہوا، اس کی پشت کا گلا تھوڑا گہرا تھا تو کوئی اس کے بالوں کو سائیڈ پہ کرے اس کی پشت پہ اپنی انگلی سے لکیر کھینچ رہا تھا۔

ہیلو ملیشکا!" کان کے بالکل قریب سے سرگوشی سنائی دی کہ حنہ نے سختی "
سے آنکھیں میچیں۔" نہیں ابھی بالکل بھی نہیں۔اس کو یہاں نہیں آنا
چاہیے تھا۔" وہ دل ہی دل میں ریان کو صلواتیں سنانے لگی۔

حنہ نے اپنے تاثرات نارمل رکھتے اس کی طرف اپنا رخ کیا اور اس کی آنکھوں
میں جھانکنے لگی۔

اپنے ہاتھوں کو لگام دو۔" اس کے ہاتھ کو ابھی بھی پشت پہ محسوس کرتے "
وہ سرد لہجے میں غرائی۔

ایسا حسن کبھی ہمیں اکیلے میں بھی نصیب کروا دو۔" اس کے کان کے "
قریب اپنے ہونٹ لاتا وہ گھمبیر لہجے میں بولا کہ حنہ نے اپنے رونگھٹے کھڑے
ہوتے محسوس کیے۔

آج رات تمہیں اپنی دھڑکنوں کا شور سننا چاہیئے تھا نا کہ یہاں ناچ گانوں "
کا۔" اس کی کمر پہ ایسے ہی اپنا ہاتھ رکھتے ساتھ والے اسٹول پہ بالکل قریب

بیٹھ گیا کہ حنہ اس کے چہرے کو اپنے مقابل دیکھنے لگی جس کی گرے آنکھیں اس پہ ہی ٹکیں تھیں۔

جب بارٹینڈر نے اس کی سافٹ ڈرنک حنہ کے سامنے رکھی تو ریان ہونٹوں پہ معنی خیز مسکراہٹ لیے اسی گلاس کو تھامے اپنے لبوں تک لے آیا۔

نائس چوائس۔۔"ایک گھونٹ بھرتے اس نے آنکھ دبائی، حنہ نے پلک" نہیں جھپکی تھی اس کی آنکھوں کا سرد پن ابھی بھی موجود تھا۔ریان کو دیکھ کے جو شروع میں اس کو خوف محسوس ہوتا تھا وہ اب کہیں نہیں تھا۔وہ جانتی تھی کہ اس کو تو وہ مارنے سے رہا۔

تم نے یہاں آکے غلطی کر دی۔۔"اس کا گلاس واپس رکھتے وہ مزید اس کی" جانب جھکا کہ حنہ کو اس کی گرم پر حدت سانسیں اپنی گردن پہ محسوس ہوئیں۔

"اپنا ہاتھ مجھ سے دور کرو ریان۔۔"بظاہر وہ ادا سے اس کی گردن پہ اپنا ہاتھ رکھتی ہوئی بولی جبکہ اس کے ناخنوں کی چھبن محسوس کرتے ریان مسکرا دیا۔

"میں تم سے اپنا آپ دور نہ کروں تم ہاتھ کی بات کر رہی ہو۔"وہ زومعنیت سے بولا کہ حنہ کے چہرے پہ سرخی چھانے لگی، وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور اس کا بازو خود سے دور کرتی کھڑی ہوئی اور اس پہ جھک آئی۔ریان کاؤنٹر سے ٹیک لگا بیٹھا۔

"اپنے یہ چیپ ڈائلاگز سے کسی اور کو ایمپریس کرو۔"وہ نخوت سے ایک ایک لفظ چبا کے بولی اور اس سے دور جاتی بھیڑ میں شامل ہو گئی۔

"پہلے تم تو قابو میں آجاؤ۔"ریان کی نظروں نے اس کا تعاقب کیا جو اب لڑکیوں میں شامل ہوتے ملکے سے ہل رہی تھی گویا وہ پارٹی کا ایک حصہ لگنا چاہتی تھی۔سیاہ پینٹ شرٹ پہ سیاہ ہی جیکٹ پہنے اپنی دونوں بازو اور پشت کاؤنٹر سے ٹکائے وہ حنہ کو گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

یہ لڑکی عام حلیے میں یہاں چلی آئی تھی یہ بات بھول کے کہ کل ہی وہ ریان ڈی کی بیوی بنی تھی تو لازمی تھا کہ اس کی بیوی کی تصاویر پھیل چکی تھیں اور یہ بات بھی معلوم ہو گئی ہو گی کہ وہ میکس لیو سے تعلق رکھتی تھی۔

اینٹریس پہ لوگوں کے ہجوم کو دیکھتے ریان اور حنہ کی بیک وقت نگاہ اس جانب اٹھی، ساشا یہاں پہنچ چکا تھا۔ ریان کو اس سے کوئی سروکار نہیں تھا کہ وہ یہاں تھا یا وہ اس کو یہاں پہچان لے گا۔ وہ بس اپنی ملیشکا کے لیے یہاں موجود تھا۔

حنہ کے چہرے کے تاثرات ریان نے نوٹ کیے جس کی آنکھوں میں چنگاری چمکی تھی۔

ساشا کی نظر جب ایک خوبصورت سیاہ لباس میں لڑکی پہ گئی تو اس کو پاس آنے کا اشارہ کرنے لگا جو اس پارٹی میں ایک الگ ہی کھینچ رکھتی تھی۔

اپنی بالوں کو جھٹکا دیتی حنہ ساشا کی جانب چل دی جہاں وہ نیم برہنہ لڑکیوں کو باہوں میں لیے آتے ہی جھومنے لگ گیا تھا۔ اس کے گارڈز اینٹریس پہ ہاتھ

باندھے کھڑے تھے۔ آنکھوں پہ سیاہ چشمے موجود تھے لیکن ریان جانتا تھا کہ کتنی حوس ٹپک رہی ہو گی انہیں آنکھوں میں جو لڑکیاں تاڑتے آنکھیں سینک رہے تھے۔

ریان بغور حنہ کے ایک ایک قدم کو دیکھنے لگا جو ساشا کی جانب بڑھ رہا تھا۔

اس نے ہاتھ میں سافٹ ڈرنک کا گلاس تھام رکھا تھا جو اچانک چھناکے سے ٹوٹ گیا کہ اس کے ہاتھ کی گرفت اس پہ سخت ہوئی تھی۔ دوسری جانب حنہ اچانک لڑکھڑاتے ساشا سے ٹکرائی تھی۔ ٹکراتے وہ اچانک اپنا کلچ نیچے سے تھامنے کے لیے احتیاط سے جھکی۔ ریان ضبط سے بیٹھا اس کی یہ کاروائی دیکھ رہا تھا۔

ایم سو سوری۔۔"حنہ ایک ادا سے اٹھتی ہوئی بولی اور چہرے پہ معصومیت" بھری مسکان لائے بولی۔ ریان کے تاثرات ایسے تھے جیسے وہ ابھی اٹھے گا اور اس ساشا نامی بندے کو جہنم تک چھوڑ کے آئے گا۔

ساشا اپنی سامنے اتنی خوبصورت لڑکی دیکھتے فدا ہوا اور اس کو تھامنا چاہا لیکن وہ بروقت نیچے جھکی، اور اس سے تھوڑا فاصلے پہ ہوتی معذرت کرنے لگی۔ وہ نشے میں تھا، اس کے وجود کا لڑکھڑانہ واضح تھا تبھی حنہ اس سے فاصلے پہ ہی کھڑی تھی۔

”اٹس اوکے بیوٹیفل۔۔“ وہ مسکراتا ہوا بولا اور حنہ کا ہاتھ تھامنا چاہا، حنہ فوراً کچھ کہنا شروع ہوئی۔

”ایکچولی میں یہاں انجوائے کرنے آئی تھی تبھی مستی میں آپ نظر نہیں آئے اور میں ٹکرا گئی۔“ حنہ خوبصورت ہونٹوں کو مسکراہٹ میں ڈھالتے ہوئے بولی تو ساشا جی جان سے فدا ہوا۔

”تو آؤ نا مستی کریں ہم۔۔۔“ وہ اس کی جانب بڑھا کہ وہ کھلکھلا دی۔ ساشا نے اس کو پکڑنا چاہا لیکن حنہ نے ہاتھ کی اشارے سے روکا۔

”اوں ہوں، ابھی کچھ نہیں۔“ وہ آنکھ دبا کے بولی تو ساشا خباثت بھری مسکراہٹ لیے اس کے ساتھ چل دیا۔ وہ اوپر والے پورشن میں جانے والے

تھے جو وی آئی پی لاؤنج ہوتا تھا جہاں کوئی بھی رات ٹھہر سکتا تھا۔ ساشا کل سے یہیں پہ موجود تھا۔ اس بلڈنگ کا پینٹ ہاؤس بھی اسی کے نام پہ بک رہتا تھا اور وی آئی پی پورشن بھی۔ حنہ جب سے آئی تھی اس کو معلوم تھا کہ ساشا یہیں ہوگا۔

ساشا کے ساتھ اس کے گارڈز جانے لگے تو ساشا نے روک دیا۔

آج تمہارا اباس مزے کرے گا تو تم لوگ بھی کھل کے عیاشی کرو۔"ساشا" ان کو بولا تو سب کے چہروں پہ کمینگی بھری مسکراہٹ آگئی اور خود بھی وہ یہاں کے جھومتے ہوئے ہجوم میں مگن ہوگئے۔

حنہ نزاکت سے قدم اٹھاتی ایک ایک سیڑھی چڑھ رہی تھی جس کے پیچھے رال ٹپکاتا ساشا آرہا تھا۔ حنہ یہ بھی جانتی تھی کہ اس وقت ریان کا خون کھول رہا ہوگا وہ سب مناظر دیکھتے لیکن ساشا کو اس کے گارڈز سے علیحدہ کرنا ہی تھا تبھی اس نے ایسا کیا۔

"کیا میں نے تمہیں کہیں دیکھا ہے؟" وہ حنہ کو دیکھتے ہوئے بولا، نشہ اس پہ حاوی ہو رہا تھا۔

"ہاں نا تمہاری زندگی کی بدترین رات ہوں میں۔" حنہ معنی خیز سے بولی کہ ساشا ہنس دیا۔ وہ دونوں ایک کمرے کے پہنچے جو ساشا کا ہی روم تھا۔ اس کا اصل مقصد یہاں آنا تھا اور وہ پہنچ چکی تھی بس۔

"نہیں! تم تو سنائپر کی بیوی ہو۔۔" وہ پہچان گیا تھا کہ حنہ کے ہونٹوں پہ طنزیہ مسکراہٹ آئی۔

"نظر رکھی ہوئی ہے۔۔" حنہ تھوڑا رازداری سے بولی، ساشا کمرے میں آگیا اس کے پیچھے ہی حنہ اندر آئی۔

"کون خبیث نہیں چاہے گا ایسا بدن۔۔" وہ کمینگی سے کہتا ہوا اس پہ جھپٹنے کو تھا کیونکہ نشہ سرچڑھ کے بول رہا تھا۔ حنہ نے موقع کا فائدہ اٹھایا اور کلچ سے سرنج نکالی اس کی گردن میں دے مارا۔ اچانک ہونے والی چبھن سے وہ بلبلا اٹھا۔

بس تھوڑی دیر پھر اپنا کام مکمل ہوتے ہی تمہیں جہنم بھیجتی ہوں۔''اس کو انجیکشن دیتے ہی اس نے اپنا چاقو نکالا اور ساشا کی شرٹ کو پھاڑتے اس کے منہ کو سختی سے بند کر دیا۔ انجیکشن کا اثر شروع ہو چکا تھا کہ اس کے ہاتھ پیرالائز ہونے لگے۔

حنہ لیوا تنی گئی گزری بھی نہیں کہ وہ تم جیسے غلاظت کے ڈھیر کو ہاتھ بھی لگائے۔''اپنے کلچ سے ایک کلے مولڈ (clay mold) نکالتے اس نے ساشا کے انگھوٹے پہ لگایا۔ اس کا فنگر پرنٹ لیتے جلدی وہ ڈریسنگ ایریا کی طرف گئی اور کبرڈ کھولے وہاں سے باکس دیکھنے لگی جس کو لاک لگا تھا۔ وہ فنگر پرنٹ لاک تھا، حنہ نے تیزی سے اس کو پرنٹ والی جگہ پہ لگایا تو کھل گیا۔

ڈیگر ہمیشہ اپنی تیاری سے نکلتا ہے۔۔''اس نے لاکر کھولا اور اس میں سے پیپر نکالے اپنی ٹائٹس کی بیلٹ میں رکھے۔

پیپر ملتے ہی وہ ساشا کی جانب آئی جواب تک نیم بیہوشی میں جا چکا تھا۔

سچ سچ تم تو بہت کمزور نکلے۔۔" وہ تمسخرانہ لہجے میں بولی۔ دل تو کیا کہ اس کی گردن میں اپنا چاقو گھسا دے لیکن اس کو مارنے سے ابھی اس کا سب کو معلوم ہو جانا تھا کہ حنہ ہی اس کے ساتھ اوپر آئی تھی۔

"کیا مجھے فرق پڑے گا؟" اس نے خود سے کہا پھر نفی میں سر ہلاتے ہوئے اپنے چاقو کو اس کے گردن پہ رکھا۔ وہ چلا بھی دیتی اگر کوئی کمرے کا دروازہ کھولے اندر داخل نہ ہوتا۔

دروازہ کھلنے کی آہٹ پہ حنہ نے جھٹکے سے اپنی گردن گھمائی جس کے نتیجے میں ہاتھ کے حرکت کرنے پہ ساشا کی گردن پہ ایک کٹ لگ گیا۔

ریان کو دروازے پہ دیکھتے حنہ جی بھر کے بدمزہ ہوئی۔

"کسی کی عزت لوٹتے شرم نہیں آتی۔" ریان اندر کا ماحول دیکھتے پر سکون ہوا ورنہ تو آج یہ کلب دھماکے میں اڑنے والا تھا۔

"کسی کی پرائیویسی ڈسٹرب کرتے تمہیں شرم نہیں آتی۔۔" حنہ ساشا کے چہرے کو ہاتھ سے پیچھے کرتی گردن پہ کٹ دیکھنے لگی۔

افسوس بچ جائے گا۔" وہ نخوت سے بولی اور کھڑی ہوئی۔

"کوئی میری بیوی کو اپنے کمرے میں لے جائے اور میں چوڑیاں پہن لوں۔" ریان اس کو بازو سے دبوچتا اپنے قریب کرتا ہوا بولا کہ اس کے بال چہرے کے آگے گرآئے۔

"جانوروں کی طرح ضرور کھینچنا ہوتا ہے تم نے۔" اس کی گرفت میں وہ سختی سے بولی۔

"کیا خیال ہے یہی پہ ہنی مون منالیں۔" اس وی آئی پی سویٹ کو دیکھتے ہوئے وہ زومعنیت سے بولا۔

"اتنے واہیات آئیڈیاز تمہیں آتے کہاں سے ہیں۔" اس سے دور ہوتی وہ نخوت سے بولی اور بال سیٹ کرتے دروازے کی طرف بڑھی۔ ریان نے ایک تنقیدی نگاہ ساشا کے بیہوش وجود پہ ڈالی اور اپنی گن نکالی۔

اگر اس کا خون ایسے ہی گردن سے نکلتا رہا تو زیادہ خون ضائع ہونے کی وجہ سے وہ مر بھی سکتا تھا اور اتنی آسانی سے اس کو نہیں مارنا تھا تبھی اس کی ٹانگ

کی طرف پسٹل کا رُخ کرتے ایک فائر کیا کہ اس کی آواز سے ہی اس کے گارڈ یہاں آجائیں گے۔ گولی کا کیا ہے جہاں اتنا خون نکلا وہاں تھوڑا اور نکل جائے گا تو کچھ نہیں ہو گا۔

"کیا بچوں کو آج کل باس بننے کی پڑی ہے۔" اپنی بیلٹ میں گن کو ٹکاتے وہ حنہ کے پیچھے ہی کمرے سے نکلا۔ حنہ اپنے گلورز ٹھیک کرتی سیڑھیوں کی جانب جا رہی تھی جب ریان نے اس کا بازو تھامے راہداری سے گزرتے ایک کمرے کا دروازہ کھولے اس کو اندر دھکیلا اور خود بھی اندر آیا۔ گولی کی آواز سنتے ساشا کے گارڈز یہاں کی طرف بھاگے آرہے تھے تو اس جانب جانے کے بجائے ریان نے احتیاط برتی۔

"ریان میرے ساتھ تمیز سے پیش آیا کرو۔۔۔" ریان کے اس طرح دھکیلنے پہ حنہ اپنا چاقو ایک جست میں نکالے اس پہ تانے کھڑی ہوئی۔

"ریلیکس ملیشکا! تمہیں اغوا نہیں کر رہا میں۔" اس کے چاقو کی نوک کو نظر انداز کرتے ریان اپنا موبائل نکالتے ہوئے بولا۔

چلو آؤ۔۔۔“اس نے باہر جھانکا جب راہداری مکمل خالی ہوئی تو اس کا ہاتھ ”

تھامے باہر نکلا۔

ریان کی سپیڈ تیز تھی، اگرچہ حنہ بھی تیزی دکھا رہی تھی لیکن ہیل پہننے کی وجہ سے وہ اس سے قدم نہیں ملا پا رہی تھی۔

انسانوں کی طرح چلو گے تم؟“حنہ نے اپنے ہاتھ کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا کہ ”

سیڑھیاں نیچے اترتے ریان نے اس کو گھورا پھر نظر اس کے پاؤں کی طرف گئی جہاں سیاہ ہیل میں سپید پیر مقید تھے۔

ریان نے اس کو بنا سمجھنے کا موقع دیئے ایک جست میں اپنے کندھے پہ ڈالا کہ وہ بوکھلا اٹھی۔

اس شخص نے قسم کھائی تھی کہ جس کام سے وہ منع کرتی وہ کام وہ ضد میں آ کے ضرور کرتا تھا۔اس نے ٹھیک کہا تھا وہ جتنا اس سے دور بھاگتی تھی وہ اتنا ہی خود کو اس پہ تنگ کر رہا تھا۔

مضبوط تو تم بہت ہو لیکن تھوڑا وزن بھی بڑھا لو۔"اس کو چھیڑنے کے" انداز میں بولا اور کلب کی اینٹرس پہ لا کے کندھے سے اتارا۔

ساشا پہ حملہ ہوا تھا یہ سب جان گئے تھے اور کلب میں بھگدڑ سی مچ گئی تھی۔

"اس طرح بھاگنے سے سب کا شک مجھ پہ جائے گا یو ایڈیٹ۔"حنہ اس کو دھکا دیتی ہوئی بولی اور واپس اندر جانے لگی۔

"کیا سوچ کے تم یہ سب کر رہی ہو، مقصد کیا ہے تمہارا۔"ریان اس کو ایک تاریک کونے میں لے آیا۔

"یہ سب میرے کام کے متعلق ہے مجھے اس میں روکنا ٹوکنا بالکل پسند نہیں ہے۔میں کبھی بھی تم لوگوں کے کام میں رکاوٹ نہیں بنی تو تم کیوں ہر کام میں مداخلت کر رہے ہو۔زبردستی شادی کرنا تھی تم نے ہو گئی ہے، مل گیا مجھے تمہارا نام اب خدا کے لیے مجھے میرا کام کرنے دو۔۔۔"اس کے ایسے پوچھنے پہ آپے سے باہر ہوتی سخت لہجے چلاتی ہوئی بولی اور انگلی اٹھا کے اس وارن کرنے لگی۔

میں مداخلت کروں گا ہر بار کروں گا، بیوی ہو تم میری اور تمہیں ایسے مشکل کاموں میں نہیں پڑنے دوں گا جس سے تمہاری جان جائے کیونکہ تمہاری جان لینے کا بھی حق صرف میرا ہے۔" حنہ کی بات سنتے ریان کے چہرے کے تاثرات پتھریلے ہوئے اور اپنے درمیان سے فاصلہ مٹائے وہ بالکل قریب اپنا چہرہ لاتا سرد لہجے میں بولا۔

"پھر تم اپنا تعلق مجھ سے ختم کرلو اور خود بھی آزاد گھومو۔" بدلے میں وہ بھی اسی لہجے میں غرائی کہ ایک مبہم سی مسکراہٹ ریان کے لبوں پہ آسمائی۔

"تعلق تو میرے مرنے پہ ہی ختم ہو گا۔" وہ پل میں اپنا لہجہ بدلے گھمبیرتا سے بولا کہ حنہ نے سخت نگاہوں سے اس کو گھورا۔ ڈھیٹ ترین انسان اس کی قسمت میں لکھ دیا تھا۔

"تو پھر مرو کہیں جاکے۔" وہ کہتے ہوئے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھے دھکا دیتی ہوئی وہاں سے ہٹی۔ ساشا کے گارڈز اب کلب میں پھیل چکے تھے، سب سے پہلے وہ اس کی سکیورٹی کو بڑھاتے اور اس کو اسپتال لے جاتے۔

ریان کو نظر انداز کرتی ہوئی وہ واپس بلڈنگ تک آئی اور لفٹ کا بٹن پریس کرنے لگی۔اپنے دستانے اتارے اس نے گہرا سانس بھرا۔کل ایک میٹنگ تھی ساشا کی مافیا آرگنائزیشن ہیڈز سے تو اس کا ارادہ وہاں بھی جانے کا تھا اس سے پہلے اس کو پیپرز چاہیے تھے جن کو وہ چرا لائی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنے کاموں سے فارغ ہوتے جب وہ لاؤنج میں آیا تو وہ بے سدھ سو رہی تھی اور ٹی وی ریموٹ اس کے ہاتھ سے پھسلا تھا۔دونوں ٹانگیں فولڈ کیے صوفے کے بازو سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی،اس سے اس کی گردن بھی تھک جاتی۔دامیر مسکراتا ہوا اس کے قریب آیا اور اسے گود میں اٹھایا تاکہ روم میں لے جاسکے۔

خود کو نرم بستر پہ محسوس کرتے علینا کی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ دامیر اس کو ٹھیک سے لٹا رہا تھا۔

میں سو گئی تھی؟“اس نے اٹھتے ہوئے کہا،ٹیک لگائے بیٹھ گئی۔”

لگ تو رہا تھا۔۔" دامیر گہری نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا۔"

"تمہارا کام ختم ہو گیا۔۔؟" وہ آنکھیں ملتے ہوئے بولی۔بے وقت کی نیند لے لی تھی اس نے۔دامیر نے اثبات میں سر ہلایا۔علینا اس کی نظروں سے خائف ہوتی ہوئی نظریں چرا گئی۔

"ریان اور حنہ آ گئے ؟"اس نے ایک اور سوال داغا۔"

"وہ نہیں آرہے ابھی واپس، کچھ چاہئے ؟" دامیر نے اس کا ہاتھ تھام کے پوچھا۔علینا نے ہاتھ اس کی گرفت سے نکالنا چاہا لیکن اس نے گرفت ہلکی نہ کی۔

"دامیر ہماری کوئی تصویر نہیں ساتھ ؟"علینا کے اچانک ذہن میں جانے کیا آیا جو وہ پوچھ بیٹھی۔

"مجھے شوق نہیں اسی لیے لیکن اگر تم چاہو تو اب سے ہو نگی۔" دامیر اس کے پاس سے اٹھتا ہوا بولا کیونکہ وہ بہت کنفیوز ہو رہی تھی۔

میں چینج کرلوں پھر بات کرتے ہیں۔" آگے جھکتے اس کی گردن پہ ہونٹ رکھتے ہوئے بولا اور چینج کرنے چلا گیا۔ علینا کی چھٹی حس جیسے کوئی الارم دے رہی تھی کیونکہ جب وہ سوتی دامیر اپنا لیپ ٹاپ لیے کام رہا ہوتا۔

کل رات اس نے اپنے بارے میں سب باتیں کی تھیں، فروا کا بتایا تھا اور صبح ہوتے ہی اس نے ایک بار بھی زکر نہیں کیا تھا اس بارے میں۔ سارا دن پر سکون گزرا تھا جیسے وہ ایک خواب کو گزار آئی تھی۔

اس نے ابھی کہا کہ وہ بات کرے گا، کیا بات کرنی تھی اب اس کو۔

انہیں سوچوں کا ارتکاز ٹوٹا جب وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا۔

کیا کچھ ایسا ہے جو تم مجھے بتانا چاہتی ہو؟" دامیر نے خود پہ پرفیوم سپرے " کرتے کہا، علینا نے ہلکی مسکراہٹ لیے نفی میں سر ہلایا۔

اس نے ہمیشہ کی بانسبت آج شرٹ نہیں پہنی تھی صرف ٹراؤزر میں ملبوس تھا جس سے علینا کو تھوڑی حیا سی محسوس ہوئی۔

کمرے کی لائٹ ڈم کرتے وہ بیڈ تک آیا۔ علینا کو اب جلدی نیند نہیں آنے والی تھی کیونکہ ابھی ابھی نیند ٹوٹی تھی اور وہ مکمل حواسوں میں تھی۔

"کیا کچھ ایسا ہے جو تم مجھے بتانا چاہتے ہو؟" دامیر کے بیٹھتے ہی علینا نے اس سے اسی کے انداز میں پوچھا کہ دامیر کے لبوں پہ گہری مسکان چھا گئی۔ وہ کچھ کہنے کے بجائے اس کے قریب ہوا، اس نیم اندھیرے میں علینا نے اس کے چہرے کو بغور دیکھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ جب تمہاری یاداشت واپس آئے تو تم ان لمحات کو کبھی نہ بھولو۔۔" اس کے کان کے قریب اپنے ہونٹ لاتے بالکل مدھم لہجے میں بولا کہ علینا کو اپنی دھڑکن کانوں میں سنائی دی۔

"کیسے لمحات۔۔؟" اس نے یہ سوال سوچا تھا لیکن پھر بے ساختہ خود کو کہتے سنا۔ وہ اس قدر کنفیوز تھی کہ ان حساس لمحات کو جان نہ پائی۔

"جن میں دامیر آر تم سے اعتراف محبت کرے گا۔" علینا نے اپنے رخسار پہ اس کا لمس محسوس کیا کہ وہ حیا سے سمٹ گئی۔

"ہاں۔۔!؟" وہ ناسمجھی سے بولی جیسے دامیر نے اس پل ایک مسحور کن حصار باندھ دیا تھا، علینا نہیں جانتی تھی کہ وہ کب سے اس کے ساتھ تھی، کب سے وہ اس سے محبت کر بیٹھی تھی لیکن اس پل علینا کو اپنا دل بے ایمان ہوتا محسوس ہوا جو اس پل دامیر کی محبت کی گواہی دے رہا تھا۔ دامیر کا استحقاق بھرا لمس دامیر کے محبت بھرے جزبات پہ مہر لگا رہا تھا۔

"بعد میں چاہیں جیسے بھی حالات ہوں، چاہے جو بھی ہو لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم کبھی نہ بھولو دامیر تم سے محبت کرتا ہے۔ دامیر تمہارے لیے جان لے سکتا ہے۔ دامیر آر خود کو تمہاری محبت میں گرفتار کرتا ہے۔۔" اس کی مخروطی انگلیوں کو لبوں سے لگاتے وہ مخمور لہجے میں بولا جبکہ علینا یہ سمجھنے کی کوشش میں تھی کہ اچانک دامیر کو ہوا کیا تھا۔ اس کا تنفس بگڑ رہا تھا۔

"دامیر۔۔۔" اس نے حیا سے کتراتے ہوئے دامیر کو پکارا۔ دامیر نے جواب دینے کے بجائے اس کا ہاتھ اپنے سینے پہ رکھا کہ اس کی دل کی دھڑکن سنائی دی جس سے ایک برقی لہر جسم میں سرائیت کر گئی۔ اس نے دامیر کی

آنکھوں میں دیکھا جہاں محبت کا جہاں آباد تھا۔ دامیر نے اس کی جانب جھکتے اس کی گردن پہ نرمی سے بوسہ دیا۔

دامیر اپنے اس رشتے کو آگے بڑھانا چاہتا تھا کیونکہ وہ اس سے واقعی محبت کرنے لگا تھا۔ یہ سب وقتی نہیں تھا اگر اس نے کہا تھا کہ وہ اس کی محبت میں گرفتار تھا تو ایسا ہی تھا۔

علینا کی اگر یاداشت ایک دن، دو دن یا مہینے بعد بھی واپس آتی تو وہ اس کو کسی بھی قیمت پہ خود سے دور نہیں کرنے والا تھا۔ محبت کرنا پہلے ناممکن تھا اس کے لیے لیکن اب زندگی میں علینا شامل تھی۔ اس کی زندگی علینا کے بغیر ادھوری تھی تو اس سے دوری بنائے رکھنا بھی ممکن نہیں تھا۔ آنے والے وقت کو بالکل فراموش کرتے وہ ان لمحات کو محسوس کرنے لگا۔ دل کے کسی کونے میں ایک خواہش تھی کہ علینا کی یاداشت واپس نہ آئے اور وہ اس کو ایسے ہی چاہے، علینا کی آنکھوں میں محبت تو وہ خود بھی محسوس کر چکا تھا۔

جن آنکھوں میں ایک بار محبت دیکھ لی جائے اس جگہ نفرت جگہ بنا لے تو وہ بہت تکلیف دہ ہو گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مافیا کی اس دنیا میں کسی کی زندگی کو خود کے ساتھ جوڑنا پھر اس کی حفاظت کرنا مشکل تھا، دشمن آپ کے گھر کے باہر آپ کی موت کے انتظار میں تاک لگائے بیٹھے رہتے ہیں۔ آپ کے ساتھ جڑے لوگوں کو استعمال کر کے وہ ذہنی و جسمانی ٹارچر کرتے تھے۔

دامیر پہلے انہیں باتوں کی وجہ سے کسی ریلیشن سے دور رہتا تھا اور خود کو ریان تک محدود رکھا تھا لیکن جب سے علینا زندگی میں آئی تھی اس کو فراموش کرنا مشکل ہی تھا۔ پھر اچانک اس کو اپنی شریک حیات بنانا، اس نے ساری باتوں کو پسِ پشت ڈال دیا تھا۔ اس کے لیے صرف علینا ہی نہیں حنہ بھی اہم تھی کیونکہ وہ ریان سے جڑی تھی۔ وہ سب ایک فیملی تھے اور ریان، دامیر اپنی فیملی کی حفاظت کرنا جانتے تھے۔

اپنے پہلو میں سوئی اس خوبصورت معصوم دل والی لڑکی کو دیکھا، دامیر کو اس پل لگا جیسے اس کا سارا جہان اس لڑکی میں سمٹ گیا تھا۔ اس کی دنیا اس کے گرد گھوم رہی تھی۔

"پرنسیس۔۔!" اس کے چہرے پہ آئے بالوں کو نرمی سے پیچھے کرتے ہوئے وہ سرگوشی میں بولا۔

"امید ہے جب تمہاری یاداشت واپس آئے تو میں تمہارے لیے نفرت نہیں محبت ہی رہوں۔۔ بس تم یہ یاد رکھنا کہ دامیر نے تم سے محبت کی ہے۔۔" اس کے چہرے کو محبت کے حصار میں لیتے وہ سرگوشی میں بولا۔

"گڈ نائٹ۔۔" اس کے لبوں کو نرمی سے چھوتے ہوئے پیچھے ہٹا کہ وہ ہلکا سا کسمکائی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک زبردستی کی شادی کو وہ کتنا گھسیٹ کے چلتی جس میں اس کی کوئی دلچسپی شامل نہیں تھی۔ اپنے دستانے اتارتے اس نے ہاتھ کی مٹھی بناتے کھولا۔ بازو والے دستانے اس نے اسی لیے پہنے تھے کہ بازو پہ بنا ٹیٹو سب کو واضح کر دیتا کہ وہ ڈیگر تھی اور کسی کو پہچان بتانے کا ابھی کوئی شوق نہیں تھا۔

مجھے انکل سے بات کرنی چاہیئے، ریان کے ساتھ نہیں رہ سکتی میں۔" بالوں" کو جوڑے کی شکل دیتی بیڈ پہ بیٹھی اپنی ہیلز اتارنے لگی۔ تبھی موبائل پہ لیام کی کال آنے لگی۔

پیپرز مل گئے ہیں مجھے، تمہیں سکین کر کے بھیجتی ہوں۔ اگر جگہ تمہارے" آس پاس ہوئی تو مجھے فوراً اطلاع دینا۔" حنہ کندھے اور کان کے درمیان فون کو ٹکاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے ہیل اتار رہی تھی۔

ساشا کا کیا بنا؟" لیام نے اس کے خاموش ہوتے ہی پوچھا۔"

بیہوش پڑا ہو گا لیکن اب وہ مجھے ریان کی بیوی کی حیثیت سے جان گیا''
ہے۔''حنہ نے اتنا کہا اور ٹائٹس کی بیلٹ سے ان پیپر کو نکالا جو وہ ساشا کے
لاکر سے لائی تھی۔

تمہیں کیا ضرورت تھی وہاں جانے کی؟''لیام خائف ہوا کیونکہ وہ پکڑی''
جاتی تو اس کے ساتھ بہت برا سلوک ہوتا۔

لیام یہ جزباتی پن مجھے نہ دکھایا کرو، مجھے کیوں ضرورت تھی اس سے اچھی''
طرح واقف ہو تم۔''حنہ اس کو سختی سے بولی تو دوسری جانب اس کی ڈانٹ
سنتا وہ خاموش ہو گیا۔

میں تمہیں بہت مس کر رہا ہوں۔''لیام کی اداس آواز فون سے گونجی،''
اس نے یاد کرنا ہی تھا کیونکہ اتنا عرصہ وہ کبھی بھی لیام سے دور نہیں رہی
تھی۔

''انکل میکس کے پاس بجھوادوں کچھ دن اُدھر گزار آؤ۔''

وہ نہیں جانتی تھی کہ کب اس کا لیام کے پاس جانا ہو تبھی لیام کو بہلانے کے لیے بولی۔

"میں تمہارے بغیر وہاں کیسے جاؤں گا، اور پھر یہاں سارا سسٹم موجود ہے۔" وہ سرد آہ بھر کے سامنے چلتی سکرینز کو دیکھتا ہوا بولا جہاں مختلف جگہوں کی فوٹیج چل رہی تھی۔

"میں کوشش کروں گی جلد آنے کی تب تک تم ان پیپرز کو دیکھ لو۔" حنہ ابھی کے لیے ٹالتی ہوئی بولی تو لیام نے سر ہلاتے فون بند کر دیا۔

حنہ نے ان پیپرز کو سامنے پھیلایا اور سکین کر کے لیام کو ان کی کاپیز بھیج دیں کہ دفعتاً کمرے کا دروازہ ناک ہوا۔ حنہ نے پھرتی سے ان پیپرز کو بیڈ میٹرس کے نیچے سرکا دیا اور دروازے کو تھوڑا سا کھول کے دیکھنا چاہا کہ اچانک ایک طوفان کی طرح دروازہ کھلا اور حنہ نے اپنا آپ سنبھالا ورنہ وہ بری طرح نیچے گرتی۔

ہیلو ملیشکا!" آنے والے نے معنی خیز مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا اور"
دروازہ واپس بند کرتے اس کو دیکھ کے آنکھ دبائی۔ وہ جانتی تھی کہ اب یہ
واپس جانے کا نام نہیں لے گا تبھی خاموش رہی۔

اپنے روم میں آتے واپس ان پیپرز کو نکالا اور لیام کو میسج ٹائپ کرنے لگی جس
کا اگلے ہی پل جواب آیا۔

لیام: "ان میں سے اسی فیصد بزنس ٹائکون ہیں اور باقی کے بیس ڈارک ورلڈ
" کے لوگ۔

میسج دیکھتے حنہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"حنہ: "لوکیشن؟

اس نے میسج ٹائپ کیا اور اس کے ریپلائی کا انتظار کرنے لگی۔

تمہاری کل ہی شادی ہوئی ہے تمہیں کام سے تھوڑا ریسٹ لینا چاہئے۔"""
ریان اس کے کمرے میں آتا جائزہ لیتے ہوئے بولا۔ حنہ نے مکمل طور پہ اس

کو نظر انداز کیا جس سے ریان کے چہرے کے تاثرات پل میں بدلے۔اس کو حنہ نظر انداز کرے برداشت کہاں ہونا تھا۔

"میں نے تم سے کچھ کہا ہے۔۔"حنہ اٹھ کے کیچن کی جانب جانے لگی جب ریان اس کے رستے میں رکاوٹ بنتا کھڑا ہوااور ایک ایک لفظ چبا کے بولا۔

"معذرت میرے کان آپ کی آواز سننے سے قاصر ہیں۔"ایک دم وہ چہرے پہ معصومیت سجائے بولی کہ ریان کے ماتھے پہ بل نمودار ہوئے۔

"کافی توپ چیز لگ رہی ہواس وقت۔۔"دفعتاً وہ ہونٹوں پہ شاطر مسکان لیے بولا کہ حنہ نے خطرناک تیور لیے اس کو دیکھا۔

"زبان کو لگام دو۔"وہ غرائی تھی۔

"سنائی دینے لگ گیا اب۔۔!"وہ حیران ہونے کی اداکاری کرتا ہوا بولا کہ وہ آنکھیں گھما کے رہ گئی اور دوسرے کپڑے پکڑے چینج کرنے چلی گئی۔

فریش ہو کے واپس آئی تو ریان سکون سے بیڈ پہ ٹانگیں سیدھے کیے نیم دراز اس کے لیپ ٹاپ کو تھامے کچھ دیکھ رہا تھا۔

"یہ ساری انفارمیشن کہاں سے لی ہے تم نے؟" ریان بنا دیکھے اس سے پوچھنے لگا۔ حنہ نے اپنا ڈریس ہینگ کیا اور خود بیڈ پہ آتے اس سے اپنا لیپ ٹاپ پکڑا۔

"کام ہے میرا یہ۔۔" وہ سنجیدگی سے بولی۔

اس کے لیپ ٹاپ میں انڈر ورلڈ کی کافی معلومات تھیں۔

"تم اچھا کام کرتی ہو آئی ایم ایمپریس۔ ڈیگر کی پرسنیلٹی کافی عرصہ سے ایک مسٹری تھی۔ آئی ایم آنرکہ ڈیگر میری وائف ہے۔۔" ریان بازو سر کے نیچے ٹکاتا ہوا بولا ستائشی انداز میں بولا، حنہ نے چونک کے اس کو دیکھا وہ اس کی تعریف کر رہا تھا۔

"مجھے کوئی فخر نہیں تم سے شادی کر کے۔" حنہ نے پل میں اس کے چہرے سے مسکراہٹ ختم کی کہ وہ اس کو گھورنے لگا۔

"سلیوز (Slaves) کو بازیاب کروانے میں۔ ایکچولی میں تمہاری مدد کر سکتا ہوں، " ریان نے پیشکش کی کہ حنہ نے ایک نظر اس کو دیکھا۔

وہ سلیوز نہیں معصوم لوگ ہیں جو ہم جیسوں کے ہاتھ لگ جاتے ہیں۔"

حنہ سنجیدگی سے اس کی تصیح کی کہ ریان کے ہونٹوں پہ مبہم مسکراہٹ آئی اس معاملے میں وہ حساس تھی۔

مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں۔" وہ اگلے ہی پل وہ مسکراہٹ پھر سے معدوم ہوئی۔

تم ایک وقت میں کتنوں کو بچا سکتی ہو، آخر کو تمہیں ایک آرمی چاہیئے ہو گی" اور میں تمہیں دے سکتا ہوں۔" ریان اس کو مشورے سے نوازتا ہوا بولا،

حنہ نے پرسوچ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا۔ایک طرح سے وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔ایک وقت میں وہ دو جگہوں پہ نہیں ہو سکتی تھی۔

ریلیکس میں بچوں کی بات نہیں کر رہا۔" وہ اس کے ناسمجھی سے دیکھنے پہ" اپنا الگ ہی مطلب نکالتا ہوا معنی خیزی سے بولا کہ حنہ سٹپٹا اٹھی۔

شٹ اپ۔" رکھائی سے کہتی ہوئی وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔"

کہاں جا رہی ہو؟" اس کو جاتا دیکھ وہ بے ساختہ پکار بیٹھا۔"

”لاؤنج میں جارہی ہوں تم رہو یہاں۔“حنہ اتنا کہہ کے جانے کو تھی جب ریان ایک جست میں اٹھتا ہوا دروازہ بند کرکے اس کے مقابل کھڑا ہوا۔

”مجھ سے بات کیوں نہیں کرتی۔“وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

”کیونکہ مجھے بات کرنے کا شوق نہیں۔“وہ اسی انداز میں بولی۔

”بس دیکھنے سے ہی کام چلاتی ہو کیونکہ تمہارے مطابق تمہیں میری آواز بھی سنائی نہیں دیتی۔“اس کے ہاتھ سے لیپ ٹاپ پکڑے وہ آنکھوں میں چمک لیے بولا کہ حنہ کا دل ایک دم زوروں سے دھڑکا۔

”مجھے دیکھنے کا بھی شوق نہیں، خاص طور پہ جانور۔“حنہ اس کو سلگتی آگ میں ڈالے مزے سے بولی کہ ریان نے سرد نگاہوں سے گھورا۔

ریان اس کو مزید کچھ کہتا جب حنہ کا فون بجنے لگا۔ لیام کال کررہا تھا۔

”ادھر ہی رہ کے اپنا کام کرو، میں ڈسٹرب نہیں کروں گا۔“ریان روم لاک کرتا ہوا بولا اور بیڈ پہ دوبارہ نیم دراز ہوا۔

حنہ بنا کوئی جواب دیئے لیام کی کال ریسیو کرتی اس سے بات کرنے لگی جو اس کو پیپرز میں موجود مزید انفارمیشن دے رہا تھا۔

حنہ سنجیدگی سے کمرے میں موجود صوفے پہ بیٹھی اپنے کام سرانجام دینے لگی اور اپنی بات کے مطابق ریان نے اس کو ڈسٹرب نہیں کیا تھا بلکہ موبائل میں خود مصروف رہا تھا۔

اس نے ساشا سے وہ پیپر چرایا تھا جس میں شپ منٹس کی ڈیٹیل موجود تھیں، اس پہ کوڈز تھے جن کو لیام حل کر سکتا تھا۔ان پیپرز میں اسلحہ ،ڈرگز، ٹریفیکنگ کی ساری ڈیٹیلز تھیں جو وہ کل میٹنگ میں شئیر کرنے والا تھا۔

مشہور و معروف بزنس مین جو باہر سے شرافت کا لبادہ اوڑھے ہوئے تھے ان کی تمام معلومات موجود تھیں یہاں تک کہ ان کے گھر کے پتے اور ٹائمنگ، لوکیشن سب کہ کون سی ڈیل کب اور کہاں ہونے والی تھی۔ڈارک ویب پہ بہت سی معلومات پہلے موجود ہوتی تھیں لیکن کئی فائلز وہاں کرپٹڈ اور

کوڈنگ کے ساتھ تھیں، لیام کمپیوٹر سسٹم میں ماہر تھا تو حنہ کو اس کی وجہ سے کافی مدد مل جاتی تھی۔

اب ان سب ڈیٹس اور جگہ کے حساب سے حنہ کو کام کرنا تھا۔ لیام اس کو ساری تفصیلات بھیج چکا تھا۔

کیا تم اس کو جانتے ہو؟" حنہ نام پڑھتے پڑھتے رکی تو ریان کو مخاطب کر کے" پوچھنے لگی۔

ہاں یہ جاپان کی آرگنائزیشن ہے۔۔" ریان نام دیکھتا ہوا بولا تو حنہ واپس" صوفے پہ جانے کے بجائے اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔

یاکوزا! ٹریفکنگ میں زیادہ ہاتھ ان کا ہوتا ہے، ان کو ہینڈل کرنا مشکل ہو" گا۔" ریان اس کی ریسرچ دیکھتا ہوا بولا۔

لیکن ناممکن تو نہیں ہے نا۔" حنہ بھی سنجیدگی سے بولی، ریان کو اس کی ول" پاور بہت اٹریکٹ کرتی تھی، وہ بغور اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔

میں نے اکیڈمی میں دیکھا تھا ایک دو کو لیکن ان کے بارے میں زیادہ جانتی" نہیں تھی۔" حنہ اپنے بالوں کو چہرے سے پیچھے کرتی ہوئی بولی۔

ان کے پرانے باس کو ہم نے اساسن کیا تھا۔" ریان سکون سے بولا کہ حنہ" نے اچھنبے سے اس کو دیکھا۔

کس کے کہنے پہ۔۔؟" اس سوال پہ ریان کے ہونٹوں پہ مدھم سی" مسکراہٹ آئی۔

(Information is money) "انفارمیشن از منی۔۔"

وہ آنکھ دبا کے بولا جس پہ حنہ آنکھیں گھما گئی۔ اتنی آسانی سے نہیں بتایا جاتا تھا کہ انہوں نے کس کے کہنے پہ اساسن کیا تھا، بہت کم ہوتا تھا کہ کوئی ڈائریکٹ ان کو اساسن کا کانٹریکٹ دیا کرتا زیادہ تر پرائویٹ نمبرز سے کانٹیکٹ کیا جاتا تھا۔

حیرت ہے مجھے ان کے بارے میں معلومات نہیں تھی۔" وہ خود سے" بڑبڑائی۔

خطرناک تنظیموں میں سے ایک ہے، ان کو دیکھنے سے ہی معلوم ہو جاتا ہے "
کہ یہ کس گینگ سے ہیں، یاکوزا کے میمبرز کی یہ چھوٹی انگلی کٹی ہوتی ہے۔"
ریان نے اس کو اپنی چھوٹی انگلی دکھاتے کہا۔ لیکن اس کے چہرے کے
تاثرات میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

ان کا مین کام کیا ہے؟" حنہ خود حیران تھی کہ وہ اتنی معلومات رکھتی تھی "
اور ان کو یاکوزا کے بارے میں علم نہیں تھا۔

ڈرگز، ٹریفکنگ، خاص طور پہ لڑکیوں کی۔" ریان سیدھا لیٹتے ہوئے اس کو "
بتانے لگا۔

توتم لوگوں کو ہی کیوں اساسن کا کانٹریکٹ ملا تھا، جاپان کے اساسن کو کیوں "
نہیں؟" حنہ نے اس کی طرف دیکھتے پوچھا جو پہلے ہی اس کو جانے کن
نگاہوں سے گھور رہا تھا۔

رشیا اور اٹلی میں بیسٹ اساسن ٹرین ہو کے آتے ہیں اور ویسے بھی وہ جاپان "
کی آرگنائزیشن ہے لیکن صرف جاپان کی حد تک محدود نہیں، یو ایس، کوریا

اور بھی بہت سی ممالک میں یہ ہوتیں ہیں، جاپان سے زیادہ ترشپ منٹس یو ایس تک جاتی ہیں تو ہمیں یو ایس کا کانٹریکٹ ملا تھا۔" ریان نے تفصیل بتائی

توحنہ نے اثبات میں سر ہلا یا۔

"ریبلز کو جانتی ہو؟" ریان نے اس کے سنجیدہ چہرے پہ نظر ڈالتے ہوئے کہا، حنہ نے اثبات میں سر ہلا یا۔

"میں ڈائمنڈ بزنس چلاتی ہوں اور مجھے ریبل کا معلوم نہیں ہو گا!" حنہ تمسخرانہ مسکراہٹ لیے بولی۔

"مجھے لگا تمہارا اب تک ان سے سامنا نہیں ہوا۔" ریان سرسری سا بولا حنہ نے نظرانداز کیا کیونکہ اس کا سامنا واقعی نہیں ہوا تھا ان سے۔ وہ بس جانتی تھی ان کو اور جلد ہی وہ ان سے ڈیل کرنے والی تھی۔

آدھی رات کے بعد جا کے حنہ پہ نیند کا غلبہ چھایا تو اس نے اپنا کام وائنڈ اَپ کیا جبکہ ریان ابھی بھی اسی انداز میں لیٹا موبائل میں مصروف تھا۔

تم ادھر سکون سے سو سکتی ہو۔۔"اس کو دوبارہ اٹھتا دیکھ ریان سنجیدگی سے" بولا۔حنہ چیزیں سائیڈ پہ رکھتی ہوئی نیم دراز ہوئی کیونکہ شاید ریان کا سونے کا پلین نہیں تھا۔دامیر اور ریان بہت کم سوتے تھے۔

کل میٹنگ سے پہلے تم واپس چلی جانا تمہیں جو چاہئے تھا وہ مل گیا ہے۔"" اس نے ابھی آنکھیں بند کی ہی تھیں کہ ریان کی آواز پہ جھٹکے سے دوبارہ کھولیں اور نا سمجھی سے اس کو دیکھنے لگی۔

"کیوں۔۔۔؟"

میکس یہاں ہونگے اور یقیناً تم نہیں چاہو گی کہ وہ تمہیں خود یہاں سے" جانے کو کہیں۔"ریان نے سنجیدگی سے کہا کہ حنہ نے اپنا رُخ اس کی جانب کیا۔

ان کو بتائے گا کون؟"انداز تنبیہی تھا کہ ریان بے ساختہ قہقہہ لگا اٹھا۔"

تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہیں یہاں رکنے دوں گا؟"ریان کا انداز چیلنجنگ" تھا کہ اب کی بار حنہ ہلکا سا ہنسی۔

دیکھتے ہیں۔۔" ریان اتنا بولا اور دامیر کی کال آنے پہ اس کو سننے لگا۔حنہ" بالکل بھی یہاں سے نہیں جانے والی تھی۔ایک دو کو تو وہ کل ہی ٹپکانے والی تھی اور پھر ساشا کا کام بھی تمام کرنا تھا وہ بھی میکس کے سامنے ہی تا کہ ان کو معلوم ہوتا کہ حنہ کیا کر سکتی تھی۔

کل براٹوا کا ہیڈ بننے سے پہلے ہی قبر میں جانے والا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کا وقت بیتا اور صبح کا سورج منڈلانے لگا۔

مندی مندی آنکھیں کھولے اس کی سب سے پہلے نگاہ ہی دامیر کی پشت پہ گئی جو فون پہ کسی سے بات کر رہا تھا۔کمرے میں ابھی بھی نیم اندھیرا سا تھا۔ صبح ہو چکی تھی اور شاید وہ دیر سے اٹھی تھی۔روم میں کلاک نہیں تھا تو سائیڈ ٹیبل پہ موجود اپنا موبائل اٹھائے دیکھا تو صبح کے نو بج رہے تھے۔وہ معمول سے ہٹ کے لیٹ اٹھی تھی۔

آہٹ پہ دامیر نے پیچھے مڑ کے دیکھا، علینا کو جاگتے دیکھ فون پہ الوداعی کلمات کہتے موبائل وہیں سائیڈ پہ رکھا اور اس کی جانب بڑھ گیا۔

مارننگ پرنسیس۔۔" وہ مسکراتا ہوا بولا اور اس کے ماتھے کو چھوا۔ اس کے " چہرے پہ سرخی چھائی تھی اور نگاہیں جھکا رکھی تھیں۔

وہ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن ابھی کچھ بھی کہنے کی ہمت نہیں تھی اس میں۔ ابھی وہ دماغی طور پہ اس رشتے کو مزید آگے بڑھانے کو تیار نہیں تھی یہ بات وہ پہلے بھی کر چکی تھی لیکن دامیر کی پیش قدمی سے سب پسِ پشت ڈل گیا تھا۔ وہ خائف تھی اس سے لیکن اس کا بھی فائدہ نہیں تھا کل رات اس نے بہت بار اعتراف محبت کیا تھا کہ علینا اس کی محبت کے آگے ہار مان چکی تھی۔ اس کی باتوں سے ہی نہیں اس کی آنکھیں، اس کا انداز واضح کرتا تھا کہ وہ علینا کی پرواکرتا تھا۔ وہ چاہ کے بھی جھٹلا نہیں پا رہی تھی۔

وہ ہر چیز پہ آنکھ بند کر کے شروع میں ہی یقین کر لیتی اگر کبھی دل میں دامیر کو دیکھتے ہی کوئی جزبہ پیدا ہوتا لیکن ایسا نہیں ہوا تھا۔ اس کے برعکس اب وہ

دامیر کو دل کے قریب محسوس کرنے لگی تھی۔ دامیر کے ساتھ وقت گزارنا اچھا لگنے لگا تھا۔

فریش ہو جاؤ پھر ناشتہ کرتے ہیں۔''اس کے ناک کو لبوں سے چھوتے ہوئے بولا تو بنا کچھ کہے وہ بیڈ سے اترتی باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

دامیر فریش ہو چکا تھا تبھی اپنی ٹی شرٹ نکالے پہننے لگا۔ ناشتے کے بعد اس کو ریان کے پاس جانا تھا۔

وہ ابھی باہر آئی ہی تھی کہ ناک کے نتھنوں سے مردانہ خشبو ٹکرائی لیکن دامیر کمرے میں موجود نہیں تھا۔ بالوں میں برش پھیرے وہ کیچن تک آئی جہاں وہ ہمیشہ کی طرح چارمنگ پرسنیلٹی لیے ناشتہ بنانے میں مصروف تھا۔

علینا کتراتی ہوئی ایسے ہی لاؤنج کے صوفے پہ بیٹھ گئی۔ حنہ کی شادی پہ انکل میکس نے کہا تھا کہ وہ اس کے پاس رکیں گے لیکن انہوں نے دوبارہ اس سے رابطہ ہی نہیں کیا تھا۔

ابھی وہ انہی کو سوچ رہی تھی جب دامیر کی آواز پہ چونک اٹھی، وہ اس کو ڈائننگ ٹیبل پہ بلا رہا تھا۔ علینا گہرا سانس بھر کے اٹھی۔

"ناشتے کے بعد مجھے کسی ضروری کام سے جانا ہے تو شام تک واپس آجاؤں گا۔ ڈریک یہی ہو گا گھر میں۔ میں تمہیں کال کرتا رہوں گا ٹھیک ہے، گھبرانا نہیں۔" دامیر ناشتے کے دوران اس سے نرمی سے بولا جس پہ علینا نے محض سر ہلایا۔ دامیر محسوس کر چکا تھا کہ وہ اس سے زیادہ بات نہیں کر رہی تھی شاید وجہ گزری شب وصل تھی۔

"علینا کچھ ایسا ہے جو تم مجھے کہنا چاہتی ہو؟" دامیر کے نرمی سے اس کو مخاطب کرتے پوچھا کہ وہ نفی میں سر ہلا گئی۔

دامیر نے کچھ نہ کہا بس خاموش نظروں سے اس کو دیکھنے لگا جس سے وہ نروس ہونے لگی۔

"دامیر۔۔" علینا نے مدھم سا پکارا کہ دامیر کے ہونٹوں پہ ہلکی مسکراہٹ در آئی۔

"یس مائی لوِ!"

"ہماری شادی کو کافی عرصہ ہو گیا ہے نا اور تم نے بتایا تھا کہ ہم ہنی مون پہ بھی گئے تھے تو کیا تم پہلے بھی مجھ سے اتنی محبت کرتے تھے؟" وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کیا کہے اور کیا نہ، عجیب کشمکش کا شکار تھی۔ پہلی بات پہ اس نے اثبات میں سر ہلایا جبکہ دوسری بات پہ دامیر نے بنا کوئی تردد کیے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں، پہلے میں تم سے اتنی محبت نہیں کرتا تھا کیونکہ مجھے اب تم سے عشق ہونے لگا ہے۔۔" وہ ایک جزب کے عالم میں بولا کہ علینا اپنی نگاہیں جھکا گئی۔

"پہلے تم بھی مجھے نہیں چاہتی تھی وہ تو اب تمہیں میری قدر ہونے لگی ہے۔۔۔" دامیر کی شکوہ کناں آواز پہ علینا نے سر اٹھا کے اس کو دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔

"علینا میں جانتا ہوں تم کیا سوچ رہی ہو، ہم ہزبینڈ وائف ہیں تم کھل کے مجھ سے بات کر سکتی ہو۔ تم ابھی مینٹلی پرپیئر نہیں تھی اس شادی کو لے کے کیونکہ تمہارے لیے سب نیا ہے، انجانا ہے لیکن میں تم سے سنسئیر ہوں اور یوں اپنے رشتے کو لٹکانا نہیں چاہتا تھا۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور جب سے تمہیں دیکھا ہے تب سے لیکن اب کم از کم میں تمہیں الگ کمرے میں سونے کی اجازت نہیں دے سکتا۔۔" دامیر نے رسان سے اس کو سمجھانا چاہا تا کہ وہ ان دونوں کے رشتے کو سمجھے۔

"ایک اور بات۔ ہاں پہلے ہم کبھی اتنا قریب نہیں آئے تھے اس بات کو لے کے زیادہ نہ سوچو۔ پہلے کی بات اور تھی لیکن اب میں چاہتا ہوں ہماری زندگی پھر سے نارمل ہو جائے۔" اس نے اپنی بات کو جاری رکھتے نپے تلے انداز میں کہا تا کہ وہ ان کے رشتے کو لے کے کچھ غلط نہ سوچے۔ جھجھک و حیا کے مارے علینا کے ناکردہ سوال کا جواب دامیر بخوبی دے چکا تھا۔

وہ کوما سے نکلی تھی اور مینٹلی سٹریس بھی تھا تو اس کے زہن میں عجیب خیالات آ سکتے تھے جیسے "اگر یہ محبت کی شادی تھی تو ان میں دوری کیوں تھی"، "ہو سکتا ہے کہ کوما سے ٹھیک ہونے کے بعد دامیر اس سے سب ڈرامہ کر رہا ہو اور اسی لیے میکس اس کو وقت نہیں دیتے شاید کہ اس کی زمہداری سے پیچھے ہٹنا چاہتے ہوں۔" ان سب الجھنوں میں وہ پھنس سکتی تھی لیکن دامیر کی بات پہ وہ کچھ ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگی۔ وہ اس کے چہرے کے تاثرات سے کچھ اخذ نہ کر پایا تبھی بولا۔

"کیا تمہیں برا لگا میرا قریب آنا؟" اس کے براہ راست ایسے سوال کرنے پہ علینا جھینپ گئی، اسے بری طرح شرم کا دورہ پڑا کہ وہ اپنا سر دوبارہ نہ اٹھا سکی۔

"علینا۔۔۔!" دامیر کی سنجیدہ آواز پہ اس نے نگاہ اٹھائی جو استفہامیہ نگاہوں سے اس کو دیکھ رہا تھا۔

"جواب دو۔"

"نہیں میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔" وہ خفیف سی ہوتی بولی کہ اس کے رخسار گلنار ہونے لگے۔

"کیا تم خوش ہو؟ اگر تمہیں برا لگا تو میں تم سے ابھی سوری کرنے کو تیار ہوں۔" دامیر نے اپنائیت سے اس کے ہاتھ پہ دباؤ ڈالتے کہا کہ علینا گڑبڑا گئی، وہ کیسی مشکل میں ڈال رہا تھا اس کو۔

"ایسی بات نہیں ہے دامیر میں بس الجھ گئی تھی۔" دامیر کے چپ ہوتے ہی وہ تیزی سے بولی مبادہ وہ واقعی ایسا نہ سمجھے۔

"تو کیا میں اب تمہیں اچھا لگتا ہوں؟" اس کا چہرہ ٹھوڑی سے تھامے اپنے قریب کرتے دامیر نے گھمبیر لہجے میں پوچھا کہ علینا کے چہرے پہ سرخی چھانے لگی، وہ کیسے سوال کر رہا تھا۔

"تم اچھے ہو دامیر، تم میرا بہت خیال رکھتے ہو۔" اپنے چہرے پہ موجود اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتے علینا اعتراف کرتی ہوئی بولی کہ دامیر نے مسکراتے اس کے ہونٹوں کو چھوا۔

دامیر کے بے باک اظہار پہ علینا گلنار ہوئی اور دوبارہ ناشتے کی طرف اپنی توجہ مرکوز کی۔

حنہ کب تک واپس آئے گی؟" اس کے اٹھنے پہ وہ بے ساختہ بولی۔ "

میرے ساتھ ہی آجائیں گے دونوں، اپنا خیال رکھنا، میں چینج کر کے آتا" ہوں۔" اتنا کہہ کے دامیر واپس کمرے کی جانب چل دیا، علینا کے ہونٹوں پہ خود بخود ایک شرمگین مسکراہٹ آگئی، دامیر نے ٹھیک کہا تھا اب وہ بھی اس کو پسند کرنے لگی تھی۔

اور دامیر یہی تو چاہتا تھا کہ وہ اس کو اپنی محبت، دیوانگی کا عادی بنائے تاکہ وہ اس سے چاہ کے بھی دور نہ جا پائے۔

ڈارک گرے پینٹ شرٹ میں دامیر چلتا ہوا آیا جس کی ویسٹ پہ گن ہولڈر موجود تھا، علینا گن کو دیکھتے کبھی کبھی سہم جاتی تھی کہ جانے ان کو گن، سکیورٹی کی کیا ضرورت تھی۔

میں جارہا ہوں، میسج کرتی رہنا۔" اس کا ہاتھ تھامے اپنے مقابل کرتے سینے سے لگایا اور ماتھے کو چوما، علینا مسکراتی ہوئی علیحدہ ہوئی۔

وہ جا چکا تھا، گھر اب مکمل خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا اور ایسے میں علینا اطراف میں دیکھنے لگی جیسے کچھ کرنے کو ایکٹوٹی مل جائے لیکن سوائے اپنے ناشتے کی پلیٹس کیچن میں رکھنے کے اس کو کوئی کام نہ ملا۔

خالی گھر میں کچھ کرنے کو نہیں تھا، دامیر کے ہوتے ہوئے کام نہ بھی ہو تو بس اسی کو دیکھنے سے کام چلا سکتی تھی۔ ڈریک سے وہ کیا بات کرتی، اسے توریان سے خوف آتا تھا وہ تو پھر ان کا گارڈ تھا۔

کچھ نہ سوچتے ہوئے وہ کمرے میں ہی آگئی اور کمرے میں پھر وہی خوشبو کا احساس ہوا جو دامیر سے آتی تھی، اور کل اس خوشبو کو اس نے بالکل قریب سے محسوس کیا تھا جیسے وہ اس میں ہی سما گئی ہو۔

میں سونے لگی ہوں۔" اس نے دامیر کو میسج ٹائپ کر کے بھیجا جو ابھی شاید ڈرائیو کر رہا ہو۔

سویت ڈریمز لو۔" اس کا فوراً جواب موصول ہوا کہ ایک خوبصورت " مسکراہٹ لیے اس نے خود کو آئینے میں دیکھا جہاں اس کی نظر اپنی گردن پہ گئی۔ دامیر کو گردن کا بوسہ لینا کتنا پسند تھا۔ اس نے ہلکے سرخ نشان پہ اپنی انگلی پھیری کہ شرم سے رخسار لالی چھلکھانے لگے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس کی جب آنکھ کھلی تو ایک بار پھر خود کو ریان کے نزدیک پایا جبکہ وہ جاگ رہا تھا اور خود وہ اس کے بازو کے حصار میں موجود تھی۔ اپنی پوزیشن سمجھ آنے پہ وہ ہڑ بڑا کے اس سے دور ہوئی۔ نیند میں وہ کیسے اتنی بے اختیار ہو سکتی تھی۔

ریان ابھی بھی اپنے موبائل میں مصروف سا نظر آیا، آنکھیں مسلتی ہوئی اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی۔ ریان سیاہ بنیان میں ملبوس تھا یعنی وہ رات کو سویا تھا۔ بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے وہ باہر نکلی اور سائیڈ ٹیبل پہ موجود کریڈل اٹھاتے ریسیپشن پہ کال کرنے لگی تا کہ ناشتہ منگوا سکے۔

تم یہ بے وقوفی واقعی کرو گی۔۔" ریان ناگوار لہجے میں بولا جس کو حنہ نے نظرانداز کیا اور آرڈر دینے لگی، آرڈر کرتے وقت اس نے اپنے ہزبینڈ کا ذکر لازمی کیا کہ ان کو معلوم ہو جائے کہ وہ ہزبینڈ کے ساتھ موجود ہے اور خود کیچن میں چلی آئی کہ کچھ اچھا سا بنا سکے۔ تھوڑا بہت ناشتے کا سامان موجود تھا جس سے وہ دونوں اچھا ناشتہ کر سکتے تھے۔

ریسیپشن پہ کال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ جتا سکتی کہ رات کو وہ پارٹی میں موجود نہیں تھی اور یہاں اپنے ہزبینڈ کے ساتھ تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ریان کے بارہا کہنے پہ جب حنہ نا مانی تو وہ مزید کچھ نہ بولا لیکن اس نے حنہ کو تنبیہہ کی کہ وہ وہاں اپنی شناخت چھپا کے جائے گی، اور چہرے پہ ماسک رکھے گی تاکہ کسی کو علم نہ ہو کہ وہ اس کی بیوی تھی۔ حنہ تیار تھی ویسے بھی اس نے نظر ہی رکھنی تھی سب پہ۔۔

مجھ سے زیادہ دور نہیں لیکن تھوڑی فاصلے پہ موجود رہنا تاکہ تم میری" نظروں کے سامنے رہو۔"اس کی جیکٹ کو آگے سے صحیح کرتے ہوئے اپنے الفاظ پہ زور دیئے بولا۔

میں جانتی ہوں اپنا آپ سنبھالنا۔۔" وہ بھی اس کو جتاتی ہوئی بولی کہ ریان" نے جھکتے ایک شرارت کی کہ حنہ نے فوراً اس سے فاصلہ بنایا۔

مجھ سے فری نہ ہوا کرو۔" وہ ناگواری سے بولی اور اپنا بیگ پکڑتی ہوئی لفٹ" کی جانب بڑھی تاکہ میٹنگ میں جانے سے پہلے وہ اپنی چیزیں ریان کی گاڑی میں رکھ سکتی۔

ریان اس کے پیچھے ہی دامیر سے بات کرتا ہوا آرہا تھا۔ حنہ چیک آؤٹ کرتی باہر کی جانب بڑھی جہاں اس کی بائیک بھی موجود تھی۔ اپنا ہیلمٹ پکڑتے اس کو پہنا تب تک ریان بھی باہر آچکا تھا۔ بائیک پہ سوار ہوتے اس نے ریان کو اشارہ کیا اور وہاں سے روانہ ہوئی۔

ریان گاڑی کی سپیڈ تیز کرتا اس سے آگے تھا۔ عین وقت پہ میٹنگ کی لوکیشن بدل دی گئی تھی وجہ ساشا پہ کل رات کو حملہ ہونا تھا۔

لوکیشن کا میسج ان کو مل گیا تھا۔ حنہ ریان کے پیچھے ہی بائیک چلا رہی تھی جب ایک موڑ پہ ریان کی گاڑی مڑتے ہی حنہ کی بائیک کو جھٹکا سا محسوس ہوا جیسے ٹائر پنکچر ہوا ہو۔۔ اس نے فوراً بائیک روکی اور پیچھے گردن گھماتے چیک کرنے لگی، پیچھے کا ٹائر ٹھیک تھا پھر آگے کو جھکتے دیکھنے لگی ساتھ ہی اس نے چوکنا ہوتے ایک ہاتھ اپنی ٹانگ کی طرف بڑھایا تاکہ گن نکال سکے کیونکہ بیچ رستے میں اچانک بائیک میں خرابی اتفاق نہیں تھا۔ ابھی اس نے گن ہاتھ میں لی اور سیدھی ہوئی تھی کہ اچانک گردن پہ چبھن ہوئی۔ وہ ایک ٹریپ میں پھنس چکی تھی۔ گردن تک ہاتھ لے کے گئی تو وہاں ایک ڈاٹ چبھا تھا جس کے آگے انجیکشن کی نیڈل موجود تھی، اس نے کھینچ کے نکالا اور آس پاس فوراً دیکھا۔ انجیکشن جو بھی تھا وہ اثر چھوڑنا شروع کر چکا تھا۔

حنہ نے اپنا موبائل نکالے فوراً ریان کو کال کرنا چاہی لیکن بائیک سے اترتے ہی اس پہ غنودگی چھانے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ریان جب موڑ لے کے آگے بڑھا تو اس نے حنہ کی بائیک پیچھے نہ دیکھی، تھوڑا آگے گیا اور بیک ویو مرر سے دیکھا لیکن حنہ نہیں تھی پیچھے۔ الجھن لیے اس نے بنا کوئی دیر کیے گاڑی کا یو ٹرن لیا جو آگے ہی تھا۔

ریان وہاں پہنچا جہاں اس نے حنہ کو دیکھا تھا اپنے پیچھے لیکن وہ نہیں تھی۔

"ہو گیا کام، اٹھا لے گئے میری بیوی کو۔" وہ بڑبڑایا اور فوراً موبائل نکالے اس کی لوکیشن ٹریس کرنے لگا۔

"چلتے ہیں اپنی لوکیشن پہ۔" اتنا کہہ کے وہ اپنی گاڑی میں بیٹھا اور جہاں جانا تھا وہیں کی راہ گاڑی دوڑائی۔ دامیر وہیں پہنچنے والا تھا۔

یہ ایک کافی وسیع بلڈنگ تھی اور فائیو سٹار ہوٹل۔ ریسیپشن پہ انہوں نے نہیں جانا تھا، ڈائریکٹ ان کو بیسمنٹ کی طرف بڑھنا تھا۔

بیسمنٹ میں پہنچتے اس کو دامیر مل گیا جو چہرے پہ پتھریلی تاثرات سجائے سب دیکھ رہا تھا۔ یہ ایک آکشن حال کی طرح ہی لگ رہا تھا، سامنے ایک چھوٹا سا سٹیج بنایا گیا تھا اور اس پہ ایک پروجیکٹر سیٹ تھا۔ حال میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پہ ٹیبل سیٹ کیے گئے تھے جن کے گرد کرسیاں موجود تھیں۔

سوٹڈ بوٹڈ ہر مافیا کے لوگ یہاں موجود تھے۔ ایک عجیب وحشت بھرا ماحول بنا تھا، ہر کوئی اسلحہ لیس تھا، ہر مافیا کا آدمی اپنے ساتھ گارڈز کے ساتھ موجود تھا۔ دامیر اور ریان بھی ایک کونے میں لگے ٹیبل پہ بیٹھ گئے، میکس ان کے ساتھ نہیں تھے وہ ان سے الگ ہی نظر آئے۔

حنہ۔۔۔؟" دامیر نے ریان سے پوچھا جس پہ اس نے ساشا کی جانب اشارہ کیا۔ "اٹھا کے لے گئے۔" وہ لاپرواہ انداز میں بولا۔ دامیر جانتا تھا کہ اب وہ کیا کرنے والا ہے کیونکہ ریان کو معلوم تھا کہ حنہ یہیں تھی۔

سب بیٹھے تھے لنگڑاتا ہوا اسا شاوہاں اپنے گارڈز کا سہارہ لیتے ہوئے سٹیج پہ چڑھا، اس کی گردن کے گرد پٹی دیکھے سب کے ہونٹوں پہ ایک معنی خیز مسکراہٹ تھی۔

یہ برٹوا کا ہیڈ بنے گا۔۔" ایک مردانہ آواز پہ حال میں دبی دبی ہنسی گونج اٹھی۔

تم بیٹھو میرے جانے کا وقت ہو گیا، مجھے گائیڈ کرتے رہنا۔" ریان دامیر کے کندھے پہ ہاتھ رکھتا ہوا بولا تو دامیر نے اثبات میں سر ہلایا، ریان کے اٹھتے ہی دامیر نے اپنا موبائل سامنے کیا اور یہاں کا نقشہ کھولا جس میں اسے ریان کی لوکیشن شو ہو رہی تھی۔ اس نے حنہ کی لوکیشن کا کوڈ لگایا تو اس اسی بلڈنگ میں شو ہوئی۔

بیسمنٹ میں ہی یا اس سے باہر۔۔؟" ریان کی آواز ائیر پیس میں سے گونجی۔ ریان پچھلے گیٹ سے باہر نکلا تھا اور یہاں موجود آدمیوں کو ٹپکاتے پوچھنے لگا۔

بیسمنٹ ایریا میں ہی،، آگے جا کے لیفٹ ہونا وہاں تین رومز ہیں، درمیان والے میں حنہ موجود ہے۔" ریان اس کی بات سنتا ہوا سر ہلاتے اس کے بتائے ہوئے رستے کی طرف بڑھا۔

"میری حالت پہ ہنسنے کی ضرورت نہیں ہے، یہ جس بھی (گالی) نے کیا ہے اس کو تو میں یہاں سب کے سامنے مزا چکھانے والا ہوں۔ جس کا تماشا تم سب بھی انجوائے کرو گے۔" سب کی ہنسی کی آواز پہ ساشا نے زخمی شیر کی طرح پھبرتے ہوئے کہا کہ سب کے چہروں پہ چمک ابھر آئی۔

ساشا یہاں سب کے سامنے بدلہ لینے والا تھا اس کا مطلب سب جانتے تھے۔

"یہاں پہ آنے کی وجہ تم سب کو معلوم ہے کہ میں براٹوا کو ٹیک اوور کرنے والا ہوں، جس کی جو ڈیلینگ ہے مجھ سے وہ دوبارہ ہو گی اور اس کی دگنی قیمت پہ۔ میرے باپ کے مرنے کے بعد یہ سب میرا حق ہے کہ میں براٹوا کو ٹیک اوور کروں۔ کیا کسی کو کوئی اعتراض ہے؟" ساشا نے کرسی پہ بیٹھتے ہوئے اپنی بات شروع کی اور حال میں ایک نظر دوڑائی۔

مجھے ہے۔۔۔"کیلیفورنیا کے ایک ڈان نے فوراً اپنا ہاتھ بلند کرتے سکون "

سے کہا کہ سب کی نگاہ اس کی جانب اٹھی۔

ایک بچیس سالہ لڑکا اب مافیا چلائے گا جس کو بس عیاشی کرنی ہے۔۔۔"وہ "

اپنا مدعا بیان کر رہا تھا، اس کی بات پہ کئی لوگوں نے تائید کی اور باری باری اپنا

ہاتھ بلند کرنے لگے جن میں میکس بھی شامل تھے۔ دامیر پرسکون انداز میں

اس کی بکواس کو سن رہا تھا جبکہ دوسری طرف ریان ائیر پیس سے ساشا کی

آواز سنتے گالیوں سے اس کو نواز رہا تھا۔

کتے کا ایک دن آتا ہے وہ آج ہے، بھونک لے بس پھر آتا ہوں تیرے "

پاس۔۔"ریان بڑبڑاتا ہوا اس جگہ پہنچ گیا تھا جہاں تین کمرے موجود تھے،

پہلے کمرے کو چھوڑے وہ دوسرے کمرے کی طرف بڑھا تو وہ خالی تھا۔۔۔

دامیر حنہ یہاں نہیں ہے۔۔"ریان کی سرد آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی "

تو دامیر ہلکا سا مسکرایا۔

ہاں وہ یہاں سامنے موجود ہے۔" دامیر کے سکون سے کہی جانے والی بات "
پہ ریان دامیر کو گالی سے نوازتا ہوا واپس بڑھنے لگا۔ اگر وہ پہلے ہی بتا دیتا تو
یہاں اتنے بندوں سے لڑنا نہ پڑتا جو یہاں گارڈز موجود تھے۔
کس حالت میں ہے وہ؟" ریان گن واپس ہولڈر میں ڈالتا ہوا بولا۔ "
فریش، ہونٹ کا کنارہ پھٹا ہے بس، اس کی خیر ہے وہ بدلہ لینے والی ہے، "
ہوش میں ہے۔۔" دامیر اس کو تفصیل سے نوازتا ہوا بولا ریان واپس
بیسمنٹ میں چلا آیا جہاں ساشا کی اس کی طرف نظر اٹھی۔
ریان کی نظر دائیں جانب کے دروازے کی طرف اٹھی جہاں سے دو لوگ
حنہ کو کرسی پہ باندھے لا رہے تھے، بظاہر وہ بیہوش نظر آ رہی تھی اور بال بھی
بکھر گئے تھے۔ ریان نے سختی سے اپنا جبڑہ بھینچا، اس کی بیوی کو ہاتھ لگانے کا
مطلب انہوں نے موت کو دعوت دی تھی۔ ساشا کی نظر ریان پہ ہی تھی
کیونکہ ساشا کو اب یقین ہوا تھا کہ حنہ ریان کی ہی بیوی تھی لیکن ڈیگر کا اس کو
معلوم نہیں تھا کہ یہ وہی تھی، اس کا ارادہ حنہ کو سب کے سامنے تزلیل

کرنے کا تھا تبھی اس کی اوپری جیکٹ اتری تھی، بس سیاہ ٹی شرٹ پہن رکھی تھی۔

"میرے ہیڈ ہونے پہ اگر اعتراض ہے تو وہ سب بعد میں کرنا ابھی تم لوگ میرا ارینج کیا ہوا شو تو انجوائے کر لو کیوں میکس لیو۔۔" ساشا خباثت سے حنہ کو دیکھتا ہوا بولا اور آخر میں میکس کو دیکھا اور اپنی گردن پہ ہاتھ پھیرا جہاں پٹی بندھی تھی۔ حنہ کو بالکل سامنے لا کے رکھا گیا۔ کچھ لوگوں کی ویسے ہی رال ٹپکنے لگی تھی ایک خوبصورت لڑکی کو دیکھتے میکس ضبط سے بیٹھے رہے۔ ساشا جانتا تھا کہ ریان ایک اسا سن تھا کسی کرائم آرگنائزیشن کا ہیڈ نہیں جو سب اس کی بات سنتے اور اس کے ساتھ کھڑے ہو کے ساشا کے خلاف آواز کستے۔

"ڈارک ورلڈ کا ایک رول ہے۔" اس سے پہلے کہ کوئی اور حرکت ہوتی ریان کی سرد آواز حال میں گونجی۔

سنا ہے کہ مافیا ہیڈ کو مارنے کا بعد مارنے والا اس کی جگہ لینے کا دعوی کرے تو" اسی کا انتخاب کیا جاتا ہے۔" ریان نے آہستہ سے قدم اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا، سب کی نظریں ریان پہ جمی تھیں۔ دامیر کے ہونٹوں پہ مدھم مسکراہٹ ابھری یعنی وکٹری کا وقت تھا۔

اس سے پہلے کوئی ساشا کو کور دینے کے لیے آگے بڑھتا گولی کی آواز پہ سب کی نگاہ سٹیج کی جانب گئی جہاں ساشا زمین بوس ہوا اور کرسی پہ بندھا وجود گن تھامے اپنے پیروں پہ کھڑا تھا۔

ہر ایک ہیڈ کو اس کا گارڈ کوور دینے لگا، دامیر نے جھٹکے سے اٹھتے ساشا کے ارد گرد موجود گارڈز کا نشانہ باندھا۔

ریان کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی ل، گرے آنکھیں تفخر سے چمکیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

ہر ایک کو اپنی جان کی فکر لاحق ہو گئی تھی، دامیر اور ریان ہیڈ نہیں تھے لیکن ایک اچھی آرمی رکھتے تھے، وہ اپنے کانٹریکٹ پہ کام کرتے تھے لیکن خود کے لیے ان کو کانٹریکٹ کی بھی ضرورت نہ تھی جیسے ابھی ساشا ان کے سامنے موجود تھا اور ان کا شکار تھا۔

کوئی ان کے درمیان بولنے والا نہیں تھا کہ جب وہ سب کے سامنے ساشا پہ وار کر سکتے تھے تو بنا پرواہ کیے ان کا نشانہ دوسروں کی جانب بھی ہو سکتا تھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اس حال کے گرد ماسک پہنے لوگ جمع ہو گئے جو یقیناً دامیر اور ریان کے ہی تھے جو ساشا کے آتے گارڈز سے لڑ رہے تھے۔ وہاں موجود باقیوں نے بھی فائرنگ شروع کر دی۔

ریان کا ساشا پہ حملہ کرنے کی وجہ سے ایک بھگدڑ سی مچ گئی تھی جب کچھ مافیا ڈان وہاں سے جانے لگے، اس لڑائی جنگ میں ان کا کوئی مطلب نہیں تھا۔

جبکہ دوسری طرف ہر علاقے کا مافیا اپنے گارڈ کے ساتھ چوکنا موجود تھا۔ وہ لوگ تماشبین کا کام کر رہے تھے جیسے ان کو ساشا اور ریان کے درمیان ہونے والی جنگ کا مزا آرہا ہو۔

حنہ کو سلامت دیکھتے میکس نے سکون کا سانس خارج کیا ورنہ اس کو ایسے بیہوش بے سدھ دیکھتے دل کو کچھ ہوا تھا، وہ خود ابھی فائیر نہیں کر رہے جبکہ ان کے گارڈز ان کی حفاظت کر رہے تھے۔

حنہ اپنے گرد موجود آدمیوں سے نپٹ رہی تھی جبکہ دامیر ریان کو کور دیئے وہاں نشانے باندھ رہا تھا

ریان کی گرے سرد آنکھوں میں ایک وحشت اتر آئی جیسے وہ آج یہاں قہر مچا دے گا۔

گولی لگنے کی وجہ سے ساشا کا کندھا زخمی ہوا تھا، اس نے مڑتے حنہ پہ وار کیا، اس کے آتے وار کو روکتے حنہ نے زوردار ایک مکہ رسید کیا۔ ریان کی نظر

جب حنہ کی جانب گئی تو اس نے پاس گری پسٹل اٹھاتے ساشا کی طرف پھینکی جس پہ وہ بروقت اپنا بچاؤ کر گیا۔ یہاں کوئی کچا کھلاڑی نہیں ہوتا تھا جو آسانی سے ایک چیز کی زد میں آجاتا۔

حنہ لڑکی تھی لیکن اتنی بھی کمزور نہیں کہ ساشا کی پکڑ میں پھڑ پھڑاتی رہتی۔

تیری اتنی ہمت۔۔" ساشا رشین میں اس کو گالی دیتا ہوا گردن دبوچنے لگا،"

حنہ نے اپنا دفاع کرتے تیزی سے اس کے بڑھتے ہاتھ کو دوسرے ہاتھ سے روکا اور اس کو مروڑ دیا۔ جو پچھلی درد سے نجات پائے بغیر اب ایک اور گولی کھا چکا تھا، کندھے پہ درد کا احساس بڑھنے سے وہ تڑپنے لگا۔ درد سے بلبلاتے اس کی کراہ گونجی، حنہ الٹا اس کی گردن کو اپنے شکنجے میں لیتی پورا زور لگائے اس کو نیچے بیٹھاتی چلی گئی جب ایک چیرتی ہوئی چیز اس کو ٹانگ میں پیوست ہوئی جس سے وہ ضبط سے آنکھیں میچ کے رہ گئی۔ ساشا نے پاس پکڑی ٹوٹی کرسی کی لکڑی کا ٹکرا اٹھاتے اس کے ٹانگ کے اوپری حصے میں دے مارا تھا۔

اس کی گردن چھوڑے پوری قوت سے حنہ نے چہرے پہ وار کیا اور پے در پے مکے مارنے لگی۔ اپنی تکلیف وہ تھوڑی دیر کے لیے بھلا بیٹھی۔ ساشا کے وجود میں جب سکت باقی نہ رہی تو حنہ نے اپنی ٹانگ سے وہ ٹکرا کھینچ نکالا کو گہرا زخم کر گیا تھا۔

میکس لیو کے گارڈز میکس کے ایک اشارے کے انتظار میں کھڑے تھے جبکہ دامیر اپنی گن کی گولیاں چیک کرتا اب بیسمنٹ کی مین اینٹریس کو چیک کرنے لگا۔

حنہ کو آپے سے باہر جاتا دیکھ ریان اس کی طرف بڑھا، حنہ کو پیچھے کرتے اس نے ساشا کا گریبان پکڑتے اس کو کھڑا کیا جو لڑ کھڑا گیا۔ اس کو اپنے مقابل کرتے ریان نے زوردار تمانچہ رسید کیا کہ ساشا کے بچے کچے اعصاب بھی گم گئے۔

اس کے قریب سے گزرتی ہوا بھی مجھے رقیب لگتی ہے تم تو پھر ایک گندی" نالی کے کیڑے ہو۔۔"اس کے سامنے جھکتا اس کے منہ کے اندر پستول کا بیرل کرتے بولا۔

میری بیوی پہ تو نظر رکھتے ہوئے میرے سامنے اتنی ہمت دکھائی"ریان" نے اس کے ہاتھ پہ ایک فائر کیا کہ ساشا کی چیخ گونج اٹھی۔

ایک اور نظر اور تم اپنے مرد ہونے پہ پچھتاؤ گے۔"اس کی لگائی آگ کا" جواب وہ اس حال میں اپنی وحشت پھیلائے دے رہا تھا۔سب اگلے لمحے کا انتظار کر رہے تھے کہ کب ریان ساشا کو مارے گا کیونکہ اب اس کی بچنے کی حالت نہیں تھی۔

ساشا نے اس کی عورت پہ نگاہ غلط ڈالی تھی۔ریان کی جگہ کوئی اور ہیڈ بھی ہوتا تو وہ ایسے ہی جنگ کا اعلان کر دیتا۔

ریان۔۔۔"مکے کھانے کے بعد اس میں بولنے کی سکت باقی نہ رہی تو تڑوڑ" مڑوڑ کے اس کا نام لینے لگا۔

آں ہاں ! دی سنائپر۔۔"اس کا پورا نام لینے سے پہلے ریان نے سرد لہجے" میں کہا اور اس کے چہرے کو دبوچا۔

براٹوا کو ٹیک اوور کرنے والا دی سنائپر۔۔"وہ سرگوشی میں بولا اور بنا کسی" تردد کیے پستل کی گولی اس کے منہ میں اتار دی کہ گولی کی آواز سے ایک سکتہ سا چھا گیا کمرے میں۔ ساشا کا بے جان وجود پیچھے کو جا گرا جس کی آنکھیں کھلی تھیں۔

دامیر اس کی سائیڈ پہ کھڑا حنہ کو دیکھ رہا تھا جس کے چہرے پہ تکلیف کے آثار موجود تھے۔ وہ اپنی ٹانگ پہ ابھی وزن نہیں ڈال پا رہی تھی تو دامیر نے آگے بڑھتے اس کے بازو کو اپنے کندھے پہ رکھتے سہارا دیا۔

میں براٹوا کو ٹیک اوور کرنے کا دعوی کرتا ہوں کیا ہے کسی کو اعتراض۔۔""" ریان کی سرد آواز گونجنے کے بعد دو سیکنڈز خاموشی رہی جب اگلے ہی پل ایک آواز ابھری۔

مجھے ہے۔۔" جس طرف سے آواز آئی تھی ریان نے بنا دیر کیے اپنی گن اس طرف کرتے اس شخص کو تو جہنم واصل کیا جو اعتراض کر رہا تھا۔ یہاں جتنے بھی لوگ موجود تھے وہ ان سب کو باور کروانا چاہتا تھا کہ ساشا کو مار کے وہ براٹوا کا حق دار ہے اور ابھی ایک ہی موت سے وہ یہ بھی جتا گیا کہ اس کو ساشا نہ سمجھا جائے جو سکون سے اعتراضات برداشت کر لے گا۔ جب مزید دو سیکنڈز تک کوئی نہ بولا تو ریان نے ایک فخریہ نظر حال میں دوڑائی جہاں جگہ جگہ گرے بے جان وجود پڑے تھے۔

"کسی کو نہیں گڈ۔۔" ریان کے چہرے پہ ایک فاتحانہ مسکراہٹ آئی۔

"لوگ یہ کیوں بھول جاتے ہیں میں ٹاپ اساسن ہوں۔" وہ مصنوعی افسوس کرتا ہوا بولا اور سامنے سٹیج کی طرف بڑھا۔

"ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔" سب سے پہلی آواز میکس کی طرف سے آئی۔

"لیکن یہ سب ایک میٹنگ میں طے ہو گا سنائپر، ہم ایک اور میٹنگ ارینج کروائیں گے جہاں سب کے علم میں اس بات کو لایا جائے گا کہ ساشا کی

پراپرٹی ساری ویلتھ اب ریان سناپر کی ہو گی۔"میکس نے باقیوں کی تائید چاہی تو سب نے اثبات میں سر ہلایا۔

گن کو ہولڈر میں رکھتے اس کی توجہ حنہ پہ گئی جو دامیر کے سہارے کھڑی تھی۔دامیر کو بنا کسی لحاظ کے سائیڈ پہ کرتے اس نے حنہ کو بازوؤں میں اٹھایا اور بیسمنٹ سے باہر نکلتے گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بٹھایا۔

اتار واس کو۔۔"ریان نے گاڑی کا دروازہ بند کرتے ہی کہا کہ حنہ نے" ناسمجھی سے اس کو دیکھا جو اپنی جیکٹ اتار رہا تھا۔

کیا۔۔؟" وہ استفہامیہ لہجے میں بولی جب ریان نے اس کی کارگو پینٹ کی" جانب اشارہ کیا وہ اس کا زخم دیکھنا چاہتا تھا جو لکڑی کا ٹکرا اس کی تھائی میں لگا تھا۔اپنی جیکٹ کو اس نے حنہ کے کندھے کے گرد پھیلا دیا کیونکہ اس کی خود کی جیکٹ وہ جانور اتار چکے تھے اور اس وقت وہ ہالف سلیوز شرٹ میں تھی ضرور اس کا ٹیٹو بھی سب دیکھ چکے تھے۔

"تمہارا دماغ ٹھیک ہے یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔" حنہ اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے آپے سے باہر ہوتی اس پہ غرائی کہ ریان نے آنکھیں گھمائیں۔

"زخم چیک کرنا ہے میں نے فرسٹ ایڈ دوں تمہیں۔" ریان اس کی ویسٹ کی جانب ہاتھ بڑھاتا ہوا بولا کہ حنہ نے اس کے بڑھتے ہاتھ کو جھٹکا۔

"میں کرلوں گی جاؤ یہاں سے۔۔" وہ رکھائی سے بولی کہ ریان لب بھینچ کے رہ گیا۔

"خود کیسے کرو گی تم زخم شاید سائیڈ پہ ہے تو مشکل ہو گی۔" ریان ایک بار پھر سمجھانے والے انداز میں بولا کیونکہ خون مسلسل بہہ رہا تھا اور زیادہ خون کا بہنا بھی اس کے اچھا نہیں تھا۔

"تو کیا گاڑی میں بیٹھ کے تمہیں کرنے دوں سب؟" حنہ اسی لہجے میں اس سے بولی کہ ریان کی آنکھیں چمکی۔ ان دو تین دنوں میں جتنا وہ ریان کو قریب سے دیکھ چکی تھی اس کی آنکھوں کا چمکنا ہمیشہ کچھ زومعنیت ہی لیے ہوتا تھا۔ ہونٹوں پہ مبہم سی مسکراہٹ لیے وہ اس کے قریب ہوا۔ حنہ

دوسری سائیڈ کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔اس کی زخمی ٹانگ نیچے لٹکی تھی جبکہ دوسری کو وہ فولڈ کر کے بیٹھی تھی۔

سب کچھ تو نہیں کرنے والا میں، بس چیک کروں گا۔۔'' ریان نے گھمبیر'' لہجے میں کہا کہ حنہ کے چہرے کے تاثرات بگڑے۔وہ اسی طرح کے ڈائلاگ کی امید لگائے بیٹھی تھی۔

باہر جاؤ میں کر لیتی ہوں، ضرورت پڑی تو تمہیں بلالوں گی۔۔'' فالحال کے'' لیے وہ اس کو خود سے دور کرتی ہوئی بولی۔ریان نے ایک پل اس کے چہرے کی طرف دیکھا جو چہرہ دوسری جانب کر کے بیٹھی تھی۔

میں ادھر ہی ہوں، تکلیف زیادہ ہوئی تو مجھے فوراً بلانا۔'' ریان اس سے دور'' ہوتا بولا اور باہر نکلا، فرنٹ ڈور کھولتے اس نے ڈیش بورڈ کے خانے سے فرسٹ ایکڈ باکس نکالا اور اس کو تھمایا۔

حنہ نے زخم والی جگہ سے کپڑا احتیاط سے ہٹایا تو دل جیسے خود گھبرا اٹھا۔زخم آتے رہتے تھے لیکن اس نوعیت کا پہلی بار تھا۔وہ لکڑی کا کافی چوڑا اور نوکیلا

ٹکرا تھا جو گہرا زخم کر گیا تھا۔اس کے کنارے پہ خون جمنا شروع ہوا تھا۔زخم ڈھائی سے تین انچ کا لمبا زخم تھا۔زخم کو دیکھتے اس کا ہاتھ کانپنے لگا۔ریان نے ٹھیک کہا تھا کہ اس کو تکلیف ہو گی۔

آنکھیں بند کرتے اس نے گہرا سانس بھرا اور کافی روئی لیتی وہ اس زخم کا کنارہ صاف کرنے لگی،اس کو سٹچز کی ضرورت تھی۔زخم صاف کرتے اس نے تکلیف سے آنکھیں میچیں اور اینٹی بائیوٹک لگاتے اپنی ٹانگ زرا اوپر کرتے پٹی باندھنے لگی۔اپنا ٹراؤزر زرا اوپر کرتے اس نے ٹانگ ٹھیک کی اور ریان کو آواز دی۔

مدد کروں؟"وہ جیسے اس کی پکار کے انتظار میں بیٹھا تھا فوراً دروازہ کھول "کے اس سے پوچھنے لگا۔

نہیں میں نے ہلکی سی پٹی کرلی ہے،اسٹچز کی ضرورت پڑے گی۔"اس نے "آہستہ آواز میں کہا کہ ساتھ کھڑے دامیر نے ریان کو دیکھا۔ریان کی نظر

بھی دامیر پہ گئی کیونکہ دامیر ان چیزوں میں ماہر تھا لیکن پھر دونوں نے بیک وقت نفی میں سر ہلایا۔

"ہمیں فی میل ڈاکٹر دیکھنی چاہئے۔" دامیر نے کہتے ہوئے حنہ کو دیکھا تو اس نے بھی تائیدی انداز میں سر ہلایا۔

"تم مجھے سکھا دو میں کر لوں گا۔" ریان کی بات پہ دونوں نے اچھنبے سے اس کو دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں کہ تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا۔

"برادر حوصلہ۔۔۔" دامیر نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا۔

"پہلے ڈاکٹر کی طرف چلتے ہیں، تم کنفرٹیبل ہو حنہ؟" دامیر نے پیچھے مڑتے کہا، ریان ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔

"میں ٹھیک ہوں بس سلو چلانا۔۔" وہ تکلیف ضبط کرتی ہوئی بولی۔ ریان نے اثبات میں سر ہلایا۔

"دامیر تم ڈرائیو کر لو میں حنہ کے پاس بیٹھ جاتا ہوں۔" ریان پل میں ڈرائیونگ سیٹ سے اٹھتا ہوا بولا، دامیر کے جواب کا انتظار کئے بغیر وہ حنہ کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

"میری گود میں بیٹھ سکتی ہو تاکہ تمہاری ٹانگ کو تکلیف نہ ہو۔" ریان نے اپنا بازو اس کے شانے کے گرد پھیلاتے ہوئے کہا، حنہ نے ہونق بنے اس کو دیکھا پھر آگے بیٹھے دامیر کو۔

"تمہیں اپنے بھائی کی موجودگی میں ایسی بیہودہ باتوں سے پرہیز کرنی چاہئے۔" حنہ اس کو شرم دلاتے ہوئے بولی لیکن اپنی تکلیف کا خیال کرتی ہوئی وہ ریان سے حصار میں آرام دہ پوزیشن میں بیٹھ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ پہلے اسپتال گئے تھے جہاں حنہ کی ٹھیک سے پٹی کروادی گئی تھی اور ساتھ اس نے پین کلر لے لی تھی تاکہ ابھی جو درد تھی اس میں آفاقہ ہوتا۔

ابھی گھر جاتے ہیں، علینا گھر میں اکیلی ہے اور رات بھی ہو رہی ہے تو ڈر نہ جائے۔" گاڑی میں بیٹھتے ہوئے دامیر نے کہا، حنہ اب سکون سے بیٹھی تھی۔ دامیر کی بات کی حنہ نے بھی تائید کی تو ریان نے کچھ نہ کہا کیونکہ ابھی حنہ کے لیے بھی گھر جانا ہی ٹھیک رہتا۔

حنہ نے گاڑی کے ڈور سے ٹیک لگالی تھی کیونکہ اس کو اب نیند آنا شروع ہو گئی تھی۔

"تمہیں میں نظر نہیں آیا؟" اس نے ابھی آنکھیں موندیں ہی تھیں کہ ریان کی سنجیدہ آواز پہ اس کو نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔

"جب میں ادھر بیٹھا ہوں تو وہاں ٹیک کیوں لگائی ہے، ادھر آؤ۔" ریان کو جیسے اس کا دروازے سے ٹیک لگانا ناگوار گزرا تھا جبکہ حنہ اس کو عجیب نگاہوں سے دیکھنے لگی جس کے سنہرے بال ماتھے پہ بکھرے تھے اور گرے آنکھوں میں بھی سختی در آئی تھی۔

اس کی بات پہ کوئی ردعمل ظاہر نہ کرتے وہ پھر سے آنکھیں موند گئی۔

”اگر یہ ٹانگ زخمی نہ ہوتی تو تمہیں خود میں کھینچ لیتا۔۔“ ریان کی وارننگ پہ اس نے دوبارہ آنکھیں کھولیں۔

”یہ زخمی نہ ہوتی تو میرے یہاں بیٹھنے کی نوبت ہی نہ آتی، اپنا یہ رعب پاس رکھو تم۔“ وہ آنکھیں گھما کے بے زار انداز میں بولی۔

”کتنی کڑواہٹ بھری ہے تم میں، کچھ رومینس لاؤ اپنے انداز میں۔“ اس کو مخمور نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا۔

”بہت ہی ایک انوکھی شادی ہے میری، شادی کی رات بیوی گردن پہ چاقو رکھے کھڑی تھی کہ ہاتھ نہ لگاؤں، شادی کے اگلے دن گھر سے ہی بھاگ گئی اور شادی کے تیسرے دن اپنی ٹانگ تڑوا کے بیٹھی ہے۔۔“ جانے اس کو آج کیا شوخی سمائی تھی جو اپنے انداز میں شرارت لائے وہ حنہ کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا جبکہ دامیر اس کی بات پہ ہلکا سا ہنس دیا۔

"میری میرے چاقو تک پہنچ ابھی بھی ہے۔" اس کے مسلسل ایسے سستے ڈائلاگ سن کے وہ بے زار ہو چکی تھی تبھی تنگ آ کے اس سے کہنے لگی۔

ریان اس کا دھیان بٹھکا رہا تھا جان بوجھ کے اس کی بات پہ قہقہہ لگا اٹھا۔

"میرا بس نہیں چل رہا کہ میں تمہیں ہاتھ لگانے والے ساشا کو زندہ کر کے دوبارہ موت کے منہ اتاروں۔" ساشا کا سوچتے اس کا خون کھول رہا تھا کہ کیسے اس نے حنہ کو ہاتھ لگایا، اس پہ وار کیا اور گردن پکڑی۔

"میں ٹھیک ہوں ریان۔" ریان کے چہرے پہ پتھریلے تاثرات دیکھتے وہ نرم لہجے میں بولی۔

"تمہیں ٹھیک رہنا ہے۔۔" اس کی جانب جھکتے اس کے چہرے پہ اپنائیت سے ہاتھ رکھتے ہوئے بولا کہ حنہ سنجیدگی سے اس کو دیکھنے لگی۔ نظریں پھیرے اس نے مدھم لہجے میں کہا۔

"مجھے آرام کرنا ہے۔" اس سے پہلے ریان دا میر کا خیال کیے بنا کوئی پیش قدمی کرتا حنہ نے احساس دلایا۔

تمہیں یہاں ضرور ہونا تھا۔" اگلے ہی لمحے ریان دامیر کو کوسنے لگا۔ "

ان کو واپس پہنچتے ایک گھنٹہ مزید لگ جانا تھا، حنہ کے لیے بیٹھنے کا صحیح انتظام تھا تو وہ اتنا وقت گزار سکتی تھی۔ ویسے بھی درد اب برداشت کے قابل تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سارا دن گھر میں ایسے ہی بیکار پھرتے وہ خود بھی بیزار ہونے لگی تھی۔ ڈریک ہر گھنٹے بعد اس سے پوچھنے آجاتا کہ اگر اس کو کچھ چاہیے ہوتا تو لیکن وہ نفی میں سر ہلا دیتی۔ دامیر سے بھی میسج پہ بس تھوڑی سی کی بات ہوئی تھی۔ بوریت کا احساس مزید ہوا تو ٹی وی آن کیے بیٹھ گئی۔ ٹی وی کوئی ڈاکیومینٹری چل رہی تھی جس کو دیکھنے میں وہ مگن ہو گئی۔ ڈاکیومینٹری ختم ہوئی تو کوئی مووی کلپ چلنے لگا۔

جیسے جیسے وہ کلپ چلنے لگا علینا کے تاثرات بدلنے لگے، چہرہ خوف سے سفید ہونے لگا۔ آنکھوں کی پتلیاں پھیل گئیں۔

وہ کوئی کلپ تھی جس میں ایک لڑکی کے پیچھے کچھ آدمی لگے تھے اور اب وہ اس لڑکی کو بند جگہ لے جا رہے تھے جہاں اندھیرا تھا۔ وہ کوئی کرائم شو تھا۔ جیسے جیسے وہ کلپ چل رہی تھی علینا کو اپنا آپ اس لڑکی میں نظر آتا رہا تھا۔ وہ بھی ایسے ہی کمرے میں بند تھی جہاں دن رات کا کچھ اندازہ نہیں ہوتا تھا۔ اس کے وہ ازیت ناک لمحات یہیں تک تھے کہ وہ ایک اندھیرے بند کمرے میں قید تھی لیکن کلپ آگے بڑھتی گئی۔ اس لڑکی کے ساتھ برا ہو رہا تھا جو اپنی جان عزت بچانے کو چلا رہی تھی۔ علینا نے فوراً ٹی وی بند کر دیا اس سے اب دیکھا نہ گیا۔

آنکھوں کے سامنے اچانک وہ لمحہ گزرنے لگا جب اس نے فروا کے چہرے پہ نشانات دیکھے، اس کی گردن اس کے بازو۔۔ وہ کس کرب سے گزری تھی لیکن اب ساتھ نہیں تھی۔

ایسا لگتا تھا کہ وہ ایک مہینہ پہلے ہی اس کے ساتھ تھی جب وہ دونوں ایک ساتھ بھاگی تھیں۔ اس کی عزت، زندگی دونوں ساتھ تھیں لیکن فروا اس کی

تو نہ عزت بچی اور زندگی؟ جانے وہ کہاں تھی، اپنے پاؤں سمیٹے گھٹنے سینے سے لگائے رونے لگی۔ یہاں اکیلے بیٹھے خوف سا آنے لگا۔ آنکھوں سے زار و قطار آنسوں بہنے لگے۔ وہ پل بار بار ذہن کے پردوں پہ لہرا رہے تھے۔ ابھی تو دامیر اور سب ساتھ تھے پتا نہیں پہلے اس نے کیسے اس سب سے ریکور کیا تھا۔

فروا کا سوچتے اس کا دل گھبرانے لگا وہ اس کے خیالات سے کیسے باہر آئے، اس کے ساتھ گزارا وقت بار بار آنکھوں کے سامنے آتا، اس کی اجڑی حالت کو یاد کرتے دل کٹ کے رہ گیا تھا۔

خود کو رونے سے روک نہ پائی اور اس کی سسکیاں لاؤنج میں گونجنے لگیں۔ وہ گھٹنوں میں سر دیئے گزرے حالات پہ ماتم کرنے لگیں۔ دل میں گلٹ سا اٹھتا تھا کہ وہ فروا کی حالت کی زمہ دار تھی۔

اگر وہ اپنی فیملی کے پاس چلی بھی گئی تھی تو کیا اس کی فیملی نے اس کو ایسی حالت میں قبول کیا ہو گا۔ یہی سوچ سوچ کے مزید اداسی کا شکار ہو رہی تھی

اور خود پہ قابو نہیں پا رہی تھی، بہت کم عرصے میں وہ اس کے دل کے قریب آگئی تھی اور اس کی اجڑی حالت کی نا چاہتے ہوئے بھی وہ زمہ دار بن گئی تھی۔

کاش تم میری دوست ہی نہ ہوتی تو یہ سب نہ ہوتا، تم خوش رہتی اب۔۔"" وہ خود کو زمہ دار ٹھہراتی ہوئی بولی۔ وہ زار و قطار روئے جا رہی تھی، رات کا اندھیرا چھا گیا تھا ابھی تک دامیر واپس نہیں آیا تھا۔

وہ خود کو اب ایک بند کمرے میں محسوس کرنے لگی تھی، یہ مینشن بدل کر اب وہی خستہ حال کمرہ نظر آرہا تھا۔ روشنی کا جیسے دروازہ بند ہو گیا تھا۔ گھبراہٹ کے مارے اس کی سانس اکھڑنے لگی۔ آہٹ پہ اس نے خود کے گرد سختی سے بازو لپیٹ لیے۔ آس پاس کچھ محسوس نہیں ہو رہا تھا جب گلاس ڈور کھلنے کی آواز پہ وہ بے ساختہ چیخ اٹھی۔

علینا۔۔" مردانہ آواز پہ اس کی آواز پہلے سے بلند تھی، وہ اتنی گھبرا گئی" تھی کہ یہاں سے اٹھنے کی بھی ہمت نہیں بچی تھی۔

علینا۔۔"آواز بدل گئی تھی، اپنائیت بھری آواز پہ اس نے سر نہیں اٹھایا" تھا۔

علینا گھبراؤ نہیں میں آگیا ہوں۔" یہ آواز! وہ واپس آگیا تھا، بند کمرہ اب" بدل چکا تھا وہ واپس اسی مینشن کے لاؤنج میں موجود تھی۔ اندھیرا اب ختم ہو چکا تھا۔ کمرہ ایک بار پھر روشن ہو چکا تھا۔

اپنے گرد نرم حصار محسوس ہوا۔ کنپٹی پہ ہونٹوں کا لمس۔۔ وہ اس کی خوشبو پہچان گئی تھی لیکن آنکھیں نہیں کھولیں تھی، اس کے گرد بازو باندھے اس کے سینے میں منہ چھپانے لگی۔ دامیر نے اس کو اپنی پناہ میں لیتے تحفظ کا احساس بخشا۔ نرمی سے اس کے بال سہلاتے اس کو اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

وہ تینوں ابھی پہنچے تھے یہاں، اندر آتے جب دامیر کی نظر اس پہ پڑی جو سمٹ کے بیٹھی تھی تو ٹھٹھک گیا۔ وہ ڈری تھی اور اس کا وجود لرز رہا تھا۔ دامیر تیزی سے آگے بڑھا اور گلاس ڈور کھولا جب وہ اچانک ڈر سے چیخ پڑی۔ حنہ

اور ریان بھی ساتھ آرہے تھے، ریان نے اس کو سہارہ دے رکھا تھا۔ اندر آتے اس کو نرمی سے دوسرے صوفے پہ بٹھایا تاکہ زیادہ دیر کھڑے رہنے سے وہ تھکے نا۔

"وہ مجھے ماردے گا۔۔"اس کے سینے سے لگی وہ رونے کے درمیان بولی۔

دامیر نے سختی سے اپنے لب بھینچ لیے۔

"وہ ہم دونوں کو ماردے گا، فروا کی زندگی برباد کردی اس نے دامیر، وہ مجھے ماردے گا۔۔"وہ بہت زیادہ سہم چکی تھی، دامیر نے اس کو سختی سے خود میں بھینچا۔

"ڈریک۔۔۔"ریان کی تیز گرجدار آواز لاؤنج میں گونجی۔

ڈریک جو پہلے ہی ان کی آمد سے باخبر تھا ریان کی سخت پکار سنتا بھاگتا ہوا اندر آیا۔

"جی سر۔۔"وہ ان کے پاس کھڑا بولا جب اس کی نظر بھی علینا کی طرف اٹھی جو دامیر سے لپٹی تھی۔

”کیا ہوا ہے یہاں جو میم کی یہ حالت ہوئی ہے۔۔“ ریان نے ڈریک کو دیکھتے سرد لہجے میں پوچھا جو اس کے دیکھنے پہ خود گھبرا اٹھا۔

”معلوم نہیں سر، میم یہیں پہ مووی دیکھ رہی تھیں بس۔۔ سب ٹھیک تھا۔“ ڈریک کبھی ریان کو دیکھتا تو کبھی دامیر کو دیکھتا۔

”تو پھر میم کی ایسی حالت کیوں جب سب ٹھیک تھا۔۔“ ریان پل میں مشتعل ہوتا ڈریک کی گردن دبوچتا ہوا اس سے سوال کرنے لگا۔

”آئی ایم سوری سر۔۔۔“ وہ بامشکل بول پایا کہ ریان نے ایک جھٹکے سے اس کی گردن چھوڑی۔

”تمہیں یہاں رکھا تھا کہ میم کا دھیان رکھنا تو کہاں تھے تم۔۔“ اس پہ دھارتا ہوا بولا ڈریک شرمندہ سا سر جھکا گیا۔ اب اپنی میم کی حالت کی وجہ وہ خود نہیں جانتا تھا۔

آئندہ کبھی لاپرواہی برتی تو میں تمہیں شوٹ کرنے سے پہلے ایک پل بھی" نہیں سوچوں گا۔" ریان نے اس کو تنبیہہ کی جس پہ وہ نگاہیں جھکا کے اثبات میں سر ہلا گیا۔

دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔" اس کی گرج دار آواز سنتے ڈریک وہاں سے جا" چکا تھا۔

دامیر اسے روم میں لے جاؤ، وہ ڈری ہے بہت۔" ریان نے علینا کو دیکھتے" ہوئے کہا جس پہ دامیر نے اثبات میں سر ہلا یا۔

دامیر نے علینا کا چہرہ سامنے کرنا چاہا لیکن وہ ہنوز اس کے ساتھ لپٹی رہی۔

دامیر نے اس کو بازوؤں میں بھرا اور کمرے میں لے جانے لگا۔ اس کو گھر اکیلا چھوڑ کے وہ غلطی کر بیٹھا تھا اس کو احساس ہو رہا تھا کہ اسے اکیلا نہیں چھوڑنا چاہئے تھا۔

آؤ تمہیں بھی روم میں لے جاؤں۔" دامیر کے جانے کے بعد ریان نے" حنہ سے کہا جس پہ وہ کھڑی ہونے کو تھی جب اس نے آگے بڑھتے اس کو اٹھا

لیا کہ حنہ سٹپٹا اٹھی، اچانک دل کی دھڑکن بڑھی۔ وہ اس سے یہ امید نہیں کرتی تھی۔

یہ کیا بدتمیزی ہے۔۔۔" اس کی حرکت پہ وہ تلملا اٹھی تھی۔"

کتنی دفع منع کیا ہے کہ مجھے ہاتھ مت لگاؤ۔" اس کو بیڈ پہ بٹھاتے ہوئے"

جب پیچھے ہٹا تب حنہ غصے سے بولی۔

چھوڑ آؤں واپس۔۔" اس کی بات پہ وہ چڑاتا ہوا بولا جس پہ وہ سر جھٹک" گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جب حنہ کو وہ لوگ اٹھائے ایک گاڑی میں بٹھانے لگے تو اس کے حواس ابھی تھوڑے قائم تھے وہ سب دیکھ رہی تھی لیکن کچھ بھی کرنے کی حالت میں

نہیں تھی۔اس کو اسی بیسمنٹ والے ایریا میں ہی لایا گیا تھا۔وہ اس رستے کو پہچانتی تھی۔

اس کو لاتے ہی ایک کرسی پہ بٹھایا گیا،سامنے کھڑے وجود کو وہ پہچان گئی تھی۔اس کو کرسی پہ دھکیلتے ہی اس کے چہرے پہ زوردار ایک مکہ مارا گیا جس سے وہ بامشکل ہی اپنے ہوش بحال کر پائی۔اس نے آنکھیں نہیں کھولیں تھی نا ہی کوئی ردعمل ظاہر کیا تھا کہ ان کو معلوم ہوتا وہ حواس میں تھی۔جو اس کو سوئی چبھوئی گئی تھی وہ اپنا اثر پورا تو نہیں لیکن تھوڑا دکھا گئی تھی۔جب مقابل کا ایک مکے سے دل نہ بھرا تو دو تین مکے اور مارے جس سے اس کا ہونٹ کا کنارہ پھٹ گیا تھا۔ڈریٹا! وہ اس پہ اپنا غصہ نکال رہی تھی۔

تیری اتنی ہمت بھری محفل میں میری انسلٹ کرے۔"اس کے منہ کو" دبوچتے ہوئے وہ غرائی اور جھٹکے سے اس کا چہرہ چھوڑا۔اس کی پہنی جیکٹ کو اتارے وہ کچھ اور ہی کرنے کا ارادہ رکھتی تھی جب کسی ہنگامے کی وجہ سے وہ

تیزی سے پلٹی۔اس کو عجلت میں باندھنے لگے۔حنہ ابھی بھی بے حس و حرکت پڑی تھی۔

منحوس لوگ۔۔۔"ایک تنفر بھری نظراس پہ ڈالتے ہوئے وہ تیزی سے" وہاں سے نکلی۔

ڈریٹااس کو یہاں اغوا کر کے لائی تھی اوراب اس کی موت تو پکی تھی لیکن آج ڈریٹا کی قسمت اچھی تھی تواس کو یہاں لاتی چھوڑ کے چلی گئی تھی۔

اس کے پاس دو بندے کھڑے تھے جو اس پہ نظر رکھے کھڑے تھے۔

حنہ نے زرا کی زرا پلکوں کو جنبش دی۔اس کی گردن لڑھکی تھی تو ہلکی سی آنکھیں وا کرتی ہوئی آس پاس دیکھنے لگی۔چھوٹا سا کمرہ اور دو آدمی۔

اس کے ہاتھ پیچھے بندھے اور ان نکموں کی صلاحیت وہ ہاتھ باندھنے سے ہی جان چکی تھی۔زیادہ تگ ودو نہیں کرنا پڑی تھی،ایک بار کوشش کرنے پہ ہی اس نے ہاتھ کھول لیے تھے لیکن رسی کو اس نے تھام کے رکھا تھا۔

گولیوں کی آواز باہر سے آئی تو حنہ کو اندازہ ہو چکا تھا کہ ریان یہاں آرہا تھا اور

تبھی اس کی کرسی اٹھائے وہ لوگ اس جگہ لے جانے لگے جہاں سب موجود تھے۔

ہاتھ تو اس نے کھول رکھے تھے اب بس موقع کا انتظار تھا۔ڈریٹا تو اس کے ہاتھوں ہی اپنی جان گنوائے گی۔ بزدل کہیں کی، جیسے ہی ریان نے باقیوں کا دھیان اپنا جانب مبزول کیا وہیں موقع کے فائدہ اٹھائے اس نے اپنی گن شوز سائیڈ سے نکالے فوراً ساشا پہ فائر کیا۔ جس کا بدلہ لیتے وہ اس کو زخمی کر چکا تھا۔

اور اب وہ بیڈ پہ ٹانگ سیدھے کیے بیٹھی تھی۔زخم اتنا بھی جان لیوہ نہیں تھا کہ وہ کچھ دنوں تک اسی کا ماتم کرتی رہتی۔درد اب تقریباً ختم تھا۔وہ ریلیکس انداز میں بیٹھی اپنا موبائل چیک کر رہی تھی۔اس حال کی فوٹیج چیک کر رہی تھی جہاں پہ سب موجود تھے۔

کمرے سے شادی کی وہ سجاوٹ ختم کر دی گئی تھی جو ہلکا سا اپنا سحر پھونکنے میں بھی کامیاب نہ ہو سکی۔

ریان شاور لے رہا تھا، حنہ اتنی دیر میں اپنا لباس بدل چکی تھی اور آرام دہ ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔

کہاں تک گیا کام تمہارا۔۔؟" ریان شاور لیے نکلا تو بالوں میں تولیہ رگڑتے" نظر آیا، شرٹ سے ندارد ریان 'اس کو ایک نظر دیکھتے ڈریسنگ مرر کے آگے کھڑا ہوا۔

حنہ نے بے دھیانی میں اس کو دیکھا کہ سٹپٹا اٹھی پھر اپنی نگاہ واپس موبائل کی طرف کی۔ ریان اس کا کترانا سمجھ گیا تھا تبھی ہونٹوں پہ شاطر مسکان آسمائی۔ اب اس کے زہن سے بالکل نکل گیا کہ ریان نے اس سے کیا پوچھا تھا۔

تم نے کیا کہا؟" حنہ نے سنبھلتے ہوئے کہا۔"

میں پوچھ رہا تھا کہ کیا تم آج رات میرے بالکل قریب سونا پسند کرو گی؟"" اپنا لہجہ حتی الامکان سنجیدہ رکھتے اس نے آئینے میں حنہ کا عکس دیکھا جو اس کی بات پہ ایک پل کو تھم گئی لیکن نگاہ نہ اٹھائی۔

میں اس کمرے میں موجود ہوں یہ کافی ہے۔۔" اس نے جتانا چاہا۔"

دوسرے کمرے میں بھی ہوتی تو میں وہاں بھی آجاتا، مسئلہ کمرے میں رہنا" نہیں، مسئلہ یہ دوری ہے جو مجھ سے تو برداشت نہیں ہوتی۔۔" ریان چلتا ہوا ایسے ہی اس کے قریب آیا اور دونوں ہاتھ اس کے دائیں بائیں رکھتے اس پہ جھکا۔۔ حنہ اس کے اچانک اس حالت میں قریب آنے پہ بوکھلا اٹھی۔ مار دھاڑ میں چاہے جتنی بھی بولڈ ہو لیکن ایسے حالات کا اس نے کبھی گمان ہی نہیں کیا تھا۔

تم فاصلے پہ رہ کے مجھ سے گفتگو کر سکتے ہو۔۔" حنہ نے اس کی آنکھوں" میں دیکھتے کہا۔

تم پھر فاصلے کی بات کر رہی ہو۔۔ ہماری شادی جس بنیاد پہ ہوئی ہے اس کو" قائم رکھنا ہمارا فرض ہے۔۔" ریان اس کی آنکھوں میں اپنی گہری آنکھیں گاڑتا ہوا بولا۔

میرج آف الائینس! میں قائم ہوں اس رشتے پہ لیکن زبردستی خود کو مجھ پہ مسلط نہیں کر سکتے۔۔"حنہ نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے خود سے دور کیا جو مزید اس پہ جھک رہا تھا۔

ریان نے اس کا موبائل بند کرتے سائیڈ پہ رکھا اور اپنی گہری نگاہیں اسی پہ ٹکاتے ہوئے اس کی ٹھوڑی کو تھامے اچانک اس کا چہرہ اپنے چہرے کے مقابل کیا۔ریان کی اس بے باک حرکت پہ وہ بوکھلا اٹھی،اس نے اپنے ناخن اس کی کندھے پہ چبھوئے۔

ریان کے پیچھے ہٹتے خود کا تنفس سنبھالتے اس نے بے یقینی نگاہوں سے اس کو دیکھا۔اس کے ہاتھ کانپنا شروع ہو گئے تھے،ریان نے واضح محسوس کیا کہ وہ پینک ہو گئی تھی اور اس کی غیر ہوتی حالت اس کی سمجھ سے باہر تھی۔

"ریان بس اب۔۔ پیچھے ہٹو۔"اس کی مزید پیش قدمی پہ وہ ہکلاتے ہوئے بولی اور بیڈ سے ہی اٹھ گئی،دھڑکن حد سے سوا تھی۔

ہئے ہئے۔۔۔" ریان اس کے ایسے اٹھنے پہ اس کو تھامنے کے لیے آگے بڑھا لیکن اس نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔ وہ کافی زیادہ پینک ہو گئی تھی ریان کی سمجھ سے باہر تھا کہ اس نے ایسا بھی کیا کر دیا جو وہ ایسے ری ایکٹ کر رہی تھی۔

جب ریان نے اس کو شانے سے تھامنا چاہا تو وہ بدک کے پیچھے ہٹی۔

"پلیز۔۔۔مجھے اکیلا رہنا ہے۔" اس نے نگاہیں ملائے بغیر کہا تو ریان ٹھٹھک کے رک گیا۔ کچھ تو تھا جو حنہ کو ٹرگر کیا تھا جس کی وجہ سے وہ اچانک بوکھلا اٹھی تھی۔

ریان اس کی کنڈیشن سمجھتے ہوئے پیچھے ہٹ گیا، حنہ کمرے میں موجود گلاس ڈور کو دھکیلتی ہوئی باہر کھڑی ہوئی جولان کی طرف تھی۔ وہاں کھڑے لمبے گہرے سانس لینے لگی۔ ریان کے قریب آنے سے کوئی کراہیت محسوس نہیں ہوتی تھی لیکن ایک عجیب سی حالت ہو جاتی تھی اس کی جو وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔

دنیا میں لوگ اپنے افئیرز بھی چلاتے اور اپنی رات رنگین کرنے کو جب دل کرتا کسی نہ کسی کے ساتھ وقت گزار لیتے وہ خود بھی ایسی ہی دنیا سے تھی لیکن اپنی حدود کو اچھے سے جانتی تھی۔

اور شادی! وہ تو کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ کبھی شادی بھی کرتی اور ایک مرد اس کی زندگی میں رہتا۔ ریان قریب آنے والا پہلا مرد تھا لیکن اتنی جلدی بھی اس کے ساتھ کنفرٹیبل نہیں ہو پائی تھی۔ اس کو الرجی تھی ایسے چھوئے جانے سے۔ اس کا دل گھبرانے لگتا تھا۔ یہ عادت اس کی اب سے نہیں تھی، بچپن سے تھی تبھی وہ کسی سے اتنا اٹیچڈ نہیں ہوئی تھی۔ وقتی طور کے لیے وہ کسی کے ساتھ بیٹھ سکتی تھی باتیں کر سکتی تھی ہاتھ ملا سکتی تھی لیکن جو ریان چاہتا تھا اس سے وہ گھبرا جاتی تھی۔

ریان کو اگر اس کی عادت پتا چلتی تو ضرور اس کا مزاق بناتا، وہ کتنی دیر وہیں خاموشی میں کھڑی خود کو سمجھاتی رہی۔ جانے کیوں اس پل اپنی ماں کی یاد آنے لگی۔ چہرے کے تاثرات سپاٹ ہو گئے جبکہ آنکھوں میں نمی آنے لگی۔

وہ اپنی ماں کے علاوہ کسی سے بھی اتنی اٹیچڈ نہیں تھی اور اپنی ماں کے ساتھ اس نے وقت بھی بہت کم گزارا تھا اور اچانک ماں کی یاد آ رہی تھی۔ اس کو احساس ہوا کہ ایسے اوور ری ایکٹ نہیں کرنا چاہیئے تھا۔

ابھی وہ اندر جانے کو تھی جب اپنے شانوں کے گرد بازو محسوس ہوئے۔ بازو کو دیکھتے اس نے گردن گھمائی ریان نرم نگاہوں سے اس کو دیکھ رہا تھا۔

"یہ بس میری ایک حرکت کی وجہ سے تمہیں پینک اٹیک آیا تھا؟" وہ بہت نرمی سے اس کو کہہ رہا تھا۔

"آئی ایم سوری، میں زیادہ ری ایکٹ کر گئی تھی۔" حنہ نے سنجیدگی سے کہا جانے وہ کیا سمجھتا اس کو۔

"جبکہ تمہیں بس شرمانا چاہیئے تھا۔" ریان نے سنجیدگی سے کہا جس پہ حنہ اس کو گھورنے لگی کہ اب یہ کام تو اس سے نہیں ہونا تھا۔

اس سب کے پیچھے ایک وجہ ہے جو مجھے جاننی ہے۔" شانے سے تھامے اس نے حنہ کو اپنے مقابل کیا، حنہ نے اپنی گہری نگاہ اٹھا کے اس کو دیکھا جو بالکل سنجیدہ تھا۔

مجھے اپنی وائف کے بارے میں سب جاننا ہے۔" اس کے چہرے پہ اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے بولا اور اس کو آہستگی سے اپنے پاس کرتے سینے سے لگایا۔

کنفرٹیبل نہ ہو تو بتا سکتی ہو۔" ریان اس کو کنفرٹ زون دینا چاہتا تھا تبھی اس کو اپنے نرم حصار میں رکھا۔ حنہ خاموش سی اس کے حصار میں تھی، دل کی دھڑکن ایک بار ڈوب کے ابھری لیکن اس نے گہرا سانس بھرتے خود کو سنبھالا۔ اس نے خود کے بازو اس کے گرد نہیں باندھے تھے بس کھڑی رہی۔

نیکسٹ ڈائمنڈ ڈیل میں کرنے جاؤں گا تم نہیں۔" ایک دم ہی ریان نے بات کا رُخ پلٹا کہ حنہ اس سے دور ہوتی ناسمجھی سے دیکھنے لگی۔

اور اس کی وجہ؟" وہ ناسمجھی سے پوچھنے لگی۔"

"اب آلائینس میں میں بھی شامل ہوں تو یہ ڈیل میں کروں گا یہ بات میں میکس سے کر چکا ہوں اور تمہارا کوئی اعتراض نہیں چاہئے مجھے۔" ریان نے سنجیدگی سے اپنی بات اس کے سامنے رکھی کہ حنہ کے ماتھے پہ بل نمودار ہوئے۔

"ڈائمنڈز کی ڈیل ہمیشہ میں کرتی ہوں اور یہ میرا بزنس ہے تم نے جو آلائینس اپنی سیٹ کی ہیں انہیں پہ دھیان دو۔" حنہ نے اس کو جیسے اپنے بزنس سے دور رہنے کو کہا جس پہ وہ ہنس دیا۔

"لیکن یہ ڈیل میں کروں گا ملیشکا اور تم ساتھ جانے کی ضد بھی نہیں کرو گی۔" اس کے رخسار کو چھوتے ہوئے وہ مسکرا کے بولا اور کمرے کی طرف بڑھنے لگا فلحال کے لیے حنہ خاموش رہی۔

کمرے میں واپس آئی تو وہ شرٹ پہن رہا تھا جب حنہ کی نگاہ اس کے پشت پہ گئی جہاں کندھے پہ ایک سنائپر کا ٹیٹو تھا۔ اس کے نام کی طرح ٹیٹو بھی، جیسے حنہ کے بازو پہ تھا۔

میری عادت ڈال دو کیونکہ ہر بار تمہارے پینک ہونے سے میں دور نہیں" جانے والا۔۔"وہ بیڈ کی جانب بڑھی کہ ریان کی آواز سنتے رک گئی۔

اپنی میڈیسن کھا کے سونا۔"ریان نے یاد دلانا لازمی سمجھا۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دامیر نے اس کو نرمی سے بیڈ پہ لٹانا چاہا جس نے اس کی گردن کے گرد بازو حمائل کر رکھے تھے لیکن اس کو چھوڑنے کی روادار نہ تھی۔

ریلیکس پرنسیس۔۔میں ادھر ہی ہوں تمہارے پاس۔"اس نے نرمی" سے اس کی کمر سہلاتے ہوئے کہا۔

تم کیوں نہیں اس کو ڈھونڈ رہے، تمہارے پاس اتنے گارڈز ہیں ان کو کہو" کہ فروا کو ڈھونڈ کے لائیں۔"دامیر کے کہنے وہ پیچھے ہٹتی شکوہ کرتی ہوئی بولی، مسلسل رونے کی وجہ سے اس کی ناک اور رخسار سرخ ہو چکے تھے جبکہ آنکھیں بھی سوج رہی تھیں۔

”علینا، اس بات کو تین سال ہو گئے ہیں ہو سکتا ہے وہ اپنی زندگی میں خوش ہو۔۔اس بات کو عرصہ ہو گیا ہے کیا پتا تمہیں معلوم ہو لیکن ابھی تمہیں باقی باتوں کے ساتھ یاد نہ ہو۔۔“ دامیر نے اس کے ہاتھ تھامے اس کو سمجھانا چاہا۔

”تمہیں لگتا ہے عرصہ ہو گیا ہے لیکن مجھے نہیں، مجھے ابھی بھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ سب آدمی ابھی بھی ہمارے پیچھے ہیں، کسی بھی وقت وہ یہاں آئیں گے اور مجھے لے جائیں گے اور فروا پھر اسی عذاب میں جھونک دی جائے گی۔“ اس کی شرٹ کو مٹھی میں بھرے وہ دھیمے مگر اس کی پکڑ میں احتجاجاً روتی ہوئی بولی۔ دامیر نے اس کے بال سنوارتے اس کے چہرے کو تھاما۔

”میں ڈھونڈوں گا اس کو، کل ہی میں سب معلوم کرتا ہوں لیکن میری جان ابھی کے لیے ہم دونوں کو تکلیف نہ دو۔۔“ اس کو زبردستی خود سے لگاتے ہوئے بولا۔ دامیر کو اس کو اکیلا چھوڑ کے جانے پہ افسوس ہو رہا تھا۔

"اس کو ڈھونڈو وہ میری وجہ سے پھنسی تھی دامیر۔۔" علینا کی آواز میں تکلیف محسوس کرتے وہ لب بھینچ گیا۔

اس کو فریش ہونا تھا، چینج کرنا تھا کیونکہ کپڑوں پہ خون کی چھینٹے تھیں۔

تھوڑی دیر وہ اس کے پاس بیٹھا رہا جب رونے میں کمی آئی تو آہستہ سے اٹھنے لگا لیکن علینا نے ہاتھ تھام لیا۔

"سمیل آئی گی مجھ سے، فریش ہونے جا رہا ہوں بس۔" اس کا اتنا کہنا تھا کہ علینا نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ دامیر اپنے کپڑے لیتا باتھ روم میں بند ہوا۔ واپس آیا تو علینا آنکھیں بند کیے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔

علینا کے بنا کہے ہی وہ اس کی سائیڈ پہ آتا کنفرٹر اٹھاتے بیٹھ گیا، علینا تھوڑا سا کھسکی اور دامیر کے بیٹھتے ہی اپنا سر اس کے سینے پہ ٹکا دیا۔ بازو اس کے گرد باندھے وہ آنکھیں موند گئی۔ دامیر کو اچھا لگا تھا کہ وہ اس کے ہونے سے اب اچھا محسوس کرتی تھی اور اس کی جھجھک بھی اب کم ہو گئی تھی۔

اس وقت علینا کو کوئی بات نہیں کرنی تھی بس اپنی دوست کی تکلیف کا سوچتے بار بار آنکھیں اشک بار ہو رہی تھیں۔ دامیر دونوں پہ کنفرٹر دیتے اس کے بالوں کو سہلانے لگا تاکہ وہ تھوڑا پر سکون رہے۔

"ٹی وی دیکھ رہی تھی؟"

کچھ پل سرکے تو دامیر نے مدھم آواز میں پوچھا وہ جانتا تھا کہ علینا سو نہیں رہی تھی، اس کے سوال پہ علینا نے ہلکے سے اثبات میں سر ہلایا کہ وہ سمجھ گیا کہ کچھ ٹی وی پہ ہی دیکھ لیا تھا اس نے۔

"آئیندہ اکیلے نہیں بیٹھنا تم نے کہیں۔۔" اس کی کنپٹی پہ ہونٹ رکھتے ہوئے بولا۔

"تمہاری چوٹ کیسی ہے؟" اچانک یاد آنے پہ اس نے پوچھا کہ دامیر چونکا

کون سی چوٹ۔

"کون سی؟" اس نے بے ساختہ کہا۔

"بازو اور کندھے پہ آئی تھی نا۔" علینا نے یاد کرواتے کہا۔

ٹھیک ہے معمولی سے زخم ہیں ٹھیک ہو جائیں گے، اب کیسا فیل کر رہی ہو؟" اس کے چہرے سے بال ہٹاتے کان کے پیچھے اڑستے ہوئے نرمی سے پوچھنے لگا۔

"ٹھیک۔۔۔" ایک لفظی جواب دیتے پھر سے سینے پہ سر رکھے آنکھیں موند گئی۔

"انکل نہیں آئے آپ لوگوں کے ساتھ؟ میں حنہ سے ملی بھی نہیں کیا سوچ رہی ہو گی وہ۔" اس کے حواس کچھ سنبھلے تو نادم سی بولی ساتھ ہی میکس کا پوچھنے لگی جو واقعی اب جیسے اس سے غافل ہو چکے تھے۔

"انکل بزی ہیں آج کل، صبح ناشتے پہ مل لینا حنہ سے۔۔" اس کے بالوں پہ ہونٹ رکھے کہنے لگا۔

"کھانا کھالیا تھا؟" اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے وہ پوچھنے لگا کہ علینا نے اثبات میں سر ہلا یا۔

تم نے کھایا۔۔؟"علینا کو احساس ہوا کہ وہ لوگ تھکے آئے تھے اور اس کی"

وجہ سے اچانک پریشان ہو گئے ہونگے۔

نہیں اور کوئی خاص طلب بھی نہیں ہے۔"دامیر نے کندھے اچکائے۔"

علینا اب پہلے کی بانسبت کچھ پر سکون تھی۔دامیر نے اس کے ہاتھ کو لبوں سے لگایا وہ کتنی بدل چکی تھی یا حالات نے اس کو کتنا بدلا تھا۔جب پہلی بار ان کی ملاقات ہوئی تھی وہ کتنی پر اعتماد تھی۔حادثات نے اس کو کتنا کمزور بنا دیا تھا۔تین سال پہلے بھی میکس کو اس کی حالت دیکھتے ڈاکٹر کے پاس لے جانا پڑا تھا کہ ان واقعات کو وہ ذہن سے نکال پائے۔اب پھر وہ انہیں واقعات کو سوچ رہی تھی۔فروا! اس کے بارے میں اس کو مکمل معلوم کروانا تھا

اب۔۔

حنہ نے بتایا کہ ڈریٹا نے اس پہ حملہ کیا تھا یعنی اس کا کانٹریکٹ ابھی بھی چل رہا تھا لیکن اس بار ڈریٹا نے اپنی مرضی سے کام کیا تھا یعنی بس وار کیا تھا جان

لیوا حملہ نہیں۔وہ ابھی بھی حنہ کے پیچھے تھی،انہوں نے صحیح سوچا تھا کہ ڈریٹا کبھی علینا کی دوست تھی ہی نہیں۔

علینا اس کے ہاتھ کی انگلیوں کو کبھی الجھاتی تو کبھی کھول دیتی،دامیر نے اس کا یہی ہاتھ تھامے اس کے چہرے کو اوپر کیا اور گردن کو نرمی سے چھوا،اچانک ہوئی کاروائی پہ وہ گڑبڑا گئی۔

"مجھے بہت نیند آرہی ہے۔۔"وہ ہلکا سا منمنائی کہ ایک مبہم سی مسکراہٹ دامیر کے لبوں پہ آسمائی۔

"سو جاؤ۔۔"ہنس کے اس کے ہاتھ کو چومتا ہوا بولا کہ اس کے حصار میں آنکھیں موند گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح ناشتے کے بعد ڈریک،ریان اور دامیر تینوں سکیورٹی روم میں موجود تھے۔حنہ علینا کو لیے باہر لان میں تھوڑی کسرت کروا رہی تھی۔

”اگر کسی گینگ نے اپنی جان بچانی ہو تو سب سے پہلے وہ گراؤنڈ ہیڈ میں جائے گا نیوٹرل گراؤنڈ ہے جہاں کوئی جان سے نہیں مار سکتا الٹا اس کو گارڈ کیا جاتا ہے۔“ ریان نے سینے پہ بازو باندھے سامنے پیپرز کا بکھرا وادیکھتے ہوئے بولا۔

”ہم سر جارج سے معلوم کرلیں گے اگر فیاد وہاں رکا بھی تو۔۔“ دامیر نے کہا تو ریان نے اس کو آبرواچکائے دیکھا۔

”اتنی آسانی سے تو وہ بتانے والے نہیں ہمیں۔“ ڈریک کے کہنے پہ دونوں نے تائید انداز میں سر ہلایا۔

”پیسا ہر چیز کو خرید لیتا ہے۔“ دامیر نے لاپرواہی سے کہا کہ ایک معنی خیز مسکان ریان کے ہونٹوں پہ آئی۔

”فیاد کو سب سے پہلے سوٹزرلینڈ میں ہی دیکھنا ہوگا کچھ نہ کچھ تو مل ہی جائے گا اور میں یقین سے کہہ سکتا ہوں میکس اس سے بھی زیادہ جانتے ہیں کچھ۔۔“ دامیر کے کہنے پہ ریان نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

"ہم ملکے میں لے رہے ہیں ہمیں وہ، کڈنیپ کر کے ان سے اگلوانا لیں سب۔۔" ریان کے مشورے پہ دامیر اس کو گھورنے لگا۔

"یہ علینا کو بس اتنا یاد تھا کہ وہ بچ گئی تھی لیکن اس کے بعد وہ کہاں رکیں یہ سب میکس جانتے ہیں۔ کال کروان کو۔۔" دامیر نے اپنی ہلکی بڑھی شیو کھجاتے ہوئے کہا۔ ڈریک نے سر ہلاتے موبائل نکالا۔

"اس وقت کہاں ہیں آپ، ضروری بات کرنی ہے۔" دامیر نے میکس کے فون اٹھاتے ہی بنا تمہید کے کہا۔

"ضروری بات کے بغیر تم لوگوں نے کبھی کال بھی نہیں کی۔" میکس کے طنزیہ انداز پہ ریان سر جھٹک کے رہ گیا۔

"میکس! فروا کہاں ہے؟" دامیر کے پوچھنے پہ دوسری جانب چند پل خاموشی چھائی رہی۔

"ان باتوں کو تین سال بیت گئے ہیں دامیر۔۔ اب جب سب ٹھیک ہے تو دوبارہ کیوں انہیں باتوں کی کھال ادھیڑ رہے ہو۔ تمہیں بس علینا کی حفاظت

کرنی ہے۔" میکس نے سخت لہجے میں کہا کہ بات کو گھمانے پہ دامیر کے
چہرے پہ سرد تاثرات واضح ہوئے۔
"علینا کی حفاظت کرنی ہے تو جب تک آپ مجھے سچ نہیں بتائیں گے میرا شک
آپ پہ ہی جائے گا۔" دامیر نے واضح الفاظ میں ان کو جتایا۔
"مجھ پہ شک۔" ان کی بے یقینی میں ڈوبی آواز ابھری۔
"فروا کہاں ہیں آپ جانتے ہیں بہت اچھے سے۔" دامیر نے اٹل لہجے میں
کہا۔
"دیکھو دامیر علینا بہت مشکل سے اس فیز سے نکلی تھی تم فروا کا زکر اس کے
سامنے مت کیا کرو۔" میکس ابھی بھی بات کو گھما رہے تھے جس پہ دامیر کا
میٹر شاٹ ہونے لگا جبکہ ریان نے بے زاریت سے آنکھیں گھمائیں۔
"وہ اس فیز میں واپس آچکی ہے اور اس میں سراسر غلطی آپ کی ہے۔۔اگر
مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ اس میں آپ کا ہاتھ تھا تو۔۔" اس سے پہلے ریان
مزید کچھ کہتا میکس کی کاٹتی آواز پہ وہ چپ ہوا۔

"فیاد لے گیا تھا اسے۔۔"

ریان اور دامیر بیک وقت چونکے۔

"علینا جانتی ہے اس بات کو؟" دامیر نے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے پوچھا کہ

فیاد کا نام سنتے اس کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔

"علینا انہیں باتوں کو بھولی ہوئی ہے شکر ہے، ان کو جب ریسکیو کیا تھا تب فیاد نے ایک بار پھر حملہ کیا تھا جس پہ علینا کو بچا لیا تھا لیکن وہ فروا کو لے گئے تھے۔" میکس کی بات پہ دامیر اور ریان نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا جب ڈریک تیزی سے لیپ ٹاپ ان کے سامنے لایا۔

"آپ کی جانب سے ان بے وقوفیوں کی امید نہیں تھی۔ یہ باتیں چھپا کے جانے آپ نے کون سا فائدہ پہنچایا ہے علینا کو۔" دامیر نے ناگوار لہجے میں کہتے کال کاٹ دی۔

"فیاد نامی کتا، ڈریٹا کا کیا بنا۔" ریان نے ڈریک کو دیکھا جس نے لیپ ٹاپ آگے کیا۔

ڈریٹا البانیا سے جب اکیڈمی آئی تھی تو اساسن کی ٹریننگ لے رہی تھی اور" حال ہی میں اس کو حنہ میم کو اساسن کرنے کا کانٹریکٹ ملا ہے لیکن دو بار ناکام ہوئی ہے۔ یہ بات بھی پتا چلی ہے کہ وہ حاکم کی فیانسی ہے۔۔" ڈریک نے ابھی ابھی ملی معلومات ان کے گوش گزاری کہ دونوں کو حیرت ہوئی۔

آکشن پہ حاکم نے ہی ڈریٹا کو لیا تھا اور دوگنی قیمت پہ، پھر وہ ساشا کے" بیسمنٹ میں بھی تھی سب چھوڑو اس کو اٹھاؤ۔۔" ریان نے سوچتے ہوئے کہا کہ ساشا کے ساتھ بھی اس کی کڑی جڑ رہی تھی اور حاکم بھی ابھی منظر عام پہ نہیں آیا تھا۔

ڈریٹا کے باپ لوسین کو بھی اٹھاؤ، مار ڈھار جانتا ہوگا وہ ابھی بھی لیکن" بڈھے کی ہڈیوں میں وہ جان نہیں ہوگی جو تم میں ہے ڈریک، شام تک یہاں ہونا چاہیے لوسین۔" ریان نے ڈریک کو دیکھتے کہا جس نے سر اثبات میں ہلایا اور اپنا فون نکالے اپنے آدمیوں کو کال کرنے لگا تاکہ وہ جلد از جلد نکل سکیں۔

"سر میں نے میم کے کالج سے بھی انفارمیشن نکلوائی ہے وہاں بھی فروا میم کا مزید کوئی ریکارڈ نہیں جب سے وہ وکیشن پہ گئی تھیں، ان کے گھر کا ایڈریس معلوم ہوا ہے لیکن وہاں کچھ بھی نہیں ملا۔" ڈریک نے مزید کہا تو دامیر سوچ میں ڈوب گیا۔

"میکس کے مطابق وہ فیاد کے پاس تھی اور فیاد کا مین مقصد علینا کو حاصل کرنا تھا کیوں؟ پھر حنہ کو اسا سن کرنا، حنہ اور علینا کزنز ہیں لیکن فیاد نے ایک بار بھی میکس کو دھمکی نہیں دی۔۔۔ وہ ان دونوں لڑکیوں سے کیا چاہتا ہے۔" ریان نے پوری بات دہرائی۔

"میکس سے کہو کہ وہ یہاں آئیں۔" دامیر نے بس اتنا کہا۔

"دامیر، علینا کچھ اور بھی جانتی ہے، اگر کہو تو میں پوچھ کے دیکھوں۔" ریان نے پراعتماد لہجے میں کہا۔

"وہ ڈرتی ہے تم سے۔۔" دامیر ہنسا تھا۔

اسی کا فائدہ اٹھاؤں گا میں۔۔“ ریان کے چہرے پہ شاطر مسکان دیکھتے وہ سختی سے گھورنے لگا۔

”علینا کو میں دیکھ لوں گا تم حنہ سے پوچھو، پوری بات تو نا بتانے کی اس لیو فیملی نے قسم کھائی ہے۔“ دامیر بڑبڑاتا ہوا سکیورٹی روم سے نکلا۔۔

اصل بات ابھی بھی سب چھپا رہے تھے۔ریان ٹھیک کہہ رہا تھا علینا نے بھی کچھ چھپایا تھا جس پہ وہ خود بھی نروس تھی۔اور میکس انہوں نے تو آدھی بات ہی ابھی بتائی تھی۔

علینا ابھی سٹریچنگ کر رہی تھی جبکہ حنہ پاس ہی چیئر پہ بیٹھی لیپ ٹاپ آن کئے بیٹھی تھی۔دامیر کو اپنی طرف آتا دیکھ علینا نے ہلکی سی سمائل پاس کی۔

اس کے پاس پہنچتے دامیر نے اس کے رخسار کو چھوا۔

”یہ اچھی ایکٹوٹی ڈھونڈی ہے تم نے۔۔“ دامیر نے اس کو سراہنا چاہا۔

”حنہ نے کہا وہ مجھے تھوڑا بہت سیلف ڈیفنس سکھائے گی۔“ وہ خوشی سے اس کو بتانے لگی۔

''اچھی بات ہے۔۔''

فروا کا کچھ معلوم ہوا؟''علینا جانتی تھی کہ وہ سب یہی کچھ ڈسکس کر رہے تھے تبھی آنکھوں میں امید لائے پوچھنے لگی دامیر نے بنا کچھ کہے سر ہلایا۔

ہم ڈھونڈ رہے ہیں۔۔''اس نے نرمی سے اس کے بالوں کو سائیڈ پہ کرتے'' کہا کہ چہرے پہ امید چھائی ہلکی سی ماند پڑی۔

تم انکل میکس کو کیسے جانتی ہو؟''وہ اس کو لے کے اندر کی طرف بڑھا'' جب لاؤنج کے صوفے پہ بیٹھتے دامیر نے پوچھا۔

میرے بابا کے دوست تھے،بہت چھوٹی تھی جب ان کے پاس آگئی'' ''تھی۔

کیا تمہیں نہیں معلوم یہ سب؟''علینا نے حیرانگی سے کہا۔''

یہ تو معلوم ہے مجھے،تو کوئی دوسرا ریلیٹو بھی نہیں ہے؟''دامیر نے'' سرسری سا پوچھا۔

ایک آبائی گھر ہے پاکستان میں لیکن میں کسی اور کو نہیں جانتی۔"علینا یاد "
کرتی ہوئی بولی۔

علینا اگر کچھ ایسا ہے جو مجھے جاننا چاہیئے تو پر نسیس چھپانا نہیں۔۔۔ تمہاری "
زندگی سے زیادہ میرے لیے اب کچھ بھی ضروری نہیں ہے۔" دامیر نے
اس کو اپنائیت بھرے لہجے میں کہا کہ علینا بس سر ہلا گئی۔

تم لوگ جب بھی باہر جاتے ہو کوئی نہ کوئی چوٹ لگوا آتے ہو اس بار حنہ کی "
ٹانگ پہ زخم ہے، کیا کرتے پھرتے ہو باہر۔۔"علینا ایک دم یاد آنے پہ دامیر
سے خفگی بھرے لہجے میں بولی جس پہ وہ ہنس دیا۔

مرڈر کر کے آتے ہیں۔" وہ پراسرار لہجے میں بولا کہ علینا نے اس کو "
ناراض نگاہوں سے دیکھا۔

ویری فنی۔۔۔" وہ آنکھیں گھما گئی۔ "

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ زندہ نہیں ہے۔۔۔اس کی تلاش میں وقت ضائع نہ کرو۔" ریان جب اس کے سامنے بیٹھا تو لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائے بغیر حنہ نے کہا، ریان نے چونک کے اس کو دیکھا۔ وہ کس کی بات کر رہی تھی فیاد یا پھر فروا۔۔۔؟

فروا!" ایک نام لیتے حنہ نے اس کی الجھن دور کی۔"

اگر تم جانتی تھی تو ہمیں بتایا کیوں نہیں؟" ریان آنکھوں میں شعلے" بھرے اس سے بولا۔

مجھ سے پوچھتے تو بتا دیتی، علینا کو اس بات کا علم نہ پہلے تھا اور نہ ہی اب۔""

وہ سنجیدگی سے بولی کہ ریان کرسی سے پشت ٹکائے بیٹھ گیا۔ حنہ نے ٹھیک کہا کہ اس سے تو فروا کا ذکر ہی نہیں کیا تھا۔

اور میکس نے بھی ٹھیک کہا تھا جو بات وہ ابھی جانتے تک نہیں حنہ اس کی کھال اُدھیر چکی ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆

یہ بات میں اس کو کیسے بتاؤں گا، تمہیں معلوم ہے وہ راتوں کو اٹھ کے روتی ہے صرف اپنی اُس دوست کے لیے۔" ریان کی بات سنتے وہ اصل میں پریشان ہو گیا تھا۔ فروا کی موت کی خبر ایسی تھی کہ وہ خود کتنی دیر تک ساکت رہا تھا۔

"دامیر یہ واقعی مشکل ہے اس کو بتانا لیکن اس سے یہ بات اب چھپائی نہیں جا سکتی۔" حنہ نے سنجیدگی سے کہا کہ دامیر نے چہرے پہ ہاتھ پھیرتے اثبات میں سر ہلایا۔

یہ بات علینا سے چھپانے والی تھی بھی نہیں، ایسا کرنا اس کو دھوکے میں رکھنا ہوتا جو بعد میں اس کے لیے بہت تکلیف دہ تھا۔

ریلیکس بردر۔" ریان نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے حوصلہ دیا۔ علینا" ابھی روم میں تھی، آج کل وہ دن میں ایک دیڑھ گھنٹے کے لیے سو جایا کرتی تھی تبھی تینوں لاؤنج میں موجود تھے۔

میکس نے پھر جھوٹ بولا ہم سے۔۔" دامیر نے افسوس سے کہا کہ جتنی"
باران سے پوچھا وہ ہمیشہ آدھی ادھوری بات ہی بتاتے۔
ان سے توقع بھی کیا لگا سکتے ہو، ان کو اپنا کام عزیز ہے بس۔" حنہ نے گہرا"
سانس بھرتے کہا کہ ریان نے گہری نگاہوں سے حنہ کو دیکھا جیسے اس کی
بات کہنے کا مقصد سمجھ رہا ہو۔
ارادہ تو نہیں تھا میر ابتانے کا لیکن بتادوں، اُس کا پورا نام فیاد حاکم ہے۔""
حنہ نے ایک پل ان دونوں کو خاموشی سے دیکھا پھر لاپرواہی سے کندھے
اچکاتے ہوئے جیسے بم پھوڑا۔ دامیر نے تو حیرانگی سے اس کو دیکھا جبکہ ریان
نے سختی سے جبڑے بھینچے، یہ لڑکی جان بوجھ کے انجان بنتی رہی تھی۔
فیاد، حاکم ایک ہی شخص ہے اور ڈریٹا فیاد حاکم کی فیانسی ہے۔۔" دامیر کے"
کہنے پہ حنہ نے سر ہلایا جبکہ ریان مسلسل حنہ کو سرد بر فیلی نگاہوں سے گھور رہا
تھا۔

ڈریٹا یہیں ہے تو فیاد بھی یہیں پہ ہے۔۔۔" دامیر نے کہا جس پہ حنہ نے
تائیدی انداز میں سر ہلایا۔

"تم فیاد کے بارے میں مزید کیا جانتی ہو حنہ۔۔۔؟" کچھ دیر بعد دامیر نے
سنجیدہ لہجے میں حنہ سے پوچھا جس پہ وہ کندھے اچکا گئی۔

"میں زیادہ نہیں جانتی، انفیکٹ زیادہ باتیں مجھے تم سے ہی معلوم ہوئی ہیں جو
بھی علینا اور فروا کے ساتھ ہوا، مزید مجھے یہ معلوم ہے کہ اس کا کنیکشن
انکل سے زیادہ ہم سے ہے لیکن مجھ سے زیادہ علینا اس کی نظروں میں
ہے۔۔" حنہ نے دامیر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"فروا جانتی تھی سب۔۔" حنہ نے دھیمے لہجے میں کہا۔

دامیر کا دھیان ایک بار پھر علینا کی طرف گیا کہ وہ اس کو فروا کے بارے میں
کیسے بتائے گا۔ اتنی مصیبتوں کے بعد اس بیچاری کو موت نے جا لیا۔ وہ
بے موت ماری گئی تھی۔

سوزین، علینا کی دوسری دوست۔ اس نے رابطہ نہیں کیا علینا سے دوبارہ،"

کس کی کسٹوڈئین ہے وہ؟" دامیر نے اچانک یاد آنے پہ کہا۔ حنہ نے لاعلمی

سے کندھے اچکائے وہ واقعی نہیں جانتی تھی اور آکشن (نیلامی) پہ ان کو اتنا

موقع نہیں ملا تھا کہ وہ سوزین کو دیکھ پاتی۔

میں معلوم کرواتی ہوں۔" حنہ نے کہا۔"

دامیر کو کال آنے لگی، اس نے موبائل چیک کیا تو مین گیٹ کا گارڈ تھا جو

میکس کے آنے کا بتا رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں لاؤنج میں تین کے بجائے اب چار نفوس تھے۔

علینا آپ کو کافی یاد کرتی ہے۔" دامیر کی بات پہ ان کے چہرے پہ ہلکی سی"

مسکراہٹ آئی۔

ابھی سو رہی ہے آپ کے آنے کا سن کے خوش ہو گی لیکن اس سے پہلے"

ہمیں کچھ بات کرنی ہے۔" دامیر نے سنجیدگی سے کہا تو وہ اس کا چہرہ دیکھنے

لگے۔

آپ نے ہم سے سب کچھ کیوں چھپا کے رکھا، بہت دفع سوچنے پہ بھی ”ہمیں کوئی ٹھوس وجہ نہیں ملی، ٹھیک ہے آپ نے شروع میں ہم سے فیاد کے بارے میں چھپایا لیکن اب آپ بالکل سچ بتائیں گے کہ اُس دن علینا اور فروا کو بچانے کے بعد کیا ہوا تھا۔۔۔ دیکھیں میکس، علینا ابھی اس وقت بہت نازک فیز سے گزر رہی ہے اس کے زخم تازہ ہیں جن کو بھرنے میں پھر سے وقت لگے گا اور میں نہیں چاہتا کہ دوبارہ کچھ ایسا ہو کہ وہ اپنی زندگی سے بے زار ہو جائے۔“ دامیر نے بنا کوئی اِدھر اُدھر کی بات کیے دوٹوک لہجے میں کہا کہ اس کا انداز میکس کو ناگوار گزرا جس کا اظہار ان کے تاثرات سے واضح تھا۔

ایک صوفے پہ دامیر، ان کے بالکل سامنے میکس جبکہ دائیں جانب صوفے پہ ریان اور حنہ موجود تھے۔ گلاس وال سے باہر دھوپ کی روشنی اندر تک آرہی تھی جبکہ لاؤنج کو مزید روشن کرنے کے لیے بتیاں بھی جل رہی تھیں۔

دامیر کے سوال پہ اب تینوں نفوس کی نگاہیں میکس پہ ہی ٹکی تھیں۔

فیاد کا کچھ بدلہ تھا جو علینا کے باپ سے پورا ہونا تھا اور اسی وجہ سے وہ علینا" کے پیچھے پڑا ہے، جانتے تو ہو کہ باپ کے کیے یہاں اولاد کو بھگتنے پڑتے ہیں۔" انہوں نے گہرا سانس بھرتے لمبی بات مختصر کر دی حنہ نے ان کی

بات پہ سر جھٹکا۔

بالکل۔۔" وہ ہلکا سا بڑبڑائی۔"

کیسا بدلہ۔۔۔؟" ریان کے سپاٹ انداز میں دو الفاظ پہ مشتمل سوال پہ" میکس نے اس کی جانب ایک نظر دیکھا پھر کندھے اچکا گئے جیسے کہا ہو کہ معلوم نہیں۔

جب سے ہم آپ کو جانتے ہیں تب تو علینا کے فادر کا کبھی زکر نہیں سنا تھا" ہم نے۔" ریان ٹیک چھوڑ کے آگے کی طرف ہوا اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم پھنسایا۔ اس کے سوال پہ میکس نے اس کو سنجیدگی سے دیکھا۔

میری بہت سی باتوں سے تم لوگ انجان تھے اسی لیے۔ کیا کبھی علینا یا حنہ کا معلوم ہوا تم لوگوں کو؟" انہوں نے جیسے سخت لہجے میں کہا کہ ریان نے آنکھیں گھمائیں۔

دامیر یا ریان ابھی کچھ کہتے کہ ایک خوشگوار آواز سنتے سب کی نظر علینا پہ گئی۔

انکل آپ آ گئے۔۔۔" وہ میکس کو دیکھے انہیں کی جانب چلی آئی تھی۔"

کیسی ہے میری بچی۔۔" کھڑے ہوتے انہوں نے پیار سے پوچھا جس پہ وہ" اپنا حال احوال بتانے لگی ساتھ ہی ان کے جلدی نہ آنے پہ شکوہ بھی کرنے لگی۔

وہ دونوں کچھ دیر تک باتیں کرتے جب ریان اور حنہ بھی تھوڑی دیر بعد ہی وہاں سے اٹھ گئے۔

علینا کو میکس کے ساتھ اکیلا چھوڑے دامیر کیچن میں آگیا تاکہ ڈنر کی تیاری کر سکے۔

ڈنر تو کر کے جائیں گے آپ۔۔" دامیر نے کیچن سے ہی پوچھا۔اوپن کیچن تھا جہاں سے وہ علینا اور میکس کو باتیں کرتا دیکھ رہا تھا۔

"نہیں، مجھے ہوٹل جانا ہے رات تک اور پھر کل ایک اور میٹنگ ہے جس کے بعد میں واپس اٹلی نکل جاؤں گا۔" میکس نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا، دامیر نے ایک نظر ان کو دیکھا۔میٹنگ یعنی کل پھر سے ہیڈ جمع ہونے والے تھے۔

"آپ نہیں رکیں گے میرے پاس؟" علینا کے بولنے پہ دامیر بے ساختہ الجھا۔میرے پاس سے کیا مراد تھا۔اگر وہ یہاں رکتے تو کیا علینا ان کے پاس رہتی۔بے ساختگی میں ہی اس کے ماتھے پہ بل بنے۔

"نہیں میں دامیر کو کہوں گا تمہیں میرے پاس لے آئے کچھ دنوں کے لیے، ابھی ٹریولنگ نہیں کرو گی تم۔" میکس اس کو نرمی سے بولے تو علینا کی چمک ماند پڑی اور بس سر ہلا گئی۔اس نے دامیر کو دیکھا جو وائٹ شرٹ کے کف فولڈ کیے کچھ چوپ کر رہا تھا،اس کے گہرے بھورے بال ماتھے پہ

بکھرے تھے، بازو اور ہاتھوں کی نسیں پھولی تھیں۔ چہرے پہ کوئی تاثر موجود نہیں تھا۔ وہ آج بھی اتنا ہی ہینڈ سم لگا تھا جتنا علینا کو پہلے دن لگا تھا۔ وہ اس کو کافی دیر تک دیکھتی رہی جب دامیر نے اس کی جانب نگاہ اٹھائی، خود کو دیکھتا پا کے اس نے آنکھ دبائی کہ وہ سٹپٹا اٹھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تھوڑی پریکٹس کرنا چاہتی ہو؟" حنہ میکس کے پاس سے اٹھتے آرمری میں جانے لگی تھی جب پیچھے سے ریان کی آواز سنتے پلٹی۔ اس کو حیرت ہوئی کہ وہ اس کو پریکٹس کی دعوت دے رہا تھا۔ اس نے کندھے اچکائے۔

"شیور۔۔!" وہ اس سے ٹپس اینڈ ٹرکس سیکھے گی اس سے اچھا کیا موقع تھا۔

وہ لوگ شوٹنگ ایریا میں آئے جہاں گلوز، ہیڈ سیٹ اور گنز رکھی تھی۔ حنہ نے وہاں سے ایک پسٹل ہیکلر اینڈ کوچ اٹھائی اور اس کی مگزین چیک کرنے لگی۔

میں گلاک کو ترجیح دوں گا۔۔" ریان گلاک پسٹل اٹھاتا ہوا اس کو چیک کرنے لگا۔اپنی جیکٹ اتارے اس نے سائیڈ پہ رکھے ٹیبل پہ رکھی،اب وہ ایک سیاہ بنیان میں موجود تھا جس میں سے اس کے پھولے مسلز نظر آرہے تھے۔

ریان کے آدمی سامنے لگے سٹیچو کو ایک جگہ پہ سیٹ کرنے لگے،ریان نے اس کو تھوڑا پیچھے سیٹ کرنے کو کہا۔

سائیڈ کی ساری لائٹس کم کردی گئی تھیں اور بس ٹارگیٹ سے ان تک کی ایک لائن میں لائٹس سیٹ تھیں۔آنکھوں پہ گلاسز پہنے حنہ نے اپنا ٹارگیٹ سیٹ کیا اور ایک کے بعد ایک فائر کرنا شروع کیے۔

اگر کوئی اچانک تمہارے پیچھے سے حملہ کرنا چاہے تو۔۔" ریان نے پیچھے سے اس کے کان کے قریب ہوتے کہا کہ اس کی آواز اتنے قریب سے سنتے حنہ کو اپنے رونگھٹے کھڑے ہوتے محسوس ہوئے۔اس نے اپنے تاثرات کو سپاٹ رکھا جب اچانک اس نے ایک ہاتھ سے گن چھوڑے اپنے ٹانگ

اچانک گھماتے ریان کے ٹانگ کے بیچ اڑکائی اور اپنے ہاتھ سے اس کو کندھے کو جھٹکا دیتے پیٹھ کے بل گرایا، اس کا ایک گھٹنا اس کے پیٹ پہ رکھتے اس پہ گن تانی۔

تو۔۔۔میں اتنی بھی بے خبر نہیں۔" اس کے چہرے پہ ایک فاتحانہ مسکراہٹ ابھری کہ ریان نے ستائشی انداز میں ابرو اچکائے۔

نائس بٹ۔۔۔" اتنا کہہ کے ریان نے اپنی ٹانگ موڑتے اس کی پشت پہ ہلکی سی ماری کہ حنہ کا بیلنس خراب ہوا اور اسی کا فائدہ اٹھاتے نے اس کی گردن کو گرفت میں لیتے دوسرے ہاتھ سے گن چھینی اور بازی پلٹی۔ اب صورت حال یہ تھی کہ حنہ کی پشت زمین پہ اور ریان اس اس کے اوپر جھکا ماتھے پہ گن تانے ہوئے تھا۔

وار بھاری پڑ جائے گا۔۔" ریان نے ہلکی طنزیہ مسکراہٹ لیے کہا۔ حنہ نے ریان کا طریقہ اسی پہ آزمانہ چاہا لیکن وہ ریان اس کی دونوں ٹانگوں پہ اپنا گھٹنا فولڈ کیے اس پہ وزن ڈالے ہوئے تھا۔

"میرے اوپر سے ہٹو اب۔۔" حنہ نے آنکھیں اوپر کرتے ماتھے پہ رکھی گن دیکھی پھر ریان سے کہا۔

"اگر کبھی کسی کو نیچے گرانا ہو تو ساتھ ہی ٹانگ پہ فائر کر دو، جب تک وہ سنبھلے دوسرا وار کندھے پہ پھر آگے تمہاری مرضی جہاں وار کرنا چاہو جیسے ابھی تم نے میرے دل پہ وار کر دیا۔۔" اس پر سے ہٹتے ریان نے اٹھانے کے لیے حنہ کے آگے ہاتھ کیا جس کو تھامے وہ کھڑی ہوئی، اس کے کھڑے ہوتے ہی ریان نے اپنی جانب کرتے آخری بات زومعنیت سے کہی کہ وہ آنکھیں گھما کے رہ گئی۔

"ویسے ہی فائٹنگ ہو بنا گن کے تو آنکھیں اور پیٹ کے نچلے حصے پہ وار کرنا بہتر ہو گا۔" ریان نے مزید کہا تو حنہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اب مجھ پہ وار کرنا ہے۔۔" ریان اس سے فاصلے پہ ہوتا بولا تو حنہ نے پوزیشن سیٹ کی، ریان نے اس کے پیروں کی جانب دیکھا جہاں اس نے پچھلے پاؤں کو مضبوطی سے زمین پہ جمایا اور دوسرا پاؤں اس سے آگے رکھا،

ہاتھوں کی مٹھیاں بنائیں۔ پھر وہ ریان کی جانب لپکی اور ہاتھ سے چہرے پہ وار کیا جس کو اس نے آسانی سے روک لیا۔ حنہ کو خود سے دور دھکیلتے اس نے پھر اشارہ کیا تو حنہ نے پوزیشن لی کہ ریان نے نفی میں سر ہلایا۔

”غلطی۔۔۔ جب وار کرنا ہو تو ایک سیکنڈ بھی نہ لو خود کی پوزیشن سیٹ کرنے میں، مقابل تمہارا وار پہچان لے گا۔“ ریان نے اس کی ٹانگ اور ہاتھوں کی جانب اشارہ کرتے کہا۔

”اب ریلیکس سیدھی کھڑی ہو جاؤ۔“ اس نے پھر موقع دیا۔ حنہ ڈھیلے انداز میں کھڑی ہوئی۔

”اٹیک۔۔۔“ ریان کے لفظ ادا کرنے کی دیر تھی کہ حنہ بنا سیکنڈ ضائع کیے اس کی طرف لپکی اس بار ہاتھ نہیں اس نے بازو کا استعمال کیا اور اس کی پیٹھ کی طرف ہوتے گردن پہ وار کیا۔

ریان تفخرانہ مسکرایا، اس نے بہت جلدی پک کیا تھا اور اپنے کرنے والے وار کی ہنٹ بھی نہیں دی تھی۔ اس کے بازو پہ دو بار ہاتھ سے اشارہ کیا تو حنہ نے گرفت ڈھیلی کرتے چھوڑا۔

فائیٹنگ میں ہمیں سیکنڈ سے بھی کم وقت نہیں ملتا کہ خود کو فائیٹنگ سٹینس" میں لائیں۔ دکھاؤ کچھ اور کرو کچھ اور۔۔" ریان نے اب خود کا نشانہ سیٹ کیا اور سامنے زیادہ فاصلے پہ لگے سٹیچو پہ گولیاں چلانے لگا۔

اپنے بارے میں بتاؤ کچھ۔۔" اپنی شوٹنگ سے فارغ ہوتے ریان نے حنہ" سے پوچھا جو پنچنگ بیگ پہ پریکٹس کر رہی تھی۔

مجھے اکیلے رہنا پسند ہے۔" حنہ نے بنا کسی تاثر کے برجستہ کہا کہ ریان نے" نگاہ اٹھائے اس کو دیکھا۔

"یہ تو میں جان گیا ہوں اس کے علاوہ۔"

مجھے دوسروں کو خود کے بارے میں بتانے کا بالکل بھی شوق نہیں۔'' اس کے اسی انداز میں جواب پہ ریان کے ہاتھ پل بھر کے لیے تھمے جو اپنے ہاتھ پہ کپڑا لپیٹ رہا تھا۔

''دوسروں کو چھوڑو مجھے بتاؤ۔'' ریان نے لاپرواہی سے کہتے دوبارہ کپڑا ہاتھ میں لپیٹنا شروع کیا کہ حنہ نے اس کو تیکھی نگاہوں سے دیکھا۔ پھر سر جھٹک گئی۔

حنہ گن کو رکھتی وہاں سے جانے لگی کہ ریان نے اس کو جالیا اور اس کا بازو کو تھامے اپنے سامنے کیا۔

''اپنی مام کے بارے میں بتاؤ۔'' ریان نے اس کی آنکھوں میں دیکھا جہاں کوئی بھی نیا تاثر نہیں ابھرا تھا۔ وہ بالکل سنجیدگی سے اس کو دیکھ رہی تھی۔

''میری ماں مر گئی ہے اور اس بات کو کافی سال بیت گئے ہیں۔'' حنہ کہتے آخر میں ہلکا سا مسکرائی۔

میکس میرا باپ ہے اور علینا ان کے قریبی دوست کی بیٹی، چونکہ وہ میرے "
باپ کو اپنا انکل کہتی ہے تو میں اس کی کزن ہوئی، اب تک میں اکیلے زندگی
گزار رہی تھی لیکن اب میرا ایک عدد شوہر ہے جو میرے سامنے ہے۔۔ بس
یہی سب ہے میرے بارے میں۔ خوش!۔" حنہ نے جیسے احسان کرنے
والے انداز میں اپنے بارے میں اس کو بتایا جس پہ وہ مدھم سا مسکرایا۔
بیچ کا حصہ کون بتائے گا۔۔۔؟" دو قدم کا فاصلہ بھی ختم کرتے وہ اس کے "
قریب بالکل مدھم لہجے میں بولا۔
تمہیں اس بارے میں پریشان نہیں ہونا چاہئے۔" حنہ تمسخرانہ مسکراہٹ "
لیے اس کے چہرے پہ ہاتھ رکھتی ہوئی بولی۔
مجھے میری بیوی سے جڑی ہر پریشانی کو سکون میں بدلنا ہے۔" اس کے اُسی "
ہاتھ کو اپنے لبوں سے لگاتے ہوئے بولا، حنہ کا یہ انداز ہی اس کے لیے دل موہ
لینے والا تھا۔

اور اگر شوہر ہی بیوی کی پریشانی ہو تو۔" حنہ نے خوبصورت لہجے میں کہا کہ "

ریان کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

شوہر سکون دینا بھی جانتا ہے ملیشکا!" ریان اس کے کان کے قریب "

ہونٹ لاتا ذو معنی لہجے میں بولا کہ حنہ آنکھیں گھما گئی۔

بنا جواب دیئے اس کے سینے پہ ہاتھ رکھے خود سے دور کیا اور آرمری سے نکل آئی۔

حنہ تمہاری مام کو کیا ہوا تھا؟" اس نے ابھی قدم باہر بھی نہیں نکالا تھا کہ "

ریان کی آواز پہ رک گئی۔ چہرے پہ ایک سایا سا لہرایا لیکن سنبھل کے مڑی۔

ان کو ایک مرض تھا جان لیوا۔" اس نے عام سے انداز میں کہا اور وہاں سے "

چلی گئی۔ اس کا جواب ریان کو ٹھٹکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حال نما کمرہ جہاں اندھیرا تھا اور اس کمرے کے وسط میں ایک لمبی سی میز موجود تھی جس کے گرد لوگ کرسیوں پہ براجمان تھے۔ کمرے میں صرف ایک وقت میں ایک شخص ہی بات کرتا اور اس کی آواز گونج اٹھتی۔

کمرے کی چاروں دیواروں پہ گارڈز ہاتھ باندھے کھڑے تھے۔ ہیڈ چیئر پہ ریان دی سنائپر چہرے پہ خطرناک حد تک سرد تاثرات سجائے بیٹھا تھا۔ آج وہی میٹنگ تھی جب سب کی موجودگی میں ریان براٹوا کو ٹیک اوور کرے گا۔

"ساشا کی ساری پراپرٹی ریان ڈی کے پاس جائے گی اب، ساشا کی جو بھی لین دین تھی وہ یہیں ختم ہے۔ جو بھی ڈیلز ہیں وہ نئے سرے سے ہونگیں۔" یو ایس اے کے ایک ڈان نے سب کو دیکھتے ہوئے کہا جو ایک میز کے گرد بیٹھے تھے۔

"ہمیں خوشی ہوئی جان کر کے ڈیگر سنائپر کی وائف ہیں۔" ان میں سے ایک مافیا ڈان بولا جس کی نظر ریان کی دائیں جانب بیٹھی حنہ پہ تھی اور آج اس نے

اپنی شناخت نہیں چھپائی تھی۔ سیاہ جینز شرٹ پہ ریان کی طرح جیکٹ پہنے ہوئی تھی۔ دوسری جانب بائیں طرف دامیر بیٹھا تھا۔ میکس دامیر کے ساتھ والی کرسی پہ موجود تھے۔

”ڈیگر۔۔۔ اٹالین ڈان۔“ ایک دوسرا ہتی ہوئی آواز گونجی۔ ریان ہلکا سا ہنسا۔

”ڈیگر کو سراہنا اچھا ہے لیکن میری بیوی پہ نگاہ ڈالنا مجھے ناگوار گزرتا ہے، آج بتایا ہے آئندہ الفاظ نہیں میری بندوق بتائے گی۔“ ریان نے دونوں ہاتھوں کو باہم ملاتے میز پہ رکھتے آگے ہوتے اپنی سرد وحشت گرے آنکھوں سے گھورا۔ سب کے چہروں پہ سنجیدگی چھا گئی کہ ایک تمسخر بھری آواز ابھری، سب کی نگاہ اس جانب اٹھی۔

”اگر ایسا ہے تو یہاں نہیں لانا چاہئے تھا ڈیگر کو واپس!“ کہنے والے نے ہنس کے ہاتھ بلند کیے جیسے ڈیگر کہنے کی غلطی کی ہو۔

اپنی وائف کو۔۔" وہ ہنس کے تصحیح کرتا ہوا بولا اور ریان کو طنزیہ نگاہ سے دیکھنے لگا۔ حنہ کے چہرے پہ مدھم سی مسکراہٹ ابھری۔

لبوں پہ زبان پھیرتے ریان نے بس اس کو گھورنے پہ اکتفا کیا اور آہستہ سے اپنی گن نکالتے میز پہ رکھی۔ دامیر کرسی پہ ٹیک لگائے بیٹھا تھا جو آرام سے اُس بھونکنے والے کتے کو دیکھ سکتا تھا۔

مزید تھوڑی دیر بعد ان کی میٹنگ اختتام کو پہنچی تو ریان کے اٹھتے ہی باقی سب بھی اپنی نشستوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ کچھ ڈان ریان سے مصافحہ کرنے آگے آئے جن کے لیے ریان کے ساتھ تعلق استوار رکھنا بہتر تھا اور کچھ لوگ ایسے ہی کھڑے رہے۔ ریان کو ان سب سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ جب وہی ڈان اس کے سامنے آیا اور ہاتھ ملانے کو آگے بڑھایا جس نے کچھ دیر پہلے طنز کیا تھا۔

ریان نے پہلے اس کو پھر اس کے ہاتھ کو دیکھا، میز پہ پڑی گن ابھی بھی ویسے ہی تھی۔

امید ہے برا ٹو اتمہارے لیے اچھا رہے گا۔" وہ مسکراتا ہوا دوستانہ لہجے میں" بولا کہ اچانک میز سے کسی نے گن اٹھائی اور گولی کی آواز چلی۔ سب کی نگاہ حنہ کی جانب گئی جس نے اس گن کو دیکھتے واپس میز پہ رکھا اور چہرے پہ مسکراہٹ آسمائی۔

ڈیگر خود بھی بولنا جانتی ہے۔۔" اس نے ریان کو دیکھتے کہا جو اس کی" حرکت پہ ستائشی انداز میں دیکھ رہا تھا۔

وارننگ میں ایک بار ہی دیتا ہوں۔۔" ریان نے اپنی گن تھامے دو مزید" فائر اس شخص پہ کیے جو زمین پہ بے سدھ پڑا تھا جبکہ پورے حال میں سناٹا سا چھا گیا تھا۔

میری وائف وارننگ دینے میں بھی وقت ضائع نہیں کرتی۔" اس کی" آنکھوں میں چمک ابھری تھی۔

کچھ لوگوں کی نگاہوں میں بے یقینی تھی کہ واقعی ان کی موجودگی میں حنہ نے جانے مانے ڈان کو مار دیا تھا صرف اس لیے کہ اس نے ایک کمنٹ پاس کیا تھا، وہ کمنٹ حنہ پہ نہیں ریان سنائپر کی وائف پہ تھا۔

سب کے جانے سے پہلے حنہ، ریان اور دامیر وہاں سے نکلے تھے اور ان کے ساتھ گارڈز بھی موجود تھے۔

ریان نے گارڈز کو ساتھ جانے سے منع کر دیا تھا کیونکہ وہ ابھی ہوٹل میں ٹھہرے تھے جو پاس ہی تھا اور علینا کو دامیر وہیں چھوڑ آیا تھا۔ ہر دو منٹ بعد وہ اس روم کا کیمرہ چیک کر رہا تھا جو اس نے وہاں نکلنے سے پہلے سیٹ کیا تھا۔

وہ ٹھیک ہے تم کیوں ہلکان ہو رہے ہو۔۔؟" ریان نے سٹئیرنگ وہیل" سنبھالتے ہوئے کہا، دامیر ابھی بھی موبائل آن کیے بیٹھا تھا۔ حنہ پچھلی سیٹ پہ بے نیاز سی بیٹھی تھی۔

مجھے اس کو اکیلا چھوڑ کے نہیں آنا چاہیئے تھا وہ بھی نیند کی حالت میں۔""

دامیر بڑبڑایا جیسے وہ پچھتا رہا تھا۔

آدھی فوج اس کی نگرانی کر رہی ہے فکر نہیں کرو پانچ منٹ میں تم اس کے" پاس ہو گے۔" ریان نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا کیسے مجنوؤں کی طرح تڑپ رہا تھا۔

تمہیں اب احتیاط کرنی پڑے گی۔" ریان کا اشارہ اس ڈان کے لوگوں کی" طرف تھا جو ضرور اس کی موت پہ خاموش نہیں رہنے والے تھے۔ دامیر نے سمجھتے سر ہلایا۔

اس کی فکر نہیں کرو۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔"

جلدی چلاؤ یار۔۔" دو سیکنڈ بعد پہ وہ جھنجھلاہٹ زدہ لہجے میں بولا۔"

رومیو کہیں کا۔" ریان بڑبڑایا اور تھوڑی ہی دیر میں وہ لوگ ہوٹل تک پہنچ" گئے تھے۔

دامیر عجلت دکھاتا ہوا لفٹ میں اینٹر ہوا اور جلدی سے فلور بٹن پریس کیا۔

حنہ اپنی دھن میں ان کے ساتھ آ رہی تھی۔ دامیر ان کے آگے کھڑا تھا جب ریان نے حنہ کی کمر میں بازو حمائل کرتے اپنی جانب کھینچا۔

وہ تواپنی وائف کے پاس جانے کے لیے تڑپ رہا ہے اور میں پاس ہو کے بھی تڑپوں۔ کہاں کاانصاف ہے۔" حنہ کے گھورنے پہ وہ سنجیدگی سے بولا جس پہ وہ گہرا سانس بھر کے رہ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کمرے میں داخل ہواتوایک ٹھنڈک کااحساس دل میں سرائیت کرتا گیا، وہ ابھی بھی اسی پوزیشن میں سورہی تھی جیسے وہ چھوڑ کے گیا تھااور شکر تھا کہ ان کوآنے جانے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔ ہوٹل کے اپارٹمنٹ میں وہ اس وقت موجود تھے۔ علینا کو یہ بتایا تھا کہ وہ لوگ حنہ کاچیک اَپ کروانے دوسری جگہ جارہے تھے اور علینا کو وہ اب کی بار اکیلا نہیں چھوڑ سکتے تھے تو وہ بھی ساتھ تھی، ایسے میٹنگ میں اس کو ساتھ بھی نہیں لے کے جا سکتے تھے تواپنی میڈیسن کھاتی جب تک وہ سو نہ گئی وہ لوگ نکلے نہیں تھے۔

دامیر اس کی روٹین سے واقف تھا وہ دوپہر کو سو جاتی تھی اور میٹنگ ٹائم بھی دوپہر کا ہی تھا تو علینا کا سونا فائدہ مند ہوا تھا۔

ریان نے اپارٹمنٹ میں داخل ہونے سے پہلے باہر کھڑے درجنوں گارڈز کو جانے کا اشارہ کیا۔ دامیر کی جزباتی طبیعت کچھ زیادہ ہی بڑھ گئی تھی علینا کے آنے سے۔ اندر آتے اس نے ایک نظر دامیر کے روم میں ڈالی جو روم ٹمپریچر اڈجسٹ کر رہا تھا۔

کچھ کھاؤ گے۔۔؟" حنہ اپنی جیکٹ اتارتی ہوئی بولی کہ ریان نے نفی میں سر" ہلایا اور چھوٹے سے لیونگ ایریا کے صوفے پہ بیٹھے اپنا سر پیچھے ٹکایا۔

تمہیں اسے شوٹ نہیں کرنا چاہئے تھا۔" جب حنہ بھی اس سے کچھ فاصلے" پہ بیٹھی تو وہ سنجیدگی سے بولا۔

تم بھی یہی کرنے والے تھے۔" وہ جتاتی ہوئی بولی کہ ریان خاموش رہا، وہ" ٹھیک کہہ رہی تھی کیونکہ ریان خود بھی اس کو مارنے والا تھا۔

کوئی اس کی پراپرٹی پہ نظر ڈالے اور وہ برداشت کر لے ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا۔حنہ اس کی تھی،اس کی پراپرٹی اس کی ملکیت۔۔

وہ خاموشی سے اپنا موبائل دیکھ رہی تھی جبکہ ریان نے اپنی آنکھیں اس پہ ٹکائی تھیں جہاں سرد پن بالکل نہیں تھا بلکہ ایک الگ ہی جزبہ تھا جیسے وہ اس کو دیکھے اسی میں کھو رہا تھا۔اٹالین پرنسیس!خوبصورت نقوش والی لڑکی لمبے سیاہ بال۔وہ اس سے پیار نہیں کرتا تھا حنہ کا انداز اس کو خود اپنی جانب مائل کرتا تھا۔

اس کے لیے پوزیسیو تھا،کسی بھی حد تک جا سکتا تھا،جان لے سکتا تھا۔

نگاہوں کی تپش محسوس کرتے حنہ نے پلکیں اٹھاتے اس کی طرف دیکھا،نظروں کا تصادم ہوا کہ ایک برقی لہر حنہ کے جسم میں سرائیت کر گئی۔

تم نہ ہو تو جانے میں کیا کر بیٹھوں۔"نگاہوں کا ملاپ دیر پا رہا تو ریان ہلکا سا" بڑبڑایا۔پہلی بار وہ ایک عورت کی جانب مائل ہوا تھا اور بہت برے طریقے سے۔کچھ لمحے خاموشی کے حائل ہوئے پھر حنہ نے سنجیدگی سے کہا۔

"میری کل ایک فلائٹ ہے، مجھے ضروری نکلنا ہے میں چاہتی تو تم سے چھپا سکتی لیکن میں جانتی ہوں کہ تم میرا پیچھا کر کے پہنچ جاتے۔" ریان اس کی بات پہ متبسم ہوا۔ وہ لازمی پیچھا کرتا۔

"کہاں کی فلائٹ ہے؟" ٹیک چھوڑے وہ اس کی جانب رخ کیے بیٹھ گیا۔

"واپس میکسیکو کی، وہاں میرے بہت سے کام پینڈنگ ہیں۔" حنہ نے سنجیدگی سے کہا۔

"کب تک کے لیے جانا ہے؟" اس نے اگلا سوال اس کے چہرے کو دیکھتے پوچھا۔

"ایک دو ہفتے کے لیے۔۔" وہ اسی انداز میں بولتی کندھے اچکا گئی۔

"میں تمہیں اکیلا جانے نہیں دے سکتا۔۔" ریان گہرا سانس بھر کے بولا اور ایک نظر دامیر کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا۔ دامیر اس کو اپنے بنا جانے نہیں دے گا۔ علینا کو وہ اکیلا نہیں چھوڑنے والا تھا۔

ہم چاروں کی زندگیاں آپس میں جڑی ہیں اور ایسے تم اکیلے کہیں نہیں" جانے والی وہ بھی تب جب تمہاری شناخت انڈر ورلڈ جان گیا ہو۔" ریان نے سنجیدگی سے جیسے اس کو ٹالنا چاہا۔

مجھے اکیلے جانے میں کوئی مسئلہ نہیں، میں پہلے بھی اکیلی ہی رہتی تھی۔""

حنہ تھوڑا تیز لہجے میں بولی کہ اس کے گھما پھرا کے انکار کرنے پہ اس کو غصہ سا آنے لگا تھا۔

تم ساتھ چل سکتے ہو۔۔" بے ساختہ ہی وہ اس کو آفر دیتی بولی کہ ریان نے" خاموش نگاہوں سے اس کو دیکھا۔ وہ واقعی اس کو ساتھ جانے کی آفر کر رہی تھی۔

ضرور۔۔" ریان بنا کوئی اعتراض کیے مان گیا کہ حنہ چونک گئی۔ یہ کام" آسان تھا۔

ریان نے سوچا کہ وہ دامیر اور علینا کو تھوڑا وقت دے دیں گے اکیلے میں اور ابھی کوئی کانٹریکٹ بھی نہیں تھا تو حنہ کے ساتھ جانے سے کوئی مسئلہ نہیں ہونے والا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خود پہ انگلیوں کا لمس محسوس کرتے اس کی نیند ٹوٹی تو دامیر کو اپنے سامنے تکیے پہ کہنی ٹکائے پایا جو اسی کو مسکراتی نرم نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جبکہ اس کا دوسرا ہاتھ نرمی سے اس کے چہرے پہ آئے نادیدہ بالوں کو کان کے پیچھے اڑس رہا تھا۔

"زیادہ سونے لگ گئی ہو آج کل دن میں۔" دامیر اس کے رخسار پہ لب رکھتے سرگوشی میں بولا کہ علینا اس کی بات پہ حیا سے جھینپ گئی۔

"تم کہیں گئے تھے باہر۔۔" وہ لہجے میں ناراضگی سموئے بولی۔

"ایک چھوٹا سا کام تھا۔" اس نے انکار نہیں کیا تھا۔ ہو سکتا تھا کہ وہ نیند میں ایک بار جاگی ہو اور اس کو کمرے میں موجود نا پایا ہو۔

تم مجھے اپنے کام کے بارے میں نہیں بتاتے۔" وہ خفیف سی ہوتی شکوہ کرنے لگی اور اٹھ کے بیٹھنا چاہا جب دامیر نے اس کو روکا اور تکیے سے کہنی ہٹائے قدرے اس جھکا۔

تم بخوبی واقف ہو میرے کاموں سے۔۔" اس کی گردن پہ اپنے لب مس کرتا ہوا وہ زو معنی بولا کہ علینا کے رخسار تپنے لگے۔

میں اُس بارے میں بات نہیں کر رہی۔۔" اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے اس نے خفگی جتائی کہ دامیر "اس بارے" کا سنتے شریر سا مسکرایا۔

کس بارے میں ؟" اس نے اس کی بات اچک لی تھی کہ علینا کو اپنے بولے گئے الفاظ کا اندازہ ہوا اور پلکوں پہ بوجھ سا آ گیا۔

تم مجھے تنگ کر رہے ہو اب۔۔" وہ آہستہ آواز میں منمنائی اور دامیر کے گستاخی کرتے ہاتھوں کو تھام لیا۔

دامیر نے آہستگی سے اس کے کندھے پہ لب رکھے اور پیچھے ہٹ گیا، اس کے کندھے کے زخم اب بہتر تھے۔ بازو کو وہ موومینٹ دینا شروع ہو گئی تھی۔

اس کو پیچھے ہٹتا دیکھ علینا کنفرٹر خود پر سے اٹھاتی بیڈ سے نیچے اترنے کو تھی کہ دامیر نے برجستہ اس کی کلائی کو تھامے اپنے قریب کیا اور بے باک جسارت کر بیٹھا۔ علینا کو جب تک سمجھ آتی دامیر کا لمس محسوس کرتے وہ بوکھلا اٹھی۔ تیز ہوتی دھڑکن پہ قابو پاتے اس نے دامیر کے جزباتی انداز کو دیکھا۔

"تمہارا دور جانا برداشت نہیں ہوا مجھ سے۔" دامیر اپنے کیے کی وضاحت دیتا بولا کہ علینا کو اپنے رخسار تپتے محسوس ہوئے۔ بے یقینی و حیرت سے وہ اس کو دیکھے گئی۔

"میں بس فریش ہونے جا رہی تھی۔۔" وہ بامشکل بول پائی۔

"ہاں میں سمجھا دوں گا۔۔" وہ اپنی بے ساختگی پہ خود بھی حیران تھا لیکن اس کی بات پہ علینا نے نا سمجھی سے اس کو دیکھا۔

"کس کو۔۔؟" وہ پوچھے بنا نہ رہ پائی۔

"اپنے دل کو۔۔" دامیر کے فوری جواب پہ علینا بری طرح بلش کر گئی کہ ایک شرمگیں مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پہ آسمائی جس کو چھپانے کی خاطر وہ اپنا رخ موڑ گئی اور لاجواب ہوتی باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ دامیر اس کا دیوانہ تھا اس بات کا اندازہ علینا کو دن بدن ہو رہا تھا۔

علینا کے جاتے ہی دامیر نے کمرے میں لگے کیمرہ کو نکال دیا جو وہ جاتے ہوئے سیٹ کر کے گیا تھا۔

"بھوک ہے ابھی؟" اس کے باہر آنے پہ دامیر نے پوچھا جواب چینج کر کے آرامدہ کپڑوں میں موجود تھا۔ علینا نے اثبات میں سر ہلایا اور وقت دیکھا۔ دوپہر کے تین بج رہے تھے۔ اس کو اب دن کی نیند ختم کرنی چاہئے تھی۔ دل میں سوچتی ہوئی وہ کمرے کا دروازہ کھولے باہر آئی کہ حنہ سے اس کے زخم کے بارے میں پوچھ سکے جو ابھی ڈاکٹر سے چیک کروا کے آئی تھی۔

دامیر کیچن میں آیا جہاں ریان پہلے سے موجود تھا اور کچھ کھانے کو بنانے کی کوشش کر رہا تھا، دونوں مل کے کوکنگ کرنے لگیں جبکہ حنہ اور علینا لیونگ ایریا میں بیٹھیں آپس میں گفتگو کرنے لگیں۔

ریان نے دامیر سے حنہ کے اور اپنے جانے کا زکر کیا، پہلے تو دامیر نے انکار کیا لیکن پھر خاموش ہو گیا کہ علینا کی نظر میں وہ دونوں وکیشنز پہ چلے جائیں گے اور اگر دامیر ساتھ جانے کی بات کرے تو علینا ایک نئے شادی شدہ جوڑے کے بیچ کباب میں ہڈی نہیں بننا چاہے گی تبھی مان گیا۔

دو ہفتے ہم اُدھر رہیں گے تب تک تم علینا کے ساتھ تھوڑا وقت گزار لو" اچھی انڈرسٹینڈنگ ہو جائے گی۔" ریان نے پلیٹس سامنے رکھتے کہا کہ دامیر کی نگاہ علینا کی طرف اٹھی۔

مجھے اپڈیٹ کرتے رہنا۔" وہ رضامند ہوتا بولا کہ ریان نے اثبات میں " سر ہلایا۔

کھانا پر سکون ماحول میں کھایا گیا تبھی دامیر نے علینا کو بھی ریان اور حنہ کے جانے کا بتایا تو وہ حیران سی ان کو دیکھنے لگی۔

"ہم بھی ان کے ساتھ ہی چلتے ہیں نا۔۔" ایک دم اس کے چہرے پہ رونق سی آگئی اور دامیر کو دیکھتی ہوئی بولی۔

"ہم ضرور چلتے لیکن تم ابھی سفر نہیں کر سکتی۔۔" دامیر نے نرمی سے ٹالنا چاہا۔

"تو کچھ دنوں تک ہم سب ساتھ چلے جائیں گے۔" علینا مشورہ دیا۔

"ریان اور مجھے ضروری کام ہیں جو لیٹ نہیں ہو سکتا ورنہ ہم سب ساتھ جاتے۔" حنہ نے علینا کی طرف دیکھتے عام سے لہجے میں کہا تو علینا خاموش ہو گئی۔ وہ یہ سمجھی تھی کہ شاید حنہ نہیں چاہتی ان کا ساتھ جانا۔

"تمہارے لیے ہم نے ٹرپ پلین کی ہے ایک جب واپس آئیں گے تو پھر ساتھ جائیں گے۔" حنہ کی اگلی بات پہ اس کے تاثرات ڈھیلے پڑے وہ خوامخوا اس کے بارے میں منفی سوچ رہی تھی۔

ٹھیک ہے یعنی میں یہاں اکیلی رہوں گی۔"علینا بجھے بجھے چہرے کے"
ساتھ بولی کہ دامیر نے اس کو دیکھا۔
میں تمہارے ساتھ ہی ہوں پرنسیس۔" وہ اس کو یاد کرواتا بولا لیکن اس"
کے چہرے کے اداس تاثرات ہنوز تھے یعنی شوہر کی قدر ہی نہیں۔
کھانے سے فارغ ہوتے وہ لوگ واپس مینشن جانے کو نکل گئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ان دونوں کو گھر چھوڑے دامیر اور ریان گودام چلے گئے جہاں کچھ مافیا ہیڈز
کے خاص لوگ موجود تھے جو شپ منٹس کی ڈیکنگ کرنا چاہتے تھے۔
اسلحہ کی امپورٹ اور ایکسپورٹ کے بارے میں بحث کرتے وہ لوگ غیر
قانونی راستوں کو ڈسکس کرنے لگے جہاں سے شپ منٹس لانا آسان
ہوتیں۔
گودام ان کے مینشن سے کچھ ہی فاصلے پہ موجود تھا جہاں وہ پیدل آجا سکتے
تھے۔

افریقہ بارڈر سائیڈ پہ زیادہ سکیورٹی نہیں ہے تو وہ بھی آسان ہو گا۔" دامیر اپنی ہلکی بڑھی شیو کو کھجاتا ہوا بولا۔

"ڈائمنڈز لے جانے والے روٹس کا حنہ کو علم ہو گا تو ہم اس سے ڈسکس کر لیں گے۔۔" سامنے کھلے نقشے کے کاغزات کو دیکھتے ریان بولا تو دامیر نے تائید میں سر ہلایا۔

"اُس کی ڈیل تم کب کرو گے؟" دامیر نے سر سری سا پوچھا۔

"ایک دو لوگوں نے کانٹیکٹ کیا ہے اس بارے میں، جیسے ہی بائیرز کا ارینج ہو گا تو ڈیلینگ سٹارٹ ہو جائے گی اس سے پہلے ریبلز کے ساتھ ڈیل ہے ایک۔" میز کے پاس رکھی کرسی پہ بیٹھتے ریان نے کہا۔

"حنہ جائے گی؟" دامیر نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا تو ریان نے نفی میں سر ہلایا۔

"اس کا جانا ٹھیک نہیں۔ ڈائمنڈ ڈیلز اب میں دیکھا کروں گا۔"

ڈریٹا کے بارے میں ریسرچ جاری رکھو لیکن بظاہر فیاد کے بارے میں" سب انویسٹیگیشن چھوڑ دو۔۔ کچھ دنوں کے لیے انہیں اکیلا چھوڑ دیتے ہیں۔" دامیر نے ڈریک کو دیکھتے کہا جس نے اثبات میں سر ہلایا۔

ہمارے مہمان کو لے آئے ہو ڈریک۔" ریان کھڑے ہوتے بولا۔"

جی سر۔۔ وہ ادھر ہی موجود ہیں آپ کے حکم کے مطابق خاطر تواضع کر" رہے ہیں۔" ڈریک نے اپنا موبائل آگے کرتے ہوئے کہا جس میں لو سین کی فوٹیج تھی۔

پڑے رہنے دو اس کو، دیکھتے ہیں کہ اس چوہے کو بل میں رکھنے سے دوسرا" باہر نکلتا ہے یا نہیں۔" ریان سامنے چلتی سکرین کو دیکھتے ہوئے بولا جہاں ساٹھ پینسٹھ عمر کا درمیانہ آدمی ایک خالی نیم اندھیرے کمرے میں بند تھا۔

ان کو فزیکل ٹارچر نہیں کرنا اگر مینٹلی سے ہی کام چل رہا ہے تو چلنے" دو۔" دامیر کے کہنے پہ ڈریک مؤدب سا سر ہلا گیا۔

"کانٹریکٹس پہ کام کر سکتے ہیں اب۔"

چونکہ اب فیاد سے وہ تھوڑا لاپرواہی ظاہر کرنے والے تھے تو ان کو اپنی روٹین پہ آنا تھا۔ ریان کی بات پہ دامیر نے کندھے اچکائے۔

نکلنے کی ٹائمنگ کیا ہے صبح؟" گودام سے باہر نکلتے دامیر نے ساتھ چلتے ہوئے پوچھا، جیکٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے ریان نے آس پاس ایک اچٹتی نگاہ ڈالی اور کندھے اچکا گیا۔

بھابھی جانتی ہے تمہاری میں تو اس کے حکم کا غلام ہوں۔" ریان نے آنکھ دبا کے کہا کہ دامیر کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حنہ نے میکسیکو میں لیام سے ملنا تھا کیونکہ وہ اس کے کافی عرصے سے نا ملنے پہ اداس ہو رہا تھا، حنہ کے علاوہ اس کا کوئی نہیں تھا۔

بجائے کسی ہوٹل جانے کے حنہ ریان کو اسی جگہ لے آئی جہاں لیام رہتا تھا۔ سیاہ لانگ سکرٹ پہنے اس نے گردن کے گرد مفلر لپیٹ رکھا تھا اور آنکھوں پہ گلاسز تھے۔ ریان ہمیشہ کی طرح اپنی جینز شرٹ اور جیکٹ پہنے

ہوئے تھا۔ بلونڈ سنہرے بال ماتھے پہ ایسے ہی بکھرے تھے اور آنکھوں میں سرد تاثر موجود تھا۔

کوڈ نگ ان لاک کرتے حنہ اندر کی جانب بڑھی جہاں بڑا سا لوہے کا گیٹ تھا۔

لوہے کا گیٹ کھلا اور ہمیشہ کی طرح لیام اس کے پار مسکراتا کھڑا تھا جو اس کے اندر آتے ہی اس کو گلے ملنے لگا لیکن ریان نے بروقت حنہ کے آگے ہاتھ کر دیا جس سے وہ چونک کے رکتا پہلے حنہ کو پھر ریان کو نا سمجھی سے دیکھنے لگا۔

ریان۔۔۔" حنہ نے تنبیہی انداز میں کہتے اس کا ہاتھ آگے سے ہٹایا اور نرم" مسکراہٹ لیے لیام کی طرف بڑھی جو ابھی الجھی نگاہوں سے ریان کو دیکھ رہا تھا۔

بس اتنا ہی۔۔۔" لیام نے ابھی دو سیکنڈ کے لیے حنہ کو گلے لگایا تھا کہ ریان" کی آواز پہ وہ دور ہوا۔

"لیام یہ ریان ہے۔۔۔"حنہ ریان کا تعارف لیام سے مزید کرواتی کہ لیام
کی ناگوار آواز نے اس کی بات کاٹی۔

"جانتا ہوں، تمہیں کیا ضرورت پڑ گئی تھی اس سے شادی کرنے کی۔"لیام
حنہ کے ساتھ چلتے آہستہ آواز میں اپنی ناپسندیدگی کو چھپائے بنا بولا کہ پیچھے
چلتے ریان نے دانت پیسے۔

"ریان یہ لیام ہے۔۔۔ہونہار لڑکا کمپیوٹر ماسٹر۔"حنہ نے رک کے
مسکراتے ہوئے لیام کو متعارف کروایا۔

"ہیلو لیام! مجھے اپنا بھائی ہی سمجھو۔۔"ریان سمجھ گیا تھا کہ لیام حنہ کے لیے
خاص ہوگا تبھی نارمل لہجے میں بولا، لیام نے سنجیدگی سے اس کے بڑھے ہاتھ
کو تھام لیا۔

"تو کتنی دیر ہو گئی ہے تمہیں یہاں لیام؟"ریان اطراف کو دیکھتا ہوا بولا
جہاں کمپیوٹر سسٹم سیٹ کیے تھے۔ایک چھوٹے سے اپارٹمنٹ کی شکل کا تھا
بیسمنٹ والا حصہ۔

کافی عرصہ ہو گیا ہے شاید پندرہ سال۔۔" وہ کندھے اچکاتا بولا کہ ریان
نے ستائشی انداز میں آبرو اچکائے۔

"لیام بہت خاص ہے میرے لیے۔۔بہت ٹیلنٹڈ ہے۔۔" حنہ نے
مسکراتے ہوئے لیام کے شانے پہ ہاتھ رکھا بتایا، اس کے لہجے میں ایک
اپنائیت بھرا عنصر شامل تھا، اس کی آنکھوں میں لیام کے لیے نرمی اور محبت
تھی لیکن لیام شاید ریان کو اتنا پسند نہیں کرتا تھا تبھی وہ سنجیدہ چہرہ لیے ہوئے
تھا۔

"تم نے اس بار پھر آنے میں بہت وقت لگایا ہے۔۔" لیام کیچن میں کھڑا
اس سے شکوہ کرتا ہوا بولا، وہ ان دونوں کے لیے کچھ سنیکس تیار کر رہا تھا
جبکہ ریان حال میں رکھے صوفے پہ بیٹھا تھا۔

"مجبوری تھی۔۔۔" حنہ نے ریان کی جانب اشارہ کرتے کہا۔

تم نے کبھی ریان کا ذکر نہیں کیا تھا پھر شادی کیوں کر لی؟" لیام نے الجھن بھرا سوال کیا کیونکہ حنہ نے یہ بھی ظاہر نہیں کیا تھا کہ وہ کسی کو پسند کرتی تھی اور پھر اچانک ریان سے شادی۔

"آلائینس! کرنی پڑی میکس کے کہنے پہ۔" وہ سرد آہ بھر کے رہ گئی تو لیام نے سمجھتے سر ہلایا۔

"اس کی ضرورت نہیں تھی، میں باہر کھانا نہیں کھاتا۔" سامنے پڑے سنیکس کو دیکھتے ریان نے سنجیدگی سے کہا کہ لیام نے آبرو اچکاتے حنہ کو دیکھا۔

"تمہیں اتنا روڈ ہونے کی ضرورت نہیں ریان۔" حنہ نے بنا کسی لگی لپٹی کے اس کو شرم دلانی چاہی جس پہ وہ کندھے اچکا گیا۔ لیام کے بارے میں وہ تفصیلاً اس سے پوچھے گا۔

"تم آج یہیں پہ رکو گی۔" ریان کو نظر انداز کرتے لیام نے حنہ کو دیکھتے کہا۔

نہیں میں نے انتظام کر رکھا ہے رکنے کا ہم چلیں جائیں گے۔" اس سے پہلے کہ حنہ جواب دیتی کی ریان کی آواز نے ان دونوں کی توجہ اپنی جانب کھینچی۔

"تو تم چلے جاؤ، حنہ یہی رکے گی۔" لیام کا اتنا ہی کہنا تھا کہ ریان کی آنکھوں میں سرد پن در آیا، اس کے چہرے کے تاثرات سپاٹ ہوئے۔

حنہ نے دونوں کے چہرے باری باری دیکھے۔

"میں آج نہیں رک سکتی لیام، کل رک جاؤں گی۔" حنہ نے خود ہی مداخت کی کہ حال میں خاموشی چھا گئی جبکہ ریان اس بچے کو دیکھ کے کڑھ رہا تھا جو حنہ پہ اپنا جانے کون سا حق جتا رہا تھا۔ اگر حنہ کو یہ عزیز نہ ہوتا تو اچھے سے بتاتا اس کو۔

حنہ کچھ وقت لیام کے ساتھ گزارنے کے بعد اٹھی کہ لیام اس سے ملنے کو آگے بڑھا جب ریان نے پھر ٹوکا۔

تم اس کے بغیر بھی اس کو بائے بول سکتے ہو۔۔" ریان کی آواز میں وارننگ تھی کہ لیام بنا بحث کیے پیچھے ہٹ گیا۔ لیام کو ایک دو چیزوں کی ہدایت کرتے وہ وہاں سے نکلی اور گاڑی میں بیٹھی، رات کافی گہری ہو گئی تھی آس پاس کا علاقہ سنسان تھا۔

"تمہیں اس سے روڈ ہونے کی ضرورت نہیں ریان، وہ صرف یہاں مجھے جانتا ہے اور میں تمہیں ہرگز اجازت نہیں دوں گی کہ تم اس کے سامنے یہ تماشے کرو۔" گاڑی میں بیٹھتے ہی حنہ نے ریان کی طرف رخ کرتے اس کو سختی سے کہا۔

"اب تمہیں الرجی نہیں ہوتی پچ سے۔۔" ریان جان بوجھ کے طنزیہ انداز میں بولا کہ حنہ کا چہرہ دھواں دار ہوا، اس کی آنکھوں میں غصہ عود آیا۔

"ہی از کلوز ٹو می۔"

(He is close to me)

حنہ اس کی بات پہ ضبط کرتی ہوئی دانت پیستے بولی۔

اور اُس سے زیادہ میں قریب ہوں تمہارے۔" ریان اس سے زیادہ سختی" سے بولا کہ اس کے ہاتھ کی گرفت سٹئیرنگ پہ مضبوط ہوئی۔اس کی بات پہ ریان کا غصہ مزید بڑھا تھا کہ وہ اس کے سامنے کیسے اس لڑکے کو گلے لگا سکتی تھی جبکہ اس کے پاس آنے سے وہ عجیب ڈرامہ کرتی تھی۔

اس کے انداز پہ حنہ خاموش ہو گئی تھی بنا مزید بات کیے وہ باہر گزرتے رستے کو دیکھنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لیام بہت چھوٹا تھا جب میں نے اس کو ریسکیو کیا تھا، وہ بیس سال کا ہے اور" اس کو میرے ساتھ رہتے پندرہ سولہ سال ہونے والے ہیں، تم نے جس طرح اس کو آج ٹریٹ کیا مجھے بہت برا لگا، تم ایسے بیہیو کر رہے تھے جیسے وہ ایک برا انسان ہو۔۔ بڑی بہن ہوں میں اس کی کبھی کبھی مجھے اپنی ماں کہتا

ہے، مجھے تمہیں وضاحتیں دینے کی ضرورت نہیں ہے لیکن میں اسی لیے کہہ رہی ہوں کہ آئندہ تم مجھ سے جڑے لوگوں کی عزت کرو۔" حنہ کی سنجیدہ آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی تو وہ گردن گھمائے اس کی جانب دیکھنے لگا جو اپنی گھڑی اتارتے ڈریسنگ پہ رکھ رہا تھا۔

اس وقت وہ لوگ ریان کے خریدے گئے ایک چھوٹے سے مگر پر اسائش گھر میں موجود تھے، ہر جگہ پراپرٹی خریدنے کا ان کو یہ فائدہ ہوتا تھا کہ جب وہ کہیں جاتے تو وہ لوگ اپنی جگہ پہ سکون سے رہ پاتے تھے۔

میں نے کوئی برا انسان نہیں سمجھا اس کو، مجھے اس کا تمہارے قریب آنا برا" لگا اور یہ بات تم اچھے سے جانتی ہو کہ مجھے یہ بالکل بھی برداشت نہیں کہ کوئی تمہارے قریب آئے۔" ریان اس کی بات پہ سنجیدگی سے جتاتا ہوا بولا اور اپنی شرٹ اتارنے لگا۔

میں اس سے مہینوں بعد ملتی ہوں اور وہ اپنی خوشی کا اظہار کرتا ہے تمہیں" اتنی پرابلم ہے اس سے تو بہتر ہے کہ اگلی بار تم ساتھ نہ جاؤ۔" ریان کی بات

پہ وہ سلگ کے رہ گئی تھی جب وہ اس کو بتا رہی تھی کہ وہ اس کو کتنا عزیز ہے پھر بھی اپنا رعب جھاڑ رہا تھا۔

"مجھے تمہارے ملنے سے کوئی مسئلہ نہیں ہے اور کیا یہ گلے ملنا ساتھ چپکنا ضروری ہے۔۔۔" ریان اس کی طرف اپنا رخ کرتا ہوا جھنجھلاہٹ میں بولا کہ حنہ کے ماتھے پہ بل واضح ہوئے۔

"واچ یور ورڈز۔۔"

(Watch your words)

اس کا چپکنا کہنا اس کو بہت ناگوار گزرا تھا۔ برے موڈ کے ساتھ وہ خود بھی فریش ہونے کا ارادہ رکھتی ڈریسنگ روم کی طرف بڑھنے لگی تھی کہ ریان نے رستے میں اس کا بازو تھام لیا۔

"سادہ سے الفاظ میں کہہ دیتا ہوں اپنی بات، میرے ساتھ رہو بس میرے پاس۔ کوئی دوسرا تمہیں مسکرا کے دیکھے بھی یہ جلتا ہے سالا۔۔۔" اس

چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے وہ آہستہ آواز میں بولتے ہوئے اپنے دل کی جانب اشارہ کرنے لگا۔

پیار نہیں کرتے تم مجھ سے؟" حنہ اس کے سینے سے نگاہ چراتی اس کی آنکھوں میں دیکھتی سنجیدگی سے پوچھنے لگی کہ ریان نے نفی میں سر ہلایا۔

میں پیار نہیں کرتا تم سے۔۔" ریان نے اسی انداز میں کہا۔"

"تمہارا جنون ہے مجھے۔"

"I'm obsessed with you"

اس نے ایک جذب کے عالم میں کہا کہ حنہ کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا ہوا محسوس ہوا اور اسی دھڑکن کو اس نے اپنی ہتھیلی پہ محسوس کیا جب ریان نے اس کا ہاتھ تھامے اپنے برہنہ سینے پہ رکھا۔ وہ اب بھی اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جہاں کچھ دیر پہلے کا غصہ اب ختم تھا۔

ریان نے چند انچ کا فاصلہ بھی مٹاتے دھڑکنوں کا شور مزید بلند کیا کہ حنہ نے دوسرے ہاتھ کو سختی سے بھینچا۔

تم بس میرے ساتھ کنفرٹیبل رہو۔۔بس میرے لمس کو محسوس کرو۔"

مجھے اپنے قریب محسوس کرو۔"اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکاتے ہوئے وہ

مدھم گھمبیر لہجے میں بولا۔

اس نے ہمیشہ کی طرح ریان کو پیچھے ہونے کو نہیں کہا تھا بلکہ اس کے حصار

میں کھڑی رہی تھی۔

میں یہ نہیں سننا چاہتا کہ تم میرے قریب آنے سے اچھا محسوس نہیں"

کرتی۔"اس کے کان کے قریب ہونٹ لے جاتے وہ سرگوشی میں بولا۔

جبکہ میرا دل تمہارے قریب آنے کے لیے مچلتا ہے۔۔"اس کے رخسار"

کو چھوتے ہوئے وہ مخمور نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگا جو انچ بھر کے فاصلے پہ

موجود تھی۔

ایک پل میں ہی ایک فسوں سا کمرے میں پھیل گیا تھا جو ان کو اپنے سحر میں

جکڑنا چاہ رہا تھا۔

ریان مزید کوئی گستاخی کرتا کہ موبائل کی چیرتی ہوئی آواز پہ اس کا ارتکاز ٹوٹا اور اپنے حصار میں قید اس ماہ پارا کو دیکھا جس کی آنکھوں کا حیا سے جھکنا اس کو بہت بھایا تھا، اس کے رخسار کی سرخی اس کے دل تار اور چھیڑ گئی تھی لیکن موبائل کی مسلسل دخل اندازی وہ سخت بدمزہ ہوا اور سرد آہ بھرتا سائیڈ ٹیبل سے فون اٹھائے کان سے لگا گیا۔

فسوں ٹوٹ چکا تھا، قربت کا سحر ختم ہو چکا تو حنہ بھی سنبھل کے باتھ روم کی جانب بڑھ گئی۔ جب تک وہ فون پہ رابطہ ختم کر کے فارغ ہوا تب تک وہ چینج کر کے آ چکی تھی۔

ان کے کپڑے یہاں سیٹ کر دیئے گئے تھے کہ جب تک یہاں موجود ہیں ان کو آسانی ہو۔ ٹانگ کا زخم اب درد نہیں کرتا تھا، جتنی سخت ان کو ٹارچر ٹریننگ دی جاتی ہے اس کے آگے یہ کچھ نہیں تھا۔

بالوں کا رف سا جوڑا بنا کے وہ بیڈ پہ نیم دراز ہوئی تھی کہ ریان کی آواز پہ چونک کے اس کی جانب دیکھنے لگی۔

لیام کو تم نے کہاں سے ریسکیو کیا تھا؟'' وہ بس ٹراؤزر چینج کر کے آیا تھا، ''
شرٹ اس نے ابھی بھی نہیں پہنی تھی۔

اٹلی میں ہی، اس کی ماں کو مار دیا گیا تھا ایک آکشن کی لڑائی میں تب سے ''
میرے ساتھ ہے۔'' حنہ نے سنجیدگی سے بتایا، دونوں کا انداز ایسے تھے جیسے
تھوڑی دیر ان میں کوئی نزدیکی کا لمحہ آیا ہی نہیں تھا اور اُس سحر انگیز قربت کو
وہ فراموش کر چکے تھے۔

آکشن میں !'' ریان نے دہرایا۔ ''

تھیں وہ، نیلامی لگ رہی تھی، خود کو ایسی حالت میں (Slave) سلیو''
وہاں کھڑا رکھنا برداشت نہیں کر پائیں خود کی جان لینے کی کوشش کی جس کی
وجہ سے ہنگامہ ہوا اور وہ ماری گئی۔'' حنہ نے گہرا سانس بھر کے کہا کہ
آنکھوں کے سامنے وہ سارے منظر چلنے لگے تھے۔

لیام وہیں موجود تھا، ڈرا ہوا سہما سا، کچھ کھونے کا خوف اس کی آنکھوں میں ''
رچ گیا تھا، بچہ تھا وہ لیکن وہاں جو ہو رہا تھا وہ دیکھ کے ڈرا تھا۔ اتنا تو جانتا تھا کہ

اس کی ماں کے ساتھ ٹھیک نہیں ہو رہا تھا جو سب کے سامنے ایک شو پیس کی طرح نیم برہنہ کھڑی کر دی گئی تھی۔" حنہ کے چہرے پہ کرب کے آثار نظر آئے، ان کی تکلیف کا سوچتے اس نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔

"دس بارہ سال کی تھی میں زیادہ کچھ کرنا نہیں جانتی تھی لیکن اس دن دو قتل کیے تھے میں نے ان ہاتھوں سے۔۔" اس نے اپنے ہاتھوں کو سامنے کیا اور ریان کی طرف دیکھا۔

وہ بغور اسی کو دیکھ رہا تھا۔ یہ صرف لیام کی بات نہیں تھی کچھ اور بھی تھا۔

"بہت حیوان ہیں یہاں عام زندگی گزارنے والوں کو کیا پتا ان کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا چلتا پھرتا انسان کیا ہے۔۔ دیکھنے میں خوش اخلاق لیکن اندر سے ایک شیطان حیوان۔۔" وہ نخوت سے بولی کہ اس دنیا کے لوگوں سے وہ عاجز آ گئی تھی۔

"اُس پانچ سال کے بچے کو وہ بیچنے والے تھے اپنی حیوانگی کے لیے۔۔ خریدنے والے کو مار دیا۔" حنہ لاپرواہی سے بولی، اس کے لہجے میں سفاکیت

تھی جیسے وہ رحم نہیں کرے گی آگے بھی،ان کاز کر آتے جیسے وہ لمحات واپس آ گئے تھے اور غصہ اس کی رگوں میں شرارے مارنے لگا تھا۔

"یہی زندگی ہے ملیشکا۔۔۔" ریان اس کے برابر بیٹھتا ہوا بولا۔حنہ نے گردن گھمائے اس کو دیکھا۔

"ہم جہاں پیدا ہوئے ہیں وہاں ہمارا فیوچر لکھ دیا جاتا ہے،مارے جاؤ یا مار دو اور مارے جانے سے بہتر ہے مار دو۔"اس نے کمرے کی لائٹ ہلکی کر دی،حنہ نے کمرے میں نظر دوڑائی۔

"مجھے تم پہ فخر ہے کہ تم نے یہ راستہ چنا اپنے لیے۔۔۔" وہ اس کے قریب ہوا اور ماتھے پہ ہونٹ رکھے۔۔اسے واقعی فخر تھا۔اس کی آنکھیں مسکرا رہی تھیں کہ اس کی بیوی معصوم لوگوں کو بچاتی تھی۔

"میں تمہارا پورا ساتھ دوں گا اس کام میں۔"اس کی اگلی بات پہ حنہ چونکی۔

"تم براٹوا کے ہیڈ ہو اور براٹوا میں سب سے زیادہ یہی کیا جاتا ہے ریان۔ ہیومن ٹریفکنگ،کیسے روکو گے اس سب کو؟"حنہ نے اس کی جانب دیکھتے

سوال کیا۔وہ تلخی سے مسکرائی تھی۔ریان نے اس کے شانے کے گرد بازو پھیلائے گو کہ وہ اس کے حصار میں آگئی۔

"جیسا کہ تم نے کہا براٹوا کا ہیڈ، میرے لیے مشکل نہیں اور اتنے برے کاموں میں ایک نیک کام شاید میری زندگی بڑھا دے۔۔"اس کو نظروں کے حصار میں رکھتا وہ آنکھ دبا کے بولا۔

"لیام کے ساتھ میرا جو بھی بیہیو ہے مجھے کوئی شرم نہیں اور اگر آئندہ بھی تمہارے قریب آیا تو میں ایسے ہی ری ایکٹ کروں گا۔۔"دفعتاً وہ لیام کا زکر کرتا سنجیدگی سے بولا کہ حنہ اس کو گھورنے لگی۔

"میں جانتا ہوں تم یہاں اپنا ٹارگیٹ پورا کرنے آئی ہو۔"نگاہیں ابھی بھی اس کے چہرے پہ مرکوز تھیں اور اس کا ہاتھ بالوں کی لٹوں سے اٹھکیلیاں کر رہا تھا۔

حنہ کو اس کی قربت سے کوئی عجیب سا احساس نہیں ہو رہا تھا۔

دو دن بعد یہاں سے ایک شپ منٹ یو ایس اے جانے والی ہے لڑکیوں" کی۔۔مجھے اسے بازیاب کروانا ہے۔"حنہ نے سنجیدگی سے کہا ریان نے آہستہ سے سر ہلایا۔

تم نے جو کرنا ہے کرو بشرطیہ مجھے ہر اُس کام کی اطلاع دو۔۔"اس کی" ٹھوڑی کو تھامے اس نے وارننگ دی۔حنہ اس کا ہاتھ دور کرتی خاموش رہی۔لیام کو ریان پسند نہیں تھا شروع سے ہی اور نہ کبھی انہوں نے ریان کا زکر کیا تھا۔ٹریفکنگ کے متعلق ابھی ریان کی بات سن کے اس کو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔وہ اس کا ساتھ دے گا یہ جانتے ہوئے بھی بو اٹوا مشہور ہی ٹریفکنگ کی وجہ سے ہے۔

دل میں ریان کے لیے ایک نرم گوشا بننا شروع ہو گیا تھا۔اس نے لیام کے متعلق تو بتا دیا لیکن وہ اس کو یہ نہ کہہ پائی کہ وہ اِس کی ماں تھی جسے ناقابل برداشت حالت میں اتنے حیوانوں کے سامنے لا کھڑا کر دیا تھا،وہ اس کی ماں

تھی جو اپنی رہائی کے انتظار میں بیٹھی ان حیوانوں کے ہاتھوں نوچی گئی لیکن امید نہ ٹوٹنے دی۔

اس کی ماں ایک جنسی غلام تھی، معصوم تھی ان سب کی طرح جن کو وہ بازیاب کرواتی تھی لیکن انہیں زاتی دو کوڑی کی تسکین کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔

وہ بہت چھوٹی تھی لیکن اتنی چھوٹی عمر میں بہت کچھ سمجھ گئی تھی، زندگی کا بہت بھیانک باب کھولا گیا تھا تب۔

ایک عام زندگی گزارتے اچانک قہر سا بھرپا ہو گیا تھا جوان کو اس اندھیری کال کوٹھری میں بند کر دیا گیا تھا جہاں دن کا سورج تھا نا رات کی چاندنی، بس آہوں اور سسکیوں کا جہان آباد تھا اور انہیں سسکتی آہوں میں صرف یہ دو وجود ہی نہیں بلکہ بیسوں ایسے وجود نظر آئے جو بے یارومددگار تڑپتے تھے۔

میکس نے کبھی شادی نہیں کی تھی لیکن وہ اس کی اولاد تھی ناجائز اولاد!
میکس کو باپ کہنے کی کبھی خود میں ہمت پیدا ہی نہیں کی تبھی باقیوں کی طرح نام سے یا انکل کہہ کے بلا لیتی۔

میکس انہی کالے دل والے مافیا سرداروں میں سے تھا جو اپنی رات رنگین کرنے لیے کسی تتلی کی باہوں میں اپنی پناہ ڈھونڈتے جن کے پر کاٹ دیئے جاتے۔ انہیں میں اس کی ماں تھی۔ اُس نے اپنا تو لیا تھا لیکن سب کے سامنے نہیں اور نہ ہی ایک سیدھے طریقے سے لیکن گھر بار اور کھانے پینے کی ضروریات مکمل کرتا رہتا۔

میکس کے ہی بدلے کی بھینٹ چڑھی تھی اس کی ماں کی زندگی جب اچانک میکس پہ حملہ کرتے وہاں موجود سب عورتوں کو غلام بنا لیا گیا اور ان کو نیلامی کے لیے تیار کر دیا گیا۔

ایک کنواری اور کم سن لڑکی ڈارک ورلڈ کے لیے قیمتی خزانہ ہوتی تھی اور سفید چمڑی والا حسن جس پہ معصومیت رچی ہو اس کو پانے لیے یہاں کے

لوگوں کی رالیں ٹپکتی تھیں چاہے جان ہی کیوں نہ چلی جائے۔اندھیروں سے لوگوں کے بھیانک روپ سے ڈری وہ اپنی ماں کے پلو سے لپٹی رہی۔ماں کے ساتھ آنسوں بہاتی آہ وزار کرتی، حقیقت سے واقف تھی اِس کی تبھی دل میں امید جگائے رکھتی کہ میکس ان تک پہنچ جائے گا کل ان کو بچا لے گا۔اور یہی خیال وہ روز دل میں لاتی کہ ''میکس کل بچا لے گا''

جس دن باری باری سب کو نیلامی لے لیے لایا گیا اس دن سب سے زیادہ چرچا میکس کی چھپی محبوبہ کا کیا جا رہا تھا جس کے ساتھ اس کی بیٹی بھی تھی۔ سب میں نعرے بازی جاری تھی۔وہاں ایک چھوٹا پانچ سالہ بچہ بھی تھا، دس سے پندرہ سالہ لڑکیاں۔اُس دن قدرت بھی ساتھ جوان کو رہائی دلوانا چاہتی تھی تبھی کسی ہنگامے میں اس کے ہاتھوں دو قتل ہوئے تھے۔اس کی ماں کو نوچنے حیوان بھڑکے تھے کہ تبھی انہوں نے خود کو اس تکلیف سے نجاد دے دی اور وہاں گری کسی کی بندوق اٹھائے خود پہ تان کے اس کی گولی کھا لی۔اس دن حنہ کو اپنی معصومیت ختم ہوتی محسوس ہوئی اور بنا کوئی بھی

آنسوں بہائے اس دن پہلی بار قتل کر ڈالے۔ وہ چھوٹا پانچ سالہ بچہ اپنی ماں کی خاطر رونا شروع ہوا جو اسی بھگدڑ میں کسی کی وحشت کا شکار ہو گئی۔

آنکھوں کے آگے وہ سارے پل ایک فلم کی طرح چلنے لگے، وہ سارے مناظر ایک ایک کر کے اس کے زخموں کو پھر سے تازہ کر گئے تھے جیسے ان میں سے خون رسنا شروع ہو گیا تھا۔

خود کے گرد سے ریان کا بازو ہٹاتے وہ اٹھنا چاہتی تھی لیکن وہ کچی نیند میں تھا جو ہلکی سی بھی جنبش سے اٹھ گیا۔

کیا ہوا؟" کچی نیند کا خمار آنکھوں کے پردوں پہ لہرا رہا تھا۔"

کچھ نہیں بس بالکنی تک جا رہی تھی۔۔" وہ اپنی آواز کی کپکپاہٹ نہ چھپا پائی" تھی تبھی ریان فوراً سیدھا ہو بیٹھا۔

اِدھر دیکھو۔۔" ریان نے اس کا بازو تھامے اپنی جانب اس کا رخ موڑا تو" آنکھیں ضبط سے سرخ ہو رہی تھیں۔

آنکھوں میں جلن سی ہو رہی ہے شاید تبھی پانی کے چھینٹے مارنے جا رہی تھی۔" حنہ نگاہیں چراتی ہوئی بولی۔ اس وقت تھوڑا اکیلے وقت چاہئے تھا۔

"جو باتیں سینے میں جلن پیدا کریں ان کا غبار بھی نکال دینا چاہئے۔" ریان اس کا نگاہیں چرانا دیکھتے بولا۔

"انہیں کا غصہ، غبار نکالتی ہوں میں لیکن اکثر کچھ لوگوں پہ چاہ کے بھی اپنا بس نہیں چلا سکتی۔" وہ سرد آہ بھرتے ہوئے بولی۔ ریان نے اس کا بازو چھوڑ دیا۔ وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور چلتے بالکنی تک آ گئی جہاں پہنچتے باہر کی چلتی ہوا نے اس کا استقبال کیا جس پہ اس نے گہرا سانس بھر کے آنکھیں موند لیں۔

ضبط ٹوٹا اور آنکھیں برسنے لگیں۔ باہر سے جتنی وہ سخت پتھر دل نظر آتی تھی اتنی ہی اندر موم تھی جو پگھلنے کو تیار بیٹھی تھی۔ اگر اُس پل تقدیر ساتھ نہ دیتی تو شاید آج وہ بھی انہیں بے زبانوں مظلوموں میں شامل ہوتی جو اپنے انسان ہونے کا خمیازہ دن رات بھگتتے تھے۔

یہاں کھڑے کافی پل بیت گئے اور آنکھیں اب خشک ہو گئی تھیں۔اپنے گرد بازو محسوس کرتے بنا اس کی جانب دیکھے اس نے ریان کے کندھے پہ سر ٹکایا۔

"میری ماں معصوم تھیں، وہ انتظار کرتی رہتی تھیں لیکن میکس نے ان کو نہیں بچایا۔۔وہ انتظار طویل ہوتا گیا اور پھر اسی انتظار کو انہوں اپنی جان کے ساتھ ختم کر دیا تھا ریان۔وہ چاہتے تو جلدی آ سکتے تھے،ان کے ہاتھ میں تھا سب لیکن وہ بیٹھے رہے۔جن وقت ماں نے آخری سانس لیا اس پل وہ ہمیں بچانے آ گئے۔خد غرضی کی حد تھی وہ۔۔" وہ اس کے کندھے سے جڑی بولی کہ الفاظوں میں چھپی بے بسی پہ ریان نے اس کے چہرے کو دیکھا۔

"میں وہ سب دوبارہ نہیں دیکھنا چاہتی، زندگی بہت قیمتی ہے اور معصومیت اس سے بھی زیادہ۔" حنہ مدھم لہجے میں بولی، ریان نے دوسرا ہاتھ بھی اس کے گرد باندھ دیا۔ "میرے ہوتے ہوئے تم کبھی بھی وہ سب نہیں دیکھ سکو گی یہ وعدہ ہے۔" ریان نے اس کو خود میں بھینچتے ہوئے کہا۔اس کی باتیں

اس تک آدھی ادھوری پہنچی تھیں لیکن اتنا وہ ضرور جان گیا تھا کہ جو بازیاب کروانے کا اس میں جزبہ تھا یہ کسی وجہ سے آیا تھا۔

کبھی کبھی جن کاموں میں ہم جنونی ہوتے ہیں ان کے پیچھے کوئی ایسی ہی کہانی، الفاظ، واقعات اور رویے چھپے ہوتے ہیں جو ہمیں جنونی بنا دیتے ہیں۔

اس کے سینے سے لگی وہ سامنے آدھی رات کو سڑکوں کے مناظر دیکھ رہی تھی۔ ریان اس کو نرم حصار میں باندھے کھڑا تھا۔ اس وقت وہ اپنا دوسرا روپ لیے کھڑی تھی وہ جانتا تھا کہ صبح ہوتے ہی وہ دوبارہ سر د حنہ بن جائے گی جس کو اسپیشلی "ریان کے ٹچ" سے الرجی ہو گی۔ یہ خیال آتے ہی وہ ان لمحات کو مزید جینے کا خواہش مند ہوا تھا اور آسودگی سے مسکرا دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ بہت خوبصورت جگہ ہے لیکن مجھے حنہ کی بہت یاد آ رہی ہے۔۔ "آس" پاس کی تاریخی عمارات کو دیکھتے وہ خوشی سے چہچہائی لیکن پھر حنہ کو یاد کرتے اس نے منہ بنایا۔

ابھی جو پاس ہے اس سے بھی خوش ہو جاؤ۔" دامیر ہلکی گھوری سے نوازتا" ہوا اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کرتا ہوا بولا اور چہل قدمی کرنے لگا۔

ریڈ سکوائیر! ماسکو کی خوبصورت جگہ جس کے اطراف میں خوبصورت تاریخی عمارات بنی تھیں اور سیاح یہاں اپنے حسین پل جی رہے تھے۔

دامیر آج علینا کو لیے تھوڑی آؤٹنگ پہ آیا تھا کیونکہ دو دنوں سے وہ اس سے شکوہ کر رہی تھی کہ گھر میں رہ کے وہ دامیر کی طرح بے زار شخصیت نہیں بننا چاہتی تھی جس پہ وہ بری طرح چونکا۔

ایک ہاتھ پاکٹ میں جبکہ دوسرا علینا کی کمر کے گرد بندھا تھا، علینا خوشی سے اس کی کمر سے لپٹی ہوئی باتیں کر رہی تھی۔

تم مجھے سن نہیں رہے نا۔۔" دامیر کے جواب نہ دینے پہ علینا نے اس سے" خفگی بھرے انداز میں کہا۔

سن رہا ہوں۔۔" دامیر نے سامنے دیکھتے کہا۔"

ادھر میری طرف دیکھو۔"علینا نے اپنے ہاتھ سے اس کا چہرہ اپنی جانب" کیا۔

دیکھوں گا تو سر عام خطا ہو جائے گی۔"اس کو گہری نگاہوں سے دیکھتے وہ" گھمبیر لہجے میں بولا کہ علینا آنکھیں پھیلائے اس کی بات پہ جھینپ سی گئی۔

تم سامنے ہی دیکھو اور سنو۔۔"اس کا چہرہ واپس سامنے کی طرف کرتے وہ" سنبھلتے ہوئے بولی کہ دامیر کے ہونٹوں پہ ہلکی سی مسکراہٹ آئی، وہ پھر سے اپنی خوشی کا اظہار کرنے لگی۔جب دامیر نے اچانک بازو سے اس کو کھینچتے دوسری جانب کیا۔۔

اس کے ایسے اچانک کھینچنے پہ وہ بوکھلا سی گئی اور سنبھلتے اس کو دیکھنے لگی جس کا ہاتھ اپنی ویسٹ کی جانب تھا۔اس کا سر اچانک چکرا سا گیا جب آنکھوں کے سامنے جیسے ایک فلم سی لہرائی۔

ایک بک سٹور جہاں کتابیں بکھری پڑی تھیں۔دھواں اٹھ رہا تھا۔وہ ایسے ہی دامیر کے پیچھے کھڑی تھی، شیلف ٹوٹ گئی تھی اور ایک آواز کانوں سے ٹکرائی۔

"ڈونٹ لیو مائی سائیڈ!"

وہ منظر اب ہٹ گیا تھا اور سر میں درد کی ٹھیس اٹھی، دامیر کسی سے کچھ کہہ رہا تھا کیونکہ وہاں کوئی اس سے ٹکرانے والا تھا اور دامیر نے بروقت اس کو دوسری سائیڈ کر دیا تھا۔

لیکن اس کو جو اچانک خیال آیا تھا وہ کیا تھا؟ وہ ناسمجھی سے آس پاس دیکھنے لگی۔

تم ٹھیک ہو؟" دامیر کے چہرے کے تاثرات بالکل سپاٹ تھے جب وہ اس" آدمی کو گھور رہا تھا کو بے دھیانی میں ادھر آنکلا تھا لیکن اس کی طرف مڑتے اس کے چہرے کو ہاتھوں میں بھرتے نرمی سے پوچھنے لگا۔علینا نے اثبات میں سر ہلایا۔

دامیر مزید غصے سے بڑبڑاتا ہوا اس کو ساتھ لیے آگے بڑھا۔ وہ خیال سمجھ کے ذہن سے جھٹک چکی تھی کہ شاید کبھی پرانا ساتھ گزارا وقت ہو۔ لیکن بک سٹور بکھرا کیوں پڑا تھا؟

اس وقت وہ دونوں شاپنگ ایریا کی طرف بڑھ آئے تھے جہاں بس ایسے ہی وہ دونوں جا رہے تھے۔ ان سے کچھ ہی فاصلے پہ موجود دامیر کے گارڈز چل رہے تھے۔

"ڈریس لینا چاہو گی۔۔" دامیر نے سامنے شوکیس میں لگے گلاس وال کے پار سرخ ڈریس کی طرف اشارہ کیا جو سلیو لیس ہونے کے ساتھ گھٹنوں تک آتا تھا۔

"کس لیے۔۔؟" علینا نے پہلے اس ڈریس کو دیکھا پھر دامیر کو تیکھے انداز میں۔

میرے لیے۔۔۔“وہ اس کو گھورنے میں مصروف تھی جب دامیر نے ہلکا سا اس کی جانب جھکتے مسکرا کے کہا۔علینا اس کی شرارت پہ اس کے کندھے پہ ہلکی سی چپت رسید کرتی ہوئی واپس اس سرخ ڈریس کو دیکھنے لگی۔

لیں۔۔۔؟“علینا نے مسکراہٹ دبا کے کہا دامیر نے جواب دینے کے بجائے اس شاپ کی طرف چلنا شروع کیا کہ علینا کھلکھلا اٹھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج کا دن ان کا مصروف گزرا تھا نتیجے میں وہ لوگ اپنے منصوبے میں کامیاب بھی ہو گئے تھے۔لیام کی مدد سے وہ لوگ ٹھیک جگہ پہنچے تھے اور ان لڑکیوں کو لے جانے سے پہلے ہی بازیاب کروالیا تھا انہوں نے،اسی بھاگم بھاگ میں حنہ کا زخم خون سے رسنے لگا تھا۔

لڑکیوں کو بازیاب کروانے کے بعد ان کی سیفٹی کی زمہ داری ریان نے خود پہ لی اور حنہ کو واپس جانے کا کہا کیونکہ وہ اس کو تکلیف کی وجہ سے مشکل میں نہیں ڈال سکتا تھا۔ لیام کبھی بھی اپنی اس بیسمنٹ والی جگہ سے باہر نہیں نکلا تھا کیونکہ اس کو لوگوں کے میل جول سے خوف آتا تھا۔

حنہ اسی بیسمنٹ کا دروازہ ان لاک کرتی اندر آئی جہاں لیام کمپیوٹر سسٹم کے آگے رکھی کرسی پہ بیٹھا تھا۔

ریان نہیں آیا تمہارے ساتھ ؟" اس کو اکیلا دیکھتے وہ پوچھنے لگا۔ شاید وہ" ریان کو نہ دیکھے خوش بھی ہوا تھا۔

وہ باقی کا کام وائینڈ اَپ کر رہا ہے۔۔ مجھے ایڈ باکس لا دو۔" حنہ اپنا چاقو نکالتی" ہوئی بولی کہ لیام کی نظر اس کے ہاتھ کی طرف گئی جو خون سے سرخ تھا۔ وہ پل میں گھبرا گیا اور متفکر لہجے میں اس سے پوچھنے لگا۔

یہ۔۔ یہ کیا ہوا ہے تمہیں؟" آواز خود بخود کانپ گئی۔"

کچھ نہیں پہلے کا زخم ہے وہی مسئلہ کر رہا ہے۔" وہ لاپرواہی سے بولی اور اس کو باکس لانے کی طرف اشارہ کیا۔ لیام تیزی سے اثبات میں سر ہلاتا ہوا اپنے کمرے کی جانب گیا۔

اس کو باکس لا کے تھمایا تو حنہ دوسرے کمرے کو جانے لگی ساتھ ہی اس کو ہدایت دی کہ اندر نہ آئے کیونکہ اس کو اپنا زخم صاف کرنا تھا۔ لیام سمجھتے سر ہلا گیا اور اس کے لیے کچھ کھانے کو دیکھنے لگا۔

وہ ابھی کیچن میں مصروف تھا کہ اچانک اس کو بیسمنٹ کے دروازے پہ کوئی آہٹ سنائی دی۔ کوئی تھا باہر۔ اس کا دھیان فوری ریان پہ گیا کہ حنہ کی پیچھے وہی آیا ہوگا تبھی تصدیق کرنے کے لیے اس نے باہر لگے سیکیورٹی کیمرہ چیک کیا تو ریان کی نظر کیمرے کی طرف ہی تھی جیسے وہ کیمرے کے پار اسی کو گھور رہا تھا۔ لیام نے لوہے کا موٹا سا گیٹ کھولا اور ریان اندر آیا جس کے بال مزید بکھر چکے تھے اور اس کے کپڑوں پہ مٹی کے داغ بھی موجود تھے۔ پتا چل رہا تھا کہ وہ کسی "ضروری" کام سے واپس آیا تھا۔

وہ روم میں ہے شاید اس کو چوٹ آئی ہے تو زخم چیک کر رہی ہے اس نے" یہ بھی کہا کہ کوئی اندر۔۔۔"لیام جیسے جیسے بولتا گیا ویسے ہی ریان کی نگاہ پہلے کمرے کی طرف اٹھی پھر اسی طرف بڑھنا شروع ہو گیا اور جب تک لیام اپنی بات مکمل کرتا وہ اندر جا چکا تھا۔

میں کیا کہہ سکتا ہوں سنکی شوہر ہے اس کا۔۔"بنا پوری بات سنے ریان کو" اندر جاتا دیکھ وہ جلتے دل سے بڑبڑانے لگا اور کندھے اچکا کے اب اس کے بھی کھانے کا انتظام کرنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دروازہ کھلنے کی آواز پہ اس نے ہڑبڑا کے دیکھا کہ ریان کی آمد اس کی آنکھیں بڑی ہوئیں۔ تیزی سے اس نے جیکٹ کو اپنی ٹانگوں پہ پھیلا دیا کیونکہ ابھی وہ ایک شارٹس پہنے ہوئی تھی اور ٹانگ کے سٹچز دیکھ رہی تھی جو ایک دو کھل چکے تھے۔

"ریان تمہیں کسی لڑکی کے کمرے میں جانے کی تمیز نہیں ہے۔" حنہ اس کو دیکھتی ہوئی غصے سے پھنکاری کہ ریان نے آس پاس نگاہ دوڑائی۔

"مجھے کیا معلوم تھا کہ لڑکی کا کمرہ ہے۔۔" وہ لاپرواہی سے بولا کہ نگاہ اس کی ٹانگوں کی جانب گئی، آنکھوں میں تشویش اتر آئی۔

"دکھاؤ مجھے زیادہ تو نہیں خون بہہ گیا۔" جب وہ سنجیدگی سے دروازہ لاک کرتا اس کی طرف بڑھا تو حنہ نے بنا کسی بحث کے اپنی جیکٹ سائیڈ پہ کی اور اپنی شارٹس کو زرا سا اوپر کی جانب کیا کہ اس کی تھائی پہ بنا ہوا وہ زخم نظر آیا جس کی وجہ سے ٹانگ کے اِس حصے میں سوزش بھی آگئی تھی۔

وہ بیڈ پہ بیٹھی تھی اور بیڈ شیٹ پہ خون بھی لگ چکا تھا۔

"میں ڈاکٹر کا ارینج کروا رہا ہوں۔" ریان زخم کو دیکھتا ہوا اپنا فون نکالنے لگا۔

حنہ نے سر ہلایا اور اپنی جیکٹ کو نا محسوس انداز میں واپس اپنی ٹانگوں پہ رکھ دیا۔

"کل کی جو بھی ڈیلینگ ہے میں دیکھ لوں گا تم ایک دن ریسٹ کرو ورنہ یہ نا قابل برداشت ہو جائے گا۔" فون واپس پاکٹ میں رکھتے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے نرمی سے بولا۔

"نہیں میرا جانا ضروری ہے۔۔" وہ اٹل لہجے میں بولی کہ ریان نے اس کو گھورا۔

"جب میں کہہ رہا ہوں کہ ہو جائے گا سب ٹھیک تو بنا بحث کیے ایک دن گزارنا تمہارے لیے مشکل نہیں ہے۔" ریان تھوڑا سنجیدگی سے سمجھاتا ہوا بولا۔

"میں بنا بحث کیے دن گزار سکتی ہوں لیکن بنا کام کیے نہیں۔" وہ بھی دو بدو بولی کہ ریان سرد آہ بھر کے رہ گیا، وقت آنے پہ اس سے نپٹ لے گا وہ۔

"وزن نہیں ڈالو اس پہ، کروٹ لے کے لیٹ جاؤ۔۔۔" حنہ ابھی اٹھنے کا ارادہ رکھتی تھی کہ وہ کچھ پہن سکے اب اس حالت میں وہ اس کے سامنے اتنی دیر نہیں رہ سکتی تھی۔

”میں اپنا ٹراؤزر نکال لوں۔“ وہ نگاہیں پھیرتی ہوئی بولی۔

”لیٹ جاؤ ابھی۔۔“ ریان نے الفاظوں پہ زور دیا حنہ کو اس وقت اس سے بحث کرنا فضول لگا تبھی خاموشی سے اپنے جوڑے میں بندھے بالوں کو کھولنے لگی۔ جیکٹ تو وہ پہلے سے ہی اتار چکی تھی اب بس ایک شرٹ پہن رکھی تھی۔

”تم کیا کر رہے ہو؟“ جب وہ کروٹ لیے لیٹی تو اپنے پیچھے ریان کو محسوس کرتے گڑ بڑا سی گئی۔ وہ اس کے بالکل قریب پشت پہ تھا کہ ریان کا سینا اس سے ٹچ ہو رہا تھا۔ ریان نے بیڈ پہ پڑا کنفرٹر بھی دونوں پہ اوڑھ دیا۔

”میں بھی تھکا آیا ہوں یار ریلیکس ہونا چاہتا ہوں۔“ اس کے گرد بازو پھیلاتا ہوا وہ عام سے انداز میں بولا۔

”تو اتنا بڑا بیڈ تمہیں نظر نہیں آ رہا یہی ایک تنگ سی جگہ پہ لیٹنا تھا۔“ اس کے ہاتھوں کے لمس کی حرارت سے وہ سٹپٹا اٹھی تھی تبھی اس پہ چڑھائی کرتی بولی جس پہ ریان کے ہونٹوں پہ تبسم بکھرا۔

اب مجھے یہ نہ کہنا کہ تمہیں الجھن ہو رہی ہے میرے ساتھ لیٹنے سے"

بھی۔" وہ اس کو چڑاتا ہوا بولا جس پہ حنہ نے دانت پیسے۔

جس طرح کی تمہاری حرکتیں ہیں دل چاہ رہا ہے اٹھا کے باہر پھینکوں۔""

حنہ بڑبڑائی اور اپنی گردن سیدھی کی۔

جیسی تمہاری حالت ہے مجھے اٹھانے سے تو رہی تم۔" وہ اس کو مزید تنگ"

کرتا ہوا بولا اور اس کو اپنے ساتھ لپٹا لیا کہ حنہ کی آنکھیں پھیلی اور دل کی

دھڑکن تیز ہوئی۔

ریان اپنا ہاتھ پیچھے کرو۔۔" کنفرٹر کے اندر اس کی رینگتے ہاتھ کو محسوس"

کرتے ہوئے وہ اچانک سے چیخی جو اس کی برہنہ ٹانگ کی طرف جا رہا تھا کہ

ریان اچانک قہقہہ لگا اٹھا۔

اب چھوٹی موٹی شرارت تو کر ہی سکتا ہوں تمہیں اپنا عادی بنانے کے"

لیے۔۔" وہ اس کو مسلسل زچ کر رہا تھا اور اس کی بے بسی کا فائدہ اٹھا رہا تھا

ورنہ فوراً اٹھ کے اپنے ڈیگر سے ایک دو کٹ تو لگا ہی دینے تھے اس نے۔۔

تم یہ سب بیہودہ حرکتیں کر کے مجھے مزید کوفت میں مبتلا کر رہے ہو۔۔"

حنہ اس کو جتاتی ہوئی بولی کہ ریان نے اس کے کندھے پہ اپنا لمس چھوڑا۔

"اسی کوفت کو تم اپنی عادت بناؤ گی کسی دن۔۔" وہ سرگوشی میں بولا اس کے کھلے بالوں کو کندھے سے سائیڈ پہ کرتے ایک جانب کر دیا۔

دروازے پہ ہونے والی دستک سے ریان کو دھیان بھٹکا اور بدمزا ہوا۔

"حنہ میں نے لنچ ریڈی کر دیا ہے آجاؤ اور اُس ریان کو بھی کہہ دو۔" لیام کی آواز باہر سے آئی اور آخر پہ وہ رک کے جیسے ناپسندیدگی سے بولا کہ ریان کو اس کے غصہ آنے لگا۔

"یہ اُس ریان کو، کیا ہوتا ہے۔۔ تمیز نہیں سکھائی تم نے اپنے دور کے بیٹے کو۔۔" ریان ناگوار لہجے میں حنہ سے بولا لیکن اٹھنے کی غلطی اس نے ابھی بھی نہیں کی تھی۔

"لیام ابھی ضرورت نہیں، ہم تھوڑی دیر بعد کھالیں گے۔۔" حنہ نے اس کو نرمی سے ٹالا کہ بنا کچھ بولے وہ بند دروازے سے ہی واپس چلا گیا۔

ریان ڈھیٹ سے وہ پیچھے ہونے کی امید کو گولی مارے گہرا سانس بھر کے آنکھیں موند گئی۔ جب تک ڈاکٹر آتا وہ کچھ دیر تک خود کو پر سکون کرنا چاہتی تھی۔

اِس کی اتنی نزدیکی سے اس کی دھڑکن تیز ہوتی جا رہی تھی لیکن وہ پیچھے ہٹنے کا متمنی نہیں تھا۔

فسوں خیز لمحات میں کچھ دیر خاموشی حائل رہی جب ریان کی سنجیدہ مگر گھمبیر آواز اس کو بالکل قریب سے سنائی دی کہ اس کے بولنے سے ہی ایک برقی لہر ریڑھ کی ہڈی میں سرائیت کر گئی۔

''تمہیں نہیں لگتا ہمیں اپنی شادی کو آگے بڑھانا چاہئے۔''

''یہ بالکل بھی مناسب وقت نہیں ایسی بات کرنے کا۔'' حنہ نے سنجیدگی سے کہا اور اس کے خمار کو بھک سے اڑایا۔

''تمہاری جگہ لیام کو اپنے سے لپٹا کے کوئی مناسب وقت دیکھ کے بات کروں؟'' حنہ کی بات پہ وہ سلگ کے رہ گیا یعنی حد ہو گئی۔

تم مجھے موقع نہیں دو گی تو تمہاری جھجک کیسے ختم ہو گی۔" ریان نہایت سنجیدگی سے اپنی بات کہہ رہا تھا جیسے اس سے زیادہ ضروری کوئی بات ہی نہیں تھی۔ شکر تھا اس کا چہرہ دوسری طرف تھا ورنہ اس کی ایسے بے باک باتوں سے وہ چہرہ خون چھلکانے لگ جاتا۔

"موقع والی بات تو تم رہنے دو ریان، اس وقت میرے نا چاہنے کے باوجود بھی تم اتنے نزدیک ہو، تمہیں برداشت کر رہی ہوں میں کافی ہے ابھی۔" حنہ بالکل سنجیدگی سے بولی کہ ریان نے اس کی بات کی پرواہ کیے بنا اس کے کندھے کو نرمی سے چھوا۔۔ تبھی موبائل پہ بیل ہونے لگی یعنی ڈاکٹر پہنچنے والے تھے۔

"تم نے ڈاکٹر کو یہاں آنے کا کہا؟" حنہ ایک دم چونک کے اس کی جانب مڑی۔

"آفکورس تم کیسے جا سکتی تھی۔" ریان اپنا ہاتھ اس کے گرد سے ہٹا کے اٹھ بیٹھا کہ حنہ نے بے یقینی نگاہوں سے اس کو دیکھا۔

”تم پاگل ہو؟ کیسے تم کسی تیسرے کو یہاں آنے کا کہہ سکتے ہو۔ لیام یہاں رہتا ہے یہ کوئی بھی نہیں جانتا اور ڈاکٹر کے آنے سے بہت سے لوگوں کو معلوم ہو جائے گا۔“ ریان کی بات پہ اس کی آنکھوں میں سختی در آئی اور ریان سے تیز لہجے میں بولی۔ ریان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور فوراً اس نے کال ملائی۔

”حنہ۔۔!“ دروازے پہ ایک بار پھر دستک ہوئی۔

”دیر ہو گئی۔۔!“ حنہ افسوس سے بڑبڑائی اور اٹھتی بیڈ سے نیچے اتری۔

”باہر ایک لیڈی ہے جو شاید ڈاکٹر بھی ہے۔“ لیام کی آواز پہ ریان نے تیزی سے دروازہ کھولا۔

”ویٹ، دروازہ نہ کھولنا۔“ ریان اتنا بولا اور کمپیوٹر سسٹم کی جانب گیا۔

”میرے آدمی آرہے ہیں وہ اس کو یہاں سے لے جائیں گے۔“ ریان نے اتنا کہا تب تک حنہ بھی باہر آ گئی۔

آئی ایم سوری۔۔"وہ بس اتنا ہی بولا چہرے پہ ندامت جھلک رہی تھی،"

ریان نے ماتھا مسلا تب تک کچھ لوگ آئے اور اس لیڈی ڈاکٹر کی آنکھوں پہ پٹی باندھے اچانک اس کو گھسیٹے وہاں سے لے گئے۔

یہ کہاں لے گئے اب اُس کو؟"حنہ کمپیوٹر پہ نظر آنے والا منظر دیکھتی ہوئی" بولی۔

کہیں نہیں، بس ایک دو سڑکوں کا چکر لگوا کے واپس لے آئیں گے یہیں" پہ۔اس کی آنکھوں پہ پٹی بندھی ہو گی تو اسے معلوم نہیں ہو گا۔"ریان کے موبائل سامنے کرتے سکرین کو دیکھا جہاں اس کے آدمی کا میسج آیا تھا۔

فکر نہیں کرو میں یہ سب سنبھال لوں گا، لیام کا کسی کو معلوم نہیں ہو گا۔""" ریان نے ان کو تسلی دی۔

اتنی دیر سے کیا کر رہے تھے اندر کھانا بھی ٹھنڈا ہو گیا۔"لیام نے حنہ سے" پوچھا کہ بے ساختہ ہی حنہ کی نگاہ ریان کی جانب گئی۔

ریسٹ کر رہے تھے، میں آج ادھر ہی رکوں گی۔" حنہ نے ریان سے "
نگاہیں پھیرتے لیام سے کہا کہ حنہ کی بات سن کے اس کے چہرے پہ رونق
سی آگئی جبکہ ریان آنکھیں گھما گیا۔

جب میاں بیوی اکیلے کمرے میں موجود ہوں تو سوال نہیں پوچھنے "
چاہئے۔" حنہ وہیں موجود ایک صوفے پہ بیٹھی جب ریان نے لیام کے پاس
سے گزرتے ہلکی سی بڑبڑاہٹ کی جس پہ وہ خود بھی گڑبڑا گیا۔ عجیب
بے باک انسان تھا۔ انسان بھی کہاں تھا وہ۔

پہنچ گئے ہیں وہ آجاؤ روم میں، میں ڈاکٹر کو یہاں لے آتا ہوں۔" حنہ کو "
کمرے تک چھوڑتے مین گیٹ سے ڈاکٹر کو اندر لایا جس کی آنکھوں پہ اب
بھی پٹی موجود تھی۔

اس کی وجہ سے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میرے آدمی نظر "
رکھیں گے اس پہ۔" ریان نے لیام سے کہا کہ وہ سمجھتے سر ہلا گیا۔

لیڈی ڈاکٹر تھیں اور ریان نے اپنے بھروسے مند آدمی سے کہہ کے ہی بلوائی تھی تو زیادہ مسئلہ نہیں تھا لیکن ان دونوں کی تسلی کے لیے اس نے اپنے آدمیوں کو اُس پہ نظر رکھنے کا کہہ دیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لاؤنج کی لائٹ مدھم کر دی گئی تھیں اور باہر کا اجالا بھی ختم تھا، گلاس ڈور کے پار سے باہر لان میں جلتی مدھم روشنیاں اندر آرہی تھیں۔ حنہ کے جانے کے بعد اس کو اکیلا اکیلا محسوس ہوا تھا لیکن دامیر کے ساتھ اکیلے وقت گزارتے بھی اچھا لگ رہا تھا۔

واپسی پہ اس نے دو تین بکس لے لی تھیں اور آج انہیں کو پڑھ کے دن گزارا تھا لیکن جب بوریت کا احساس ہوا تو کمرے سے باہر آگئی جہاں دامیر کافی تیار کر رہا تھا۔ حسب عادت وہ آستین کہنیوں تک فولڈ کیے ہوئے تھا، ہاتھ کی انگلی میں انٹیق سی انگوٹھی کہ علینا اس انگوٹھی کو بغور دیکھنے لگی۔ جب سے

دامیر سے ملی تھی یہ انگوٹھی تب سے اس کی انگلی میں تھی لیکن اب ایسے محسوس ہو رہا تھا جیسے پہلے بھی دیکھی تھی اس نے۔۔ کسی اور جگہ۔

بکس سے فارغ ہو گئی۔۔؟" دامیر اس کا آنا نوٹ کر چکا تبھی خفگی سے بولا" کہ آج وہ کتابوں میں ہی مگن رہی تھی۔

مجھے پتا ہی نہیں چلا کہ میں اتنا وقت بکس کے ساتھ ہی تھی۔۔" علینا تھوڑا" خفیف سی ہوتی بولی۔

میں حیران ہوں تم مجھے فراموش کر چکی تھی۔۔" دامیر اسی انداز میں بولا" کہ علینا چلتی ہوئی اس کے قریب آئی اور اس کی پشت پہ اپنا سر ٹکا دیا۔

تم ناراض ہو؟" وہ پیار بھرے لہجے میں بولی کہ اس کی آواز میں معصومیت" تھی، دامیر مسکرا دیا۔

اب نہیں ہوں۔۔" اس کے ہاتھ اپنے سینے پہ محسوس کرتے وہ سنجیدگی" سے بولا۔ علینا اس کی پشت سے ہٹتی آگے کی طرف آئی جو اب ایک باؤل میں انڈے پھینٹ رہا تھا۔

"کیوں اب کیا ہوا؟" وہ اپنی آنکھیں سکیڑے اس سے پوچھنے لگی جس نے باؤل سے نگاہ ہٹا کر اس کو دیکھا۔ اس کی آنکھیں گہری ہوئیں اور ایک معنی خیز سی چمک ابھری، علینا کا دل بے ساختہ دھڑکا۔

"کیونکہ اب تم مجھے منانے والی ہو۔۔" اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب لاتے گھمبیر تا سے بولا کہ علینا اپنی مسکراہٹ چھپاتی چہرہ پھیر گئی۔

"تم ایک شیف ہو ابھی تو شیف بن کے ہی رہو۔۔" وہ ایک ادا سے بولتی ہوئی شیلف کی دوسری سائیڈ پہ موجود اسٹول پہ چڑھ کے بیٹھ گئی۔

"شوہر بنا تو وہ تم سے برداشت نہیں ہو گا۔" ہونٹوں پہ معنی خیز مسکراہٹ سجاتے وہ واپس اپنے کام میں مگن ہوا کہ علینا کی پتلیاں اس کی بات پہ پھیل گئیں۔

"دامیر۔۔۔" اس نے بے یقینی سے اس کو ٹوکا اور سامنے پڑے پودینے کے پتیوں میں سے ایک دو اٹھا کے اس کی طرف اچھالیں جو ادھر شیلف پہ ہی آگے کو گریں۔

یس مائی لو۔۔" چہرے کے تاثرات سنجیدہ کرتے وہ اس کی طرف دیکھنے "

لگا۔

اپنا کام کرو۔۔" اس کے دیکھنے پہ ہی وہ گڑ بڑا سی گئی تو چہرے پہ حیا کے "

رنگ لیے اس کو مصنوعی سختی سے بولی۔

ابھی اپنا کام کیا تو تمہارے لیے گڑ بڑ ہو جائے گی۔۔" وہ پھر اس کو تنگ "

کرتے ہوئے بولا کہ علینا وہاں سے اٹھ ہی گئی کہ جب تک اس کے سامنے

بیٹھی رہے گی وہ ایسے ہی اس کو تنگ کرے گا۔

لاؤنج کے صوفے پہ بیٹھتی اس نے ٹی وی آن کر لیا اور ایسے ہی سر چنگ

کرنے لگی لیکن غیر معمولی سا نوٹ کرتے اس نے دامیر کو پکارا۔

اس کے چینل کم ہو گئے ہیں۔" وہ الجھن لیے بولی کہ دامیر نے کندھے "

اچکائے۔

"ہو سکتا ہے۔۔"

اب کچھ دیکھنے لائق نہ ملا تو واپس اپنا دھیان دامیر کی طرف کر لیا جو تیزی سے اپنا کام کر رہا تھا، علینا کو ٹی وی دیکھنے سے زیادہ دامیر کو ایسے کھانا بناتے دیکھ دلچسپی ہوئی کم از کم وہ بور تو نہیں ہو رہی تھی۔

میں سارا دن ایسے تمہیں دیکھ کے گزار سکتی ہوں۔" جب وہ اس کو کھانا" سرو کرنے لگا تو علینا بے ساختہ بول اٹھی۔

میں بھی۔ بشرطیہ تم میرے قریب ہو۔۔" اس کا چہرہ تھامے اپنے مقابل" کرتے شوخ سی جسارت کرتا ہوا بولا کہ علینا مسکرا دی۔

لان میں ہلکی سی روشنی پھیلی تھی، گلاس ڈور کھلا تھا اور اس کے بالکل سامنے کرسیوں پہ دونوں بیٹھے ہاتھ میں کافی کے مگ تھام رکھے تھے۔ کافی کے مگ سے بھاپ اڑ رہی تھی، کرسیاں بالکل قریب تھیں کہ علینا نے اس کے کندھے پہ سر ٹکایا تھا۔

کتنی خوبصورت اور یونیق سی ہے نا یہ۔۔" اس کے ہاتھ میں پہنی انگوٹی کو" گھماتے ہوئے علینا بولی۔

ہوں۔۔۔" دامیر نے بس سر ہلا یا۔"

علینا کی نگاہ اسی انگوٹھی پہ جمی تھی جو آج اس کی توجہ اپنی جانب زیادہ کھینچ رہی تھی۔

دامیر نے اس کے شانے کے گرد اپنا بازو رکھا اور کنپٹی کو لبوں سے چھوا۔ کافی کا مگ وہ ختم کر کے نیچے رکھ چکا تھا۔

اس کو کھونے کا وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا، اگر اس کی یاداشت نہ بھی جاتی تو ہو سکتا تھا وہ اس کا باڈی گارڈ بنے ہی اس کو اپنا لیتا لیکن خود سے دور کبھی نہ کرتا۔ اس کو نگاہوں کے حصار میں رکھتے جیسے وہ اس کو حفظ کر رہا تھا۔ اس کو سراہنے کا دل کر رہا تھا کہ اس کا دل کتنی عقیدت سے اس کو چاہتا تھا اس کو ہر وقت محسوس کرنے کی چاہ کرتا تھا۔

اس کا ملنا کوئی معجزہ ہی تھا۔ کتنی ہی لڑکیاں تھیں جو نگاہ میں آجاتی لیکن دل صرف اس کے لیے مچلا تھا، اس کی طرف ہی مائل ہوا تھا۔ اس کی محبت میں وہ بری طرح گرفتار تھا کہ رہائی کسی صورت ممکن نہیں تھی۔ اس کی خوشبو کا

وہ دیوانہ تھا۔ چہرے سے بال پیچھے ہٹاتے وہ نرمی سے اس کی گردن کو چھونے لگا،اس کی مہک کو محسوس کرنے لگا۔

دامیر ڈریک یہی پر ہے۔" دامیر کی جسارت پہ وہ سٹپٹائی اور اس کو باز رکھنے " کی خاطر بولی۔

وہ جانتا ہے جس پل اس کی نظر یہاں اٹھے گی اگلے ہی پل وہ آنکھوں سے " محروم ہو گا۔" اس کی آواز سرگوشیانہ کان کے قریب سنائی دی۔اس کی عام انداز میں خطرناک عزائم سنتے وہ حیران ہوئی۔

"میں تمہارے پیچھے خوار ہونے والا ہوں۔"

اس کے چہرے کو اپنی طرف کرتے وہ گہرا سانس بھر کے بولا۔اس کے تاثرات سنجیدہ تھے لیکن آنکھوں میں محبت کا ٹھاٹھے مارتا سمندر آباد تھا۔

چاہے کچھ بھی ہو جائے تم یہ بات کبھی نہیں بھولو گی کہ دامیر تم سے " بے انتہا محبت کرتا ہے، تمہیں نہ بھی قبول ہو تب بھی تم صرف میری ہو۔۔" اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکاتے ہوئے وہ جیسے اپنی بے بسی ظاہر کر رہا

تھا،علینا کی آنکھوں میں الجھن در آئی۔اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتی ہوئی وہ دامیر کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔

دامیر ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟" وہ نرمی سے بولی، دامیر کا انداز ایسا تھا جیسے" علینا ابھی اس سے چھین جائے گی۔

وعدہ کرو مجھ سے کہ تم کسی بھی صورت مجھ سے دور نہیں ہو گی۔" اس" کے ہاتھ کی گرفت سخت ہوئی اور وہ ایک جذب کے عالم میں کہنے لگا جیسے یہ لمحہ دوبارہ میسر نہیں ہونا۔

میں وعدہ کرتی ہوں۔۔" وہ اس کو یقین دلاتی ہوئی بولی اور تھوڑا آگے" بڑھتے دامیر کے رخسار پہ ہونٹ رکھے۔۔

دامیر اس تھوڑے عرصے میں تمہیں چاہنے لگی ہوں۔ میری دنیا بہت" محدود سی ہے اور تم میرے لیے بہت ضروری ہو۔ میں تم سے دور کبھی نہیں "جاؤں گی۔

دامیر کی کیفیت وہ نہیں سمجھ پا رہی تھی،اس کی آنکھوں میں دیکھتے وہ مضبوط لہجے میں بولی دامیر کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ آئی کہ علینا بھی مطمئن ہوتی مسکرادی۔اس کا ہاتھ تھامے اس کو کھڑا کرتے دامیر نے اپنے پاس کیا۔علینا جھجھکتے ہوئے اس کی گود میں بیٹھ گئی اور اپنا سر اس کے سینے پہ ٹکا دیا۔

"تم بہت ہینڈسم ہو دامیر اور بہت اچھے بھی۔۔"اس کے بازو پہ انگلی پھیرتی ہوئی حیا سے بولی۔

"جس دن تم نے مجھے چھوڑنے کی بات کی اس دن میں شیطان بن جاؤں گا۔۔"وہ آہستہ آواز میں بڑبڑایا اور اس کے بالوں کی مہک کو اپنے اندر اتارنے لگا۔

"تم کیسی باتیں کر رہے ہو آج؟"علینا اس کے انداز سے تھوڑا گھبرا گئی تھی۔وہ اس کو کیوں چھوڑ کے جائے گی۔

"میں بس تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں کہ تم میرے پاس ہو اور میری ہو۔۔"اس کے ہاتھوں کو لبوں سے لگاتا ہوا بولا اور اچانک علینا کے چہرے پہ بوسوں کی برسات کر دی کہ وہ جھینپ کے کھلکھلا دی۔

"دامیر۔۔"اس کے جزباتی پن کو روکتی وہ اس سے دور ہوتی ہوئی بولی اور آنکھیں دکھانے لگی۔

"تمہارے گارڈز یہاں سب موجود ہیں۔۔"اس نے جگہ کا احساس دلایا جبکہ دامیر کے تاثرات سے لگ رہا تھا کہ وہ اس کے دور جانے سے خوش نہیں تھا۔

"تم نے کہا تھا کہ تم دور نہیں جاؤ گی۔"وہ سنجیدگی سے بولا اور خود بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں نہیں گئی لیکن۔۔"وہ کچھ کہتی کہ دامیر نے اس کو اپنے پاس کیا۔

"تم بہت پوزیسسو ہو رہے ہو۔۔"اس نے دامیر کے گرد بازو باندھے تا کہ وہ جو بھی سوچ رہا تھا اس سے نجات پائے۔علینا نے محسوس کیا تھا کہ وہ انسکیور ہو رہا تھا تبھی اس کو پر سکون کرنا چاہا۔۔

تمہارے معاملے میں ہوں۔" دامیر کو خود بھی احساس ہوا کہ وہ زیادہ ہی جزباتی پن دکھا رہا تھا۔ خود کے اعصاب پہ قابو پاتے ہوئے دو تین گہرے سانس بھرے۔۔

"آئی لو یو دامیر۔۔ تم اتنے انسکیور نہ ہو پلیز، تمہارا انداز مجھے ڈرا رہا ہے۔۔"

اس نے مدھم لہجے میں کہا۔

وہ اس کو یقین دلا رہی تھی تاکہ دامیر اچھا محسوس کر پائے اور اس کے پہلی دفع ایسے اظہار پہ دامیر کے سینے پہ جیسے ٹھنڈک سی پڑی اور اس کو مزید خود میں بھینچا۔

"لو یو مور پرنسیس۔۔" اس کے بالوں پہ ہونٹ رکھتے اس نے آنکھیں موندیں۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جس کی کھڑکیوں کی (suite) خوبصورت ساجدید طرز سے مزین سویٹ آگے پردے لہرا رہے تھے اور نیم اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

ایسے میں سلیپ گاؤن پہنے وہ کمرے میں دائیں بائیں چکر لگاتی ہوئی مسلسل کسی سے رابطہ کرنے کی کوشش میں تھی لیکن ہر بار مایوسی اس کا منہ چڑھا رہی تھی۔

فیاد۔۔۔ کہاں ہیں تمہارے آدمی بھیجوان کو۔" اوندھے منہ لیٹے فیاد کے "کندھے کو جھنجھوڑتے ہوئے غصے سے بولی۔

مرنے بھیج دوں ان کو۔۔" وہ بدمزا ہوتے سیدھا ہوا اور سامنے غصے سے "بھری ڈریٹا کو دیکھنے لگا۔

تمہیں مزاق لگ رہا ہے میرے باپ کو اٹھا کے لے گئے ہیں۔" ڈریٹا "دانت پیستے ہوئے بولی کہ جب سے اس کو پتا چلا تھا سکون سے نہیں بیٹھ رہی تھی اور اس کو اپنے آدمیوں کی پڑی تھی۔

جو بھی اٹھا کے لے گیا ہے چھوڑ جائے گا یار پریشان ہونے والی کیا بات "ہے۔" وہ لاپرواہ انداز میں بولا اور اٹھ کے اپنی شرٹ پہننے لگا۔

پریشان کیسے نا ہوں فیاد، کسی کو بھی ان کے بارے میں نہیں پتا اور نا ہی ان کا" نمبر لگ رہا ہے۔۔" وہ پریشانی سے بولی اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے لگی۔

اکیڈمی رابطہ کرواور ان سے کہو کہ لوسین کا پتا لگوائے، پیمنٹ کی فکر نہ" کریں شام تک ٹرانسفر ہو جائے گی۔" اس کو کمر سے تھامے اپنے قریب کیا اور ہونٹوں کو چوم کے فریش ہونے چلا گیا۔

ڈریٹا اس کے دیئے مشورے پہ عمل کرتی تیزی سے سر جارج سے رابطہ کرنے لگے۔ان کے زریعے واقعی یہ کام جلدی ہو سکتا تھا۔

میں نے کہہ دیا ہے انہوں نے کہا پیمنٹ ہوتے ہی وہ آدمیوں کو لگا دیں" گے اس کام پہ۔" جب تک وہ فریش ہو کے آیا ڈریٹا نے اس کو بتایا۔۔

اپنی کسی محبوبہ کے ساتھ ہونگے وہ۔۔" فیاد سر جھٹک کے بولا۔"

اس وقت دونوں کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ کام ریان اور دامیر کا ہو گا کیونکہ ان دونوں کو ابھی بھی یہی شک تھا کہ وہ ڈریٹا اور فیاد حاکم کے تعلق کے بارے میں نہیں جانتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آرمری میں اس وقت سامنے چلتی سکرینز کی روشنی ہی تھی اور ان کے سامنے راکنگ چیئر پہ بیٹھا وجود اپنے ہاتھ میں موبائل تھامے کسی چیز کی ڈیٹیلز چیک کر رہا تھا۔

سر اکیڈمی کال کی گئی ہے لوسین کے غائب ہونے کے بارے میں۔""

ڈریک کی آواز پہ دامیر نے سر اٹھا کے اس کو دیکھا۔

"ان کی مزید کالز کی ہسٹری چیک کرتے رہنا اور لوکیشن کا معلوم ہوا؟"

نہیں سر پرائیویٹ نمبر! سر جارج نے پیمنٹ کا مطالبہ کیا ہے۔ ہو سکتا ہے" پیمنٹ سے معلوم ہو جائے۔" ڈریک نے مزید کہا تو دامیر چیئر سے کھڑا ہوا۔

ایسا ہی ہو گا ڈریک۔۔" وہ یقینی لہجے میں بولا اور موبائل پہ نظریں کرتے" ٹائپ کرنے لگا۔

"!دامیر: "کانٹریکٹ ریجیکٹڈ

میسج سینڈ کرتے اس نے گہرا سانس بھرا۔

اس ہفتے میں دوسری مرتبہ تھا جب اس کو ایک ہی نام کے بندے کو اسا سن کرنے کا کانٹریکٹ ملا تھا اور اب کی بار دوگنی قیمت پہ۔ فالحال وہ علینا کے ساتھ تھا اور اس سے اپنی توجہ نہیں ہٹانا چاہتا تھا۔ جب تک ریان بھی واپس نہیں آجاتا تب تک بھی وہ کانٹریکٹ پہ کام نہیں کرنے والا تھا۔

جو ریان سر نے کام دیا تھا وہ مکمل ہو گیا؟" دامیر نے موبائل پاکٹ میں" رکھتے ہوئے پوچھا۔

جی سر گھروں کے انتظام ہو گئے ہیں۔" ڈریک نے مؤدب سر ہلایا تو دامیر" ایک نظر اس کو دیکھتا ہوا آرمری کی طرف بڑھا۔ اس کا ارادہ اب گودام جانے کا تھا جہاں گنز کی سپلائی موجود تھی ان کو چیک اِن کر کے اسے آگے ٹرانسفر کروانا تھا۔

اس شپ منٹ کو آنے میں سب سے زیادہ وقت لگا تھا کیونکہ یوریپین سائیڈ سے سیکیورٹی کا مسئلہ بن رہا تھا جس کی وجہ سے الیگل شپنگ رک گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کیا ہوا یہاں کیوں چلی آئی؟"علینا چہل قدمی کرتے جب میشن کی پچھلی سائیڈ آئی تو دامیر اس کے قریب جاتا ہوا پوچھنے لگا جو خود شوٹنگ ایریا میں شوٹنگ پریکٹس کر رہا تھا۔

"اکیلا اکیلا محسوس ہو رہا ہے۔۔"وہ اداس لہجے میں بولی کہ دامیر نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھا جیسے اندر کا حال جاننا چاہ رہا ہو۔

"تم یہیں ٹھہرو میں ابھی آتا ہوں۔"اس نے ہیڈ فونز لگا رکھے تھے اور دستانے بھی پہنے تھے، وہ نہیں چاہتا تھا کہ علینا شوٹنگ ایریا میں جا کے انواع و اقسام کی گنز اور رائفل دیکھ کے گھبراتی تبھی اس سے کہتا ہوا وہ چیزیں رکھنے چلا گیا۔واپس آیا تو ہالف سلیوز شرٹ پہن رکھی تھی اور کارگو پینٹ میں ملبوس اس کے قریب چلا آرہا تھا۔

ہم آج کہیں باہر چلتے ہیں۔۔"علینا کے کہنے پہ دامیر نے کچھ پل سوچا پھر "

جانے کے لیے تیار ہو گیا کہ اتنے دن وہ گھر میں بھی رہ کے کیا کرے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆

اس وقت وہ دونوں ایک پارک میں موجود تھے جبکہ دامیر کو مسلسل ایک

احساس کھٹک رہا تھا کہ کوئی ان کو دیکھ رہا ہے یا ان پہ نظر رکھے ہوئے ہے۔

وہ چوکنا تھا اور اپنے گارڈز کو بھی اشارہ کر دیا تھا کہ کسی بھی صورت حال

کے لیے تیار رہیں۔

دامیر کی نظر بے ساختہ ہی علینا کے ہاتھ کی طرف گئی جہاں اس نے ڈائمنڈ

رنگ پہن رکھی تھی، کچھ سکون سا محسوس ہوا۔اس کی ہاتھ کی انگلیوں کو

اپنے ہاتھ میں الجھاتے وہ دھیرے سے قدم اٹھا رہے تھے۔

علینا آس پاس دیکھتی مسکرا رہی تھی کہ اتنے دنوں میں ایک بار تو وہ باہر نکلتی

تھی اور خود کو مزید فریش محسوس کرتی تھی۔

وہ دونوں ایک بینچ پہ بیٹھے تھے جہاں سے پارک کا ایک اچھا سا ویو مل رہا تھا، کچھ لوگ ان کی طرح ہی والک پہ نکلے تھے اور کچھ عورتیں اپنے بچوں کو لیے اس پارک میں آئی تھیں جو پلے ایریا میں کھیل کود کر رہے تھے۔

علینا اس کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے کندھے پہ سر ٹکائے ہوئے تھی جب دامیر کی آواز پہ چونک کے اس کو دیکھنے لگی۔

"گھر چلیں؟"

ابھی تو ہم آئے تھے۔۔" وہ منہ بسورے بولی۔"

کھانا بھی ریڈی کرنا ہے تمہیں بھوک لگ جائے گی۔" وہ بات بناتا ہوا بولا"

کیونکہ اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی یہاں مزید رکنا ٹھیک نہیں تھا۔

مجھے بھوک نہیں لگی اور ہم باہر کھانا کھائیں گے ناں آج۔" وہ لاڈ سے بولی"

کہ دامیر گہرا سانس بھر کے رہ گیا اور اطراف میں ایک نظر دوڑائی۔

بس تھوڑی دیر اور رکیں گے، کھانا ہم گھر ہی کھائیں گے۔" دامیر رکنے"

والی بات مانتا ہوا بولا کہ وہ خوش ہو گئی۔

"ہم نے کبھی باہر ڈنر نہیں کیا دامیر۔" وہ شکوہ کرتی ہوئی بولی۔ دامیر نے جواب دینے کے بجائے بس اس کی کنپٹی کو ہونٹوں سے چھوا۔

"ڈریک گاڑی یہیں پاس لے آؤ۔۔" اس نے ڈریک کو میسج کر دیا جس پہ اگلے ہی پل "اوکے" کا میسج آیا۔۔

"سویٹی اب گھر چلتے ہیں، موسم ٹھنڈا ہو رہا ہے تم نے اوپر کچھ پہنا بھی نہیں ہے۔" دامیر بینچ سے کھڑا ہوتے بولا کہ علینا کا چہرہ اتر گیا، وہ مزید یہاں وقت گزارنا چاہتی تھی لیکن دامیر کو جانے کیا عجلت تھی۔

"دامیر۔۔"

علینا کے کہنے پہ بھی دامیر رکا نہیں تھا، اس کا بازو تھامے اس کو کھڑا کر چکا تھا جس پہ وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگی۔

"اتنا پیارا نام ہے تمہارا لیکن تم زرا اپنے نام کی طرح پیارے اور سویٹ نہیں ہو۔"

اس برے موڈ میں اس سے ناراضگی بھرے لہجے میں بولی کہ دامیر مسکرا کے نفی میں سر ہلانے لگا۔

"اسے پیارے نام والے آدمی کی تم کئی بار تعریف کر چکی ہو۔" وہ ساتھ چلتا ہوا جتا کے بولا کہ علینا نے آنکھیں گھمائیں۔

"کبھی کبھی مکھن لگانا بھی پڑتا ہے۔۔" علینا اترائی تھی۔

"اور اسی مکھن میں پگھل جاتا ہوں میں۔" وہ تھوڑا ہنسا تھا کہ علینا اس کے ہنسنے پہ کھل کے مسکرائی تھی۔

گاڑی میں اس کو بٹھاتے اس کا دروازہ بند کرتے اپنی سیٹ تک آیا ہی تھا کہ اچانک ایک بولٹ اس کے قریب سے گزرتی سائیڈ مرر سے ٹکرائی۔

آواز پہ علینا چونکی اور دامیر کو دیکھنے لگی جو تیزی سے گاڑی میں بیٹھا۔

"یہ کیا تھا۔" اس کے چہرہ اچانک زرد ہونا شروع ہوا کہ وہ ایک گولی کی آواز سے گھبرا چکی تھی۔

کچھ نہیں سیٹ بیلٹ باندھ لو۔۔" اس نے جلدی سے گاڑی سٹارٹ کی اور" مین روڈ پہ لے آیا۔

"اپنی ڈائریکشن چینج کر لو فوراً۔"

اس نے ڈریک کو میسج کیا جس نے فوراً عمل کیا، دامیر نے سائیڈ ویو مرر سے پیچھے چیک کیا ڈریک دوسرے روڈ پہ مخالف سمت گاڑی بھگانے لگا تھا۔

ایک اور بولٹ پچھلے شیشے سے ٹکرائی تھی کہ علینا خوف زدہ سی اس کے بازو کو تھام گئی، آنکھوں میں ڈر سما گیا۔

شکر تھا کہ گاڑی بولٹ پروف تھی وہ آرام سے گھر پہنچ سکتے تھے اگر کوئی ان کے برابر گاڑی نہ بھگاتا تو۔

اپنے سیٹ کے نیچے ہاتھ کرو اور وہاں سے گن نکالو۔" دامیر نے علینا سے" کہا جس نے شاک کی کیفیت سے دامیر کو دیکھا۔

پرنسیس حیران بعد میں ہونا پہلے گن نکالو۔۔"اس نے اب کی بار سنجید گی سے کہا کہ علینا کانپتے ہاتھوں سے اپنی سیٹ کے نیچے ہاتھ کرتے گن تلاشنے لگی تھی۔

گن ہاتھ لگتے اس نے دامیر کو دیکھا، دامیر نے سوالیہ نگاہ اس پہ ٹکائی لیکن علینا کے تاثر ایسے تھے جیسے اس نے کوئی خطرناک ثانپ ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔

"بے بی فاسٹ۔۔"وہ زور دیتا ہوا بولا کہ فائرنگ اب مسلسل ہو رہی تھی۔

علینا نے ہڑبڑی میں گن نکالی اور فوراً دامیر کی طرف اپنا رخ کیا۔

"پکڑ کے رکھو کام آئے گی۔۔"وہ گاڑی بہت سپیڈ سے دوڑا رہا تھا اور اس کو بہت عام سے انداز میں اس کا رخسار تھپک کے کہہ رہا تھا کہ گن تھامے رکھے۔۔ گن کو ہاتھ میں لیے اس کو ہول اٹھ رہے تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے ؟"وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی کہ دامیر نے اپنی گن نکال لی۔۔

وہ اپنے گھر کے ایریا میں داخل ہوا تب بھی ان کا پیچھا جاری رہا تھا۔

ڈیم اِٹ یہ یہاں کیسے آئے؟" "مین اینٹرینس پہ گارڈ موجود نہیں تھے۔ وہ" غصے سے سٹئیرنگ وہیل پہ ہاتھ مارتا ہوا گرجا۔ اس نے اپنا فون نکالا اور کسی کا نمبر ڈائل کیا۔

ہمت کیسے ہوئی ان سب کی یہاں تک آنے کی، صبح ہونے سے پہلے اگر مجھے" یہ لوگ یہاں نہ ملے تو تم خود کو تیار رکھنا میری گولی کھانے کے لیے۔۔"

مینشن کے آگے گاڑی روکتے وہ بہت غصے سے بولا کہ علینا نے گن کو فوراً پیچھے کرتے اس کو دیکھا جو ابھی رو دینے کو تھی۔

دامیر بات کرتے دروازہ کھولے علینا کی سائیڈ پہ آیا اور اس کا دروازہ کھولا۔

مجھے وضاحت دینے سے اچھا ہے کہ اپنا کام کرو، اگر جاب کرنے کا دل" نہیں کرتا تو بتاؤ یہیں ٹانگیں گردن توڑ کے تمہارے ہاتھ میں دے دوں۔"

علینا باہر تو نکل گئی لیکن اس کو غصے سے میں دیکھ کے آنکھوں میں بے یقینی آ گئی۔

اس کا سنجیدہ سرد سپاٹ انداز اس کو مزید خوف میں ڈال رہا تھا اور پھر گولیوں کی گونج ابھی تک کانوں میں گونج رہی تھی۔

ایک منٹ سے پہلے یہاں پہنچو۔" ایک اور کال ملاتے اس نے کسی سے" اشتعال میں آتے کہا اور علینا کا ہاتھ تھاما۔

وہ گھر میں داخل ہوئے اور دامیر نے علینا کو صوفے پہ بیٹھنے کا اشارہ کیا.. خود وہ ماتھا مسلتا ہوا ادھر اُدھر چلر لگانے لگا۔

ڈریک گلاس دوڑ دھکیلتے ہوئے اندر داخل ہوا کہ دامیر نے بنا کوئی بات کیے ایک زناٹے دار تھپر ڈریک کو دے مارا کہ علینا گھبراہٹ کے مارے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

تمہاری زمہ داری تھی ناگارڈز ارینج کروانے کی تو کیسے تم نے یہ کوتاہی" "کی۔۔کیسے وہ ہمارے مین گیٹ کو پار کر کے یہاں آئے جواب دو۔۔

ڈریک سر جھکائے کھڑا تھا کیونکہ جانتا تھا اس سے غلطی ہوئی تھی اور اس کے سر اس سے بھی مزید برا سلوک کر سکتے تھے لیکن علینا میم کی موجودگی میں بس ایک تھپڑ سے ہی کام چلا تھا۔

گن کہاں ہے تمہاری؟" ڈریک کے آگے کھڑے ہوتے وہ سرد لہجے میں "پوچھنے لگا۔ ڈریک نے اپنی پیٹھ سے اپنی گن نکال کے سامنے کی۔ دامیر نے وہ گن تھامی اور اس کو الٹ پلٹ کر کے دیکھنے لگا۔

"کتنی دیر ہوگئی اس کو چلائے ڈریک؟"

وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا، ڈریک نے ایک نظر اس کو دیکھا پھر دامیر کی پشت پہ فاصلے پہ کھڑی علینا کو جو حیرت و بے یقینی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

سر آج ہی پریکٹس کی ہے۔۔" اس نے سر جھکائے کہا۔"

چل رہی ہے ابھی بھی؟" وہ سر ہلاتا ہوا بولا کہ ڈریک نے اثبات میں سر "ہلایا۔ دامیر نے بنا کسی مزید بات کے اچانک گن چلائی کہ علینا کی چیخ ہال میں گونج اٹھی، ڈریک نے تکلیف سے آنکھیں میچیں۔

"دامیر۔۔!" وہ چیختی ہوئی دامیر کو پکارنے لگی جس نے ڈریک کے بازو کو زخمی کر دیا تھا۔

"یہ آخری غلطی تھی ڈریک، اگلی دفع یہ گولی یہاں ہو گی۔" دامیر اس کے قریب ہوتے سینے پہ انگلی رکھتے ہوئے وارن کرتا بولا۔

"اکھٹا کرو سب کو۔۔" غصے سے سرخ ہو کے کہتا ہوا وہ ڈریک کو یہاں سے جانے کا اشارہ کرتا علینا کی طرف مڑا۔

"تم نے اسے گولی مار دی دامیر، اس کا خون بہہ رہا تھا۔" دامیر کو خود کی طرف آتا دیکھ علینا شاک کی کیفیت میں بولی۔ دامیر کو گولی چلاتا دیکھ اس کو دھچکا سا لگا تھا۔ وہ اچانک سے اتنا بے رحم اور پتھر دل کیسے بن سکتا تھا۔

"اس کی غلطی تھی اسے سزا ملنی چاہئے تھی۔۔"

دامیر نے اس کو شانے سے تھامنا چاہا تا کے اندر لے جا سکے۔ اس کو احساس ہو رہا تھا کہ اپنے غصے کو اس کے سامنے قابو میں رکھنا چاہئے تھا لیکن ڈریک کی غلطی تھی جو اس نے گارڈ کی صحیح طریقے سے چھان بین نہیں کی تھی اور اسی

وجہ سے آج ان کے مینشن والے روڈ پہ اور مین اینٹرینس پہ گارڈ موجود نہیں تھے ورنہ چوبیس گھنٹے یہاں پہ گارڈ پہرہ دیتے تھے، اسی گارڈ کی لاپرواہی اور غداری کی وجہ سے آج لوگ ان کے مینشن تک پہنچ چکے تھے۔

"تمہیں ڈریک کو دیکھنا چاہیے دامیر اس کا خون بہہ رہا تھا۔" علینا کے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھیں اور اب بھی اسے ڈریک کی فکر ہو رہی تھی جس پہ دامیر نے سختی سے آنکھیں میچیں وہ اس وقت علینا پہ غصہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"اپنی توجہ مجھ تک رکھا کرو، اندر چلو۔" سرد لہجے میں تنبیہی انداز پہ علینا نے ناراض نظروں سے اس کو دیکھا۔

"تم نے اپنے قریبی آدمی کو مارنے کی کوشش کی ہے دامیر وہ مر بھی سکتا ہے۔" علینا نے اس کو احساس دلانا چاہا۔

"مرا نہیں ابھی اور خبردار دوبارہ ڈریک کا نام لیا یا اس کے بارے میں سوچا۔" ایک بار پھر اس کے منہ سے ڈریک کا نام سنتے وہ سختی سے بولا کہ

علینا نے سہم کے اس کو دیکھا، کچھ پل پہلے وہ جس دامیر کے ساتھ تھی یہ اس سے بالکل مختلف تھا۔ اس کی آنکھوں میں پیار نہیں تھا، عجیب سی وحشت تھی ایک جنون تھا جیسے وہ خاک میں ملا دے گا سب۔

تم انتہائی خود غرض اور برے شخص ہو دامیر، آئی ہیٹ یو۔۔" روہانسے لہجے میں کہتے، آنکھوں میں نمی لیے وہ اپنے کمرے کی جانب بھاگ گئی۔

دامیر سرد آہ بھر کے اس کی پشت کو دیکھتا رہ گیا، مضطرب انداز میں اس نے اپنی شیو کھجائی۔

دامیر کا اس طرح بات کرنا اس کو بہت برا لگا تھا، وہ ڈری تھی اور پھر اس کا یہ انداز اس کو مزید سہمانے کے لیے کافی تھا۔

بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹے وہ آنسوں بہا رہی تھی، کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پہ بھی وہ سیدھی نہیں ہوئی تھی بلکہ اپنا رونا جاری رکھا تھا۔

دامیر اس کے قریب بیٹھا اور اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

"پرنسیس۔۔" اس نے نرمی سے پکارا مگر علینا نے اپنا کندھا جھٹکے اس کے ہاتھ کو خود سے دور کیا۔

"تم کیسے کسی کے ساتھ یہ سب کر سکتے ہو، تم نے اس پہ گولی چلائی۔۔" وہ رونے کے درمیان نم آواز لیے بولی، دامیر نے اس کے سر کو گھورا یعنی وہ پھر ڈریک کی بات کر رہی تھی۔

"اگر مزید تم نے مجھ سے گولی چلانے کی بات کی تو میں اس کو شوٹ کر دوں گا پھر ایک بار میں ہی روتی رہنا۔" دامیر اس کی پھیلتی آنکھوں کی پرواہ کیے بنا بولا کہ علینا نے غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے اس کو دیکھا۔

"جاؤ یہاں سے۔۔مجھے کوئی بات نہیں کرنی تم سے۔" وہ تیز لہجے میں بولی۔

صاف انداز تھا کہ وہ اس سے خفا ہو چکی تھی اب۔

دامیر اس سے بعد میں بات کرنے کا سوچتے اس کے پاس سے اٹھ گیا کہ علینا نے تاسف سے اس کو دیکھا کہ وہ اس کو چھوڑ کے جا رہا تھا۔

دامیر کو سیکیورٹی روم میں جانا تھا جہاں اس نے مین اینٹرینس کی فوٹیج چیک کرنی تھی، حملہ کرنے والا تو کوئی اور ہی دشمن تھا لیکن ان کو یہاں آنے کی ہمت دی تھی کسی نے۔ایک مہینہ پہلے نئے گارڈز کو مین اینٹرینس پہ رکھا گیا تھا جو دامیر نے ڈریک کے زمہ کام لگایا تھا۔ جس کی نااہلی کی وجہ سے ان کو آج یہ بگھتنا پڑا تھا۔ڈریک نے شاید مکمل چھان بین نہیں کی تھی جس کا کوئی فائدہ اٹھا گیا تھا۔ دشمن تو اسی تاک میں بیٹھے ہوتے تھے کہ کب کوئی کوتاہی ہو اور وہ اُس کمزور لمحے کا فائدہ اٹھا سکیں۔

اگر دامیر اور ڈریک اکیلے ہوتے تو کوئی مسئلہ نہ تھا لیکن بات علینا کی حفاظت کی تھی اور آج دامیر سچ میں ڈر گیا تھا اس کے حوالے سے کہ اگر اس کو کچھ ہو جاتا تو وہ خود کو کبھی معاف نہ کرتا۔

اس کا ساتھ ہونا ہی اسے خوف میں ڈال رہا تھا وہ کیسے اس کی حفاظت کرے گا۔

سیکیورٹی روم میں آیا تو ڈریک کیمرہ سیٹ اپ کے سامنے کھڑا تھا، اس کے بازو پہ خون کے نشان ابھی بھی تھے، گولی چھو کے گزری تھی بازو میں پیوست نہیں ہوئی تھی۔

"شروع کے دن وہ نائٹ ڈیوٹیز میں تھا جبکہ اس کو دن کی ڈیوٹی دی گئی تھی اور بعد میں اس نے اپنا ٹائم پھر بدل لیا۔۔آفکورس دن میں اس کا ارادہ یہ غداری کرنے کا جو تھا۔۔" دامیر تسلی سے فوٹیج چیک کرتا ہوا بولا اور ڈریک کو تادیبی نگاہوں سے گھورا جو شرمندہ سا سر جھکا گیا۔

ریان کی کال آنے لگی ضرور اس کو اطلاع مل چکی ہو گی آج کے بارے میں۔

سر جارج کے آدمی نہ ہوں؟" ریان نے اپنا تجزیہ پیش کیا کہ دامیر نے نفی" میں سر ہلایا۔

"نہیں سر جارج کے آدمیوں کی ایک نشانی ہوتی ہے یہ کوئی اور ہی لوگ تھے۔۔دشمن ایک تھوڑی پال رکھا ہے ہم نے۔" دامیر مزید فوٹیج چیک کرتا ہوا ریان سے بولا۔

صبح ہونے سے پہلے مجھے یہ آدمی چاہیے ڈریک۔۔۔" دامیر نے اپنا رخ ڈریک کی جانب کیا جس نے فوراً اثبات میں سر ہلایا۔

"جو بولٹس تھیں ان کا سیمپل لیا؟" ریان نے یاد آنے پہ کہا۔

"جی سر وہ پاس ہیں، چیک ہوتے ہی ڈیٹیلز مل جائیں گی۔"

"علینا کیسی ہے؟" ریان کی آواز سپیکر سے ابھری تو دامیر نے فون سپیکر سے ہٹا کے کان سے لگایا۔

"ڈر گئی ہے۔۔ جانے لگا ہوں اس کے پاس۔" دامیر علینا کے ردعمل کو سوچ کے گہرا سانس بھر کے بولا اور سیکیورٹی سے نکلنے لگا پھر رک گیا۔

"زخم کو باندھو اپنے، بیوی ناراض بیٹھی ہے میری تمہاری وجہ سے اور جب تک یہ ٹھیک نا ہو اُس کے سامنے نہیں آنا ورنہ ابھی تو گولی چھو کے گزری تھی آئندہ نشانہ سیدھا پوائنٹ پہ ہو گا۔" ڈریک کو دیکھتے ہوئے وہ سرد لہجے میں بولا کہ نا چاہتے ہوئے بھی ڈریک کے چہرے پہ ہلکی سی مسکراہٹ آ گئی جس کو چھپانے کے لیے وہ مصنوعی کھانسنے لگا۔

جی سر۔۔" ڈریک نے نظریں چراتے کہا۔ "

دامیر بڑبڑاتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کیا ہوا؟"

جب وہ دامیر سے بات کر رہا تھا تبھی اندر آتی حنہ نے اس کی بات سن لی تھی۔

دامیر پہ حملہ ہوا ہے۔" موبائل کو سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے بولا۔ وہ بیڈ پہ "
اس طرح نیم دراز تھا جیسے سسرال آیا ہو۔

دامیر پہ یا علینا پہ۔۔" حنہ نے آبرو سکیڑے پوچھا۔ "

دامیر پہ، علینا ساتھ تھی لیکن ان کا ٹارگیٹ دامیر تھا۔" ریان کہتے ہوئے "
اس کو دیکھنے لگا جس کے ہاتھ میں فروٹ کی پلیٹ تھی۔

دامیر کیوں۔۔ تمہیں مارنے سے تو فائدہ بھی ہو گا اگلے کو، دامیر بیچارے کو "
تو اپنی بیوی کے ساتھ سکون سے رہنے دیں۔" حنہ تاسف سے سر ہلاتے
ہوئی اس کے سامنے بیٹھی کہ ریان اس کی بات پہ گھورنے لگا۔

تو میری بیوی نہیں ہے کیا جس کے ساتھ میں سکون سے رہ سکوں؟'' وہ''
سلگتا ہوا اس سے پوچھنے لگا جو عام سے انداز میں اس کو مارنے کی بات کر رہی
تھی۔

اس کی بیوی اس کے ساتھ رہنا چاہتی ہے تمہاری نہیں۔'' وہ کندھے اچکا''
کے بولی جب کہ نزاکت سے پلیٹ سے ایک سیب کا ٹکرا اٹھاتے منہ میں
رکھا۔

شروع سے ہی اتنی کڑوی ہو یا کسی جانور کو مار کے کھانا پڑتا ہے تمہیں۔''''
ریان جلے دل سے بڑبڑایا۔اس نے ہمیشہ تہیا کر رکھا تھا کہ اس کے
رومینٹک موڈ کا ستیاناس کرنا ہے۔

تم سے نپٹنے کے لیے تو جانور کا خون بھی کم پڑ جائے۔۔'' وہ دو بدو بولی اور''
ریان نے دانت پیسے، جبڑہ سختی سے بھینچا۔

کسی دن تو لگو گی ناہاتھ، ترلے منتیں بھی کرو گی تو جان نہیں چھوڑوں گا" تمہاری۔۔" سامنے بیٹھی حنہ کو گہری نظروں سے دیکھتے وہ من ہی من میں بڑبڑایا۔

ہمیں کب نکلنا ہے۔۔؟" ریان نے آج کے کام کے بارے میں پوچھا۔"

رات کے دو بجے گارڈز مدہوش ہوتے ہیں وہاں کے تو اچھا وقت رہے گا" یہ۔" حنہ نے سنجیدگی سے کہا۔ جب کام کی بات ہوتی تھی تو دونوں سنجیدگی اختیار کر لیتے۔

حنہ کا زخم اب پہلے سے بہتر تھا، پہلے تو اس نے ارادہ کیا کہ لیزر سٹچز ہو جاتے تو زیادہ بہتر رہتا لیکن اس کے لیے اس کو پورا دن ضائع کرنا پڑتا۔

ریان کا موبائل بیپ ہوا، کوئی میل تھی ڈارک ویب سے۔ کسی کانٹریکٹ کا اگریمینٹ تھا اور پیمنٹ فوری طور پہ ادا کرنے کی بات تھی۔۔ ریان نے ڈیٹیلز چیک کیں۔

رشیا میں ہی تھا کانٹریکٹ۔اس کے لب مسکرا دیئے، جس ڈان کو حنہ نے میٹنگ روم میں مارا تھا اس کے بھائی کو مارنے کا کانٹریکٹ دیا گیا تھا۔ریان قبول کر لیتا لیکن ابھی وہ کچھ دنوں کے لیے بریک پہ تھا۔کچھ دنوں تک ان کو واپس چلے جانا تھا رشیا اور کانٹریکٹ کا وقت بس تین دن تک کا تھا اسے پورا کرنا ابھی ممکن نہیں تھا۔

"ریجیکٹڈ!"

یہ میسج لکھتے اس نے بھیج دیا تھا۔

ڈارک ویب پہ لوگ کسی کو بھی اساسن کرنے کے لیے ہائیر کر لیا کرتے تھے لیکن اس کی بھاری قیمت دینا پڑتی تھی اور کوئی بھی اپنا پرسنل ڈیٹا اینٹر نہیں کرتے تھے لیکن جو ہیکنگ میں ماہر ہوتے تھے وہ ایک منٹ میں ڈیٹا تک رسائی حاصل کر لیتے تھے۔ریان کانٹریکٹ ملتے ہی سب سے پہلے بندے کا ڈیٹا ہی ہیک کرتا تھا پھر دل کرتا تو کام کرتا ورنہ منع کر دیتا۔اس وقت اس کا موڈ حنہ کی جلی کٹی باتوں نے خراب کر دیا تھا۔

ڈنر پہ چلیں۔۔" حنہ بیڈ سے اٹھنے لگی جب ریان کی آواز پہ بے ساختہ رک "
کے اس کو نا سمجھی سے دیکھنے لگی۔

"کیوں؟"

کیوں کیا مطلب، آؤٹنگ ہو جائے گی۔۔" ریان کندھے اچکاتا ہوا بولا، "
اس کے ہونٹ کے ساتھ آنکھیں بھی مسکائی تھیں۔

اوکے۔۔۔" حنہ بنا کسی قباحت محسوس کرنے کے مان گئی۔ "

لیام کو بھی ریڈی رہنے کا کہہ دینا۔۔" وہ ابھی دروازے تک پہنچی تھی کہ "
پھر رک گئی۔ اس نے جانچتی نگاہوں سے ریان کو دیکھا، وہ لیام کو دونوں کے درمیان برداشت کر لے گا؟ یہ سوچتے وہ استہزائیہ مسکرائی اور سر ہلاتے باہر نکل گئی۔

ریان جانتا تھا کہ لیام جانے سے انکار کرے گا تبھی بس چسکا لینے کو کہہ دیا، ٹانگ پہ ٹانگ رکھے، سر کے نیچے دونوں بازو رکھے مزے سے اپنے اور حنہ کے بارے میں سوچنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کمرے میں داخل ہوتے اس کو علینا دکھائی نہ دی، باتھروم کی لائٹ آن تھی۔اب علینا کو منانا تھا جو اس کو محاذ سے کم نہیں لگ رہا تھا۔اپنی گن، گھڑی وغیرہ اتارے اس نے سائیڈ ٹیبل پہ رکھی اور اُس کا انتظار کرنے لگا، آستین کہنیوں تک فولڈ کر رہا تھا جب باتھ روم کا دروازہ کھلا اور سنجیدہ چہرے کے ساتھ وہ باہر آئی۔دامیر کو اس نے مکمل طور پہ نظرانداز کیا کہ وہ حیران ہوا۔

چلتی ہوئی وہ آئینے کے سامنے آئی اور موئیسچرائزر/لوشن نکالے اس کو ہاتھوں پہ لگانے لگی۔علینا نے چہرہ اٹھائے خود کو آئینے میں دیکھا، آنکھیں رونے کی وجہ سے سوجی تھیں اور ناک بھی سرخ ہو رہی تھی۔

دامیر کے دل میں ٹھیس سی اٹھی تھی، وہ اس کو کبھی تکلیف دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

دامیر کا غصہ اور جھڑکنا یاد کرتی علینا کی آنکھیں پھر سے نم ہونے لگیں۔وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا کہ علینا نے خائف ہوتے اپنا رخ موڑنا چاہا۔۔

دامیر نے پیچھے سے دونوں ہاتھ اس کے اطراف میں ٹکائے کہ وہ اس حصار قید ہوتے کھڑی ہو گئی۔اس کی پشت دامیر کی طرف تھی جبکہ وہ اتنا قریب تھا کہ اس کا کندھا دامیر کے سینے سے ٹکرا رہا تھا۔

"ناراض کیوں ہو رہی ہو، ہمارا کام ہی ایسا ہے۔۔"دامیر نے آئینے سے اس کو نظروں سے حصار میں لیے سمجھاتے ہوئے کہا جو اپنی نگاہیں جھکائے کھڑی تھی۔علینا نے کچھ کہنے کے بجائے سسکی بھری۔

"اس کی غلطی تھی۔۔"دامیر نے پھر سمجھانا چاہا جب علینا نے اس کی بات کاٹی۔

"چھوٹی سی غلطی پہ گولیاں چلانا تمہارا کام ہے۔تم نے کہا کہ سیکیورٹی کے لیے گن ہے تمہارے پاس لیکن تم نے اپنے ہی آدمی کو بے دردی سے مارا دامیر۔۔"

"وہ مرا نہیں ہے۔۔"دامیر نے فوراً کہا۔

"مر بھی سکتا تھا، ہٹو پیچھے مجھے سونا ہے۔۔"آئینے میں ہی دیکھتی وہ اس سے سخت لہجے میں بولی کہ دامیر سرد آہ بھر تا رہ گیا۔

"تم اس بات پہ مجھ سے کیوں خفا ہو رہی ہو جو ہوا ہی نہیں۔"دامیر بے بس لہجے میں بولا کیونکہ وہ اس کی طرف دیکھنے سے بھی گریز کر رہی تھی۔

"تو تم چاہتے ہو کہ میں انتظار کروں کب تم اس کو مارو اور میں خفا ہوں۔"" علینا مڑتے ہوئے بے یقینی سے بولی۔

"اب تم حد کر رہی ہو۔۔"دامیر سنجیدگی سے بولا کیونکہ وہ خوامخواہی اس سے بحث کر رہی تھی جبکہ وہ اس کو منع کر چکا تھا اس ٹاپک پہ بات کرنے سے۔

"تم بہت برے ہو دامیر، تم نے مجھ پہ بلاوجہ شاؤٹ کیا اور اب اپنی غلطی بھی نہیں مان رہے۔"علینا اس کے بازو کو سائیڈ پہ کرتی ہوئی بولی اور بیڈ کی جانب بڑھنے لگی۔

"آئی ایم سوری، میں مانتا ہوں کہ مجھے غصہ نہیں کرنا چاہیے تھا لیکن تم ایک بات بار بار کہہ رہی تھی۔۔" وہ ہار مانتا ہوا اس کے پیچھے آیا جواب کمفرٹر کھولے خود پہ لے رہی تھی۔

علینا نے اب بھی نظر انداز کیا۔ کروٹ لیے وہ لیٹ گئی اور کندھے تک کمفرٹر اوڑھے آنکھیں موند گئی۔

دامیر تھوڑی سی جگہ دیکھتا اس کے پیچھے کھسک کے بیٹھ گیا کہ علینا نے گردن گھمائے اس کو خونخوار نظروں سے دیکھا۔

"جاؤ یہاں سے مجھے سونا ہے۔" وہ بولتی ہوئی پھر آنکھیں موند گئی۔ دامیر چونکا کہ اب وہ اس کو کمرے سے نکالے گی۔

"میں سوری کر تو رہا ہوں۔" وہ منانے والے انداز میں بولا۔

"مجھے نہیں چاہیے۔۔" وہ تنک کے بولی۔

"کبھی نہ جھکنے والے دامیر کو اچھے سے ناکوں چنے چبوا رہی ہے، یہ دن بھی آنے تھے دامیر کہ تم ایک لڑکی سے معافی مانگتے پھرو گے اور اس کے پیچھے

پیچھے بھاگو گے۔ خیر لڑکی تو نہیں بیوی ہے میری۔" دامیر اس کے سر کو دیکھتا گہرا سانس بھرے دل میں سوچتا رہ گیا۔

اس کی بند آنکھوں کو دیکھے دامیر کھڑا ہوا اور اپنا ڈریس پکڑے چینج کرنے چلا گیا۔

اس کے اٹھتے ہی علینا نے اپنی بند آنکھیں کھولیں اور خفگی سے اس کی پشت کو دیکھا۔

"ذرا پرواہ نہیں میری اس شخص کو، جب دل چاہا مجھے جھڑک دیا اور اب معافی مانگ رہا۔ نا مجھے کبھی اپنے بارے میں بتایا کہ کیا کام کرتا ہے۔" وہ غصے سے بڑبڑائی اور اس کو ڈریسنگ روم سے نکلتے دیکھ تیزی سے آنکھیں موند گئی۔

دامیر جانتا تھا کہ وہ سو نہیں رہی تھی بس ڈرامہ کر رہی تھی لیکن بنا کوئی مزید بات کیے وہ بھی اپنی جگہ پہ آتا اپنا لیپ ٹاپ لیے بیٹھ گیا۔

علینا کا رونے کو دل کرنے لگا کہ کیسے بے حس بن کے بیٹھ گیا تھا... جس کو اس کی ناراضگی کی پرواہ نہیں تھی۔

آج اس کے انداز کو دیکھے وہ خود بھی بہت بری طرح ڈر گئی تھی، ایک پل کو تو اسے لگا وہ دامیر تھا ہی نہیں جو اس سے پیار بھری باتیں کرتا تھا، وہ تو اُس پل کوئی بے رحم سا انسان لگ رہا تھا جو مارنے سے بالکل بھی نہ گھبرائے۔ وہ جانتا تھا کہ اسے گن سے خوف آتا تھا لیکن پھر بھی اس کو پکڑنے کو کہا اور اس کی پرواہ کیے بنا ہی اس کے سامنے گولی بھی چلائی۔

گاڑی پہ ہوتی فائرنگ سے وہ پہلے ہی حواس باختہ ہوئی تھی لیکن دامیر کے اس عمل سے اس کی جو جان بچی تھی وہ بھی سوکھ چکی تھی۔ اس کو ڈریک پہ ترس سا آیا جس نے گولی کھائے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا۔

دامیر نے گردن ترچھی کرتے علینا کو دیکھا جس کی خمدار پلکیں آنکھوں پہ سایا فگن تھیں۔ پھر توڑا سا آگے ہوتے اس کے بال چہرے سے ہٹاتے گردن پہ بوسہ دیا۔

"گڈ نائٹ۔۔۔"

وہ پیچھے ہٹا اور اپنا دھیان لیپ ٹاپ کی طرف کیا۔

"گٹ نائٹ ایسے کہہ رہا ہے جیسے محبت بھرے لمحے گزاریں ہیں ابھی۔۔"

علینا جلے دل سے سوچتی ہوئی سونے کی کوشش کرنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"لیام کہاں ہے؟" حنہ کو تیار دیکھتے ریان نے پوچھا۔ جواب وہ جانتا تھا لیکن جان بوجھ کے پوچھا تھا۔ ابھی وہ دونوں بیسمنٹ کے باہر موجود تھے۔

"وہ نہیں جا رہا، بس ہم دونوں جائیں گے۔" حنہ سنجیدگی سے بولی اور اپنے بالوں کو آگے کی طرف کیا۔

"تم کوئی لڑکیوں والا ڈریس پہنتی، ہم ڈیٹ پہ جا رہے ہیں یار۔" ریان نے اس کی تیاری دیکھتے کہا جو حسب معمول سیاہ جینز پہ شرٹ پہنے اس پہ جیکٹ پہنے ہوئے تھی۔

تمہارے بارے میں کیا خیال ہے!" وہ اس کی تیاری پہ چوٹ کرتی ہوئی" بولی جو خود بھی تقریباً سیم ڈریسنگ میں تھا۔

میری پرسنیلٹی ہے ایک۔" وہ جتاتا ہوا بولا کہ وہ آنکھیں گھما گئی۔"

اور ڈیٹ پہ کون جا رہا ہے؟ تم نے ڈنر کا کہا تھا۔" حنہ اس کو گھورتے" ہوئے بولی جو گاڑی کی چابی تھامے گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔

لیام ساتھ ہوتا تو ڈنر کہتا، ہم دونوں ڈیٹ پہ ہی جا سکتے ہیں۔" کندھے اچکا" کے کہتے اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور حنہ کے بیٹھتے ہی وہ لوگ ایک ریسٹورینٹ کی جانب گئے۔

ایک اچھی جگہ پہ ڈنر کرتے وہ دونوں والک کرنے نکل گئے پھر تھوڑی دیر واپس ان کو لیام کی طرف جانے کے بجائے ان کو ٹارگیٹ پورا کرنا تھا۔

حنہ اپنے ہی دھیان میں تھی جب ریان نے اچانک اس کے گرد حصار باندھا۔ حنہ کا موبائل رنگ ہوا، دیکھا تو میکس کی کال تھی۔ حنہ کے چہرے پہ بے زاریت چھائی اور کال ریسیو کی۔

"جی۔۔!"

"کہاں ہو اس وقت۔۔؟" انہوں نے سوال کیا۔ ریان تک ہلکی سی آواز آئی

تو اس نے حنہ کی جانب جھک کے سرگوشی کی۔

"کہو ہزبینڈ کی باہوں میں۔" حنہ نے اس کو گھورا۔

"میکسیکو میں ہوں۔" اس نے سنجیدگی سے جواب دیا جس پہ وہ ریان کے

بارے میں پوچھنے لگے۔

"ساتھ ہے وہ بھی۔"

"میرا شک ٹھیک تھا، تم پچھلے دنوں سے شپ منٹس رکوا رہی ہو۔" وہ غصے

میں لگ رہے تھے جس کی حنہ کو بالکل بھی پرواہ نہیں تھی۔

"میرا کام ہے یہ۔" وہ لاپرواہی سے بولی اور ریان کا بازو اپنی کمر سے ہٹاتے

اس سے ذرا فاصلے پہ ہوئی۔

"کون پیسے دے رہا ہے تمہیں یہ سب کرنے کے؟" انہوں نے مشتعل

ہوتے کہا جس پہ حنہ نے کوئی ردِعمل ظاہر نہ کیا۔

بازآجاؤ تم، مشکل میں ڈال رہی ہو مجھے۔۔وہ ایک امپورٹینٹ شپ منٹ تھی جس کی وجہ سے میں خطرے میں پڑ سکتا ہوں۔" میکس نے تنبیہی انداز میں کہا۔

مجھے پرواہ نہیں۔۔" اتنا کہہ کے حنہ نے فون بند کر دیا اور اپنا رخ موڑا، ریان اسی کو دیکھ رہا تھا۔

اپنے باپ کے بزنس میں ٹانگ اڑا رہی ہو۔ایمپریسیو۔" ریان ستائشی انداز میں بولا۔

"کام میں رشتے داری نہیں دیکھتی میں۔"

وہ سنجیدگی سے بولی کہ ریان فخریہ مسکرایا اور اس کو سراہنے کے طور پہ زبردستی ایک شوخ جسارت کر بیٹھا کہ حنہ نے ماتھے پہ بل لیے ناگواریت سے اس کو گھورا۔

"مجھ سے دور رہا کرو۔۔"

وہ سختی سے بولی کہ اس کا موڈ بری طرح سے آف ہو چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح اس کی آنکھ کھلی تو کمرے کو خالی پایا جبکہ کمرے میں نیم اندھیرا ہنوز تھا، دامیر نے اٹھ کے پردے نہیں ہٹائے تھے اور نہ ہی کوئی لائٹ آن کی تھی۔

"کیا کوئی ایسی صبح ہو سکتی ہے جب میں جلدی اٹھ جاؤں اور دامیر کو سوتا دیکھ سکوں۔" بڑبڑاتی ہوئی اٹھی اور پیروں میں جوتا پہنے باتھ روم فریش ہونے چلی گئی۔

آج سردی بڑھتی ہوئی محسوس ہوئی تبھی وارڈروب سے ایک ہڈی نکال کے پہن لی۔

اس نے غور کیا کہ سردیوں کے کپڑے زیادہ موجود نہیں تھے، درمیانے موسم کی ڈریسنگ موجود تھی۔ روم کی لائٹ آن کرتے اس نے بال بنائے

اور بیڈ شیٹ سنوارتے باہر آئی جہاں حسب معمول دامیر کو کیچن میں پایا۔

بے ساختہ ہی علینا کے دماغ میں ایک جملہ آیا۔

"گھر کی زمہ دار بہو۔۔"

سر جھٹکتی ہوئی وہ کیچن تک آئی اور مسکراتی اس کی پشت پہ سر رکھتے اپنے ہاتھ آگے لے جاتے اس کے سینے پہ دھرے۔

گڈ مارننگ۔۔" وہ نیند سے بھری آواز میں بولی۔دامیر چونکا مطلب وہ" ناراضگی ختم کر چکی تھی۔

مارننگ سن شائن۔۔"اس کے سینے پہ دھرے ہاتھ کو ہونٹ تک لے" جاتے اس نے بوسہ دیا۔

نیند کیسی آئی؟" دامیر نے پوچھا وہ اب بھی پشت سے سر ٹکائے کھڑی" تھی۔

اچھی تھی بس۔" وہ کہتی ہوئی آنکھیں موند گئی۔"

آواز سے نہیں لگ رہا کہ نیند پوری ہوئی ہے۔" دامیر کی بات پہ علینا" نے ناسمجھی سے آنکھیں کھولیں۔

نیند پوری کیوں نا ہوتی علینا سوچنے لگی جب اس کا دھیان گزری شب کی طرف گیا، کیا وہ دیر تک جاگے تھے؟ نہیں! زہن میں اچانک ایک جھماکا سا ہوا.... الجھن دور ہوئی تیزی سے اپنے ہاتھ اس کے سینے سے ہٹاتے وہ اس سے فاصلے پہ ہوئی۔

چہرہ خجالت کے مارے سرخ ہو رہا تھا کہ وہ اس سے ناراض تھی اور کیسے اس کو صبح سویرے مارننگ وش کر رہی تھی۔

اس کے اچانک پیچھے ہٹنے پہ دامیر الجھا اور گردن گھمائی جو خود پہ افسوس کرتی ہوئی پائی گئی۔ دامیر نے گہرا سانس بھرا اور اس کو بازو سے پکڑتے اپنے قریب کیا۔ علینا فوراً بھرتی دکھاتے اپنے ہاتھ جنگلی بلیوں کی طرح چلانے لگی۔

"کھانے تو نہیں لگا میں تمہیں جو اپنا بچاؤ کر رہی ہو۔" وہ زومعنیت سے اس کو جتاتا ہوا بولا کہ علینا سٹپٹا اٹھی۔

"ناشتہ ریڈی ہے۔۔" دامیر سنجیدگی سے بولا۔

"نہیں چاہئے۔۔ خود ہی کھاؤ۔" وہ اس پہ چھپٹی۔۔

"میں تو کھا ہی لوں گا۔۔" اس نے علینا کو گہری نگاہوں سے دیکھتے جواب دیا۔ علینا کے رخسار پہ سرخی تیرنے لگی۔ وہ اس سے ناراض تھی جس کی اُسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔

"تم مجھے دیکھ کے بات کیوں کہہ رہے ہو؟" علینا خفگی سے اس کو دیکھتے آبرو اچکائے پوچھنے لگی۔

"تم میرا کھانا تھوڑی جو مجھ سے ڈر رہی ہو۔" دامیر اس کی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا اور آہستہ سے اس کی جانب قدم بڑھائے۔

"تو مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟" خود کو مضبوط ثابت کرتے وہ گردن اکڑا کے بولی۔

کیسے؟" دامیر نے گھمبیر لہجے میں سوال کیا۔"

علینا کو اس کا انداز بدلا سا لگا۔

جیسے ایک شکاری دیکھتا ہے۔۔" وہ تھوک نگل کے بولی اور اس کی قربت "

سے گھبراتے ہوئے نظریں پھیر گئی۔اس کی پشت اب فریج سے لگ چکی تھی

جبکہ دامیر قریب آتا جا رہا تھا۔وہ اس کے کان کے قریب اپنا چہرہ لایا۔علینا کو

اپنے چہرے کی سائیڈ پہ اس کی سانسیں محسوس ہوئیں۔

کیونکہ تم میرا شکار ہو۔۔"گھمبیر آواز پہ علینا کی سانس سینے میں اٹکی،اس "

نے پلکیں اٹھاتے دامیر کو دیکھا جو اپنی بات کہہ کے مسکایا تھا۔

تمہیں یہ بات نہیں بھولنی چاہیے دامیر کہ میں تم سے ناراض ہوں۔"اس "

کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے پیچھے ہٹانا چاہا اور تھوڑا مضبوط لہجے میں کہا۔

شکاری اپنا شکار کرنے سے پہلے یہ تو بالکل بھی نہیں دیکھتا کہ وہ اس سے "

ناراض ہے یا نہیں۔" دامیر اس کے ہاتھ تھامے کمر کے پیچھے لے گیا،علینا

نے سہمی نگاہوں سے اس کو دیکھا۔اس کا انداز وہی تھا سرد وحشت سے بھرا جیسے اس کو کل دیکھا تھا۔

دل کی دھڑکن کانوں میں گونجنے لگی۔دامیر مسکراتا ہوا اس کی گردن پہ ہلکا سا بوسہ دیتے پیچھے ہٹا۔

"فکر نہ کرو ابھی کچھ نہیں کرنے لگا۔"اس کی غیر ہوتی حالت دیکھتے وہ استہزائیہ مسکرایا اور واپس گھوم گیا۔

"تم کچھ کر کے بھی دکھاؤ زرا۔۔"دامیر کے پیچھے ہٹنے سے اس کو تھوڑا حوصلہ ملا کہ وہ اپنی جون میں واپس آتی اس کے پیچھے تیز لہجے میں بولی۔

"دکھاؤں۔۔"اسی تیزی سے وہ اپنی گردن گھماتے آبرو اچکا کے بولا کہ علینا سٹپٹا اٹھی۔بڑبڑاتی ہوئی وہ لاؤنج میں رکھے صوفے کی جانب بڑھی۔

دامیر محظوظ ہوتا ناشتہ ٹیبل پہ لگانے لگا۔

"بنا کوئی بحث کیے ناشتہ کرنے آجاؤ۔۔"وہ اتنی سنجیدگی سے بولا علینا کو ناچار آنا ہی پڑا۔لہجے میں نرمی نہیں تھی نہ ہی کوئی سختی لیے ہوئے تھا۔

"یہ کلر کیسا ہے؟" کھانے کے دوران اچانک علینا کی نگاہ اس کی شرٹ کی آستین پہ گئی جہاں سرخ رنگ کے دھبے موجود تھے۔ اس نے آبرو سکیڑے اور ہاتھ لگانا چاہا جب دامیر نے روک دیا۔

"اوں ہوں ہاتھ گندے ہو جائیں گے۔" اس کے ٹوکنے پہ علینا نے نگاہیں اٹھائے دامیر کو دیکھا۔

"یہ خون ہے۔۔!" وہ تشویش زدہ لہجے میں بولی۔

"فوڈ کلر ہے۔" تین لفظ کہتے جیسے دامیر نے بات ختم کی۔ علینا کچھ لمحے اس کے چہرے کو دیکھتی رہی جب دامیر کے دیکھنے پہ دونوں کی نگاہوں کا تصادم ہوا۔

وہ نرمی سے مسکرا دیا، اب کی بار اس کی مسکراہٹ اپنائیت بھری تھی جیسے وہ اس کو دیکھے مطمئن تھا۔ آنکھوں میں محبت اور چاہت تھی۔

علینا کو بھول گیا کہ اس نے کل دامیر کا دوسرا روپ بھی دیکھا تھا جو پیار کرنا نہیں جانتا تھا جسے صرف اپنا خوف پھیلانا آتا تھا۔

وہ پرکشش جاذب مرد تھا، جو اپنی بیوی کی حفاظت کرنا جانتا تھا۔علینا نے جیسے پیار کرنا ہی اس سے سیکھا تھا، جب سے وہ ہوش میں آئی سب سے زیادہ اس کو اپنے قریب پایا۔دامیر کا انداز ایسا ہوتا جیسے دنیا میں بس علینا کا وجود ہے اس کے لیے باقی تھا۔اس کا محبت بھرا انداز، اس کا لمس، اس کی وارفتگی وہ سب لمحات یاد آتے علینا کے چہرے پہ سرخی چھانے لگی۔

آئی لو یو۔۔"وہ بے ساختہ ہی بول اٹھی۔"

دامیر اپنی جگہ سے تھوڑا اٹھا اور اس کے ماتھے پہ ہونٹ ثبت کیے۔

"لو یو مور۔۔"

وہ اپنی ناراضگی کو اس پل فراموش کیے بیٹھی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دامیر صبح اٹھتے ہی پہلے آرمری گیا جہاں ڈریک نے اس کو اطلاع دی کہ جس گارڈ نے اُن حملہ آوروں کو یہاں تک کی رسائی دی تھی اس کو پہلے ہی قتل کر

دیا گیا تھااور اس کے باقی بچے ساتھیوں کو پکڑ لیا گیا تھا جن کو ڈریک نے گودام میں رکھا تھا۔

سکیورٹی روم چیک کر کے وہ ایک راؤنڈ لگائے گودام کی طرف بڑھا۔

تین لوگ تھے جن کو کرسیوں پہ بیٹھائے باندھا گیا تھا۔دامیر پہچان گیا تھا ان میں سے دو وہی تھے جنہوں نے فائرنگ کی تھی اور ایک کو وہ نہیں پہچانتا تھا تبھی ڈریک کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

سر جب میں ان کو لا رہا تھا تو جوابی کاروائی شروع کر دی تو اٹھالایا۔۔"""

ڈریک نے معصومیت سے جواب دیا دامیر نے استہزائیہ مسکراتے سر ہلایا۔

ہالف سلیو شرٹ پہنے ڈریک نے بازو پہ پٹی باندھ رکھی تھی۔

نیم اندھیرے میں ڈوبا کمرہ جہاں ڈریٹا کے باپ لوسین کو بھی رکھا تھا۔دامیر اپنی آستین فولڈ کرتا ہوا ایک آدمی کے سامنے آیا اور بنا اس کو کچھ بھی جاننے اور سمجھنے کا موقع دیئے ایک مکا رسید کیا کہ مقابل کی کراہ گونج اٹھی جبکہ

باقیوں کی ہوائیاں اڑ گئیں۔ ان سب کی آنکھوں پہ پٹی بندھی ہوئی تھی تو وہ دامیر کو دیکھ نہیں پائے تھے۔

"ڈریک تمہیں اجازت ہے جب بھی تمہیں محسوس ہو کہ ہاتھوں میں کھجلی ہو رہی ہے تو تم اس کا استعمال کر سکتے ہو۔" دامیر نے ڈریک کو اسی آدمی کی طرف اشارہ کیا جس نے جوابی کاروائی کی تھی۔

"ان سے میں نپٹ لیتا ہوں۔" جو دو مین آدمی تھے سب سے پہلے دامیر نے اُن دونوں کی ٹانگوں پہ باری باری فائر کیا پھر زناٹے دار تھپڑوں سے ان کے چہرے سرخ کیے۔

"صرف ایک بار سوال کروں گا کیونکہ وقت بہت قیمتی ہے میرا۔" ایک آدمی کے بالوں کو مٹھی میں لیے دامیر سرد لہجے میں بولا جبکہ دوسرا ہاتھ گردن کو دبوچے ہوئے تھا جس سے اُس کی سانسیں تنگ ہو رہی تھیں۔

"کس وجہ سے تم یہاں تک پہنچے تھے؟" دامیر غرایا اور گردن پہ محسوس جگہ پہ دباؤ ڈالنے لگا جس سے وہ تڑپ اٹھا۔

اس نے کوئی جواب نہیں دیا کہ دامیر نے گردن اور بال چھوڑے اس کے ماتھے پہ فائر کیا۔ وہ اسی لمحے ڈھیر ہو گیا۔

لوسین پہلے ہی یہاں اپنے ہونے کی وجہ نہیں جانتا تھا گولیوں کی آواز سے وہ خود گھبرا اٹھا تھا۔ جانا مانا اسا سن رہا تھا اور کرائے کے قاتلوں کے بہت سے دشمن ہوا کرتے تھے وہ بھی اسی سوچ میں بے بس تھا کہ کوئی پرانا دشمن ہو گا۔

ایک ضائع ہو گیا ہے تم بتا دو۔" دوسرے کے گال پہ گن کی نوزل رکھتے" ہوئے وہ سنجیدگی سے بولا اور اس آدمی کی ٹانگ پہ اپنا ایک پیر رکھتے آگے کو جھکا۔

بجائے کچھ بتانے کے مقابل نے مزاحمت شروع کر دی۔

ہم سے تمہیں کچھ بھی حاصل نہیں ہونے والا چاہے ہمیں مار ہی کیوں نا" دو۔" وہ دامیر پہ برسا جس پہ دامیر نے بے زار انداز میں گولی اس کے ماتھے کے آر پار کی۔۔

لو مار دیا۔" اس نے گن کو ہاتھ میں گھمایا۔"

انگلش پیپلز! " آدمی کے بولنے کی انداز سے دامیر بڑبڑایا۔"

"یو ایس اے تک خبر پہنچادو۔"

دامیر گن اچھالتا لوسین کی طرف آیا۔

حیرت ہے لوسین۔۔ اتنے کامیاب ہوتے ہوئے بھی تم نے اپنی بیٹی کو"

ٹرین نہیں کیا۔ جن سے فائدہ ہو ان سے دشمنی مول نہیں لیتے۔۔" لوسین

کی آنکھوں سے پٹی ہٹائے دامیر نے تاسف سے کہا۔

پٹی ہٹنے سے بھی آنکھوں کے آگے اندھیرا ہی رہا تھا۔ آنکھوں کو بار بار جھپکتے

وہ دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ کہاں ہے۔

"ڈریٹا سے تمہارا کیا تعلق؟"

لوسین دامیر کو جانتا تھا لیکن اس کی آواز نہیں پہچانتا تھا تبھی مکمل اندازہ نہ لگا

پایا۔

تمہاری وہ 'ایک غلطی' فضول میں اپنی جان گنوانے پہ تلی ہوئی ہے۔۔اُس سے اچھا تم کوئی کتا پال لیتے لوسین، پچ جس کی وجہ سے تم بھی مرنے والے ہو۔" دامیر اس سے ہمدردی جتاتا ہوا بولا۔

"منہ بھی باندھو اس کا۔" ڈریک کو کہتا ہوا وہ واپس اس تیسرے بندے کے پاس آیا اور اس کے جبڑے پہ زور سے مکا رسید کیا کہ اس کے منہ سے خون بہنے لگا۔

"روز کا ایک سوال، کہاں سے آئے ہو؟" دامیر نے بہت نرمی سے اس سے سوال کیا تھا جبکہ وہ خاموش رہا۔ آنکھیں گھماتے دامیر نے ایک اور تھپڑ مارا اور ڈریک کی طرف اپنا رخ موڑا۔

"باقی زمہ داری تمہاری۔" اس کو کہتا ہوا وہ گودام سے نکل آیا اور مینشن واپس جانے لگا تا کہ علینا کے اٹھنے سے پہلے ناشتہ تیار کر سکتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تھوڑا ہٹ کے کام سے یہاں، رک جاتے ایک اور ہفتہ میں سوچ رہا تھا کہ
ہنی مون ہو جاتا۔" ریان ڈرائیو کر رہا تھا جب اس کی زبان نے کھجلی کی۔

"ہو برا ٹو ہیڈ ہو۔۔ ریان تم کافی ترسے ہوئے ہو، تمہاری باتوں سے لگتا ہے کہ
کوئی بھی لڑکی مل جائے گی تمہیں ہنی مون کے لیے۔" حنہ استہزائیہ ہنستی
ہوئی بولی کہ ریان نے سختی سے جبڑے بھینچے اور تاثرات پتھریلے ہوئے۔

"تم ابھی یہاں زندہ بیٹھی ہو کیونکہ میں نے چاہا ورنہ میرے کردار پہ بات
کرنے والا ابھی زندہ نہ بچتا۔" کچھ پل خاموشی کے بعد وہ سرد لہجے میں بولا کہ
حنہ نے ایک نظر اس کو دیکھا اور سر جھٹک کے مسکرا دی۔ اس نے واقعی ہی
حد کی تھی ابھی اس کو ہلکے کردار کا کہہ کے۔۔

"مجھے آج کا دن لیام کے ساتھ گزارنا ہے۔" بیسمنٹ کے باہر پہنچتے حنہ نے
سنجیدگی سے کہا۔

"تم پہلے ہی دو دن اس کے ساتھ رہی تھی رات میں ہماری واپسی کی فلائٹ
ہے۔" ریان اس کو تادیبی نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا۔

مجھے نہیں معلوم کہ واپسی کب ہو گی یہاں تو میں اچھا ٹائم گزارنا چاہتی ہوں"

اس کے ساتھ۔" حنہ سنجیدگی سے بولی اور بیسمنٹ کا دروازہ ان لاک کرتے

اندر بڑھے۔

"مجھے ضروری کام سے جانا ہے فری ہو جاؤ تو مجھے بتادینا میں پک کرلوں گا۔"

لیام سے مصافحہ کرتے ہوئے وہ حنہ کو مخاطب ہوا۔ حنہ سر ہلا گئی۔

ریان کو گئے کافی دیر ہو گئی تھی، کافی کے مگ ہاتھ میں تھامے لیام اور حنہ

دونوں کاؤچ پہ بیٹھے تھے۔

ڈنر وہ لوگ کر آئے تھے تو اس کو مزید کھانے کی طلب نہیں تھی جبھی بس

لیام کو کافی کا ہی کہا تھا۔

"ریان کو کہہ دیتی کہ تھوڑے دن مزید رکنا تھا۔" کافی کا گھونٹ بھرتے

لیام نے کہا کہ حنہ نے نفی میں سر ہلا یا۔

"بہت سے کام پینڈنگ ہیں اس کے وہاں پہ، دامیر اس کے یہاں اکیلے ہونے پہ بھی کافی ٹینس ہے۔" حنہ نے سنجیدگی سے کہا کہ لیام کا چہرہ اتر سا گیا۔

"تو اس کو جانے دو اکیلے۔" لیام نے مشورہ دیا.... حنہ ہلکا سا ہنسی۔

"تمہیں لگتا ہے وہ اکیلا واپس جائے گا، یہاں صرف میرا کام تھا اور وہ دو ہفتے یہاں رہا ہے بنا اپنے کام کی پرواہ کیے۔" حنہ نے لیام کو دیکھتے ہلکی مسکراہٹ سے کہا۔

"تم اس کی بات کیے مسکرا رہی ہو۔" لیام کے کہنے پہ حنہ کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

"نہیں میں بس تمہیں بتا رہی تھی۔" وہ انکار کرتی بولی اور کافی کا گھونٹ بھرا۔

"تمہیں کیسا لگتا ہے وہ۔۔ تمہارے ساتھ کیسا ہے؟" لیام نے کچھ توقف کے بعد سوال کیا۔

ٹھیک ہے جیسے ہونا چاہیے۔" وہ لاپرواہی سے بولی۔ "

میرا مطلب وہ تمہاری پرواہ کرتا ہے، تمہیں پسند کرتا ہے۔" لیام عام سے انداز میں بولا کہ حنہ اس کو چونک کے دیکھنے لگی۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ سچ کہہ رہا ہوں، مجھے تمہارا نہیں معلوم لیکن وہ کافی obsessed ہے تم سے۔" لیام نے کندھے اچکا کے کہا حنہ ایچڈ اور کافی کا ایک اور گھونٹ بھرنے لگی۔

معلوم نہیں!" وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔ کافی پینے کا اب دل نہیں کیا تھا بس ہاتھ میں مگ تھامے رکھا تھا۔

ریان واقعی اس کی پرواہ کرتا تھا اور اس کی عمل سے بھی لگتا تھا کہ حنہ اس کے لیے کیا معنی رکھتی تھی۔

شادی میرے ٹائپ چیز نہیں ہے۔" حنہ کچھ دیر خاموشی کے بعد مدھم آواز میں بولی۔

"میرے ماں باپ کی شادی نہیں ہوئی تھی اور نہ میں نے کبھی اپنے نزدیک کسی کو شادی کو اتنی امپورٹینس دیتے دیکھا ہے۔۔آج میں ہوں کل اس کی زندگی میں کوئی اور ہو گی پھر شادی کرنا مجھے سمجھ نہیں آتا۔" وہ سامنے دیکھتے سنجیدگی سے کہہ رہی تھی۔حنہ کی بات سنتے لیام کو افسوس سا ہونے لگا۔

"تمہارے پاپا نے شادی نہیں کی تمہاری ماما سے تو اس کا یہ مطلب نہیں تم اپنی زندگی اکیلے گزارو۔۔" لیام اس کو سمجھانے والے انداز میں بولا۔

"ریان کے کسی بھی انداز سے نہیں لگتا کہ وہ تمہیں چھوڑنے والا ہے۔ہی از وَن ویمن مین۔ (he's one woman man)"

لیام نے اپنا اندازہ پیش کیا کہ حنہ نے جیسے اس بات کا یقین کرنا چاہا۔

"ہو سکتا ہے میں ون مین ویمن نہ ہوں۔۔" وہ لاپرواہی سے بولی کہ لیام نے اس کو گھورا۔

"پلیز۔۔" لیام نے بے زاریت سے آنکھیں گھمائی کہ حنہ ہنس دی۔

”ہماری دنیامیں شاذونازر ہی ہوا ہو گا کہ کوئی شادی کو ساری زندگی نبھا کے رکھتا ہواور ایک ہی بیوی سے محبت کا دعوے دار بھی رہا ہو۔“ حنہ لیام کو جتاتے ہوئی بولی جس پہ لیام نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کافی کا مگ ٹیبل پہ رکھا۔

”ہیں ایسے بہت سے، جتنے مافیا والے اپنی عورتوں کے لیے جزباتی ہیں شاید کوئی دوسرا ہو، تمہیں ریان کو ایک موقع دینا چاہیے پھر دیکھنا وہ بھی ساری زندگی کسی دوسری عورت کو دیکھے گا بھی نہیں۔“ لیام اس کو بڑے بزرگوں کی طرح سمجھا رہا تھا۔

”میں نے شادی کرلی یہی بہت ہے لیام... خود کو کسی کے ساتھ باؤنڈ کرنے کا میں نے تصور بھی نہیں کیا تھا اور یہ پیار محبت وقتی ہے سب۔ ویسے بھی اس کو مجھ سے پیار نہیں ہے۔“ حنہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی طنزیہ بولی جس پہ لیام نے سمجھتے سر ہلایا گویا اس کا نظریہ سمجھا ہو۔

"وہ ہاں وہ پیار نہیں کرتا کیونکہ وہ obsessed ہے تم سے۔۔" لیام کی بات کہتے پہ حنہ نے جھٹکے سے اس کی طرف دیکھا۔ ریان نے بھی یہی کہا تھا۔

"نظر آتا ہے۔" وہ کندھے اچکا گیا۔

"میں ان چکروں میں نہیں پڑنا چاہتی، میرے لیے یہ سب انہونی سی بات ہے۔ Unwanted !" حنہ چلتی ہوئی کیچن کاؤنٹر سے پشت کو ٹیک لگائے لاپرواہی سے بولی جیسے اسے ان سب باتوں میں میں کوئی دلچسپی نہ تھی۔

"اور فیملی؟" لیام نے آبرو اچکا کے پوچھا۔ حنہ ہنس دی۔ وہ جو کہنا چاہ رہا تھا اس کو سمجھتے مزید ہنس دی۔

"تم ہو نا میری فیملی میں" اپنا رخ موڑے اس نے کاؤنٹر پہ کپ رکھا۔

"میں اپنی بات نہیں کر رہا، کم آن! تمہاری اور ریان کی فیملی۔۔" لیام بھی اٹھ کے اس کے قریب آیا کہ حنہ نے اس کو گھورا اور نفی میں سر ہلانے لگی۔

"اتنی سنجیدگی کیوں دکھا رہے ہو، عمر دیکھو اپنی لیام۔" حنہ اس کو آنکھیں دکھاتی ہوئی بولی کہ لیام نے سر کھجایا۔

"بچہ نہیں ہوں میں۔۔" وہ احتجاجاً چلایا۔

"یہی بات ریان کے سامنے کہوتا کہ وہ مجھے تم سے ملنے نہ دے کہ تم ایک بڑے مرد بن گئے ہو۔۔" حنہ اس کی نقل اتارتی ہوئی بولی کہ لیام نے خفگی سے اس کو دیکھا۔

"بچے ہی ہو میرے لیے تم، میری فکر نہ کیا کرو اپنے آپ پہ فوکس کرو۔" اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہوئی وہ ہلکا سا ہنس کے بولی اور اپنے کمرے میں جانے کا ارادہ کرتی ہوئی گھومی۔

"تمہاری فکر کیوں نہ کروں، تم ہی تو ہو بس میرے پاس۔" لیام کی بات سنتے حنہ نے مڑ کے اس کو دیکھا جو آسودگی سے مسکرا رہا تھا۔ حنہ کچھ نہ بولی بس اس کو نرم نگاہوں سے دیکھتی رہی۔ وہ ٹھیک کہہ رہا تھا کہ اس کے پاس حنہ کے علاوہ کوئی نہیں تھا۔ جس طرح آج اس نے حنہ سے ساری باتیں کی

تھیں حنہ کے لیے حیران کن تھا کہ وہ اس کو سمجھا رہا تھا ریان کے متعلق اور ان کے رشتے کے متعلق۔۔

میں انتظام کرتی ہوں تمہارا وہیں اپنے پاس تا کہ ساتھ رہ سکو۔''خود کو کسی بھی جزباتی لمحے کی قید میں جانے سے پہلے وہ گہرا سانس بھر کے بولی۔۔

''ریان اچھا لڑکا ہے۔۔وہ اپنی فیملی کو پروٹیکٹ کرنا جانتے تھے۔آر ڈی اساسن۔۔''لیام نے حنہ سے زیادہ جیسے خود کو یقین دلایا۔حنہ سنجیدگی سے سر ہلا گئی اور کمرے میں چلی گئی۔

لیام کی باتوں نے اس کو نا چاہتے ہوئے بھی سوچنے پہ مجبور کر دیا تھا۔ریان کے قریب آنے سے سوائے جھجھک کے وہ کچھ بھی محسوس نہیں کرتی تھی یا کرنا چاہتی تھی۔یہ دن جو ساتھ گزارے تھے اُس میں ریان نے بہت مدد کی تھی اس کی کہ شاید بڑی شپ منٹس کو وہ اکیلی روک نہ پاتی۔اس کے کام میں پورا پورا ساتھ تھا یہ جانتے ہوئے بھی کہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جاتا اس میں ریان کا بھی ہاتھ ہے تو کئی لوگ اس سے جنگ کا اعلان بھی کر دیتے لیکن

اسے اِس بات کی فکر نہیں تھی پھر اُن سب بازیاب ہوئے معصوم لوگوں کے لیے گھروں کا انتظام بھی اس نے اور دامیر نے کروایا تھا۔

مسلسل ریان کی طرف دھیان سے وہ جھنجھلا اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی۔

تھوڑی دیر میں اس نے ریان کو میسج کر دیا تھا کہ وہ اس کو پک کر لے۔اس کا سامان ویسے ہی سارا پیکڈ تھا تو فکر نہیں تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو ہفتوں بعد؛

مینشن میں اس وقت سناٹا سا چھایا تھا۔گارڈ کی شفٹ چینج ہو گئی تھی اور نائٹ ڈیوٹی دیتے گارڈز چوکس تھے۔ڈریک اپنے کوارٹر پورشن میں موجود تھا۔

لان میں مدھم روشنیاں چل رہی تھیں۔لاؤنج ایریا نیم اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

کنفرٹر میں دو وجود اس وقت خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے،ایک سائیڈ ٹیبل پہ گن موجود تھی۔پردے کھڑکیوں کے برابر تھے،رات کے

تین بجے کا وقت تھا جب اچانک موبائل پہ میسج بیپ ہوا۔ خاموش کمرے میں مدھم سانسوں کی روانگی میں اس وائبریشن نے خلل ڈالا۔

اس کی نیند فوری ٹوٹی۔۔ آنکھیں کھولے اس نے تکیے سے سر اٹھائے ایک طائرانہ نگاہ کمرے میں دوڑائی پھر ساتھ سوئے وجود کو دیکھا۔

وائبریشن ایک بار پھر ہوئی۔

سرہانے کے قریب رکھے موبائل پہ نظر گئی جہاں میسج جگمگا رہا تھا۔

"اس کے پاس سے اٹھو۔"

"اوف دامیر۔۔!"

میسج پڑھ کے حنہ نے آنکھیں گھمائیں ضرور وہ پہنچ گیا تھا۔

ایک اور میسج تھا۔

"ریان: "ملیشکا، کم ٹو دی روم۔

کیا بدتمیزی ہے یہ کوئی وقت ہے گھر آنے کا ساری نیند خراب کر دی۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے اٹھی، اپنی گن چاقو تھامے ویسٹ میں لگائے اور ایک نگاہ

سوئی ہوئی علینا پہ ڈالی۔ دبے پاؤں بنا آواز پیدا کیے کمرے کا دروازہ کھولا اور باہر جھانک کے دیکھا۔ سناٹا ویسے کا ویسے تھا۔ بالوں کو سمیٹتے وہ دا امیر کے کمروں والی راہداری سے نکلی ہی تھی کہ کسی نے اس کو اچانک بازو اور کمر سے تھامے اپنے کندھے پہ پھینکا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا دوسرے حصے کی طرف بڑھ گیا۔

"لوفروں کی طرح اپنے طریقے آزمانا چھوڑ دو۔" حنہ ریان کے اچانک ایسے اٹھانے سے خائف اس کو شرم دلاتی ہوئی بولی جس پہ وہ مدھم قہقہہ لگا اٹھا۔ اپنے کمرے میں آتے اس نے حنہ کو نیچے اتارا، حنہ بنا کوئی مزید بات کیے خاموشی سے بیڈ کی جانب بڑھی اور کنفرٹر کھولے خود پہ اوڑھ کے لیٹ گئی۔ چاقو گن کو سائیڈ ٹیبل پہ رکھ چکی تھی۔

"میں اتنے دنوں بعد گھر آیا ہوں کوئی خوشی نہیں۔" ریان اس کے انداز پہ سلگتا ہوا شکوہ کرنے لگا، کوئی گرم جوشی نہیں تھی نہ کوئی خوشگوار حیرت۔۔

صبح اٹھ کے اظہار کر لوں گی۔" حنہ نیند سے بوجھل آواز میں بولی کہ ریان "
افسوس سے اس کے سر کو دیکھتا ہوا فریش ہونے چلا گیا ورنہ ارادہ تو اُس کو بھی
"فریش" کرنے کا تھا۔ یہ کام صبح پہ چھوڑے وہ ٹراؤزر تھامے باتھ لینے چلا
گیا۔

وہ لوگ ایک کانٹریکٹ سے فارغ ہو کے آئے تھے جس کی وجہ سے وہ پورا
ہفتہ گھر سے غائب رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حنہ کے پاس سے اٹھ کے جانے پہ بھی علینا کی نیند میں زرا خلل نہیں پڑا تھا۔
ریان اور حنہ کے جاتے ہی دامیر کمرے میں داخل ہوا۔ یہ وہی کمرہ تھا جہاں
علینا شروع کے دنوں میں رہا کرتی تھی۔ ریان اور دامیر کے یہاں موجود نہ
ہونے پہ حنہ علینا کے پاس سو جایا کرتی تھی۔

اپنے شوز اتارتا ہوا، گھڑی، موبائل گن سب سائیڈ ٹیبل پہ رکھ کے وہ کمفرٹر
میں گھسا۔

دامیر کی مخصوص خوشبو کمرے میں پھیل گئی تھی۔اتنے دنوں بعد علینا کو اپنے سامنے دیکھتے وہ سرشار ہوا تھا دل میں ٹھنڈک سی پڑی تھی۔نرمی سے اس کا رخسار سہلاتے وہ کھسک کے قریب ہوا اور رخسار کو ہونٹوں سے چھونے لگا۔اس کو محسوس کرتے وہ گہرا مسکایا۔وہ بے خود ہونے لگا۔اس کی گردن سے بال ہٹاتے اس نے گردن کو ہونٹوں سے چھوا۔ہلکی شیو کی چبھن اور اس کا لمس نیند میں محسوس کرتے علینا کے ہونٹوں مسکرائے۔

ایک ہفتے بعد آئے ہو۔" وہ نیند میں بڑبڑائی اور شکوہ کرنے لگی،آنکھیں نیم " واہوئیں،شاید وہ اس کو خواب سمجھ رہی ہو۔

مجھے مس کیا؟"اس کی خوشبو میں گہرا سانس بھرتے بولا،علینا محض سر ہلا " گئی۔اتنے دنوں کے ہجر کے بعد دامیر علینا کو اپنے حصار میں لیے بے بس کر رہا تھا۔علینا نے اپنا ہاتھ اٹھاتے مخروطی انگلیوں سے اس کے نقوش کو چھوا کہ اس کے ہونٹ گہری مسکان سجاتے دامیر کو بے باک جسارت کرنے پہ

اکسا گئے جس سے علینا کی آنکھیں پوری کھلیں، یہ خواب نہیں تھا وہ اس کے قریب تھا۔

دامیر۔۔۔"اُس کی پیش قدمی پہ علینا کے بندھ باندھنا چاہا کہ دامیر نے" اتنے دنوں کی دوری کو ختم کرتے اس کے وجود کو اپنی آغوش میں بسا لیا کہ یہ شبِ وصل کا سرور تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تم پھر اٹھ گئے ؟" صبح کا اجالا کمرے میں آرہا تھا جب علینا کی آنکھ کھلی۔" دامیر کا ایک بازو اس کے گرد تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے وہ فون چیک کر رہا تھا۔اس کے کندھے سے سر اٹھاتے وہ نروٹھے لہجے میں بولی۔

دامیر اس کے اٹھنے پہ متبسم ہوا اور اس کا ماتھا چھوا۔

پھر سے کیا مراد۔۔"اس کا چہرہ سامنے کرتے پوچھنے لگا۔"

تم ہمیشہ مجھ سے پہلے اٹھے ہوتے ہو۔۔" وہ منہ بنا کے بولی۔"

”تم مجھ سے زیادہ تھکی ہوتی ہو شاید۔۔“وہ بولا تو عام سے انداز میں تھا لیکن علینا کو حیا سی آنے لگی۔

”تم تین دن کا کہہ کر گئے تھے اور اتنے دن لگا کے آئے ہو۔“وہ اٹھ کے بیٹھ گئی اور اپنے بالوں کو سمیٹنے لگی۔

”ضروری تھا۔۔“بس اتنا ہی بولا اور اس کے ماتھے کو ایک بار پھر چھوتے بستر سے اٹھ گیا،اپنی شرٹ پہنتے فریش ہونے چلا گیا جب علینا کی نگاہ کمرے میں لگے کیمرے پہ گئی۔

مسکراہٹ میں ڈھلے لب سمٹ گئے جب گزری شب کا خیال آیا، یہ کیمرا ز دامیر نے ایکٹو کر رکھے تھے جانے سے پہلے۔چہرے کا رنگ تبدیل ہوتے سرخ ہونے لگا کیونکہ اس کا access ریان کے پاس بھی تھا۔

دامیر جب چینج کر کے مکمل ڈریسنگ میں باہر آیا تو علینا کو اُسی طرح بیڈ پہ دیکھے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

”دامیر وہ یہ کیمرہ۔۔“اس نے کونے میں لگے کیمرہ کی طرف اشارہ کیا۔

"ہوں۔۔" وہ استہفامیہ انداز لیے آئینے کے سامنے آیا اور پرفیوم خود پہ سپرے کرنے لگا۔

"دامیر۔۔۔" وہ جھنجھلاہٹ سے اس کے پاس آئی، دامیر نے آبرو اچکائے اس کی کمر پہ اپنے دونوں ہاتھ ٹکائے اور مسکان لیے دیکھنے لگا۔

"کہہ بھی دو اب، پیار آرہا ہے مجھ پہ؟" دامیر آنکھوں میں شرارت سموئے بولا، اتنے دنوں بعد اس کو دیکھنے کی خوشی ہی الگ تھی۔

"نہیں! وہ کیمرہ کام کرتا ہے۔" اس نے توجہ کیمرے کی طرف کروائی۔

"ہاں کرتا ہے۔" اثبات میں سر ہلاتے جواب دیا جبکہ اس کی نگاہ اس کے چہرے پہ ٹکی تھی۔

"رات کو بھی چل رہا تھا اور ہم یہیں پہ سوئے تھے۔" علینا نے مدھم سی سرگوشی کی کہ دامیر نے الجھ کے دیکھا۔

"تو۔۔؟" وہ سمجھ نہ پایا یا شاید اس کو تنگ کر رہا تھا۔

توکیا، تمہیں سمجھ کیوں نہیں آرہا دامیر ہم دونوں یہاں پہ تھے اور کیمرہ" بھی چل رہا تھا، تمہیں شرم نہیں آرہی کیا۔ اس کو بند کرواؤ۔" علینا جھلاتی ہوتی اس کے ہاتھ کمر سے ہٹائے آنکھیں دکھا کے بولی کہ دامیر مسکراہٹ دباتے نفی میں سر ہلانے لگا۔ جب بھی وہ گھر آتے یا کمرے میں ہوتے تو ان کا پہلا کام یہی ہوتا کہ اپنے بیڈروم کا کیمرہ بند کرتے تھے لیکن اس وقت علینا کو تنگ کرنے کا پورا پورا موڈ تھا۔

"کچھ نہیں ہوتا جب تم نہیں ہوگی تو دیکھ لیا کروں گا۔" وہ سرگوشی کرتا ہوا بولا اور اس کو گھما کے اس کی پشت اپنے سینے سے لگائی۔ اس کی بات سنتے علینا کے جیسے چودہ طبق روشن ہوئے تھے، چہرہ جھلس سا گیا تھا۔ اس کو اتنی بے باکی کی امید نہیں تھی۔

"تم جانتے ہو تم ایک بہت ہی بدتمیز انسان کو۔" علینا اس سے دور ہوتی خفگی سے بولی کہ دامیر قہقہہ لگا اٹھا۔

مجھے مِس کیا؟" ایک بار پھر اس کو تھامے اپنے سینے سے لگایا۔ علینا اس کے "
گرد بازو باندھے آنکھیں موند کے سر ہلا گئی۔

"تمہارے بنائے ناشتے کو بہت زیادہ۔۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"ہو گئی ہے صبح اب اظہار کرو میرے آنے کا۔۔" وہ ابھی بھی محوِ خواب تھی
جب ریان نے اس کا چہرہ تھامے زبردستی اپنے مقابل کرتے کہا۔ نیند میں
حنہ کے ماتھے پہ بل بنے اور ماتھے پہ بل لیے آنکھیں کھولے ریان کو گھورنے
لگی جو اس پہ جھکا ہوا تھا۔

"تمہیں سکون نہیں۔۔" وہ گھورتے ہوئے بولی اور کروٹ لینے لگی جب
ریان نے آنکھیں دکھائیں۔

خوشی ہوئی مجھے تمہارے زندہ رہنے کی۔''ہونٹوں پہ خوبصورت ''مسکراہٹ لیے اس نے ریان کے چہرے پہ ہاتھ رکھتے کہا۔کیا حسین اظہار تھا!!

''مجھے بھی کہ تم میری یاد میں اڑ نہ گئی ہو۔خوشی ہوئی تمہیں سلامت دیکھ کے۔۔''ریان اس کے ہاتھ کو چومتا ہوا بولا۔

''میں تو کھل کے اظہار کرنے والوں میں سے ہوں۔''

اتنا کہہ کے وہ حنہ کو سمجھنے کا موقع دیئے بغیر ایک شوخ سی جسارت کر گیا کہ حنہ سٹپٹا اٹھی۔۔

''مجھے ڈائیمنڈ ڈیل کرنے جانا ہے اب اور جانے سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ ہم۔۔۔''ریان اس کے بالوں کی لٹوں کو ہاتھ پہ لپیٹتے ہوئے معنی خیز سے بولا۔

میں بھی چاہتی ہوں کہ ہم میں سب ٹھیک ہو جائے، یہ چوہے بلی کی طرح
کب تک رہیں گے ہم۔۔" خلاف معمول آج حنہ کی بات سنتے ریان کی
آنکھیں چمکیں۔

تو اجازت ہے۔۔" وہ سرشاری کی کیفیت میں بولا کہ حنہ بوکھلا اٹھی۔"

مجھے فریش ہونا ہے۔۔" اس کی پیش رفت سے گھبراتی ہوئی وہ ٹوکنے لگی۔"

ریان سر ہلا کے پیچھے ہٹا۔

اس کے ماننے پہ ہی وہ خوشگوار حیرت میں مبتلا ہو گیا تھا کہاں وہ اس کو سڑا ہوا
کریلا چھوڑ کے گیا تھا اور کہاں آج گاجر کا حلوہ لگ رہی تھی۔

سر کے نیچے بازو ٹکائے وہ اس کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔۔

حنہ باتھ روم جاتے ہی خود کی بے قابو ہوتی دھڑکن کو قابو کرنے لگی۔اس
نے ریان سے کہہ تو دیا تھا اور جانتی تھی کہ اب وہ پیچھے ہٹنے والا نہیں تھا۔
ویسے بھی اس نے سوچ لیا تھا کہ جب زندگی ریان کے ساتھ ہی گزرنی تھی تو
سمجھوتہ کرنا مہنگا نہیں تھا۔

اس نے بائیرز کا ارینج کیا تھا اور پہلی بار ریبلز نے ان سے ڈیل کرنی تھی۔ حنہ کسی بھی طور یہ موقع گنوانا نہیں چاہتی تھی۔ اور ریان اس کو ساتھ لے کے نہیں جانا چاہتا تھا۔

بالوں کو ہائی پونی ٹیل میں باندھے وہ باہر آئی، لانگ سکرٹ پہن رکھی تھی۔

دامیر ناشتے پہ انتظار کر رہا ہے۔" اس کو باہر آتا دیکھ ریان سنجیدگی سے بولا۔"

ڈائننگ ٹیبل پہ علینا پہلے سے ہی موجود تھی جس کے چہرے پہ دامیر کے آنے کی خوشی واضح جھلک رہی تھی۔ دامیر نے ریان کو اشارہ کیا کہ وہ پلیٹس لے جائے ناشتے کی۔

ناشتہ پر سکون ماحول میں کھایا گیا۔

سوزین آئے گی آج۔" دامیر نے ریان کو اطلاع دی، علینا نے چونک" کے دیکھا جیسے نام سنا ہو۔

سوزین؟" علینا نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔"

"میری فرینڈ ہے ایک، کافی پرانی اس کو کام تھا ان دونوں سے۔"

دامیر کے جواب دینے سے پہلے ہی حنہ نے بات سنبھالی۔

وہ لوگ کھانے سے فارغ ہوئے تھے دونوں لڑکے اپنا کام دیکھنے سیکیورٹی روم میں چلے گئے۔ تھوڑی دیر میں وہاں سوزین چلی آئی تھی جس کی اطلاع گارڈ نے دی تو ڈریک اس کو لینے گیا۔

سوزین سے انہوں نے ڈریٹا کے بارے میں ایک دو بات معلوم کرنی تھی۔ وہ کسٹوڈین کیپر تھی اور معلومات لینے کے لیے دامیر نے اس کو قیمت ادا کی تھی۔

سیکیورٹی چیک کرتے دامیر اور ریان آرمری میں بڑھ گئے جہاں ڈریک سوزین کو لے آیا تھا۔

مجھے حیرت کے ساتھ خوشی بھی ہوئی کہ ٹاپ اساسن اور براٹوا ہیڈ کو مجھ سے کیا کام ہو سکتا ہے۔" وہ ان کے سامنے کرسی پہ بیٹھی بولی۔ ریان کے تاثرات ہمیشہ کی طرح سپاٹ تھے۔ جبکہ دامیر کے چہرے پہ مدھم مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

"سوزین اکیڈمی میں کبھی علینا نے تم سے فیاد نامی شخص کے بارے میں زکر کیا؟" دامیر نے پہلا سوال کیا۔

"علینا ہی کیوں کرے گی، ڈریٹا کا فیانسی ہے وہ اور سمگلنگ میں بہت لمبا ہاتھ ہے اس کا۔۔" سوزین سنجیدگی سے بولی۔

"ڈریٹا اس کے لیے کام کرتی ہے اور دو بار وہ میری وائف پہ اٹیک بھی کر چکی ہے۔" دامیر سنجیدگی سے بولا۔

"وائف!" سوزین ناسمجھی سے بولی جہاں تک اس کو علم تھا ریان نے شادی کی تھی دامیر نے نہیں اور یہ بات بھی اچھے سے جانتی تھی کہ علینا کو گارڈ دامیر کر رہا تھا۔

"علینا، شی از مائی وائف۔" دامیر کے بتانے پہ اس کو شاک لگا۔

"انٹرسٹنگ۔۔" ایک لفظی اظہار کیا گیا۔

"جہاں تک اکیڈمی کی بات ہے دامیر صاحب، ہر کوئی اپنا فائدہ دیکھ کے دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہے۔ علینا ایک نئی انسان تھی وہاں اور زیرو نالج۔۔ ڈریٹا کی

پوری کوشش ہوتی کہ وہ اس کو جتنا ہو سکے یہاں کی گہری باتوں کو اس کے علم میں لا سکے۔ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ وہ اچھی تھی میرے ساتھ مجھے اس سے نقصان تھا نا فائدہ۔۔ اور علینا آپ کی وائف ہے خوشی ہوئی جان کے۔'' سوزین کندھے اچکا کے بولی، ریان خاموشی سے سامنے بیٹھے ٹھوڑی پہ ہاتھ ٹکائے اس کو سن رہا تھا۔

''دو بار اس پہ حملہ اکیڈمی میں ہی ہو چکا تھا اس کے بعد بھی علینا تک پہنچنے کی کوشش کی گئی ہے۔'' دامیر نے سوچتے ہوئے کہا۔

''اُن دونوں حملوں کے بارے میں علینا بخوبی واقف تھی اس نے بتایا نہیں وہ جانتی تھی کہ کوئی اس کے پیچھے ہے۔'' سوزین نے حیران ہوتے کہا کہ دامیر چونک اٹھا۔

''علینا سے میں نے جب بھی پوچھا وہ انکار کرتی آئی۔۔'' دامیر نے دل میں سوچا لیکن وہ کہہ نہ پایا۔

آکشن پہ ہوئے حملے سے اپنی یاداشت کھو بیٹھی ہے، اسی لیے شاید وہ یہ بات"
بھی بھول چکی تھی۔" دامیر کے کہنے پہ سوزین نے سر ہلایا۔

دامیر کا دماغ ابھی ایک جگہ رک گیا تھا کہ علینا جانتی تھی اس کے پیچھے کوئی ہے اور یقیناً وہ فیاد کو پہلے سے ہی جانتی تھی لیکن اس کے بارہا پوچھنے پہ انکار کرتی گئی کیوں؟ اب بھی کچھ تھا جو وہ چھپا رہی تھی۔ صرف وہی نہیں میکس بھی۔۔اور یہ سوچ آتے ہی دامیر نے سختی سے جبڑہ بھینچا۔۔

آؤٹ آف داوے کو ئسچن! علینا مان کیسے گئی شادی کے لیے؟" سوزین" کی آواز میں تجسس تھا جاننے کا، دامیر ہلکا سا ہنس دیا۔

وہ اس سے نفرت کرتی ہے اور ویری سٹرینج آپ کے ساتھ رہ رہی"
ہے۔۔" سوزین اپنی حیرانگی کا اظہار کرتی ہوئی بولی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حنہ اپنا لیپ ٹاپ لیے اپنا کام دیکھ رہی تھی جبکہ علینا یوگا سے بھی بوریت محسوس کرتے اب چہل قدمی کرنا شروع ہوئی۔

اس کا آج ایسے ہی دل کیا کہ وہ پچھلی سائیڈ پہ جائے اور سکیورٹی روم چیک کر لے۔ آس پاس دلچسپی سے دیکھتی وہ سیکیورٹی تک تو نہیں لیکن اس سے پہلے آنے والے کمرے تک پہنچ گئی، اس کا دروازہ سیاہ رنگ کا تھا اور تھوڑا نیچے کی جانب بنا تھا جہاں تک تین زینے بنے تھے۔

کوئی گارڈ موجود نہیں تھا اسی کا فائدہ اٹھاتی علینا مسکراہٹ دبائے دروازہ کھولے اندر کی جانب بڑھی۔ اندر ہلکی روشنی تھی اور ہال نما کمرہ جہاں سائیڈ پہ مزید دو روم بھی موجود تھے۔ ڈریک بھی یہاں نہیں تھا۔

اس نے ہاتھ بڑھائے سوئچ بورڈ ڈھونڈا اور لائٹ آن کی۔

لائٹ آن کرتے ہی اس کی آنکھوں کی پتلیاں پھیلیں۔۔ بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔ شوٹنگ ایریا، جہاں سائیڈ پہ ایک لمبا سا ٹیبل موجود تھا اور مختلف قسم کی گنز موجود تھیں۔

یہ کیسی جگہ ہے۔۔" وہ بڑبڑائی جبکہ دل عجیب طرز سے ڈھڑکنے لگا۔ ایک " خوف سا اپنی لپیٹ میں لینے لگا،

آنکھوں کے آگے اچانک بکھری کتابیں لہرائیں جہاں دامیر اس کے سامنے پشت کیے کھڑا تھا اور ہاتھ میں گن تھی۔ سر جھٹکتے اس نے ٹیبل کے پاس جاتے دیکھا۔۔اور بھی ہتھیار موجود تھے۔

کچھ پیپرز موجود تھے جہاں آکشن لسٹ رکھی گئی تھی۔

ایک اور منظر آنکھوں کے سامنے لہرایا جہاں بڑے سے ہال میں میزوں کے گرد لوگ بیٹھے تھے اور سامنے سٹیج پہ ایک ساٹھ سالہ آدمی اپنی سائیڈ پہ دو اسلحہ لیس آدمیوں کے ساتھ کھڑا تھا۔

آکشن۔۔"ذہن میں لفظ گونجا۔"

"اسا سن۔۔"

"کیپر۔"

"سمگلر۔۔"

باری باری الفاظ گونجنے لگے۔

اس ک دل زوروں سے دھڑکنے لگا، میز پہ پڑی ایک گن کو چھوا۔اس کو ہاتھ میں لیا۔۔

دو سال کا گزرا وقت ذہن میں چلنے لگا۔

گن کو سامنے کیے ٹارگیٹ پہ سیٹ کیا، ہاتھ نہیں کانپے تھے۔اس کو گن پکڑنی آتی تھی۔ گن لوڈڈ تھی اچانک اس نے ٹرگر دبایا اور ٹھا کی آواز ہال میں گونج اٹھی یہاں تک کہ علینا کے کانوں میں مزید آوازیں گونجنے لگی تھیں۔۔ایسے ہی فائرنگ کی۔

اچانک ایک دروازہ کھلا اور ایک عورت باہر نکلی، اس کے پیچھے ہی دامیر اور ریان۔ سوزین علینا کو دیکھے رک گئی اور دامیر کو دیکھا۔

علینا کے ہاتھوں میں گن دیکھے دامیر چونک گیا جبکہ علینا ہنوز گن تھامے کھڑی رہی۔

ریان بغور اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ وہ چونکا نہیں تھا اس کی نگاہ ہاتھ سے ہوتی ٹارگیٹ کی طرف اٹھی۔ پھر بغور علینا کے ہاتھوں کو دیکھا۔

دی ٹاپ اساسنز دامیر آر، ریان ڈی۔۔"ریان اور دامیر کو دیکھتے ذہن میں "
آواز گونجی۔دل کی دھڑکن ڈوب کے ابھری۔ڈر، خوف، گھبراہٹ اس کو
محسوس ہونے لگا۔

سوزین۔۔"علینا کی نگاہ سوزین پہ گئی اور ہونٹ ہلے۔"

ہیلو مسز دامیر۔۔"سوزین دوستانہ لہجے میں بولی جیسے وہ پہلی بار اس سے مل "
رہی تھی، علینا بس سر ہلا گئی۔وہ جانتی تھی اس کو۔اکیڈمی۔۔

! کراؤنڈ ہیڈ اکیڈمی

یہاں کیا کر رہی ہو پرنسیس؟"دامیر آگے بڑھا اور اس کے ہاتھ سے نرمی "
سے گن لی۔

بس چکر لگاتے ادھر آ گئی۔۔ٹریننگ روم ہے؟"سنبھلتے ہوئے بولی اور آس "
پاس نگاہ دوڑائی۔

ہاں گارڈز ہوتے ہیں یہاں۔"دامیر سر ہلا گیا اور ڈریک کو آواز دیتے علینا "
کو یہاں سے لے جانے کو کہا۔

میں بس آرہا ہوں ان کو سی آف کرتے۔" دامیر نے سوزین کی جانب اشارہ کیا۔علینا ہلکی مسکراہٹ لیے ڈریک کے ساتھ ہو لی۔

دامیر۔۔۔" سوزین کے جانے کے بعد ریان نے اس کو مخاطب کیا۔"

علینا نے فائر کیا ہے۔۔" ریان نے کہا اور دامیر نے سر ہلایا وہ جانتا تھا۔"

اس کا ٹارگیٹ بالکل ٹھیک تھا۔۔" ریان نے الفاظوں پہ زور دیا۔دامیر چونکا۔علینا کا یہاں آنا اتفاق تھا لیکن اس کے ہاتھ میں گن دیکھنا پھر اس کے ہاتھوں کو زرا بھی کپکپاہٹ موجود نہیں تھی۔وہ کھٹکا۔"

مجھے دیکھتے اس کے آنکھوں میں سناشائی نہیں بلکہ خوف تھا۔" ریان نے مزید کہا کہ علینا کی آنکھوں کا تاثر وہی تھا جب اس نے پہلی بار ریان کو دیکھا تھا۔وہی خوف اور ڈر سمایا تھا اس کی آنکھوں میں۔۔"

دامیر نے گہرہ سانس بھرتے آنکھیں بند کیں۔وہ ریان کو نہیں دیکھ رہا تھا بلکہ اس کی نگاہ ٹیبل پہ تھی جہاں اسلحہ موجود تھا۔

"میں اس کو چھوڑ نہیں سکتا۔۔"

ریان نے پہلی بار اس کی آواز میں لغزش محسوس کی۔علینا کے دور جانے کا
سوچتے دامیر نے کرب سے آنکھیں میچیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دامیر نے گہرہ سانس بھرتے آنکھیں بند کیں۔وہ ریان کو نہیں دیکھ رہا تھا
بلکہ اس کی نگاہ ٹیبل پہ تھی جہاں اسلحہ موجود تھا۔

’’میں اس کو چھوڑ نہیں سکتا۔۔‘‘

ریان نے پہلی بار اس کی آواز میں لغزش محسوس کی۔علینا کے دور جانے کا
سوچتے دامیر نے کرب سے آنکھیں میچیں۔

شاید وہ بس گن چیک کر رہی ہو اس کو یاد کچھ بھی نہ آیا ہو۔‘‘دامیر نے‘‘
ایک موہم سی امید لیے ریان کو کہا۔وہ صرف خود کو تسلی دے رہا تھا اور کچھ
نہیں اور ریان یہ بھی نہ کر سکا۔

"اس سے بات کرو جا کے۔"

ریان نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہا دامیر سر ہلاتا ہوا وہاں سے نکلا اور اندرونی حصے کی جانب بڑھنے لگا۔

حنہ ابھی بھی اپنا لیپ ٹاپ استعمال کرنے میں مصروف تھی۔

"علینا کہاں ہے۔۔؟" دامیر کے پوچھنے پہ حنہ نے اس کو اندر کی طرف اشارہ کیا۔

علینا کیچن میں آئے فریج سے جوس کین نکال رہی تھی۔

"کچھ چاہیے کیا؟" دامیر خود کو نارمل رکھتا مسکرا کے پوچھنے لگا۔علینا نے اس کے چہرے کو دیکھا۔وہ بھی ہلکا سا مسکائی۔

"نہیں میں بس جوس پینے آئی تھی، پیاس لگ رہی تھی۔" وہ سادہ سا جواب دیتی ہوئی اس کو مسکراہٹ اچھالتے صوفے کی طرف بڑھی اور سائیڈ پہ موجود ٹیبل سے اپنی بک اٹھائے پڑھنے لگی۔

دامیر کو اس کے رویے میں کوئی تبدیلی محسوس نہیں ہوئی تھی، وہ ویسے ہی اپنی کتاب میں مگن تھی جیسے پہلے ہوا کرتی تھی۔

باقی کا دن بھی نارمل ہی گزر تھا جبکہ دامیر نے جس بے چینی سے گزارا تھا وہ وہی جانتا تھا اور اسی وجہ سے وہ ٹھیک سے کام پہ فوکس بھی نہیں کر پا رہا تھا۔

اگر اس کی یاداشت واپس آگئی تھی تو وہ اس کا زکر کیوں نہیں کر رہی تھی یا شاید وہ یہ سب قبول کر چکی تھی یہ بات دامیر کی سمجھ سے باہر تھی۔اس کا دھیان بار بار بھٹک کے علینا کی جانب جاتا جو کھانے سے فارغ اب حنہ سے باتوں میں مصروف تھی۔

وہ جب اس کو دیکھتا، علینا کی نگاہ دامیر پہ پڑنے پہ وہ مسکرا دیتی۔۔وہ اپنا ردعمل ظاہر نہیں کر رہی تھی یہ بات اس کو اضطراب میں ڈال رہی تھی۔

اس کا ارادہ آج شام ڈنر پہ جانے کا تھا لیکن وہ ڈسٹرب ہو گیا تھا اور اس خیال کو جھٹک گیا۔

امید ہے میری محبت تمہیں یقین دلانے کے لیے کافی ہو کہ تم میری ہو۔۔" آئینے کے سامنے کھڑے ہوتے اس نے گہرا سانس بھر کے کہا۔

کیا خاک وہ مافیا کی دنیا میں اپنا دہشت پھیلائے گا جب اپنی بیوی کے ایک رد عمل کا سوچتے اس کا سکون برباد ہوا تھا۔

باتھ روم سے جب باہر آیا تو علینا اپنے بالوں میں برش کر رہی تھی۔ وہ چلتا ہوا اس کی پشت پہ کھڑا ہوا۔

علینا نے اس کو اپنی پشت پہ دیکھا جس کے تاثرات سنجیدہ تھے مگر آنکھیں کچھ کہنے کی چاہ لیے ہوئے تھیں۔

جتنا خود کو اس نے نارمل ظاہر کرنے کی کوشش کی تھی اتنی ہی اس کے اندر توڑ پھوڑ جاری تھی۔ وہ شخص سے شادی کر چکی تھی جس سے وہ نفرت کرتی تھی۔ اور بے بسی کی انتہا یہ تھی کہ آج صبح ہی وہ اس سے پیار کا اظہار کر رہی تھی۔

کتاب پڑھنے کے دوران اس کی آنکھیں کتاب پہ مرکوز تھیں جبکہ دھیان اس کا دامیر پہ تھا،اب تک شاید وہ جان گیا ہو اس کی یاداشت واپس آنے کا۔

وہ ایک اساسن کے ساتھ رہ رہی تھی پچھلے دو مہینوں سے،ایک کرائے کا قاتل جس نے انگنت قتل کیے تھے وہ بھی بنا کسی خوف کے۔جس چیز سے وہ بھاگتی تھی آج شاید وہ اسی کے مرکز پہ کھڑی تھی۔

"پرنسیس۔۔۔!"

دامیر نے عقب سے اس کے شانے کو تھاما اور نرمی سے ہونٹ ثبت کیے۔

اس شخص کی پکار ابھی بھی ویسی تھی محبت بھری،وہ ابھی تک محبت کا ناٹک کر رہا تھا۔علینا نے آنکھیں میچ لیں۔

ہوں۔۔"چاہ کے بھی وہ کچھ کہہ نہ پائی۔"

تم جانتی ہو نا میں تم سے محبت کرتا ہوں۔"وہ اس کے بالکل قریب کھڑا تھا" اتنا کہ اس کی سانسیں اپنے شانے پہ محسوس کر پا رہی تھی۔اس کے بال سائیڈ پہ کرتے اس کا رخ اپنی طرف کیا۔

علینا نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

اس کی اداکاری کمال کی تھی، علینا کے دل میں ٹھیس سی اٹھی۔ وہ اس کا استعمال کر رہا تھا۔ محبت کا ڈھونگ رچا رہا تھا۔ ایک دن کے لیے وہ بھی اداکاری کر ہی سکتی تھی۔

"چاہے کچھ بھی ہو تم یہ بات نہیں بھولو گی کہ دامیر تم سے محبت کرتا ہے۔"

اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرے وہ یقین دلاتا ہوا بولا۔

(او گاڈ تمہیں یقین تو ہے نا میری محبت کا" دامیر دھڑکتے دل سے سوچنے لگا)

ایک طرف علینا کا دل گواہی دے کہ اس کے الفاظ اس کے جزبات کی گواہی دے رہے تھے جبکہ دماغ اس کی نفی کر رہا تھا، یا شاید دل بھی۔

دامیر نے اپنا ماتھا اس کے ماتھے سے ٹکایا، علینا کا چہرہ اوپر کی طرف تھا جبکہ دامیر کا اس پہ جھکاؤ تھا۔ دامیر نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔

(شاید اس لیے کہ میں اس کا جھوٹ نہ پکڑ لوں۔" وہ دل میں سوچی۔")

دامیر تم سے محبت کرتا ہے پرنسیس۔۔" دامیر کے الفاظ جتاتے ہوئے"
تھے۔علینا نے ہلکے سے اثبات میں سر ہلایا۔دامیر پیار کے اظہار پہ جھکنے کو تھا
جب علینا اس کے سینے پہ سر رکھ گئی۔
میں جانتی ہوں۔"اس نے مدھم سا کہا۔"
تم نے میرا استعمال کیا۔۔اپنے کام تک پہنچنے کے لیے جزبات کا کھیل")
کھیلا۔۔میری نفرت کو جانتے ہوئے بھی میری زندگی میں دھوکے سے
(شامل ہوئے۔" یہ باتیں بس خود کے دماغ میں گونج رہی تھیں۔
دامیر اس کی آواز سنتے اس کے گرد سختی سے بازو لپیٹ گیا اور اس کو سینے میں
بھینچ لیا جیسے اگلے ہی پل وہ اس سے دور ہو جائے گی۔
اس پل علینا کوئی بھی احساس نہیں سمجھ پا رہی تھی۔دامیر اس کے قریب تھا
اور وہ تذبذب کا شکار تھی۔

اپنی ہی سوچوں میں گم ہوش تب آیا جب دامیر کے لب گردن پہ محسوس ہوئے،اس کی شیو کی چبھن سے وہ کتراتی ہوئی پیچھے ہٹی۔ چہرہ سرخ پڑ رہا تھا۔

یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا وہ اس سے زیادہ قریب آ چکے تھے۔

کیا ہوا؟''اس کے ایسے دور ہونے دامیر چونکا۔''

میں تھک گئی ہوں دامیر، کل رات بھی لیٹ سوئی تھی۔''نظریں جھکا کے'' کہتی وہ دامیر کو اپنی جانب مائل کرنی لگی۔

تو ہم سو جائیں گے ناں۔''اس کا ہاتھ تھام کے بولا کہ علینا نے ناسمجھی سے'' اس کو دیکھا۔

(میں تمہیں اپنے قریب دیکھنا چاہتا ہوں۔''دامیر یہ الفاظ کہہ نہ پایا۔'')

میں چینج کر لوں۔''کہتے وہ باتھ روم کی جانب بڑھ گئی اور دامیر سوچ میں'' پڑ گیا کہ اس کی یادداشت واپس آئی بھی تھی یا نہیں۔۔؟

واپس آنے پہ بے ساختہ ہی نظر دامیر کی سائیڈ ٹیبل تک گئی۔ گن موجود تھی۔ دل میں گلٹ بڑھنے لگا کہ وہ کس کے ساتھ رہ رہی تھی۔ کیسے وہ نارمل بیہیو کر سکتا تھا اس کے ساتھ۔

اس کو کچھ دن پہلے کا واقع یاد آیا جب ڈریک کو اس نے بنا سوچے سمجھے گولی ماری تھی۔ اگر علینا یہاں سے جانے کی بات کرتی تو یقیناً دامیر اس پہ بھی برستا۔

ایک قاتل سے وہ کتنی اچھے کی امید لگا سکتی تھی۔۔ شاید تڑپا کے مارنے کے بجائے ایک بار میں ہی گولی آر پار کر دے۔۔

اس کو صبح اٹھتے ہی انکل میکس کو کال کرنی تھی تاکہ یہاں سے جا سکے اور حنہ۔۔ وہ کیسے رہ رہی تھی ریان کے ساتھ۔

اس کو یاد تھا کہ وہ بھی اس شادی سے خوش نہیں تھی تو اِن دونوں کی مرضی کے بغیر یہ زبردستی شادی ہوئی تھی۔

اپنی سائیڈ پہ لیٹتے علینا نے لیمپ آف کیا اور کمفرٹر اوڑھ لیا۔ دامیر کی جانب پشت تھی۔ آنکھیں موندیں ہی تھیں کہ دامیر کا بازو اپنی کمر سے آگے کی طرف آتا محسوس ہوا۔

وہ محبت کا دکھاوا کرنے میں ماہر تھا!! اس نے کرب سے سوچا اور وہ خود کو اس محبت میں نابینا کر بیٹھی تھی۔

وہ جان گیا ہو گیا کہ میری یادداشت واپس آگئی ہے تبھی اتنی شدت دکھا رہا)
(ہے اپنے پیار میں مجھے یقین دلانے کے لیے

علینا نے زرا کی زرا گردن گھمائے دامیر کو دیکھا جس نے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے، پھر رخسار پہ۔

اس نے گردن واپس گھما لی۔

ذہن کے پردوں میں حسین لمحات لہرانے لگے۔

(تم کتنی پاگل تھی کوئی تم سے کہے کہ تم شادی شدہ ہو اور تم مان جاؤ گی)

وہ خود کو اندر ہی اندر کوسنے لگی۔

شادی؟ کیا اس کی اصل میں شادی ہوئی تھی؟ یہ خیال آتے ہی وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔ دامیر چونک گیا۔

نہیں انکل میکس کی موجودگی میں سائن کیے تھے تو سب نکلی نہیں ہوگا۔"""

پیپرز اور نکاح کا دن یاد کرتے وہ ذہن پہ زور دینے لگی۔

سب ٹھیک ہے؟" دامیر اس کے اچانک اٹھنے پہ متفکر ہوا۔"

جھوٹی فکر! علینا نے نخوت سے سوچا۔

تم نے کیمرہ بند کیے؟" اس نے بات بنائی کہ دامیر کے ہونٹوں پہ" مسکراہٹ دوڑ گئی۔

کون سا کچھ کر رہے ہیں۔" دامیر کی بڑبڑاہٹ سے علینا سٹپٹا اٹھی اور اس" کو گھورنے لگی۔

"بند ہیں یار۔۔"

تاسف سے سر ہلائے واپس لیٹ گئی۔ دامیر نے پھر سے اس کو خود سے لپٹا لیا۔ علینا نے اس کے بازو پہ اپنا ہاتھ رکھ دیا اور بے دھیانی میں لکیریں کھینچنے لگی۔

اس کی خالی الزہن سے دامیر اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ خود بھی ڈسٹرب تھی۔

وہ یہاں سے چلی جائے گی۔ دامیر کے ساتھ نہیں رہے گی۔ اس نے دھوکا دیا تھا۔ اس کی محبت کا مزاق بنایا تھا۔

وہ رونا چاہتی تھی لیکن خود کو رونے سے باز رکھا کسی بھی طرح اس کو یہ رات گزارنی تھی آج۔

اور صبح وہ چلی جائے گی اس سے دور۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ریان مینشن کی چاردیواری کا چکر لگا کے ابھی واپس آیا تھا۔ سیکیورٹی کیمراز چیک کرتے جب کمرے میں واپس آیا کہ اس کو اندھیرے میں ڈوبا دیکھ وہ

چونک گیا۔اس کو دو دن بعد بائیرز سے ملنا تھاڈائیمنڈ کی ڈیل کے لیے بھی تیاری کرنی تھی۔

دامیر آج کافی ڈسٹرب لگ رہا تھا،اسی وقت سے وہ خار کھاتا تھااور وہی ہوا جس کاڈر تھا۔دامیر کے لیے بھی کچھ سوچنا تھا۔اس کا دھیان زرا کام میں نہیں لگ رہا تھا جس سے ریان کو چڑ بھی ہورہی تھی۔

حنہ کمرے میں نہیں یہی سوچتے وہ متبسم ہوااور اہنی چیزیں اتار کے اپنی سائیڈ ٹیبل پہ رکھنے لگا۔ڈریسنگ روم کا بلر گلاس ڈور چمک رہا تھا۔وہ اس وقت وہاں تھی۔

"اسپیشل نائٹ کی تیاریاں ہورہی ہیں۔" وہ باآواز بڑبڑایا کہ اندر موجود حنہ واضح سن سکے۔

"کچھ زیادہ ہی اسپیشل کرنا۔" وہ پھر بولااور ڈریسنگ روم کے دروازے کے قریب پہنچتے شرارتاًناک کرنے لگا۔

"انتظار کرو باہر۔۔" وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی کہ ریان ستائشی انداز میں آبرو اچکاتا ہوا واپس بیڈ کی طرف آیا۔

"اوو شعلہ بھڑک رہا ہے۔۔" کہتے ہوئے اس نے اپنا موبائل نکالا اور ہیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اس میں مگن ہو کے حنہ کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگا۔

ڈریسنگ روم میں کھڑی حنہ کافی دیر سے خود کا جائزہ لینے میں مصروف تھی۔

آج وہ ریان کو زیر کرنے کا اہتمام کر رہی تھی۔

بالوں کو سٹریٹ کر رکھا تھا اور میک اَپ کے نام پہ سرخ رنگ ہونٹوں پہ لگا رکھا تھا۔

"لڑکیاں جانے سوتے وقت اتنا میک اپ کیسے تھوپ لیتی ہیں۔" وہ ایک سرخی لگانے پہ جھلا اٹھی تھی۔

ایک بار خود کا مکمل جائزہ لیتے اس نے گہرہ سانس بھرا۔

سیاہ لانگ نائٹ گاؤن پہن رکھا تھا۔اتنا تو جانتی تھی کہ ریان کو اس پہ سیاہ رنگ پسند تھا۔

ایک تو اس کی عادات مفت میں جاننے کو مل رہی ہیں مجھے۔۔"بڑبڑاتی" ہوئی اس نے آخری نظر خود پہ ڈالی اور گلاس ڈور دھکیلتے ہوئے باہر نکلی۔ریان لائٹ آن کر چکا تھا جس سے حنہ بد مزہ ہوئی کم از کم وہ اس حالت میں روشنی میں سامنے نہیں آنا چاہتی تھی۔

زہے نصیب۔۔"اس کو دیکھتے ہوئے ہی ریان کی آنکھیں چمکیں۔"

حنہ اپنی مسکراہٹ چھپا گئی۔

بہت جلدی ہاتھ نہیں آ گئیں تم۔۔"وہ بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا۔اس کی جانب" قدم بڑھائے۔جیسے جیسے اس کے قدم اپنی طرف آتے دیکھے اس کے دل کی دھڑکن تیز ہوتی محسوس ہوئی۔

اس سے پہلے حنہ کچھ کہتی ریان نے اچانک اس کو اپنے بازوؤں میں بھرا کہ وہ سٹپٹا اٹھی۔

کیا میں واقعی کھلی آنکھوں سے یہ خواب دیکھ رہا ہوں۔" اس کے کان کی جانب جھکتے وہ سرگوشی بھرے انداز میں بولا۔

"یقین نہیں آرہا تو یقین دلا دوں؟" وہ آبرو اچکاتی ہوئی ادا سے کہنے لگی جب ریان ہنس دیا۔

"میں خود کرلوں گا یقین اپنے طریقے سے۔" وہ معنی خیزی سے بولا اور اس کے نازک وجود کو بیڈ پہ منتقل کرتے تھوڑا سا اس پہ جھکا۔

"اتنی تیاری کیسے کرلی تم نے ملیشکا، دل کیسے مان گیا۔ تمہیں تو ٹچ کیے جانے سے نفرت تھی۔" ریان کی انگلیاں اس کی گردن پہ رقصاں تھی جب وہ گھمبیر آواز میں اس سے استفسار کرنے لگا۔ حنہ نے کتراتے اس کی گستاخی کرتے ہاتھ کو تھاما۔

"راضی کرلیا میں نے دل کو یہ کافی نہیں، تمہیں ہی تو برداشت کرنا ہے اب ساری زندگی۔۔" اس کے ہاتھ میں اپنی انگلیاں الجھاتے ہوئے وہ مسکراتی ہوئی بولی۔

"اتنی اچانک۔۔"ریان نے حیران ہونے کی اداکاری کرتے پوچھا۔

"اچانک کب ہے، ہر تھوڑی دیر بعد تو تمہیں یاد آتا تھا کہ ایک عدد بیوی ہے تمہاری۔ تھوڑی بہت عادت تو ہو ہی گئی ہے تمہاری۔۔"ریان نزدیکی بڑھاتا ہوا اس کے چہرے پہ بوسوں کی برسات کر رہا تھا جس سے وہ گہرا سانس بھر کے رہ گئی۔ برقی لہر ریڑھ کی ہڈی میں سرسراہٹ پیدا کر گئی۔

ریان نے اچانک اس کا ہاتھ گرفت میں لیتے سر کے اوپر پن کیا کہ حنہ بوکھلائی۔

"اور میں یہ مان لوں کہ یہ تمہارا ٹریپ نہیں کوئی۔۔؟"ریان کی آواز اچانک بدلی، حنہ ٹھٹک گئی۔

"میں یہ مان لوں کہ اتنے کیل کانٹوں سے لیس ہو کے تم مجھ سے کوئی فرمائش نہیں کرو گی؟"اس کے دونوں ہاتھ ریان کی گرفت میں تھے، اور اس پہ قابض ہو رہا تھا۔

بھول ہے تمہاری کہ میں تمہیں ساتھ لے جاؤں گا۔" وہ سرد لہجہ لیے اس کے کان میں بولا کہ حنہ نے مچلتے اپنے ہاتھ چھڑوانے چاہے۔

اتنا بد تمیز تھا جب مطلب جان گیا تھا تو کیوں بے بس کر رہا تھا۔

"ہاتھ چھوڑو میرے۔۔" اس کی آواز کانپ اٹھی کیونکہ اب وہ اس کی سانس تک محسوس کر پا رہی تھی۔

"تیاری کی ہے، داد وصول کرو اب۔۔" اس کے کندھے کو چومتے ہوئے بولا کہ حنہ کا رونے کو دل کرنے لگ گیا۔

وہ واقعی اس سے بائیر تک جانے کا ٹریک پوچھنے والی تھی کہ وہ کس رستے سے جانے والا تھا لیکن اس کے پوچھنے سے پہلے ہی وہ جان گیا تھا۔ اور بجائے پیچھے ہٹنے کے اس نے حنہ کو اپنے حصار میں قابو کر رکھا تھا

"ہاتھ کیا اب خود کو بھی چھڑوا لو تو مان لوں میں۔" اس کی مزاحمت کو نظر انداز کرتے وہ سرگوشی میں بولا۔ "ڈیگر کو صرف سنائپر ہی ڈھیر کر سکتا ہے وہ بھی پیار سے۔۔"

وہ اس کی بیوی تھی اور ایک شوہر ہونے کی حیثیت سے اس کا دل بھی حنہ کی قربت کو مچلتا تھا۔ وہ ایسی مچھلی تھی جو بنا کسی جال بچھانے کے پھنس چکی تھی۔ یا ایسا شکاری جو اپنے بچھائے جال میں پھڑ پھڑا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج اس کی آنکھ کھلی تو کچھ پل حواس میں آنے کو لگے تھے۔ وہ چت لیٹی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ دامیر اس سے پہلے اٹھ گیا ہو گا ہمیشہ کی طرح لیکن اپنے ہاتھ کو اس کے ہاتھ کی گرفت میں دیکھتے وہ چونکی۔

آج پہلی بار ہوا تھا کہ وہ اٹھی ہو اور دامیر ابھی بستر پہ موجود ہو۔

اس نے اپنا ہاتھ نکالا، دامیر کی آنکھ کھلی تو احساس ہوا کہ وہ جاگ رہا تھا۔

میں فریش ہو جاؤں۔" اتنا کہہ کے وہ اٹھی اور اپنا موبائل نا محسوس انداز" میں تھامے باتھ روم کی طرف بڑھی۔

اس کا بیگانہ سا انداز اور موبائل چھپانے کی حرکت وہ نوٹ کر چکا تھا۔ دامیر نے پہلی بار اپنے اندر خوف پلتا ہوا محسوس ہوا۔ علینا کے دور جانے کا۔

باتھ روم میں جا کے علینا نے سب سے پہلے میکس کو کال کی لیکن وہ فون نہیں اٹھا رہے تھے۔علینا نے بے ساختہ نظر باتھ روم کی دیواروں پہ دوڑائی دامیر کا کوئی بھروسہ نہیں تھا کہ یہاں بھی کیمرہ فٹ کروایا ہو۔

دو بار مزید کال کرنے کے بعد اس نے ایک لمبا سا میسج بھیج دیا جس میں واضح الفاظوں میں اِس نے کہا کہ اسے دامیر کے ساتھ نہیں رہنا جس نے دھوکے سے اس سے شادی کی اور وہ واپس اُن کے پاس آنا چاہتی ہے ہو سکے تو وہ جلد ہی ملنے والی فلائٹ سے اٹلی آ جائے گی۔

میکس کو بتانے کے بعد وہ خود کو ہلکا محسوس کر رہی تھی۔اب اس کو ناٹک کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔فریش ہو کے باہر آئی تو دامیر روم سے باہر نہیں گیا تھا۔اسی کا انتظار کر رہا تھا۔

علینا اس کو نظر انداز کرتی ہوئی آئینے کے سامنے کھڑی ہوئی جب دامیر کی آواز سنائی دی۔

میں جانتا ہوں کہ تمہاری یاداشت واپس آگئی ہے لیکن میری بات سنو۔""

دامیر اس کے پاس آتا ہاتھ تھامنے لگا جب علینا نے نخوت سے ہاتھ جھٹک

دیا۔

"مجھے کچھ نہیں سننا اور ہاتھ نہ لگاؤ مجھے۔"

وہ سپاٹ انداز میں بولی اور سائیڈ سے نکلنا چاہا جب دامیر نے بازو گرفت میں

لیا۔

تم میری بات سنے بغیر کچھ بھی غلط نہیں کہہ سکتی۔" دامیر کی بات پہ علینا"
سلگ اٹھی۔

کون سی بات۔ تم ایک دھوکے باز شخص ہو۔ میں جا رہی ہوں یہاں"

سے۔۔" جھٹکے سے اپنا بازو چھڑواتے وہ روہانسے لہجے میں بولی۔

مجھے سب یاد آگیا ہے سب کچھ۔۔ کیسے تم نے جھوٹ کا سہارہ لیتے مجھے اپنی"

زندگی میں شامل کیا۔" علینا اس کے سینے پہ انگلی رکھتے غصے سے بولی۔ دامیر

کو تکلیف ہوئی کہ وہ اس کی سب باتوں کو جھوٹ سمجھ رہی تھی۔

میں نے تم سے شادی کی لیکن میرا مقصد غلط نہیں تھا‘‘ وہ اپنی وضاحت ’’
کرنے لگا کہ علینا نے تیزی سے اس کی بات کاٹی۔

مقصد کیا تھا دامیر۔ دھوکا، جھوٹ، فریب دکھا کے تم نے مجھے حاصل کیا’’
یہ جانتے ہوئے بھی میں تم سے نفرت کرتی ہوں۔‘‘ وہ ایک ایک لفظ چبا کے
بولی۔

میں نے سب تمہارے لیے کیا پرنسیس۔۔‘‘ دامیر دھیرے سے بولا۔ ’’

مجھے اس نام سے مت پکارو۔۔‘‘ وہ چلا اٹھی۔ دامیر کو ناگوار گزرا لیکن وہ ’’
گہرا سانس بھر کے ضبط کر گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حنہ کمرے میں نہیں تھی، شاید فریش ہو رہی تھی۔ ایک معنی خیز مسکراہٹ
اس کے لبوں پہ آسمائی۔ اس کی مار ڈھار کہاں کام آنی تھی، تھی تو وہ بھی
نازک سی حسینہ۔۔ لیکن یہ خوبصورت صبح کا آغاز وہ اس کو دیکھ کے ہی کرنا

چاہتا تھا جو کل رات اس کا اپنے حسن کے جال میں ٹریپ کرنے چلی تھی لیکن اپنا جال الٹا پڑ گیا تھا۔

اس کا ارادہ اٹھ کے ابھی راؤنڈ پہ جانے کا تھا جب تک حنہ فریش ہو جاتی۔ اٹھنے سے پہلے اس نے حنہ کے تکیے کو سختی سے بازوؤں میں بھینچا جیسے وہ حنہ ہی ہو۔

"ملیشکا اگر اندر ہی ہو تو میں تمہیں جوائن کر لوں؟" شرٹ پہنتے اس نے باتھ روم کے باہر سے ہانک لگائی کہ اندر برش کرتی حنہ دانت پیستے رہ گئی۔

"بیہودہ انسان۔۔" خود سے بڑبڑائی اور اس کی پکار کو نظرانداز ہی کیا لیکن یکلخت ہی اس کا دھیان باتھ روم کے لاک کی طرف گیا، کیا بھروسہ وہ اندر ہی آ جاتا۔

"میں پانچ منٹ میں جوائن کرتا ہوں تمہیں۔۔" فضول کی ہانکنے سے وہ باز نہ آیا، مزید بے باک سی بات کہتے وہ ہنستا ہوا کمرے سے باہر آیا۔

ارادہ باہر جانے کا تھا لیکن دامیر کے کمرے کی طرف بڑھ گیا کہ اس کو ساتھ لے جائے تاکہ وہ بھی فریش فیل کر سکے۔ وہ ابھی راہداری میں ہی تھا جب اس کو علینا کے چلانے کی آواز سنائی دی۔

"بے چارے کا برا وقت شروع۔۔"

ریان تاسف سے نفی میں سر ہلا کے رہ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہم اس بارے میں آرام سے بات کر سکتے ہیں، پہلے ناشتہ کر لو۔۔" دامیر" نرم لہجے میں بولا اور اس کے شانے کے گرد بازو پھیلانے چاہے جب علینا چھپٹی۔

مجھے اپنی ملکیت سمجھنا چھوڑ دو، اپنے یہ ہاتھ دور رکھو مجھ سے، یہ نرم لہجہ، " محبت کا ناٹک ختم کرو سب۔" کمرے سے نکلتے ہوئے وہ بڑبڑائی۔

تم میری ملکیت ہو۔اس بات کو تم مانو یا نہیں لیکن تم کسی صورت دور نہیں"
جانے والی مجھ سے۔"اس کی بڑبڑاہٹ سنتے دامیر زبردستی اس کو دیوار کے
ساتھ لگائے ایک ایک لفظ جتاتا ہوا بولا۔اس کی آنکھوں میں وہی سرد تاثر
موجود تھا۔جس سے وہ خوف کھاتی تھی۔بے ساختہ ہی اس کی سانس تنگ
ہونے لگی، دامیر کی آنکھوں سے نگاہ ہٹاتے وہ گہرے سانس بھرنے لگی۔
خوف غالب آنے لگا تھا۔

دامیر نے اطراف سے ہاتھ ہٹائے چہرے پہ پریشانی در آئی۔اس کی یہ کیفیت
اپنی وجہ سے ہوتا دیکھ دامیر کو ندامت نے گھیر لیا، اپنی حماقت کا احساس
ہونے لگا کہ وہ اس کو خود سے بدظن کر رہا تھا۔

علینا۔"اس نے اس کو کنفرٹ دینا چاہا جب وہ اس سے دور ہوئی۔"

دور رہو مجھ سے۔"وہ پینک ہو رہی تھی۔"

دھوکے باز، قاتل، تم نے میری تزلیل کی۔"علینا نے نفرت سے چیختے"
ہوئے کہا کہ وہ اپنے خوف کے زیرِ اثر اس کو اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا۔

میری بات سمجھنے کی کوشش کرو، جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا نہیں ہے۔""
دامیر نے آگے بڑھتے اس کو نرمی سے کہا لیکن اس نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

کیا سمجھنا ہے، تم نے دھوکے سے مجھ سے شادی کی، میری حالت کا فائدہ" اٹھایا اور میں اتنی پاگل تھی کہ تمہاری جھوٹی محبت بھری باتوں میں آتی گئی۔۔ تمہاری باتوں پہ ایمان لاتی گئی یہ جانے بغیر کہ میں تمہارے لیے ایک مہرہ ہوں۔"علینا نے آنکھوں میں نفرت لیے اس کو دیکھتے کہا۔اس وقت وہ دامیر کو اپنے سامنے بھی برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔

وہ اپنے اندر کا غبار نکال رہی تھی کہ کل کے رکے ہوئے آنسوں بھی اب بہنا شروع ہو گئے تھے۔

تمہارے ساتھ کچھ بھی دھوکہ نہیں تھا، میری فیلینگز، میرا پیار سب سچ" ہے۔میں نے کچھ بھی جھوٹ نہیں کہا۔"دامیر کو اس کی باتوں سے تکلیف

ہو رہی تھی، اس کے چہرے پہ دکھ کی لکیریں واضح تھیں اور وہ سنگ دل بن گئی تھی۔

"تم۔۔۔ تم ایک قاتل ہو، مجرم، میرا استعمال کر کے تم اپنا مطلب نکال رہے تھے۔۔۔ مجھے اپنی منزل تک سیڑھی بنانا ہی تھا تو یہ شادی محبت کا ناٹک کیوں کیا تم نے دامیر۔۔" اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے دھکا دیا اور چیخی کہ ریان جو باہر دروازے کے پاس تھا اندر داخل ہوا۔

"دامیر۔۔۔" ریان نے سرد لہجے میں اس کو وارن کیا۔

"میں بات کر رہا ہوں اس سے۔۔۔" دامیر الٹا ریان پہ چیخا جس سے ریان کے ماتھے پہ بل نمودار ہوئے۔

"اس سے پہلے کہ تم یہاں ہونے پہ پچھتاؤ باہر نکلو، وہ بات نہیں کرنا چاہتی۔۔" وہ قدم بقدم چلتا ہوا اس کے مقابل آئے سرد سپاٹ لہجے میں بولا کہ دامیر نے اس کو بے بسی سے دیکھا۔

دو پل وہ دکھ و تاسف سے علینا کو دیکھتا رہا پھر گہرا سانس بھر کے کمرے سے باہر نکلا۔

تم جو چاہو گی وہی ہو گا۔۔"ریان نے اس کو یقین دہانی کروانی چاہی جس کا" علینا کو زرا بھی بھروسہ نہیں تھا۔ریان بھی دامیر کے پیچھے باہر نکلا لیکن وہ دامیر کو زبردستی بھی نہیں کرنے دے گا۔علینا کو کچھ وقت کی ضرورت تھی تو اس کو وقت ملنا چاہیے تھے۔

ریان کے باہر آتے ہی دامیر سختی سے غرایا۔

"اس سے کہہ دو یہاں سے واپسی ممکن نہیں۔۔"

ہم اس پہ زبردستی نہیں کر سکتے،اگر وہ جانا چاہے گی تو ہم اس کو نہیں" روکیں گے۔"ریان نے اس کو دوٹوک انداز میں سمجھایا۔

وہ میری گرل فرینڈ نہیں بیوی ہے،اس سے وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتی۔۔""

دامیر ریان کی آنکھوں میں دیکھے ایک ایک لفظ چبا کے بولا لیکن ریان کے تاثرات پہ کوئی فرق نہ پڑا۔

اس بات کو نہ بھولنا کہ میں اس کے ساتھ ہوں۔۔" ریان کے الفاظ میں واضح دھمکی تھی کہ وہ علینا کے فیصلے کی ریسپیکٹ کرے گا۔اتنا کہتے وہ خود بھی وہاں سے چلا گیا۔

دھوکے باز دوست میرا اور سائیڈ میری بیوی کی لے رہا ہے۔۔" دامیر غصے سے بڑبڑایا، بے بسی واشتعال میں آکے اس نے ایک زوردار مکہ دیوار پہ رسید کیا۔

وہ اس کی نرمی کا امتحان لے رہی تھی۔

کیا میری محبت کافی نہیں تھی تمہاری نفرت کو پگھلانے کے لیے۔۔"" کمرے کے بند دروازے کو دیکھتے وہ افسوس سے سوچنے لگا۔

علینا اندر بیڈ پہ بیٹھی چہرے پہ ہاتھ رکھے مسلسل رو رہی تھی، اسے خود پہ افسوس ہو رہا تھا کہ وہ کیسے اس کو پہچان نہ پائی، اتنی آسانی سے وہ اس کی محبت سے کھیل گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دامیر کے پاس سے ہو کے وہ واپس کمرے میں چلا آیا۔حنہ تب تک باہر آ چکی تھی۔وہ پھر سے اپنی جینز شرٹ میں ملبوس تھی۔

مارننگ بے بی۔۔"اس سے پہلے حنہ کچھ سمجھتی ریان چہرے پہ چمک لیے" اس کی جانب بڑھتے اپنی خوشی کا اظہار کر گیا کہ وہ بوکھلا اٹھی۔وہ اس کو کچھ سخت سناتی کہ ریان بول اٹھا۔

تمہیں ابھی علینا کے پاس ہونا چاہئے۔"اس کو سینے سے لگائے وہ دھیرے" سے بولا کہ حنہ کی آنکھوں میں الجھن در آئی۔

"کیوں۔۔؟"

پہلا خیال کی علینا کی یاداشت کی طرف گیا اور اس کا شک ٹھیک تھا۔

اس کو سب یاد آ گیا ہے اور بری طرح سے وہ دامیر سے لڑی ہے۔۔تمہیں" اسے کمفرٹ کرنا چاہیے۔"ریان کے بولنے پہ حنہ سر ہلاتی ہوئی اس سے دور ہوئی۔

"ایک بار یہ مسئلہ ختم ہو جائے تو میں تم سے دوبارہ ایسے ہی اسپیشل سرپرائز کی امید رکھتا ہوں۔" وہ معنی خیزی سے بولا۔

"میرا اچا قو دیتا ہے تمہیں سرپرائز۔" وہ تپے ہوئے انداز میں بولی۔

دامیر اس کو باہر لان میں مضطرب سا چکر کاٹتے ہوئے نظر آیا۔حنہ اس کے کمرے میں گئی جہاں علینا بیڈ پہ اوندھے منہ لیٹی رونے کا شغل فرما رہی تھی۔

"علینا۔۔۔" حنہ کی آواز پہ اس نے سر اٹھایا۔

"تمہیں سب معلوم تھا لیکن تم نے اِن کو روکا نہیں تم بھی شامل تھی ان میں۔۔" حنہ کو دیکھتی ہوئی وہ شکوہ کرنے لگی۔

حنہ گہرہ سانس بھر کے رہ گئی۔

"وہ دونوں ہی ایک نمبر کے گدھے ہیں۔" حنہ بڑبڑائی علینا ناسمجھی سے اس کو دیکھنے لگی۔

"تم اس سے پیار کرتی ہو۔۔" سب باتیں چھوڑ کے حنہ نے علینا کو اُس کے اپنے احساس کی طرف توجہ دلائی۔

اس نے میرے پیار کا بھی مزاق بنایا۔۔'' کہتے وہ حنہ سے لپٹ کے رونے لگی۔اس کو اپنا آپ بہت چھوٹا محسوس ہو رہا تھا کہ کیسے کوئی آسانی سے اس کا استعمال کر گیا تھا۔اس کی ایک بیماری اسے کمزور بنا گئی تھی جبکہ وہ مضبوط بننے نکلی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علینا کے اس طرح لپٹ کے رونے سے حنہ کو عجیب سا محسوس ہونے لگا۔وہ ہر ایک کو ایسے گلے نہیں لگاتی تھی اور علینا کو ابھی ایسے کندھے کی ضرورت تھی جو اس کا غم گسار ہوتا تبھی حنہ نے اس آہستہ سے اس کی کمر سہلائی۔

''اسے وقت دو۔تم اچھے سے جان جاؤ گی اس کو۔'' علینا کے پیچھے ہٹتے حنہ نے اس کو تسلی دینا چاہی جو اپنی آنکھوں پہ ستم ڈھاتی ان کے پپوٹے سجا چکی تھی۔

مجھے کچھ بھی نہیں سوچنا ابھی مجھے بس اُس سے ابھی دور جانا ہے۔۔" اپنے رخساروں سے بہتے آنسوؤں کو پونچھتے ہوئے اس نے نفی میں سر ہلاتے دو ٹوک انداز میں کہا۔

حنہ نے اس کی سفاکی دیکھی کہ وہ واقعی دامیر کی دی جانے والی محبت کو نظر انداز کر کے دور جانے کی بات کر رہی تھی۔

علینا تمہاراری ایکشن متوقع تھا لیکن تم اس طرح اچانک دور جانے کی بات نہ کرو۔ دامیر ایسا کبھی نہیں ہونے دے گا۔" حنہ اس کو سمجھاتی ہوئی بولی۔

مجھے دامیر سے کوئی فرق نہیں پڑتا اب۔ اس نے مجھے بہت ہرٹ کیا ہے۔" وہ نم لہجے میں بولی اور بیڈ سے اٹھتے اپنی وارڈروب کی جانب لپکی۔ حنہ اٹھ کے اس کے پیچھے ہی ڈریسنگ تک گئی جو اپنے کپڑے نکال رہی تھی۔

تمہیں کیا تکلیف دے رہا ہے علینا؟" حنہ سینے پہ بازو باندھتے اس سے نرمی سے سوال کرنے لگی۔ علینا نے بھیگی نگاہوں سے اس کو دیکھا جس کے چہرے پہ سنجیدگی چھائی تھی۔

"تمہیں کیسا لگے گا جب تمہیں معلوم ہو کہ کوئی تمہیں محبت کے نام پہ استعمال کر رہا اور وہ بھی ایسا شخص جس سے تم نفرت کرتی ہو؟" اپنے کپڑے نیچے کارپیٹ پہ پھینکتی ہوئی روہانسے لہجے میں سوال کرنے لگی۔

"یہ تمہارا بس جزباتی پن ہے اور کچھ نہیں۔" حنہ سنجیدگی سے بولی لیکن اس کی کسی بھی بات کو سننے کے کوئی موڈ میں نہیں تھی۔

"میں ایسے لوگوں میں نہیں رہ سکتی جو بنا سوچے لوگوں کو قتل کرتے ہوں اور۔۔۔اور۔۔۔" اس کی آواز کانپنے لگی۔

"جو ڈارک ورلڈ سے جڑیں ہوں۔"

یہ کہتے ہی وہ بے تحاشہ رونے لگی کہ حنہ کو اس پہ ترس سا آنے لگا۔ نیچے کارپیٹ پہ بیٹھی اس نے چہرے کو ہاتھوں میں چھپا لیا۔

"مم۔۔۔میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ مجھے ایسے لوگوں میں رہنا پڑے گا۔" اس کی مدھم آواز پہ حنہ اس کے اس آئی۔

کچھ دن ویٹ کرو اور اس معاملے کو سوچو کہ تمہیں کیا چاہئے۔۔" حنہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے نرمی سے بولی۔ علینا نے سر اٹھا کے اس کو دیکھا۔

"تم جانتی تھی ناسب، میرے بارے میں بھی تو تم نے کیوں نہ روکا؟" اب وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگی۔

"دامیر اور ریان تمہاری حفاظت کرنا چاہتے تھے۔" حنہ اس کو سمجھانے کے لیے بس یہی کہہ پائی۔

"مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی مجھے بس جانا ہے یہاں سے۔" علینا مدھم لہجے میں بولی اور گھٹنوں میں سر دیئے بیٹھی رہی۔ حنہ اس کے کندھے سے ہاتھ ہٹاتے اٹھی۔

"میں دامیر کو بھیجتی ہوں۔" اس کے کہنے پہ علینا نے نم آنکھوں سے اس کو دیکھا جس میں شکوہ تھا۔ وہ کیوں دامیر کو یہاں بھیج رہی تھی تاکہ وہ اس کو یہاں رہنے پہ مجبور کر دیتا۔ فالحال وہ ایسا بالکل نہیں چاہتی تھی۔

اسے یہ دکھ ستائے جارہا تھا کہ دامیر نے کیسے اس کی بیماری کی حالت کا فائدہ اٹھایا تھا صرف لوگوں سے بدلہ لینے کی خاطر۔اگر اس کو کچھ معلوم کرنا بھی تھا تو کوئی اور طریقہ ڈھونڈ لیتا اس سے پیار کا مزاق لازمی بنانا تھا۔

لیکن علینا اپنے جزباتی پن میں یہ فراموش کر بیٹھی تھی کہ وہ خود بھی دامیر سے محبت کرتی تھی،دور جانے سے وہ نا صرف دامیر کو تکلیف پہنچائے گی بلکہ خود بھی ازیت میں رہے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"دامیر وہ یہاں سے جانا چاہ رہی ہے۔"

حنہ جب باہر آئی تو دامیر اور ریان کو ایک ساتھ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے دیکھ ادھر ہی آگئی۔

حنہ کی بات سن کے دامیر کے ماتھے پہ بل نمودار ہوئے اور سختی سے اپنے جبڑے بھینچ گیا۔

اگراس کو مجھ سے کوئی مسئلہ ہے تو یہاں رہ کے بھی حل ہو سکتا ہے۔"""

دامیر اپنی جگہ سے اٹھتا مشتعل ہوا، حنہ ریان سے کچھ فاصلے پہ بیٹھی ٹیک لگا گئی۔

تم نہیں جاؤ میں بات کرتا ہوں اس سے۔۔" دامیر کو جاتا دیکھ ریان نے" کہا۔ دامیر ایک پل کو اس کے چہرے کی جانب دیکھتا رہا جہاں سنجید گی چھائی تھی۔ گہرا سانس بھرتے اس نے سر ہلایا۔

اگر ریان نے کہا تھا کہ وہ اس سے بات کرے گا تو وہ ضرور اس کو منالے گا۔ متفکر انداز میں چہرے پہ ہاتھ پھیرتے وہ واپس صوفے پہ بیٹھ گیا جب حنہ کو میکس کی جانب سے میسج ریسیو ہوا۔

وہ ٹھیک ہو جائے گی بس سب دھوکا سمجھ رہی ہے اس کو وقت چاہیے" دامیر۔" دامیر کی مضطرب حالت چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔

حنہ کچھ حیران بھی تھی کہ واقعی دامیر اس سے اتنی محبت کرتا تھا کہ اس کی غلط فہمی پہ ہی وہ بے چین تھا۔

مجھے اُس سے خود بات کرنی چاہئے۔" دامیر اپنا سر صوفے کی پشت سے ٹکاتا" آنکھیں میچے بولا۔

وہ تمہیں دیکھنا بھی نہیں چاہ رہی دامیر۔۔ سکون سے بیٹھے رہو زیادہ تمہیں" مجنوں بننے کی ضرورت نہیں۔" دامیر کی بات سن کے حنہ اس کو تنبیہی انداز میں بولی کہ مجبوں لفظ سن کے دامیر کے تاثرات بدلے، اس نے ناگوار نگاہوں سے اس کو دیکھا۔

مجھ سے زیادہ تمہیں ریان مجنوں کی طرح ملے گا۔" دامیر تپے ہوئے لہجے" میں بڑبڑایا اور واپس آنکھیں موند گیا۔

ریان پتا نہیں اس کو منانے میں کامیاب ہوتا بھی یا نہیں۔

اس کا انتظار طویل ہونے لگا جب دامیر ضبط کی طنابیں کھوتا خود اٹھ کھڑا ہوا۔ اپنے روم کی جانب بڑھنے والا تھا جب اس کو ریان وہاں سے نکلتا ہوا دکھائی دیا۔ اس کے پیچھے ہی علینا بھی آتی ہوئی دکھائی دی۔

علینا کی حالت دیکھتے اس کے دل کو جیسے کسی نے مٹھی میں جکڑا، وہ کتنا روئی تھی۔ کمرے سے باہر آنے پہ دامیر کے چہرے پہ مسکراہٹ سی در آئی کہ شاید ریان اس کو منالایا تھا۔

حنہ کی نگاہیں دامیر کے چہرے کا ہی طواف کر رہی تھیں جس کی آنکھوں اور چہرے پہ چمک اتری تھی لیکن اگلے ہی پل اس نے اسی چمک کو ماند پڑتے اور مایوسی کو چھائے دیکھا۔ وہ بے یقینی سے اب ریان کو دیکھ رہا تھا جبکہ علینا کا وجود تقریباً اس کے پیچھے چھپا ہوا تھا جس کے ہاتھ میں سوٹ کیس تھا۔

"دامیر علینا کی دو گھنٹے میں فلائٹ ہے اٹلی کی۔" ریان نے گلا کھنکالتے ہوئے دامیر کو دیکھا جو بے یقینی و ہونق بنا اس کو دیکھ رہا تھا۔

"تم اُس کو منانے گئے تھے!!" دامیر ضبط کرتا ہوا مٹھی بھینچ گیا۔

"ہاں وہ مان گئی ہے جانے کے لیے۔" ریان کی بات سنتے دامیر کا دل کیا کہ وہ اِس کا منہ توڑ دے۔

"جانے کے لیے؟" دامیر نے الفاظ دہرائے جیسے سننے میں غلطی ہو۔

ہاں وہ میکس کے پاس جانا چاہ رہی ہے تو دو گھنٹے میں فلائی کر جائے گی۔“”

ریان نے سکون سے کہا اور علینا کو سامنے آنے کا اشارہ کیا۔ وہ چلتی ہوئی حنہ کی طرف بڑھنے لگی۔ نگاہیں جھکی تھیں جیسے وہ دامیر سے نظریں چرا رہی ہو۔

دامیر کو اس کا یہ انداز دیکھ کے تکلیف ہوئی۔

“میں ساتھ جاؤں گا۔۔”

اگلے ہی پل وہ اپنا فیصلہ سناتے ہوئے بولا کہ علینا نے جھٹکے سے سر اٹھا کے ایک پل کو دامیر کو دیکھا پھر استہفامیہ نگاہوں سے ریان کو دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی کہ ”ریان تم اپنے وعدے سے پھر نہیں سکتے۔

دامیر۔۔!“ ریان کی تنبیہی آواز لاؤنج ایریا میں گونجی۔”

“اس کو جانے دو۔۔”

ریان کی آواز پہ علینا کا دل ڈوب سا گیا کہ کہیں ان دونوں کی آپس میں جھڑپ نہ ہو جائے اس کی وجہ سے۔

جانے دوں، تمہیں معلوم بھی ہے تم کیا کہہ رہے ہو؟'' دامیر مٹھی بھینچتا ہوا اس کے مقابل کھڑا ہوا۔ دونوں کی آنکھوں میں اس وقت سرد پتھریلا تاثر تھا۔

''میں اپنے الفاظ کا پابند ہوں دامیر اور علینا یہاں سے جائے گی۔'' ریان کی گرے پتلیاں سکڑیں ان میں گہرا پن واضح ہوا جیسے وہ دھمکی دے رہا تھا۔

''اُسے اگر ایک کھروچ بھی آئی تو میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔'' دامیر اس کے مزید قریب ہوتے ایک ایک لفظ چبا کے بولا کہ ریان نے ایک نظر علینا کو دیکھا۔

''ہم اس پہ زبردستی نہیں کر سکتے دامیر، اسے پہلے ہم پہ بھروسہ کرنا پڑے گا۔'' ریان نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا جبکہ دامیر کے تاثرات میں کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

وہ بس سر ہلا کے بنا علینا کو دیکھے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی طرف بڑھ گیا۔ علینا نے بس اس کو جاتے ہوئے دیکھا کہ آنکھیں نم ہونے لگیں۔

تمہیں جانے کی اجازت دے رہا ہوں لیکن ہمیشہ کے لیے نہیں۔ تم دامیر کی بیوی ہو اور دامیر مجھے بہت عزیز ہے۔" ریان بنا کسی لحاظ کے اس کو باور کرواتا ہوا بولا۔ آگے بڑھتے اس نے علینا کا سوٹ کیس تھام لیا۔ ریان کی بات سنتے جو پہلے ہی دل دھڑک رہا تھا اب ڈھول کی مانند کان میں سنائی دینے لگا۔ اس کا انداز عام سا بالکل بھی نہیں تھا۔

"میں امید کرتا ہوں کہ تم نے جو وقت مانگا ہے دامیر کو سمجھنے کے لیے کافی ہو گا۔" وہ اس کے سامنے آر کا اور اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا۔ علینا نے تیزی سے اثبات میں سر ہلایا۔

حنہ سنجیدگی سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔ اس نے ہی علینا کی ٹکٹ بک کی تھی میکس کے کہنے پہ۔

وہ سمجھ سکتی تھی کہ علینا کا ابھی جانا بہتر تھا کیونکہ اس وقت اگر اُس پہ زبردستی کوئی فیصلہ مسلط کیا جاتا تو وہ کبھی ان پہ یقین نہ کر پاتی۔ دامیر سے وہ مزید بدظن ہو سکتی تھی۔

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ ائیر پورٹ پہ موجود تھے جہاں علینا کو سی آف کرنا تھا۔ میکس کو ساری صورت حال سے آگاہ کر دیا تھا اور علینا انہیں کے پاس جا رہی تھی۔

یہاں سے جاتے ہوئے علینا کو بالکل بھی خوشی نہیں تھی نا وہ مطمئن تھی اس سب سے کہیں اندر دل اس کو کوس رہا تھا کہ وہ بہت بے وقوفانہ حرکت کر رہی تھی۔

پلین میں بیٹھتے اس کا خیال بس دامیر کے گرد ہی گھوم رہا تھا۔ آنکھوں کے گوشے ایک بار پھر بھیگنے لگے، گزرے پل سب ایک ایک کر کے یاد آنے لگے۔

اس دنیا میں وہی ملا تھا جس سے محبت کرنی تھی۔'' وہ خود سے شکوہ کرنے'' لگی، یہ بات وہ قبول کرتی تھی کہ اِسے دامیر سے محبت تھی اپنی نفرت یاد بھی کرتی تو وہ دامیر سے کی گئی محبت کے آگے دب جاتی۔

تم نے بالکل اچھا نہیں کیا۔ تم نے جھوٹ کا سہارہ لیا دامیر، مجھے جھوٹی شادی کا یقین دلایا۔" کھڑکی سے باہر دیکھتے اس نے دکھ سے سوچا۔

شاید وہ دنیا کی بے وقوف لڑکی تھی جو ایسی بات پہ اپنے شوہر کو چھوڑ آئی تھی۔

"تم نے میری نفرت کو بدل دیا۔۔"

اس کے آنسوں عارضوں پہ بہہ رہے تھے جن کو وہ روک نہیں پارہی تھی۔

جو باتیں وہ پہلے کبھی بھولی تھی وہ سب یاد آ چکی تھیں۔

فروا پاکستان تھی۔ میکس نے اس کو بتایا تھا کہ فروا کو پاکستان بھیج دیا گیا تھا اور اُس کی حفاظت کے لیے ہی کوئی بھی رابطہ نہیں رکھا تھا تاکہ اُس کا کوئی پیچھا نہ کر پائے۔

سوئٹزرلینڈ سے واپسی پہ وہ کتنے مہینے گھر میں قید ہو کے رہ گئی تھی صرف فیاد کے ڈر سے، اس کا خطرہ کم ہوا تو وہ پڑھنے کی طرف آئی۔

پلین سے اترتے وہ لوگ ائیر پورٹ والے حصے کی طرف بڑھ رہے تھے، سب لوگ اپنے بیگ اکھٹا کر رہے تھے۔ میکانکی انداز میں وہ بھی اپنا سامان تھامے بیرونی طرف بڑھی جہاں اس کے نام کا بورڈ دیکھ وہ ان سوٹڈ بوٹڈ آدمیوں کی طرف گئی جو یقیناً میکس نے بھیجے تھے۔

گھر پہنچتے میکس کو سامنے دیکھتے ایک بار پھر اپنا ضبط کھو بیٹھی اور اس کے گرد بازو لپیٹے رونے لگی۔ میکس نے اس کا کمرہ تیار کروا رکھا تھا جبھی اس کو آرام کرنے کے غرض سے بھیج دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات گئے تک وہ واپس لوٹا تھا، سارا دن اس نے گودام میں گزارا تھا۔ جس آدمی کو فری میں قید کر رکھا تھا اس کی بد قسمتی تھی کہ دامیر کا موڈ بری طرح خراب تھا جس کا سارہ غبار اسی پہ نکلا تھا۔ ہاتھ پہ اس نے پٹی لپیٹ رکھی تھی جس پہ خون کے دھبے تھے۔ ایک دو ہاتھ اس نے لوسین کو بھی لگا دیئے تھے۔ پٹی اتارے اس نے زمین پہ پھینکی۔

بالوں میں ہاتھ پھیرا اور شرٹ اتارے باتھ روم میں چلا آیا۔۔

ٹراؤزر سمیت اس نے شاور کا پانی چلایا اور سر پہ بہانے لگا، ٹھنڈے پانی کی پھوار برسنے پہ اس نے گہرا سانس بھرتے اپنے حواس پہ قابو پایا۔ گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔ چہرہ اوپر کرتے پانی کو گرنے دیا کہ بند آنکھوں کے پیچھے اس بے مہر کا چہرہ لہرانے لگا۔

"دور جانے کے لیے معافی نہیں ملے گی تمہیں پرنسیس۔ میری محبت کا اتنا بھی مان نہ رکھا تم نے۔۔" سختی سے جبڑے بھینچے اس نے خیالوں میں علینا کو مخاطب کیا۔ ہاتھ کی پشت پہ چھوٹی چھوٹی خراش تھیں جس سے خون بہہ رہا تھا۔

اس نے زور لگا کے ہاتھ کھولا اور بند کیا۔ گردن کو دائیں بائیں گھمایا پھر خود کو آئینے میں دیکھا۔ کندھے پہ بنا آٹھ کونوں والا ستارہ چمک رہا تھا۔

آنکھوں کی پتلیاں سکڑیں اور اس کو چھوا۔ بے ساختہ ہی علینا کی مسکان یاد کرتے وہ متبسم ہوا۔ اس ستارے کو چھوتے وہ بہت متجسس ہوتی تھی۔ اس نے آنکھیں بند کیں، علینا کی انگلیوں کے پوروں کا لمس محسوس ہوا۔

(Addiction, moya malen'kaya printsessa)

"عادت لگ گئی مجھے تمہاری، مائی لٹل پرنسیس۔"

اس نے گہرا سانس بھرا اور گیلے ٹراؤزر سمیت کمرے میں آیا اور اپنا لیپ ٹاپ پکڑے اس کو آن کرتے بیڈ پہ رکھا۔

گزرے دنوں کی فوٹیج نکالے اس نے پلے کر دیں جس میں علینا کمرے میں موجود تھی اور اپنی ایکٹوٹی کرتی پائی گئی۔

اس وقت دامیر ایسا محسوس کر رہا تھا کہ وہ گھر موجود نہیں اور گھر سی دور رہ کے وہ علینا کو سکرین پہ دیکھ رہا تھا۔

موبائل پہ اس نے علینا کی لوکیشن چیک کی، اٹلی میں میکس کے گھر موجود وہ اپنے کمرے میں تھی۔ ایک ہی جگہ سٹل۔۔

اس نے رنگ پہن رکھی تھی۔ لاکھ ناراض سہی لیکن اس نے دامیر کی پہنائی انگوٹھی نہیں اتاری تھی جس میں ٹریکر موجود تھا۔ اگر وہ رنگ اتاری ہوتی تو دامیر کا دماغ مزید گھمانے کو کافی تھا جس پہ وہ بنا سوچے سمجھے اگلی فلائٹ لیے ہی اس کے پاس پہنچ جاتا۔

کبرڈ سے ٹراؤزر شرٹ کا پیئر نکالتے چینج کرنے لگا۔ علینا کی چہچہاتی ہوئی آواز کانوں سے ٹکرائی بے ساختہ ہی نظر اس کی لیپ ٹاپ پہ گئی۔ وہ کوئی کتاب پڑھتے ہوئے کھلکھلا رہی تھی۔

فوٹیج میں ہی علینا نے موبائل پہ آنے والی کال اٹھائی اور مسکرا کے بات کرنے لگی۔ دامیر جانتا تھا کہ وہ اُس وقت اِسی سے بات کر رہی تھی۔ اس کے چہرے کی رونق اور ہونٹوں پہ شرمگیں مسکراہٹ۔

میں تمہاری ادائیں کب تک مس کرنے والا ہوں۔" بیڈ پہ نیم دراز ہوتے" لیپ ٹاپ اپنے سامنے رکھا اور اس کو دیکھنے لگا۔

کمرے کا ماحول تنگ سا لگ رہا تھا۔ ویرانی سی پھیلی تھی۔ اتنے دنوں جس کی خوشبو میں وہ گہرے سانس بھرتا تھا وہ اداس گیت بنا میلوں دور تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"زندگی میں پہلا کام تم نے اچھا کیا جو علینا کو وقت دیا ورنہ مجھے لگا تھا کہ اس کو بھی زبردستی ساتھ رکھتے۔" ریان کھڑکی کے پاس کھڑا موبائل پہ کچھ چیک کر رہا تھا جب حنہ کی آواز پہ اس کا دھیان بٹھکا۔ اس کا طنزیہ انداز ہونٹوں پہ مسکراہٹ لانے کا باعث بنا۔

"اس کو بھی سے کیا مراد، کیا کوئی اور بھی ہے جو یہاں زبردستی رہ رہا ہے؟" ریان استہفامیہ نگاہوں سے اس کو دیکھتا پوچھنے لگا، حنہ کا اندر تک سلگ کے رہ گیا۔

"ہاں تم ہو نا، عموماً جانوروں کو چڑیا گھر رکھا جاتا ہے لیکن افسوس دامیر کے ساتھ یہاں رہنا پڑ رہا ہے مجبوراً یا زبردستی جو بھی کہہ لو۔" حنہ استہزائیہ انداز

اپناتی ہوئی اس کے پاس سے گزرتی ہوئی آئینے کے سامنے آئی، اپنے بال کھولے فخریہ مسکرائی کیونکہ دوسری جانب وہی سلگتی آگ لگا چکی تھی۔

ریان موبائل پاکٹ میں رکھتا اس تک آیا۔

جانور سے تمہارا کیا مطلب ملیشکا، کچھ نشانات تو ان نازک ہاتھوں نے بھی" کل چھوڑے ہیں کہیں۔ ان کے بارے میں کیا کہنا ہے۔" اس کے کندھے پہ ٹھوڑی رکھتے... اس کا ہاتھ تھام کے سامنے کیا اور ناخنوں کو چھونے لگا۔ حنہ اس کی بے باک بات کا مطلب سمجھتے جھٹکے سے اپنا ہاتھ کھینچ گئی۔ چہرہ سرخی چھلکانے لگا۔

تمہاری یہ بیہودہ باتیں تم خود تک ہی رکھا کرو۔" اپنا رُخ اس کی طرف" کرتی وہ غرائی جب ریان نے اس کی گردن دبوچی۔

میری بیہودہ حرکتیں بھی خود تک ہی ہیں کیونکہ تم مجھ میں ہی تو بستی ہو۔""" اس کا چہرہ اپنے چہرے کے قریب لائے گھمبیر لہجے میں بولا کہ نظریں بھٹکتی ایک ایک نقوش کو نگاہ سے تپش پہنچانے لگی۔

ہمارے بچے یونیق پیدا ہونگے۔" گردن سے ہاتھ ہٹتا اس کی زلفوں کو لپیٹنے لگا۔ بچوں کا ذکر آتے حنہ کے چہرے پہ الجھن بھرے تاثرات نمودار ہوئے۔

"بلیک اینڈ وائٹ ڈائی ہئیر۔۔"

وہ آنکھ دبا کے بولا۔ اس کا اشارہ اپنے بلونڈ اور حنہ کے سیاہ بالوں کی طرف تھا جس کا تصور کرتے ناچاہتے ہوئے بھی حنہ ہلکا سا ہنس دی۔ ریان متبسم ہوا اور جسارت کرنے پہ آمادہ ہوا، حنہ نے سٹپٹاتے اس سے فاصلہ بڑھایا۔ اس کا دور ہونا ریان کو ناگوار گزرا جس پہ وہ ایک جست میں اس کو قریب کرتا ہوا حصار میں قید کر گیا کہ حنہ کی حیا آڑے آگئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تمہیں کوئی ایکٹوٹی ڈھونڈنی چاہیئے علینا، اس طرح فارغ رہ کے تو بور ہو جاؤ گی۔ گھر میں ہی کچھ دیکھ لو۔" آج کافی دن بعد وہ دونوں ناشتے پہ ایک ساتھ

بیٹھے تھے۔ میکس نے اس کو خاموش دیکھتے کہا۔ جب سے وہ آئی تھی ایسے ہی اداس اور بولائی بولائی پھرتی تھی۔

میکس خود بھی کافی مصروف تھے لیکن دن میں جتنا وقت ہو سکے اس کے ساتھ گزار لیتے تھے مگر کھانے کے وقت کوتاہی ہو جاتی تھی۔

میں سوچ رہی تھی کہیں کسی پاس کے ہی بک شاپ پہ چلی جایا کروں۔"" اپنا نوالہ ختم کرتے وہ سوچتی ہوئی بولی کہ میکس سوچ میں پڑ گئے کہ اس کو باہر جانے دینا چاہئے یا نہیں۔

پلیز اب آپ یہ نہ کہیے گا کہ مجھے خطرہ ہے۔۔"اُن کے سوچنے پہ علینا خود" سے اخذ کرتی ہوئی بے زار انداز میں بولی۔

یہاں اکیلے رہ کے طبیعت میں چڑچڑاپن شامل ہو رہا تھا جس سے وہ خود بھی عاجز آ چکی تھی۔

جانے کون سا گناہ کر دیا میں نے جو ایسے لوگوں سے پالا پڑ گیا میرا۔" ماتھے پہ بل لئے وہ شدید کوفت بھرے لہجے میں بولی۔ کیا اس کی زندگی ایک عام زندگی نہیں بن سکتی تھی۔

یہ مارنا مرانا، دشمن، اساسن، گارڈز، مافیا۔۔ یہ سب کیوں آ گیا تھا اس کی زندگی میں۔

"تنگ آ گئی ہوں میں اپنی زندگی سے۔۔" اس نے کھانے سے ہی ہاتھ روک لیے، اب رونا آنے لگا۔

"شوہر بھی میرا وہ ہے جس سے میں دور بھاگتی تھی سونے پہ سہاگا میں پیار کر بیٹھی ہوں اس سے۔۔" ہاتھ میں تھامے چمچ کانٹا اس نے زور سے ٹیبل پہ پٹخا اور رونا شروع کر دیا۔

"علینا تم دامیر کے معاملے میں اتنی جزباتی کیوں ہو رہی ہو وہ ایک اچھا لڑکا ہے۔۔" میکس اس کو روتا دیکھ پریشان ہوئے اور سمجھانے والے انداز میں

بولے۔ خود وہ سمجھ نہیں پارہے تھے کہ اس کو کیسے سنبھالیں وہ۔ ابھی آدھا
سچ سامنے آیا تھا۔ حنہ اور اِن کے بارے میں وہ جانتی ہی نہیں تھی۔

اپنے رخسار سے آنسوں صاف کرتے وہ سنبھلی اور معذرت کرتے اٹھ گئی۔

اس کو دامیر بری طرح سے یاد آرہا تھا۔ شروع کی راتیں بہت مشکل سے
گزری تھیں کیونکہ دامیر کی عادت تھی۔ اس کے ہاتھ کا کھانا یاد آرہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

اگلے دن وہ میکس سے پوچھ کے پاس کے ہی کوئی بک شاپ آگئی تھی۔ اس کا
دل چاہا کہ کچھ کتابیں لے کے یہی بیٹھ کے ٹائم پاس کرلیا کرے اور آتے
جاتے لوگوں کو دیکھے گی تو دل بہل جایا کرے گا۔

بک شیلف چیک کرتی ہوئی اس نے دو تین کتابیں نکالیں۔ سر پہ سکارف
لپیٹے، آنکھوں پہ گلاسز لگائے ہوئے تھی اور کندھے پہ ایک بیگ لٹک رہا تھا۔
لائبریری کی طرح یہاں بُک ریک سیٹ کیے گئے تھے۔ ہر زوق کے مطابق
یہاں کتابوں کی ترتیب سیٹ تھی۔ وہ سائینس فکشن والی سائیڈ پہ تھی۔

اپنی پسند کی آخری کتاب بھی پکڑے جیسے ہی وہ مڑی کہ اچانک دل زور سے دھڑکا۔

ریک کے آخری کونے پہ وہ سینے پہ ہاتھ باندھے ٹیک لگا کے کھڑا تھا۔علینا نے کچھ گہرے سانس بھر کے خود کے تاثرات پہ قابو پایا۔

ہیلو لٹل پرنسیس۔"اس کے پاس آتے ہی مسکراتی دوستانہ آواز گونجی۔"

علینا نے میکانکی انداز میں آس پاس نظر دوڑائی جیسے اُس کو بھی دیکھنا چاہا ہو جو ہر وقت اِس کے ساتھ رہتا تھا لیکن شاید وہ اکیلا ہی آیا تھا۔سیاہ جیکٹ، سیاہ جینز۔لاپرواہ سے ماتھے پہ بکھرے بال اور گلاسز کے پیچھے چھپی گرے سرد آنکھیں۔

فکر نہیں کرو وہ نہیں آیا، میں اپنے الفاظ کا پکا ہوں تم دو ماہ تک اُس کو نہیں دیکھ پاؤ گی۔"ریان سینے سے بازو ہٹائے اس کی طرف آیا جو کاؤنٹر کی طرف جا رہی تھی تاکہ کتابوں کی پیمنٹ کر سکے۔

ریان کی بات سنتے اس کے دل میں ایک پھانس سی چبھی، خلش سی پیدا ہوئی کہ وہ بھی ساتھ آجاتا کم از کم اس کو دیکھ تو سکتی تھی نا۔

اور دو ماہ۔۔اُفف ابھی کتنا وقت پڑا تھا۔ صرف دو ہفتے گزرے تھے اور مزید کتنے ہفتے باقی تھے۔

"کیا وہ یہ وقت گزرنے کا شدت سے انتظار کر رہی تھی تا کہ دامیر کے پاس جا سکے؟" اس نے خود سے سوال کیا پھر خیال کو جھٹک گئی۔

وہ پیمنٹ کرنے لگی جب ریان نے اپنا کارڈ کاؤنٹر پہ رکھا۔

"دور ہو لیکن ہماری زمہ داری ہو۔" ریان کے الفاظ جتاتے ہوئے تھے، علینا نے تلخی سے سر جھٹکا۔

"ہماری! جس کی ہوں اس کو فکر بھی نہیں ہو گی میری۔" وہ تلخی سے بولی کہ ریان نے آبرو اچکائے۔

"اتنا جانتی ہو دامیر کو؟"

وہ مسکراہٹ لیے پوچھنے لگا، عام مسکراہٹ نہیں تھی... طنزیہ تھی، چیلنجنگ تھی۔ جیسے وہ اس سے اگلوانا چاہتا ہو۔

ہاں بہت زیادہ جانتی ہوں، میں جانتی ہوں وہ سکون میں نہیں ہے، تڑپ رہا ہوگا لیکن میں چاہتی ہوں وہ تڑپے کیونکہ اس نے میری فیلنگز کا مزاق بنایا۔"

ریان کی بات پہ وہ خود سے کہنے لگی۔ ریان اس کی طویل خاموشی پہ مسکرادیا جیسے وہ اس کی سوچ تک رسائی کرچکا ہو۔

کاؤنٹر سے کتابوں کا بیگ پکڑتے علینا بک شاپ سے نکلی، ریان اس کے ساتھ ہی تھا۔ ریان نے اس کے لیے اپنی گاڑی کا دروازہ کھولا علینا بنا کوئی بحث کیے بیٹھ گئی۔ گارڈز کو ریان واپس بھیج چکا تھا۔

جس دن وہ اٹلی پہنچی تھی ریان نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ جتنا وقت چاہے لے سکتی ہے سب سمجھنے میں لیکن دامیر اس کو کسی صورت نہیں چھوڑنے والا تھا جبھی علینا نے دو ماہ تک کا وقت لیا تھا کہ وہ یہاں سے جانا چاہتی تھی، اس کی ساری یادیں تازہ تھیں۔ وہ فیاد نامی ایک ایسا کانٹا چبھ گیا تھا جو جسم میں

آدھا پیوست تھا۔ باہر نکالنے میں بھی تکلیف اور اس کو چھونے سے بھی تکلیف۔

فیاد کے قصے کو یاد کرنا اُن سب ازیت ناک لمحات کو اپنے سامنے دیکھنے کے مترادف تھا۔ دامیر کا اس سے شادی کرنے کا مقصد ہی فیاد تک پہنچنا تھا۔ اُس کے شادی کرنے کا ایک مقصد تھا اور یہ بات کتنی تکلیف دہ تھی۔

کیسا جا رہا ہے یہاں سب؟" ڈرائیو کرتے ریان نے نرم لہجے میں پوچھا۔ "

علینا نے اس کی یہ نرمی پہلے کبھی محسوس نہیں کی تھی نہ ہی یہ انداز اس کے مزاج کو حصہ تھا۔ جانتی تھی کہ وہ اس کو غیر آرامدہ محسوس نہیں کروانا چاہتا تھا۔

ٹھیک ہے سب۔" وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔ "

کم رویا کرو اُس کی یاد میں، اسے معلوم ہوا تو یہاں مزید ایک بھی دن تمہیں " برداشت نہیں کرے گا۔" وہ سامنے دیکھ رہا تھا لیکن علینا اس کی بات پہ چونک گئی۔ اس نے نا محسوس انداز میں اپنا موبائل نکالا اور جھولی میں تھوڑا

سا آگے کرتے اپنا چہرہ دیکھنے لگی کہ ریان کو کیسے معلوم ہوا وہ روتی تھی۔
بے ساختہ ہاتھ اپنے چہرے تک گیا۔ سوجا ہوا تھا۔ آنکھوں کے پپوٹے بھی
سرخ تھے۔
"تم یہاں کیوں آئے ہو؟" موبائل واپس رکھتے اس نے اپنی توجہ ریان کی
طرف کی۔ ریان نے ایک مسکراتی نظر اس پہ ڈالی۔
"زیادہ نہیں مسکراؤ، تمہارے مسکرانے سے مجھے مزید ڈر لگے گا۔" علینا
نگاہیں پھیرتی ہوئی بولی کہ اب کی بار وہ اپنا قہقہہ ضبط کر گیا۔
"کچھ زیادہ ہی وحشت پھیلا رکھی ہے میری ان آنکھوں نے۔۔" وہ فخریہ
بولا۔
"میں بس تم سے ملنے آیا تھا، تمہیں کچھ بھی چاہیے ہو بلا جھجک بتا سکتی ہو۔ اگر
واپس جانے کا دل کرے تب بھی۔" ریان کا لہجہ اب سنجیدگی اختیار کر گیا
تھا، اس کی مسکرانے والی بات پہ وہ فوری عمل کر گیا تھا۔
"مجھ سے ملنے۔۔۔!" علینا حیران ہوئی، بے یقینی سی تھی۔

تم فیملی ہو۔" وہ کندھے اچکا کے بولا کہ علینا اس کے بعد کچھ کہہ نا پائی بس "
ریان کو دیکھنے لگی۔ بلونڈ بال، گرے آنکھیں وہ رشین خوبصورت مرد تھا۔۔
بے انتہا خوبصورت۔ مرد خوبصورت نہیں ہینڈسم ہوتے ہیں لیکن ریان کے
لیے خوبصورت لفظ بہتر تھا۔ اس کی آنکھیں، سحر بچھاتی تھیں وہ بھی
خطرناک کہ ایک پل سے زیادہ ان میں دیکھنا ڈر میں اضافہ کرتا تھا۔

علینا کو بے ساختہ پہلی ملاقات یاد آئی۔ وہ بس خاموش نگاہوں سے دیکھتا تھا
جیسے شیر اپنا شکار دیکھ رہا ہو۔ چہرہ بلا تاثر۔ سپاٹ۔ قد میں وہ دامیر کے برابر
تھا۔

بے اختیاری میں نظر اس کے ہاتھ پہ گئی۔ وہی انٹیق انگوٹھی جو دامیر بھی
پہن کے رکھتا تھا۔ ملتی جلتی تھی۔

"آئی گیس تمہیں دامیر زیادہ پسند ہے۔۔"

ریان کی آواز اس کو خیالوں سے جھٹک کے باہر لائی کہ وہ الجھن سے دیکھنے
لگی۔ وہ پھر مسکرایا تھا ایسے جیسے علینا کی چوری پکڑی ہو۔ ایسا ہی ہوا تھا۔

وہ اِس کا دیکھنا نوٹ کر چکا تھا تبھی دامیر کا نام لیے چوٹ کرتا بولا۔

پسند ! چھوٹا لفظ تھا۔۔ وہ دامیر کی لک پہ مرتی تھی۔ اُس کا بازو فولڈ کر کے"

کھانا بنانا بہت جاذب تھا۔ شاید تب ریان اس کے سامنے کچھ بھی نہ لگتا ہو جتنا

وہ کھانا بناتے وقت اٹریکٹو لگتا تھا۔"علینا کھڑکی سے باہر دیکھتی سوچنے لگی۔

"آہ دامیر۔۔"

آج اس کی سوچ اُسی پہ ختم ہوتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سنا ہے کہ اساسن کی بیوی روٹھ کے گئی ہوئی ہے۔"

پیپر فولڈ کرتے فیاد نے ٹیبل پہ رکھے اور کمرے میں آتی ڈریٹا کو دیکھتے بولا۔

اچھا موقع ہے تم اسے اساسن کر سکتی ہو ابھی۔۔"چیئر پہ بیٹھتے اس نے"

ٹانگ پہ ٹانگ جمائی۔

فیاد تم میرے پاپا کے لیے کچھ بھی نہیں کر رہے۔۔"ڈریٹا نے ایک شکوہ"

کناں نگاہ اس پہ ڈالی، اس کے باپ کو غائب ہوئے کافی دن ہو گئے تھے۔

"دشمن پالنا آسان نہیں ہوتا بے بی۔۔ان کے وار کا انتظار بھی کرنا ہوتا ہے

کہ کب وہ کمزوری پکڑیں اور ہمیں طاقت ور ہونے کا موقع بھی دیں۔" فیاد

سنجیدگی سے بولا کہ ڈریٹا نے نخوت سے سر جھٹکا۔

"لیکن تم طاقتور ہونے کے بجائے الٹا مزید کمزور پڑ رہی ہو۔" وہ مایوسی سے

نفی میں سر ہلا کے بولا۔

"مجھے میرے دشمن کی کمزوری مل گئی ہے، تو تم ایک اچھی اساسن کی طرح

اس کو مارنے جاؤ گی اب۔۔" فیاد اس کے قریب آتا ہوا بولا اور اس کا رخسار

تھپکا۔

"مجھے ایک ڈیل کے لیے جانا ہے۔تب تک امید ہے تم میرا کام کر لو گی۔

ورنہ میری رنگینی کا سامان تو میں ویسے بھی لا رہا ہوں۔" خباثت سے آنکھ دباتا

ہوا وہ بولا۔

ڈریٹا کا چہرہ غصے سے سرخ ہونے لگا وہ اس کو دوسری لڑکیاں لانے کی دھمکی

دے رہا تھا۔

ڈریٹا کو اب اٹلی کے لیے نکلنا تھا تا کہ وہ علینا سے ایک بار ملاقات کر لیتی۔ وہ وہاں میکس کے پاس تھی تو ضرور علینا کی یاداشت واپس آچکی تھی عین ممکن تھا کہ وہ ڈریٹا کو اپنا دوست ہی مانتی ہو گی۔

اپنا بیگ نکالتی وہ اٹلی جانے کی تیاری کرنے لگی۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ریان نے گاڑی پتھریلی روش پہ پارک کی، خود باہر آیا اور علینا کی سائیڈ کا دروازہ کھولا، کتابوں کا بیگ اس نے پچھلی سیٹ پہ رکھا تھا۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟"

علینا پتھریلی جگہ دیکھتی ہوئی پوچھنے لگی۔۔ پتھروں کی ڈھلوان بنی تھی جہاں نیچے سمندر کا پانی ٹکرا رہا تھا۔

ویسے ہی کچھ تازی ہوا ہو جائے گی اور کچھ باتیں بھی۔" ریان چلتا ہوا ایک " پتھر پہ بیٹھ گیا۔ علینا بھی اس کی دیکھا دیکھی سائیڈ پہ بیٹھ گئی۔ ہوا کافی اچھی

چل رہی تھی اور دھوپ بھی کافی بھلی لگ رہی تھی۔ علینا کو یہاں آنا اچھا لگ رہا تھا۔ اتنے دنوں بعد اس آب وہوا نے ذہن پہ اچھا اثر ڈالا تھا۔

ریان بھی اس وقت زہر نہیں لگ رہا تھا۔

تم نے کیا سوچا دامیر کے بارے میں؟" ریان نے بات شروع کی۔ وہ" دونوں ایک دوسرے کو نہیں دیکھ رہے تھے۔ نگاہیں سامنے لہراتی لہروں پہ تھیں۔

مجھے نہیں معلوم۔۔" وہ مدھم سا بولی۔"

اچھی بات ہے۔۔ مطلب تم اس کے معاملے میں بے بس ہو۔" ریان سمجھ" کے سر ہلاتا ہوا بولا، علینا نے چونک کے اس کو دیکھا۔ وہ بے بس تھی۔

چھوڑنے کا سوچتی تو دل دہل جاتا تھا کجا کے ساری عمر اس سے دور رہنا۔

علینا ہم لوگ اِس ڈارک ورلڈ سے ہٹ کے اپنی فیملی کی کئیر کرتے ہیں۔" بہت سی فیملیز ہیں جو خوش ہیں۔ ہم باہر خطرناک ہو سکتے ہیں لیکن گھر میں نہیں۔۔ کیونکہ اب تم، حنہ ہماری فیملی ہو۔ مرد ہمیشہ دو سائیڈ رکھتا ہے، تلخ،

سنجیدہ جو وہ اپنے کام میں دکھاتا ہے لیکن جب وہ گھر آتا ہے تو اس کا انداز بدل جاتا ہے، وہ ایک پیار کرنے والا شوہر، باپ، بھائی ہوتا ہے۔۔ تم ہمارے ساتھ رہ کے نارمل زندگی گزار سکتی۔"

ریان ٹھہرے لہجے میں بات کرتا رسان سے اس کو سمجھا رہا تھا۔ علینا اس کو دیکھ رہی تھی۔

"میں ایسی جگہ نہیں رہ سکتی جہاں ہر وقت مجھے مرنے مرانے کا خوف ہو۔"

علینا گہرہ سانس بھر کے بولی۔

"مجھے شروع سے ہی نفرت ہے اس سب سے۔ کس کو نہیں ہو گی؟ ہر عام انسان یہی چاہے گا کہ وہ ایک عام زندگی گزارے۔ شوہر ہو فیملی ہو جس کے مرنے کا خوف سر پہ منڈلاتا نہ رہے۔" علینا اپنے ہاتھوں پہ نظریں جمائے بولی، اپنی ویڈنگ رنگ کو وہ مسلسل گھما رہی تھی۔

موت کا کیا ہے۔۔ خوف نہ بھی ہو تو مرنا ہی ہے۔۔ اور ہمیں اپنی ایسی" زندگی سے نفرت نہیں کیونکہ ہم پیدا ہی یہی ہوئے ہیں۔ یہ زندگی ہم نے نہیں چنی۔ اور تم۔۔!" ریان نے کہتے وقفہ لیا اور اس کی جانب دیکھا۔

عام نہیں ہو، یہ سب تمہارے بس میں نہیں ہے کیونکہ یہ زندگی تم نے" خود اپنے لیے نہیں لی۔۔ تم خود ایک مافیا پرنسیس ہو علینا۔ تم چاہ کے بھی اس سب سے دور نہیں جاسکتی۔" ریان نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ٹھہر کے کہا کہ ریان نے اپنی کہی بات کا ادراک ہوتے علینا کی آنکھوں میں شاک کی کیفیت دیکھی، چہرے پہ الجھن در آئی۔

مافیا پرنسیس!!" وہ استہزائیہ بولی جیسے اس کی بات کو مزاح کا رنگ دیا ہو۔"

"!یو آر بورن ٹو بی آ مافیا پرنسیس"

(You’re born to be a MAFIA PRINCESS)

ریان کے ہونٹ کے کنارے مسکائے تھے،علینا کے دماغ میں کلک ہوا۔ دامیر کا پرنسیس کہنا۔۔وہ اس کو مافیا پرنسیس کہہ کے مخاطب کرتا تھا۔

''اور یہ سب کیسے ہے؟کیونکہ میں تو کسی ایسے بیک گراؤنڈ سے نہیں واقف۔۔''علینا لاپرواہی سے بولی اس کو ابھی بھی ریان کی بات پہ یقین نہیں آیا تھا۔شاید وہ اس کو خوامخواہ اپنی دنیا سے جوڑنے کے لیے کہہ رہا تھا تاکہ وہ بنا اعتراض کیے ان کے ساتھ جا سکے۔

''تم اس وقت جس کے گھر میں ٹھہری وہ اٹلی کے ڈان کا گھر ہے لٹل پرنسیس۔۔''ریان کی آنکھوں میں چمک ابھری جیسے یہ باتیں علینا کو بتانے سے اس کو مزا آرہا تھا۔

''اٹلی کا ڈان۔۔''

الفاظ دہراتے علینا کو اپنی ریڑھ کی ہڑی میں سنسناہٹ سی محسوس ہوئی۔

''کبھی میکس سے پوچھا کہ تمہارا باپ کون تھا؟''ریان اب بہتے پانی کو دیکھنے لگا جبکہ علینا کا دماغ اٹلی کے ڈان پہ رک گیا وہ میکس تھے۔۔انکل میکس!!

یہاں کی بھلی لگنے والی دھوپ اب آنکھوں میں چبھنے لگی تھی، ہوا جو سکون دے رہی تھی اب سرد ہو گئی تھی۔ یہ سب ایک مزاق تھا اس کے ساتھ۔۔ جو بھی ہوتا آیا تھا وہ اتفاق نہیں تھا۔ ریان نے ٹھیک کہا تھا اس نے نہیں چنی تھی یہ زندگی، وہ سب اسی ڈارک دنیا میں پیدا ہوئے تھے جس سے وہ بھاگ نہیں سکتے تھے۔

کون تھا میرا باپ؟" علینا نے اپنے آپ کو یہ کہتے سنا۔ ہوا اب سرد سے " تنگ ہو رہی تھی۔

تم ایک اٹلی کے ڈان کی بیٹی ہو جس کی جگہ اب میکس نے سنبھالی ہے۔""" ریان نے اس کی طرف ہوتے تھوڑا سرگوشی میں کہا کہ علینا کے چہرے پہ بے یقینی ہی بے یقینی پھیلی پھر صدمہ، صدمے سے پھر خوف۔۔ اس کی آنکھوں کی پتلیاں پھیل گئیں۔

اٹلی کے ڈان کی بیٹی، ڈیٹس وائی یو آر اے مافیا پرنسیس۔۔ لٹل علینا۔''''
ریان کی کہی بات کا انکشاف ہوتے علینا نے بے ساختہ اپنی گردن کو چھوا۔۔ سانس مزید تنگ ہوا۔

تم یہ سب کیوں بتارہے ہو؟'' علینا نے مدھم لہجے میں پوچھا، ریان جانتا تھا'' اس کے لیے یہ سب شاک ہوگا۔ علینا کے لیے یہ سب جاننا ضروری تھا اگر اُس کو ان کے ساتھ زندگی گزارنی ہی تھی تو آدھا سچ اور آدھا جھوٹ کیوں۔

تاکہ تمہیں سب معلوم ہو تم کون ہو۔ تم سے بہت سی باتیں چھپائی گئی'' تھیں۔ ہم سمجھ سکتے ہیں کہ میکس تمہیں اس سب سے دور رکھنا چاہتے تھے لیکن تمہارا اکیڈمی جانے کا فیصلہ ان کے لیے بہت شاکنگ تھا علینا۔۔ وہ نہیں جان پائے کہ تمہیں اکیڈمی کا کیسے معلوم ہوا۔ یہی سے سب دوبارہ شروع ہوا تھا۔۔'' ریان نے اس کو دیکھتے کہا۔ یعنی کچھ اور بھی تھا چھپا ہوا۔ اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں۔

اکیڈمی۔۔'' علینا کے لب ہلے۔''

مجھے لڑکی ملی تھی جو اکیڈمی میں ساتھ تھی میرے، اس نے سجیسٹ کیا" تھا۔۔ڈریٹا۔"علینا نے کانپتے ہوئے کہا۔

اور تم یہ جانتی ہو کہ ڈریٹا فیاد کی فیانسی ہے۔۔۔؟" ریان کی بات پہ علینا کا" سر اثبات میں ہلا، وہ جانتی تھی لیکن بھولی ہوئی تھی۔اس سب میں اِس نے خود کو پھنسایا تھا۔

فیاد! ڈریٹا کو مجھ تک اُسی نے پہنچایا۔وہ ابھی بھی مجھے مارنا چاہتا ہے۔"علینا" ہولے سے بولی ریان سر ہلا گیا وہ اس کی باتوں کی تائید کر رہا تھا۔

وہ تمہیں کیوں مارنا چاہتا ہے؟ میکس سے اُس کی دشمنی بعد میں ہے علینا،" پہلے وہ تم تک پہنچنا چاہتا ہے۔۔" ریان نے اپنا مکمل رُخ اس تک کیا۔

فروا نے بتایا تھا۔۔ پھر میں سب بھول گئی۔ میکس نے میرا ٹریٹمنٹ کروایا" تھا۔میں سائیکیٹرسٹ کے پاس جاتی رہی۔۔"علینا خود بھی سب باتیں اب جوڑ چکی تھی۔فروا نے اس کو بتایا تھا، ان لوگوں پہ جب دوبارہ حملہ ہوا تھا فروا

نے بتایا تھا۔فیاد کیوں اس کو مارنا چاہتا تھا اور اسی حملے کے دوران فروا غائب ہوئی تھی۔وہ غائب نہیں ہوئی تھی۔

فروا کہاں ہے ریان؟" علینا نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔اس کا دل زوروں" سے دھڑکا تھا اگر کوئی پورا سچ جانتا تھا تو وہ فروا کے بعد علینا تھی۔میکس نے بتایا کہ فروا پاکستان تھی لیکن نہیں.... وہ وہاں کیسے ہو سکتی تھی۔۔ریان جانتا تھا کہ وہ فروا کا ضرور پوچھے گی اور فروا کا مزید چھپا کے رکھنا بھی اس کو دھوکا دینا تھا۔

وہ نہیں ہے علینا!" ریان نے اس کی آنکھوں سے بہتے آنسوں دیکھے۔"

وہ ماردی گئی تھی۔" علینا کو اب لگا کہ اس کا سانس چھین لیا گیا تھا۔اس کے" ہاتھ بری طرح کانپنے لگے۔ریان بنا کسی جھجک کے اس کے قریب ہوا اور اس کے گرد بازو باندھے۔

تمہیں مضبوط بننا ہے۔۔ یہ سب آسان نہیں تھا سہنا۔" علینا کو واقعی سہارہ "
چاہئے تھا۔ ریان چاہے جتنا بھی اس کو خطرناک لگتا تھا لیکن اس وقت وہ واحد
سہارہ تھا جو ابھی اس کو کمفرٹ دے سکتا تھا۔

وہ پینک ہو رہی تھی۔ اس کی سانسیں گہری اور تنگ ہو رہی تھیں۔ ریان نے
اس کی کمر سہلائی اور گردن کے پچھلے حصے پہ انگوٹھا پھیرنے لگا۔

وہ میری وجہ سے ماری گئی۔۔" اس کی رندھی آواز ریان کے کانوں سے "
ٹکرائی۔ اس کے ہاتھوں کی لرزش بڑھ گئی تھی۔

نہیں! اس کی زندگی ہی اتنی تھی۔" ریان نرمی سے بولا۔ وہ اس کو رونے "
دے رہا تھا تا کہ وہ سب ایک بار ہی اپنا غبار نکال سکتی۔ ریان کو ہی یہ سب بتانا
تھا اور اُس نے بتا دیا۔

علینا اس کے بازوؤں کے حصار میں روتی رہی، کتنا کچھ تھا جو اس کے سامنے
ہوتے بھی اوجھل تھا۔ اس کی عارضوں پہ جیسے آنسوؤں کا سیلاب آ گیا تھا۔

ریان اس کی عزت کرتا تھا۔ وہ اس کی فیملی کا حصہ تھی اور کسی کو بھی تکلیف

میں دیکھنا انہیں گوارہ نہیں تھا۔ اتنے تھوڑے عرصے میں ان کی زندگیاں بدل گئی تھیں۔

وہ جب سنبھلی تو ریان نے بازو ہٹائے، علینا نے سسکی بھرتے اس کو مشکور نگاہوں سے دیکھا۔ ریان ہلکا سا مسکرایا۔

"میں تمہیں ساتھ چلنے کو نہیں کہوں گا۔ وہ تمہاری مرضی ہو گی تم جب بھی تیار ہو جانے کے لیے مجھے بتا سکتی ہو۔" ریان نے اس کو نرمی سے کہا کہ علینا خاموش رہی لیکن آنسو جاری رہے۔

"آجاؤ اب ہمیں یہاں سے چلنا چاہیے۔۔" ریان نے کھڑے ہوتے کہا، کافی دیر وہ دونوں بیٹھے رہے اور خاموشی کا دورانیہ چلتا رہا۔ علینا کو آتے ہوئے یہ جگہ بہت بھائی تھی اب یہی جگہ اس کو تنگ سی محسوس ہو رہی تھی۔

علینا بھی جانے کو اٹھی۔ ریان نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔ آس پاس ایک طائرانہ نگاہ دوڑائی۔

ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے اس نے گاڑی ریورس لی۔ جو آج حقیقت معلوم ہوئی تھی وہ بہت تلخ تھی۔ صبح تک وہ کتنی باتوں سے انجان تھی اور خود کو ایک عام انسان سمجھتی تھی جو اس دنیا میں پھنس گئی تھی۔ آصل میں وہ انہیں کا حصہ تھی جو عام زندگی گزارتی آئی تھی اور شاید اب سب پہلے جیسا کبھی نہ ہو۔

”یہ سب مجھے تم نے ہی کیوں بتایا؟“ گاڑی مین روڈ پہ آئی جب علینا نے آہستہ آواز میں ریان کو دیکھتے پوچھا۔

”کیونکہ دامیر تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا، تمہیں روتا دیکھ وہ خود پینک ہو جاتا اور میں۔۔۔اس کو پینک نہیں دیکھ سکتا۔ ان شارٹ میں نے دامیر کی مشکل آسان کر دی۔“ ریان لاپرواہی سے کندھے اچکا کے بولا۔

دامیر میں واقعی حوصلہ نہیں تھا کہ وہ فروا کے بارے میں اس کو کچھ بھی بتاتا۔ علینا کو روتا دیکھ وہ خود ہڑ بڑا سا جاتا۔

علینا کو آج پہلی بار ریان اچھا لگا تھا۔ وہ ٹھیک کہتا تھا ان کی دو سائیڈ تھیں۔

ایک جو وہ اپنے کام میں دکھاتے دوسری وہ جو آج علینا نے ریان کی دیکھی تھی۔ وہ پرواکرتا تھا۔

فروا۔۔"اس کی موت ایک دھچکا تھی علینا کے لیے۔ اگر اُس میں زرا" بھی ہمت پیدا ہوتی تو وہ فیاد کو مار دیتی بار ہا مارتی۔۔ تڑپا کے مارتی۔

جس نے اس کا بھائی ہوتے ہوئے اس کی دوست کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا تھا۔

وہ یہ بات زبان پہ لاتی ہوئی بھی ریان کو نہ بتا پائی۔ اس میں حوصلہ نہیں تھا۔ وہ اس سب کی زمہ دار تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سر ایک شاکنگ نیوز ہے۔۔"

ڈریک کی آواز دامیر کے کانوں سے ٹکرائی۔اس وقت وہ سکیورٹی روم میں موجود تھا۔علینا کی لوکیشن بیچ کے کنارے پہ شو ہو رہی تھی ریان بھی ساتھ تھااس کے۔

علینا میم کاایک بھائی ہے سر.....اور وہ فیاد حاکم ہے۔"ڈریک نے بات کہی تھی یا کوئی بم پھوڑا تھا،دامیر کے اعصاب پہ جیسے ایک جھٹکا تھا۔اس کے ماتھے پہ بل بنے اور اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

سوزین اور ڈریٹا کی کال ریکارڈ ہے سر۔۔ڈریٹا نے حال ہی میں سوزین سے رابطہ کیا تھا جس میں وہ اپنے باپ کی گمشدگی کا بتا رہی تھی۔آپ کے شک کے مطابق سوزین نے ڈریٹا سے آپ کا زکر کیا۔۔"ڈریک نے ایک ٹیبلٹ دامیر کے آگے کرتے کہا جس میں وائس ریکارڈنگ شو ہو رہی تھی۔

سوزین نے زکر تو لازمی ہی کرنا تھا۔۔"دامیر کی حیرت ابھی بھی کم نہیں ہو رہی تھی۔ٹیبلٹ کو ہاتھ میں تھامے اس نے ایک ریکارڈنگ پلے کی۔

ڈریٹا کی پریشان آواز ابھری، وہ اپنے باپ کا بتا رہی تھی اصل مقصد ڈریٹا کا کال کرنے کا علینا کے بارے میں بات کرنا ہی تھا کہ سوزین کو اس کی اور دامیر کی شادی کا علم تھا بھی یا نہیں۔

سوزین نے اس کو مثبت جواب دیا یہ بھی بتایا کہ وہ فیاد کے بارے میں کافی متجسس تھے۔اگلی بات دامیر کو چونکا والی تھی۔ڈریٹا سوزین سے ناگوار لہجے میں فیاد اور علینا کا زکر کر رہی تھی۔

"میں خوامخواہ پھنس گئی ہو۔فیاد ایک نمبر کا مطلبی انسان ہے۔مجھے اپنی بہن کو مارنے کے لیے ساتھ رکھا ہے اپنا کوئی بدلہ لینے کے لیے۔میں مجبور ہوں آلائینس کی وجہ سے ورنہ سب سے پہلے تو اسی کو اڑاتی۔۔"

جانے وہ کن احساسات کے زیر سوزین سے بھڑاس نکال رہی تھی یہ سوچ بغیر کہ سوزین یہ بات صرف اپنے تک نہیں رکھنے والی تھی۔

"ہم ڈریٹا کو استعمال کر سکتے ہیں ویل۔۔۔" دامیر کو پلس پوائنٹ ملا ڈریک نے ناسمجھی سے اس کو دیکھا۔

"کیسے سر؟"

وہ اپنا باپ چاہتی ہے جو غائب ہے اور فیاد اس میں ڈھیل دکھا رہا ہے۔۔ ہم "
اس کا باپ ڈھونڈ کے لائیں گے جو پہلے سے ہی ہمارے پاس ہے اور پھر اس پہ ہمارا احساس ہو گا جس کی قیمت وہ ادا کرے گی۔" دامیر ٹیبلٹ اس کو واپس تھماتا ہوا بولا۔ ڈریک ستائشی انداز میں دامیر کو دیکھنے لگا۔

وقت تو برباد ہم کرتے نہیں چاہے وہ کسی کو کڈنیپ ہی کیوں نا کرنا ہو۔""
دامیر سپاٹ انداز میں بولا۔

لوسین کو اغوا کرنے کا فائدہ تھا اور اس کا اب وقت آیا تھا۔

ریان کو اس کال کے بارے میں انفارم کر دو۔ اور ڈریٹا تک خبر پہنچاؤ کہ "
اسے صحیح لوگوں سے مدد لینی چاہیے۔" دامیر اتنا کہہ کے اپنا موبائل پکڑے سیکیورٹی روم سے باہر نکلا۔ اس کا رُخ گودام کی طرف ہوا۔

"فیاد علینا کا بھائی تھا۔۔"

اس کی رگیں پھولنے لگیں، آنکھوں میں اشتعال پیدا ہوا، جبڑے سختی سے بھینچ لیے۔ اس کے بارہا پوچھنے پہ بھی اُس نے یہ بات دامیر سے چھپائی۔

اس نے گودام کے لوہے کے گیٹ پہ ہاتھ رکھا جب موبائل بیپ ہوا۔

کانٹریکٹ میسج۔۔

سختی سے دانت پیستے اس نے وہ کانٹریکٹ ایکسیپٹ کر لیا۔۔ گودام میں داخل ہوتے اس نے شرٹ اتارے پھینکی۔ وہاں موجود ٹیبل کے قریب گیا اور سفید کپڑا اٹھاتے اس کو ہاتھ پہ لپیٹنے لگا۔ اندر ایک آگ سی لگی تھی۔ آتے ہی اس نے ایک زبردست مکا اُس آدمی کے منہ پہ رسید کیا جو روز یہاں ہونے کی سزا کاٹ رہا تھا۔ پے در پے وہ اس پہ پار کرتا گیا جب تک وہ ادھ موا نہ ہو گیا۔ اس کی آنکھوں پہ پٹی بندھی تھی جبکہ منہ لہولہان ہو چکا تھا۔ دامیر کی مسلسل مار سے اس کا سانس اکھڑنے لگا تھا۔ اس کا دھیان لوسین کی طرف گیا جس کی حالت کمزور تھی اب۔ جب سے وہ یہاں تھا اس کی صحت گرتی جا رہی تھی۔

"تمہاری بیٹی میری بیوی کو مارنے نکلی ہے لوسین۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ دامیر آر کی وائف ہے۔۔"لوسین کی گردن دبوچے اس نے سرد لہجے میں کہا۔

"دامیر آر۔۔"لوسین کے ہونٹ ہلے جب دامیر نے اس کے جبڑے پہ وار کیا۔ غصے سے اس کا سانس پھول رہا تھا۔ کرسی کو ٹھوکر مارتے وہ غصے سے دھاڑا۔

"اگر تمہاری بیٹی نے میری بیوی کا ایک بھی بال باکا کیا تو وہ تو جائے گی اپنی جان سے تم اگلا سانس نہیں لے پاؤ گے۔۔"

اس کے بالوں کو مٹھی میں بھرتے ہوئے اس کے چہرے پہ غرایا اور جھٹکے سے اس کا سر چھوڑا جس سے لوسین کراہ اٹھا۔

یہاں سے نکلتے وہ دوسرے روم میں گیا جہاں مختلف اوزار موجود تھے۔ ٹارچر کرنے والے، چھوٹے سے بڑا ہر اوزار جو ٹارچر کرتا۔

اس نے ایک بیلٹ پکڑی اور زور سے اس کو ٹیبل پہ دے مارا۔

"تم نے مجھ سے چھپایا فیاد کے بارے میں شروع دن سے۔۔"

کہتے ہی اس نے ایک زوردار ضرب لگائی جس سے کمرے میں ٹھاہ کی آواز گونج اٹھی۔

"تم نے مجھ پہ بھروسہ نہیں کیا۔ مسلسل جھوٹ بولا اور میری ایک غلطی پہ سزا دے رہی ہو مجھے۔۔"

وہ اپنا غصہ اتار رہا تھا۔ زوردار کاری وار کیا۔ ہاتھ میں بیلٹ لپیٹی اور پھر وار کیا۔

اس سے بھی غصہ کم نہیں ہو رہا تھا کہ اس نے ٹیبل کو ایک ٹھوکر ماری اور پوری قوت سے چلایا۔

"اگر اس بار فیاد نے تم پہ حملہ کیا تو پرنسیس میں تمہیں معاف نہیں کروں گا کیونکہ اس کو موقع تم نے دیا یہ سب کرنے کا۔" اپنے دونوں ہاتھ ٹیبل پہ رکھتے اس پھولے سانس کو بحال کرتے سوچا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گیلے بالوں کو سلجھاتے اس نے ابھی برش رکھا ہی تھا موبائل پہ ویڈیو کال آنے لگی۔ نام دیکھتے اس نے آنکھیں گھمائیں۔

آنسر کرتے ویڈیو کا آپشن بند کر دیا اور موبائل سامنے رکھا۔ ریان کی تصویر دکھائی دے رہی تھی لیکن حنہ کی طرف سے سکرین بلیک تھی۔

"تم نظر نہیں آ رہیں؟"

ریان نے الجھ کے کہا۔

اندھیرا ہی دیکھو۔" وہ سنجیدگی سے بولی اور پرفیوم اٹھاتے خود پہ سپرے کیا۔

رات بھی تم اندھیرے میں ہی رکھتی ہو اب بھی نہ دیکھوں۔ کیمرہ آن کرو۔" ریان نے سنجیدگی سے غیر سنجیدہ بات کہی کہ حنہ سٹپٹا اٹھی۔

شٹ اَپ ریان! تمہیں اتنی فضول کی بکواس کرتے ملتا کیا ہے۔" سکرین میں اس کو دیکھتے ہوئے وہ سخت لہجے میں بولی۔

میں فضول کی بکواس ہی نہیں کرتا، بقول تمہارے فضول کی حرکات بھی"
کرتا ہوں۔ ویسے وائٹ اتنا سوٹ نہیں کرتا۔ بلیک باتھ روب بھی موجود تھا
وہاں۔" ریان لاپرواہی سے بولا کہ حنہ اس کی دوسری بات سن کے چونکی۔
اس کی نگاہیں اپنے موبائل سکرین پہ نہیں تھیں وہ کمرے میں موجود کیمرہ
دیکھ رہا تھا۔ حنہ نے بے زاریت سے موبائل کیمرہ آن کیا۔

"ہاں اب ٹھیک ہے وہاں سے اینگل اچھا نہیں تھا۔"

ریان سکون سے بولتے ہوئے اپنے بیڈ پہ ٹیک لگا گیا۔ حنہ کو اس سے کسی قسم
کی بعید نہیں تھی۔ وہ بے باک قسم کا انسان تھا۔

کیا کر رہی ہو؟" پرشوق نگاہیں اس پہ ٹکاتے ہوئے پوچھنے لگا، حنہ بنا اس کو"
دیکھے اپنے بازوؤں پہ کچھ لگا رہی تھی۔

"تبھی اتنی سوفٹ ہو۔"

اس کے لوشن لگانے پہ وہ تبصرہ کرتے بولا کہ حنہ بے بسی سے آنکھیں بند کر گئی۔ وہ اپنی ایک ایک بات میں زومعنیت لاتا تھا۔ حنہ اس کو نظرانداز کرتی اپنے ہونٹ کاٹنے لگی جیسے مسکراہٹ روک رہی ہو۔

’’ملیشکا!‘‘ کچھ پل خاموشی کے بعد ریان نے آواز میں محبت سموئے کہا کہ حنہ کا بے ساختہ ہی دل زوراے دھڑکا۔

’’ہوں۔۔!‘‘ حنہ نے بس سر ہلایا۔

’’آرہا ہوں میں آج۔۔‘‘ حنہ نے نظریں اٹھا کے اس کو دیکھا جس کی گہری نگاہ اسی پہ ٹکی تھیں۔

’’تو۔۔!‘‘ اس نے جواب میں آبرو اچکائے۔

’’تیار رہنا۔۔‘‘

’’شٹ اَپ۔۔۔‘‘ اس نے جس انداز میں کہا حنہ نے ہڑبڑا کے کہا اور ہنسنے لگ گئی۔ پھر ہنستی چلی گئی۔ ریان کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ در آئی، حیرت بھری مسکراہٹ۔۔ وہ اس کی کھنکتی ہنسی کو دیکھ رہا تھا۔

بد تمیز۔۔"اتنا کہہ کے اس نے کال ہی کاٹ دی۔"

آئی لائک یور لاف! جب تم ہنسی مجھے تتلیاں سی محسوس ہوئیں۔"اگلے ہی" پل اس کو میسج موصول ہوا۔حنہ کے رخسار سرخ ہونے لگے۔اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ ابھی بھی تھی۔

اس کو اب میری ہنسی سننے کا دورہ پڑے گا۔"وہ گہرہ سانس بھر کے رہ گئی۔"

کیا انسان ملا ہے۔"وہ بڑبڑائی اور کافی دیر اس میسج کو دیکھے گئی۔"

وہ بس ایک دن کے لیے اٹلی گیا تھا، کل رات کی اس کی فلائٹ تھی اور آج رات واپس آجانا تھا۔

پچھلے دنوں میں وہ اس سے کافی لڑی تھی صرف اس بات پہ کہ وہ اس کو ڈیکنگ پہ ساتھ نہیں لے گیا تھا۔اب کی بار اُس نے وعدہ کیا تھا کہ اِس کو لے جائے گا تبھی وہ بات کرنے پہ آمادہ ہوئی تھی۔

چینج کر کے وہ کمرے سے باہر آئی تو دامیر کو اندر آتے دیکھا، اس کے ہاتھ پہ پٹی بندھی تھی۔ اصل صدمے میں تو دامیر تھا جس کا دماغ صرف علینا میں الجھا ہوا تھا۔

کتابوں میں ٹھیک لکھا ہوتا تھا کہ محبوب کے دور جانے سے آپ کی دنیا سے رنگ ختم ہو جاتے ہیں۔۔ دامیر چلتی پھرتی مثال تھی اس کے لیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"کچھ چاہیئے دامیر؟" حنہ کی آواز نے دامیر کی توجہ کھینچی۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔ اور وہیں لاؤنج کے صوفہ پہ بیٹھ گیا۔

"ایکچولی ایک کپ کافی!"

ماتھے کو مسلتے ہوئے اس نے حنہ سے کہا جو سر ہلاتی ہوئی کیچن میں گئی۔ اس کو ابھی تھوڑا سکون چاہیئے تھا۔ وہ سکون جو علینا کے ہونے سے ملتا لیکن سارا مسئلہ ہی یہی تھا کہ وہ یہاں تھی ہی نہیں۔ پاس ہوتی تو بے سکونی کیسی ہوتی۔

ریان کی کال اٹھاتے اس نے بلوتوتھ کان سے لگائے۔

حنہ نے کیچن سے ایک نظر اس کو دیکھا۔ جانتی تھی کہ ریان کا فون تھا۔ وہ دونوں آپس میں بات کرنے لگے۔ حنہ کافی کا کپ اس کے سامنے رکھتے باہر کی جانب اشارہ کرتے چلی گئی تاکہ وہ دونوں بات کر سکیں۔

اسی لیے وہ آخر پہ مجھ سے نظریں چرا گئی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ فیاد اس کا بھائی ہے۔'' ریان نے سنجیدگی سے کہا، دامیر نے کافی کا گھونٹ بھرا۔

مجھ سے دور جا کے بیٹھ کے کیا ملے گا اُسے۔۔۔'' دامیر کا غصہ اب بھی ٹھنڈا نہیں ہوا تھا۔

تمہیں اس کو گلے لگانے کی کیا ضرورت تھی تم دور رہ کے بھی اس کو تسلی دے سکتے تھے۔'' ریان کی ساری روداد سنتے دامیر کا ماتھا اسی بات پہ ٹھنکا تھا کہ ریان نے اس کو گلے لگایا تھا۔ وہ جو سنجیدگی سے اس کی بات سن رہا تھا دامیر کے جلنے پہ اچانک ہی قہقہہ لگا اٹھا۔

اسے ایک ہمدرد چاہیے تھا دامیر، تم اویلیبل نہیں تھے تو مجھے بننا پڑا'' ریان رسان سے اس کو سمجھاتا ہوا بولا جبکہ لہجے میں شرارت جھلک رہی تھی۔

تبھی میں نے ساتھ چلنے کو کہا تھا لیکن تم مانے نہیں۔'' دامیر کی آواز میں شکوہ تھا۔

''دامیر وہ ابھی بھی تمہارے پاس آنے کو تیار نہیں ہے تو بہتر ہے دور ہی رہو۔'' ریان سرد لہجے میں بولا کہ دامیر سر جھٹک کے رہ گیا۔

''میں اس کو مجبور کر دوں گا خود تک آنے کے لیے۔۔'' اس کی بڑبڑاہٹ سنتے ریان نے تاسف سے نفی میں سر ہلایا۔

''میرے بھائی اس سے پیار کرنا ہے ڈرانا نہیں پہلے ہی وہ تم سے ڈری ہے۔ تم تو جیسے اُسے فرشتہ لگتے ہو نا۔'' دامیر تپے ہوئے لہجے میں بولا۔

''اتنا کہ میری بات مان لیتی ہے وہ.'' ریان کا لہجہ تمسخر اڑاتا ہوا کہ دامیر نے دانت پیسے۔

''کانٹریکٹ ایکسیپٹ کیا ہے میں نے، تمہارے آتے ہی نکل جاؤں گا۔'''' دامیر نے یاد آنے پہ ریان کو اطلاع دینا ضروری سمجھا۔ دوسری جانب ریان کے ماتھے پہ ناگواریت کے بل بنے۔

میرے بغیر۔۔۔! مشورہ بھی نہیں کیا۔" وہ سپاٹ لہجے میں بولا۔"

بس غصے میں تھا یاد نہیں رہا۔ خیر تم واپس آجاؤ۔" دامیر لاپرواہی سے بولا۔"

"کہاں جانا ہے، مجھے ڈیٹیل بھیجو۔"

اٹلی۔۔۔" دامیر نے کافی کا مگ سامنے ٹیبل پہ رکھتے بولا کہ ریان نے"

دوسری جانب آبرو اچکائے۔

اسی لیے بنا بتائے ایکسیپٹ کر لیا۔۔" وہ طنز کر رہا تھا۔ دامیر نے کندھے"

اچکائے۔

لوکیشن میں نے بعد میں چیک کی۔" دامیر نے جھوٹ نہیں کہا تھا، اشتعال"

میں آکے اس نے کانٹریکٹ لیا تھا لوکیشن واقعی بعد میں دیکھی تھی۔

میں فلائٹ ڈلے کر دیتا ہوں آجاؤ، حنہ بھی آجائے گی یہیں۔" ریان نے"

مشورہ دیا۔

حنہ سے پوچھ لو۔" دامیر کی بات پہ ریان ایک پل کو سوچنے لگا، پھر ہونٹوں"

پہ مسکراہٹ در آئی۔

میں واپس آرہا ہوں۔" وہ اتنا ہی بولا اور کال کٹ گئی، دامیر تمسخرانہ "

مسکرایا۔

زیرِ لب کوئی گالی دی اور ہلکا سا ہنس دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ان دونوں کی ملاقات آئیر فیلڈ پہ ہوئی تھی جہاں جیٹ ابھی لینڈ کیا تھا۔

دامیر اپنے ساتھ حنہ کو بھی لے آیا تھا۔

ریان نے آتے ہی دامیر کو زور سے سینے میں بھینچا۔

تمہاری پرنسیس کی طرف سے۔۔" ریان کے کہتے بے باکی سے آنکھ دبائی "

اور اس سے علیحدہ ہوتے حنہ کی جانب بڑھا۔

ہیلو ملیشکا۔۔!" وہ جیکٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے کھڑی تھی ریان کے "

پکارنے پہ اس کی طرف دیکھنے لگی۔

شکر تھا کہ وہ باقیوں کا لحاظ کر گیا تھا اور بس کنپٹی کو ہونٹوں سے چھوا۔

دامیر کے جاتے ہی وہ دونوں واپس میشن کی طرف بڑھے۔

"مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔" حنہ نے تمہید باندھی، ڈریک ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ ریان اور حنہ پیچھے بیٹھے تھے۔ حنہ کا ہاتھ اس کی گرفت میں تھا کہ اس کی بات پہ وہ استفامیہ نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

"دس ایک مہینے کے اندر اندر شپ منٹ جانے والی ہے تھائی لینڈ تک۔ دس لڑکیاں ہونگی۔" اس نے ریان کو دیکھا جس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"میری پہلی کی شپ منٹ کو تباہ کرنے کی وجہ سے ہو سکتا ہے وہ عین موقع پہ لوکیشن اور روٹ چینج کر لیں تو مجھے ٹیم چاہیے۔" حنہ کی مزید بات سنتے ریان نے سنجیدگی سے سر ہلایا۔

"ہو جائے گا اور مزید۔۔" ریان نے اس کے چہرے کو دیکھا۔

"یہ مشکل ہو گا تو تم بھی۔۔۔" حنہ نے نگاہیں ہاتھ پہ کیں اور آہستہ آواز میں کہا۔

"میں ہمیشہ ساتھ ہوں ملیشکا، تمہارے اس کام سے مجھے خوشی ہوتی ہے۔ فکر نہیں کرو۔"

تھامے ہوئے ہاتھ کو اپنے ہونٹوں تک لاتے حنہ کے ہاتھ کی پشت کو چوما۔

حنہ کے ہونٹوں پہ معدوم سی مسکراہٹ ابھری۔

ایک وقت میں دس لڑکیاں، بہت سٹریس تھا سوچنا بھی۔

کم سن بچیاں۔ ریان اگر لوگ ارینج کروا دیتا تو آسان رہتا کیونکہ وہ ایک ہی وقت میں مختلگ جگہ نہیں جا سکتی تھی۔

ایک اور بات۔۔۔۔" یکلخت یاد آنے پہ حنہ بولی کہ ریان نے سوالیہ دیکھا۔ "

بھروسے مند آدمی۔۔" حنہ کے بولنے پہ ریان نے اس کو ایسے دیکھا جیسے " اس کی بات پسند نہ آئی ہو۔

تمہیں مجھ پہ بھروسہ ہے نا۔" اس کے تھامے ہاتھ پہ ریان نے زور دے " کے پوچھا۔

ہاں۔۔" وہ دل میں بولی جبکہ سر نفی میں ہلایا۔ وہ جو اس کے مثبت جواب پہ " پریقین تھا، نفی میں سر ہلانے پہ صدمہ سا ہوا۔ حنہ اس سے پہلے ہلکا سا بھی مسکراتی.... ریان نے اس کو قریب کرتے ایک جسارت کی کہ وہ بوکھلا اٹھی۔

ہونا چاہیے ملیشکا! مجھ پہ بھروسہ ہونا چاہیے۔" وہ سرد لہجے میں اس کو" وارن کرتے بولا۔

ڈریک کی موجودگی میں اس کی بے باک حرکت اس کو غصہ دلا گئی، اپنا ہاتھ چھڑوائے وہ آنکھوں میں سختی لیے گھورنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس کو یہاں آئے ہفتہ ہونے والا تھا اپنا ٹارگیٹ وہ دو دنوں میں مکمل کر چکا تھا جس کی پیمنٹ بھی اس کو ریسیو ہو گئی تھی۔

وہ واپس چلا جاتا لیکن علینا کی موجودگی اس کو بے چین کر رہی تھی وہ اس سے تھوڑا ہی دور تھی۔ اور ملے بغیر جانا اس کا دل نہیں مان رہا تھا۔ کتنی دفع اس کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا تھا۔ وہ بک شاپ تک جاتی تھی اور روز وہاں دو گھنٹے گزار کے آتی۔ وہ کمزور ہو گئی تھی۔

جب دوری برداشت نہیں ہو رہی تو کیوں خود کے ساتھ مجھے بھی تکلیف" دے رہی ہو۔" ہوٹل روم میں موجود سامنے چلتی فوٹیج کو دیکھ رہا تھا۔ بک

شاپ کے باہر کیمرہ موجود تھا اور وہاں وال گلاس لگے تھے جہاں سے اندر بیٹھے نفوس کا عکس نظر آتا تھا۔

جہاں علینا بیٹھی وہاں سے دامیر اس کا سائیڈ فیس واضح دیکھ سکتا تھا۔

جو رونق کتاب پڑھتے اس کے چہرے پہ ہوتی تھی ہو اس وقت نہیں تھی۔

شاید وہ زبردستی اپنا دھیان بٹھا رہی تھی۔ کتاب میں اس کا دل نہیں لگ رہا تھا۔

اس کا جانے کا ٹائم ہونے والا تھا لیکن آج وہ اپنے وقت پہ اٹھی نہیں تھی۔

علینا نے کتاب بند کر دی تھی اور گلاس وال کے پار باہر دیکھنے لگی۔

دامیر کو کچھ غلط سا محسوس ہوا۔ علینا کا گارڈ کھڑا تھا وہ واپس نہیں آیا تھا۔ بک شاپ کی دوسری سائیڈ نکلا تھا۔ دامیر نے اسی رستے لگے پچھلے کیمرہ کو چیک کیا کہ شاید دوسری سائیڈ پہ موجود ہو لیکن وہاں بھی نہیں تھا۔

اس نے صرف فوٹیج تک رسائی حاصل کی تھی اس کی گزری ریکارڈنگ نہیں دیکھ سکتا تھا۔

اس نے علینا کا کیمرہ چیک کیا وہ اب بھی ایسے ہی بیٹھی تھی پھر اپنا سر میز پہ ٹکا دیا۔ اپنا موبائل پکڑے وہ تیزی سے کمرے سے نکلا۔

کوئی تھا جو علینا کے ارد گرد تھا۔ اس وقت دامیر نے تشکر کا سانس بھرا تھا کہ وہ واپس نہیں گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس کو یہاں بیٹھے کافی دیر ہو گئی تھی اور یہاں سے جانے کا دل بھی نہیں کر رہا تھا۔ گھر واپس جاتی تو وہیں خالی دیواروں کو گھورتی رہتی یہاں لوگ تو تھے نا دیکھنے کو۔

دو دن پہلے اس نے دامیر کو دیکھا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ ابھی بھی وہ اِدھر ہی موجود تھا اس پہ نظر رکھے ہوئے۔ ایسا ہو ہی نہیں سکتا تھا کہ وہ اس کو اکیلا چھوڑتا۔ دامیر کو جس دن دیکھا اُس رات وہ سو نہیں پائی تھی۔ اس نے ہڈی پہن رکھی تھی، اس کی پشت سے ہی وہ پہچان گئی تھی۔ جس شخص کی خوشبو وہ نیند میں پہچان جاتی تھی اس کو کھلی آنکھوں سے دیکھتے کیسے نہ پہچانتی۔ اس کا

دل بہت زور سے دھڑکا تھا لیکن وہ اِس سے ملنا نہیں چاہتی تھی ابھی۔ دامیر کو اپنی غلطی کا احساس ہونا چاہیئے تھا کہ اس نے جھوٹ بول کے رشتہ بنایا تھا۔ میکس سے بھی اِس نے بات کرنا کم کردی تھی۔ وہ ہر ایک کو قصوروار ٹھہرا رہی تھی۔ اگر وہ کبھی یہاں آتی ہی نا تو یہ کہانی کبھی شروع ہی نا ہوتی۔ جو آبائی گھر تھا وہیں رہتی تو اچھا ہوتا۔ زندگی نے بہت عجیب عجیب موڑ لیے تھے۔

اپنا بیگ تھامے وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور جانے کے ارادے سے بک کو واپس شیلف میں رکھا۔

مس علینا!" بک شاپ اونر نے اس کو پکارا۔ چہرے پہ ہلکی مسکان سجاتے" اس نے استفہامیہ نگاہوں سے اس کو دیکھا۔

رکھ رہے ہیں، بہت سے بک آرتھر exhibition کل ہم ایک" وہاں موجود ہونگے۔۔ آپ کو بھی انوائٹ کیا ہے ضرور آیئے گا۔" وہ چالیس

سے اوپری عمر کا مرد تھا جس کو علینا یہاں تب سے دیکھ رہی جب سے وہ اس بل شاپ میں آنا شروع ہوئی تھی۔

پاس ہی بلڈنگ ہے وہاں ہو گا، لوکیشن، ٹائم مینشن ہے انتظار رہے گا۔"

آپ یہاں کی اب ریگولر کلائینٹ ہے تو مجھے بہت اچھا لگے گا جب آپ اپنا میں آئیں گی۔" وہ بہت نرمی سے کہہ exhibition وقت نکالے رہے تھے۔ علینا نے وہ کارڈ تھام لیا اور مسکراتی ہوئی حامی بھر لی کہ وہ ضرور آئے گی۔

اتنے دنوں میں کچھ ہوا تبدیل ہو گی اور نئے لوگوں سے ملے گی تو اچھا لگے گا ویسے بھی طبیعت میں سست پن بھی تھا۔

اور آج اس کی اپائنمنٹ بھی تھی جس کو سوچتے وہ سرد آہ بھر کے رہ گئی۔ بک شاپ سے باہر آئی تو اس کا ایک گارڈ موجود نہیں تھا۔ جبکہ گاڑی یہیں پہ تھی۔

اس کو گھر کسی ضروری کام سے جانا پڑا آپ آجائیں۔" گارڈ اس کی کھوجتی" نگاہوں کو دیکھ کے بولا تو علینا سر ہلا گئی۔

گاڑی میں بیٹھی ہی تھی کہ اس کو وہاں دامیر نظر آیا، اس کی گاڑی ابھی سٹارٹ ہوئی ہی تھی کہ وہ سامنے آگیا۔ علینا نے فوراً گاڑی روکنے کو کہا۔ وہ باہر نہیں آئی جبکہ ماتھے پہ ناپسندیدگی کے بل واضح ہوئے۔

دامیر نے اپنے قدم اس تک بڑھائے کہ علینا سانس روک گئی۔ وہ کیوں اس کے روبرو آیا تھا۔

میرے ساتھ چلو۔" دامیر نے اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولا اور باہر آنے کا" اشارہ کیا۔

مجھے کہیں نہیں جانا اور جاؤ یہاں سے ورنہ میں ریان کو بتادوں گی۔" علینا" دوٹوک لہجے میں بولی اور گاڑی کا دروازہ بند کرنے لگی جب دامیر نے اپنا ہاتھ اٹکایا۔

"تمہیں لگتا ہے میں ریان سے ڈرتا ہوں؟" دامیر نے حیرت زدہ اس سے پوچھا وہ اس کو ریان کی دھمکی دے رہی تھی۔

"مجھے تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی جاؤ یہاں سے۔۔"اس کے طنز کرنے پہ علینا غصہ لیے بولی کہ دامیر نے دانت پیسے۔اس کو گڑبڑ محسوس ہو رہی تھی اور علینا کو ایسے نہیں چھوڑ سکتا تھا۔

"تمہاری یہ کمزور مزاحمت میرے آگے کچھ بھی نہیں ہے تو مجھے زبردستی کرنے پہ مجبور نہ کرو۔"دامیر نے علینا کا بازو تھاما۔

"تم مجھ پہ اپنا آپ مسلط نہیں کر سکتے دامیر،ایسا ہر بار نہیں ہو گا کہ میں تمہاری باتوں میں آجاؤں۔۔"جھٹکے سے اپنا بازو چھڑواتے علینا سختی سے بولی،دامیر کے لہجے میں زرا نرمی نہیں تھی جس کا اُسے دکھ ہونے لگا۔

دامیر اس کی لمبی تقریر پہ جبڑے بھینچ گیا اور اپنا رخ گارڈ کی جانب کیا۔اس نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولے گارڈ کو گریبان سے پکڑ کے باہر نکالا۔

دوسرا کدھر ہے۔۔؟" اس نے سرد لہجے میں دوسرے گورڈ کا پوچھا، وہ "
دامیر کے آنے سے ہی گھبرا اٹھا تھا تبھی تیزی سے بولنے لگا کہ وہ گھر گیا ہے
دامیر نے اس کو کال ملانے کا کہا جس پہ وہ فوری عمل کرنے لگا۔
علینا سنجیدگی سے دامیر کو دیکھ رہی تھی جو گارڈ سے بات کر کے تسلی کر رہا تھا۔

اس کو لے کے سیدھا گھر پہنچو، دس منٹ کا رستہ ہے اگر گیارواں منٹ ہوا "
تو تم قبر میں ہو گے آج رات۔۔" دامیر نے اس گارڈ کا گریبان جھٹکے سے
چھوڑتے کہا کہ علینا نے بے یقینی نگاہوں سے اس کو دیکھا۔ وہ آج دوسری بار
کسی کو اس کے سامنے مارنے کی دھمکی دے رہا تھا۔
گھر جا کے کال کروں گا پرنسیس۔۔" دامیر کا لہجہ پل میں بدلہ۔۔ آنکھوں "
میں نرم تاثر ابھرا کہ علینا ہونق بنی اس کو دیکھنے لگی۔ وہ پل میں تاثرات بدل سکتا تھا۔

"مجھے نہیں کرنی تم سے بات۔"

اتنا کہہ کے علینا نے اپنی سائیڈ کا دروازہ بند کیا اور گارڈ کو جلدی سے گاڑی چلانے کا کہا۔

دامیر نے اس کی گاڑی کو جاتے ہوئے دیکھا جب تک وہ آنکھوں سے اوجھل نہ ہو گئی۔

غائب ہونے والے گارڈ سے وہ بات تو کر چکا تھا لیکن وہ مطمئن نہیں ہوا تھا۔ چھٹی حس ابھی بھی کوئی گڑبڑ ہونے کا اشارہ دے رہی تھی۔

وہ بک شاپ میں داخل ہوا اور آس پاس دیکھتے جائزہ لینے لگا۔ وہ روز یہاں آتی تھی اور گھنٹوں گزار کے جاتی تھی۔

دامیر اس کا غصہ ختم کر دے گا اگر وہ بات کرنے کا موقع دیتی۔ موقع کیا دامیر اس کو اٹھا کے لے جا سکتا تھا لیکن وہ مزید خفا ہوتی تو اس نے تھوڑا سا وقت دیا تھا۔

اس نے ریان کو کال کر کے وہاں کا حال احوال جانا اور اپنی گاڑی میں بیٹھے علینا کی لوکیشن چیک کرنے لگا۔

وہ گھر کی راہ پہ تھی۔اور مزید دو منٹ میں گھر ہوتی، دامیر جب ہوٹل پہنچا تب تک علینا بھی پہنچ چکی تھی۔اس کی لوکیشن گھر کی ہی شو ہو رہی تھی۔وہ اُس گارڈ کے پاس جانا چاہ رہا تھا جو بک شاپ کی سائیڈ سے بظاہر اسی لیے غائب ہوا کہ اس کو ایمرجینسی آئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آرمری میں اس وقت لائٹس آن تھیں،اسلحہ نظر آرہا تھا۔دیواروں کے ساتھ ریکس بنے تھے جس میں ترتیب سے سب سیٹ تھا۔یہ سمگلنگ والا اسلحہ تھا جو دامیر اور ریان ڈیل کرتے تھے۔

حنہ معمول کے برعکس آج عام حلیے میں تھی۔ لائٹ گرے ٹراؤزر شرٹ پہن رکھا تھا اور بالوں کو رف سے جوڑے میں باندھا تھا جبکہ ریان اپنی مخصوص کارگو ڈریسنگ میں تھا۔

ایک گول میز تھی۔ پیپر بکھرے پڑے تھے۔ حنہ سینے پہ بازو باندھے کھڑی سنجیدگی سے سب دیکھ رہی تھی۔

ڈریک نے لیپ ٹاپ ریان کے سامنے کیا۔

''تمہارے اندازے کے مطابق ہمیں کتنے آدمی چاہیئے ہونگے؟''

اس نے ایک نظر حنہ کو دیکھا۔ حنہ نے پر سوچ انداز میں ہونٹ چبائے۔ اُس کی نگاہیں میز پہ رکھے پیپرز پہ تھیں جن میں الگ الگ لوکیشنز کی نشاندہی کی گئی تھی۔ حنہ کا ہاتھ ہونٹ تک گیا۔ ریان نے بنا کچھ کہے اپنا ہاتھ اونچا کیے اس کے ہاتھ کو نیچے کیا اور تنبیہی نگاہوں سے دیکھا۔

''نہیں کرو۔''

حنہ نے گھورا اور ایک پیپر نکال کے سائیڈ پہ رکھا۔

یہاں سے تین کنٹینرز جائیں گے۔ بحری راستہ ہے تو ایک ساتھ نہیں" نکلیں گے۔ تین کے حساب سے میں یہاں ہو نگی، اور میرے ساتھ چھے آدمی۔ ایک کو میں دیکھ لوں گی باقی دو کنٹینرز دوسرے لوگ دیکھ لیں گے۔" حنہ سنجیدگی سے ایک جگہ پہ اپنی انگلی رکھتے بولی۔

چار آدمی، تم اور میں۔۔۔" وہ رکا۔ آبرو اچکائے جیسے باور کروایا۔"

اس جگہ ایک ساتھ ہونگے، دامیر اِس والے روٹ کو دیکھ لے گا آرام" سے۔ یہاں سے کتنے کنٹینرز جائیں گے؟" دوسرے روٹ کو دیکھتے ریان نے استہفامیہ نگاہوں سے حنہ کو دیکھا۔

ہو سکتا ہے دو اور.... یہ راستہ چھوٹا ہو گا تو آسانی سے پہلے یہاں اٹیک کیا جا" سکتا ہے۔" حنہ نے بارڈر ایریا کی طرف اشارہ کیا۔

دامیر کے ساتھ تین آدمی، اور یہاں ڈریک۔۔۔!" ریان نے کہتے ڈریک" کو دیکھا جس نے سر ہلایا۔ آخری روٹ وہ دیکھ لے گا۔

تم جتنے چاہو اپنے ساتھ آدمی لے جا سکتے ہو لیکن مجھے ہر ایک کی سلامتی چاہیئے۔۔ وہ چھوٹی بچیاں ہونگی اور بہت ڈری ہوئی بھی۔۔" ریان نے سرد لہجے میں ڈریک سے کہا۔

"اپنے آدمیوں میں سے دیکھو جو راضی ہو جانے کو، کسی پہ کوئی زور زبردستی نہیں۔" ساتھ ہی اس نے اگلا حکم دیا جس پہ ڈریک نے مؤدب سر ہلایا۔

"سر اکیڈمی کے بہت سے لوگوں نے کانٹیکٹ کرنا چاہا آپ سے؟" ساتھ ہی ڈریک ایک لسٹ لے کے آیا اور اس کو تھمائی جس پہ ریان نے سر سری سی نگاہ دوڑائی۔

"کس لیے؟"

"جاب کے لیے سر، براٹوا کے نیو ہیڈ کا سنتے یہاں سے شوٹرز نے کانٹیکٹ کیا ہے۔" ڈریک نے مزید کہا کہ وہ سنجیدگی سے سر ہلا گیا جبکہ حنہ اب پیپرز پہ ٹائمنگ دیکھ رہی تھی۔

ہر مافیا ہیڈ کو اپنے شوٹرز، کڈنیپنگ، ٹارچر، سمگلنگ ٹیم چاہیے ہوتی تھی۔ اکیڈمی کے مختلف ڈیپارٹمنٹ سے ٹرین شدہ اپنے علاقوں کی مافیا کے ماتحت ہوتے تھے۔ اگر رشیا سے کوئی ٹرینگ لینے کراؤنڈ ہیڈ گیا ہے تو وہ براٹوا کے انڈر ہی کام کرے گا اور براٹوا کے حکم کا محتاج ہو گا کیونکہ رشیا کی بڑی تنظیم براٹوا ہی تھی اسی طرح ہر ملک اور علاقے کے اپنے ہی لوگ ہونگے۔

جو ٹرینگ سے فری ہونگے ان کو ٹیسٹ کر کے ریان اپنے ساتھ رکھ سکتا تھا۔

کڈنیپنگ تم ٹیسٹ کرو گے ڈریک، ٹیم ریڈی کرواؤ۔۔" ریان کے "
ہونٹوں پہ معنی خیز مسکراہٹ در آئی۔

کس کو کڈنیپ کروانا ہے سر؟" ڈریک تھوڑا گڑبڑایا کہ اگر ٹھیک سے کام "
نہ ہوا تو ریان موت کا نظارہ کروا سکتا تھا۔

"فیاد حاکم کو۔۔۔"

وہ تمسخر اڑاتی مسکراہٹ لیے بولا کہ ڈریک اپنی جگہ ساکت ہوا۔ جو شخص ان کی نظروں میں نہیں آ رہا تھا وہ بھلا یہ کڈنیپ کروا سکتا تھا۔ اس کے تو پسینے چھوٹ گئے، بے ساختہ ہی ڈریک نے تھوک نگلا۔

فیاد کی کڈنیپنگ کا سنتے تو حنہ بھی چونکی۔ وہ ایک ٹیم ٹیسٹ میں فیاد کو کڈنیپ کروائے گا۔

"ٹاپ participants کو پیغام پہنچا دو، بنا کوئی وجہ بتائے بس ٹارگیٹ بتاؤ ان کو۔۔ پھر ہم بھی دیکھتے ہیں کہ اکیڈمی نے اس سال کیا ٹرین کیا ہے۔۔" ریان نے وہ لسٹ ڈریک کی طرف اچھالی جس کو وہ بروقت کیچ کر گیا۔ یہ کوئی الگ اور انوکھی چال تھی جو ریان ابھی چلنے والا تھا۔

"گنز کی نئی سپلائی کل تک یہاں پہنچ جائے گی تو اس کی بھی فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔" ریان نے اپنی توجہ حنہ پہ کی۔ وہ سر ہلا گئی۔

ریان اس کے ساتھ ہو گا تو امید تھی کہ کامیاب ہو جائے گی۔ دس لڑکیاں وہ بھی کم سن، معصوم۔

تمام روٹس، ٹائمنگ اور کنٹینرز کی معلومات لینا اب مشکل نہیں تھا کم از کم براٹوا کے ہیڈ کے لیے تو بالکل بھی نہیں۔ لیام بھی مسلسل رابطے میں تھا۔

آرمری سے باہر آتے حنہ اس کے برابر چلتے ہوئے تیکھی نگاہ سے دیکھنے لگی۔

"تمہیں لگتا ہے فیادا ایسے ایزی ٹارگٹ رہے گا؟"

وہ کڈنیپنگ کا حوالہ دیتے پوچھنے لگی کہ اُس کے ہونٹوں پہ وہی معنی خیز مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ وہ دونوں چلتے ہوئے لان میں آ گئے جہاں دھوپ کی کرنیں پڑ رہی تھیں۔ حنہ نے رک کے اس کی مسکراہٹ کو دیکھا۔

"وہ ہم سے اپنی شناخت چھپا رہا ہے لیکن باقیوں سے نہیں، وہ یہ بھی جانتا ہے کہ ہم کسی سے مدد نہیں لیں گے اور ہم ایسا بالکل نہیں کریں گے جب یہ کام ہم اپنے طریقے سے ہی نکلوائیں گے۔ فیاد حاکم ایشیا کا سمگلر ہے بہت جانا مانا، یورپین سائیڈ پہ اس کا بس نام معلوم ہے اصل پہچان تو ایشیا سائیڈ پہ ہے۔ گراؤنڈ ہیڈ سے ٹرینڈ ایلفا ٹیم بس اپنا ٹارگیٹ پورا کرے گی کیونکہ انہیں براٹوا میں آنا ہے اور اس کے لیے وہ ہر حد تک جائیں گے۔ یہ ہوتی ہے پاور مافیا ہیڈ

کی ملیشکا۔آپ کسی بھی کونے کے لوگوں کو اونچائی کا لالچ دے کے اپنا مطلب نکلوا سکتے ہو۔اور فائدہ دونوں طرف ہو گا۔''

لان میں موجود کرسی پہ بیٹھتے ہوئے اس نے حنہ کو دیکھا جو سر جھٹک کے مسکرا دی۔

''کڈ نیپرز کو ایسے ہی ٹرین نہیں کیا جاتا۔ان کو ایک سو ایک طریقے بتائے جاتے ہیں۔'' ریان شاطر مسکرایا۔

''اب میں چاہتا ہوں کہ اس سب سے پہلے۔۔۔'' ریان نے حنہ کا ہاتھ تھامے آنکھیں گول گھمائیں (اس سب سے پہلے، الفاظ پہ) اور ٹھہرتے حنہ کو قریب کیا، وہ اس کی کرسی کے بالکل سامنے ٹانگوں کے پاس کھڑی ہوئی۔

''تم مجھے سرپرائز دے کے مبہوت کر دو۔'' اچانک اس کو اپنی جانب جھکاتے وہ شریر لہجے میں بولا کہ حنہ کھینچے جانے پہ بوکھلا اٹھی۔

''بیٹھ جاؤ تمہارا ہی ہوں۔''

اس کی فرمائش پہ وہ گھورنے لگی کہ وہ پھر بے باک ہوتا اپنی گود کی جانب اشارہ کر رہا تھا۔ اپنا ہاتھ چھڑواتے وہ سیدھی کھڑی ہوئی۔

"تم کبھی سیریس ہو گے؟"

وہ جھلا کے بولی۔

ابھی ہو جاتا ہوں، یہ کل رات سے میری شرٹ پہنی ہے واپس کرو۔" اس کے پیچھے ہٹنے پہ وہ بھی کھڑا ہوا اور سنجیدگی سے بولا، گرے آنکھیں شرٹ پہ ٹکی تھیں کہ حنہ کے چہرے پہ سرخی چھانے لگی۔

میں اگر کچھ کہتی نہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ انجوائے کرتی ہوں" تمہاری فضولیات کو۔" غصے کی سرخی آنکھوں میں لیے وہ اس کے قریب آئی۔ حنہ کا ہاتھ ریان کی گردن تک آیا کہ اُس کے ہونٹوں کی مسکان گہری ہوئی۔ وہ اپنا چاقو تھامے ہوئے تھی۔

اس کا چاقو والا ہاتھ کلائی سے تھامے نیچے لایا اور سینے پہ رکھا۔

اس کو چیر کے دکھاؤ تو تمہاری جرأت کو مانوں۔" ریان کی آنکھیں چمکیں، "

سورج کی روشنی سیدھا آنکھوں سے ٹکرا رہی تھی۔ ریان نے چاقو کی نوک

سینے پہ دل کے مقام پہ رکھی۔

سیاہ سفید بال والے مجسمے جیسے دھوپ میں کھڑے تھے۔

حنہ نے بنا کچھ کہے اپنے چاقو پہ زور دیا وہ اس کی شرٹ کو چیرتا کٹ لگا گیا۔

خون کی بوند ٹپکی۔ دباؤ ہلکا کرتے حنہ چاقو کو نیچے لانے لگی کہ شرٹ میں لکیر کھینچتی گئی۔

"کیا چیز ہو تم ریان۔۔"

اس کے ڈھیٹ پن پہ وہ سلگ اٹھی۔

یہی کر کے میں تم سے پوچھوں؟" ریان اس کے ہاتھ سے چاقو لیتا ہوا معنی "

خیزی سے بولا۔ اشارہ اس کی شرٹ میں کٹ لگانے کی طرف تھا۔

حنہ نے لاپرواہی سے آنکھیں گھمائیں جب ریان نے اس کی کمر کے گرد

حصار باندھ کے قریب کیا اس کا دل زور سے دھڑکا۔ وہ اس کو کبھی نہیں ظاہر

کرنے والی تھی کہ اس کی یہ چھوٹی موٹی جسارتیں گدگدی سی کرتی تھیں۔
اس کو عادت ہو چلی تھی ریان تھی۔

کسی دوسرے کے چھونے سے جو بھی ایک عجیب سی کیفیت طاری ہوتی وہ ریان کے لمس سے نہیں ہوتی تھی بلکہ وہ سکون بھرا لمحہ ہوتا تھا۔اس کے لمس سے وہ بے زار نہیں ہوتی تھی اور نا ہی کراہیت محسوس کرتی تھی۔

اس کی عادت کے خلاف وہ ضدی بنا تھا اور اپنے لمس کا عادی بنا رہا تھا۔

تم نے وعدہ کیا تھا اگلی ڈیل میں کروں گی، بائیرز تک میں جاؤں گی۔" اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے حنہ یاد کرواتی بولی۔

اتنے پاس آ کے تمہیں ایسی باتیں کیوں یاد آتی ہیں؟" وہ بدمزہ ہوا اور چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔

کیونکہ ویسے تم سنتے نہیں۔۔" وہ دوبدو بولی کہ ریان ہلکا سا ہنس دیا۔"

تم براٹوا کے ہیڈ ہو اب مجھے ساتھ لے جانے میں کوئی مسئلہ نہیں ہونا چاہیے۔" حنہ جتاتی ہوئی بولی۔

"براٹوا کو ٹیک اوور کیا ہے پوری دنیا کی مافیا کو نہیں، اچھے سے جانتی ہو کہ ڈائیمنڈ کے بائیر زسیدھے نہیں ہوتے، لڑکی کو دیکھتے بعد میں ہیں پہلے اس کا فائدہ اٹھائیں گے۔ میں رسک نہیں لے سکتا۔" ریان سنجیدگی سے بولا۔ حنہ نے کمر سے اس کے بازو ہٹائے اور ماتھے پہ بل لیے اس کو دیکھنے لگی۔

"ایسا کیوں ریان۔۔ یہ میرا کام ہے۔ میں کرتی آرہی ہوں یہ کام۔" حنہ تیز لہجے میں بولی۔

"تمہارا جو کام ہے میں اس میں سپورٹ کر رہا ہوں لیکن یہ بات نہیں مانوں گا۔" وہ دوٹوک لہجے میں بولا کہ حنہ ضبط کر کے رہ گئی۔

"تمہیں مجھ پہ یقین نہیں؟" اس کی آنکھوں میں دیکھتے سنجیدگی سے بولی۔

ریان دو قدم کا فاصلہ پھر سے طے کرتا اس کے قریب آیا، جو محبت کے رنگ آنکھوں میں کچھ پل قبل تھے اب وہ سرد تاثرات میں بدل گئے تھے۔

"تمہیں لگتا ہے تم مجھے اموشنل بلیک میل کر سکتی ہو۔۔؟" اس کے تاثرات پل میں بدلے تھے، حنہ سٹل کھڑی رہی۔ وہ اندر جانے کو بڑھا جب اس کی آواز پہ قدم رکے۔

"تم نے دیکھا ہے مجھے کام کرتے ہوئے، میں کر سکتی ہوں یہ۔۔" وہ بھی پر یقین لہجے میں بولی۔

"میں جانتا ہوں تم کر سکتی ہو لیکن یہ سب مجھے دیکھنے دو، میں کسی کی غلط نگاہ تم پہ برداشت نہیں کر سکتا۔" اس کی طرف مڑتے سنجیدگی سے کہتے جیسے باور کروایا۔

"جب تم میرے ساتھ ہوگے تو کیسی مشکل۔۔" حنہ کے کہنے پہ ریان نے سرد آہ بھری۔

"حنہ، بحث نہیں۔" اس نے نام سے پکارا تھا اور یہ انداز ریان کا نہیں تھا یہ اُس ٹاپ اساسن کا تھا جس کا لہجہ وارننگ دے رہا تھا۔ اور یہ واقعی دھمکی تھی۔

بھاڑ میں جاؤ تم۔۔"اتنی منتوں کے بعد بھی جب وہ نہیں مانا تو وہ دانت پیستے ہوئے بولی اور اس کے کندھے سے ٹکراتی ہوئی اندر بڑھی۔ ریان حیران ہوا۔

"اپنی بات منوانے کو تم تلوار سے میٹھی چھری بن جاتی ہو جیسے میں جانتا نہیں تمہیں۔" وہ بڑبڑایا اور بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس کے پیچھے گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اس کا اٹھنے کا بالکل بھی دل نہیں کر رہا تھا تبھی کہیں بھی جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ Exhibition پہ انوائٹ کیا گیا تھا لیکن سستی اتنی تھی کہ دل و دماغ ساتھ نہیں دے رہے تھے۔ صبح کے گیارہ بج رہے تھے، میکس ایک بار اس کے پاس سے چکر لگا کے جا چکے تھے۔ باقی دنوں کی طرح بھی وہ گھر میں گارڈز اور ورکرز کے ساتھ ہو گی۔

اس گھر میں شروع سے ہی بہت کم رہی تھی، نہ زیادہ دلچسپی تھی۔ زیادہ تر ہوسٹلز میں رہنا ہوا تھا۔ حنہ کا روم بھی یہاں موجود تھا لیکن وہ تو جیسے کافی عرصے سے استعمال میں نہیں تھا۔

جس کمرے میں وہ موجود تھی کافی کشادہ تھا جیسے ایک لگژری کمرہ ہونا چاہیے تھا۔ میکس رئیس آدمی تھے لیکن کیسے اور کیوں یہ اب وہ جان چکی تھی۔

انڈرورلڈ، ڈارک مافیا!

شریف لوگوں میں شامل ہونے کے لیے بزنس مین، ہونہہ!

کسلمندی سے اٹھتے اس نے سلیپر پہنے اور باتھ روم فریش ہونے گئی۔ باتھ لے کے واپس آئی تو کچھ اعصاب پرسکون ہوئے۔ بالوں کو کیچر میں مقید کیا اور خود کو ایک نظر آئینے میں دیکھا۔ چہرے پہ تکان تھی۔

ایک دو بار آنکھیں زور سے میچے کھولیں اور چہرے پہ ہاتھ رکھا۔ شاید ہلکا سا بخار تھا۔

وقت دیکھا۔ ناشتہ نہیں کیا تھا ابھی وہ بھوک کافی محسوس ہو رہی تھی۔

اس نے کمرے میں موجود دیوار گیر الماری کا ایک پٹ وا کیا۔ سامنے ایک فائل موجود تھی۔ آنکھوں میں نمی گھلنے لگی۔ دامیر کی شدت سے یاد ستائی۔

وہ کیوں کر رہی تھی ایسا؟ اسے واپس چلے جانا چاہیے اس کے پاس۔

خیالوں کو جھٹک کے وہ ڈائینگ تک آئی اور ناشتہ لگانے کو کہا۔

میکس نے ہمہ وقت اس کے لیے گارڈز رکھے تھے۔

مجھے آج ایک جگہ جانا ہے، یہ لوکیشن دیکھ لو۔۔" اپنا بیگ تھامے وہ" پارکنگ ایریا تک آئی اور اپنے گارڈ کو کارڈ تھمایا۔

علینا کو کچھ بھی کہے بغیر اس نے موبائل نکالا اور کال کرنے لگا۔

انکل کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے، اُسی بک شاپ کے اونر کی اگیزیبیشن" میں جانا ہے بس۔۔" اس کے کال کرنے پہ ہی وہ جھنجھلا اٹھی اور ناگواری سے ٹوکتے ہوئے بولی۔

سوری میم لیکن دامیر سر کو انفارم کر رہا تھا۔" علینا کے بگڑنے پہ وہ صفائی" دیتا ہوا بولا۔

دامیر، رائٹ۔۔"وہ آنکھیں گھما گئی کہ اس کے گارڈز تک کو خرید اہوا تھا۔"

اس کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تو وہ بیٹھی، گلے میں مفلر لپیٹ رکھا تھا، آج سنیکرز پہنے تھے ہیل کے بجائے۔ چھوٹے پھولوں والی سکرٹ کے ساتھ لائٹ بلیو کلر کی بلیزر پہن رکھی تھی۔

بالوں کو ڈھیلا سا باندھ رکھا تھا۔

کہیں جانے کے لیے مناسب سی تیاری تھی۔

گاڑی ایک بلڈنگ کے قریب آکے رکی۔ لفٹ میں اینٹر ہوتے اس نے گارڈز کو کہہ دیا کہ وہ اسے چھوڑ کے نیچے پارکنگ تک ویٹ کریں اگر چاہیں تو تسلی کر سکتے ہیں کیونکہ وہ نہیں چاہتی تھی کہ ان کی موجودگی میں دوسرے لوگ غیر آرامدہ محسوس کریں۔

ٹاپ فلور پہ سب ارینج تھا اور گارڈ نے مکمل تسلی کی تھی لیکن جانے سے انکار کر دیا۔ علینا کے دھمکی دینے پہ وہ لوگ نیچے تک آگئے تھے اس سے پہلے وہ لوگ دامیر کو انفارم کرنا نہیں بھولے تھے۔

کل ایک گارڈ غائب ہونے کی وجہ سے وہ ان کی اچھی خاصی پریڈ لگا چکا تھا۔
آدھا گھنٹہ رکنے پہ ہی علینا کی کیفیت عجیب سی ہونے لگی۔ یہاں مختلف ٹیبل سیٹ کیے تھے اور کتابوں کو سجایا گیا تھا لیکن اچانک طبیعت میں بے زاریت گھل گئی۔ ہر چیز سے دل اچاٹ ہو گیا۔ یہاں رکنا اب بے معنی لگا۔
ایک منٹ نہیں لگا تھا طے کرنے میں کہ وہ واپس جائے گی، یہاں سب الکوحل کے شوقین تھے اور سافٹ ڈرنکس بھی موجود نہیں تھیں۔ لفٹ کا بٹن پریس کیا، لیکن وہ انگیج تھی۔ یا شاید سٹک ہو گئی تھی۔ وہ کافی دیر کھڑی رہی لیکن اب انتظار بھی ممکن نہیں تھا کیونکہ گھبراہٹ طاری ہو رہی تھی۔
اس سے پہلے وہ سیڑھیوں کا انتخاب کرتی لفٹ آچکی تھی۔
اندر داخل ہوتے گراؤنڈ فلور کا بٹن پریس کیا لیکن گھبراہٹ بڑھتی گئی۔
شاید میں نے ناشتہ آئلی کر لیا تھا۔‘‘ سینے پہ ہاتھ رکھتے وہ بڑبڑائی اور آدھ ’’ میں ہی لفٹ کو روک دیا۔ اور زینے ایسے ہی اترنے لگی۔ لفٹ کے اندر گھٹن سی محسوس ہو رہی تھی۔

ہوٹل کی پارکنگ تک پیدل جانے میں اس کو چار سے پانچ منٹ لگ جانے تھے، ابھی اس کو شدید تھکن محسوس ہو رہی تھی۔ زینے اترتے ہی اس کا سانس پھول گیا تھا، سانس بحال کرنے کو اس نے سینے پہ ہاتھ رکھا اور اپنے بالوں کو چہرے سے ہٹایا۔

گارڈز کو یہیں پہ ہونا چاہئے تھا گاڑی موجود تھی لیکن اس کے گارڈز نہیں۔ کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا۔ دماغ نے خطرے کا الارم بجایا۔

ابھی اپنی گاڑی تک پہنچی بھی نہیں تھی کہ کسی نے اس کے بازو کو اپنی گرفت میں لیا جس پہ وہ سہم سی گئی لیکن مقابل کا چہرہ دیکھتے ہی اس کے اعصاب کچھ پر سکون ہوئے۔

وہ دامیر تھا لیکن عجلت میں، اس کو یہاں سے جانے کا کہہ رہا تھا

ہمیں یہاں سے چلنا ہے، جلدی کرو۔" اس کی بات سنتے ماتھے پہ ناگوار" لکیریں ابھریں اور مقابل کی گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑوایا۔ وہ اس کو اپنے ساتھ لے جانے کے لیے آیا تھا سوچ کے انا آڑے آ گئی۔

مجھے کہیں نہیں جانا، اکیلا چھوڑ دو مجھے۔" وہ سنجیدگی سے بولی اور اپنی گاڑی کی طرف بڑھی۔

"یہ بحث کرنے کا وقت نہیں ہے میرے ساتھ چلو۔" دامیر نے پھر سے بازو کو اپنی گرفت میں لیا کہ اچانک کوئی چیز ہوا کو چیرتی ہوئی ان کے درمیان سے گزری جس پہ دامیر فوراً الرٹ ہوا جبکہ اس کے دل میں خوف کی لہر دوڑ گئی۔ علینا ساتھ تھی، نہیں ہونا چاہیے تھا۔

علینا کو بازو سے تھامتے اس نے اپنے پیچھے کیا اور اپنی پشت سے پینٹ کے ہولڈر سے اپنی گن نکالی، گن گولی چلانے والی کی سمت کرتے اس نے دو فائر باندھے جب پارکنگ کی دوسری طرف سے لوگ نمودار ہونے لگے۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔؟" خوف سے سرد پڑتے اس نے دامیر سے پوچھا جو ایک کے بعد ایک نشانہ باندھ رہا تھا جبکہ گولیاں چلنے کی آواز سے اس کا خود کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔

"بھاگو۔۔۔" سرد آواز میں حکم دیا جس پہ وہ علینا نفی میں سر ہلانے لگی۔

میں نے کہا بھاگو۔۔۔" آواز میں کوئی نرمی کا تاثر نہیں تھا، موت جیسی" ٹھنڈی آواز پہ اس کی ٹانگوں سے جان جانے لگی، بدن لرزنے لگا، زبان نے بولنے سے انکار کر دیا۔

خود میں جان لاتے اس نے بھاگنے کی کوشش کی، جس سمت وہ بھاگی تھی اسی طرف دامیر نے اپنی پشت کرتے نشانہ باندھنا شروع کر دیا اور علینا کو کور دیا جب ایک گولی دامیر کے کندھے کو چیرتی ہوئی نکلی۔ وہ زیادہ آدمی تھے۔

علینا نے پیچھے مڑ کے دیکھا جو اس کے پاؤں مڑنے کا سبب بنا اور وہ لڑکھڑا پڑی۔ پاس گاڑی کا سہارا لیتے اس نے سانس لینی چاہی تب تک ماسک لگے آدمی اس تک پہنچ چکے تھے۔

شٹ، شٹ، شٹ۔۔۔ علینا کو یہاں نہیں ہونا چاہیے تھا۔" دامیر کا دل" خوف سے دھڑکا۔ کھونے کا ڈر۔

جیسے ہی ایک آدمی نے علینا کا بازو دبوچا اس کے خلق سے ایک چیخ برآمد ہوئی، دامیر نے پیچھے مڑ کے دیکھا اور علینا کے پاس کھڑے آدمی کا بلا جھجک

نشانہ باندھا، یہاں آدمی نیچے گرااور دوسری جانب دامیر کے سر پہ کسی زوردار چیز سے وار کیا گیا۔

علینا کی چیخ نے اس کو بھٹکا دیا تھا۔اُس کو بازو سے دبوچے وہ بڑی گاڑی میں زبردستی ڈال رہے تھے، پر زور مزاحمت کرتے بند ہوتی آنکھوں سے اس نے آخری بار دامیر کو گھٹنوں کے بل گرتے دیکھااور خود وہ ہوش سے بیگانہ ہو گئی۔

وہ کتنی آسانی سے ٹریپ ہو گئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دوبارہ جب آنکھ کھلی تو خود کو رسیوں سے جکڑے پایا، اس کے ہاتھ اور بازو بندھے تھے، اطراف میں نظریں گھماتے اس نے جائزہ لینا چاہا تو سامنے ہی دامیر کو بندھے پایا۔وہ ہوش میں تھا، اس کی نگاہیں زمین پہ ٹکی تھیں، چہرے پہ برف پتھریلے تاثرات تھے۔

علینا کی بانسبت دامیر کے ہاتھ، بازو اور پاؤں بھی مضبوط رسیوں سے باندھے گئے تھے۔ خوف اندر تک سما گیا تھا، عرصہ پہلے بیتا اذیت ناک وقت واپس آ گیا تھا۔ وہ پھر کسی کی قید میں تھی۔ سانس لینے میں تنگی ہونے لگی۔

پکا یقین ہے کہ وہی ہے جس کو لانا تھا؟" کسی مردانہ آواز پہ علینا نے پیچھے گردن گھمانی چاہی۔ وہاں گیٹ تھا سائے دکھائی دے رہے تھے۔ کچھ لوگ موجود تھے جو بات کر رہے تھے۔ وہ اٹالین نہیں تھے نہ ہی رشین۔

لڑکی تو وہی ہے، لڑکا غلط نہ ہو۔ براٹوا کا آدمی لگ رہا ہے۔" ایک کمزور آواز میں بولا شاید وہ دامیر سے واقف نہیں تھا جبکہ علینا کا یقین تھا۔

براٹوا! علینا کے ذہن میں لفظ گونجا۔

رشین مافیا کی کرمنل آرگنائزیشن!

لیکن دامیر کو براٹوا کا نہیں تھا۔ وہ ایک اساسن تھا جو اپنی مرضی سے کام کرتا تھا۔

برا ٹوا کا ہوا تو تھوڑی دیر میں موت کو ہیلو کہہ دینا۔ ‘‘ان میں سے ایک آدمی ’’
برا ٹوا کا سنتے ناگوار لہجے میں اس کو جھڑکتا بولا۔
علینا نے جھٹکے سے سر موڑے دامیر کو دیکھا وہ اب بھی ویسے ہی دیکھا،
بے حس و حرکت ایک مجسمہ۔ جیسے ہلے گا تو ریت کی مانند بکھر جائے گا۔
تبھی دو لوگ اندر آئے، علینا نے سہم کے دامیر کو دیکھا، وہ کچھ کر کیوں نہیں
رہا تھا۔
تو میکس کی بھتیجی ہے نا۔۔ ‘‘اُن میں سے ایک آدمی اس کے سامنے کھڑا ’’
ہوتے پوچھنے لگا۔
علینا نے خوف سے زرد پڑتے آنکھیں اٹھائیں اور نفی میں سر ہلا یا۔
جھوٹ بولتی ہے۔۔ ‘‘اگلے ہی پل اپنے رخسار پہ پڑنے والے ہاتھ نے اس ’’
کے حواس معطل کیے۔ رخسار پہ جلن ہونے لگی، نظریں دامیر پہ گئیں۔ کوئی
حرکت نہیں۔

خود دیکھا ہے تجھے وہاں سے نکلتے،اور یہ کون ہے ؟ جانتی ہے نا اس کو ؟""

اس کے بالوں کو مٹھی میں بھرا کہ وہ کراہ اٹھی۔آنسوں آنکھوں سے زار و زار بہنے لگے۔

علینا نے دامیر کو دیکھا،پانی ٹپک رہا تھا اس نے پھر نفی میں سر ہلایا۔

میں نہیں جانتی اس کو۔۔"وہ کانپتے لہجے میں بولی کہ ایک اور ہاتھ پڑنے "

سے اس کا سر بری طرح چکرایا۔

بوائے فرینڈ تو نہیں کہیں۔۔ تھوڑی دیر رکھتے ہیں ان کو۔کیا پتا لڑکی کو تڑپتا"

دیکھ یہ ڈھیٹ پسلی بھی ہل جائے۔"ایک جھٹکے سے علینا کے بال چھوڑے

.....ان دونوں نے اپنا رخ دامیر کی طرف کیا۔

مجھے یہ براٹوا کا بندہ لگتا ہے،اس کے ہاتھ میں انگوٹھی تھی۔"دوسرا آدمی "

پھر اس کو تنبیہی انداز میں بولا جیسے کہہ رہا ہو کہ پھنس نہ جائیں اس کو پکڑ کے۔

اور کچھ نہیں تھا؟"پوچھنے پہ دوسرے نے نفی میں گردن ہلائی۔"

"اور اس لڑکی کے پاس؟"

ایک بیگ تھا بس، چھین لیا۔۔ شادی شدہ لگتی ہے۔" علینا کی طرف دیکھتے" وہ خباثت سے بولا جب پہلے آدمی کی نظر اس کے سیدھے ہاتھ کی تیسری انگلی پہ گئی، ڈائمنڈ رنگ۔

میکس نے خود تو نہیں کرلی شادی اس سے۔۔ ہم سالوں کا دین بھی تو کوئی" ہوتا نہیں۔" وہ خباثت سے کہتے ہوئے وہاں سے نکلنے کو تھے کہ گیٹ پہ ہی رک گئے۔

پیچھے سے معلوم ہوا ہے کہ یہ وہی ہے جس نے کچھ دن پہلے باس کو مارا تھا۔" اساسن ہی ہے یہ۔۔" وہ گیٹ کے پاس تھے جب آواز اندر تک سنائی دی۔

اساسن! میں نے بکواس کی تھی کہ یہ براٹوا کا ہے۔ ایسا کرو پتا کرواؤ کہ نام" "کیا ہے اور باقی سب بھی۔۔ کسی نے تو دیکھا ہو گا اس کو۔

تھوڑی سی سچائی کا ادراک ہوتے ہی ان کی تو جیسے سٹی گم ہو گئی اور ہڑ بڑا سے گئے کہ یہ وہی شخص تھا جس نے باس کو مارا تھا اب انہیں پتا کرنا تھا کہ کس کے کہنے پہ ان کے باس کو مارا گیا تھا۔

علینا کی موجودگی ان کے مطابق دامیر کو ٹارچر کرنے کے لیے تھی۔

کس کے کہنے پہ تم نے مارا ایزو کو؟" ایک شخص واپس اندر آتا ہوا دامیر کو" مکا مارتے ہوئے بولا۔ یہ وہی تھا جس نے علینا پہ ہاتھ اٹھایا تھا۔

دامیر کی طرف لپکتے انسان کو دیکھتے علینا کی بے ساختہ چیخ نکل گئی۔

کچھ تو لگتی ہے تو اِس کی۔۔۔" وہ واپس علینا کی جانب مڑا، اس کے چیخنے پہ" معنی خیز مسکرایا۔

اپنے اِس یار سے بول کہ ہمیں بتا دے کہ اِس نے کس کے کہنے پہ ہمارے" باس کو مارا تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔" وہ اب آہستہ نرم آواز میں علینا کے سامنے جھکتا ہوا بولا کہ علینا نے سہم کے دامیر کو دیکھا۔

"مم۔۔۔میں نہیں جانتی اس کو، مجھے چھوڑ دو۔"

وہ ہکلائی اور نفی میں سر ہلانے لگی۔

پھر اس کے ساتھ کیا کر رہی تھی تم؟" علینا کے سامنے سے ہٹ کے وہ" زرا سائیڈ پہ کھڑا ہوا کہ علینا دامیر کو واضح دکھائی دے لیکن وہ دیکھے تو سہی۔

اس کا نام معلوم ہے؟" اپنے ہاتھ کی انگلیاں علینا کے چہرے پہ مس کرتے" ہوئے بولا کہ اپنا منہ دوسری طرف کرتی وہ سسکی دبا گئی۔

میں کسی کو نہیں جانتی، مجھے جانے دو یہاں سے۔۔" وہ اب کی بار چلائی" تھی۔

اس سے بس کہہ دو کہ ہمیں بتائے کہ کس کے کہنے پہ اِس نے ایزو کو مارا" ہے تمہیں جانے دیں گے۔" وہ نرمی سے علینا کو پچکارتے ہوئے بولا اور کمرے سے باہر گیا جہاں باقی سب بھی کھڑے تھے۔

تم انہیں بتادو کہ تم کون ہو اور کس کے کہنے پہ تم نے اِن کے آدمی کو مارا" "تھا۔مجھے یہاں سے جانا ہے۔۔

علینا نے چیختے ہوئے دامیر سے کہا لیکن اس کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ دیواروں سے بات کر رہی تھی۔

"اِس کی گرل فرینڈ ہو گی تبھی تو بچانے آ گیا تھا۔ ان کا دھیان رکھنا لڑکا کچھ تو بولے گا، ایک بار معلوم تو ہو کہ یہ لڑکی اسی کی ہے تو ٹارچر کرنے میں مزا بھی آئے۔" وہ آدمی اپنے باقی کھڑے ساتھیوں سے بولا۔

"بھئی مجھے تو یہ اس آدمی کی نہیں لگ رہی دیکھا نہیں تھا کیسے بُت بنا بیٹھا تھا۔ ہلا تک نہیں اگر کچھ چکر ہوتا تو تڑپتا تو سہی۔"

وہ مین آدمی یہاں سے جا چکا تھا۔ اب بس گیٹ پہ کھڑے دو ساتھیوں کی آوازیں تھیں جو اندازے لگا رہے تھے۔

"اس نے ایک بھی نظر اس لڑکی پہ ڈالی تو سمجھ جانا کہ چکر ہے پھر دیکھنا تڑپنے اور تڑپانے کا مزا۔" ان دونوں نے ایک بار گردن اندر کی طرف کرتے علینا اور دامیر کو دیکھا پھر قہقہہ لگا اٹھے۔

گیٹ بند ہونے لگا۔

کسی نے اُن کو بلایا تھا۔ قدموں کی آواز آئی تھی جو دور جا رہی تھی۔

آوازیں اب بند ہو گئی تھیں۔ وہ جا چکے تھے۔

آواز تھی تو بس علینا کے رونے کی، اسے تکلیف ہو رہی تھی جسمانی بھی اور اندر بھی۔ دامیر کی بے حسی پہ تکلیف ہو رہی تھی۔

ان آدمیوں نے علینا کو ٹارچر کیا تھا اور دامیر ہلا تک نہ تھا یہاں تک کے کوئی غصہ بھی نہیں تھا۔ وہ رو رو کے تھک گئی تو حواس گم ہونے لگے، آنکھیں ایک بار پھر بند ہونے کی تھی جب اس کے ہونٹ آہستہ سے ہلے۔۔

"دامیر۔۔۔!"

لیکن وہ ویسا ہی رہا۔ ساکن مجسمہ۔ زمین کو گھورتا ہوا۔

وہ دامیر سے ناراض تھی، خفا تھی غصہ بھی۔ اب شکوے تھے۔ شکایات تھیں۔ اس نے ایک بار بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔ وہ ڈھیٹ تھا۔

کیا وہ اُسے پہچاننے سے انکار کر کے ٹھیک کر رہی تھی؟ اُس آدمی نے کہا تھا کہ اگر وہ بتا دے اِس کو چھوڑ دیں گے لیکن کیا واقعی چھوڑ دیں گے۔

اس نے بھیگی پلکیں اٹھا کے سامنے دیکھا۔ آنکھوں میں نمی کی وجہ سے منظر دھندلا سا دکھائی دے رہا تھا۔

دامیر۔۔۔" اس کی پکار میں صدیوں کی تکان تھی، ایک آس، امید لیکن وہ" کچھ نہ بولا۔ اس کی پلکوں تک نے جنبش نہ کی۔ وہ سپاٹ چہرہ جھکائے بیٹھا رہا۔

"آئی ایم ایکسپیکٹنگ دامیر۔"

اس بند کمرے کی وحشت ناک خاموشی میں علینا کی سرگوشی گونجی لیکن دامیر کی نگاہ نہ اٹھی۔ علینا کے دل کو تکلیف ہوئی۔

مجھے جانا ہے یہاں سے۔۔" علینا ہزیانی انداز میں چیخی تھیں۔"

اِن کو نام کیوں نہیں بتا رہے تم؟" وہ چلاتی ہوئی بولی۔"

دامیر کا ضبط کمال تھا کہ وہ علینا کے سامنے ہوتے بھی پتھر بنا بیٹھا تھا جیسے اُس میں دل نہیں تھا۔ وہ ایک بے جان روبورٹ بنا ہوا تھا۔

علینا کی بات سنتے دامیر کا دل زوروں سے دھڑکا۔یہ وہ خود جانتا تھا کہ اس وقت کیسے ضبط کیے بیٹھا تھا اور دونوں کی جان بچانے کی خاطر اس کو ساکت رہنا تھا کوئی بھی تاثر نہیں دکھانا تھا اور نا یہ ظاہر کرنا تھا کہ علینا اس کی بیوی تھی۔

اگر اِن لوگوں کو معلوم ہو جاتا کہ واقعی علینا اِس کی بیوی تھی تو وہ اس کے سامنے اس کی عزت پہ ہاتھ ڈالتے،دامیر سے نام اگلوانے کے لیے وہ علینا کو ٹارچر کرتے تبھی اس کو انجان بے حس بننا تھا۔

trained تھا کوئی تاثر نہیں دینا تھا۔علینا سے بیگانگی دکھانی تھی۔وہ بے حسی دکھانے کے لیے،ٹارچر سہنے کے لیے لیکن علینا نہیں۔اس کے دل نے شکر ادا کیا کہ علینا بھولی نہیں تھی اِس کی بات۔وہ اس کو پہچاننے سے انکاری تھی لیکن اگر مان جاتی تو۔

اسے کچھ دیر اور انتظار کرنا تھا بس کچھ دیر۔۔ سگنل ملتے ہی وہ اپنا ضبط توڑے گا۔اس سے پہلے وہ علینا کی جان کا رسک نہیں لے سکتا تھا۔علینا کی جان، وہ صرف ایک جان نہیں تھی اب۔۔

اس کو محسوس ہو رہا تھا کہ علینا کی نگاہیں اس پہ تھیں۔ ملامتی، شکوے سے بھری۔

آئی ایم سوری پرنسیس لیکن یہ لازمی تھا ورنہ میری ایک بار بھی فکر کرنے " پہ وہ تمہیں مار دیتے۔۔ تم بس ایسے ہی انکار کرتی رہو۔" وہ اپنے دل میں کہہ رہا تھا۔شاید علینا سمجھ پاتی۔

قسم ہے تمہاری، جس نے تمہیں ہاتھ لگایا اس کو تڑپاؤں گا۔بس تھوڑی سی " اور آزمائش، تھوڑا سا وقت اور۔۔۔" زمین کو گھورتے ہوئے اس کا ذہن الجھا ہوا تھا۔علینا خود کو چھڑوانے کی کوشش میں تھی۔

یہاں اندر لاتے ہی اس نے کمرہ دیکھ لیا تھا، کوئی کیمرہ نہیں تھا ورنہ علینا کی سرگوشی سے اُن کو معلوم ہو جاتا سب۔۔

مختصراً دامیر کو انتظار تھا۔ اور پکڑنے والوں کو دامیر کو ٹارچر کرنے کی وجہ چاہیے تھی جو علینا تھی تا کہ وہ دامیر سے نام اگلوانے کے لیے اُسے استعمال کرتے۔ اس کی فکر کرنا، تڑپنا علینا کو آسانی سے مروا سکتا تھا۔ علینا کے انکار نے اُن لوگوں کو الجھا دیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بجائے کسی لوکل فلائٹ کے انہوں نے تیزی دکھائی، اپنے آدمیوں کو تیار کر کے اور اسلحہ لوڈ کر کے وہ لوگ پرائویٹ جٹ میں اٹلی کے لیے روانہ ہوئے۔ دامیر کے پینک بٹن سے ریان کو فوری الرٹ مل گیا تھا پھر انہوں نے اُس کی لوکیشن چیک کی جو ایک جگہ پہ رکی تھی۔

دامیر اکیلا ہوتا تو کبھی ریان کو پینک الرٹ نہ بھیجتا اسی کو مدِ نظر رکھتے ریان نے علینا کی لوکیشن چیک کی۔ ڈاؤن ٹاؤن کی بہت پرانی عمارت کی جگہ تھی۔ آس پاس کوئی آبادی نہیں تھی۔ وہ لوگ خطرے میں تھے۔

بنا دیر کیے ریان نے حنہ کو کہا جو اچانک ہڑ بڑی پہ چونک اٹھی۔

"سسرال جانا ہے تیار ہو جاؤ۔"

حنہ کے بار بار پوچھنے پہ وہ دانت پیستے بولا۔

تین گھنٹے کی فلائٹ تھی۔۔ بس آدھا گھنٹہ مزید وہ لوگ پہنچنے والے تھے، میکس کو اطلاع تھی آدھا قصور تو اس میکس کا ہی ہوتا تھا جو علینا پھنس جاتی تھی۔

وہاں پہنچتے اس نے میکس کے آدمیوں کو بھی ساتھ لیا۔ پچیس کے قریب آدمی تھے۔ میکس کے گھر کی بیسمنٹ میں سب جمع تھے، ان کو ایک ساتھ حملہ کرنا تھا۔

سیاہ کارگو ڈریسنگ، ویسٹ بیلٹ میں لوڈڈ گنز موجود تھیں۔ سیاہ بوٹ پہن رکھے تھے۔ ہاتھوں پہ دستانے تھے۔ وہ اس طرح تیار تھے جیسے انڈر کور آرمی ہو۔

دس لوگ اس کی پچھلی سائیڈ سے جائیں گے۔ڈریک تم نمائندگی کر لو گے؟" ریان نے ایک نقشہ سامنے رکھا تھا جس پہ انگلی سے نشاندہی کرتا بولا۔ڈریک نے اثابت میں سر ہلایا۔

"میں اس سائیڈ جاؤں گی۔" حنہ اوپری حصے کی جانب اشارہ کیا کہ ریان نے اس کا ہاتھ تھاما۔

"تم میرے ساتھ رہو گی،ایک ایک منٹ۔۔" وہ سنجیدگی سے دوٹوک انداز میں بولا کہ حنہ نے صدمے سے اس کو دیکھا۔

"میں کسی خاطے میں آتی بھی ہوں یا نہیں۔۔؟" اس کے لہجے میں غصہ تھا۔ اب ریان چاہتا تھا کہ وہ ہر وقت ہی اس کے ساتھ رہے۔

"آئی ریپیٹ، تم میرے ساتھ رہو گی۔" اس کے غصے کو نظر انداز کرتے بولا۔اس وقت دا میر ضروری تھا۔

میکس یہ جگہ بھی خالی ہے یہاں سے اندر جانا آسان ہے۔" ریان نے اس عمارت کی دائیں جانب اشارہ کیا جو پتھروں کی وجہ سے تھوڑا اونچائی کی طرف تھی۔

"آپ تین آدمیوں کے ساتھ یہاں سے اینٹر ہونگے۔۔۔"

ائیر پیس سب کے پاس ہیں۔۔ کنیکٹ کرو۔۔" ریان کے کہنے پہ سب نے اپنے کان میں ڈیوائس ڈالی۔

میری آواز آئی؟" ریان نے پوچھا۔ اب نے یکجا مثبت جواب دیا۔

"میرے حکم کے بنا کوئی ایکشن نہیں ہوگا۔۔ جب تک میں نہ بولوں کوئی بھی اینٹر نہیں ہوگا۔ ڈریک تمہاری زمہ داری ہوگی وہاں ڈائنامئڈ سیٹ کرنے ہیں۔ پچھلی سائیڈ پہ۔۔ جیسے ہی میں کہوں وہ پھٹنے چاہیئے۔ وہ دونوں ایک روم میں بند ہیں۔ ہوسکتا ہے کوئی سینسر بھی موجود ہو۔ جو رستے میں آئے بنا دیکھے گولی چلانی ہے۔۔" ریان نے سب کو ایک نظر دیکھتے سنجیدگی سے کہا۔

اپنا اپنا ویپن چیک کر لو، آن مائی کمانڈ۔۔"ریان کی سرد آواز گونجی۔"

تائیدی نگاہوں سے سب کو دیکھا سب نے "یس سر" یکجا کہا اور بیسمنٹ سے نکلے۔۔

ریان نے حنہ کا ہاتھ تھاما اور اس کو ساتھ لیے گاڑی میں بیٹھا۔ہیوی مشینز، لوڈڈ گنز سب تیار تھا۔

جنہوں نے دامیر اور علینا کو پکڑا تھا، دامیر نے جس کو اسائن کیا تھا اس کے لوگ تھے۔سونے پہ سہاگا اس کام میں ڈریٹا بھی شامل تھی۔جس نے اب تک توان کو یہ نہیں بتایا تھا کہ دامیر اور علینا کا کیا تعلق تھا۔اس نے دامیر کا بتایا اور بدلے میں اِس نے علینا کو کڈنیپ کروایا تھا۔۔

گاڑیاں اس عمارت سے کافی فاصلے پہ کھڑی کر دی گئی تھیں تاکہ وہاں موجود لوگوں کو دکھائی نہ دے۔

"ڈریک پہلے تم پچھلی سائیڈ کی طرف نکلو۔۔" ریان کی آواز ائیر پیس سے ٹکرائی تو ڈریک یس سر کہتا ہوا اپنے آدمیوں کو لے کے نکلا۔۔ان کی پوزیشنز بتاتے اس نے ڈائنامائیڈ سیٹ کیے۔

ریان حنہ کا ہاتھ تھامے باہر نکلا۔۔اس کے پیچھے ہی پانچ آدمی تھے۔

"ریان ہاتھ چھوڑدو۔۔" حنہ ساتھ چلتے ہوئے بولی۔

"تمہیں ساتھ نہیں آنا چاہیے تھا۔۔" وہ بے بسی سے بولا کہ حنہ کو اچھنبا ہوا۔اسے ساتھ لائے کیا وہ پچھتا رہا تھا؟

"مجھے دامیر کی فکر ہے لیکن تم ساتھ ہو، میرا فوکس نہیں بڑھ رہا۔۔" وہ بے بسی سے بولا۔

"""فارگاڈسیک ریان! میں کوئی کم عقل نہیں جو تم اتنا سٹریس لے رہے ہو۔" حنہ اس کے قریب ہوتی بولی۔

تم نے دیکھا ہے نا میں کر سکتی ہوں۔ میری فکر نہیں کرو۔ ہمیں دامیر اور علینا کو دیکھنا ہے۔۔" حنہ نے اس کے چہرے پہ دونوں ہاتھ رکھتے یقینی لہجے میں کہا کہ وہ سر ہلا گیا۔

خود کو کچھ نہ ہونے دینا۔ مجھے تم سلامت چاہیئے۔۔" وہ وارن کرتا ہوا بولا"

حنہ نے اثبات میں سر ہلایا۔

میری نظروں سے ایک پل کے لیے بھی اوجھل نہیں ہونا۔" اس کے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھتے وہ سرد لہجے میں بولا اور بے اختیاری میں اس کے قریب ہوتے جسارت کر بیٹھا۔

"بی مائی سائیڈ۔"

اتنا کہہ کے وہ آگے بڑھنے لگا۔ کندھے پہ ہیوی مشین گن تھی۔ جبکہ اس موقع پہ اچانک ہوئی واردات پہ حنہ بوکھلا اٹھی۔ اس نے پیچھے مڑ کے دیکھا، باقی لوگ اچانک دیکھنے پہ نگاہیں چرا گئے اور ادھر اُدھر دیکھنے لگے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔

اتنا بھی کیا ڈرنا۔۔" وہ غصے سے بڑبڑائی کہ بندہ لوگوں کا لحاظ کر لیتا ہے۔"

ریان اینٹرینس کے قریب پہنچا اور مشین گن کو تیار رکھا۔ حنہ اس کے بالکل قریب کھڑی تھی۔ سیاہ بند جیکٹ سیاہ ہی جینز، بالوں کو باندھ رکھا تھا۔

ریان نے اندر کی طرف جھانکا۔ تین آدمی نظر آئے۔

میرے کہنے پہ ڈریک۔۔" ڈریک کو مخاطب کیا جس نے دھماکے کی تیاری" کر رکھی تھی۔

ابھی۔۔۔" ریان کی آواز ائیر پیس سے گونجی اور اچانک ہی عمارت کی" پچھلی طرف سے دھماکے کی آواز گونج اٹھی۔

"ملیشا فائیر۔۔۔"

حنہ کو اشارہ کیا۔ دھماکے کی آواز سنتے اندر موجود لوگوں کو دھیان پچھلی طرف گیا۔۔ یہاں اُن کی گردنیں گھومی اور موقع کا فائدہ اٹھاتے حنہ کے ساتھ ریان نے فائیر کیا۔۔ تین آدمی تھے ایک ساتھ ڈھیر ہوئے۔۔

میکس اس طرف حاوی ہوں۔" ریان کی آواز پہ دائیں جانب والی ٹیم پہ"
حرکت میں آئی۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کمرے میں ہنوز خاموشی تھی۔علینا اب رو رو کے خاموش ہو چکی تھی۔دامیر کی پوزیشن میں کوئی خاطر خواہ تبدیلی نہیں آئی تھی۔وہ جانتا تھا کہ بس تھوڑا اور انتظار۔۔

کمرے کا گیٹ کھلا،اندر دو آدمی آئے۔ایک کے ہاتھ میں گن تھی ہو سکتا تھا دوسرے کے ہاتھ میں بھی ہوتی۔

ایسا کرتے ہیں کہ ٹریلر دکھاتے ہیں ان صاحب کو کہ کمزوری ہاتھ لگنے سے" کیا ہوتا ہے۔۔" وہ دونوں وہی تھے جو گیٹ پہ کھڑے تھے،علینا کی طرف دیکھتے خباثت سے مسکرائے پھر دامیر کو دیکھا۔

ان کی بات سنتے علینا کی ہراساں آنکھیں پھر سے بھیگنے لگیں اور دامیر کو بے بسی سے دیکھا۔

اور یہ پہلی بار تھا جب دامیر نے اپنا سر اٹھایا تھا، اس کی آنکھوں میں وہی سرد پن تھا۔مار دینے کا جنون۔آنکھوں میں وارننگ تھی کہ ہاتھ لگا کے دکھاؤ۔

دامیر کے سر اٹھانے پہ علینا کو مزید رونا آنے لگا کہ کم از کم وہ کچھ ہلا تو ورنہ اس کی خاموشی مار رہی تھی۔

دامیر کو اتنی دیر میں پہلی مرتبہ حرکت کرتا دیکھ اور آنکھوں میں وحشت دیکھتے اُن دونوں آدمیوں نے تھوک نگلا۔اس نے جبڑے زور سے بھینچ رکھے تھے۔ہاتھوں کی مٹھی بنائے بند کیا۔

اچانک ایک زوردار آواز پہ اُن دونوں آدمیوں نے چونک کے گیٹ کی طرف دیکھا۔یہی وہ لمحہ تھا جب دامیر جھٹکے سے اپنی کرسی سے اٹھا اور سمجھنے کا موقع دیئے بنا اس آدمی کی گردن کو گھماتے توڑا۔

علینا کی اچانک چیخ گونج اٹھی۔اس سے پہلے کہ دوسرا آدمی کچھ سمجھتا ہاتھ میں تھاما چاقو دامیر اس کے سینے میں گھونپ چکا تھا۔اسی آدمی کی ویسٹ سے گن نکالے اس کے منہ میں رکھی اور دو فائر کیے۔۔

میری بیوی پہ جملے کسنے کے لیے۔۔" دو مزید فائر اس نے زمین پہ پڑے اس مرے آدمی پہ کیے۔۔

اس کی آنکھوں میں دہشت تھی۔گن کو ویسٹ میں اڑکاتے وہ علینا کی طرف بڑھا جو اب زار و قطار رونا شروع ہو چکی تھی۔

آئی ایم سوری پرنسیس۔۔" اس کے ہاتھ رسی سے کھولتے ہوئے وہ نادم لہجے میں بولا۔علینا ہاتھ آزاد ہونے پہ فوراً اس کی گردن کے گرد بازو لپیٹ کے رونے لگ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عمارت میں دھماکہ ہونے کی اطلاع ڈریٹا اور اُس شخص کو کر دی گئی تھی جو اس کے ساتھ تھا۔ریان آگے بڑھا اور پتھروں کی روش پہ چلتے وہ اونچائی کی

طرف بڑھنے لگے جہاں عمارت کا اندرونی حصہ دکھائی دے رہا تھا۔ وہاں کمرے بنے تھے، بالائی منزل تھی ایک۔ وہاں بھی کمرے بنے تھے۔

خستہ حال عمارت تھی لیکن اس کے سینٹر کو دوبارہ سے بنایا گیا تھا۔ وہاں فرش پکا تھا اور نیچے جانے کے لیے سیڑھیاں تھیں۔ ریان آہستہ قدموں سے آگے بڑھ رہا تھا اس نے اپنے پیچھے آدمیوں کو اوپر کی طرف جانے کا اشارہ کیا۔

بیسمنٹ کی سیڑھیوں سے نیچے اترتے تین آدمی ٹکرائے تھے جن کو وہ فوری مار چکا تھا۔

ڈریک، میکس! اس جگہ کو اڑانے کی تیاری کرو۔ یہاں کسی کو بھی زندہ نہیں چھوڑنا۔" ریان نے دھیمی آواز میں حکم صادر کیا، ڈریک کی یس سر آواز گونجی۔

ریان نے ایک احتیاط بھری نظر پیچھے ڈالی، حنہ اس کے ساتھ تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"آئی ایم سوری پرنسیس۔۔"اس کے ہاتھ رسی سے کھولتے ہوئے وہ نادم لہجے میں بولا۔علینا ہاتھ آزاد ہونے پہ فوراً اس کی گردن کے گرد بازو لپیٹ کے رونے لگ گئی۔پرنسیس! وہ یہ سننا چاہتی تھی لیکن ایسے حالات میں نہیں۔

"آئی ہیٹ یو دامیر۔۔تم بہت برے ہو۔"اس نے سختی سے دامیر کے گرد بازو باندھے تھے۔

"جانتا ہوں۔"اتنے دنوں بعد اس نے علینا کے وجود کو محسوس کیا تھا۔ایک سکون سا سرائیت کر گیا تھا۔بے ساختہ ہی اس نے علینا کی گردن کو لبوں سے چھوا۔دل پہ پڑنے والی ٹھنڈک تھی جو علینا کے وجود سے ملی تھی۔

"آئی ایم سوری کہ انہوں نے تمہیں ہاتھ لگایا۔۔"شدت سے سینے میں بھینچتے ہوئے وہ سرگوشی میں بولا کہ شاید وہ پھر سے دور نہ ہو جائے۔

"مجھے تمہارے ساتھ بالکل نہیں رہنا۔تم بے رحم، ظالم انسان ہو۔۔"اس کی گردن میں چہرہ چھپاتی وہ رونے کے درمیان بولی۔اس کے بہتے آنسوؤں

سے دامیر کو اپنی گردن نم ہوتی محسوس ہوئی۔وہ بچوں کی طرح روتے اپناڈر کم کررہی تھی جو اس تھوڑے سے وقت میں محسوس کیا تھا۔دامیر اس کی تیز دھڑکن کو محسوس کر سکتا تھا۔

دل اس کا بھی زوروں سے دھڑک رہا تھا۔اس کو کھونے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا وہ۔

ابھی بھی کرسی پہ بیٹھی تھی،دامیر اس کے آگے زمین پہ پنجوں کے بل بیٹھا اس کے گرد بازو باندھے ہوئے تھے۔

مجھے لگا کہ آج میں سب کھودوگی دامیر،میں مر جاتی۔"اس کا وجود لرزنے لگا تھا۔اس کارونا دامیر کو تکلیف میں مبتلا کر رہا تھا۔

ششش۔۔"اس نے علینا کو خود سے الگ کیا۔"

ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔۔"اس کے چہرے کو ہاتھوں میں تھامے نرمی" سے بولا۔

علینا نے بھیگی آنکھوں سے دامیر کو دیکھا۔ دامیر کے ذہن میں جھما کا ہوا، علینا کا کہا گیا جملہ۔ اِس کی کیا کیفیت تھی وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔ علینا کے بال چہرے سے پیچھے کرتے اس نے بغور اس کا چہرہ دیکھا۔

دامیر کو تکلیف ہوئی۔ اس کی آنکھوں میں چبھن ہونے لگی۔ نرمی سے اس کے رخسار پہ ہاتھ پھیرا۔ تھپڑ کا نشان تھا۔ غصہ رگوں میں لاوا بن کے تیرنے لگا۔ سختی سے جبڑے بھینچے۔

اس کی آنکھوں نے علینا کے ایک ایک نقش کو چوما۔

علینا نے اس کے ہاتھ پہ ہاتھ رکھے کہ دامیر نے آنکھیں بند کرتے اس کے ماتھے سے ماتھا ٹکایا۔ اگر آج اِسے کچھ ہو جاتا تو۔۔ وہ اب بھی رو رہی تھی، ہچکیاں بھر رہی تھی کہ آنسوں پھسل کے عارضوں کو تر کرتے جا رہے تھے۔ چہرے پہ دھول تھی اور آنسو بہتے اپنے نشان چھوڑے جا رہے تھے۔

میں تمہیں کھو نہیں سکتا۔۔" کہتے دامیر نے اس کے وجود کو اپنا حصہ بنایا، " سختی سے اس کے گرد بازو باندھے اور اس کے چہرے پہ بوسوں کی برسات کر دی۔

باہر سے گولیوں کی آوازیں آ رہی تھیں، اس کو رسیوں سے آزاد کیا اور ہاتھ تھاما۔۔نیچے جھکتے دوسرے آدمی سے بھی گن لی اور اس کی میگزین چیک کرنے لگا۔ایک پستول کو اپنی ویسٹ میں رکھتے ہوئے ایک ہاتھ سے علینا کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے سے گن تھامی۔

گیٹ کے پاس پیروں کی آوازیں سنائی دینے لگیں، دامیر نے علینا کو اپنے عقب میں کرتے دبے پاؤں آگے ہونا چاہا اور گردن ہلکی سی باہر نکالتے جائزہ لیا۔

علینا کا ہاتھ چھوڑا کہ وہ ڈبڈبائی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔وہ ہاتھ نہیں چھوڑنا چاہ رہی تھی لیکن دامیر کی نگاہوں نے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔دھماکے کی

آواز میں ہی اس نے دونوں آدمیوں کو مار دیا تھا۔ ممکن تھا کہ کسی نے بیسمنٹ سے گولیوں کی آواز نہ سنی ہو۔

دامیر اچانک گیٹ سے باہر نکلا، علینا نے تڑپتے اس کو دیکھا جب گولیوں کی آوازیں آئیں، وہ بے ساختہ کانوں پہ ہاتھ رکھ گئی دل کی دھڑکن کانوں میں سنائی دینے لگی، وہ بہت زیادہ خوف زدہ ہو گئی تھی۔

گولیوں کی آواز میں وقفہ آیا پھر تین فائر ایک ساتھ چلے۔ وہ کانپتے ہوئے دیوار سے چپک گئی۔ اس کے بالکل سامنے دو وجود مردہ حالت میں موجود تھے، ایک کا منہ چیر دیا تھا گیا تھا اور دوسرے کی گردن ٹیڑھی ہو چکی تھی۔ آوازیں بند ہو چکی تھیں۔ علینا کی ٹانگوں میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ خود آگے بڑھ کے دامیر کو دیکھ پاتی۔

جو تھوڑا بہت حوصلہ اور پر اعتمادی تھی وہ سب ہوا میں زائل ہو چکا تھا۔ ماضی آسیب کی طرح چمٹتے ساری طاقتیں ضبط کر چکا تھا۔

سامنے موجود دو نعشوں کو دیکھتے خوف اپنی لپیٹ میں لینے لگا جیسے وہ ابھی اٹھ کے اس کو جکڑ لیں گی۔

اپنی سکرٹ کو اس نے مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔ جب اچانک گیٹ پہ کوئی نمودار ہوا اور علینا کی خوف سے چیخ نکل گئی۔

پرنسیس! ریلیکس میں ہوں۔ آجاؤ۔۔" دامیر نے اس کو پکارا، کہ وہ" ڈھارس ملتے ہی اس کی جانب لپکی، اس کی سائیڈ پہ ہوتے دونوں بازو اس کے گرد باندھے کہ وہ لپٹ گئی۔ ایک ہاتھ دامیر نے اس کے گرد رکھا تا کہ اس کو تحفظ کا احساس ہو۔

علینا کی آنکھیں بے یقینی سے بڑھی ہوئیں کہ یہاں چار اور لوگ تھے جن کو " دامیر نے مار گرایا تھا۔ بے ساختگی میں وہ لوگوں کو گننے لگی۔

ایک سرنگ نما تنگ راہداری بنی تھی اور فاصلے پہ کمرے موجود تھے۔ دامیر اس کو ساتھ لیے آگے بڑھ رہا تھا، علینا نے ایک ہاتھ اپنے منہ پہ رکھا تھا کہ وہ اپنی سسکیاں دبا سکے۔

آگے دائیں جانب رستہ تھا، دامیر دیوار کی اوٹ میں اس کو ساتھ کیے چھپ گیا۔اِس کے توانا وجود میں وہ چھپی ہوئی تھی، مضبوطی سے گن تھامے دامیر نے ایک فائر کیا۔جوابی کوئی آواز نہیں آئی تھی تبھی زرا سی گردن آگے کی۔ وہاں کوئی نہیں لیکن ایک سایا سا لہرایا۔

"میرے پیچھے ہو جاؤ۔"

علینا کے کان کے قریب ہوتے دامیر بالکل مدھم سرگوشی کرتے بولا، علینا گھبرا کے سر ہلاتے ہوئے اس کے پیچھے چھپ سی گئی۔دامیر نے آگے قدم بڑھائے۔

علینا کا ساتھ ہونا پہلی بار خوف میں مبتلا کر رہا تھا۔اس کی وجہ سے علینا کو کچھ ہو نہ جائے۔بنا قدموں کی چاپ پیدا کیے دامیر نے دو قدم آگے لیے۔

وہ یہاں پھرتی دکھا سکتا تھا، بنا ڈرے آگے بڑھ جاتا لیکن یہاں بات علینا کی حفاظت کی تھی جس کا خطرہ مول نہیں لینا تھا۔ایک ہاتھ پیچھے علینا کو تھامے

ہوئے تھا۔ جب اچانک دوسری طرف سے دو وجود سامنے آئے اور اچانک فائر ہوا۔ گولی دامیر کی بالکل ساتھ دیوار سے جا ٹکرائی۔

ریان اٹس می۔۔" دامیر کی آواز گونجی کہ اگلے ہی لمحے ریان نے گالی دی۔" علینا اس کے پیچھے سے نکلی اور ترچھی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔ وہاں ریان اور حنہ تھے۔

دامیر کا پستول تھاما ہاتھ نیچے ہوا اور اس نے گہرا سانس بھرا، کندھے سکون سے ڈھیلے پڑے۔ دامیر اپنی جگہ کھڑا رہا جب ریان اس تک آیا اور اسے سینے میں بھینچا۔

شکر ہے مرے نہیں ورنہ فیس ضائع ہو جاتی میری۔" اس وقت ریان کو" کتنا سکون ملا تھا دامیر کو سلامت دیکھتے یہ وہی جانتا تھا۔ ہونٹوں پہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

علینا ٹھیک ہے؟" اس کا دھیان علینا کی طرف گیا۔ دامیر نے علینا کو دیکھتے" اثبات میں سر ہلایا پھر وہ حنہ کی طرف بھاگی۔

حنہ ہڑبڑا اٹھی، وہ اِس سے لپٹ کے رونے لگی۔ اور بے تحاشہ روتی گئی۔

"مجھے لگا اس بار بھی دیر ہو جائے گی۔۔" وہ خوف کے زیر اثر بولی۔

"ہمیں آنا تھا یہاں علینا۔" حنہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔ وہ اموشنل لمحات سے بے خبر تھی، اسے تسلی دینا نہیں آتا تھا۔

"آؤ کام تمام کریں۔" ریان نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا اور اپنی ایک گن اس کو تھمائی۔ دامیر نے سر ہلایا اور ایک نظر علینا کو دیکھا جس نے چہرے پہ گھبراہٹ واضح نظر آ رہی تھی۔

"علینا کو پہلے سیف جگہ پر پہنچانا ہے؟" دامیر نے اس کو نظروں سے حصار میں کرتے کہا، وہ اتنی وحشت زدہ جگہ پہ ٹھیک نہیں تھی۔

"اِس کو یہاں سے لیکر نکلو دامیر۔"

ریان نے ایک پل بھی دیر نہ کی کہنے میں، وہ اسی کے ساتھ محفوظ تھی۔ جبکہ علینا نفی میں سر ہلانے لگی۔ دامیر کو اچھنبا ہوا۔

مجھے تمہارے ساتھ رہنا ہے۔" وہ حنہ سے بولی اور یہ بات دامیر، ریان نے"
بھی سنی۔
دامیر کو بکھرتا ہوا محسوس ہوا، وہ اس کے ساتھ نہیں جانا چاہ رہی تھی۔
بے بی، اس کو لے جاؤ یہاں سے۔" ریان نے دامیر کو دیکھتے حنہ کو اشارہ"
کیا۔ وہ سر ہلا کے علینا کا ہاتھ تھامے واپس مڑنے لگی کہ دامیر تیزی سے علینا
کی جانب بڑھا۔
میں جاتا ہوں اس کے ساتھ۔" وہ سنجیدگی سے بولا، حنہ لاپرواہی سے"
کندھے اچکا کے پیچھے ہٹی جب ایک اور دھماکے کی آواز گونجی۔
"ہری اَپ۔۔"
ریان غرایا۔ علینا کی مزاحمت کو نظر انداز کرتے دامیر اس کا بازو تھامے آگے
بڑھا۔ وہ میکانکی انداز میں اس کے ساتھ گھسیٹتی جا رہی تھی۔
ہر بار دامیر ریان کو کور دیتا تھا، آج ریان اس کے آگے تھا کہ دامیر محفوظ
رہے۔

"یہ ائیر پیس لگالو۔۔" دامیر دوسری سائیڈ کی طرف جانے لگا جب حنہ نے اپنے کان سے آلہ نکالے اس کو تھمایا، ریان نے رک کے گردن گھمائی۔

دامیر آلہ اپنے کان میں فٹ کرنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حملے کی خبر پہنچتے ہی وہ لوگ یہاں آنکلے تھے جہاں ان کو عمارت کی پچھلی اور دائیں سائیڈ سے دھواں اٹھتا دکھائی دے رہا تھا۔

آنکھیں شاک کی کیفیت میں بڑی ہوئیں جب ڈریٹا آگے بڑھی۔

علینا کو یہاں سے لے جانا تھا۔ وہ تیزی سے اندر کی طرف لپکی جب ایک آدمی نے اس کا بازو تھاما۔ یہ وہی شخص تھا جن کا باس دامیر کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔

"بے وقوفی مت کرو۔۔ یہاں سے بھاگو۔" اس کی عقل پہ ماتم کرتے اس نے ڈریٹا کو کوسا جس نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑوایا۔

بے وقوفی یہ ہے کہ میں اپنا شکار اندر نہیں چھوڑ سکتی۔ مجھے وہ ہر حال میں چاہیے۔۔۔" وہ غراتی ہوئی آگے بڑھی۔

"تم نے اُن دونوں کو الگ روم میں رکھا تھا نا؟" وہ رکی اور اُس آدمی سے استفسار کرنے لگی کہ اچانک وہ گڑ بڑا اٹھا۔

"ہا۔۔ہاں مجھے لگا کہ وہ دونوں کپل ہیں تو ایک ہی روم میں رکھا تا کہ کچھ اگل سکے وہ لڑکا۔" ڈریٹا کے چہرے پہ سختی دیکھتے ہوئے وہ وضاحت کرنے لگا۔

"وہ کپل ہی تھا اور جانتے ہو کہ لڑکا کون تھا؟" وہ دانت پیستے ہوئے اس کے سامنے آرکی کہ مقابل کی آنکھوں میں الجھن در آئی۔

"براٹوا کا رائٹ ہینڈ، دامیر آر تھا وہ۔ دی ٹاپ کسٹوڈئین کیپر۔۔" وہ ایک ایک لفظ چبا کے بولی کہ سامنے موجود شخص نے اِس کا کام بھی مشکل میں ڈال دیا تھا۔

علینا کو یہاں سے لے جاتی اور فیاد کے سامنے پیش کر دیتی پھر وہ جانتا اور علینا۔ اس کو اپنے باپ سے مطلب تھا جو کسی کی قید میں تھا اور اگر فیاد چاہتا تو

وہ ایک دن کے اندر اس کو بچا سکتا تھا لیکن وہ مطلبی اور خود غرض تھا۔ اسے پہلے علینا چاہیے تھی پھر حنہ۔۔ اُس کے بعد میکس۔۔۔

مقابل ڈریٹا کی بات سننے کے بعد سکتے میں آ گیا یعنی یہاں براٹوا کے ہیڈ نے حملہ کیا تھا۔۔ چہرہ خوف سے سفید ہونے لگا۔

تم نے جھوٹ بولا ہم سے، دھوکا دیا۔" اچانک ہی وہ غصے میں آ گیا اور ڈریٹا "پہ برستے اپنی گن نکالے اس پہ تان دی۔

میں نے کوئی دھوکا نہیں دیا، مجھے میرے کام سے مطلب تھا۔ تم لوگوں کی " مدد کی میں نے اور تم مجھے ہی دھمکی دے رہے ہو۔" ڈریٹا غصے سے بھری اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔ اس کے زہن پہ بوجھ سا تھا۔ علینا کو جلد از جلد یہاں سے لے جانا تھا اور شخص اپنی بکواس لیے بیٹھا تھا۔

اگر تم ہمیں بتا دیتی تو ہمارا کام آسان ہو جاتا۔" وہ دانت پہ دانت جمائے بولا " اور گن کو اس کے سینے پہ رکھتے زور دیا۔

تاکہ تم لوگ اس لڑکی کو مار دیتے۔۔" وہ پھنکاری اور اس کا ہاتھ ایک جھٹکے میں ہٹاتے اس سے گن چھین لی۔ اگلے ہی لمحے اس کی ٹانگ پہ فائر کرتے ہوئے وہ سرد آواز میں بولی۔

"یہ مت بھولو کہ میں کون ہوں۔" اگلا فائر اس نے بنا سوچے اس کے ماتھے پہ کیا اور گہرا سانس بھرا۔

"ویسے بھی اس کے زندہ رہنے سے کسی کو کوئی فائدہ نہیں تھا۔" وہ بڑبڑائی اور تیزی سے عمارت کے اندرونی حصے کی طرف لپکی جہاں ایک کے بعد ایک آدمی گرا تھا۔

اس نے اپنے قدم بیسمنٹ کی قدم بڑھائے جب وہاں سے نکلتے ریان کو دیکھا۔ وہ ایک پل کو رکا۔

ڈریٹا کو سامنے دیکھ ریان نے ستائشی انداز میں بھنویں اچکائیں جبکہ ڈریٹا کے دل میں خوف آسمایا۔ ضرور ان کو معلوم تھا کہ ڈریٹا بھی شامل تھی اس سب میں۔

اس کے پیچھے ہی حنہ موجود تھی۔ دامیر بیسمنٹ سے نکل چکا تھا۔ ڈریٹا فائر کرنے کا سوچنے لگی جب ریان کی بات پہ چونکی۔ حیرت آنکھوں میں در آئی۔

ویل ویل، تمہاری قسمت اچھی ہے میں عورتوں کو نہیں مارتا۔" ریان" تاسف بھرے انداز میں کہتا اپنی گن نیچے کر گیا۔ ریان کی بات سن کے ڈریٹا سکتے میں آئی لیکن سوچنے لگی کہ وہ الٹا ان پہ وار کر سکتی تھی لیکن حنہ عقب سے نمودار ہوئی۔

اوپس لیکن میں ایسا نہیں کرتی۔۔" ڈریٹا کی نظر حنہ کی طرف اٹھی جب" اچانک فائر کی آواز پہ اس کے پیٹ میں درد کی لہر اٹھی۔

"آ ویمن فار ویمن۔"

(A woman for woman)

حنہ تمسخر اڑاتی مسکراہٹ لیے اس کے نزدیک آئی۔

حنہ اپنا چاقو نکالتی اس کے قریب آئی اور دوہری ہوتی ڈریٹا کے قریب بیٹھی۔

چاقو کو اس کی گردن کے قریب رکھا، دباؤ ڈالا۔ خون کی لکیر سی کھینچی گئی۔

ڈریٹا نے تکلیف سے آنکھیں میچ لیں، اس کے ہاتھ سے گن چھوٹ کے نیچے گر چکی تھی۔

''تم واقعی لکی ہو کیونکہ مجھے ٹارچر پسند نہیں۔''

اس کے کان کے قریب جھکتے وہ سرگوشی کرنے لگی۔ چاقو اب گردن سے سینے کی طرف بڑھا اور روک لیا۔

''آسانی سے مر جاؤ گی۔''

اتنا کہہ کے حنہ نے وہی چاقو اس کے سینے پہ دباؤ ڈالتے اندر گھونپ دیا کہ ڈریٹا کی آنکھیں پھیل گئیں۔ وہ دم توڑ گئی۔ سرد نگاہوں سے اس کے وجود کو دیکھتے اپنا چاقو باہر نکالا اور اُسی کی شرٹ سے صاف کرنے لگی۔

ریان اب بھی پیچھے کھڑا تھا، حنہ اس کی طرف مڑی اور استفامیہ نگاہوں سے دیکھا۔

''ڈیٹ واز ایکسٹریملی ہاٹ ملیشکا۔۔''

وہ واقعی متاثر لگ رہا تھا تبھی مسکراتے تبصرہ کرنے لگا۔ حنہ آنکھ دبا گئی۔

"آئی نو۔"

انداز تفخرانہ تھا۔

"ڈریک کیا صورت حال ہے؟"

حنہ پہ نظر ٹکائے ڈریک کو مخاطب کیا۔

آل کلئیر سر۔۔ جگہ اڑنے کو تیار ہے۔" وہ فاتحانہ مسکرایا۔"

جگہ کو خالی کرو۔" اتنا کہہ کے وہ دونوں یہاں سے نکلنے کو تھے۔"

جگہ پہ بم سیٹ کر دیئے گئے تھے، ٹائمر آن تھے تو دو منٹ کے اندر پھٹ جاتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علینا کو لیے وہ عمارت سے دور آ گیا تھا جہاں گاڑیاں کھڑی تھیں۔ علینا کا اتنے سے سانس پھول گیا تھا۔ ایک نظر اس عمارت کو دیکھا، جگہ جگہ سے دھواں اٹھ رہا تھا۔

وہ سینے پہ ہاتھ رکھے تھوڑا جھکی۔ گہرے سانس بھرے۔ دامیر سامنے کھڑا پریشانی سے اس کو دیکھ رہا تھا۔

گہرے سانس وہ بھاگنے کی وجہ سے نہیں لے رہی تھی بلکہ وہ خوف کو کم کر رہی تھی جو اس نے آتے ہوئے دامیر کو اپنے سامنے لوگوں کو مارتے دیکھا تھا۔

وہ منظر ایسا تھا کہ پلک جھپکتے ہی اس نے چار آدمیوں کو ڈھیر کیا تھا، خود اس کے ہاتھ پہ گہرا کٹ آیا تھا۔

یہ لوگ موت سے بے خوف تھے۔ یا موت پہ اتنا یقین تھا کہ ڈرنا ہی چھوڑ دیا تھا۔

میں ان جیسی نہیں ہوں۔" اندر سے ایک آواز آئی۔ وہ ابھی بھی اپنا تنفس" سنبھالنے کی کوشش میں تھی کہ آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے۔ بے بسی سے رونا آنے لگا۔

دامیر الجھا کہ شاید وہ ابھی بھی گھبرا رہی تھی کہ ان پہ حملہ نہ ہو جائے۔

کیا ہوا۔۔؟" وہ تشویش زدہ لہجے میں بولا کہ علینا کے اس کے ہاتھ جھٹکے۔"

"یہ کیوں ہو رہا ہے سب میرے ساتھ؟"

وہ بے بسی سے دامیر پہ چلائی، دامیر نے زبردستی اس کو تھامے خود سے لپٹایا کہ ایک بار پھر ضبط کی طنابیں توڑتی وہ آغوش میں سکون کا لمحہ میسر پا کے رو پڑی۔

سب ٹھیک ہے۔" وہ نرمی سے بولا اور اس کے بالوں میں اپنی انگلیاں" چلانے لگا۔

کچھ بھی ٹھیک نہیں ہے اور نہ ہی ہو گا۔" وہ پر زور مزاحمت کرتی ہوئی" چیخی۔دامیر نے اپنی گرفت اس پہ سخت کر دی جب ایک دھماکے کی آواز پہ خوف سے علینا بدن لرزا۔

جہاں وہ لوگ کھڑے تھے عمارت دکھائی نہیں دے رہی تھی لیکن دامیر جانتا تھا کہ وہ لوگ واپس آ رہے تھے۔

دامیر کہاں ہو؟" ائیر پیس سے ریان کی آواز گونجی۔"

میں گاڑیوں کے پاس موجود ہوں۔ ہمیں یہاں سے نکلنا ہے جلدی" آؤ۔۔" دامیر سنجیدگی سے بولا تبھی ریان کی تیز چنگھارتی ہوئی آواز پھر سنائی دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ملیشکا۔ کہاں ہو؟" آواز سے صاف پتا چلا کہ حنہ دکھائی نہ دینے کی وجہ سے" غصے سے دھاڑا تھا۔ اچانک دھواں ہونے کی وجہ سے بصارتیں دھندلا گئی تھیں۔

تم ٹھیک ہو۔۔ حنہ! کچھ کہو میرا دل رک رہا ہے۔" وہ پوری قوت سے چلا" رہا تھا یقیناً باقی سب بھی ائیر پیس سے اس کی آواز سن پا رہے تھے لیکن جس کو وہ مخاطب کر رہا تھا اس نے اپنا ائیر پیس دامیر کو دے دیا تھا۔

"شٹ اَپ ریان، میں تمہارے پیچھے ہوں۔"

حنہ خجل ہوتی ہوئی اس کو ٹوکنے لگی، اتنی بے تابیاں سب کے سامنے دکھا رہا تھا کہ اس کا دل کیا اسی دھوئیں میں ریان کو غائب کر دے۔

وہ تیزی سے مڑا اور دھوئے میں ڈھونڈتا دو قدم چلا تو اسے حنہ دکھائی دی۔

اس نے سکھ کا سانس لیا کہیں لڑاکا بیوی شہید نہ ہو گئی ہو۔

"کہاں تھیں؟ کہا تھا کہ میرے پاس سے ہٹنا نہیں تم نے۔" حنہ تک پہنچتے وہ سختی سے بولا کہ وہ مسکرا دی۔

"تمہاری آنکھیں کبھی کبھی کام کرنا چھوڑ دیتی ہیں ریان۔ اتنا مجنوؤں کی طرح چیخنے کی ضرورت نہیں تھی۔" وہ پاس آتی ہوئی بولی اور گہرا سانس لیا۔

دھواں گلے میں خراش پیدا کر رہا تھا۔

"آنکھیں تمہیں ہر وقت تلاش کرتی رہتی ہیں۔ پہلے ہی تمہیں ساتھ لا کے پچھتا رہا ہوں۔" اس کو شانوں سے تھامے اپنے سامنے کیا اور لہجے میں نرمی سموئے بولا۔

"ریان، تمہارے باتیں سب سن رہے ہیں تو خاموش رہو۔" حنہ دانت پیستی ہوئی اس کو احساس دلاتی بولی کہ ریان نے اطراف میں دیکھا جہاں ان کے آدمی دور جا رہے تھے غالباً اپنی گاڑیوں کی طرف۔

میرا بیوی سے رومینس کرنے پہ کسی کو اعتراض ہے تو ابھی خود کو گولی مار لے۔" حنہ کی بات کو نظرانداز کرتے اس کی کمر پہ ہاتھ ٹکایا اور سب کو مخاطب کرتے پوچھا۔ دوسری جانب سے سب نے ریان کی بات سنتے آہستہ آواز میں "نو سر" کہا۔

"کسی کو اعتراض نہیں۔" ریان مسکرایا اور جتاتی نظر سے حنہ کو دیکھا جو ہنس کے اس کے چہرے پہ ہلکی سی چپت لگاتے دور ہٹی اور باقیوں کی طرف بڑھی۔

"مجھے ہے۔" وہ بڑبڑائی۔

گاڑیوں تک پہنچے تو ریان نے ایک طائرانہ نگاہ دوڑائی۔ دامیر علینا کو لیے اس کی گاڑی میں بیٹھا تھا۔ ریان صاف اس کے چہرے پہ خوف دیکھ سکتا تھا۔ کچھ ساتھی زخمی تھے۔ ان میں سے دو مارے گئے تھے جبکہ باقی سب سلامت تھے۔

آپ کے آدمیوں کا شکریہ۔" ریان میکس کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔"
میکس بس سر ہلا گئے۔ وہ علینا کی طرف بڑھنے لگے جب رہان نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا۔

وہ ہمارے ساتھ جائے گی ابھی ڈری ہوئی ہے۔" اس نے سنجیدگی سے کہا" کہ وہ سر ہلا گئے۔

حنہ کو گاڑی میں بیٹھنے کا کہتے خود بھی ڈرائونگ سیٹ کی طرف آیا۔

حنہ تم پیچھے آجاؤ۔" حنہ ابھی دروازہ کھولنے کو تھی جب علینا کی گھٹی سی" آواز پہ تینوں نفوس چونکے۔

ریان نے گلا کھنگالا اور دامیر کو مخاطب کیا جو صدمے سے علینا کو دیکھ رہا تھا۔

دامیر تم آگے آجاؤ مجھے اپنا کیپر واپس چاہیئے۔" وہ لاپرواہی سے بولا اور" گاڑی سٹارٹ کرنے لگا جبکہ علینا کی دامیر سے بیگانگی سب نے محسوس کی۔

گاڑی چلنے لگی، علینا کی نگاہ باہر جم کے رہ گئی۔اس نے سارے رستے کسی سے بات نہیں کی تھی، لاکھ روکنے کے بعد بھی وہ اپنے آنسو نہ روک پائی تھی۔ طبیعت میں چڑچڑاہٹ سی گھلنے اور اپنے مسلسل رونے پہ بھی غصہ آنے لگا۔ بیک ویو مرر میں دامیر کی نگاہ اُسی پہ ٹکی تھی جس میں وہ بار بار علینا کو آنسوں صاف کرتا دیکھ رہا تھا۔

وہ بے دردی سے اپنے ہاتھ رگڑتی تھی کہ رخسار سرخ ہو رہے تھے۔

وہ لوگ واپس رشیا جانے والے تھے،ان کا جیٹ ائیر فیلڈ پہ کھڑا تھا۔اس بار علینا نے نا جانے کا کوئی زکر نہیں کیا تھا وہ خاموشی سے ان کے ساتھ جیسے بے جان وجود گھسیٹتا جا رہا تھا۔

پرنسیس۔۔" اپنے قریب آواز سنتے علینا نے کرب سے آنکھیں میچیں۔" اِس پکار کو سننے کے لیے دل کتنا تڑپا تھا لیکن وہ ابھی بھی کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔

نظریں اٹھا کے دامیر کو دیکھا جس کی آنکھوں میں اِس کے لیے فکر تھی وہ اس کے پریشان ہو رہا تھا۔

مجھ سے بات کرو مگر خاموشی کی مار نہ مارو۔" وہ نظرانداز کرتی جیٹ کے "زینے چڑھنے کو تھی کہ دامیر نے اس کا بازو تھامے بے بسی سے کہا۔

علینا کس کو قصوروار ٹھہراتی اب۔ وہ دونوں پھنسے تھے مگر قصوروار کون تھا۔ وہ خود کو سمجھ رہی تھی۔

وہ نہیں بولی۔ وہ خاموش رہی اور دامیر کو مزید تکلیف میں چھوڑ گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ان کی فلائٹ جاری تھی۔ حنہ علینا کو پرائیویٹ سیکٹر میں لے گئی تھی جہاں وہ تھکے اعصاب لیے سو گئی تھی۔

سر پلیز۔۔" ڈریک کی کراہتی آواز پہ دامیر ہوش میں آیا اور اس کے بازو کو "دیکھا۔ اسے گولی لگی تھی اور دامیر اس کو سٹچز لگا رہا تھا۔ دھیان بار بار بھٹک رہا تھا نتیجے میں ڈریک کے زخم پہ ظلم ہو رہا تھا۔

پھینک دوں یہاں سے نیچے۔۔ مرد بنو کیا لڑکیوں کی طرح روگ لگا کے بیٹھے ہو۔" ریان ناگواری سے بولا جس کے لٹکے چہرے سے ہی اُسے بے زاریت ہو رہی تھی۔ حنہ خاموشی سے آ کے ان کے پاس ہی بیٹھ گئی تھی۔

ریان کی بات پہ وہ آنکھیں گھمائے مسکراہٹ دبا گئی۔

وہ کچھ نہ بولا اور خاموشی سے ڈریک کی پٹی باندھتے اس سے فارغ ہوا۔ اٹھ کے وہ پچھلے حصے میں آیا پردہ گرایا گیا تھا دوسری طرف علینا سو رہی تھی۔ وہ اس کے پاس کافی دیر تک بیٹھا رہا جبکہ وہ بے خبر اپنی تھکن اتار رہی تھی۔ دامیر نے خود کو ابھی اس حد تک بے بس محسوس نہیں کیا تھا نہ ہی کبھی اُس نے سوچا تھا کہ اس کی دنیا کسی اور کے گرد بھی گھومے گی۔

نرمی سے اس کے بالوں پہ ہونٹ رکھتے ہوئے واپس چلا آیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انہیں واپس آئے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ ریان کو ڈریک کی کال ریسیو ہوئی۔

خوش خبری ہے سر، آپ کا طریقہ کام کر گیا۔فیاد حاکم کو گودام تک کی" دعوت دے دی گئی ہے۔" ڈریک کی بات سنتے ریان کے چہرے پہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔

دامیر ریان مزید یہاں نہیں رکے تھے۔حنہ اور علینا کو وہ باحفاظت چھوڑ گئے تھے۔

میکس کو کہو کہ براٹوا کا ہیڈ انہیں یاد کر رہا ہے۔" اس کی سرد آواز سنتے" ڈریک کے کال کاٹی۔

اب فیاد حاکم کا بھی قصہ ختم کرنا تھا اور اب وقت قریب تھا۔

☆☆☆☆☆☆

پچھلے دنوں کی بانسبت آج دھوپ نہیں تھی، بادل آسمان پہ چھائے تھے، ہر تھوڑی دیر گزرنے کے بعد سورج اپنی کرنیں پھیلا کے پھر غائب ہو جاتا تھا۔

سیکیورٹی مزید بڑھادی گئی تھی۔ جہاں پہلے دو گارڈ نظر آتے اب وہاں پانچ کھڑے کر دیئے گئے تھے۔ پورش میں گاڑیاں کھڑی تھیں۔

علینا جب سے آئی تھی کسی سے خاطر خواہ بات نہیں کی تھی بس چپ کا روزہ رکھے ہوئے تھی۔ دامیر اور ریان جا چکے تھے۔

کچھ سوچتی ہوئی وہ آج اوپر والے بنے پورشن کی جانب چل دی۔ کیسی عجیب بات تھی وہ یہاں دو مہینے تک رہی تھی لیکن کبھی مکمل مینشن دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ نیچے والے اندرونی پورشن اور لان میں ہی گھوما کرتی تھی۔ اوپر جاتی بھی کیسے انجری کی وجہ سے دامیر کافی احتیاط کرتا تھا زینے اترنے چڑھنے سے۔

جوتے سے نادارد پاؤں جن کے نیچے فرش ٹھنڈا محسوس ہو رہا تھا۔ ٹھنڈے فرش پر چلنے سے بھی اس کو سکون مل رہا تھا۔ دونوں لڑکوں کے عجلت میں جانے کی وجہ سے حنہ اس وقت علینا کے لیے کچھ کھانے کو تیار کر رہی تھی۔

گلاس ڈور دھکیل کے اندر آؤ تو ہال نما ایریا جس کے دائیں جانب لاؤنج ایریا اور بالکل سامنے ہی اوپن کیچن۔ ہال اور لاؤنج ایریا کے درمیان اوپر جانے کو سیڑھیاں تھیں (بالکل نیچے آنے کے لیے بھی)

وہ گول گھوم کے جاتی تھیں۔ سفید ماربل لگا تھا جبکہ ڈارک براؤن ہائی لائٹ کیا گیا تھا۔ بلاشبہ یہ ایک خوبصورت اور فیری ٹیل ہاؤس تھا۔

حنہ اس کو اوپر جاتا دیکھ رہی تھی۔

اس کے بال کھلے تھے، سکرٹ بلیزر ابھی بھی وہی تھا۔ ہاتھ میں دامیر کی دی ہوئی ڈائیمنڈ رنگ چمک رہی تھی۔

اوپر پہنچی تو نیچے والے پورشن سے زیادہ مختلف نہیں تھا یہ۔ اسی انداز میں دو حصے تھے، دائیں بائیں جبکہ درمیان میں ریلینگ لگائی گئی تھی اور بیچ میں فانوس لٹک رہا تھا۔

اوپر والا حصہ زیادہ استعمال میں نہیں تھا کیونکہ یہاں کی لائٹس بند تھیں اور خوشبو بھی وہ نہیں تھی جو نیچے آتی تھی۔ رہنے والی جگہ کی خوشبو ہی الگ ہوتی تھی۔ مانوس سی۔

نیچے گلاس ڈور کی طرح یہاں بھی موجود تھا جو لان کی طرف ہی کھلتا تھا لیکن یہاں ایک ٹیرس تھا جہاں کرسیاں میز سیٹ تھیں۔

کوئی اور وقت ہوتا تو علینا کا دل اس وقت خوشی سے جھوم جانے کو کرتا۔ یہ ایک ڈریم ہاؤس تھا اور غالباً لاکھوں کروڑوں ڈالر کی مالیت کا۔

ان دونوں کے لیے مشکل تو نہیں ہوگا یہ لینا۔" ریلینگ پہ اپنا ہاتھ پھیرتی" ہوئی سوچنے لگی۔ یہاں سے اچھا ویو آتا تھا۔ جہاں وہ رہتے تھے وہاں کا نظارہ ویسے بھی خوبصورت تھا۔

بھولی بھٹکی مسکراہٹ لبوں پہ آٹھہری۔ اس کو یہ جگہ پسند آئی تھی۔ وہاں موجود کرسی پہ بیٹھتے اس نے گھٹنے سینے تک لاتے ان کے گرد بازو لپیٹ لیے۔ ریلنگ بھی گلاس تھی تو آر پار واضح دکھائی دے رہا تھا۔

کچھ ہی دیر میں اس کو آہٹ سنائی دی۔ گھٹنوں سے سر اٹھا کے گردن گھمائی تو حنہ ہاتھ میں ٹرے لیے اس تک آ رہی تھی۔

''کیسا فیل کر رہی ہو؟''

ٹرے کو سامنے ٹیبل پہ رکھا اور نرمی سے پوچھا۔ حنہ چینج کر چکی تھی اور فریش بھی لگ رہی تھی۔

یہاں بیٹھ کے اچھا لگ رہا ہے۔'' علینا نے سامنے دیکھتے جواب دیا۔''

کھانا کھا لو تھوڑی ہمت آ جائے گی۔'' پلیٹ اس کے سامنے رکھتی ہوئی بولی'' کہ علینا نے بنا کسی تردد کے آہستہ سے تھام لی۔ بھوک کو نظر انداز کرنے سے خود کو ازیت ہی ملتی تو بہتر تھا کھانا کھا لیتی۔

اسے واقعی ہمت چاہئے تھی۔ خاموشی درمیان میں حائل ہوئی۔ حنہ کرسی کے بازو پہ ہاتھ ٹکائے آسمان کو دیکھنے لگی۔

میں تمہیں اتنے عرصے سے جانتی ہوں لیکن کبھی تم نے زکر نہیں کیا'' تھا۔'' ناشتے سے فارغ ہو کے علینا نے بات شروع کی۔ حنہ نے چونکتے اس

کی جانب دیکھا اور مسکرا دی۔ وہ اِس کے بھی مافیا میں انوالو ہونے کا ذکر کر رہی تھی۔

"میں نے تمہیں بتایا تو تھا کہ انکل میکس تمہیں ایک نارمل لائف دینا چاہتے تھے اسی لیے تمہیں ان سب سے دور رکھا۔" حنہ لاپرواہی سے بولی۔

"لیکن میں خود ہی دور نا رہ پائی۔"

وہ گہرا سانس بھر کے بولی۔

"تم کیوں کرتی ہو سب؟ تم ایک عام زندگی گزار سکتی ہو۔ رحم نہیں آتا تمہیں؟" علینا جیسے اب حنہ کو سنجھانے کی کوشش کرنے لگی کہ کوئی تو سیدھے رستے پہ آئے۔

"میں رحم کرنے کے لیے نہیں بنی۔ جہاں میں نہیں بولتی وہاں میرا وار بولتا ہے۔۔ یہ سب کرنا شوق ہے میرا۔" حنہ سپاٹ انداز میں کہتے آخر میں آنکھ دبا گئی کہ علینا بے ساختہ جھرجھری لے اٹھی۔ لہجے میں سفاکیت جھلک رہی تھی۔

لیکن میں ایسی نہیں ہوں۔" علینا نے کمزور سے لہجے میں کہا۔

"تم بھاگ نہیں سکتی اس سب سے، بھاگنے کا نتیجہ تم دیکھ چکی ہو۔" حنہ کا انداز بالکل جتاتا یا طنزیہ نہیں تھا وہ سادہ سے لہجے میں بولی اور آگے ہوتے ٹرے سے اپنا کافی کا مگ تھاما۔

"تم طنز کر رہی ہو؟" علینا برا مناتے بولی۔

"طنز نہیں حقیقت بتا رہی ہوں۔" حنہ لاپرواہی سے کندھے اچکا گئی۔

"اس حقیقت کو تسلیم کرو۔ کب تک ہم دوسروں کو قصوروار ٹھہرائیں گے۔ میں نے اپنے لیے اس زندگی کا خود فیصلہ کیا تھا اور اسے جی رہی ہوں اگر کوئی نقصان ہوتا ہے تو اُس کا زمہ دار میں خود کو ہی ٹھہراؤں گی کیونکہ میں نے حالات کے مطابق جینا سیکھ لیا ہے۔" حنہ کافی کا گھونٹ بھرتے نرمی و رسان سے اس کو سمجھانے لگی۔

تمہیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے۔ کیونکہ یہاں سے واپسی ممکن نہیں ہے۔"

علینا کے دیکھنے پہ اس نے مزید کہا کہ وہ چونکی۔ "یہاں سے واپسی" سے کیا مراد تھا کیا وہ جان گئی تھی سب۔

تمہارا نام دامیر سے جڑ چکا ہے اور دامیر کوئی عام انسان نہیں۔ اُس کے اتنے دوست نہیں جتنے دشمن ہیں۔" حنہ لفظوں کا ہیر پھیر کرتی اس کو بہت کچھ جتا گئی۔ وہ ٹھیک کہہ رہی تھی جیسے ابھی وہ لوگ زندہ بچے تھے اگر کبھی ایسا دوبارہ ہوا تو کوئی بعید نہیں تھی۔

وہاں کڈنیپر یہی بات کہہ رہے تھے کہ اگر وہ دامیر کی بیوی تھی تو دامیر کو ٹارچر کرنے کے لیے اس کا استعمال کر سکتے تھے۔

حنہ کی بات کا مطلب سمجھتے علینا کا کچھ بھی بولنے کو دل نہ کیا۔ وہ خاموشی سے واپس گھٹنوں کے گرد بازو باندھے سر رکھ گئی۔ حنہ اپنی کرسی کھسکائے تھوڑا اس کے قریب ہوئی۔

"ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ تمہیں یہاں بالکل بھی عجیب نہیں لگے گا۔ یہاں ہم سب ایک عام فیملی کی طرح رہیں گے۔"اس کے شانے پہ ہاتھ رکھتے اپنائیت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرے لیے سب بہت مشکل ہو رہا ہے قبول کرنا۔"وہ گھٹی سی آواز میں بولی۔

"آسان کر لو اس کو۔"حنہ کی آواز پہ چونک کے اس کو دیکھا۔

"صرف ایک کام کرنا ہے۔ ہمیں فیملی سمجھنا ہے زیادہ مشکل کام تو نہیں۔"

اس کے چہرے پہ نرم مسکراہٹ تھی۔علینا کو آج وہ اپنی ماں کی جگہ محسوس ہوئی۔

وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ناشتے کی ٹرے ٹیبل سے اٹھائی۔

"نیچے جانا ہے؟"وہ جاتے ہوئے مڑی۔

"نہیں۔"ایک لفظی جواب۔

وہ یہاں کچھ دیر اور بیٹھنا چاہ رہی تھی۔ حنہ سر ہلا کے نیچے چلی گئی۔ ٹرے ٹیبل پہ رکھتے اس نے اپنا لیپ ٹاپ اور علینا کا جوتا پکڑا اور واپس اوپر آ گئی۔ وہ ننگے پیر تھی۔

علینا اسی پوزیشن میں بیٹھی تھی، جوتا اس کی کرسی کے پاس رکھا۔

اپنی ٹانگیں سیدھی کرتے میز پہ رکھیں اور ٹیک لگا کے لیپ ٹاپ گود میں کھول لیا۔

فیاد کا چیپٹر کلوز ہو جانا تھا اب اس کو اپنے کام پہ فوکس کرنا تھا۔ کچھ ہی دنوں میں انہوں نے حملہ کرنا تھا۔

لیام کر میسج ٹائپ کرتے سینڈ کیا۔

ریان تمہیں کب آزاد کر رہا ہے؟'' حنہ کا میسج ملتے ہی اُس نے فوراََ ٹائپ '' کیا۔

حنہ مسکرا دی۔

''بہتر ہے یہ سوال اُسی سے کرو۔ ''

اس نے مسکراہٹ دباتے ٹائپ کیا۔ اگر لیام ریان سے یہ سوال کرتا تو لیام کی اچھی خاطر تواضع ہونی تھی۔

وہ خود بھی سفر کی وجہ سے تھک گئی ریلیکس ہونا چاہتی تھی لیکن علینا کو اکیلا بھی نہیں چھوڑنا تھا تبھی یہیں پہ آ کے بیٹھ گئی۔ اگر علینا نیچے پورشن میں آجاتی تو وہ لاؤنج میں اُسی کے پاس نیم دراز ہو جاتی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ دونوں گودام پہنچے جہاں تین جوان لڑکے کھڑے تھے۔ سروں کے بال منڈوائے ہوئے تھے، کانوں میں بالیاں تھیں۔ سیاہ سوٹ پہنے ہوئے دونوں ہاتھوں کو باہم ملائے سنجیدہ چہرہ لیے کھڑے تھے جبکہ بندھے ہاتھوں پہ ٹیٹو کے نشان بھی واضح تھے۔

یہ تینوں وہ لڑکے تھے جنہیں فیاد حاکم کو اغوا کرنے کا ٹاسک دیا گیا تھا اور ایک ہفتے سے پہلے ہی وہ کامیاب ہو چکے تھے۔

ریان کے ساتھ چلتا دامیر متاثر ہوا کیونکہ ریان کے اِس قدم کے بارے میں اسے معلوم نہیں تھا۔

فیادا اتنا آسان ٹارگیٹ تھا۔

وہ تینوں ریان اور دامیر کو دیکھتے ہوئے ہلکا سا مسکرائے۔ جیسے کوئی پرانی خواہش پوری ہو گئی ہو۔

ہیلو سر۔۔" وہ ایک جگہ پہ قطار میں کھڑے تھے اور بیک وقت بولے۔ "

سر جارج سے معلوم ہوا ہے کہ کافی زبردست ٹریننگ رہی ہے تم لوگوں" کی۔اور ٹیسٹ بھی پاس ہے۔ تم تینوں اب سے براٹوا کے لیے کام کرو گے اور غلطی کی گنجائش بالکل بھی نہیں ہے۔" ریان ان کے سامنے کھڑے ہوتے سپاٹ لہجے میں بولا۔

اُسے معلوم تھا کس شخص سے کس وقت کس انداز میں بات کرنی تھی۔ وہ ہر ایک سے نرمی نہیں برتتا تھا۔ سپاٹ انداز اس کی خاصیت تھی۔ دامیر خاموش ہی رہا کیونکہ اس وقت اس کا دوست نہیں براٹوا کا ہیڈ بات کر رہا تھا۔

مینشن کے قریب ہی کوارٹر موجود ہیں جتنی جلدی ہو سکے شفٹ ہو جاؤ اور ''ڈریک۔۔''ریان نے کہتے اپنا رخ ڈریک کی جانب کیا جو ایک قدم چل کے آگے آیا۔

شیڈول وغیرہ سمجھا دو سب۔سمگلنگ شپ منٹس کا انتظام بھی سمجھاؤ ان ''کو۔''اس کے کہنے پہ ڈریک نے ''یس سر'' کہا۔

ٹارگیٹ مکمل ہونے پہ تم لوگوں کو انعام ضرور ملے گا۔''ریان کے لب ''اب کے طنزیہ مسکان میں ڈھلے۔تفخرانہ انداز تھا۔اِس کی بات سنتے تینوں کے چہروں پہ مسکراہٹ چمکی۔

تھینک یو سر، ہمیں خوشی ہو گی آپ کے ساتھ کام کر کے۔''ان میں سے ''ایک لڑکا بولا تو ریان محض سر ہلا گیا۔

ان کو جانے کا اشارہ کیا تو ڈریک ریان کو ایک روم میں لے آیا جہاں فیاد کو رکھا گیا تھا۔

منہ دکھائی ہو جائے آج۔۔“وہ شریر ہوا اور دامیر سے کہا جو خاموش کھڑا تھا۔اس کی خاموشی ریان سلگ اٹھا۔

”دھیان کہاں ہے تمہارا؟“دامیر کے جواب نہ دینے پہ وہ بھڑکا کہ وہ ہوش میں آتا اس کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

دامیر نے خود کو کوسا کہ ایسا کیوں ہو رہا تھا وہ۔اتنی الجھن کس بات کی تھی علینا واپس آگئی تھی تو پھر کیا بے چینی تھی۔

”دفع ہو جاؤ اپنی بیوی کو ساتھ لاؤ یہاں۔شرمیلی لڑکیوں کی طرح روگ لگا کے بیٹھے ہو۔“وہ سرد انداز میں دامیر سے بولا جو اس کو سخت نظروں سے گھورنے لگا۔اتنا بھی وہ عاشق نہیں بن گیا تھا جو ریان مسلسل طنز کے تیر چلا رہا تھا۔وہ علینا کو لینے گیا کیونکہ جو بھی بات تھی وہ علینا کے سامنے ہی کرنا چاہتے تھے۔اُس کے خاموشی سے جانے پہ ریان سلگ کے رہ گیا اور ڈریک سے مخاطب ہوا۔

اگر کبھی محبت کرنی ہو تو دامیر سر کی طرح بالکل نہ کرنا۔ دیکھ رہے ہو نا"
حال اُس کا۔ ایک بیوی ہلکا سا ناراض ہے تڑپتا پھر رہا ہے۔ محبت کرنی ہے تو مجھ
جیسی کرنا ڈنکے کی چوٹ پہ۔" ریان سنجیدگی سے ڈریک کو محبت کا پاٹ
پڑھاتے بولا جس نے مسکراہٹ دباتے سر ہلایا۔

"لیکن سر دامیر سر کافی پیار کرتے ہیں میم سے تبھی تو الجھے ہوئے ہیں۔"
ڈریک دامیر کی تھوڑی طرف داری کرتے بولا۔

"میری طرح ہوتا تو ایک نظر ہی گھور کے دیکھتا تیر کی طرح سیدھی ہو جاتی
بیوی۔" ریان افسوس کرتا ہوا بولا کہ کیا زمانہ آگیا تھا اب دامیر آر کی بیوی
کے سامنے نہیں چلتی تھی۔

"لیکن سر حنہ میم تو۔۔" ڈریک نے کچھ کہنا چاہا کہ ریان کی سرد نگاہ پہ
خاموش ہو گیا۔

ہر ایک کی بیوی کا الگ حساب ہوتا ہے۔" وہ غصہ دکھاتا بولا کہ ڈریک کو قفل لگ گیا اور تائیدی انداز میں سر ہلا گیا کیونکہ ریان سر کی بیوی کا انداز بھی دیکھ چکے تھے۔

"خود کی چلتی نہیں بیوی کے سامنے اور دامیر سر کو سکھا رہے ہے۔اتنا پیارا کپل ہے وہ۔" ڈریک من ہی من میں بڑبڑا کے رہ گیا۔

"آپ کو حنہ میم ہی ملنی چاہیے تھی۔" وہ بھی دانت پیستے ہوئے سوچنے لگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گارڈ سے معلوم ہوا تھا کہ حنہ اور علینا اوپر والے پورشن کے ٹیرس پہ موجود تھیں۔ وہ وہیں چلا آیا۔حنہ کا رخ علینا کی طرف تھا تو وہ دامیر کو آتا ہوا دیکھ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ساتھ چلنا ہے علینا کو لے آؤ۔" وہ اتنا ہی بولا۔حنہ سمجھ کے سر ہلاتی ہوئی علینا کے شانے پہ ہاتھ رکھتے اس کو اپنی جانب متوجہ کیا۔وہ جو ایک ہی غیر مرئی نقطے کو غور سے دیکھ رہی تھی اچانک چونک اٹھی۔

''چلو ہمیں جانا ہے کہیں۔''

وہ ناسمجھی سے حنہ کو دیکھنے لگی۔ پھر گردن پیچھے گھمائی جہاں ٹیرس کے دروازے پہ دامیر کھڑا تھا۔ وہ سمجھ گئی۔ اٹھ کے اپنا جوتا پہنا اور حنہ کے ساتھ نیچے آگئی۔ دامیر ان کے آگے تھا۔

حنہ نے کوشش کی تھی کہ وہ تھوڑا سائیڈ پہ ہو جاتی تاکہ علینا اور دامیر آپس میں کوئی بات کر لیتے لیکن علینا تو جیسے اس سے چپک کے رہ گئی تھی۔

مینشن کے بالکل سامنے دوسری طرف جانا تھا۔ پرائیویٹ پراپرٹی ہونے کی وجہ سے یہاں ٹریفک نہیں ہوتا تھا۔ تین سے چار منٹ کی واک پہ گودام موجود تھا۔ وہاں پہنچتے ہوئے دامیر نے گیٹ کھولا تو وہ دونوں اندر بڑھیں۔

پہلے سیکیورٹی، پھر آرمری روم اور اب یہ ویئر ہاؤس۔ ''علینا دل میں'' سوچنے لگی۔ اس کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔ مارے گھبراہٹ کے ہتھیلیاں پسینے سے نم ہونا شروع ہو گئی تھیں۔

وہ اندر کی طرف بڑھیں۔ لکڑی کے باکسز، بڑے میز موجود تھے اور بارود، لوہے کا زنگ، لکڑی کی بو اچانک علینا کو تیز سی محسوس ہوئی۔اس نے چہرے پہ ہاتھ رکھ لیا۔دامیران کو لیے ایک کمرے کی طرف بڑھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کمرے میں داخل ہوئے توریان ایک سائیڈ پہ کھڑا ہاتھ پہ سفید پٹی باندھ رہا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ پہ بندھی پٹی پہ خون کے دھبے موجود تھے۔

کرسی سے بندھا وجود ہانپ رہا تھا۔اس کا چہرہ جھکا تھا ضرور ریان نے ان کے آنے سے پہلے اپنا ہاتھ صاف کیا تھا۔

علینا سامنے بندھے وجود کو دیکھتی ساکت ہوئی، آنکھوں کی پتلیاں پھیل گئیں۔اِسے وہ کیسے نا پہچانتی جس نے اِس کی دوست کی زندگی برباد کی تھی اور پھر اسے موت کے منہ میں بھیجا تھا۔

وہ بندھا ہوا تھا اور بے بس بھی بالکل ویسے ہی جیسے اُس نے فروا اور اِسے بے بس کیا تھا۔

غم وغصے کی ایک لہر جسم میں سرائیت کر گئی، اس کا بس کیا کہ وہ آگے بڑھے اور بے دھڑک اس کو مارتی رہے۔اس کا خون کر دے لیکن اس میں ہمت نہیں بچی تھی اب۔

وہ بہت بدل گئی تھی۔

آؤ علینا اپنے بھائی سے ملو۔۔" ریان کی آواز پہ وہ از حد چونکی۔بھائی! کیا وہ" جانتا تھا۔بے ساختہ ہی اس کی نظر دامیر پہ گئی جس کی نگاہیں اسی پہ ٹکی تھیں۔ نگاہوں کا تصادم ہوا کہ علینا نظریں چرا گئی۔

فیاد نے اپنا چہرہ اوپر اٹھانے کی سعی کی۔اس کے چہرے پہ نشان تھے، آنکھوں کے پاس زخم بنے تھے جو بلاشبہ ریان کی مار پیٹ سے آئے تھے۔

علینا کو دیکھ کے اُس کے چہرے پہ تمسخرانہ مسکراہٹ آئی۔

یار ہم سے چھپنے کی کیا ضرورت تھی تمہاری بہن کا سسرال ہے یہ۔اب" تمہیں ایسے تو نہیں نا رکھ سکتے تھوڑی خاطر داری تو کرنی بنتی تھی۔" ریان

فیاد کے شانے پہ ہاتھ رکھتے دباؤ ڈالتا بولا جس سے وہ کراہ اٹھا اور تکلیف سے آنکھیں میچ لیں۔

جبکہ علینا اس کے ایک بار پھر بھائی کہنے پہ اس کو دیکھنے لگی۔اس کو ندامت نے آن گھیرا تھا۔وہ جان چکے تھے کہ فیاد اس کا بھائی تھا۔

خاطر داری پھر بہنوئی سے کروائے نا۔۔"یکلخت ہی دامیر آگے بڑھا اور "پے در پے فیاد حاکم کے منہ پہ مکوں کی برسات کر دی۔اس کے ہاتھ بندھے میں Menu "تھے سوائے مار کھانے کے اس کے پاس اور کوئی "مینیو آپشن نہیں تھا۔

علینا نے سسکی بھرتے اپنے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا کیونکہ دامیر بنا کچھ دیکھے بس اس کو مارے جا رہا تھا۔

ری لیکس بڈی، سالے پہ کچھ رحم کھاتے ہیں۔"ریان اس کو آپے سے باہر "ہوتا دیکھ اسے کندھے سے تھام کے پیچھے کر گیا جس کا اپنا تنفس پھول گیا تھا۔

ایک سوال ایک جواب پھر وقفہ۔ وقت ضائع نہیں کرتے ہم۔" ریان فیاد کے سامنے کھڑا ہوا جس کی آنکھیں اب سوج چکی تھیں۔ بامشکل ان کو کھولے وہ دیکھنے کی کوشش کرنے لگا۔

علینا سے کیا لینا دینا ہے تمہارا؟" مسکراتا لہجہ پل میں تبدیل ہوا تھا، اس کی سرد آواز اس بند کمرے میں گونجی۔ حنہ سینے پہ بازو باندھے کھڑی بغور فیاد کو دیکھ رہی تھی جبکہ علینا دم سادھے سب مناظر دیکھ رہی تھی۔

سالا بہنوئی کہتے ہو پھر بھی پوچھتے ہو۔" وہ استہزائیہ انداز میں بولا کہ ریان نے ویسٹ سے گن نکال کے اس کو دیکھا۔

ایک سوال ایک جواب پھر وقفہ۔۔" ریان نے کہتے ہی ایک گولی اس کی ٹانگ کی طرف فائر کی کہ وہ چلا اٹھا۔

"اگلا سوال۔"

علینا کو کیوں مارنا چاہتے تھے؟" ریان نے گہری نگاہوں سے اس کو دیکھا جس میں سرد تاثر کے ساتھ مار دینے کا جنون تھا۔

ایک مافیا میں ہیڈ کی کیا اوقات ہے تم اچھے سے جانتے ہو اور پھر مرنے والے کی آلائنس۔۔" فیاد نے اب کی بار سیدھا جواب دیا۔

وہ علینا کی طرح مافیا ہیڈ کا بیٹا تھا جو اب اس دنیا میں نہیں تھا۔ اسے ہیڈ بننا تھا اور ساری الائنس سے مطلب تھا جو میکس کے پاس تھی۔

مافیا ورلڈ میں جب کوئی ہیڈ مرتا تو اس کی ساری الائنس اس کے بعد بچوں کو ہی ملتی۔ ان کے باپ کے مرنے کے بعد سب علینا کو ملا تھا کیونکہ فیاد گم نام تھا۔

علینا کو مارنے کا مقصد اس ساری آلائنس کو واپس لینا تھا جو اب میکس کے پاس تھی۔ اس کا ہدف صرف علینا ہی نہیں، حنہ اور میکس لیو بھی تھے۔

جو سب تم کہہ رہے ہو مجھے تو اس بات کا علم تک نہیں تھا۔" "اس سب میں" علینا پہلی بار بولی۔ فیاد کی نگاہ اس طرف اٹھی اور تنفر سے سر جھٹکا۔

تبھی تو زندہ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا نا مائی ڈئیر سسٹر۔۔" وہ ایک ایک لفظ" چبا کے بولا کہ دامیر علینا نام سنتے ایک بار پھر آپے سے باہر ہوا۔

فر۔۔۔فروا کا کیا قصور تھا؟"علینا اب کی بار چیخی۔ریان نے علینا کی جانب دیکھا جو غصے میں لگ رہی تھی۔چلو شکر تھا کہ یہاں غصہ دکھادیا ورنہ اسے اب بھی آنسو کی امید تھی۔

مطلب تو تمہی سے تھا لیکن وہ پسند آگئی۔"وہ خباثت سے مسکرایا۔دامیر نے ریان سے گن کھینچتے اس کے بازو پہ گولی چلائی۔

کہاں ہے وہ۔۔؟"اس کا گریبان پکڑتے دامیر چباتے ہوئے بولا۔"

مر گئی۔۔"کہتے ہی ہنس دیا۔"

"بچہ تھا اس کے پاس میرا،مارنا تو تھا ہی لیکن خود ہی مر گئی۔"

بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ وہ استہزائیہ مسکرایا۔یہ سنتے علینا کا جیسے دل پھٹنے کو تھا۔

حنہ اس کو لے جاؤ یہاں سے۔۔"دامیر نے حنہ کی جانب اشارہ کیا۔کیونکہ وہ اس کی وجہ سے کافی ضبط کر رہا تھا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ آگے

بڑھ کے فیاد کا سینہ گولیوں سے چھلنی کر دے۔ بلیڈ تھامے اس کی ایک ایک نس کو کاٹ پھینکے۔

چچ، اتنے تمہیں شکوے تھے بس ہم سے آ کے کہا ہوتا۔۔ سب کچھ دیتے وہ بھی سود سمیت۔" ریان افسوس کرتا ہوا بولا کہ بھلا یہ بھی کوئی بات تھی اتنے حملے کروانے کی۔

حنہ نے جانے سے پہلے ایک نظر ریان کو دیکھا۔ وہ فرمائشی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی کہ ریان سرد آہ بھرتا رہ گیا۔

"آجائیں۔۔" اس نے احسان کرنے والے انداز میں کہا اور آگے بڑھی۔

دامیر کے آگے ہاتھ کیا کہ وہ استفامیہ نگاہوں سے دیکھنے لگا۔ اس نے گن کی طرف اشارہ کیا اور تھام لی۔ ایک فائر اس کے ہاتھ پہ کیا اور کان کے قریب جھکی۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے مارنے کا سوچنے کی۔" وہ اُس پہ مکمل جھکی ہوئی تھی کہ ریان سے اس کی اتنی نزدیکی ہضم نہ ہوئی۔

"ملیشا کا بس۔۔" وہ آگے بڑھا جب حنہ مسکراتی ہوئی پیچھے ہٹی۔ اس کے ہاتھ میں چاقو تھا۔

ریان کی نظر فیاد پہ گئی، کان کے نیچے سے لیکر گردن تک ایک سرخ لکیر کھینچی تھی جس سے خون باہر آرہا تھا۔ یہ پل میں چاقو سے وار کرتی کیسے تھی۔

ایمپریسو! وہ سوچ کے رہ گیا۔

"تھینکس۔۔" ریان کو آنکھ دبا کے کہتی وہ علینا کی طرف بڑھی۔

"بہت سوال ہو گئے اب وقفہ۔"

اتنا کہہ کے ریان نے فیاد کے دوسرے پاؤں پہ فائر کیا۔

"مجھے کوئی دلچسپی نہیں کچھ بھی مزید جاننے کی، کچھ دیر مجھے اس کے ساتھ اکیلے میں گزارنا ہے۔" دامیر اپنی شرٹ اتارتے ہوئے بولا، ڈریک نے مسکراہٹ دبائی جبکہ ریان نے تاسف میں سر ہلایا۔

"سالے کا فرق اچھے سے معلوم ہے نا۔" ریان اس کے شرٹ اتارنے پہ چوٹ کرتا ہوا بولا۔

"بہت اچھے سے۔۔اس کو مجھ پہ چھوڑ دو بس۔" فیاد پہ اپنی نظریں ٹکاتا ہوا وہ دانت پیس کے بولا۔

"شکر ہے اس کا روگ کچھ کم ہوا اور کام کی طرف دھیان آیا چلو ڈریک سر کو ڈسٹرب نہیں کرنا۔" ریان بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا ڈریک کو مخاطب کرتے کمرے سے نکلنے لگا جب دامیر کو ٹارچر ٹیبل سے ایک پلاس (pliers) اٹھاتے دیکھا۔

اس نے اپنا غصہ سارا آج فیاد پہ نکالنا تھا، پچھلے کچھ دنوں سے وہ جن الجھنوں کا شکار تھا آج ان کا غبار نکالنے کا اچھا موقع تھا۔

"تم تو بہت کچے کھلاڑی نکلے فیاد حاکم۔ تمہیں لگا کہ ہم تم سے بے خبر تھے۔" دامیر ہاتھ میں پلاس تھامے اس کی طرف بڑھا۔

اس سب میں پہلی بار فیاد کو خوف سا محسوس ہوا۔ پلاس کسی اچھی چیز کے لیے تو استعمال نہیں ہونے والا تھا۔

"ہم تمہارے ایک ایک قدم سے واقف تھے۔ اتنی پہنچ رکھنے والے اساسن
تم سے بے خبر رہتے؟" وہ اس کے بالکل سامنے کھڑا ہوا۔ اب اُس میں ویسے
ہی زیادہ جان نہیں بچی تھی۔ ہاتھ، پاؤں، بازو پہ گولیاں لگی تھیں اور کان کے
نیچے سے بھی خون مسلسل بہہ رہا تھا۔ اس نے پلاس کو اس کے ہاتھ کے
قریب رکھا۔ اس کو زرا سا کھولا۔ اس کی باریک نوک اس کے ناخن پہ اٹکی۔
"ہم بس تمہیں زندہ رہنے کا موقع دے رہے تھے۔" دامیر نے کہتے ہی
پلاس کو پیچھے کھینچا۔ ناخن چمڑی سے اکھڑتا پلاس پہ چپک گیا۔
اکھڑنے والی جگہ سے خون ابلتا ہوا باہر آنے لگا۔

"وہ میری بیوی ہے۔۔"
پلاس کو دوسری انگلی پہ رکھا، پلاس کی نوک نے ناخن کو پکڑا۔
"تم نے دامیر آر کی بیوی کو مارنے کا سوچا بھی کیسے۔۔"
ایک دردناک چیخ اس بند کمرے میں گونجی، خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔

گولی مار دو بس۔۔" وہ درد سے بلبلا اٹھا اور کراہتا ہوا بولا کہ مارنا ہی تھا تو" گولی مارے۔۔

تمہاری خواہش ضرور پوری کروں گا، اتنا ظالم نہیں میں۔" وہ واپس مڑا اور" ٹیبل سے ایک چھوٹا چاقو پکڑ آیا۔ اس کو اکھڑے ناخن کی چمڑی پہ رکھا اور زور دیا کہ فیاد کی یہاں حد ختم تھی۔ غضب ناک سی آواز اس کے خلق سے برآمد ہوئی اور وہ اپنے حواس کھونے لگا۔ دامیر کا غصہ رگوں میں شرارے مار رہا تھا کہ چاقو کو اس نے گردن میں گھونپ دیا۔

اپنی گن نکالتے اس نے فیاد کی دونوں آنکھوں میں فائر کیا۔ جتنی گولیاں تھیں ساری اس کے سینے میں اتار دیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علینا حنہ کے ساتھ جا رہی تھی جب پیچھے ریان اور ڈریک بھی آتے ہوئے دکھائی دیئے۔

وہ ڈریک سے کچھ کہہ رہا تھا۔

لوسین کی باڈی کو بھی ٹھکانے لگاؤ اپنی بیٹی کے ساتھ جہنم کی سیر کرے مل کے۔" وہ سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔

علینا اب تھک چکی تھی۔

ایک خونی رشتہ تھا جو اس کے خون کا پیاسا تھا صرف پیسوں کے لیے۔ فروا کا دکھ پھر سے ستانے لگا تھا۔ اگر اِس کو معلوم ہوتا کہ فیاد بس آلائنس کے پیچھے تھا تو وہ خود ہٹ جاتی اس سب سے۔ اس نے کیا کرنا تھا جائداد پیسوں کا۔

میں نے کتنا کچھ خراب کر دیا نا۔" وہ تھکے قدموں سے چل رہی تھی جب" علینا نے کہا۔ حنہ نے اس کے چہرے کی طرف دیکھا جہاں ندامت جھلک رہی تھی۔ وہ اپنے سینے پہ بازو لپیٹے ہوئے تھی جبکہ حنہ پرسکون سی جیب میں ہاتھ ڈالے چل رہی تھی۔

"کیسے؟"

وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی۔

"مجھے فروا نے فیاد کی سچائی بتائی تھی، مجھے تب ہی اس سے مل کے سب کچھ اُسی کو دے دینا چاہیئے تھا۔" وہ نادم لہجے میں بولی کہ حنہ نے اس کو گھورا۔

"سب کچھ کیا؟" حنہ نے جاننا چاہا کہ وہ کیا سوچ رہی تھی۔

"جو بھی میرے نام تھا، کچھ پراپرٹی ہو گی وہی، میں تو ویسے بھی ہوسٹل میں رہتی آ رہی تھی۔" سامنے نظر رکھتے ہوئے کہنے لگی۔ وہ گھر جانے کے بجائے اب اُسی کشادہ سڑک پہ والک کر رہی تھیں۔ شام کے سائے چھانا شروع ہو گئے تھے۔

"تمہارے خیال میں "کچھ پراپرٹی" ہو گی ایک مافیا کے ہیڈ کے پاس؟" حنہ آبرو اچکا کے اس سے پوچھنے لگی، علینا نے گردن گھمائے اس کو دیکھا۔

"ایک مافیا ہیڈ کم از کم آدھے ملک سے زیادہ منی آن کرتا ہے۔ وہ بنا سوچے سمجھے اپنا پیسا بہا سکتا ہے کم از کم آنے والی سات نسلیں بنا کچھ کرے ایک لگژری زندگی گزار سکتے ہیں۔" حنہ نے معنی خیز مسکراہٹ لیے علینا کو جھٹکوں کی ذد میں چھوڑا وہ بے یقینی نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگی۔

اسے 'کچھ' پراپرٹی نہیں اس کو ایک مکمل آلائنس چاہئے تھی جو تمہاری سوچ سے بھی زیادہ ہے۔" حنہ اس کی پھیلتی نگاہوں سے دیکھتی ہوئی مزے بولی۔

میکس نے دامیر کو تمہاری لیے ہائر کیا تھا کیا خیال ہے کتنی پیمنٹ ہو گی؟""" وہ اب اس کے تاثرات کو انجوائے کر رہی تبھی تھوڑی سنسنی بڑھائی۔

"تھاؤزینڈز ڈالر۔۔" (Thousands dollars)

علینا نے تکہ لگایا کہ حنہ ہنس دی اور ہنستی چلی گئی۔

معصوم ہو بہت، پوچھنا دامیر سے۔"اس کے گال کو چھوتی ہوئی وہ" مسکراتے لہجے میں بولی کہ علینا سر جھٹک گئی، اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی جاننے میں۔ فیاد یقیناً اب تک مر چکا ہوتا۔ اس کے مرنے کا کوئی افسوس بھی نہیں تھا۔ نہ ہی کوئی ہمدردی۔

علینا اس وقت خود کو خالی محسوس کر رہی بالکل خالی، جزبات سے عاری انسان جس کو اس وقت کچھ بھی محسوس نہیں ہو رہا تھا۔ نہ ہی کہیں خوشی تھی نہ غم۔

اپنا آپ ایک مجسمہ لگ رہا تھا جس کی زندگی بے معنی سی لگ رہی تھی۔ چہرا ہر تاثر سے پاک تھا۔

ریان اور ڈریک ان کو ایسے ہی چھوڑے آرمری کی طرف بڑھ گئے تھے۔

تمہیں اب آرام کرنا چاہیئے۔" حنہ کی آواز پہ اس نے سر اٹھایا جو کب سے" اپنے پیروں کو گھور رہی تھی ایک ٹھنڈی آہ بھر کے رہ گئی۔

حنہ نے اس کو واپس چلنے کا کہا تب تک ان کو دامیر بھی آتا ہوا دکھائی دیا اور اس کو دیکھتے علینا کا دل ایک بار سہم سا گیا۔ اس کے ہاتھ خون میں لپٹے ہوئے تھے، کیا اُسے چوٹ لگی تھی۔ وہ زخمی تھا؟

علینا نے سوچا۔ نظر اس کی شرٹ پہ گئی جس کو وہ پہن رہا تھا۔

علینااور حنہ اندر کی طرف بڑھیں جبکہ دامیران کے ساتھ جانے کے بجائے آرمری کی طرف ہی گیا تھا۔حنہ نے اس کو آرام کرنے کی تلقین کرتے خود بھی کمرے میں چلی آئی تھی۔وہ کافی زیادہ تھکی تھی رات کے کھانے کا ارادہ ترک کرتے تھکن اتارنا چاہی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کافی دیر آرمری میں رہنے کے بعد وہ واپس آئے تھے۔لاؤنج میں کوئی بھی موجود نہیں تھا مطلب دونوں کمروں میں تھیں۔دامیر جب کمرے میں داخل ہوا تو وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔اسے اچھنبا ہوا کہ علینا تو کمرے میں ہی آئی تھی۔

اس کا ارادہ پہلے فریش ہونے کا تھا کیونکہ خون کے دھبے موجود تھے۔

شاور لیے وہ واپس کمرے میں آیا۔بیڈ شیٹ ویسی ہی تھی،وہ کمرے میں نہیں آئی۔

دامیر سرد آہ بھر تارہ گیا۔

بنا شرٹ پہنے، ٹراؤزر میں ملبوس وہ کمرے سے باہر نکلا اور اُسی کمرے میں گیا جہاں علینا نے تہیہ کر لیا تھا رہنے کا۔علینا کی یہ حرکت بھی اس کو سلگانے کے لیے کافی تھی۔ وہ اب غصہ دلا رہی تھی۔

دروازہ کھولا تو کنفرٹر اوڑھے کروٹ لیے لیٹی تھی۔بنا چاپ پیدا کیے وہ بیڈ کی دوسری طرف آیا اور آہستہ سے کنفرٹر اٹھایا۔وہ سونے کی کوشش کر رہی تھی لیکن سوئی نہیں تھی۔

اس کو بازوؤں میں بھرا کہ علینا نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔وہ ہڑبڑا اٹھی اور اس پہ جھپٹی۔دامیر بنا پرواہ کیے اس کو اپنے روم میں لایا اور نرمی سے بیڈ پہ لٹایا۔علینا نے خفگی بھری نگاہوں سے اس کو دیکھا جبکہ آنکھیں نم ہونے لگی تھیں۔

"تمہارا کمرہ یہ ہے۔۔"

وہ سنجیدگی سے بولا، آواز میں کوئی نرمی نہیں تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تمہارا کمرہ یہ ہے۔۔"
وہ سنجیدگی سے بولا، آواز میں کوئی نرمی نہیں تھی۔ علینا نے نگاہیں چرائیں، شرمندگی بھی تھی اور حیا بھی۔
وہ اعتراض و مزاحمت کرنے کی حالت میں نہیں تھی۔ آج دامیر نے بنا کسی پرواہ کے اپنی گن اس کے سامنے سائیڈ ٹیبل پہ رکھی وگرنہ پہلے وہ احتیاط ہی کرتا تھا۔ کمرے کی لائٹس آف کرتے وہ بیڈ تک آیا۔ علینا کی ناراضگی ہنوز تھی، وہ ایسے ہی بیڈ پہ بیٹھی رہی۔ وہ کافی دیر اس کی پشت کو گھورتا رہا جب اُس کی کمزور سی آواز کمرے کی خاموشی میں حائل ہوئی۔
میں ایسے زندگی نہیں گزار سکتی دامیر۔۔ خوف اور ڈر کو اپنے ساتھ لے کے۔" اس کا لہجہ نم تھا جیسے وہ دامیر کو اپنی بات سمجھانا چاہتی ہو۔

میرے مرنے کا انتظار کرو پھر علینا۔" دامیر کی سرد آواز پہ علینا نے تڑپ "
کے گردن گھمائی جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔اس نے نام سے پکارا تھا اور کہیں کوئی
نرماہٹ نہیں تھی۔

تم بہت بے رحم ہو۔" وہ جتانا نہ بھولی۔ "

جانتا ہوں۔میرے مرنے کے بعد ہی تم دوسری زندگی گزار سکتی ہو۔ "
میرے جیتے جی تو ایسے ہی رہنا ہوگا۔" وہ سنجیدگی سے بولا اور نگاہیں پھیرتے
کنفرٹر کھولنے لگا۔

تم نے آج کتنے لوگوں کو مارا ہے دامیر۔"علینا اس کی ڈھٹائی پہ سلگ اٹھی "
اور اپنا رخ مکمل اس کی جانب کیا۔

زندہ ہوتے تو تم ابھی یہاں بیٹھی نہیں ہوتی علینا۔" وہ رکھائی سے بولا، "
علینا اب اس کی بے اعتنائی پہ تڑپ رہی تھی۔وہ مزید کچھ نا بولا اور چت لیٹے
آنکھوں پہ بازو رکھ لیے۔علینا بھی خاموشی سے کروٹ لیے لیٹ گئی۔

اس کے لیٹنے پہ آہستہ سے اس کے قریب ہوا کہ علینا نے پشت پہ اس کی موجودگی محسوس کی۔ وہ اسے نام سے پکار رہا تھا لیکن چاہ کے بھی دور نہیں رہ پا رہا تھا۔ یہ اس کی ناراضگی تھی لیکن کیوں؟

اس کا رخ اپنی جانب کیا۔ علینا خاموش مگر ملامتی نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگی۔

اس نے دور ہونا چاہا۔

"دن میں جتنی مرضی مجھے بے رخی دکھاؤ، مجھے دیکھو بھی نا لیکن ایسے ہمارے کمرے کے علاوہ تم کہیں نہیں رہو گی۔" اس کی مزاحمت کو نظرانداز کرتا وہ تھوڑا سخت لہجے میں بولا کہ علینا خاموش نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگی۔

یہ وہی جانتا تھا کہ آج علینا کو دیکھ کے اسے کتنا سکون مل رہا تھا۔ وہ اس کے سامنے اس کے بالکل قریب تھی کہ اسے خود سے سما سکتا تھا اس کی خوشبو میں گہرا سانس بھر سکتا تھا، کتنے دنوں سے وہ اس کے لمس سے محروم تھا۔ جب

ایک ایڈکٹ پرسن کو اس کی اڈکشن نہ ملے تو وہ جنونی ہونے لگتا ہے یہی حال دامیر کا تھا۔

اس نے بنا علینا کے ردعمل کی پرواہ کیے اُسے بے حد قریب کرتے باہوں میں بھینچ لیا کہ اس کی شدت پہ وہ بوکھلا اٹھی۔

تم نے مجھے مِس کیا؟" جب وہ کچھ نہ بولی تو دامیر نے اس کے ماتھے کو لبوں" سے چھوتے ہوئے محبت سے چور لہجے میں پوچھا۔

کیا تم ساری ناراضگی بھلائے ابھی ہماری خوشی کو محسوس نہیں کرنا چاہو" گی؟" اس کا چہرہ سامنے کرتے دامیر نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ علینا کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔ وہ ظالم اسا سن دامیر سے ایک نرم، پیار کرنے والا شوہر تھا اب۔

دامیر کے دل کی عجیب ہی کیفیت تھی اس وقت، علینا کا ساتھ تقویت بخش رہا تھا اور ان کی زندگی میں آنے والی نئی تبدیلی دامیر کے لیے غیر متوقع تھی۔

وہ ساری زندگی علینا کے نام کر چکا تھا لیکن کبھی فیملی میں ہونے والے اضافے کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔ اُسے اس پل سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ کیسے اظہار کرے، اسے کیا کرنا چاہئے تھا۔ وہ خوش تھا، نروس بھی۔ اور بوکھلایا ہوا بھی۔

کیا واقعی ایسا ہے۔۔" دامیر کا ہاتھ آہستہ سے اس کے پیٹ کی جانب گیا کہ علینا کے چہرے پہ سرخی تیزی سے تیری اور نگاہیں جھک گئی۔ ہولے سے اثبات میں سر ہلائے اس کے جیسے تصدیق کی۔ فرط جزبات میں دامیر نے اس کی گردن پہ بوسہ دیا۔

علینا نے اس کے چہرے پہ خوشی نہیں دیکھی تھی۔ وہ الگ ہی جزبات تھے۔ پریشانی؟ نہیں، کشمکش۔ الجھن۔ بوکھلاہٹ۔ دل نے وہم سا کیا کہ شاید دامیر کو یہ خبر بھائی نہیں تھی۔

"تم خوش ہو؟"

علینا نے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔ لہجہ مدھم سا تھا۔

پتا نہیں، پتا نہیں مجھے کیسا فیل ہو رہا ہے۔ میں نے کبھی سوچا نہیں تھا"
کہ۔۔" وہ سچ کہہ رہا تھا اس نے سوچا نہیں تھا کہ وہ ایک باپ بنے گا اور یہ
کہتے ہوئے اس کو جیسے ایک پہاڑ سر کرنے کے مترادف لگا تھا کہ جانے علینا
کیا مطلب لیتی۔

دامیر۔۔" علینا نے امید لیے اس کے چہرے پہ ہاتھ رکھا۔ دامیر کا ہر عضو"
اس کو سننے کو جیسے بے تاب ہوا۔

مجھے یہاں نہیں رہنا۔" وہ نم لہجے میں بولی۔"

ہم کہیں اور چلے جاتے ہیں نا۔ یہاں سے دور۔ ہماری فیملی ہو گی۔" علینا"
کے ہونٹ لرز رہے تھے۔ اس میں اب ہمت نہیں تھی کوئی بھی مزید حادثہ
برداشت کرنے کی جبکہ اس کی بات سنتے دامیر کے ماتھے پہ بل واضح ہوئے۔

ہماری فیملی یہی موجود ہے۔ ریان، حنہ۔۔" دامیر نے زور دیتے کہا کہ علینا"
نفی میں سر ہلانے لگی۔ "مم۔۔ میں کیسے رہوں گی یہاں۔ مجھے خوف آتا
ہے۔"

اس کے ہاتھ خود سے جھٹکتے وہ اٹھ بیٹھی اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوئے۔

دامیر نے سنجیدگی سے اس کو دیکھا۔نرمی غائب تھی اب۔

''کس چیز سے خوف آتا تمہیں، مجھ سے خوف آتا ہے؟'' دامیر کا لہجہ سرد ہوا کہ علینا نے نفی میں سر ہلایا۔

''ریان سے خوف آتا ہے۔یہاں سے۔کس سے ڈر ہے تمہیں؟'' اس کو بازو سے تھامے اپنی طرف کرتے وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

''مجھے تم لوگوں کو کھونے سے خوف آتا ہے دامیر۔تم سب کے دور جانے سے۔میں نہیں رہ سکتی ایسے سسکتے ہوئے۔میں نے کبھی ایسی زندگی نہیں چاہی۔'' وہ تیز لہجے میں چلاتے ہوئے بولی کہ دامیر بس اس کو روتا دیکھے گیا۔

وہ فضول کی ضد کر رہی تھی جبکہ حقیقت سے خود بھی واقف تھی۔

''جب میں تمہارے ساتھ ہوں تو کیوں یہ سب سوچ رہی ہو۔تمہیں یہاں کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔ادھر دیکھو۔'' دامیر نے اس کی حالت کے پیشِ نظر اپنا لہجہ دھیما رکھا ورنہ اس کی باتوں سے دماغ کا میٹر گھوم چکا تھا۔

مجھے ہے مسئلہ۔ تم۔۔۔ تم مجھے چھوڑ دو پھر۔ میں خود یہاں سے دور چلی" جاؤں گی۔ اس سب سے۔" علینا نے آنسو پونچھتے ہوئے رسان سے کہا کہ دامیر کی نگاہوں میں اسے سرد اور غضب ناک تاثر محسوس ہوا۔ وہ ضبط کر رہا تھا۔

سو جاؤ پرنسیس!" اس کے سپاٹ انداز میں بولنے پہ علینا چونکی۔ چھوڑ" دینے والی بات پہ دامیر جانتا تھا کہ اس نے کیسے ضبط کیا تھا۔

تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔" اس کی بے حسی پہ علینا تڑپ اٹھی۔"

تم ایسا کر سکتی ہو؟ جا سکتی ہو دور مجھ سے بتاؤ۔۔ میری طرف دیکھ کے بنا" نظریں چرائے یہ بات کہو... میں تمہیں جانے دوں گا۔" اس کا بازو تھامے اس نے سختی سے کہا کہ علینا سہم سی گئی۔

خاموشی سے لیٹ جاؤ پرنسیس۔۔" وہ ایک ایک لفظ چبا کے بولا کہ اپنا بازو" جھٹکے سے اس سے چھڑواتی خفگی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

دامیر خود اپنی جگہ لیٹ چکا تھا، آنکھوں پہ بازو رکھے اس نے علینا کو دوبارہ دیکھنے سے گریز کیا۔

میں نفرت کرتی ہوں تم سے۔۔ سنا تم نے۔۔" بھرائی آواز میں کہتی اس" سے فاصلے پہ لیٹ گئی اور سختی سے آنکھیں موند لیں۔

دامیر نے اس کی پشت کو گھورا۔ وہ ابھی کوئی تلخ کلامی نہیں چاہتا تھا لیکن علینا کی ضد بیچ میں آجاتی تھی۔ اس نے کروٹ لی اور کنفرٹر اوڑھا۔ اس کی پشت کو نظروں کے ہالے میں رکھتے آسودگی سے مسکرا دیا۔

ان کی فیملی بڑی ہونے جا رہی تھی اور ظالم دشمن جاں نے خوشی کو ٹھیک سے محسوس بھی نہیں کرنے دیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بیڈ پہ بیٹھے وہ پیپرز کو ترتیب دیئے لیپ ٹاپ پہ کچھ ٹائپ کر رہی تھی جبکہ ریان اپنا کام ختم کیے ابھی روم میں آیا تھا۔

"تمہیں آرام کرنا چاہئے تھا۔" ریان اس کی مصروفیت دیکھتا ہوا بولا۔ حنہ نے بس ایک نظر اٹھا کے اِسے دیکھا جو اپنی شرٹ کے بٹن کھول رہا تھا۔ ارادہ اس کا ابھی سونے کا تھا لیکن لیام نے کچھ انفارمیشن بھیجی تھی تو اس میں ہی جت گئی تھی۔

"تھوڑی دیر میں سو جاتی ہوں۔" عام سے انداز میں بولی۔

"کھانا کھایا؟" اپنے کپڑے کبرڈ سے نکالتے ڈریسنگ سے باہر جھانک کے پوچھا۔

آخری بار انہوں نے پلین میں ہی کھایا تھا تھوڑا سا۔

"نہیں میرا دل نہیں کر رہا۔ میں بس ابھی سوؤں گی۔" اس نے اپنی آنکھیں مسلیں اور جمائی روکی۔

وہ شاور لینے چلا گیا۔ حنہ نے تیزی سے کام ختم کیا اور لائٹس کو ہلکا کر دیا۔ نیند سے بوجھل ہوتی آنکھیں اب مزید کھلنے سے انکاری تھیں۔

شاور لے کے واپس آیا تو نیند میں جا چکی تھی۔ شرٹ سے نداردوہ بھی بیڈ کی

طرف ہی آ گیا۔ آج بزی ڈے تھا تو ریلیکس ہونا اس کا بھی حق تھا۔ یہی

سوچتے وہ دھڑلے سے حنہ کے گرد حصار باندھ گیا کہ اس کے ٹھنڈے وجود

سے وہ جھرجھری لے اٹھی۔

ریان یہ کیا بدتمیزی ہے۔" وہ جھنجھنا اٹھی کہ اس کے گیلے بالوں سے بھی"

الجھن ہو رہی تھی۔

تھک گئی ہو نا، تھوڑا سکون پہنچادوں تمہیں۔" وہ ذومعنیت سے بولا اور"

زبردستی حنہ کا رخ سیدھا کیا۔

مجھے نہیں چاہئے ایسا سکون ریان۔ ہاتھ چھوڑو میرے اور تھوڑا دور رہ کے"

لیٹو۔" اس کی بات کا مطلب سمجھتے ہوئے وہ ہتھے سے اکھڑ گئی اور پرزور

مزاحمت کرنے لگی۔

تمہیں نا بھی چاہیے ہو مجھے تو چاہئے نا۔" ہونٹوں پہ شریر مسکراہٹ لیے"

بولا اور اس کی فرار کی راہیں مسدود کر دیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

شام سے رات کا وقت ہو گیا تھا۔ سارے مینشن میں اس وقت خاموشی تھی مگر کیچن کی لائٹ آن تھیں۔ برتنوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔

"تم شور کیوں کر رہے ہو۔ سکون سے کام نہیں ہوتا تم سے۔"

کیچن میں اچانک پیکٹ گرنے سے شور پیدا ہوا تو حنہ آنکھیں دکھاتی ہوئی اس کو آہستہ آواز میں ٹوکتی ہوئی بولی۔

میں سکون سے اپنا کام ہی کر رہا تھا تمہیں ہی بھوک کا دورہ پڑا۔" ریان الٹا" اس پہ برسا کہ حنہ سٹپٹا اٹھی۔

اپنی یہ فضول بکواس بند کرو اور مجھے وہ ساس کی بوتل پکڑاؤ۔" حنہ باؤل" میں چیزیں مکس کرتی ہوئی بولی۔

تم نے تمیز نہیں سیکھی شوہر سے بات کرنے کی۔" ریان افسوس سے سر" ہلاتا ہوا بولا اور بوتل اس کو تھماتے بالکل اس کے عقب میں کھڑا ہوا کہ حنہ

اس کے آگے کھڑی تھی اور اطراف میں ریان نے شیلف پہ اپنے دونوں ہاتھ ٹکائے تھے۔

"میرے کوئی پانچ چھے شوہر نہیں جو مجھے تجربہ ہوتا شوہر سے بات کرنے کا۔" اس کی نزدیکی کو نظرانداز کرتی ہوئی بولی۔

"ایک ہے نا ساری زندگی جھیلنے کو، ہر تجربہ کرلو اسی پہ۔" اس کے کندھے پہ ٹھوڑی ٹکاتے ہوئے دلکشی سے بولا۔

ایک تو اس کا بات بات پہ قریب آنا اور نزدیکی بڑھانا، اس نے گہرا سانس بھر کے دھڑکن کو قابو کیا۔

"اگر اس وقت دامیر یہاں آگیا تو کیا سوچے گا۔" وہ تاسف سے سر ہلا گئی کہ ریان شرٹ سے ندارد اور اس کی پشت پہ تھا جبکہ وہ سیلڈ بنا رہی تھی۔

"وہ نہیں آئے گا، اس کی بیوی سو رہی ہے تو سکون سے پڑا ہوگا۔" ریان مزے سے تبصرہ کرتے بولا کہ حنہ نے گردن گھمائے اس کو گھورا۔

"میں نے کہاں اپنی بیوی کو سونے دیا۔" اس کی اگلی بات پہ حنہ کا دماغ گھوم گیا۔ وہ اس کو بہت سنانا چاہتی تھی لیکن جانتی تھی کہ اس پہ اثر نہیں کرے گا تو بس جھنجھلا کے سر جھٹک دیا۔

چیپکو شوہر تھا اس کا۔ بالکل اس سے الٹ۔

"میں تم سے بہت جلد عاجز آنے والی ہوں۔" اپنا سیلڈ باؤل تھامے وہ کیچن کی دوسری طرف آئے سٹول پہ بیٹھ کے بولی کہ ریان نے ناسمجھی سے اس کو دیکھا۔

"تمہیں عادت ہو جائے گی میری۔۔" وہ آنکھ دبا کے بولا۔

"یہاں کیوں بیٹھ گئی آؤ روم میں چلیں۔" بالوں میں ہاتھ پھیرتے ریان بولا اور کیچن کی لائٹ آف کرتے اس کی طرف آیا۔ بنا اس کو موقع دیئے کندھے پہ لادا کہ وہ بوکھلا اٹھی۔ حنہ بے بسی سے سوچنے لگی کہ اس نے ایسا کیا کیا تھا جو ریان جیسا شوہر ملا تھا۔

اس کو کمرے میں لا کے چھوڑا تو ریان چونکا، اس کا موبائل بج رہا تھا۔ چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ریان نے آگے بڑھتے کال ریسیو کی۔ لیام کال کر رہا تھا۔

"لیام کال کر رہا ہے اس وقت۔۔" ریان اچھنبے سے بولا کہ حنہ نے چونک کے اپنا موبائل دیکھا۔ اس کے فون پہ مسڈ کال تھیں۔ جو بھوک تھی وہ فوراً مٹ گئی۔

"ہیلو۔۔"

ریان نے دو تین بار پکارا لیکن جواب نہیں دے رہا تھا کوئی شور سنائی دے رہا تھا۔

"اُس نے مجھے بھی کالز کی ہیں، اوفف پتا نہیں کیا ہوا ہو گا۔" حنہ کو گھبراہٹ ہونے لگی وہ تیزی سے اپنے لیپ ٹاپ کی طرف بڑھی اور میکسیکو کی بیسمنٹ کی سیکیورٹی چیک کرنے لگی۔

"کیمراز نہیں چل رہے۔۔" وہ گھبرائی۔ ریان اس کی طرف لپکا اس کے ہاتھ سے لیپ ٹاپ لیتے کیز دباتے چیک کرنے لگا۔

اگیزیکٹ لوکیشن بتاؤ مجھے۔۔" ریان نے اپنا لیپ ٹاپ لیا اور اس سے لوکیشن پوچھتے بیسمنٹ کے آس پاس کی سیکیورٹی چیک کرنے لگا۔اس نے پچھلی ریکارڈنگ چیک کی۔

حنہ ریان کا فون کان سے لگائے کھڑی تھی جہاں کچھ شور سنائی دے رہا تھا لیکن کسی کی آواز نہیں تھی۔

دو گھنٹے پہلے اسے بیسمنٹ کی آس پاس والی جگہ پہ دو گاڑیاں نظر آئی تھیں جو ایک کے بعد ایک وہاں سے گزری تھیں۔یہ فوٹیج اس بیسمنٹ سے پانچ منٹ کے فاصلے پہ تھا۔

"کچھ سنائی دیا؟" ریان نے فوٹیج دیکھتے حنہ سے پوچھا جو پریشانی سے ہونٹ کاٹ رہی تھی۔اس نے نفی میں سر ہلایا اور فون ریان کو تھمایا۔

اپنا فون سپیکر پہ رکھتے اس نے حنہ کا فون تھاما اور کسی کو کال ملانے لگا۔

"اُسے کچھ ہو نا گیا ہو۔۔" وہ کانپتے ہوئے لہجے میں بولی اور پریشانی سے اس کے پاس بیٹھ گئی۔دل میں مسلسل وسوسے آرہے تھے۔

"ریلیکس۔۔میں کر رہا ہوں رابطہ۔" اس کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے بولا

جب دوسری طرف سے کال ریسیو ہوئی۔

وہ براٹوا کا ہیڈ تھا، بندے کی معلومات لینا مشکل نہیں تھا۔ میکسیکو میں موجود اس نے فوراً کانٹریکٹ بھیجا تھا کہ لیام کو ڈھونڈا جائے۔ انہوں نے لیام کی کال پک کی تھی تو مطلب لیام کال کر کے زیادہ دور نہیں تھا۔ وہ فون کے آس پاس ہی تھا تبھی ریان نے اس کی لوکیشن وہاں موجود لوگوں کو بھیج دی۔ امید تھی کہ جلد ہی لیام مل جاتا۔

"ہم چلتے ہیں وہاں۔" حنہ پل میں جانے کو تیار ہوئی جو اتنے مصروف دن کے باوجود آرام نہیں کر پائی تھی لیکن اس وقت اس کے انداز میں زرا بھی تھکن نہیں تھی۔

"نہیں ہم نہیں جا سکتے، کچھ ہی دیر میں لیام یہاں موجود ہو گا۔ تم آرام کرو۔" ریان نے اس کو رسان سے سمجھانا چاہا جس پہ وہ غصے سے چیخی۔

"وہ مشکل میں ہے ریان۔۔اس کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔"

”تم نے ریسٹ نہیں کیا، تو مزید سفر نہیں کر سکو گی۔“ ریان لیپ ٹاپ سائیڈ پہ رکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔

”تمہاری وجہ سے۔۔“ وہ ایک ایک لفظ چبا کے بولی کہ اتنی سنجیدہ صورت حال میں ریان کے ہونٹوں پہ نا چاہتے ہوئے بھی مسکراہٹ آگئی۔

”اچھا میرا قصور ہے لیکن تھوڑا سا ویٹ کر لو۔ ابھی کال آجائے گی۔ سب اکٹھے ہیں وہاں۔“ چہرے پہ سنجیدگی طاری کرتے وہ اس کی طرف بڑھا کہ حنہ کو ناچار انتظار کرنا پڑا۔ اس کے سر میں درد اٹھ رہا تھا۔ تھکن واقعی حد سے سوا تھی۔

کوئی ایک دشمن تھوڑی تھا ان کا جو دو تین کو مار کے کام تمام ہو جاتا۔ دشمن بہت تھے ہر نئے دن نیا دشمن ابھرتا تھا۔ لیام پہ حملے کا مطلب تھا حنہ کو وارننگ۔

اس نے آنے والے دنوں میں شپ منٹس کو روکنا تھا اور یہ وارننگ تھی کہ اُن کے کام میں دخل اندازی نہ کی جائے۔ وہ جتنا لیام کے بارے میں سوچ

رہی تھی اتنا ہی غصہ مزید بڑھتا جارہا تھا کہ حنہ کو روکنے کے لیے لیام کا استعمال کرنا چاہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اچانک آنکھوں کے پردوں پہ پڑنے والی روشنی سے اس کی نیند میں خلل پڑا تو آنکھیں مسلتے کھولا۔ دامیر گلاس وال سے پردے ہٹارہا تھا۔ وہ اٹھ بیٹھی۔

ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ اس سے پہلے اٹھ گیا تھا۔ بالوں کو سمیٹتے اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی۔ یہاں سے جانے سے پہلے وہ اپنے کپڑے لے گئی تھی لیکن باقی اس کی ساری چیزیں ہنوز اپنی جگہ پہ موجود تھیں۔ کوئی بھی چیز اپنی جگہ سے نہیں ہلی تھی۔

سر جھٹکتے اس نے شاور کا ارادہ کیا۔

کمرے میں آئی تو وہ یہاں نہیں تھا۔ اُس نے دیکھا بھی نہیں تھا علینا کو۔

ناراض وہ تھی لیکن ناراضگی وہ جتارہا تھا۔

ضرور وہ ناشتہ بنانے گیا تھا۔

اپنے کپڑے تو وہ لے گئی تھی کچھ یہاں موجود تھے۔اپنے پہننے کا دل نہ کیا تو دامیر کا ہی ایک ٹراؤزر شرٹ نکالے اس کو پہن لیا۔دامیر کی خشبو محسوس کرتے اس نے گہرا سانس بھرا۔

اس کی ساری رپورٹس میکس کے گھر رہ گئی تھیں، میڈیسن اور ڈائٹ چارٹ بھی اسی میں موجود تھا۔دامیر کے علاوہ تو کوئی جانتا نہیں تھا اس کی کنڈیشن اور ابھی کسی اور کو بتانے کا دل بھی نہیں تھا۔

کمرے سے نکلتے راہ داری سے آخر تک آئی جہاں سے لاؤنج ایریا نظر آیا۔

آگے بڑھی لیکن اس کو دامیر کیچن میں نظر نہ ملا۔وہ الجھن لیے آگے بڑھی اور پورے ہال میں نظر دوڑائی۔وہ کہیں نہیں تھا۔

"اتنی جلدی کہاں چلا گیا، کہیں آرمری میں نہ گیا ہو۔"

آنکھیں اب کہاں اس کا اوجھل ہونا برداشت کر سکتی تھیں تبھی مضطرب انداز میں وہ باہر آئی۔لان کا ایریا کراس کرتے پچھلے حصے کی طرف بڑھی جب ڈریک کی آواز پہ رک گئی۔

"کچھ چاہیے آپ کو میم؟"

علینا مڑی تو وہ پیچھے ہاتھ باندھے کھڑا پوچھ رہا تھا۔ اس نے ایک نظر آرمری والے رستے کو دیکھا پھر واپس ڈریک کو۔

"نہیں کچھ نہیں۔"

نفی میں سر ہلایا اور چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی واپس بڑھ گئی۔ کم از کم وہ گھر کے گارڈز کو یہ واضح نہیں کرنا چاہتی تھی کہ دامیر کے پانچ منٹ نظروں سے دور ہونے پہ وہ بے چین ہوئی تھی۔

"دامیر سر کسی ضروری کام سے گئے ہیں۔" علینا سر جھکائے چل رہی تھی جب ڈریک بولا۔

"کہاں؟" وہ بے ساختہ بولی کہ اپنی بے اختیاری پہ خجل ہوئی۔ یعنی وہ جان گیا تھا کہ دامیر کو ہی ڈھونڈنے آئی تھی۔

ریان سر، دامیر، حنہ میم کسی ضروری کام سے گئے ہیں۔ تھوڑی دیر میں"
آتے ہونگے واپس۔" ڈریک نے مزید کہا تو علینا سوچ میں پڑ گئی کہ ایسا کیا
ضروری کام تھا۔

میں نے چھوڑنے والی بات کر دی تھی تو اب کہاں ضروری رہنا ہے میں"
نے۔" وہ جلے دل سے سوچتی ہوئی واپس ہال میں آئی اور ایک صوفے پہ بیٹھ
گئی۔ بھوک کا احساس جاگ رہا تھا۔

وہ کیچن میں آگئی کہ کچھ بنا لے اپنے لیے لیکن دیکھ کے حیران ہوئی کہ پہلے
سے ہی کیچن میں ناشتہ موجود تھا۔

دامیر اس کے اٹھنے سے پہلے ہی ناشتہ بنا چکا تھا۔ ناراضگی ہنوز رکھنی تھی۔
ناشتے کی پلیٹ اٹھائے وہ واپس صوفے پہ ہی بیٹھے ساتھ اُن کے واپس آنے کا
انتظار کرنے لگی۔

دماغ میں ابھی یہ بات نہیں آئی تھی کہ وہ کال کر کے پوچھ لیتی۔ وہ تینوں
ایک ساتھ گئے تھے اور کچھ گڑبڑ ہوئی ہو گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ریان بار بار بیک ویو مرر سے حنہ کو دیکھتا جو سنجیدگی سے باہر دیکھ رہی تھی، آنکھوں پہ سیاہ گاگلز پہن رکھے تھے۔

ریان بے خبر تھا کہ حنہ اس کا بار بار دیکھنا نوٹ کر رہی تھی۔

تمہیں گھر رہنا چاہئے تھا کچھ ریسٹ کر لیتی۔" یہ کوئی تیسری دفع تھا کہ " ریان نے اس کو مخاطب کیا تھا جس کو حنہ نے نظر انداز کیا۔

سٹاپ اِٹ ریان۔" وہ ناگواریت سے بولی۔"

لیام یہاں پہنچنے والا تھا۔ ریان کے آدمیوں نے اس کو ڈھونڈ لیا تھا اور ابھی وہ لوگ ائیر فیلڈ کی جانب جا رہے تھے جہاں سے وہ لوگ ملنے والی پہلی فلائٹ سے یہاں پہنچ رہے تھے۔

ریان نے دامیر کو بھی انفارم کر دیا تھا۔ ان کے منع کرنے کے باوجود وہ ساتھ آیا تھا۔

ائیر فیلڈ پہ گاڑی پارک کی۔ سب باہر نکلے جہاں پلین آنے والا تھا۔ دامیر کال آنے پہ زرا سائیڈ ہوا، ڈریک اس کو انفارم کر رہا تھا کہ علینا اپنا ناشتہ کر رہی تھی۔

حنہ نے ٹھیک سوچا تھا وہ اس کے لیے وارننگ تھی شپ منٹس کو نا روکنے کے لیے لیکن اب وہ رکنے والی کہاں تھی۔ اس کا بس چلتا وہ ان آدمیوں کی نعشیں بچھا کے اس پر سے چلتے ہوئے سب تباہ کرتی۔ پلین کا دروازہ کھلا کہ حنہ کے قدم اس کی جانب بڑھے۔

"اس لڑکی کو آرام کرنا چاہیے تھا کہا بھی تھا سکون سے رہے گھر، میں لے آؤں گا اس کو۔" ریان حنہ کی تیزی دیکھتے بڑبڑایا کہ دامیر نے تیکھے انداز میں اس کو دیکھا۔

دو آدمی سوٹڈ بوٹڈ باہر آئے تھے اور ان کے پیچھے ہی لیام تھا۔ جس کو دیکھتے حنہ اپنی گلاسز اتارتے تیزی سے آگے بڑھی۔

"اب یہ گلے لگے گی اس کے۔۔" وہ بڑبڑایا۔

”کس چیز کا غصہ ہے تمہیں؟“ دامیر نے آنکھیں چھوٹی کیے اس سے پوچھا۔

”خود کا سکون برباد کر کے اس کی خاطر یہاں آئی ہے اور دیکھو۔۔۔“ ریان نے پلین کی سیڑھیوں کی طرف دیکھا۔ جہاں حنہ نے لیام کو خود سے لگایا تھا۔

”لو ہو گیا کام، یہ گلے ملنا ضروری ہے کیا۔“ ہوا میں ہاتھ لہراتے ریان نے جیسے کام تمام کیا۔ دامیر نے پہلے ریان کو پھر حنہ کو دیکھا۔
وہ ماؤں کی طرح اس کا حال چال پوچھ رہی تھی۔

”چِل مین۔ وہ کافی چھوٹا ہے اس سے۔“ دامیر نے کندھے پہ ہاتھ رکھتے تسلی دی جبکہ انداز صاف چڑانے والا تھا۔

”چھوٹا۔۔ بیس سال کا لڑکا ہے وہ۔ چھوٹا نہیں ہے۔۔“ ریان دامیر کو گھورتے ہوئے بولا۔

”حنہ، لیام۔۔۔ ہم بھی ادھر ہیں۔“ ریان سے جب مزید برداشت نہ ہوا تو وہ آگے بڑھا۔ حنہ اور لیام نے مڑ کے اس کو دیکھا۔

لیام کے چہرے پہ ہلکی سی چوٹ کا نشان تھا، وہ لڑکھڑا کے بھی چل رہا تھا۔ حنہ اس کو سیڑھیوں سے اترنے میں مدد دینے لگی کہ ریان نے دامیر کو دیکھا اور ضبط سے دانت پیسے۔

یہ لڑکی کیوں نہیں سمجھتی میری فیلنگز کو۔'' ہونٹوں پہ زبردستی مسکراہٹ '' لیے وہ آگے بڑھا اور حنہ کو نرمی سے سائیڈ پہ کرتے لیام کو سہارہ دیا۔

دامیر بھی آگے بڑھا۔ اسے گاڑی میں بٹھاتے بنا دیر کیے وہ لوگ واپس مینشن کی طرف بڑھے۔

ڈریک کو اطلاع کر دی تھی کہ ان کے ساتھ لیام بھی ہو گا تو کمرہ تیار رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گاڑی کی آواز پہ علینا ناشتہ ختم کرتے تیزی سے اٹھی اور گلاس ڈور کی طرف بڑھی۔ ریان اور دامیر نے ایک لڑکے کو سہارہ دے رکھا تھا۔ وہ حیران پریشان نظروں سے ان کو دیکھنے لگی۔ اس کی نظر حنہ پہ گئی جو سائیڈ پہ تھی، نظریں گھومتی دامیر پہ گئی۔

کیا وہ لوگ پھر کسی جنگ پہ گئے تھے؟ وہ پریشانی سے سوچنے لگی اور باہر آگئی۔
دامیر کی نگاہ اس پر اٹھی تو چونک سا گیا۔ وہ اس کے کپڑوں میں تھی۔ اسے دیکھتے وہ چلنا بھول گیا کہ لیام کے کراہنے پہ ہوش میں آیا کیونکہ ریان آگے بڑھ رہا تھا۔
دامیر نے ریان کو دیکھا جو اسی کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھ رہا جیسے کہنا چاہ رہا ہو "واہ بڑی جلدی غصہ ختم کیا۔" پھر ریان ہلکا سا ہنس دیا۔ علینا کو ان کی نظروں کے تبادلے کی سمجھ نہ آئی پھر ریان کی معنی خیز ہنسی۔
جبکہ اب علینا کو یہ فکر تھی کہ کہیں دامیر کو چوٹ نہ آئی ہو، دامیر نے لیام کو تھاما تھا اس کا دل کیا کہ وہ علینا کے پاس جائے۔ اسے کس نے روکنا تھا ڈریک کو اشارہ کیا اور خود سائیڈ پہ ہو گیا۔ لیام ایک بار پھر کراہا۔
یار تمہاری بیویوں کے علاوہ بھی لوگ ہیں۔" لیام دہائی دیتا بولا۔ دامیر نظر" انداز کرتے علینا کی طرف بڑھا۔

"ناشتہ کیا پرنسیس۔۔"اس کے قریب آتے چہرے پہ دونوں ہاتھ رکھتے نرمی سے پوچھا کہ وہ سر ہلا گئی۔

"تم ٹھیک ہو؟"علینا نے بے ساختہ پوچھا امیر مسکرا کے اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گیسٹ روم میں اس وقت وہ چاروں موجود تھے۔حنہ لیام کے قریب بیٹھی اس سے طبیعت کا پوچھ رہی تھی جبکہ ریان اس کو سلگتی نگاہوں سے مسلسل گھور رہا تھا۔

"تم نے مجھے پہلے انفارم کیوں نہیں کیا؟"اس کے ماتھے کو انگلی کے پورے سے چھوتے ہوئے زخم دیکھنے لگی۔

"میں نے کتنی بار کال کی تھی، تم پک ہی نہیں کر رہی تھی پھر ریان کو کرنا شروع ہوا وہ بھی کافی دیر بعد اس نے اٹھایا شاید۔اچانک ہی ہو گیا سب۔مجھے

تو اندازہ ہی نہیں ہوا کہ کیا ہو رہا ہے باہر۔ وہ لوگ کافی دنوں سے رات کے وقت دروازہ کھولنے کی کوشش میں تھے اور کل رات ان کو موقع مل گیا۔"

لیام حنہ کو دیکھ کے بتانے لگا۔ کال والی بات پہ حنہ کو مایوسی ہوئی اور لیام کو دیکھنے لگی۔

"میں کیچن میں تھی تو مجھے تمہاری کال کا پتا ہی نہ چلا۔" وہ ندامت بھرے لہجے میں بولی کہ لیام مسکرا دیا۔

"تم اب یہی رہو گے ہمارے ساتھ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔" حنہ اس کو نرمی سے کہتی ہوئی بولی۔

دامیر اور علینا کمرے میں موجود صوفے پہ بیٹھے تھے۔ علینا نے غیر ارادی طور پہ دامیر کا ہاتھ تھام رکھا تھا جس کی انگلی میں موجود انگوٹھی کو وہ گھمائے جا رہی تھی۔ دامیر نے اپنی انگوٹھی وہیں سے اٹھائی جہاں ان لوگوں کو باندھ کے رکھا گیا تھا۔

"اہم۔۔" ریان نے گلا کھنگالتے حنہ کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

تم سے ضروری بات کرنی ہے۔" حنہ کی سوالیہ نگاہوں کو دیکھتے ریان نے"
باہر جانے کا اشارہ کیا اور خود باہر آ گیا۔
لیام کو ایک نظر دیکھتے اٹھی اور ریان کے پیچھے چل دی۔
تمہیں اپنی پرواہ ہے یا نہیں؟" اس کے باہر آتے ہی وہ غصہ دبائے سرد"
لہجے میں بولا کہ حنہ نے ناسمجھی سے اس کو دیکھا۔
روم میں چلو اور آرام کرو۔" اس کا بازو تھامے اپنے کمرے کی طرف لے"
جانے لگا۔
ریان، لیام ابھی آیا ہے اس کو کسی چیز کی ضرورت ہو سکتی ہے ایسے میں"
کیسے میں آرام کرلوں۔" حنہ اپنا بازو اس کی گرفت سے آزاد کرتی ہوئی
بولی۔
ملیشکا!" وہ اس کے قریب ہوا اتنا کہ حنہ کو اس کی سانسیں محسوس ہوئیں۔"
اس کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرا، اس کی آنکھوں میں دیکھا۔
حنہ کو وہاں اپنائیت، فکر، پرواہ محسوس ہوئی۔

"تم دو دن سے جاگ رہی ہو۔ ٹھیک سے سوئی نہیں۔ تھکی ہو کافی۔ آرام کر و بے بی۔ ایسے تم لیام کا دھیان نہیں رکھ پاؤ گی۔" وہ متفکر لہجے میں بولا۔

حنہ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا وہ اس کے آرام کی کتنی پرواہ کر رہا تھا۔

"تم نے کون سا سونے دیا تھا۔" وہ جان بوجھ کے جتانے لگی کہ ریان کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"میں تمہیں سیلڈ کا باؤل ختم کرنے کے بعد سونے ہی دینے والا تھا۔" وہ شریر مسکان لیے بولا کہ حنہ نے آنکھیں گھمائیں اور اس کے ہاتھ ہٹائے۔

"ابھی روم میں چلو۔ دامیر لیام کو دیکھ لے گا۔" ریان نے پھر کہا کہ وہ سر ہلا گئی۔

"میں لیام کے پاس سو جاؤں گی۔" حنہ جان بوجھ کے بولی کہ ریان چڑ گیا اور اس کے ماتھے پہ بل نمودار ہوئے۔

"تم نہیں چاہو گی کہ لیام کو آج کی رات میں کہیں اور شفٹ کر دوں؟ ہے نا۔" وہ سرد لہجے میں بولا کہ حنہ سر جھٹک کے ہلکا سا ہنسی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دامیر صوفے سے اٹھا تو علینا کی گرفت سے اس کا ہاتھ نکلا، علینا اس پل چونکی کہ اس نے دامیر کا ہاتھ تھام کی رکھا تھا۔

وہ چلتا ہوا لیام کی طرف آیا۔

"تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتا سکتے ہو۔ جو میڈیسن میں نے دی ہیں وہ لازمی لینی ہیں۔" دامیر میڈیسن نکال کے اس کی ہتھیلی پہ رکھتا ہوا بولا تو لیام سر ہلا گیا۔

"تم اپنی بیوی سے ناراض ہو؟" میڈیسن کھانے کے بعد لیام کے غیر متوقع سوال پہ چونکا لیکن اس نے جواب نہیں دیا۔ جبکہ علینا اب بھی خاموشی سے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔

"شدید قسم کی محبت میں گرفتار ہیں یہاں کے مرد۔" لیام ستائشی انداز میں بولا جب دامیر نے اس کو سرد نگاہوں سے گھورا۔

بچے ہو بچے بن کے رہو۔''اس کے انداز میں وارننگ تھی۔لیام نے''
لاپرواہی سے کندھے اچکائے۔حنہ کی وجہ سے وہ سکون میں تھا کہ ریان اور
دامیر اس کو کچھ نہیں کہہ سکتے تھے۔

ویسے مس علینا آپ میں اور مجھ میں زیادہ فرق تو نہیں۔''اچانک لیام کے''
پکارنے پہ علینا نے حیران ہوتے اس کو دیکھا پھر دامیر کو،جبکہ دامیر کی سرد
نگاہیں لیام کو ہی گھور رہی تھیں اسے اب سمجھ آیا تھا کہ ریان کی پھر کی کیوں
گھوم رہی تھی۔

کیا مطلب؟''علینا نے ناسمجھی سے پوچھا۔''

میں آپ سے بس دو سال ہی چھوٹا ہوں اور پھر ہمیں یہ مار دھاڑ پسند بھی''
نہیں ہے نا۔''لیام معصوم بنتا علینا سے بولا تو علینا کو جیسے اپنا بچھڑا بھائی مل
گیا۔اس کے چہرے پہ بھی مایوسی چھا گئی۔

دامیر نے لیام کو دیکھا پھر علینا کو۔

علینا اٹھو باہر لان میں چلو، فریش ائیر لو۔" اس سے پہلے لیام مزید کچھ کہتا"
دامیر علینا کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

وہ بنا کچھ کہے اٹھ کھڑی ہوئی لیکن جانے سے پہلے ایک مسکراتی نظر لیام پہ
ڈالی۔

کمرے کا دروازہ بند کرتے دامیر نے علینا کا ہاتھ تھاما کہ وہ بدک کے پیچھے
ہٹی۔

ہاتھ کیوں پکڑ رہے ہو میرا؟" وہ ناپسندیدہ انداز میں بولی کہ اس کے بنا"
بتائے جانے پہ بھی وہ غصہ تھی۔

تمہاری میڈیسنز کہاں ہیں؟" دامیر نے ضبط کرتے سنجیدگی سے پوچھا۔ خود"
وہ ہاتھ پکڑے بیٹھی تھی اب اس نے پکڑا تو اعتراض تھا میڈم کو۔

مجھے یہاں لانے سے پہلے تم نے بتایا نہیں تھا ورنہ میں اپنا سامان بھی ساتھ"
لے آتی۔" وہ تنک بولی اور اس کو نظر انداز کرتی ہوئی لان میں چلی آئی۔

رات کے اور اب کے انداز میں فرق تھا۔ وہ اب بدتمیزی سے بات کر رہی تھی جسے وہ کڑوے گھونٹ سمجھ کے پی رہا تھا لیکن یہ زیادہ دیر تک برداشت نہیں ہونا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"سر، جارج سر کا اکیڈمی سے فون ہے وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔"

ڈریک فون لیے ریان کے پاس آیا۔

اس وقت آرمری میں کھڑے وہ لوگ اگلے ہونے والے حملے کے بارے میں ڈسکس کر رہے تھے۔

ریان نے فون ڈریک کے ہاتھ سے لیا اور مصروف انداز میں کان سے لگایا۔

"ریان ڈی اسپیکنگ!"

دوسری جانب سے سر جارج کی آواز گونجی جو اس کو ہیڈ ہونے کی مبارک دے رہے تھے۔

"بہت خوش نصیبی کہ آپ نے ہمیں وقت دیا۔" ان کا مسکراتا لہجہ سنائی دیا کہ ریان کے ہونٹوں پہ استہزائیہ مسکراہٹ ابھری۔

"اپنا مطلب ہو تو وقت ضائع کرنے میں کیا خرج ہے۔" ریان کی بات سنتے جیسے جارج کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔

"مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ کو کچھ آدمیوں کی ضرورت ہے۔" بنا تمہید باندھے وہ مدعے پہ آئے تھے کہ یہاں خوش آمد کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔

"آپ کتنے آدمیوں کا ارینج کر سکتے ہیں؟" ریان ٹیبل کے گرد سے اٹھ گیا اور چلتا ہوا سائیڈ پہ آیا۔

"یہ بات آپ کی کی گئی پیمنٹ پہ انحصار کرتی ہے۔" وہ طنزیہ بولے۔

"آپ مجھے آدمیوں کی گنتی بتائیں اگلے کچھ منٹس میں پیمنٹ ریسیو ہو جائے گی۔" ریان نے کہتے ڈریک کو اشارہ کیا۔

"سات ٹرینڈ آدمی آپ کو مل جائیں گے۔۔" جارج نے ساتھ ہی ان کی قیمت بتائی۔

"ڈریک پیمنٹ ڈن کرو۔۔ ہمیں اگلے چوبیس گھنٹوں کے اندر آدمی یہاں چاہیئے۔" سر جارج کے مثبت جواب پہ ریان نے کال کاٹ دی۔

حنہ اس وقت یہاں موجود نہیں تھی۔

"دامیر تم شیور ہو کہ علینا کے بغیر تم وقت گزار سکتے ہو؟" سارے معاملے طے کرنے کے بعد ریان نے سنجیدگی سے دامیر کی طرف دیکھتے پوچھا۔ دامیر نے اس کو سخت نگاہوں سے گھورا۔

"تمہاری بے تابیاں بھی سب سے چھپی نہیں ریان۔۔" وہ الٹا اس کو جتا کے بولا کہ دونوں کی گھوریوں پہ ڈریک محظوظ ہونے لگا۔

"میری والی تو ساتھ ہی ہوگی میرے۔" ریان لاپرواہی سے بولا۔

"تم وہاں ہنی مون پہ نہیں شپ منٹس روکنے جا رہے ہو۔" وہ بھی جتانے والے انداز میں بولا کہ ریان سلگ اٹھا۔

سر میرے لیے کوئی حکم۔۔" ان دونوں کی نوک جھوک سے بچنے کے"
لیے ڈریک گلا کھنگالتے ہوئے بولا۔

شوٹ کرلو خود کو ڈریک۔" دامیر سرد لہجے میں بولا کہ وہ زیادہ ہی جل گیا"
تھاریان کی باتوں سے۔

سوری سر۔۔" وہ شرمندہ ہی ہو گیا اور چور نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھنے"
لگا۔

عجیب ہی مخلوق بن گئے تھے دونوں شادی کے بعد۔۔۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سارا دن دامیر کاریان کے ساتھ مصروف رہا تھا کہ دوبارہ علینا سے کوئی بات ہی نہ ہوئی۔ کھانے سے فارغ ہوتے علینا اوپر والے پورشن میں آگئی تو اسے اندازہ ہوا کہ دن کے مقابلے رات میں یہاں زیادہ سکون ملتا تھا۔

وہ کرسی پہ بیٹھے باہر دیکھنے لگی جہاں رات جگمگا رہی تھی اور مینشن کی لائٹس کی وجہ سے لان کا نظارہ اچھا لگ رہا تھا۔

اپنے پیچھے آہٹ محسوس کرنے پہ اس نے چونک کے گردن گھمائی، دامیر کافی کا مگ ہاتھ میں تھامے یہاں آ رہا تھا۔رات کے آٹھ بج رہے تھے۔

کل میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔۔" وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا اس "کے پاس رکھی کرسی پہ بیٹھ گیا۔علینا خاموش رہی۔

تمہاری رپورٹس میں نے منگوالی ہیں لیکن ایک بار یہاں سے پراپر چیک "اپ ہو جائے تو مجھے تسلی ہو جائے گی۔"کافی کا گھونٹ بھرتے وہ پھر بولا۔

علینا کا یہ بیگانہ پن اس کو چبھ رہا تھا آخر وہ کیوں نہیں سمجھ پا رہی تھی اس سب کو۔جان بوجھ کے اس کو مشکل میں ڈال رہی تھی۔

میں کوئی زبردستی نہیں چاہ رہا علینا، تمہیں وقت دیا ہے لیکن اس معاملے "میں تمہاری لاپرواہی برداشت نہیں کر سکتا۔" وہ کچھ نہ بولی کہ دامیر اپنا کافی کا کپ اٹھاتے وہاں سے جانے کے لیے کھڑا ہوا۔

تمہیں لگتا ہے کہ مجھے یہ سب بوجھ لگ رہا ہے؟''علینا اس کی بات پہ"
مڑتے ہوئے تیکھے انداز میں پوچھنے لگی۔

میں وہ کہہ رہا ہوں جو مجھے نظر آ رہا ہے۔''دامیر کا سرد لہجہ بہت کچھ جتا رہا"
تھا، وہ واپس مڑ گیا۔علینا نے ملامتی نگاہوں سے اس کو پشت کو دیکھا۔
شاید دامیر ٹھیک کہہ رہا تھا کیونکہ اس نے شام کا کھانا بھی ٹھیک سے نہیں
کھایا تھا۔خود تو وہ دامیر کو مسلسل نظرانداز کر رہی تھی لیکن دامیر بھی اس
سے اب نرمی نہیں دکھا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کافی دیر یہاں بیٹھنے کے علینا کا دل جب واپس جانے کو کیا تو اٹھ کھڑی ہوئی۔
ٹیرس سے ابھی نکلی تھی کہ اس کو اوپر والے پورشن کے ہال میں لائٹ جلتی
محسوس ہوئی وہ اس طرف آئی تو دیکھا کہ دامیر پیر سیدھے کیے ٹیبل پہ رکھے
ہوئے تھا اور گود میں موجود لیپ ٹاپ پہ انگلیاں چل رہی تھیں۔

وہ واپس نہیں گیا تھا یہیں موجود تھا لیکن تھوڑا فاصلے پہ۔ علینا کو آتا دیکھ وہ پیر نیچے کیے اٹھ کھڑا ہوا۔ آنکھیں مسلتے ہوئے اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔

دامیر اس کو ٹیرس پہ اکیلا نہیں چھوڑنا چاہتا تھا تبھی تھوڑے فاصلے پہ رہا کہ وہ اپنا وقت اکیلے گزار سکے۔

جانے علینا اپنا رویہ کب اس سے ٹھیک کرتی، اس کی بے رخی کا جواب اب وہ بھی اپنے انداز میں دے گا تاکہ جلد ہی وہ لائن پہ آجائے۔

علینا آہستہ سے زینے اترنے لگی تب دامیر بھی اس کے پیچھے اترنے لگا۔

اس کا آج بھی ارادہ تھا کہ وہ دوسرے کمرے میں سوئے لیکن پیچھے دامیر کو وہ چور نگاہوں سے دیکھتی اپنے ہی کمرے کی طرف گئی۔

تم فریش ہو جاؤ میں کھانا لا رہا ہوں۔" دامیر بیڈ پہ اپنا لیپ ٹاپ رکھتا اس " سے بولا۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔" اس سے پہلے وہ باہر نکلتا علینا کی آواز پہ رک گیا۔ "

وہ کھڑی تھی اور دامیر چلتا ہوا اس کے قریب آیا۔

"میں تم سے پوچھ نہیں رہا بتا رہا ہوں۔"اس کی آنکھوں میں سرد پن اتر آیا۔
علینا سہم سی گئی۔اس میں کوئی پرانے دامیر کی جھلک نہیں تھی۔اس وقت
علینا کو وہ دامیر نظر آیا تھا جس سے وہ پہلی بار ملی تھی۔

"تم مجھ پہ غصہ نہیں کر سکتے۔"اس نے کمزور سے لہجے میں کہا کہ دامیر کے
ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے۔اب اگر وہ اس کو اساسن دامیر آرہی سمجھتی تھی
تو ٹھیک۔دامیر وہی بن کے دکھائے گا۔

"میں غصہ نہیں اس کے علاوہ بھی بہت کچھ کر سکتا ہوں۔"درمیان میں
موجود فاصلہ بھی ایک قدم قریب آتے ختم کیا کہ علینا نے گردن اونچی
کرتے اس کو دیکھا۔

"اور تم اُس سے اچھے سے واقف ہو پرنسیس۔۔"استہزائیہ لہجے میں کہتے
اس کے رخسار کو ہلکے سے چھوا،علینا کی آنکھوں میں شکوہ ابھرے۔

کھانالارہاہوں، ٹھیک سے نہیں کھایاتم نے۔" دامیر کی نگاہ اس کی گردن" پہ گئی، دل کیا کہ وہاں اپنا لمس چھوڑے لیکن ناراضگی جتانی تھی تو پیچھے ہٹ گیا۔ علینا نے بھرائی آنکھوں سے اس کو دیکھا، وہ رونے کو بس تیار تھی۔

جب وہ اپنی انا کی دیوار کھڑی کیے ہوئے تھی تو دامیر کیوں سنگ دل بنا تھا۔

اب یہ نیا دکھ تھا۔

ٹرے میں کھانالائے اس کے سامنے رکھا جو دامیر کو مسلسل گھور رہی تھی۔

اس نے کھاناشروع کر دیا، دامیر فریش ہونے چلا گیا۔ جب تک وہ واپس آیا وہ تقریباً کھاناختم کر چکی تھی۔ خود پہ سپرے کرتے اس نے ٹرے اٹھائی اور کیچن میں رکھ کے آیا۔

اب وہ اس کو نظر انداز کر رہا تھا۔

کیسی محبت ہے تمہاری، میری خاطر تم میری بات نہیں مان سکتے۔" اس" کے بیڈ پہ بیٹھنے پہ علینا نے کہا۔

وہ لائٹس، دروازہ بند کر چکا تھا۔ اب اس سے کروٹ لیے لیٹ گیا۔ علینا بے یقینی نگاہوں سے اس کی پشت کو دیکھنے لگی۔

یہ تو کوئی اور ہی دامیر تھا۔

"تمہیں اب میں بری لگنے لگی ہوں نا جو میری بات کا جواب بھی نہیں دے رہے۔" اس کے جواب نہ دینے پہ وہ طنزیہ انداز میں چوٹ کرتی ہوئی بولی اور کنفرٹر خود پہ لینے لگی۔

"اتنی بری کہ تمہاری موجودگی میں سکون کی نیند سو رہا ہوں۔" دامیر کی آواز ابھری جس پہ علینا نے اس کو دیکھا۔

"دامیر تم۔۔۔" اس سے پہلے علینا پھر سے کوئی پرانی بات دہراتی دامیر نے سختی سے ٹوک دیا۔

"خاموشی سے نیند پوری کرو۔" علینا نے ہاتھ آگے بڑھاتے دامیر کے بالوں کو مٹھی میں بھرا اور زور سے کھینچا۔

"تم ایک نمبر کے بد تمیز، ظالم اور بے رحم شوہر ہو جسے بیوی سے بات کرنے کی تمیز نہیں۔" اس کے کندھے پہ ہاتھ مارتے وہ چیخی تھی کہ دامیر اپنی امڈ آنے والی مسکراہٹ کو ضبط کر کے رہ گیا۔

"سو رہی ہو یا میں کچھ کروں۔" اس کے ہاتھوں کو گرفت میں لیتا ہوا سختی سے بولا کہ وہ تھم گئی۔

"نہیں سونا مجھے۔ سمجھے تم۔" وہ اس پہ چیخی جب دامیر اٹھا اور سرد نگاہوں سے گھورنے لگا۔ علینا اس کے ہاتھ جھٹکی ہوئی لیٹ گئی۔ اس کے اچانک اٹھنے پہ وہ گھبرا ہی تو گئی تھی۔

"مجھ سے اتنے دنوں سے بے رخی برتی ہے جب میں نے ایسا کیا تو برداشت نہیں ہو رہا۔" وہ بڑبڑایا اور اس پہ کنفرٹر ٹھیک کیا ساتھ ہی اس کے قریب ہوا اور اپنا بازو اس کے گرد باندھا۔

اب دور رہو مجھ سے۔" وہ الٹا اس پہ جھپٹی لیکن وہ نہیں ہٹا۔ یہی تو وہ" سکون کے پل تھے جو پورے دن بعد محسوس کرتا تھا اس کو اپنے قریب پا کے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کل ان سب کو یہاں سے نکلنا تھا۔ لیام کی طبیعت اب بہتر تھی جبکہ ریان کے ساتھ اب دامیر بھی اس سے چڑ رہا تھا کیونکہ ان دونوں کی بیویاں اس کو وقت دے رہی تھیں۔

خیر اس سے وہ بعد میں نپٹ لیں گے۔

ابھی ریان گودام میں موجود اپنی آنے والی سپلائیز چیک کر رہا تھا جو آج ہی یہاں پہنچا تھا۔ ان تک ویپنز (اسلحہ) یہاں تک سمگل کیا گیا تھا اور یہ ان کا کام تھا۔

ریان ہر بڑے باکس کو اپنی نگرانی میں چیک کر رہا تھا۔ جب اس کو ڈریک نے جارج کی طرف سے آنے والے آدمیوں کی اطلاع دی۔ وہ سر ہلاتا ہوا باہر

آیا۔ دامیر باقی ساری ڈیوائز چیک کر رہا تھا اور حنہ ایک بار ساری لوکیشن کو مارک کر رہی تھی۔ ان کی تیاری مکمل تھی۔

''اپنا خیال رکھنا اور مجھ سے رابطے میں رہنا، ایک پل بھی رابطہ ختم نا کرنا مجھ سے۔''لیام حنہ کے پاس آتے ہوئے بولا۔ اس کی ٹانگ اب ٹھیک تھی۔ حنہ لان میں موجود تھی۔ سارے گارڈز، اسلحہ لیس آدمی مینشن کے بجائے گودام والے حصے میں موجود تھے۔

علینا کا پہلے کی بانسبت موڈ آج زیادہ خراب تھا۔ دامیر اس کو ڈاکٹر کے پاس لے گیا تھا اور پراپر چیک اپ کروایا تھا۔

وہ گلاس ڈور کے پاس کھڑی بس سب کو کام میں مصروف دیکھ رہی تھی۔

اب اس کو دو تین دنوں کے لیے یہاں اکیلے رہنا تھا۔ حوصلہ تھا کہ لیام بھی ساتھ ہوگا اس کے۔ وہ یہاں رہ کے سارا کمپیوٹر سسٹم سنبھالنے والا تھا اور یہیں سے ان کو گائیڈ کرنے والا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سارے آدمی ایک قطار میں کھڑے تھے، ریان ان سے میٹنگ کر رہا تھا اور سب کو ان کی لوکیشن کے بارے میں بتا رہا تھا۔ حنہ بھی اس کے ساتھ موجود تھی جبکہ دامیر اندر کی طرف بڑھا جہاں علینا اداس چہرہ لیے بیٹھی تھی۔

"تم نے پریشان نہیں ہونا ہم دو دن بعد یہاں موجود ہوں گے اور میں جب بھی تمہیں میسج کال کروں اپنی ناراضگی بھلائے تم میری ہر کال کو ریسیو کرو گی۔"

وہ صوفے پہ بیٹھی تھی جب دامیر اس کے سامنے پنجے کے بل بیٹھتا ہوا رسان سے سمجھانے لگا۔ دامیر نے اس کے ہاتھ تھامے تھے۔

علینا کو سمجھ نہ آئی کہ اس وقت وہ کیا بات کہے اس سے، اس کے جانے سے دل اداس ہو رہا تھا۔ وہ یہاں اکیلی ہو گی۔ ناراضگی کہاں تھی اب۔ اس کے دور ہونے پہ اداس تھی۔

"تم سب کو ایک ساتھ جانے کی کیا ضرورت ہے۔" وہ آہستہ آواز میں بولی۔ دل میں ایک وہم سا تھا کہ ان کے جانے کے بعد یہاں کوئی گڑ بڑ نہ ہو جائے۔

ضروری ہے جانا۔۔بہت ضروری ہے ورنہ میں تمہارے پاس ہی رہتا۔“”

اس کے چہرے پہ ہاتھ رکھتے وہ نرمی سے بولا۔

تم مجھے چھوڑ کے جا رہے ہو۔“ وہ روہانسا ہوئی۔”

نہیں پرنسیس۔۔“ وہ اٹھ کے اس کے پاس بیٹھا۔”

تمہیں چھوڑ کے مرنا ہے میں نے؟“ وہ مسکراتے ہوئے اس کو اپنے ساتھ”

لگا گیا۔

ظالم بے رحم ضرور ہوں لیکن اپنی بات کا پکا ہوں، تم میری ہو تو تمہیں”

چھوڑنے کے لیے نہیں اپنایا۔ ہم اپنی جان دے دیں گے لیکن بات سے

نہیں پھریں گے۔“اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا وہ سنجیدگی سے بولا کہ

بے ساختہ علینا نے اس کے سینے پہ سر رکھا۔

میں تمہیں بہت مس کروں گی۔“ وہ اعتراف کر گئی۔ دامیر نے اس بار”

نہیں پوچھا تھا لیکن وہ خود مان گئی تھی۔

اتنے دنوں بعد تمہارا خود پاس آنا سکون تو دے گیا ہے، پہلے خیال کیوں " نہیں آیا۔" وہ تھوڑا شریر لہجے میں بولا کہ علینا تھوڑا خفگی سے اس کو دیکھنے لگی۔

اپنا خیال رکھنا۔ تم میرے حواسوں پہ چھانے والی ہو اب۔" دامیر اس کے " ماتھے کو چھوتے ہوئے بولا اور دوسری بات دل میں سوچ کے رہ گیا۔ اس سے دور رہ کے کام پہ فوکس کرنا مشکل ہی تھا لیکن ان کو کرنا تھا۔

کیونکہ یہ معصوم زندگیوں کا سوال تھا اور انہیں اس میں کامیاب ہونا تھا۔

سب سے زیادہ پرجوش حنہ تھی جس کو دیکھتے ریان فخر محسوس کر رہا تھا۔

اس کا انتخاب اچھا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آج رات تک سب نے اپنی اپنی لوکیشن کی جانب نکل جانا تھا۔ کوئی بھی شپ منٹ ایک ہی جگہ سے نہیں جانے والی تھی۔ ٹینکرز کا الگ الگ روٹ تھا اور

ریان نے سب کو ان کی لوکیشن گائیڈ کر دی تھی۔ تھوڑی دیر میں ہی وہ سب اپنے اپنے آدمیوں کو لے کے نکل جاتے۔

جس روٹ سے زیادہ ٹینکرز جانے تھے دامیر، ریان، حنہ اسی طرف جانے والے تھے۔

آج وہ لوگ بائی ائیر نہیں بائی روڈ ہی سفر کرنے جا رہے تھے جس میں گھنٹوں لگ جاتے۔

دامیر الگ گاڑی میں تھا جبکہ ریان اور حنہ ایک ہی گاڑی میں۔ جب سے سفر شروع ہوا تھا حنہ خاموشی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ اس نے پہلے بھی بہت دفع لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکی تھی اور معصوم لوگوں کو بازیاب کروایا تھا لیکن اس بار ایک ساتھ زیادہ تھے۔

ایشیاء سے یورپین ممالک تک انسانوں کی سمگلنگ بہت عام تھی اور کثرت سے یہ کام جاری تھا لیکن کم عمر لڑکیاں تحفوں میں دی جاتی تھیں۔

حنہ سے ایک بار میں اتنے لوگوں کو چھڑوانا نا ممکن سا تھا لیکن اس سے جتنا ہو سکتا وہ اچانک اٹیک کر کے دوسروے لوگون کے سسٹم ہیک کر دیتی تھی تاکہ اسی دوران وہ لوگوں کو چھڑوا سکے۔

شپمنٹس والا کام مشکل تھا۔ایک جاتے ہوئے ٹینکر پہ حملہ کرنا بہت چیلنجنگ تھا۔وہ اندر ہی اندر بہت زیادہ گھبرائی ہوئی تھی۔

ریان کے لوگوں پہ اس کو بھروسہ تھا لیکن اگر ان دس بچیوں میں سے کوئی بھی رہ جاتی تو حنہ خود کو معاف نہ کرتی۔

کھڑکی پہ کہنی ٹکائے وہ رات کے مناظر دیکھ رہی تھی جبکہ اندر اضطراب کی ایک جنگ چھڑی ہوئی تھی۔

ریان اس کے برابر میں بیٹھا اس کو تکنے میں محو تھا۔

ہم کامیاب ہونگے خود پہ بھروسہ رکھو۔" ریان نے اس کی حالت کے پیشِ" نظر اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھا۔حنہ نے چونک کے اس کو دیکھا۔

میں جانتی ہوں..." وہ مضبوط لہجے میں بولی اور ریان کو ایک مسکراہٹ پاس"
کی۔
تمہیں اپنے آدمیوں پہ پورا بھروسہ ہے نا کہ وہ کرلیں گے۔" تھوڑی دیر"
کی خاموشی کے بعد حنہ اس کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔
ہاں وہ سب قابل ہیں۔ سب ٹھیک ہو گا اور ہر لڑکی محفوظ رہے گی۔"""
ریان پریقین لہجے میں بولا۔ حنہ پھر سے باہر دیکھنے لگی۔
یہ اس کی زندگی کی سب سے بڑی شپ منٹس تھیں جو روکنی تھیں جبھی اسے
باقیوں کے ساتھ خود کو بھی پرامید رکھنا تھا۔
اس کا دل اندر سے کانپ رہا تھا لیکن بظاہر وہ لاپرواہ سی دکھائی دے رہی تھی۔
جب سے وہ اکیڈمی سے فارغ ہوئی تھی اس کا یہی زندگی کا مقصد رہ گیا تھا اور
اس کو پورا کرنے کو وہ ہر حد تک جا سکتی تھی۔
رات کی گہرائی ہر طرف پھیلتی جا رہی تھی۔ حنہ کی آنکھوں سے نیند کوسوں
دور تھی، اس کی خاموشی ریان کو مسلسل کھل رہی تھی۔

جبکہ دوسری جانب ان کی گاڑی کے پیچھے آتی گاڑی میں بیٹھے دامیر کے چہرے پہ سرد تاثر چھایا تھا۔

اس کے دل کو یہ سکون تھا کہ آتے ہوئے علینا کے رویے میں کچھ فرق پڑا تھا۔اس کا دل تھوڑا پگھلا تھا وہ موم ہوئی تھی اس کے پیار کے آگے۔اس کے جانے کا سنتے وہ پگھلی اور کچھ تو اپنے پیار کا اعتراف کر گئی تھی کہ اسے دامیر کی فکر ہو گی.... وہ اس کو یاد کرے گی۔

گاڑی کی پچھلی سیٹ پہ بیٹھے اس نے موبائل نکالا اور علینا کی تصویر کو دیکھنے لگا۔وہ مسکرا رہی تھی کسی بات پہ۔

اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ سی بکھر گئی، گہرا سانس بھرا اور موبائل کو واپس پاکٹ میں رکھا۔جلد ہی اس مشن سے کامیاب ہو کے وہ واپس علینا کے پاس جائے گا۔ساری ناراضگی دور ہو جائے گی وہ پھر سے نارمل اس کے ساتھ رہے گی ہر چیز کو قبول کر کے۔

اچانک ائیر پیس پہ بیپ ہوا اور ڈریک کی آواز ابھری۔

''سر ہم اپنی لوکیشن پہ پہنچ چکے ہیں۔''

اس نے اطلاع دی تو سب حرکت میں آئے۔

''کیا وہاں کوئی غیر معمولی لگا؟'' ریان نے فوراً پوچھا۔

''سر ابھی تک تو خاموشی ہی چھائی ہوئی ہے۔ ہمارے بالکل سامنے دو بڑی گاڑیاں دکھائی دے رہی ہیں۔'' ڈریک نے آس پاس دیکھتے ہوئے انفارم کیا۔

''تم اپنی پوزیشن لے لو اور جب محسوس ہو کہ ٹارگیٹ آسان ہے فوراً اٹیک کرنا ہے۔'' ڈریک کی بات سنتے وہ سر ہلاتے ہوئے بولا اور لیپ ٹاپ ایکٹو کرتے تیزی سے لوکیشن کو انالائز کرنے لگا۔ اسے واضح ڈریک اور تین آدمیوں کی لوکیشن دکھائی دے رہی تھی۔ سکرین پہ چار گرین ڈاٹس نظر آ رہے تھے۔

''یہ سنسان جگہ تو بالکل نہیں ہے تو تمہیں یہاں فائرنگ کرتے وقت احتیاط کرنا پڑے گی۔'' ریان نے لیپ ٹاپ پہ نگاہیں جما کے کہا۔

جی سر، یہاں ہلچل بھی نہیں ہے اتنی ابھی۔“ڈریک نے مزید کہا تو ریان” اس کو ایک دو چیزوں کی ہدایت کرتے دوسری جانب ٹیم سے رابطہ کرنے لگا تا کہ ان سے اپڈیٹ حاصل کر سکے۔

وہ لوگ بھی اپنی جگہ پہنچنے والے تھے اور ان سے پہلے دامیر نے ریان کی گاڑی سے علیحدہ ہونا تھا۔

ریان اور حنہ دونوں بحری راستوں والی شپ منٹس کو روکنے والے تھے اسی لیے ان کو ساحل کے قریب جانا تھا اور ان کے لیے فائدہ مند بات یہ تھی وہ جگہ لوگوں کی آبادی سے خالی تھی۔اگر وہاں وہ حملہ بھی کر دیتے تو جیت ان کے حق میں ہوتی۔

دامیر کا روٹ بارڈر کے قریب تھا جہاں سے وہ لوگ الیگیل سمگلنگ کرنے والے تھے۔بظاہر یہ سمگلنگ وہ لوگ اسلحہ اور ہیروئن کی تھی لیکن انہیں کنٹینرز میں انہوں نے لڑکیاں بھی چھپائی تھیں۔یہ باریک معلومات ان کو

انہیں کے کچھ لوگوں سے ملی تھی جو بھاری قیمت کے عوض بک گئے تھے لیکن آخر میں اپنی موت کا سودہ کر گئے۔

دامیر نے وہ علاقہ سارا پہلے ہی اپنے انڈر کور کر لیا تھا تا کہ وہاں کے چھپے راستے بھی اس کو معلوم ہوتے۔اپنے ساتھ وہ دو آدمیوں کو لیے جا رہا تھا۔ضرورت تو اس کو کسی کی نہیں تھی لیکن ریان کے اصرار پہ وہ ناچار مان گیا۔

دامیر کی ایک گاڑی یہ تھی جس میں وہ خود موجود تھا اور آگے سیٹ پہ ایک آدمی ڈرائیو کر رہا تھا۔

اس کے ساتھ ہی ایک اور گاڑی تھی جس میں دو ہی آدمی موجود تھے۔وہ اچھے خاصے اسلحے کے ساتھ یہاں آئے تھے۔

"میں تم لوگوں سے علیحدہ ہونے لگا ہوں،اپنا کام مکمل کرتے ہی تم لوگوں کو جوائن کروں گا۔" وہ لوگ ٹرن لے رہے تھے جب دامیر نے ان کو اطلاع دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کافی دیر ڈرائیو کرنے بعد وہ لوگ ایک جگہ پہ پہنچے جہاں سے کچھ دور ہی ساحل نظر آرہا تھا۔انہوں نے اپنی گاڑیاں پارک کیں اور چہرے پہ ماسک چڑھالیا۔

رات کی تاریکی میں وہ اسی کا تاریک حصہ تھے۔اپنی اپنی گن سنبھالے انہوں نے آس پاس جائزہ لیا۔

ساحل سمندر کے ایک طرف انہیں ہلکی سی روشنی دکھائی دی۔ریان نے بے ساختہ ہاتھ پہ پہنی رسٹ واچ پہ وقت دیکھا۔

ساڑھے تین کے قریب کا وقت تھا،اسی وقت وہ لوگ یہاں سے نکلنا چاہتے تھے۔وہ کھلم کھلا اٹیک نہیں کرنے والے تھے۔انہیں چھپ کے وار کرنا تھا تاکہ کوئی بھی ہڑبڑی نہ ہوتی اور کنٹینر شفٹ ہونے سے پہلے ہی ہاتھ لگ جاتے۔

وہ تمہیں فیری نظر آرہی ہے؟" حنہ نے ریان کی توجہ سمندر میں بہت آگے چلتی ایک کشتی کی جانب متوجہ کیا۔

"یہیں آرہی ہے۔ میں اُس طرف بڑھتی ہوں تم لوگ یہاں کی صورت حال کو قابو کرو۔" حنہ ماسک کو ٹھوڑی تک کرتی ہوئی بولی اور جھاڑیوں کی طرف بڑھنے لگی لیکن ریان نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"اکیلی نہیں جاؤ گی تم اور اس فیری کو نزدیک آنے دو نشانہ آسان رہے گا۔" ریان سنجیدگی سے بولا۔

اس نے گلے میں لٹکتی دوربین اٹھائی اور جہاں سے روشنی آرہی تھی وہاں دیکھنے لگا۔

"ایک دو، چار اور.... پانچ۔ بس پانچ آدمی۔"

ریان نے وہاں موجود لوگوں کو گنتے کہا جو نظر آرہے تھے۔

"کوئی ان کا باس تو نظر نہیں آرہا۔"

باس یہاں کیوں ہو گا ریان، اس نے بھروسے مند آدمی بھیجے ہیں یہاں۔"

ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ یہاں چار پانچ لڑکیاں ہیں۔" حنہ کے انداز میں بے چینی تھی جیسے وہ سب جلد از جلد ختم کر دے۔

انہوں نے آہستہ سے جھاڑیوں میں چھپ کے آگے چلنا شروع کیا۔ قدموں کی آواز پیدا کرنے سے خود کو روکا اور آگے بڑھتے گئے۔ ریان نے اپنے دو آدمیوں کو اس جگہ کی پچھلی سائیڈ پہ جانے کا اشارہ کیا۔ اپنی گنز پہ سائلینسر لگا رکھا تھا۔

جو اکیلا نظر آئے اسے شوٹ کر دینا۔" سرد آواز میں حکم صادر کرتے اس" نے حنہ کا ہاتھ تھاما اور جھونپڑی نما چیز کے سامنے والے حصے میں جانے لگے۔ یہاں جھاڑیاں نہیں تھیں۔ چاند بھی آسمان سے لاپتا تھا تو روشنی نا ہونے کے برابر تھی۔

مکمل سیاہ لباس میں سیاہ ماسک۔ فیری نزدیک آچکی تھی۔ ریان نے دوربین سے دیکھتے اس فیری کا جائزہ لیا۔

اس میں باکسز ہیں، تمہاری انفارمیشن کے مطابق یہاں کتنی بچیاں ہیں؟""

ریان نے حنہ کو دیکھتے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ یہاں سے پانچ کو روانہ کرنا تھا انہوں نے۔"

حنہ نے معلومات کے مطابق کہا لیکن ریان کو یہاں کچھ اور ہی لگ رہا تھا۔

ریان۔۔"ائیر پیس سے دامیر نے ریان سے رابطہ کیا تو ریان فوراً نیچے جھک"

کے اس کو جواب دینے لگا۔

مجھے یہاں چار بڑے ٹینکرز نظر آرہے ہیں۔ وہاں کیا صورت حال ہے۔""

ریان نے دامیر کی آواز میں الجھن محسوس کی۔

یہاں بڑے ٹینکرز نہیں باکسز موجود ہیں۔ تم تھوڑا انتظار کرو میرا۔ میں"

تمہیں مزید بتاتا ہوں۔"ریان ایک نظر پیچھے دیکھتے ہوئے دامیر سے بولا۔

سائیلینسر اتار لو گن سے۔ میں چاہتا ہوں وہ ہڑ بڑا جائیں۔"ریان کے"

باقیوں کو حکم دیا تو انہوں نے اس کے کہے کے مطابق کیا۔

وہاں پیچھے ایک آدمی جارہا ہے۔فائر کرو۔''اس نے جھونپڑی کی پچھلی طرف موجود آدمی کو سے کہا تو ایسا ہی ہوا۔اگلے ہی پل ایک فائر کی آواز گونجی۔وہاں موجود لوگ ہڑبڑائے اور چونک کے ایک دوسرے کی جانب دیکھنے لگے۔

اب وہ اُسی طرف آئیں گے تو وار کرتے جانا۔۔''ریان نے مزید کہا جب اس نے حنہ کا ہاتھ تھامنا چاہا لیکن وہ یہاں نہیں تھی۔اس نے نگاہیں پھیریں وہ اسی جھونپڑی کی طرف جارہی تھی۔اسے غصہ سا آنے لگا کہ اس کا انتظار کرنا چاہیئے تھا۔بنا بتائے وہ آگے کیوں بڑھی۔

حنہ اب جھک کے نہیں بلکہ سیدھا بھاگ رہی تھی۔اس کی سمت اُس فیری کی طرف تھی جو اب ساحل کے قریب پہنچ چکی تھی۔

وہ ایک پل کو رکی اور فیری میں موجود لوگوں کے نشانے باندھے۔دو آدمی گر گئے۔

ان کا پلین چینج ہے یہاں کچھ بھی نہیں ہے۔۔"حنہ کی آواز غصے سے" ابھری۔

دامیر۔۔۔"حنہ نے اس کو پکارا۔"

ریان اس جھونپڑی تک پہنچا تو وہاں اسلحہ اور کوکین کی پیکٹس تیار کیے جا رہے تھے لیکن وہ ٹینکرز موجود نہ تھے جن کا انہیں علم تھا۔

تم لوگوں کی دائیں جانب دیکھو۔۔یہ کچھ بھی نہیں تھا۔وہاں اندھیرے" میں شپس جانے والی ہیں۔دوسری طرف بڑھو۔"دامیر نے فوراً کہا تو حنہ نے سر جھٹکا۔

وہ یہاں اپنا کافی وقت برباد کر چکے تھے۔

ان کو فوری یہاں سے دوسرے کنارے کی طرف بڑھنا تھا۔

انفارمیشن غلط تھی۔"ریان غصے سے پھنکارا اور اپنے آدمیوں کے ساتھ وہ" لوگ ایکٹو ہوئے اور صحیح جگہ کی طرف لپکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہاں دامیر نے اپنے ساتھ موجود آدمیوں کو نشانہ باندھنے کو کہا تھا، انہیں دوسرے لوگوں کو نہیں ڈائریکٹ ڈرائیور کو ٹارگٹ کرنا تھا تاکہ بھاگنے والا کوئی نہ بنے۔

وہ لوگ بلڈنگز کے اندر چھپے تھے اور شارپ شوٹرز تھے۔ان بڑے ٹینکرز کے ڈرائیور جیسے ہی بیٹھے انہوں نے گنتی گنتے اپنا اپنا فائر کیا۔یہ ٹارگیٹ آسان تھے لیکن ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ کس ٹینکر میں لڑکیاں موجود تھیں۔

تم لوگ اپنا نشانہ باندھ رکھو، میں آگے جارہا ہوں۔" دامیر اتنا کہہ کے " بلڈنگ سے نکلتے اس سڑک پہ آگیا جہاں بڑے لوڈر کنٹیکنرز کھڑے تھے۔ پاس ہی ویئر ہاؤس تھا ضرور وہاں مزید آدمی موجود ہونگے۔

دامیر ایک گاڑی کے قریب گیا اس کا پچھلا دروازہ لاک کیا گیا تھا۔اس نے آدمیوں کو ایکٹو رہنے کا کہا کیونکہ وہ لاک کو فائر کر کے توڑنے والا تھا ایسے میں گودام سے لوگ ضرور باہر نکلتے تو بروقت ان کا نشانہ لیا جاتا۔

ایسا ہی ہوا...اس نے فائر کیا اور تالا ٹوٹا۔ لوہے کا بڑا سا بولٹ لگا تھا اس کو زور لگاتے کھولا تو اندر سے ایک آدمی نکلا۔ دامیر چوکنا ہوا اور بروقت سائیڈ ہوتے اس انسان کے ہاتھ پہ فائر کرتے ماتھے پہ نشانہ لیا۔

دامیر سائیڈ ہو گیا تھا کہ اگر کوئی اور بھی اندر ہوا تو وہ باہر آجائے گا۔

کوئی ہے اس میں؟" دامیر نے بلڈنگ میں چھپے اپنے آدمی سے پوچھا۔"

"نہیں سر دروازے تک کوئی نہیں آیا۔۔"

یہ سنتے ہی دامیر اس کھلے لوہے کے دروازے کے سامنے آیا اور اپنی گن تانی۔ اندر مختلف سائیز کے لوہے اور لکڑی کے باکس موجود تھے اور انہیں میں ایک اور لوہے کا بکسہ تھا جس پہ تالا لگا تھا۔ وہ باقیوں سے سائیز میں بڑا اور مضبوط لگ رہا تھا۔

وہ تیزی سے اوپر چڑھا اور اس تالے پر گولی چلاتے اس کو کھولا۔ اندر دو لڑکیاں تھیں۔ نو سے بارہ سال کے درمیان۔ سفید پیروں تک آتی باریک

سی فراک میں۔ بال بکھرے۔ان کا حلیہ ویسا ہی جیسے جسمانی غلاموں کو رکھا جاتا تھا۔

وہ آگے بڑھا تو مارے خوف کے وہ چلا اٹھیں۔ خوف اندر تک سما گیا تھا انہیں خبر نہ تھی کچھ بھی۔اس کے مطابق ایک درندے سے دوسرا درندہ نوچنے آیا تھا۔

مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں.... بھاگ سکتی ہو؟"اس کے لہجے میں" نرمی نہیں تھی۔ ساتھ ہی سوال کیا۔ سامنے ڈری سہمی لڑکیوں کو معلوم نہیں ہوا کہ وہ کیا کہیں۔

میری آواز دینے پہ تم دونوں کو یہاں سے بھاگنا ہے.....اور سیدھے جا کے" ٹرن لینا ہے وہاں ایک گاڑی ہے۔اس کے پیچھے چھپ جانا۔ میں وہاں آجاؤں گا۔ گھبراؤ نہیں تم دونوں یہاں سے بچنے والی ہو۔"دامیران کے آگے پنجوں کے بل بیٹھتے ہوئے سنجیدگی سے بولا۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے لپٹی ہوئی تھیں۔ ہراساں نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگی۔

دامیر نے نرمی سے کہا۔

''تم آزاد ہو جاؤ گی۔''

دامیر یقین دلاتے ہوئے بولا کہ وہ نا چاہتے ہوئے بھی اٹھ گئیں، بکسہ چھوٹا تھا وہ کھڑی نہیں ہو سکتی تھیں۔ تبھی پنجوں کے بل جھکتی وہ رینگتی ہوئی آگے بڑھی۔ بکسے سے باہر نکلتے وہ کھڑی ہوئیں۔

آل کلئیر؟''لڑکیوں کو باہر نکالنے سے پہلے دامیر نے پوچھا۔''

''یس سر۔۔۔''

آواز پہ دامیر پہلے نیچے اترا اور اس کے پیچھے ہی دونوں باری باری ٹانگیں نیچے کیے کنارے پہ بیٹھیں۔ کنٹیکنر کافی اونچا تھا دامیر نے باری باری دونوں کو تھام کے نیچے اتارا۔

ان کو رکنے کا اشارہ کرتے دامیر نے سائیڈز کو چیک کیا۔ ابھی تک خاموشی چھائی تھی۔ موقع کا فائدہ اٹھاتے دامیر آہستہ سے بولا۔

''بھاگو۔۔۔''

دامیر کے کہنے پہ وہ بھاگنا شروع ہوئیں۔ اس سیاہ رات میں وہ دو بچیاں کسی آسیب سگ بھاگتی ہوئی دکھائی دیں۔

ایک سکون بھری سانس دامیر نے خارج کی۔ شکر تھا کہ پہلے ہی کنٹینر میں اس کو لڑکیاں مل گئی تھیں۔

لڑکیاں آ رہی ہیں گاڑی کی طرف۔'' دامیر نے گاڑی میں موجود آدمی کو''

کہا۔

دامیر واپس مڑا اور بلڈنگز کی جانب دیکھنے لگا۔

ایکٹو رہنا۔'' وہ سنجیدگی سے بولا۔''

اس کا رخ اب دوسرے کنٹینر کی طرف تھا۔ اس کو لاک نہیں لگایا گیا تھا اور بولٹ کھول کے وہ اندر گھسا۔ اندر پھلوں کی پیٹیاں رکھی گئیں تھیں جن میں پھل تو نہیں تھے البتہ ''نشہ'' ضرور تھا۔

اس نے باری باری سب چیک کیا اور نیچے اترا۔ وہ تیسرے کی طرف بڑھنے لگا تھا کہ اچانک فائر کی آواز گونجی۔

گودام سے لوگ باہر نکلنا شروع ہو گئے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ جگہ مکمل اندھیرے میں ڈوبی تھی۔روشنی کے نام پہ ایک ٹارچ تھی لوگوں کے پاس۔وہ لوگ عجلت میں دکھائی دے رہے تھے۔

ریان نے دوربین کے زریعے دیکھنا چاہا لیکن تاریکی بہت زیادہ تھی وہ زیادہ لوگوں کو ٹریک نہیں کر پایا تھا۔

ریان یہ وقت نہیں ہے پلین کا ہمیں سیدھا اٹیک کرنا ہے۔"حنہ دانت پیستی ہوئی بولی اور اس نے اپنی گن کو ایک بار پھر لوڈ کیا۔

وہ آگے بڑھی جب اطراف سے ان کے لوگ بھی آہستہ سے آگے بڑھنے لگے۔

اندھیرا تھا لیکن جیسے جیسے وہ بڑھتے گئے ان کو آدمی دکھائی دیئے۔حنہ نے بنا کسی انتظار کے فوراً فائر کرنا شروع کیا۔اس نے ایک منٹ میں تین آدمی گرا دیئے۔وہ بھاگی اور کنارے پہ موجود بڑی شپ کے اندر جانے کی کوشش

کی۔اس کا راستہ ابھی کھلا تھا اور وہ سب لوڈ کر چکے تھے۔ان کی قسمت اچھی تھی کہ یہ لوگ وقت پہ پہنچے تھے ورنہ وہ شپ کی رسیاں چھوڑنے والے تھے۔

ریان نے حنہ کو اندر جاتے دیکھا تو باقی آدمیوں کو باہر کی صورت حال سنبھالنے کو کہا۔وہ اس کی طرف لپکا کیونکہ ایک آدمی شپ کی رسیاں چھوڑ چکا تھا۔

اس سے پہلے شپ آگے پانی میں بڑھتی ریان کو حنہ واپس لانی تھی۔

حنہ اندر بڑھی تو شپ کے نچلے حصے میں کافی بڑے بڑے کنٹینرز تھے اب وہ کشمکش میں پڑ گئی کہ کہاں سے دیکھے۔اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا کہ اگر کوئی رہ گیا تو۔وہ کسی کو کھو نہیں سکتی تھی۔اس نے اپنی ماں کو ایسے ہی کھویا تھا۔

گہرا سانس بھرا اور اچانک اونچی آواز میں چینخی کہ کوئی اندر تھا تو وہ پکار کا جواب دے تاکہ وہ اسے طرف بڑھے۔

اس کا وقت نہیں ملیشکا! ہمیں پاس جا کے دیکھنا پڑے گا۔" ریان کی آواز" سنتے اس نے پیچھے دیکھا۔ کچھ کہنے کا واقعی وقت نہیں تھا کیونکہ شپ ہلکی سی آگے بڑھی تھی کہ اس کا لوہے کا گیٹ جو زمین پہ تھا اب پانی میں اتر چکا تھا۔ باکسز بند تھے، ان پہ بوٹ لگے تھے لیکن تالے نہیں۔ یہ ان کے حق میں تھا تبھی وہ تیزی دکھانے لگی۔

اتنے زیادہ ہیں کیسے دیکھیں گے۔" اس کی آواز بھرا گئی۔ وہ کمزور نہیں پڑنا" چاہ رہی تھی۔ اسے ہمت چاہئے تھی۔

زور لگائے وہ کھولنا شروع ہوئی۔ یہاں ہر کنٹینر میں الگ چیزیں رکھی گئی تھیں کہیں اسلحہ کہیں کوکین، کہیں پھلوں میں کچھ بھرا تھا۔

ریان ایک کنٹینر تک پہنچا تو وہ خالی تھا اور اس میں ویسا ہی ایک بڑا سا لوہے کا الگ باکس تھا۔ اس نے بنا دیری کیے اس پہ لگا تالا توڑا اور گھٹنوں کے بل جھکا۔

حنہ۔۔۔" وہ چلایا۔ یہاں ایک بیہوش بچی تھی۔ پندرہ سال کے قریب۔" حنہ سب چھوڑتی اس تک آئی۔

اس کو باہر نکالو۔ یہاں سے ہی نہیں۔۔شپ سے نکالو۔۔میں دیکھتا ہوں" باقی۔" وہ کہہ کے رکا نہیں۔ باقی کے بھی چیک کرنے لگا۔

حنہ کے ہاتھ کانپنا شروع ہو گئے جب اس نے لوہے کے اُس بڑے گیٹ کو پانی میں دیکھا۔ پانی اندر تک آنے والا تھا۔ وہ جلد ہی کنارے سے دور ہو جاتے۔

جس کنٹینر میں لڑکی ملی تھی ریان نے اس کو غور سے دیکھا۔ اتنے زیادہ کنٹینرز میں کچھ تو الگ تھا اس میں۔۔اس نے وہی دیکھا۔ اس کا رنگ الگ تھا۔ اس نے جتنے باقی چیک کیے وہ کئی ہم رنگ تھے اور وہ بہت زیادہ تھے۔ جبکہ اس رنگ کے بس دو تھے۔

وہ آگے لپکا۔ بالکل پیچھے آخر میں اس کو ہلکا سا نظر آیا۔ وہ باقیوں میں چھپا ہوا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انہوں نے تین لڑکیوں کو بچایا تھا۔ دامیر خود ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ باقی تینوں آدمی پچھلی والی گاڑی میں تھے۔

وہ پرسکون تھا کہ یہاں سے وہ کامیاب ہوئے تھے۔ اس نے ڈریک سے رابطہ کیا۔

جی سر، ہم نے سروائیو کیا آپریشن۔ بچی ہمارے ساتھ ہے۔" اس نے مثبت" جواب دیا کہ دامیر نے حنہ سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن اس سے ہو نا پایا۔

جہاں ریان اور حنہ گئے تھے ان کا پلین چینج تھا تو دامیر لڑکیوں کو ٹھیک جگہ پہ چھوڑے فوری طور پہ ان تک پہنچنا چاہتا تھا۔

اس نے سپیڈ تیز کی۔ وہ بچیاں اب تھوڑا اچھا محسوس کر رہی تھیں کہ واقعی وہ اب آزاد تھیں۔ وہ جسمانی غلام نہیں بننے والی تھیں۔ ان کو بچا لیا گیا تھا۔ اب وہ اپنے گھر والوں کے پاس واپس جاتیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ریلیکس۔۔ہم دور نہیں ہیں۔ پہنچ جائیں گے۔" ریان نے حنہ کو تسلی دی۔

وہ دو لڑکیوں کو کنارے تک چھوڑ آئی تھی جہاں اس کے آدمی تھے۔اس نے آدمیوں کو رکنے کا نہیں کہا تھا۔ان کو ہدایت کی تھی کہ وہ فوری طور پر یہاں سے نکل جائیں اور گاڑیوں تک پہنچیں کیونکہ حملے کی خبر پہنچ گئی ہو گی۔

شپ آگے تک نکل آئی تھی۔حنہ اکیلی ہوتی تو پانی سے گزر جاتی لیکن ساتھ اس کے دو مزید اور لڑکیاں تھیں جو بہت چھوٹی اور گھبرائی ہوئی تھیں۔

حنہ کی آواز سے ان سہمی بچیوں کو معلوم ہوا تھا کہ وہ لڑکی تھی تبھی اس کا ہاتھ تھامے کھڑی تھیں۔

"ان کو لے کے پانی میں چھلانگ لگاؤ،ہاتھ پیر چلاتے رہنا ایسے کنارے تک پہنچ جاؤ گے۔پانی زیادہ گہرہ نہیں ہے۔" ریان نے حنہ کا چہرہ تھامے اس کو نرمی سے کہا۔

پانی اندر تک پہنچ چکا تھا۔ حنہ نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے پاس کھڑی لڑکیوں کو دیکھا۔ رات کے اس پہر پانی میں بنا کوئی حفاظتی اقدام کے اترنا خطرناک ہو سکتا تھا۔

ریان نے یہاں ڈائنامائڈ سیٹ کرنے تھے تا کہ یہ شپ کہیں جانے سے پہلے ہی تباہ ہو جاتی۔

اس نے حنہ کو جاتے ہوئے دیکھا۔ جب دامیر کی آواز سنائی دی۔

میں آرہا ہوں ادھر۔۔۔" وہ چیخا تھا۔"

دامیر دوسری طرف آؤ جہاں تمہیں شپ جاتی نظر آرہی ہے۔" ریان بولا"

اور بیگ سے ڈائنامائڈ نکالے ان کا ٹائم سیٹ کرنے لگا۔

دس منٹ کا ٹائم سیٹ کرتے وہ الگ الگ کنٹینرز کے ساتھ جوڑ رہا تھا۔

گردن موڑی۔ حنہ پانی میں کود چکی تھی۔

ریان اپنا کام ختم کرتے تیزی سے آگے بڑھا اور تیرنے لگا۔ وہ حنہ کے برابر ہوا جب اس کو وہی فیری نظر آئی جو یہاں آتے ہوئی دکھی تھی۔ اس میں دو آدمی تھے اور وہ اسی باکس کو کھولنے کی کوشش میں تھے۔

وہ دونوں پانی کے کنارے تک پہنچ چکے تھے۔ ریان کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔ وہ دو آدمی فیری کو لیے اس بڑی شپ تک لے آئے تھے اور تیزی دکھاتے اس باکس کو کھولنے لگے۔

ایک جھٹکا تھا جو اسے لگا تھا۔

اگلے چند منٹ میں یہ شپ دھماکے کا شکار ہو جاتی لیکن۔

دامیر پہنچ چکا تھا۔ اس نے تیزی سے حنہ کو پانی سے نکالا اور ساتھ ہی لڑکیوں کو بھی۔ حنہ کے آنسوں بہنے لگے۔ دامیر نے مسکراتے اثبات میں سر ہلایا وہ کامیاب ہوئے تھے۔ انہوں نے بازیاب کروالیا۔

لیکن ریان کی نگاہیں ایک جگہ منجمند تھیں دامیر نے تعاقب میں دیکھا۔

اس فیری کے باکس میں لڑکی تھی جس کو اب وہ لوگ شپ میں ٹرانسفر کر رہے تھے۔

او نو۔ "حنہ کا دل ڈوب کے ابھرا۔"

وہ کھونا نہیں چاہتی تھی۔ پھر سے کسی کو کھونا نہیں چاہتی تھی۔

لیکن وہ دور جا رہی تھی۔ شپ کا دروازہ ابھی بھی کھلا تھا۔ وہ تباہ ہونے والی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فیری اور شپ کے درمیان ان دو آدمیوں نے تیزی دکھاتے ایک راستہ بنایا اور اس لڑکی کو بازو سے گھسیٹتے ہوئے شپ کی طرف لے جانے لگے۔ وہ نیم بیہوشی کی حالت میں تھی۔

جب ایک آدمی اندر کی طرف بڑھا تو اسے ٹک ٹک کی آواز سنائی دینے لگی۔

یہاں بم لگا ہے ہمیں واپس جانا ہے جلدی کرو۔اس کو اٹھاؤ چھوڑ کے ”
نہیں جا سکتے۔“ وہ آدمی تیزی سے بولا اور دوسرے آدمی نے اُس لڑکی کو
کندھے پہ ڈالا اور واپس فیری کی طرف بڑھے۔

ان کا ارادہ تھا کہ مین شپ سے یہاں سے روانہ ہو جائیں گے لیکن وہ تو تباہ
ہونے والی تھی۔

یہاں سے سب لڑکیاں بازیاب کروالی گئی تھیں اگر یہ آخری بھی چلی جاتی تو
ان کی بھی موت پکی تھی،ان کے خیال میں باقی شپ منٹس کامیاب گئی
تھیں لیکن وہ ان کا خیال ہی تھا کیونکہ اصلیت میں تو دامیر ،ڈریک اپنا کام کر
چکے تھے۔

وہ لوگ فیری کو لیے اب دوسری طرف جاتے کنارے کو بڑھنے والے
تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

”میں جا رہی ہوں وہاں ہم اس کو چھوڑ نہیں سکتے۔۔“حنہ عجلت میں کہتے ہوئے پانی کی جانب بڑھنے لگی لیکن فیری دور جانے لگی۔ وہ شپ کے برابر جا رہی تھی۔ اس کا دل ڈوب رہا تھا۔

”نہیں تم نہیں جا سکتی وہاں، شپ کافی بڑی ہے کبھی بھی پھٹ سکتی ہے۔ تمہاری جان کو خطرہ ہو گا۔“ ریان نے اس کو سختی سے تھاما۔ فیری اندھیرے میں غائب ہونے والی تھی اور حنہ کا دل خوف سے کانپ اٹھا۔

”مجھے دیکھنا چاہئے تھا وہاں۔ مجھے اس باکس کو چیک کرنا چاہیے تھا۔ وہ چھوٹی سی بچی ہے۔“ حنہ کانپتے لہجے میں بولی۔ اتنا قریب آ کے وہ نقصان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

”مجھے جانے دو ریان۔۔ ہم کچھ کر سکتے ہیں۔“ وہ ریان کی سخت گرفت میں چیخی تھی۔

وہ اس کو لے گئے۔ تم جانے دے رہے ہو ریان۔۔ وہ مر جائے گی۔"اس نے ریان کو دھکا دینا چاہا کیونکہ وہ پانی کی طرف بڑھ رہی تھی۔اس کا بدن پہلے ہی گیلا تھا۔

"وہ لے گئے اس کو۔۔ میں اس کو۔۔۔"

حنہ کی بات بیچ میں رہ گئی۔آنسو بھری آنکھیں صدمے سے پھیلیں جب اچانک ایک دھماکا ہوا اور بہت تیز ہوا یہاں سے گزری، دھواں اٹھا ایک روشنی کا بڑا سا جھٹکا لگا تھا۔اس نے پانی میں دھماکا دیکھا۔آگ لگے بڑے ٹکرے کافی دور تک پھیلے تھے۔کچھ دیر تک بصارت دھندلائی رہی۔

آنکھیں بے ساختہ بہنے لگیں۔فیری شپ کے قریب تھی۔

اس کے کتنے جزبات جڑے تھے اس سب سے۔

اگر وہ وقت پہ پہنچ جاتے اور وہ فیری کو ایک بار دیکھ لیتی تو لڑکی کو بچا سکتی تھی۔شاید فیری دور چلی گئی تھی یا اُسی میں تباہ ہو گئی۔

اس کا دل پھٹ رہا تھا۔

اس نے دیکھا تھا اس لڑکی کو، وہ بامشکل دس سال سے اوپر ہو گی۔ اتنی چھوٹی بچی تھی وہ جسے وہ آدمی لے گئے۔

آنکھوں کے سامنے اپنی ماں دکھائی دینے لگی جو نیم برہنہ حالت میں نمائش کے لیے کھڑی کی گئی تھی۔ اُس کے ساتھ بھی ایسا ہو گا۔

اُس بچی کو سر بازار میں برہنہ کھڑا کیا جائے گا اسے نوچا جائے گا۔

وہ گھٹنے کے بل زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔ اسے یہاں پہنچتے غلطی ہوئی تھی اور سب جیسے بکھر گیا تھا۔ دنیا جیسے اس کی آنکھوں کے سامنے ختم ہو گئی تھی۔

آنسوؤں کا گولہ خلق میں پھنس سا گیا۔ اس درد کو اندر سمانے کی کوشش کی۔

ماسک اتار کے پھینک دیا۔

حنہ اٹھو یہاں سے۔۔" ریان نے اس کو اٹھانا چاہا کہ کسی بھی وقت یہاں" مزید لوگ آسکتے تھے کیونکہ یہاں ابھی مزید سامان موجود تھا اور جو بھاری نقصان انہوں نے کیا تھا اس کی بھی خبر پہنچ گئی ہو گی تو کوئی چپ نہیں رہنے والا تھا۔

دور رہو مجھ سے، دور ہو جاؤ سب۔۔"وہ چلا اٹھی، اس ویران و سنسان "
علاقے میں اس کی دردناک چیخ گونج اٹھی۔اتنی لڑکیاں بازیاب کروانے کا
سکون ماند پڑ گیا تھا اس بچی کے غم کے پیچھے جسے وہ بچا نہیں پائی تھی۔
وہ مجھ سے اتنا دور تھی اور میں کچھ نہ کر پائی۔۔میں نے اپنے ہاتھ گندے "
کر لیے۔۔"اپنے بالوں کو تھامے وہ ہزیانی انداز چیختی ہوئی بولی۔
وہ بچی تھی، یہ مجھ سے کیا ہو گیا۔"اپنے ہاتھوں کو دیکھتی وہ مسلسل تکلیف "
سے بڑبڑا رہی تھی، آنکھوں سے آنسوں تواتر بہہ رہے تھے۔اس کا لہجہ
کانپ رہا تھا۔

ریان نے بنا کچھ کہے اس کے پاس بیٹھتے اسے سینے سے لگایا، وہ بری طرح لرز
رہی تھی۔

اسے کچھ نہیں ہو گا۔۔"اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھامے ریان نے تسلی دی، "
اس کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی۔وہ پہلی بار اس کے سامنے ٹوٹی تھی
اور ریان ایسا بالکل نہیں چاہتا تھا۔

میں نے کھو دیا اس کو، میں بچا نہیں پائی اس کو۔ میرے لیے کچھ بھی مشکل نہیں تھا پھر کیسے ہو گیا یہ سب۔" نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہ درد سے بولی۔ آنسوؤں کے درمیان بولا نہیں جا رہا تھا۔

"مجھے تکلیف ہو رہی ہے ایسے نہ رو۔۔" ریان مدھم لہجے میں بولا، حنہ مسلسل نفی کرتی رہی۔

"اپنی ماں کی طرح کھو دیا میں نے اس کو، وہ درندوں کے ہاتھ لگ گئی۔" وہ ٹوٹے لہجے میں بولی کہ ساتھ ہی دل خراش چیخ مارتے وہ اونچی آواز میں رونے لگی۔ چیختی وہ جیسے اپنے دل کی بھڑاس نکال رہی تھی۔

"میں نے کیوں نہیں دیکھی وہ۔۔" اس کی آواز میں پچھتاوا تھا۔ لفظ "کاش" ذہن میں گونج رہا تھا۔ کاش وہ اس کشتی کے پاس چلی جاتی۔ اس میں موجود باکس کو کھول کے دیکھ لیتی۔

"میں نے پھر سے سب کھو دیا، میں نے اپنی ماں کھو دی آج بھی۔۔ میں نے کھو دیا مجھے ایسا لگ رہا ہے کوئی میری اولاد کو مجھ سے چھین کے لے گیا۔ اُسے

نوچنے کے لیے۔“ دوزانو ہوتے اس نے اپنا سر زمین کی طرف جھکا لیا۔ دل کی تکلیف بڑھ رہی تھی۔ اس نے اپنی ماں سے وعدہ کیا تھا کہ جہاں تک ممکن ہوا وہ ایسی بچیوں کی زندگی برباد نہیں ہونے دے گی۔

ریان نے اس کو زبردستی سینے سے لگایا اور تھام کے رکھا تا کہ وہ دل ہلکا کر سکے لیکن جو تکلیف وہ محسوس کر پارہی تھی شاید کم ہونے کے بجائے بڑھتی جاتی۔

!ریان نے آس پاس دیکھا۔ دامیر

دامیر!“ اس نے پکارا۔ وہ نہیں تھا۔ تھوڑی دیر پہلے وہ یہی آیا تھا۔ حنہ کو” زبردستی ساتھ لگائے اس نے گردن گھمائے آس پاس جائزہ لیا وہ کہیں نہیں تھا۔ شاید وہ بچیوں کو گاڑی تک چھوڑنے گیا ہو۔

وہ زیادہ دور نہیں گئے ہونگے تم باقی بچیوں کے پاس جاؤ میں اُس لڑکی کو” صحیح سلامت واپس لاؤں گا۔“ حنہ کا چہرہ سامنے کرتا وہ سنجیدگی سے بولا کہ حنہ نے سرخ ہوتی آنکھوں سے اس کو دیکھا۔

اس کا روپ ریان کے لیے بالکل مختلف اور نیا تھا۔ تھی تو وہ بھی ایک عورت۔ جزباتوں سے لبریز۔

"اُسے کچھ نہیں ہونا چاہیئے۔۔" وہ سرگوشی کرتی ہوئی بولی، ریان نے اس کو اٹھایا۔ اس کا ائیر پیس پانی میں گر گیا تھا۔

"کچھ نہیں ہو گا۔ خود کو کمزور نہیں کرو۔" ریان نے اس کو بازوؤں سے تھام کے کھڑا کیا۔ حنہ نے اثبات میں سر ہلائے رخسار پہ بہتے آنسوں صاف کیے۔ وہ دونوں تیزی دکھاتے ہوئے اپنی گاڑیوں کی طرف بھاگے جہاں باقی سب بھی موجود تھے۔

"سب ٹھیک ہے یہاں؟" ریان نے پاس پہنچتے پوچھا۔ اس نے دامیر کے لیے متلاشی نگاہیں دوڑائیں۔

"جی سر یہاں سب ٹھیک ہے، جانے کی تیاری مکمل ہے۔ ہمیں دو گھنٹوں میں ائیر فیلڈ پہنچنا ہے۔" ایک آدمی اس کے سامنے آتا ہوا بولا۔ حنہ ان

لڑکیوں کا جائزہ لے رہی تھی جو ڈری سہمی تھیں۔ تین لڑکیاں دامیر اپنے ساتھ لایا اور باقی انہوں نے یہاں سے بازیاب کروائی تھی۔

"دامیر۔۔دامیر کہاں ہے؟"

ریان نے سرد لہجے میں پوچھا۔اس کی پیشانی پہ بل واضح ہوئے۔

سر وہ تو آپ کے ساتھ ہی تھے۔"اس آدمی نے ناسمجھی سے کہا۔ریان تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف بڑھا اور وہاں سے لیپ ٹاپ نکالنے لگا۔

"دامیر سے کانٹیکٹ کرو فوراً۔"ریان کا حکم ملتے ہی وہ لوگ ائیر پیس کے زریعے دامیر سے رابطہ کرنے لگے لیکن جواب ندارد۔

"سر اُن سے رابطہ نہیں ہو پا رہا۔۔"وہ ریان کے پاس آ کے بولا جو گاڑی کی بونٹ پہ لیپ ٹاپ رکھے دامیر کی لوکیشن چیک کر رہا تھا۔

ریان نے اُس طرف گردن گھمائی جہاں سے وہ ابھی واپس آئے تھے لیکن وہاں تو دامیر نہیں تھا۔

اس کی لوکیشن اسی طرف دکھائی دے رہی تھی۔

"دامیر کہاں ہے؟" حنہ اس کے قریب آئی۔

ریان نے پریشانی سے اپنے چہرے پہ ہاتھ پھیرا۔ وہ دامیر کو نہیں کھو سکتا تھا۔

"لائٹس پکڑو اور میرے ساتھ چلو۔" لیپ ٹاپ فولڈ کرتے اس نے پکڑا

اور اپنا بیگ گاڑی کی سیٹ پہ پھینکتے اس نے اپنے تین آدمیوں سے کہا۔ وہ

تیزی سے اس کی جانب لپکے۔

"تم یہیں رہو گی لڑکیوں کے پاس۔ میں دامیر کو ساتھ لاتا ہوں۔ شاید وہ

دوسری طرف گیا ہو۔" اس نے حنہ سے کہا لیکن ریان کو خوف سا آنے لگا

تھا۔

حنہ اور ریان کی حالت ایک جیسی تھی اس وقت۔ کھونے کا ڈر۔

"اور وہ لڑکی۔۔۔" اس کے مڑتے ہی وہ امید سے پوچھنے لگی۔

"وہ بھی ساتھ ہو گی۔" اس نے تسلی دی۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ لڑکی واپس

آئے گی یا نہیں لیکن یہ الفاظ کہتے وہ خود کو روک نہ پایا تھا۔ شاید اس کو جھوٹی

تسلی نہیں دینی چاہئے تھی۔

لیکن وہ رکا نہیں۔ آدمیوں کو لیے چلا گیا۔ اندھیرے میں بھاگتے وہ لوگ اُسی طرف جا رہے تھے جہاں انہوں نے حملہ کیا تھا۔ ہو سکتا تھا دامیر کسی چیز میں پھنسا ہو۔ وہ کچھ اور دیکھنے لگ گیا ہو۔

لیکن رابطہ کیوں نہیں ہو رہا اُس سے۔ ''ریان سوچنے لگا۔ ایک ہاتھ میں'' لیپ ٹاپ تھا جبکہ دوسری میں پسٹل تھام رکھی تھی۔

وہ سب اُسی جگہ پہنچ گئے تھے۔ ریان نے آدمیوں کو یہاں لائٹس آن کرنے کا اشارہ کیا۔ ان کے پاس وائرلیس ایل ای ڈی لائٹس تھیں۔ انہیں آن کیا۔ ان کی روشنی تیز تھی۔

لوکیشن اپڈیٹ کی۔ دامیر کی لوکیشن دور تھی لیکن پانی کی طرف۔ ریان نے پانی کی طرف دیکھا۔ دل زور سے دھڑکا۔ خوف سما گیا۔ جگہ جگہ شپ کے ٹکرے بکھرے پڑے تھے اور آگ ابھی بھی جل رہی تھی۔

آس پاس دیکھو کوئی جیٹ سکی، کوئی بوٹ کوئی۔۔ کچھ بھی دیکھو۔ کچھ بھی ” ملتا ہے یہاں سے جلدی دیکھو۔“ وہ بوکھلاتے ہوئے بولا اور آخر میں اشتعال سے چلا اٹھا۔

وہ لوگ تیزی سے آس پاس پھیل گئے۔ ریان لائٹ لیے پانی میں آگے بڑھا۔

وہ کس وقت پانی کی طرف گیا تھا، اس کو اندازہ کیوں نہیں ہوا۔

دامیر۔۔۔“ ریان پانی میں کافی آگے آگیا تھا یہاں تک کہ اس کا آدھے ” سے زیادہ دھڑ پانی میں ڈوبا تھا۔ وہ پوری قوت سے چلایا۔

سر یہاں ایک بوٹ ہے۔۔“ ایک آدمی کی آواز سنائی دی۔ ریان تیزی ” سے باہر نکلا۔

فیری اب کافی دور جا چکی ہو گی۔ دامیر کو دیکھنا بھی ضروری تھا۔ معلوم نہیں وہ کشتی سلامت تھی بھی یا نہیں۔

ریان پانی سے نکلتے بھاگتے ہوئے اس آواز کی جانب بھاگا۔

اس کو پانی میں اتارو۔" وہ الیکٹرک بوٹ تھی۔ "

اپنی گنز تیار رکھو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ فیری ابھی بھی پانی میں ہو اور کوئی ہم پہ "

اٹیک کر دے۔ پانی میں دھیان رکھنا ہے دامیر کی لوکیشن ادھر ہی ہے۔" وہ

ہدایت کرتا بولا اور گھسیٹے ہوئے اس کشتی کو پانی میں اتارا۔

ایک آدمی تیزی دکھاتے ہوئے اس کو چلانے لگا۔ لائٹس ان کے ہاتھ میں

تھیں۔ ریان دامیر کی لوکیشن اپڈیٹ کرتا رہا۔

اِس طرف۔۔" ریان نے کشتی چلانے والے کو دائیں جانب چلنے کا کہا"

جہاں آگ جل رہی تھی۔

تمہیں یہاں نہیں ہونا چاہئے دامیر۔۔" ریان گھبراتے ہوئے سوچنے لگا۔ "

سر وہاں۔" آدمی چلایا۔ ریان بنا کچھ سوچے سمجھے پانی میں غوطہ لگائے "

کودا۔

تھوڑے فاصلے پہ ایک لکڑی کا بڑا سا ٹکرا جل رہا تھا اور اس پہ دو وجود تھے۔

ریان تیزی سے تیرتے اس ٹکرے کی طرف بڑھا۔ وہاں پہنچتے کنارے پہ

ہاتھ رکھا۔ وہ گیلا ہونے کی وجہ سے آگ بجھا گیا تھا۔ چہرے پہ ہاتھ پھیرتے اس نے سامنے منظر کو دیکھا۔ وہ وہی بچی تھی جس کو وہ دونوں لے جا رہے تھے۔ بیہوش حالت میں۔ نم وجود۔ دامیر نے اپنی پہنی جیکٹ اتارے اس پہ دی۔ وہ قابل اعتراض حالت میں تھی۔

دامیر۔۔۔" ریان اس کی طرف لپکا۔ اُس کی آنکھیں بند تھیں۔ چہرے پہ خون تھا۔ ماتھے پہ کچھ چھبا ہوا تھا۔ ریان کی دھڑکن بڑھی۔

جانتے ہو کیسے؟ بالکل ویسے ہی جب آپ کسی کے مرنے کی خبر سنتے ہو۔ جس کی موت کا کبھی تصور نہ کیا ہو اور وہ آپ کے سامنے بے حس و حرکت پڑا ہو۔ جب ضبط کے باوجود آنکھوں سے آنسوں بہنے لگیں۔ آپ یقین نہ کرنا چاہ رہے ہوں لیکن حقیقت سامنے ہو۔ دل کی دھڑکن کانوں میں سنائی دے۔ آپ کا دل و دماغ کہے کہ ابھی آنکھ کھل جائے گی اور یہ خواب ٹوٹ جائے گا۔ آپ دنیا میں ہر چیز کھونے کا سوچ سکتے ہیں لیکن ایک وہ شخص نہیں جس میں آپ کی جان بسی ہو، جس کے جانے سے آپ کی زندگی موت ہو۔

ریان ڈی کا دل اس کے کانوں میں دھڑک رہا تھا وہ اپنے خوف سے دھڑکتے دل کی آواز سن سکتا تھا۔ دامیر کو دیکھتے اس کا سانس لینا دشوار ہو رہا تھا۔ اس کی گردن پہ کچھ کرچیاں سی تھیں۔ بازو کا حصہ جلا ہوا تھا۔ ریان کا ہاتھ اُس کے سینے پہ گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اسے سوئے ابھی تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ چہرے کے تاثرات نیند میں بدلنے لگے۔ نیند میں وہ ڈر رہی تھی۔ کمرے کا درجہ حرارت بڑھتا ہوا محسوس ہوا۔

نیند میں ہی خود سے کمفرٹر دور کیا کہ وجود پسینے سے نم سا ہونے لگا۔ وہ گھبراہٹ سے اٹھ بیٹھی اور آنکھیں کھولے حواس بحال کرنے لگی۔ ہاتھ گردن تک گیا۔ گھٹن ہو رہی تھی۔

اچانک طبیعت بگڑنے کا احساس ہوا تو باتھ روم کی طرف لپکی۔ دل متلا رہا تھا۔ واش بیسن پہ جھکی۔

کافی دیر تک وہ باتھ روم میں رہی، پیروں سے جان نکل گئی تھی۔ ٹانگیں کانپنا شروع ہوئیں کہ اب کھڑا نہیں رہا تھا۔

چہرے پہ پانی کی چھینٹے مارتے اس نے اپنا منہ صاف کیا۔ کلی کرتے پاس رکھے فیس ٹاول سے اپنا چہرہ صاف کیا اور باہر آئی۔ دیوار کا سہارہ لیتے کھڑی رہی اور گہرے سانس بھرنے لگی تا کہ کچھ ہمت آئے۔

کچھ سیکنڈز کھڑے رہنے کے بعد وہ بیڈ کی طرف آئی اور بیٹھ گئی۔ کمرے میں لگے کیمرے کو دیکھا۔ آنکھوں میں شکوہ در آیا کہ دامیر اس کو دیکھ رہا ہو گا۔ اس کی گھبراہٹ کم نہیں ہوئی تھی۔ بڑھتی جا رہی تھی۔ شاید بند کمرے میں گھٹن ہو رہی تھی۔ وقت دیکھا۔۔ صبح کے ساڑھے پانچ ہو رہے تھے۔

تھوڑی دیر میں ہی دن کا اجالا ہو جاتا۔

وہ لان میں جانے کو اٹھی کہ ہو سکتا تھا صبح کی تازی ہوا لیتے گھبراہٹ کچھ کم ہو جاتی۔

دامیر نے کہا تھا وہ اس کو کال کرتا رہے گا، میسج کرتا رہے گا۔رات تک تو اس کے میسج ملتے رہے لیکن ابھی تک کوئی مزید میسج نہیں آیا تھا۔اس نے موبائل تھاما اور ایک موٹی شال لیے کمرے سے باہر آئی۔ ملگجا سا اندھیرے مینشن میں پھیلا تھا۔

اُن تینوں کے جانے کے بعد یہاں علینا کے ساتھ ایک لڑکی رہ رہی تھی جو ڈریک کی جاننے والی تھی۔شاید قریبی جاننے والی۔

دامیر کی خاص ہدایت پہ وہ اس کے ساتھ تھی اور اس کا خیال رکھ رہی تھی۔

لیام بھی یہیں تھا اور اپنے کمرے میں سو رہا تھا۔

گلاس ڈور کے پار وہ زینے پہ بیٹھی تھی۔شال کو کندھے تک لیا ہوا تھا۔

تھوڑی دیر پہلے متلی کی وجہ سے رخسار سرخ ہوئے پڑے تھے۔

صبح کی ہلکی سی لکیر واضح ہو رہی تھی۔ اس نے دامیر کا نمبر کھولا۔ ٹائپنگ شروع کی۔

"مسنگ یو!"

لکھتے اس نے سینڈ کیا اور موبائل کو اپنی گود میں دھرا۔ پیٹ میں گرہیں ابھی بھی پڑ رہی تھیں۔ جانے اس وقت گھبراہٹ کیوں ہو رہی تھی۔ آنکھیں موندیں وہ گھٹنوں پہ سر رکھے بیٹھ گئی۔

"آپ یہاں اس وقت۔ خیریت ہے۔" ایک نسوانی آواز پہ علینا نے چونک کے پیچھے دیکھا۔

"نہیں بس ویسے ہی جلدی آنکھ کھل گئی تھی۔" وہ آنکھیں مسلتی ہوئی بولی۔

لڑکی چلتی ہوئی اس کے قریب آئی اور ساتھ ہی زینے پہ بیٹھ گئی۔ وہ پچیس سالہ خوبصورت رشین لڑکی تھی۔

"نیند نہیں آرہی نا!" وہ لڑکی مسکرا کے بولی۔

علینا محض سر ہلا گئی۔

''ایسا ہی ہوتا ہے جب ہمارے اپنے دور ہوتے ہیں۔'' وہ سامنے دیکھتی ہوئی بولی۔

''تم ڈریک کو کب سے جانتی ہو؟'' علینا نے اس کو دیکھتے سنجیدگی سے پوچھا۔

''کافی عرصے سے، ہم جلد شادی کرنے والے ہیں۔'' وہ مسکراتی ہوئی کندھے اچکا کے بولی۔

''یہ سب جاننے کے باوجود؟'' علینا حیران ہوتی بولی، اس کا اشارہ اس ڈارک ورلڈ کی طرف تھا۔

''اس نے مجھ سے کبھی نہیں چھپایا۔ شروع میں وہ چاہتا تھا کہ میں اس کی طرف نا آؤں لیکن میں نہیں مانی۔ میں اس سے پیار کرتی ہوں تو کیسے پیچھے ہٹ جاتی۔'' وہ لڑکی مسکرا کے اس کو بتا رہی تھی جبکہ علینا حیران نگاہوں سے دیکھے کوئی کیسے سب کچھ جانتے ہوئے خود کو اِس دلدل میں لانا چاہے گا۔

''یہ فرسٹ سائٹ لو تھا۔'' وہ کہتے ہوئے شرمائی۔

''شروع میں ڈرتی تھی لیکن مجھے پھر عادت ہونے لگی۔''

علینا بس سن رہی تھی ڈرتی تو وہ بھی تھی اور ابھی تک۔

''اُس نے مجھے کبھی فیل ہی نہیں ہونے دیا کہ وہ اتنے خطرناک لوگوں کے ساتھ رہتا ہے اور اب تو براٹوا کا بھی حصہ ہے۔'' وہ مزید بولی کہ علینا براٹوا کے نام پہ چونکی۔

''نہیں، یہ لوگ رشیا کے ضرور ہیں لیکن براٹوا سے ان کا تعلق نہیں۔'' علینا کو لگا کہ شاید اُس لڑکی کو غلط معلومات تھیں تبھی اس کو ٹوک کے بتانے لگی کہ اتنی خطرناک تنظیم سے اِن سب کا تعلق کیسے ہو گا۔

''تعلق۔۔'' وہ استہزائیہ ہنسی۔

''ریان سر براٹوا کے ہیڈ ہیں۔'' وہ ستائشی و فخریہ انداز میں بولی۔

''اتنے خطرناک مافیا ہیڈز کے سامنے ریان سر نے ساشا کا خاتمہ کیا تھا پھر اس کی جگہ لینے کا دعوی کیا۔۔ کسی کو کیا اعتراض تھا۔ جو براٹوا کے ہیڈ کو مار سکتا تھا اعتراض کرنے والے کو بھی مار سکتا تھا۔'' وہ لڑکی اپنی دھن میں بتاتی جا رہی

تھی وہ کافی متاثر تھی ان سب سے جبکہ علینا کے تاثرات بدل رہے تھے۔
بے یقینی سی تھی۔
وہ ساری زندگی ایسے لوگوں سے بھاگتی رہی تھی اور آ جا کے کہاں رکی۔ براٹوا کی فیملی میں۔ شوہر اس کا اساسن، خطرناک کیپر۔ شوہر کا دوست براٹوا کا ہیڈ اور اُس کی بیوی الگ سے خطرناک۔
"آپ کو دامیر سر کے ساتھ کتنا عرصہ ہوا ہے؟" وہ اب اشتیاق سے علینا کی طرف رخ کرتی پوچھنے لگی۔
"میں۔۔۔" وہ سوچنے لگی۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ صدیاں جی کے آئی ہو۔
"مجھے معلوم نہیں۔" وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔ گھبراہٹ ابھی بھی تھی۔ تبھی دل بات کرنے کو نہیں چاہ رہا تھا۔

ڈریک اکثر آپ دونوں کا زکر کرتا رہتا ہے۔ایکچولی آپ کا کپل اس کے "لیے آئیڈیل ہے۔دامیر سر آپ سے بہت محبت کرتے ہیں۔" وہ بہت اپنائیت سے اس کو دیکھتی ہوئی کہہ رہی تھی۔

"ہاں شاید۔۔"

"شاید کیا۔ تبھی تو آپ یہاں اتنی صبح آ گئیں۔ایک رات بھی اُن کے بغیر نہیں گزار پائیں آپ۔" علینا کا جواب جیسے اس کو پسند نہیں آیا تبھی جتاتی ہوئی بولی۔

وہ ٹھیک کہہ رہی تھی اُس کے بغیر نیند نہیں آ رہی تھی اگر سوئی بھی تو گھبراہٹ سے اٹھ گئی تھی۔ پچھلے دنوں جب وہ اٹلی میں تھی تب بھی وہ مشکل سے سویا کرتی تھی۔

اسے غصہ سا آنے لگا کہ دامیر نے اسے اپنی عادت لگا دی تھی۔

"ڈریک مجھے واپس آ کے پرو پوز کرنے والا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ سب کچھ پرفیکٹ ہو۔ کیا آپ مجھے ٹپس دے سکتی ہیں۔" وہ اس کے ہاتھوں پہ ہاتھ رکھتی ہوئی چہکتی ہوئی بولی کہ علینا کو اچھنبا ہوا۔

اتنے خطرناک لوگوں میں آنے کا اسے کتنا شوق ہو رہا ہے۔" علینا بس سوچ کے رہ گئی اور ہلکا سا ہنس دی۔

"میں کیا بتاؤں تمہیں۔ مجھے تو آئیڈیا ہی نہیں۔ میری شادی بہت جلدی میں ہوئی تھی۔۔" علینا اس کی خوشی ماند نہیں کرنا چاہتی تھی تبھی آہستگی سے بولی۔

"ڈریک نے بتایا تھا کہ کیسے آپ کی شادی ہوئی۔ مجھے تو صحیح فینٹسی سٹوری والی فیلینگز آئیں کہ دا میر سر آپ کو دور نہیں دیکھ سکتے آپ کے ٹھیک ہونے کا انتظار کیے بغیر جھٹ سے شادی کرلی۔۔ ہاؤ رومینٹک۔۔" ڈریک نے لگتا تھا کہ سب ہی بتا رکھا تھا اسے تبھی تو انداز میں کافی خوشی تھی۔ وہ کافی باتونی معلوم ہوتی تھی۔

رومینٹک۔۔ مجھ سے پوچھو۔'' علینا بڑبڑائی۔ گود میں دھرے موبائل کو سرسری سا دیکھا۔ اس کا رپلائی نہیں آیا تھا۔ پہلے تو وہ سیکنڈ نہیں لگاتا تھا رپلائی کرنے میں اب اتنی دیر کیوں۔ اس نے گہرا سانس بھرا۔

''دامیر سر نے تو ایک بار ڈریک پہ گولی بھی چلائی تھی جب آپ اچانک بیمار ہو گئی تھیں۔ اوفف کیا غصہ ہے ان میں۔ مجھے تو بہت پسند ہیں وہ۔'' وہ ابھی بھی قصیدے پڑھ رہی تھی۔

یعنی اپنی بیوی کے ڈرنے پہ انہوں نے ایک پل بھی نہیں سوچا۔۔ واؤ۔۔''''

وہ دامیر کی محبت کا دم بھر رہی تھی کہ علینا نے چونک کے اس کو دیکھا۔

''سوری، وہ آپ کے شوہر ہیں۔۔۔ میں بس انہیں اڈمائر کرتی ہوں۔'' وہ وضاحت کرتی ہوئی بولی کہ کہیں علینا اس کو غلط نہ سمجھ لے۔

''دامیر نے تمہارے فیانسی پہ گولی چلائی تھی۔ غصے کے بجائے تمہیں وہ رومینٹک لگ رہا ہے۔'' علینا اس کو عجیب نگاہوں سے دیکھتے ہوئی بولی۔

محبت کے آگے کون کچھ دیکھتا ہے چاہے وہ وفادار ملازم ہی کیوں نہ ہو۔" وہ تودا میر کی تائید کرتی ہوئی بولی کہ اپنے فیانسی کی تکلیف بھی نظر نہ آئی۔

آپ بجھی بجھی کیوں لگ رہی ہیں کچھ بنا کے لاؤں؟" اتنی باتوں کے بعد بھی جب علینا نے کوئی خاطر خواہ رد عمل ظاہر نہ کیا تو وہ متفکر لہجے میں پوچھنے لگی۔

نہیں میرا دل نہیں چاہ رہا۔" وہ مسکرانے کی سعی کرتی بولی۔

دل نہ بھی کرے تو لے آئیں کچھ کھانے کو پلیز۔۔ میری بھوک سے آنکھ کھل گئی ہے۔" علینا کچھ کہتی کہ لیام کی آواز سنتے دونوں خواتین نے پیچھے دیکھا۔ وہ چھوٹے بچوں کی طرح چلتا ہوا انہیں کے پاس آرہا تھا۔

اُس لڑکی کے اٹھنے پہ علینا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

کیا ہوا؟" لیام نے بھی چونک کے اس کو دیکھا۔

کچھ نہیں میں بس والک کرنے جانے لگی ہوں، آجاؤ۔۔" اس نے وضاحت کرتے ساتھ ہی لیام کو آفر کی تو وہ بھی اٹھ گیا۔

موبائل کو ایک بار پھر چیک کیا۔ دامیر کا کوئی جواب نہیں تھا۔ اگر اتنی سی بات پہ اُسے گھبراہٹ ہونے لگی تو اس سے دور ہو کے وہ کیسے رہے گی۔

یہی سوچتے ہوئے وہ چھوٹے چھوٹے قدم چلنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ریان نے دامیر کے سینے پہ ہاتھ رکھا۔ دل کی دھڑکن محسوس ہوئی۔

ڈاکٹر کا ارینج کرو، جلدی۔۔"وہ چلایا اور دامیر کا چہرہ تھاما۔ لاکھ چاہنے کے باوجود وہ آنکھوں میں آئی نمی کو دھکیل نہیں پایا تھا۔

تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔"اس کا چہرہ تھامے وہ جیسے خود کو یقین دلا رہا تھا۔"

اس کی سانسیں مدھم تھیں۔ دائیاں کندھا آگ سے جھلس چکا تھا۔ اگر اس نے ابھی رنگ نہ پہنی ہوتی تو ریان اس کی لوکیشن کبھی نا جان پاتا۔

تیز دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے دامیر کے وجود کو سہارہ دیا کہ اسے اُس بوٹ میں ڈال سکتے۔ بروقت اعلاج ضروری تھا۔اس کے زخموں سے خون رس رہا تھا۔

میم کو انفارم کرو کہ ہمیں بچی مل گئی ہے۔''ریان نے دامیر کا بازو خود کے کندھے پہ رکھا تھا، بوٹ میں اتنی جگہ نہیں تھی کہ دامیر کو یہاں لٹا دیتے تبھی ریان نے اس کے وجود کو آدھا اپنے اوپر گرا دیا۔

بوٹ کنارے تک پہنچی کہ ریان نے ایک آدمی کی مدد لیتے تیزی سے دامیر کو نیچے اتارا۔وہ ابھی بھی ہوش سے بیگانہ تھا۔

دوسرا آدمی تیزی دکھاتے ایک گاڑی یہاں لانے کو دوڑا کیونکہ دامیر کو وہ ایسے اٹھا کے اتنی دور نہیں لے جا سکتے تھے۔

پانچ منٹ بعد ہی گاڑی یہاں موجود تھی۔

''سر ڈاکٹر ائیر پورٹ پہ پہنچ چکا ہے ہمیں وہیں جانا ہے۔''

اس کو رستے میں بلاتے۔ اتنی دیر دامیر تکلیف میں رہے گا۔" ریان اس کی بات پہ بھڑکا۔

"سوری سر ہمارے پاس وقت کم ہے فلائیٹ میں۔ تبھی ڈاکٹر وہیں بلا لیا۔" وہ آدمی وضاحت کرتا ہوا بولا۔

ریان خاموش ہو گیا۔ وہ لوگ اب گاڑیاں لیے فیلڈ کی جانب بڑھ رہے تھے۔ حنہ اُس گاڑی میں تھی جہاں لڑکیاں بیٹھی تھیں۔

جیسے وہ لوگ ائیر پورٹ پہنچے ریان نے وہاں ایک ڈاکٹر کو انتظار کرتا پایا۔ یہ پرائویٹ جیٹ ہی تھا۔ دامیر کو تیزی سے سٹریچر پہ شفٹ کرتے اسے اندر لے جایا گیا اور آرامدہ بیڈ پہ لٹایا۔

دامیر کی حالت دیکھتے حنہ سکتے کی حالت میں آئی۔ اس کی حالت کیسے ہوئی۔ ریان کی جانب بڑھتے اس نے دامیر کے بارے میں دریافت کیا۔

"ہمیں معلوم ہی نہ ہو سکا وہ پانی میں چلا گیا تھا اس لڑکی کو بچانے کے لیے تبھی شاید دھماکا ہوا اور قریب ہونے کی وجہ سے وہ اِس حال میں۔۔۔"

ریان نے چہرے پہ پریشانی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔حنہ نے اپنے چہرے پہ ہاتھ رکھا۔اپنی جان کی پرواہ کیے بنا وہ لڑکی کو بچانے گیا تھا جو اُس کی کچھ نہیں لگتی تھی۔

"اِن کی کنڈیشن بہت بُری ہے۔۔میں ابھی ان زخموں کی ڈریسنگ شروع کرتا ہوں۔"ڈاکٹر دامیر کی گردن دیکھتا ہوا بولا جہاں جگہ جگہ کٹ آئے تھے۔صد شکر کہ اس کی کوئی نس کو نقصان نہیں ہوا تھا۔

"ہمیں ان کی ساری باڈی کا معائنہ کرنا ہوگا تاکہ زخموں کو چیک کر سکیں۔" ڈاکٹر نے ریان کی جانب دیکھتے ہوئے کہا تو حنہ سمجھتی ہوئی سر ہلا کے باہر جانے لگی لیکن ریان کا پریشان چہرہ دیکھے رک گئی۔

"وہ ٹھیک ہو جائے گا،اس نے بہت بڑی قربانی دی ہے۔مجھے فخر ہے اس پہ۔"حنہ ریان کے بازو پہ ہاتھ رکھتی ہوئی بولی کہ ریان بس گہرا سانس بھر کے رہ گیا۔

ریان نے پردہ آگے لہرا دیا اور دامیر کی شرٹ اتارنے میں مدد کی۔اُس کی حالت بہت بری تھی کہ ریان کو تکلیف سی ہونے لگی۔وہ ضبط سے بیٹھا رہا کہ کہیں کمزور نہ پڑ جائے۔

دامیر وہ شخص تھا جسے وہ کبھی مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتا تھا۔

پلین ہوا میں اڑ رہا تھا،ڈاکٹر نے ساتھ ہی دامیر کو آکسیجن لگا دی تھی کہ فلائٹ کی وجہ سے اُس کی طبعیت نہ بگڑ جائے۔

ایک ایک کر کے ڈاکٹر دامیر کی گردن سے لوہے کے پیس نکال رہا تھا۔

انہوں نے پہلے اسے احتیاطاً انجیکشن لگا دیا کہ لوہے کے چبھنے سے زخم مزید نہ بگڑ نہ جائیں۔

انہیں گولی بھی لگی ہوئی ہے۔۔"ڈاکٹر جب سارے زخموں سے رسنے والا" خون صاف کرتے فارغ ہوا تو پسلی کے قریب لگی گولی کو دیکھتا ہوا بولا۔

اسے نکالو جلدی!"ریان سپاٹ انداز میں بولا۔"

"سر یہاں آپریشن ناممکن ہے، ہوامیں ویسے ہی آکسیجن لیول کم ہے۔" وہ ڈاکٹر دھیمے لہجے میں بولا۔

"ہوامیں کم ہے نا یہاں تو نارمل ہی ہے۔۔" ریان اس کی بات پہ بگڑ گیا کہ ڈاکٹراس کے سرد لہجے پہ ہڑبڑا اٹھا۔

"لیکن سر ان کا بلڈ نہیں رک رہا۔ ہمیں بلڈ بھی ارینج کرنا ہوگا پہلے ہی کافی بلیڈنگ ہو چکی ہے۔ ہو سکتا ہے سر کو ما میں۔۔۔"

اس سے پہلے کچھ تفصیل بتاتا کوما میں جانے والی بات کو ٹوکتے ریان اس کو سرد لہجے میں وارن کرنے لگا۔

"اپنی بکواس بند کرو اور اس کا اعلاج کرو۔ اگر اس کا ایک بھی سانس اکھڑا تو میں قسم کھاتا ہوں تم اگلا سانس نہیں لوگے۔" گرے آنکھوں میں اشتعال بھرا تھا، ڈاکٹر کی سٹی گم ہوئی کیونکہ ریان سے اب ڈر لگنا شروع ہو گیا تھا۔

وہ آہستہ سے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کی گردن کی بینڈج کرنے لگا۔

"ہم جیسے ہی لینڈ ہونگے ہمیں انہیں اسپتال شفٹ کرنا ہوگا تاکہ وہاں ان بہتر ٹریٹمنٹ ہو اور فوری آپریشن سے گولی نکال سکیں۔" ڈاکٹر اب کی بار زرا تیزی سے بولا کہ ریان خاموش رہا۔

ڈاکٹر اس کو مزید کچھ گائیڈ کر رہا تھا دامیر کے بارے میں کہ اسے وینٹیلیشن پہ رکھنا پڑے گا۔ وہ آنکھیں نہیں کھول رہا تھا۔

ریان نہیں سن تھا وہ بس دامیر کو دیکھ رہا تھا۔ تکلیف سے، اُسے اندازہ نہ ہوا کہ اس کی آنکھوں میں نمی آنے لگی تھی۔

رخسار سے آنسوں پھسلا تو اس کا سکتہ ٹوٹا، چہرہ پھیرے اس نے نامحسوس انداز میں آنسو صاف کیا اور دامیر کے برابر بیٹھ گیا۔

ڈاکٹر مسلسل ہر دو منٹ کے وقفے پہ دامیر کا ہارٹ ریٹ چیک کر رہا تھا۔

"کبھی اکیلا نہ چھوڑنے کی قسم کھائی تھی تم نے بھائی۔۔ اور اب یہاں مجھ سے بیگانہ پڑے ہو۔ فیس کاٹوں گا اپنی۔۔" دامیر کا ہاتھ تھامے وہ نم آنکھوں سے دل میں اس سے مخاطب تھا۔

کوئی اس وقت ریان کی آنکھوں میں نمی دیکھتا تو یقین نہ کرتا کہ یہ وہی بے رحم اور سرد وحشت انداز والا ریان تھا جس کے نام سے ایک دنیا ڈرتی تھی۔

"اِن کا ہارٹ ریٹ سیم ہے کافی دیر سے۔۔نہ زیادہ ہوا ہے نا مدھم۔امید ہے وہ جلدی ہوش میں آئیں گے۔" ڈاکٹر ایک بار پھر چیک کر کے بولا۔

"ریان۔۔!"

پردے کے پیچھے سے حنہ کی آواز سنتے ریان دامیر کے قریب سے اٹھا اور پردہ زرا سا ہٹایا۔

دامیر کا نچلا دھڑ کور تھا لیکن اوپری بدن پہ شرٹ نہیں تھی۔

"کیسا ہے دامیر؟" حنہ نے تشویش زدہ لہجے میں پوچھا، اس نے ریان کی آنکھوں میں سرخی دیکھی۔

"گولی لگی ہے اس کو، کافی بلیڈ کر چکا ہے۔۔" ایک نظر پیچھے مڑ کے دیکھا۔

آئی ایم سوری۔۔" وہ بھرائے لہجے میں بولی کہ اگر وہ سب یہاں نہ ہوتے" تو دامیر کی یہ حالت نہ ہوتی۔ پچھتاوا بڑھ گیا تھا کہ اُسے وہ فیری چیک کرنی چاہئے تھی۔

اس کے کہنے پہ ریان نے ناسمجھی سے دیکھا۔

ایسا کیوں کہہ رہی ہو؟" ریان سنجیدگی سے بولا۔"

اگر میں وہ چیک کرلیتی تو۔۔" دامیر کو ریان کے پیچھے آنکھیں موندیں دیکھ" وہ تاسف سے بولی۔ اس کے لہجے میں ندامت محسوس کرتے ریان سرد آہ بھر کے رہ گیا۔

بنا کچھ کہے پردے سے ہی باہر آگیا اور حنہ کو اپنے بازو کے حصار میں بھرا۔

تمہاری وجہ سے کچھ نہیں ہوا۔ آئندہ ایسا کہا تو مجھ سے برا نہیں ہوگا۔" اس" کے انداز میں نرمی نہیں تھی۔ وہ دھمکا ہی رہا تھا۔

حنہ سختی سے لب بھینچ کے رہ گئی ورنہ وہ رو پڑتی۔ آج کا دن کافی مشکل ثابت ہوا تھا۔ ہر کوئی اپنی جگہ ٹوٹا تھا اور ٹوٹ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

”تمہارا حنہ سے رابطہ ہوا کیا؟“ ناشتے سے فارغ ہوتے اس نے لیام سے پوچھا جو اپنا سسٹم لیے بیٹھا تھا۔

”ہاں تھوڑی دیر پہلے ہوا تھا۔ وہ لوگ کامیاب ہوئے۔“ لیام بتاتے ہوئے مسکرایا۔ علینا کو اس بات کی خوشی ہوئی تھی کہ جس چیز کے لیے وہ گئے تھے اس میں کامیاب تو ہوئے لیکن اندر دل میں افسردگی چھا گئی کہ اگر وہ لوگ فارغ ہو گئے تھے تو دامیر اس سے رابطہ کیوں نہیں کر رہا تھا۔

”دامیر سے ابھی بھی ناراض ہو؟“ لیام نے سسٹم سے نگاہیں اٹھائے علینا کو دیکھا جو مضطرب حالت میں اپنی انگلیاں آپس میں الجھا رہی تھی۔

”نہیں تو۔“ وہ سنجیدگی سے بولی۔ وہ واقعی ناراض نہیں تھی۔ ناراضگی پہ اب فکر نے جگہ لے لی تھی۔

”تو ایسے کیوں بیٹھی ہو۔ وہ لوگ شاید آنے والے ہوں تو کچھ تیاری کر لو۔“ لیام اس کو مشورے سے نوازتا ہوا بولا۔ علینا نے چونک کے اس کو دیکھا۔

کیسی تیاری۔۔؟''وہ نا سمجھی سے بولی۔''

ارے اپنی حالت دیکھو۔ کہیں سے نہیں لگ رہا کہ آپ کا شوہر واپس آنے''

والا ہے۔''لیام اس کے حلیے پہ افسوس کرتا ہوا بولا جو آج بھی ٹراؤزر شرٹ

میں ملبوس تھی۔

وہ ابھی بھی نا سمجھی سے اس کو دیکھنے لگی۔

جاؤ زرا فریش ہو جاؤ تھوڑا خوشبوؤں میں نہاؤ۔''لیام تھوڑا ہاتھ نچا کے بولا''

کہ علینا نے اس کو تادیبی نگاہوں سے اس کو گھورا۔ بات تو وہ ٹھیک کر رہا تھا۔

ایسے دیکھنے سے کچھ نہیں ہونے والا۔ اگر ناراضگی ختم ہے تو دکھاؤ تو''

سہی۔''لیام اس کی گھوریوں کا اثر لیے بغیر زور دیتا بولا۔

ڈریک کی گرل فرینڈ بیلا (ابھی تک وہ گرل فرینڈ ہی تھی) اس وقت کیچن

میں ہی مصروف تھی جو ناشتے کے بعد چیزیں سمیٹ رہی تھی اور کافی کے

مگ تیار کر رہی تھی جس کی فرمائش لیام نے کی تھی۔

وہ کچھ زیادہ ہی پھیل گیا تھا یہاں، انداز ایسا تھا جیسے امی ابو اس کو بڑی بہنوں کے پاس چھوڑ کے گئے تھے اور وہ یہاں حکم چلانے بیٹھا تھا۔

علینا کچھ دیر یونہی بیٹھی رہی پھر لیام کی بات کا ہی اثر تھا جو وہ اٹھ گئی اور روم میں چلی آئی۔

شاید دامیر ابھی بھی کسی کام میں مصروف ہو۔

یہی سوچتے اس نے کچھ پہننے کے لیے کبرڈ کھولی کہ ڈریس سیلیکٹ کر سکے لیکن اس کے کپڑے تو یہاں موجود ہی نہیں تھے۔

ایک بار پھر دامیر کا ٹریک سوٹ ہاتھ آیا۔ ہونٹوں پہ مسکراہٹ آگئی کہ دامیر خوش ہو گا۔

لیکن اسے کیا معلوم تھا کہ دامیر اِس وقت کس حالت میں تھا جس کی سانسیں ہی مشین کی محتاج ہو گئی تھیں۔

بیلا سے بات کر کے وہ یہ سوچنے پہ مجبور ہو گئی تھی کہ اگر وہ لڑ جھگڑ کر دامیر سے دوری بنائے رکھتی ہے تو اس میں اِسی کو تکلیف ہو گی کیونکہ وہ کسی صورت بھی مافیا سے دور نہیں رہ سکتے تھے۔

ان کی یہی دنیا تھی جیسے دوسرے لوگ عام زندگی گزارتے تھے۔ دامیر اور ریان کے لیے یہی زندگی عام زندگی تھی۔

علینا خود ایک مافیا بیک گراؤنڈ سے تعلق رکھتے ہوئے اِن کے ساتھ رہنے پہ اختلاف کر رہی تھی جبکہ بیلا... وہ تو تھی ہی کسی اور دنیا کا حصہ۔ سب کچھ جاننے کے باوجود وہ بخوشی راضی تھی۔

جب وہ ڈریک کے ساتھ زندگی گزارنے کے لیے خوشی خوشی راضی ہو سکتی تھی تو علینا کیوں نہیں۔ ریان اور دامیر نے وعدہ کیا تھا کہ وہ ایک فیملی ہیں.... اور فیملی تو خوش رہتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کیا علینا کو بتایا اس بارے میں۔‘‘حنہ نے ریان کے ساتھ چلتے پوچھا۔ ریان ’’
نے نفی میں سر ہلایا۔

دامیر کو دوبارہ سٹریچر پہ شفٹ کیا جارہا تھا تاکہ اس کو اسپتال لے جایا جائے،
وہ مینشن نہیں گئے تھے۔ڈریک ابھی پہنچنے والا تھا یہیں پہ۔ اُسے ابھی معلوم
ہوا تھا اور وہ لوگ بائی روڈ ہی آرہے تھے۔

اُسے بتادینا چاہئے ریان۔‘‘حنہ نے سوچتے ہوئے کہا۔ ’’

تاکہ اُسے یقین ہو جائے کہ وہ محفوظ نہیں؟‘‘ ریان بگڑے لہجے میں بولا کہ ’’
حنہ کے ماتھے پہ بل آئے۔

تاکہ اُسے معلوم ہو کہ وہ کیا چاہتی ہے۔ دامیر کی اِس حالت میں اس کو ’’
احساس ہوگا کہ وہ دامیر کے بنا نہیں رہ پائے گی۔‘‘ حنہ سنجیدگی سے بولی کہ
ریان سر جھٹک گیا۔ اُسے ابھی صرف دامیر کی فکر تھی۔

وہ روم میں جارہے تھے۔ دامیر کا ایمرجینسی آپریٹ تھا، بلٹ لگے دو گھنٹے
ہونے والے تھے اور اس سے مزید دیر نہیں کر سکتے تھے کیونکہ گولی کا لوہا

اندر کافی نقصان کر سکتا تھا۔ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وقت کے ساتھ وہ اندر گھلنا بھی شروع کر دے کیونکہ کچھ گولیوں کی ساخت اس طرح بنائی جاتی تھی کہ وہ زہر کی طرح گھل جاتی تھی اور انسان دھیرے سے موت کے منہ میں جاتا تھا۔

ریان نے ایک نظر حنہ کو دیکھا وہ دونوں روم کے باہر کھڑے تھے۔ ریان بظاہر تو سپاٹ چہرہ لیے ہوئے تھا جبکہ اندر دل گھبرا رہا تھا۔ یکلخت اس نے اپنا موبائل نکالا اور نمبر ڈائل کیا۔

ڈریک آتے ہوئے گھر سے میم کو ساتھ لے آنا۔" اتنا کہہ کے اس نے" موبائل واپس پاکٹ میں رکھا۔ حنہ بس ہلکا سا مسکرادی۔

ریان کے بھروسے مند آدمی بازیاب ہوئی لڑکیوں کو ایک شیلٹر ہوم لے جا رہے تھے کہ ابھی وہ تھوڑی عرصہ وہاں رکتیں پھر حنہ اور ریان ان کے بارے میں تفصیل سے کچھ سوچتے تاکہ ان کا مستقل ٹھکانہ ہوتا۔ جو واپس جانا

چاہے اسے جانے دیں گے لیکن جس کا کوئی آگے پیچھے نہ ہوگا ان کا انتظام یہ لوگ کر لیں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مزید پندرہ منٹ سر کیں ہونگے کہ ڈریک یہاں آتا ہوا دکھائی دیا۔اس کے پیچھے علینا دکھائی دی جس کا چہرہ گھبراہٹ سے زرد ہو رہا تھا۔

"سب ٹھیک ہے دامیر کہاں ہے؟ وہ آپ لوگوں کے ساتھ تھا نا۔ڈریک نے کچھ بتایا ہی نہیں مجھے۔" وہ حنہ اور ریان کے قریب آتے تیزی سے سوال کرنے لگی۔گھبراہٹ بے معنی نہیں تھی۔

"دامیر زخمی ہے تو ڈاکٹر چیک کر رہے ہیں۔" حنہ نے اس کو کندھے سے تھامتے ہوئے کہا۔علینا کی نگاہ آپریشن روم کے لیبل پہ گئی جہاں آپریشن کی لائٹ آن تھی۔

"تو یہ آپریشن کیوں؟" وہ بوکھلاتے ہوئے بولی۔آنکھوں میں بے یقینی سی تھی۔

اُسے گولی بھی لگی ہے" حنہ آہستہ سے بولی کہ علینا نے منہ پہ ہاتھ رکھ لیا۔" آنسو بہنے لگے۔

"لیکن تم لوگوں نے تو کہا تھا کہ واپس آؤ گے اور سب ٹھیک ہو جائے گا تو یہ کیسے ؟" وہ احتجاجاً غصے سے چلائی۔

"وہ ٹھیک ہے بس ڈاکٹر اس کو چیک کر رہے ہیں۔" حنہ سمجھاتے ہوئے بولی، علینا ہاتھ جھٹک کے خود ایک بینچ پہ آگئی اور خاموشی سے آنسو بہانے لگی۔ ریان نے ایک بار بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا۔

وہ اپنی کیفیت چھپا رہا تھا۔

گولی نکالنے کا عمل زیادہ طویل نہ تھا، آدھے گھنٹے بعد ہی آپریشن روم کی لائٹ چینج ہوئی تو ریان کا دھیان اس طرف ہوا۔ وہ کب سے خود کو کمزور پڑنے سے روک رہا تھا، ضبط کی زیادتی سے آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔

مزید دو منٹ بعد دروازہ کھلا تو ریان اس طرف لپکا۔ ڈریک، حنہ اور علینا بھی اپنی جگہ سی اٹھی۔

آپریشن اچھا گیا ہے امید ہے کہ سر کو جلدی ہوش آجائے۔ان کا پلس ریٹ سٹل ہے۔ہم نے بینڈج کر دی ہے۔بلڈ کا ایک بیگ ہمیں مل گیا تھا لیکن ہمیں مزید چاہیے ورنہ ان کا جلدی ہوش میں آنا۔۔۔" ڈاکٹر اپنے پروفیشنل انداز میں تفصیلات سے آگاہ کر رہا تھا لیکن آخر میں ریان کے بدلتے تاثرات دیکھتے چپ ہو گیا۔

ایکسکیوز می۔۔"اتنا کہہ کے ڈاکٹر وہاں سے گزرا اس سے پہلے ریان اس پہ جھپٹتا۔

ہم پیشنٹ کو شفٹ کر رہے ہیں آپ ان کے پاس جا سکتے ہیں۔" روم سے ایک دو اور ڈاکٹر نکلے جو انہیں اطلاع کرتے دامیر کا سٹریچر دوسرے روم میں لے جا رہے تھے۔

جس ڈاکٹر کو یہ ساتھ لائے تھے وہ اِن لوگوں کو اچھے سے جانتا تھا تبھی فوری مدد کر گیا اور یہاں کے ایک پرائویٹ اسپتال میں موجود تھے۔جہاں ان کے باقی آدمی بھی اکثر ایڈمٹ ہوتے تھے۔

دامیر کے شفٹ ہوتے ہی ریان تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔اس کی ڈریسنگ کردی گئی تھی۔جہاں کچھ قبل خون رس رہاتھااب وہاں سفید پٹیاں تھی۔

"یار میں تمہیں نہیں دیکھ سکتا ایسے۔" ریان چلتا ہوااس کے قریب آیا۔

علینااور حنہ بھی یہیں موجود تھیں۔علینا کے آنسو نہیں تھم رہے تھے دامیر کوایسے دیکھتے۔حنہ نے ریان کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

"ڈاکٹر کو بلاؤ۔۔" وہ حد درجہ سنجیدگی سے بولا۔حنہ نے ڈریک کواشارہ کیا۔

"تمہیں میں نے کہا بھی تھا کہ اس کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔اس کوالیکٹرک سٹروک دو یا کچھ کرو۔وہ آنکھیں کھولے ورنہ میں بالکل تمہارا لحاظ نہیں کروں گا۔" ریان ڈاکٹر کی گردن کو دبوچتا ہوا سرد لہجے میں بولا کہ ڈاکٹر بوکھلا اٹھا۔علینا بھی وحشت کے مارے اٹھ کھڑی ہوئی جو دامیر کے پاس اسٹول پہ بیٹھی تھی۔

"ڈریک جو بھی اِس سے بہتر ڈاکٹر ملے اس کو یہاں بلواؤ آج۔" ڈاکٹر کی گردن کو جھٹکے سے چھوڑے وہ ڈریک سے بولا جو اثبات میں سر ہلا گیا۔

دامیر سر کی خاطر ریان کا یہ انداز ڈریک کے لیے نیا نہیں تھا جبکہ حنہ اور علینا اس کے انداز پہ ساکت تھیں۔ ریان کو دیکھتے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ پل میں یہ ہوسپٹل فنا کر دے گا۔

"سر۔۔۔" ڈریک کی آواز نے ریان کو متوجہ کیا۔ اُس کے اشارے پہ وہ دامیر کو دیکھنے لگا۔ پلکوں میں جنبش ہوئی۔

"دیکھو اسے جلدی۔" کمرے میں ریان کی دھاڑ گونجی تو ڈاکٹر حرکت میں آیا۔ علینا نے دامیر کا ہاتھ تھامے رکھا۔ وہ ہوش میں آ رہا تھا۔

"سر آپ ہمیں دس منٹ دے سکتے ہیں ان کے ساتھ۔" ڈاکٹر ڈرتے ہوئے ریان سے مخاطب ہوا جس کی بے تاب نگاہ دامیر پہ ٹکی تھی۔ ریان کے تاثرات ایسے تھے جیسے وہ ابھی رو دے گا۔ دامیر ہوش میں آ رہا تھا۔ اس کی اپنی دھڑکن بڑھ رہی تھی۔

وہ بے رحم ریان اپنے دامیر کے لیے حد سے زیادہ جزباتی تھا۔وہ دنیا کھو سکتا تھا لیکن دامیر نہیں۔حنہ نے آگے بڑھتے ریان کا بازو تھاماتا کہ وہ باہر ویٹ کر سکتے۔علینا نے ملتجی نگاہوں سے ڈاکٹر کو دیکھا کہ اُسے دامیر کے پاس رہنے دیں لیکن انہوں نے منع کر دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گلاس ڈور کے پار دامیر کا وجود دکھائی دے رہا تھا۔

اسے ایک اور خون کی ڈرپ لگی تھی۔ڈاکٹر کے مطابق وہ خطرے سے باہر تھا لیکن اینٹی انفیکشن میڈیسنز کی وجہ سے وہ ابھی غنودگی میں رہے گا۔علینا کا رونا اب بند ہو چکا تھا۔وہ بینچ پہ بیٹھی اپنی زندگی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔زندگی کیا تھی اور کیا ہو گئی، نگاہیں سامنے رکھے وہ غیر مرئی نقطے کو گھوری جا رہی تھی۔آج اُس نے ایک چیز محسوس کی تھی۔

دامیر کو اِس سے زیادہ بھی کوئی چاہتا تھا،علینا سے زیادہ کوئی اور بھی اس کی زندگی چاہتا تھا جو اُس کے لیے رویا بھی تھا۔

حنہ روم سے باہر آئی، وہ اپنا بازو مسل رہی تھی۔اس نے دامیر کو بلڈ دیا تھا۔

تم دامیر کو مجنوں کہتے ہو، خود کی حالت دیکھی تم نے۔"حنہ استہزائیہ انداز" میں ریان کو جتاتی ہوئی بولی کہ ماحول چھائی خنکی کو کم کر سکے۔ریان نے اپنی آنکھیں صاف کیں۔وہ مسکرایا نہیں تھا۔سٹل کھڑا رہا۔پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے۔

وہ شخص پندرہ سال سے اپنی زندگی کی پرواہ کیے بنا میری حفاظت کرتا رہا۔"

اُسے اپنی جان سے زیادہ میری جان عزیز ہے۔اور مجھے اُس کی۔ریان ڈی نے اگر زندگی میں آنکھ بند کے بھروسہ کیا تو وہ دامیر ہے۔میں اُسے کھونے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔میری زندگی اُس سے جڑی ہے۔۔اس کی ہر آتی جاتی سانس سے میں سانس لیتا ہوں۔"ریان سنجیدگی سے کہتا جا رہا تھا۔وہ اپنا دل چیر کے بھی دکھاتا تو دامیر کے لئے وہ الفاظ نہ کہہ پاتا جو وہ محسوس کرتا تھا۔

اس کی آنکھوں ابھی بھی نمکین پانی تھا جنہیں وہ روک نہیں رہا تھا۔

پیچھے بینچ پہ بیٹھی علینا محویت سے اُسے سن رہی تھی۔

وہ ٹھیک ہے اب۔“حنہ نرمی سے اس کے حصار میں آئی۔ ریان واقعی بہت ”
ڈسٹرب ہوا تھا۔ وہ جانتی تھی۔

علینا کو پھر سے رونا آنے لگا۔

وہ ان لوگوں سے دور جانا چاہتی تھی جو ایک دوسرے پہ جان لٹاتے تھے۔

آنکھیں برسنے لگی کہ وہ شدت سے دامیر کے پاس جانا چاہتی تھی تا کہ وہ اس سے سینے سے لگ کے بتاتی... وہ اُسے کبھی چھوڑنا نہیں چاہتی۔ وہ ساری زندگی اُس کے ساتھ رہے گی چاہے خود وہ کتنی نفرت دکھاتی اور جتاتی لیکن وہ اُس سے محبت کرتی تھی۔

رونے کی آواز پہ حنہ نے چونک کے پیچھے دیکھا۔ ریان نے اس کے گرد سے بازو ہٹائے۔

تم علینا کے پاس جاؤ میں دامیر کو چیک کرلوں۔“ریان کہتا ہوا گلاس ڈور ”
دھکیل کے اندر بڑھا۔

حنہ چلتی ہوئی اس تک آئی اور ساتھ بیٹھ گئی۔

حنہ نے دامیر کو خون دیا تھا۔ وہ اس کی مشکور تھی کیونکہ ان نے بھی دامیر کی

جان بچائی تھی۔

"ریان دامیر کے لیے بہت حساس ہے نا۔" علینا نے اداسی سے اس کے

کندھے پہ سر ٹکاتے کہا۔

"ہوں۔" اس نے سر ہلایا۔ اتنے مشکل دن کے بعد کچھ سکون کے لمحات

میسر آئے تھے۔

"بہت زیادہ۔ میں نے پہلی بار اس کی آنکھوں میں آنسو دیکھے۔ وہ زندگی میں

دوسری بار رویا ہے۔" حنہ نے نگاہیں سامنے کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔

علینا ناسمجھی سے دیکھنے لگی۔

"دوسری بار!"

"پہلی بار اپنے ماں باپ کی موت پہ۔" حنہ نے اُسی انداز میں کہا۔ علینا جیسے

سمجھ کے سر ہلا گئی۔

"بہت پیار کرتے ہونگے نا۔" علینا بھرائے لہجے میں بولی۔

نہیں۔۔"حنہ نے نفی میں سر ہلایا وہ پھر چونکی۔"

"پھر۔۔"

"ریان پہلی بار اپنی ماں کی موت پہ رویا تھا پھر اُس نے ماں کو مارنے والے باپ کو مار دیا۔"حنہ بالکل سنجیدگی سے بولی کہ علینا کا دماغ اس کی بات کو پروسیس کرنے لگا کہ آیا حنہ نے کیا کہا تھا۔

"علینا آجاؤ۔۔"اس سے پہلے وہ کچھ کہتی، ریان نے دروازہ کھولے علینا کو اندر آنے کا کہا۔علینا کا دل مچل اٹھا۔وہ دامیر کے پاس جانا چاہتی تھی، اس کے حصار میں جانا چاہتی تھی لیکن اس وقت ہمت نہیں ہو رہی تھی۔اس کے قدم پتھر ہو گئے تھے۔کچھ دیر قبل جب وہ دامیر کے پاس تھی تب دامیر کی حالت دیکھتے وہ مزید بکھر گئی تھی۔

وہ علینا کو کہہ کے گیا تھا کہ اگر علینا دور جانا چاہتی تھی تو دامیر کے مرنے کا انتظار کرے۔اور دامیر نے کس انداز میں علینا کو محبت کا سبق سکھایا تھا۔

ہر ایک کی کیفیت الگ تھی۔ سب کے جزبات دامیر سے جڑے تھے۔ حنہ پہ دامیر کا قرض تھا کہ اس نے اپنی جان کی قربانی دیئے ایک معصوم کی جان بچائی تھی۔

ریان ڈی کے تو نام میں دامیر شامل تھا۔ وہ کیسے اُسے اپنی زندگی سے جانے دیتا۔

اور علینا، جس زندگی سے وہ بھاگنا چاہتی تھی اب وہی زندگی وہ دامیر کے ساتھ گزارنا چاہتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اندر کا ماحول عجیب ہی وحشت ناک تھا۔ علینا کو یہاں رکنا بالکل پسند نا آیا۔ اُسے دامیر کا یہاں ایسے لیٹنا پسند نہیں آیا تھا۔ وہ چلتی ہوئی دامیر کے بیڈ کی جانب بڑھی۔ پرائیویٹ روم تھا جس کی وجہ سے روم کافی کشادہ تھا۔

ریان خاموشی سے دائیں جانب موجود صوفہ سیٹ پہ بیٹھ چکا تھا۔علینا کے ساتھ داخل ہوتی حنہ بھی چلتی ہوئی ریان کے پاس ہی بیٹھ گئی۔

علینا نے ایک نظر ریان کو دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا۔ریان کے اشارے پہ علینا دامیر کے ساتھ ہی بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

تم سوتے ہوئے بالکل اچھے نہیں لگتے۔۔" دامیر کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھتی" وہ بے ساختہ کہہ اٹھی۔اس کی خواہش تھی کہ وہ دامیر کو کبھی سوئے ہوئے دیکھتی کیونکہ ہمیشہ وہ اس سے پہلے اٹھ جاتا تھا۔لیکن آج جب وہ نیند میں تھا تو علینا کو بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

قطرہ قطرہ لال محلول باریک نالی سے گزرتا ہوا دامیر کی نس میں جا رہا تھا۔اس کا کندھے پہ ہلکی پٹی کرر کھی تھی۔مرہم لگنے کی وجہ جلنے والی جگہ کو ٹائٹ پٹی سے نہیں بندھا تھا۔

چہرے اور گردن پہ بھی بینڈج کی گئی تھی۔

وہ علینا کا ظالم بے رحم شہزادہ اس وقت بے خبر سو رہا تھا جس سے علینا کی تکلیف میں پل پل اضافہ ہو رہا تھا۔

اس کا ہاتھ تھامے وہ مسلسل انگلیوں پہ نگاہ جمائے ہوئی تھی۔

جیسے ایک معصوم بچہ اپنی چیز کھو جانے پہ اداس سا بیٹھا رہتا ہے ویسے ہی علینا کے چہرے کے تاثرات تھے۔

پرانے شکوے بھلائے اس وقت نئے شکووں کا انبار سج رہا تھا کہ وہ کیوں اس سے روٹھا تھا۔ کیوں ایسے بیگانہ اور لاتعلق سا پڑا تھا۔

علینا نے کن اکھیوں سے ریان کو دیکھا جو پہلے کی بانسبت پر سکون انداز میں صوفے سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا۔ جبکہ حنہ کے چہرے پہ تھوڑی تھکن دکھائی دے رہی تھی۔

ڈریک ان کے لیے گھر سے کچھ کھانے کو لے آیا تا کہ وہ فریش ہو سکیں لیکن علینا نے انکار کر دیا کیونکہ اس کا دل نہیں کر رہا تھا۔ دامیر کو ویسے ہوش آ گیا

تھا۔اس کا دل اب نارمل سپیڈ پہ دھڑک رہا تھا لیکن سکون آور دوائیوں کے زیر وہ غنودگی میں تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

انہیں یہاں رکے رات ہو گئی تھی۔ریان جب سے یہاں تھا ایک پل بھی دامیر سے خود کو اوجھل نہیں ہونے دیا تھا۔یہی حال علینا کا تھا۔وہ تو مجسمہ بنے بیٹھی تھی دامیر کے پاس۔اِسی کی تھکن کا خیال کرتے ریان نے حنہ کو پکارا۔

ملیشکا!"ریان کی آواز پہ اُسے چونک کے دیکھنے لگی۔"

تمہیں ریسٹ کرنا چاہیے،واپس جاؤ گھر۔ صبح آجانا۔"وہ سنجیدگی سے بولا۔"

ایسے علینا کو یہاں اکیلا چھوڑے؟"وہ الٹا اس سے استفسار کرنے لگی۔"

میں ہوں اس کے ساتھ۔ تمہیں بھی ریسٹ کرنا چاہیے۔"وہ نرمی سے بولا" اور اس کا ہاتھ تھام کے ہونٹوں تک لے گیا۔

حنہ نے ایک نظر علینا کو دیکھا۔

وہ خود بھی ابھی تک لیام سے نہیں ملی تھی جبکہ اُس کی کالز بارہا آچکی تھیں۔

دامیر کو ایسے چھوڑ کے جانے کا دل نہیں تھا کہ وہ احسان فراموش نہ بن جائے۔اُس کی آنکھ کھلنے کا انتظار اس کو بھی تھا تاکہ وہ اِس انسان کا شکریہ ادا کرتی جس نے معصوم کلیوں کی زندگی جہنم بننے سے بچائی تھی۔

میں یہی رک جاتی ہوں، ادھر ہی آرام کرلوں گی۔" بلآخر وہ فیصلہ کرتی" ہوئی بولی کہ اسی صوفے پہ لیٹ جائے گی۔

نہیں یہاں نہیں۔ میں ایک اور روم لے لیتا ہوں۔ تم وہاں رک جانا۔""

ریان اس کی بات پہ سوچتا ہوا بولا جو حنہ کو یہ مناسب لگا۔علینا کو بھی آرام کی ضرورت تھی جس کی آنکھیں برسنے سے باز نہیں آرہی تھیں۔

ریان نے حنہ کا تھامے اس کو کھڑا کیا۔جب سے آئے تھے، چینج بھی نہیں کیا تھا۔

وہ جانے لگے تب بھی علینا نے نوٹ نہیں کیا تھا۔

علینا!" حنہ نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔ وہ چونکی۔ استفہامیہ نگاہوں "
سے اس کو دیکھنے لگی۔

لیٹ جاؤ۔۔ تھک جاؤ گی۔" وہ نرمی سے دامیر کے ساتھ ہی اس کو اشارہ "
کرتی بولی۔

میں دوسرے روم میں ہوں۔ کچھ چاہیئے ہو اتو۔۔" حنہ ابھی کہہ رہی تھی "
جب ریان بول اٹھا۔

میں باہر ہی ہوں۔ تم دونوں آرام کرو۔ میں سب دیکھ لوں گا۔" وہ "
سنجیدگی سے بولا۔ علینا اثبات میں سر ہلا گئی۔

وہ ریان کے ساتھ باہر نکل گئی اور علینا بیڈ سے کھڑی ہوئی لیکن اس کا ہاتھ
دامیر کے ہاتھ میں تھا۔

اتنی دیر سے اس کو اندازہ ہی نہیں ہوا تھا دامیر کے ہاتھ نے گرفت بنائی
تھی۔ یعنی وہ اتنا بھی غافل نہیں تھا بیہوشی میں بھی۔

ہلنے سے علینا کو اپنی کمر میں درد محسوس ہوا۔ وہ کافی دیر سے ایک ہی پوزیشن میں تھی تو درد جاگ گیا تھا۔

بیڈ کشادہ تھا۔ علینا آرام سے لیٹ سکتی تھی۔ اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکالے بغیر جوتا اتارتے علینا دامیر کے برابر لیٹ گئی۔ وہ چت لیٹا تھا۔ علینا احتیاطاً اُسی طرف لیٹی تھی جس سائیڈ دامیر کا کندھا ٹھیک تھا۔

اُس کی ڈرپ کب کی ختم ہو چکی تھی اب وہاں ایک ٹیپ لگائی تھی۔ ڈبڈبائی نگاہوں سے اس کا چہرہ قریب سے دیکھتے علینا نے آہستہ سے انگلیوں کے پوروں سے اس کے چہرے کو چھوا۔

آئی ایم سوری دامیر، میں تم سے ناراض نہیں ہوں۔ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔" وہ خود کو رونے سے نہ روک پائی۔ آج کے دن علینا جتنا رو چکی تھی شاید ہی کبھی اتنے آنسوں بہائے ہوں اس نے۔

تم مجھ سے بات کرونا۔۔مجھے پکارو جیسے ہر بار پکارتے تھے۔چاہے غصے میں " بھی۔" وہ اپنی عمر سے کافی چھوٹی لگ رہی تھی جو بچوں کی طرح روتے اس سے شکوے کررہی تھی۔

اچانک دروازہ کھلنے کی آواز پہ علینا چونک کے اٹھنے لگی کہ رک گئی۔

آرام کروعلینا۔" ریان نے سنجیدگی سے ٹوکا لیکن وہ خفیف سی ہوگئی اپنی " حالت پہ۔وہ دامیر کے قریب لیٹی تھی۔ریان بنا اس پہ نظر ڈالے صوفے سے اپنا چھوڑا موبائل اٹھاتے ہوئے واپس باہر چلا آیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کار گو ڈریسنگ میں حنہ کو اب الجھن ہونا شروع ہوئی تھی۔وہ چینج کرنا چاہتی تھی اور ممکن تب ہوتا جب وہ واپس گھر جاتی۔

تبھی اپنی جیکٹ اتارے اس نے سائیڈ پہ رکھی،اب وہ سلیولیس سیاہ شرٹ میں ملبوس تھی۔کہنی پہ بنا چاقو کا ٹیٹو واضح تھا۔ریان نے پرائیویٹ روم بک کروالیا تھا ایز آ پیشنٹس فیملی تاکہ وہ یہاں ٹھہر سکتے۔

یہاں رہنا ویسے بھی مشکل نہیں تھا۔ اٹیچ باتھ میں جا کے اپنے چہرے پہ

چھینٹے مارے وہ واپس آئی تو ریان اندر آ رہا تھا۔

اس کو ایسے دیکھتے وہ رک گیا جس کے چہرے سے شفاف پانی کے قطرے

ٹپک ٹپک رہے تھے اور وہ آس پاس ٹیشو کے لیے نظریں دوڑا رہی تھی۔

ایسے ہی پانی کو چہرے پہ رہنے دیا کہ خود خشک ہو جائے گا۔

کچھ چاہیے ابھی؟'' ریان چلتا ہوا بیڈ کے قریب آیا۔ حنہ نے خون دیا تھا تو''

اس کو فریش جوس پیتے رہنا چاہیے تھا تبھی پوچھنے لگا۔

اچھی سپیس تھی یہاں وہ دونوں یہاں لیٹ سکتے تھے لیکن حنہ جانتی تھی کہ

وہ سوئے گا نہیں۔

نہیں مجھے بس الجھن ہو رہی ہے ان کپڑوں میں۔'' وہ دھیرے سے بولی اور''

اس سے کچھ فاصلے پہ بیٹھ گئی۔

تھینکس ملیشکا!'' ریان گہرا سانس بھرتے اس کی طرف رُخ کرتا ہوا''

ممنون لہجے میں بولا کہ حنہ نے الجھ کے اس کو دیکھا۔

''کیوں؟'' وہ نا سمجھی والا عملی سے بولی۔

''تم نے دامیر کی جان بچائی۔ تھینک یو سو مچ۔'' ریان واقعی مشکور تھا۔ حنہ نے پہلی بار دیکھا ہو گا کہ ریان شکریہ ادا کر رہا تھا وہ بھی اتنے اچھے طریقے سے۔ بے ساختہ وہ ہلکا سا کھلکھلائی۔

''ریان تم ان بلیویبل ہو۔'' وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی بولی۔

''دامیر نے میرے لیے بہت کچھ کیا ہے اس کے مقابلے میں میرا عمل بہت چھوٹا ہے ریان۔ اگر تم دونوں نہ ہوتے تو شاید میں اس وقت مطمئن نہ بیٹھی ہوتی۔'' حنہ نے اپنائیت سے اس کے چہرے پہ ہاتھ رکھا۔ ریان کی ہلکی شیو کی چبھن ہتھیلی پہ محسوس ہوئی۔

ریان مسکرایا۔ وہ اس کو چھو رہی تھی۔ لمس کی عادت ہو چلی تھی۔ جس لڑکی کو چھوئے جانے سے الرجی تھی وہ اب خود اس کو محسوس کرتی تھی۔

اس کی آنکھوں کی چمک بڑھی۔ نزدیکی و قربت کا احساس بڑھا۔

ایک سوال کروں!''حنہ نے اچانک کہا۔ نگاہوں کا تصادم ہوا، ریان نے''

چہرے پہ رکھے اِس کے ہاتھ کو لبوں سے لگایا اور سر ہلتے گویا اجازت دی۔

اگر کبھی میں اور دامیر ایک ہی سچویشن میں پھنسے ہوں تو تم کس کو بچاؤ''

گے؟'' وہ اس کی آنکھوں میں دیکھے 'بنا کسی جھجھک کے سوال کر گئی، دامیر

کے لیے جو روپ ریان کا سامنے آیا تھا اُس سے حنہ کافی متاثر اور رشک

محسوس کرنے لگی۔

دامیر سے کوئی مقابلہ نہیں تھا وہ بس ریان سے جاننا چاہتی تھی کہ کیا وہ دامیر

پہ اِس کو چنے گا۔ یا شاید وہ جواب جانتی تھی۔

دامیر تمہیں بچالے گا۔''حنہ کی توقع کے برعکس جواب ملنے پہ وہ الجھی۔''

اُسے پکا یقین تھا کہ وہ دامیر کا نام لے گا۔

وہ خود کو مشکل میں ڈال دے گا لیکن تمہیں اُس سچویشن میں نہیں آنے''

دے گا۔'' ریان نے اس میں اپنا ذکر نہیں کیا تھا وہ الگ ہی جواب دے رہا تھا

جس سے وہ مزید الجھی۔

"ایسا کیوں؟" حنہ نے ہاتھ واپس کھینچا۔ماتھے پہ ہلکی سی شکن آئی۔

"کیونکہ دامیر جانتا ہے کہ حنہ لیو ریان کی ہے۔" ریان کی آنکھیں گہری ہوئیں۔ریان کے چہرے پہ فخر دیکھتے حنہ کے چہرے پہ مسکراہٹ ابھری۔

"جب تم سیف ہو گی تو غالباً میں دامیر کی مدد کروں گا۔" ریان نے اپنی بات مکمل کی اور آخر میں مسکرایا جیسے شاطر مسکان۔حنہ اس کا جواب سنتے آنکھیں گھما گئی۔

وہ بات گھما کے اچھا جواب دے گیا تھا۔

ریان نے اس کا چہرہ تھاما اور آہستہ سے محبت بھرا لمس چھوڑا۔

"اپنی اُس نقلی اولاد سے کہو کہ مجھے بار بار فون کرنا بند کرے۔" اس کے سرخ ہوتے رخسار کو سہلاتے ہوئے وہ تھوڑا ناگواری سے بولا۔

نقلی اولاد! حنہ الجھی۔لیام!

آنکھوں میں سختی در آئی اور ریان کو گھورنے لگی۔

”تمیز سے بات کیا کرو۔“ وہ ناپسندیدگی سے ٹوکنے لگی، ریان نے اس کے سرخ رخسار سے نظریں ہٹائے آنکھوں میں دیکھا۔

”تم کنفرٹیبل نہیں تھی اِن کپڑوں میں۔“ وہ بات بدلتا اس کے کپڑوں کی طرف اشارہ کر کے بولا۔ ”میں اپنے دے دوں؟“ سنجیدگی سے کیا گیا غیر سنجیدہ سوال۔

حنہ بے ساختہ سٹپٹائی۔ اس سے دو منٹ بات کرنے کے بعد وہ اپنا مطلب ضرور نکالتا تھا۔ یا وہ صرف اپنے مطلب کی ہی بات کرتا تھا۔

”میں ٹھیک ہوں ایسے اور سونا ہے مجھے۔“ چہرے سے ہاتھ ہٹائے وہ نگاہیں پھیر گئی کہ ریان محظوظ ہوا۔

”تم باہر جاؤ گے؟“ ریان کو اٹھتا دیکھ حنہ بے ساختہ بول اٹھی۔ وہ چاہتی تھی کہ اِس کے پاس ہی رہے۔

”رات کافی ہو گئی ہے تو تم بھی تھوڑی دیر آرام کر لیتے۔ میں جانتی ہوں تمھیں نیند تو آنی نہیں۔“ اپنا تکیہ سیٹ کرتی ہوئی وہ سادہ لہجے میں بولی۔

ریان نے گہری نگاہوں سے اس کو دیکھا جس نے بات کرتے نظریں نہیں اٹھائی تھیں۔

"میں یہاں آرام کرنے کو رکا تو تم سے آرام نہیں ہو پائے گا پھر۔۔"

آنکھوں میں چمک لیے وہ زومعنیت سے بولا کہ حنہ چہرے پہ امڈ آنے والی مسکراہٹ کو روک گئی۔ آبرو اٹھاتے اسے دیکھا۔

"چیپ ڈائلا گز۔۔" وہ طنزیہ بولی کہ ریان متبسم ہوتے اس کی جانب بڑھا۔ دونوں اطراف میں ہاتھ ٹکائے۔

"رک جاؤں؟" آنکھوں میں آنکھیں ڈالے گھمبیر لہجے میں پوچھا۔ وہ جھجھکی۔ تھوڑا کھلکھلائی پھر چہرہ موڑے اس کے سینے پہ ہاتھ دھرے۔ اس شخص کا پاس آنا اب دل کو بھاتا تھا۔

اس نے ریان سے کچھ کہا نہیں تھا بس رخ پھیر گئی تھی۔ اس کو جانے کا کہنے کے لیے دل نہیں تھا ابھی لیکن وہ رکے گا بھی نہیں۔ یہ بھی جانتی تھی۔

دامیر کے دروازے کے پار بیٹھا رہے گا۔ اس کو دیکھتا رہے گا۔

حنہ نے آنکھیں موندیں کہ کنپٹی پہ لمس محسوس ہوا۔ پھر اپنے کندھے پہ۔
وہ پیچھے ہٹا اور لائٹ آف کرتے باہر آگیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کاریڈور میں لائٹ اب مدھم تھیں کیونکہ جو پیشنٹس ایڈمنٹ تھے ان کے لیے راہداری ڈم لائٹ سے روشن کی گئی تھی۔ سٹاف کی شفٹ چینج ہوئی تھی۔ ابھی بھی سب ایکٹو تھے۔

اس نے ایک نظر دامیر کے روم کو دیکھا۔ دامیر کے روم سے باہر آنے سے پہلے وہ گلاس ونڈو کے بلائینڈز گرا آیا تھا تاکہ علینا نظر نہ آئے۔
وہ مطمئن تھا اب۔ باہر موجود بینچ پہ بیٹھ گیا۔ بالوں میں ہاتھ پھیرے سر پیچھے دیوار سے ٹکایا۔ گہرا سانس بھرا چہرے پہ ہاتھ پھیرتے ایسے ہی آنکھیں موندیں رکھیں۔
اس بار حفاظت کرنے کی باری ریان کی تھی۔

اکیڈمی سے جب وہ لوگ فری ہوئے تھے تب سے دامیر اس کو گارڈ کرتا تھا۔

وہ ایک بہترین کیپر تھا۔ آج بھی اکیڈمی میں بنے اس کے ریکارڈ کو کوئی توڑ

نہیں پایا تھا۔ اُس نے اسا سینیشن کی بھی ٹریننگ لے رکھی تھی تبھی

کانٹریکٹ سائین کر لیتا تھا۔

جب ان لوگوں کا کسی دشمن سے پالا پڑتا تو دامیر ایک پل بھی سوچے بنا اس

کے سامنے دیوار بن کے کھڑے ہوتا کہ ریان کے حصے کی گولی بھی اس کو چھو

کے گزرتی۔ اُسے اپنی جان کی پرواہ نہ ہوتی۔ فکر ہوتی تو بس اتنی کہ ریان کو

وہ کور دیتا رہے، اسے کچھ نہ ہو۔

حنہ اور علینا تو زندگی میں بعد آئیں۔ دامیر اس کی زندگی کا حصہ تھا۔ دامیر کے

سواہ کچھ نہیں۔ اور دامیر کے بنا کچھ نہیں۔

وہ انہیں سوچوں میں گم تھا جب موبائل رنگ پہ سکتا ٹوٹا۔ دیکھا تو لیام کال کر

رہا تھا۔

بولو۔۔! ”سپاٹ انداز میں بے زاری دکھائی۔“

"آپ لوگوں نے کب واپس آنا ہے۔ میں یہاں اکیلا بور ہو رہا ہوں۔" وہ جھلاتے ہوئے بولا۔ بوریت اس کی آواز میں بھی جھلک رہی تھی۔

"بیلا اور ڈریک نہیں وہاں؟" ماتھے پہ بل لیے سوال کیا۔

"وہ اپنی محبوبہ کو لے نکل گیا ہے۔ ہو سکتا ہے بھاگ گیا ہو۔ میں یہاں اکیلا ہوں مجھے بھی بلا لو وہاں کم از کم وہاں خالی دیواریں تو نہ ہوں گی۔" وہ سخت عاجز آیا تھا مینشن میں اکیلے رہنے پہ۔

"مجھے لگا تمہیں عادت ہو گی اکیلا رہنے کی۔" ریان سنجیدگی سے بولا کیونکہ میکسیکو میں بھی وہ اکیلا ہی رہتا تھا تو پھر یہاں بوریت کیوں۔

"دو دن میں عادت ہو گئی تھی مجھے جانوروں میں رہنے کی۔ اب اُن کے بغیر دل نہیں لگنا تھا نا۔" وہ بھی سنجیدگی سے بولا کہ ان سب کو جانور سنتے ریان سلگ اٹھا۔ بنا کوئی دوسری بات کیے اس نے فون ہی بند کر دیا۔ یہ لڑکا فضول گوئی کر کے اس کا ضبط آزماتا تھا۔

ڈریک کا نمبر ڈائل کرتے اس نے اُسے کال کی۔

"کہاں ہو تم، بیلا اور تم دونوں گھر کیوں نہیں ہو؟" ریان نے سرد مگر سخت لہجے میں پوچھا۔ لیام بچہ تھا ابھی، اس کے پاس کسی کو تو ہونا ہی چاہئے تھا۔

براہ راست پوچھے جانے پہ ڈریک گڑبڑا سا گیا۔

"سر ہم گھر کے پاس ہی ہیں۔ بیلا اور میں بس والک کرنے نکلے تھے۔" وہ شرمندگی سی اپنی وضاحت دینے لگا کہ ریان خاموش رہا۔

"ہم بس جا رہے ہیں گھر۔۔" اتنا کہہ کے ڈریک نے کال کاٹ دی۔ ریان وہیں بیٹھے موبائل پہ کچھ کام دیکھنے لگا۔ اِسے بازیاب کروائی لڑکیوں کی رہائش کا انتظام کرنا تھا اور باقی کی شپ منٹس کی ڈیٹیل بھی دیکھنی تھی۔

ڈریک نے اس کو اطلاع دی تھی کچھ لوگ اس سے میٹنگ کرنا چاہتے تھے اور وقت مانگ رہے تھے۔ دامیر سے تھوڑا فارغ ہو کے وہ اُس طرف توجہ دے گا۔

براٹوامیں آنے کے بعد اہمیت زیادہ بڑھ گئی تھی اور لوگ خود اس کی طرف رجوع کررہے تھے تاکہ وہ فائدہ میں رہیں ورنہ براٹوا کے خلاف جانے پہ ریان مقابل کی ساری آرگنائزیشن تباہ کرواسکتا تھا۔

ان کا کام چلتا رہنا تھا، دشمن کبھی ختم نہیں ہوتے وہ بڑھتے جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دامیر کا ہاتھ تھامے وہ گہری نیند میں تھی۔ایک ہاتھ دامیر کے ہاتھ کی گرفت میں تھا جبکہ دوسرا بے دھیانی میں دامیر کے سینے پہ دھرا تھا۔

اس کے چہرے پہ اطمنان تھا وہ سکون بھری نیند سو رہی تھی۔

کچھ دیر قبل کی اس کی آنکھ کھلی تھی اور سینے پہ ہلکی سی ٹھیس اٹھنے پہ دیکھا تو علینا کا ہاتھ اس کے سینے پہ آگیا تھا۔دامیر نے تھوڑا اٹھنا چاہا لیکن کندھے پہ اچانک جلن سی ہوئی۔اس نے ایک بار مکمل خود کا جائزہ لیا۔

اوفف اتنے زخم، لگتا وہیل چیئر پہ لانے کا ارادہ ہے۔۔"وہ بدمزہ ہوا کہ "ایسے بھی کیا زخم کہ پورا بدن ہی پٹیوں میں جکڑ دیا اس کو۔

پاس سوئی علینا پہ نگاہ گئی۔ وہ آج بھی اسی کی ٹی شرٹ اور ٹراؤزر میں موجود تھی لیکن کچھ کمزور سی۔

دامیر نے کروٹ لینی چاہئے کہ ایک اور ٹھیس۔ پسلی کے پاس۔ گولی کا زخم تھا اس کے زیادہ ہلنے سے خون رسنے لگتا۔

لیٹا رہا۔ اپنے ہاتھ میں موجود علینا کے ہاتھ کو محسوس کرنے لگا۔ اس کی مدھم سانسیں کندھے پہ پڑ رہی تھیں۔

پتا نہیں کتنی دیر بیہوش رہا تھا، سوچتے ہوئے وہ اس نے علینا کا ہاتھ اوپر اٹھایا کہ لبوں تک لا سکے۔

ہاتھ کے ہلنے پہ علینا کی نیند ٹوٹی اور ہڑبڑا سی گئی۔

دامیر تم ٹھیک ہو۔۔" وہ بوکھلاتی ہوئی بولی اور تیزی سے اٹھ بیٹھی لیکن دماغ گھوم سا گیا کیونکہ اس نے کل صبح کا کھانا کھایا تھا۔ کمزوری بڑھ گئی تھی۔

تم اٹھ گئے۔۔"اس کی کھلی آنکھوں کو دیکھے وہ فرط جزبات سے بولی۔"

درد تو نہیں ہو رہا کہیں۔ جلن تو نہیں ہو رہی یہاں۔۔؟" نرمی سے اس سے ہاتھ چھڑواتی ہوئی متفکر لہجے میں بولی کہ دامیر مسکرا دیا۔

"مجھے کچھ نہیں ہوا پرنسیس، میں ٹھیک ہوں۔" اس نے نرمی سے کہا جبکہ دامیر کے بات کرنے پہ وہ روہانسا ہوئی۔

"تم کتنے برے ہو دامیر۔۔" علینا تھوڑا آگے ہوئی کہ اس کے سینے سے لگ سکتی لیکن پھر رک گئی اور آنکھوں سے سیلاب جاری کر دیا۔

ادھر آؤ۔۔" دامیر نے خود اپنا بازو وا کیا کہ وہ اس کی سائیڈ پہ آ جائے۔ وہ بنا" کسی دیر کے اس کے کندھے سے لگ گئی۔

"تمہیں درد تو نہیں ہو رہا نا!" پھر پوچھنے لگی۔ دامیر نے نفی میں سر ہلایا اور اس کی کنپٹی کو چھوا۔

"پریشانی کی بات نہیں ہے۔ میں ٹھیک ہوں اب۔ تم نے اپنا خیال رکھا؟" کمرے میں ابھی بھی ملگجا سا اندھیرا تھا۔ علینا نے جواب دینے کے بجائے الٹا اس کو شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

”مجھے مس کیا؟“تکلیف کے باوجود دامیر نے تھوڑی کروٹ لی کہ اب علینا
اس کے حصار میں قید ہوئی۔

”میں نے تمہیں مس کیا دامیر، بہت زیادہ لیکن تم نے مجھے ہرٹ کیا۔ تم نے
مجھے کچھ نہیں بتایا نا مجھے میسج کیا اور نا کال۔“ وہ بھرائے لہجے میں اس سے
ایک بار میں ہی شکوے کر گئی۔

”اسی لیے میں ڈرتی تھی۔ اِس سب سے۔“ دامیر مسکراتا بس اس کے شکوہ
سننے لگا۔

”اب بھی دور جانا ہے؟“ دامیر نے اس کے سر پہ ہونٹ رکھتے پوچھا۔
علینا اس وقت اپنے جزبات نہیں بتا پا رہی تھی کہ وہ دامیر کو محسوس کر کے
کیا کہے۔

”میں جاؤں گی دور دیکھنا تم، میں تم سے بالکل پیار نہیں کرتی۔“ وہ الٹا اس پہ
چیخی تھی کہ دامیر سکون سے مسکرایا۔ کرتی رہے جتنے مرضی شکوے، اِس
نے کون سا اب دور ہونے دینا تھا۔

"پھر کیوں مجھ سے لپٹی ہو۔۔؟" وہ مسکراہٹ دبا کے اس کو تپاتے ہوئے بولا۔

"تمہیں تکلیف ہے مجھ سے۔" وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی کہ دامیر حیران ہوا۔ یہ کیسا ردعمل تھا جو اس کے ہوش میں آنے کے بعد دے رہی تھی۔

دامیر کچھ نہ بولا بس چمکتی آنکھوں سے اس کو نہارنے لگا۔

دفعتاً دروازہ ناک ہوا۔ ریان نے ہلکا سا دروازہ کھولا۔

"دامیر۔۔۔!"

وہ اندر آیا۔ علینا جھینپ کے پیچھے ہٹی، بھیگے رخسار کو ہاتھ کی ہتھیلی سے صاف کیا۔ کل سے مسلسل رونے کی وجہ سے آنکھیں اور ناک سرخ ہو چکے تھے۔

ریان کے چہرے پہ زندگی سے بھرپور مسکراہٹ ابھری۔ دامیر کے قریب آیا اور بنا کسی زخم درد کی پرواہ کیے اس پہ جھکتے سینے میں بھینچا۔ دامیر کو تو نہیں البتہ علینا کو ریان کے اس اظہار پہ درد ہوئی۔

"اگر تم ابھی بھی ہوش میں نہ آتے تو میں تمہیں خود اُڑا دیتا۔۔" اس سے دور ہوتے ہوئے وہ بولا کہ دامیر مسکرا دیا۔

"آسانی سے نہیں جانے والا میں، ابھی تو اپنے بیٹے کو تمہارے ساتھ کھیلتے دیکھنا ہے۔" دامیر مسکراتے لہجے میں بولا کہ اس کی اچانک کہی بات پہ علینا سٹپٹا اٹھی جبکہ ریان ناسمجھی سے اس کو دیکھنے لگا۔

"بیٹا! میرا بھتیجا۔۔" ریان دامیر کے بالکل ساتھ بیٹھا تھا اور تصدیق چاہی کہ دامیر ہنس دیا۔

"تم نے بتایا نہیں؟" دامیر نے علینا سے براہ راست پوچھا جس پہ وہ مزید گڑبڑائی۔

"نہیں مجھے یاد ہی نہیں رہا تھا۔" علینا کن اکھیوں سے دیکھتی ہوئی بولی کہ حیا آرہی تھی۔ خود وہ کسی کو کیسے بتاتی۔

"یہ بھولنے والی بات ہے۔" ریان نے سنجیدگی سے کہا، علینا نے دیکھا نہیں تھا لیکن اس کو سرد انداز لگا۔

جبکہ وہ معنی خیز نگاہوں سے دامیر کو دیکھ رہا تھا۔ ”آئی ایم پراؤڈ آف یو مین۔“ وہ ایک بار پھر دامیر کے اوپر جھکا اور اسے سینے میں بھینچا۔

علینا کے چودہ طبق روشن ہوئے کہ اس میں پراؤڈ والی کیا بات۔

ریان کو خود بھی ٹھیک نہ لگا کہ دامیر کو ایسے الجھن ہو گی تبھی اس کو سہارہ دیتے بٹھانے میں مدد دی۔ ساتھ ہی بیڈ کا یہ حصہ تھوڑا اونچا کر دیا کہ دامیر کی گردن بھی نہ تھکتی۔

علینا تم نے کل کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔ اگر ہمیں معلوم ہوتا تو ایسی لاپرواہی ” بالکل بھی نہ کرنے دیتا میں۔“ ریان کی بات پہ علینا نے صدمے سے ریان کو دیکھا پھر دامیر کو۔

اسے آکورڈ سا محسوس ہونے لگا۔ دونوں ہی بے باک تھے۔

حنہ کہاں ہے؟“ علینا کو خود ہی یہاں سے نو دو گیارہ ہونا تھا تبھی ریان سے ” پوچھنے لگی۔

وہ ساتھ والے روم میں ہے تم اس کے پاس جا سکتی ہو۔" ریان نرمی سے بولا کہ علینا عافیت جانتی ہوئی بیڈ سے نیچے اتر آئی۔ فریش ہو کے وہ کمرے سے جانے لگی لیکن جانے سے پہلے اس نے ریان اور دامیر اور ساتھ بیٹھے دیکھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علینا حنہ والے کمرے میں آئی تو وہ ابھی بھی محوِ خواب تھی۔ وہ خاموشی سے اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔ اسے بھوک کا احساس ہو رہا تھا۔ آنکھوں کی سوزش اور سر میں درد بھی اٹھ رہی تھی۔

ابھی یہاں بیٹھے اس کو تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ دروازہ ناک ہوا۔ حنہ کا خیال کرتی ہوئی وہ اٹھی اور دروازے تک گئی۔

ایک آدمی کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں ٹرے تھی۔

سر نے ناشتہ بھیجا ہے آپ کے لیے۔" اس نے مؤدب انداز میں کہا۔ علینا" نے ٹرے تھام لی اور اندر آ گئی۔

"دامیر کیسا ہے؟" علینا ابھی مڑی ہی تھی کہ آواز پہ چونک گئی۔ حنہ اٹھ بیٹھی تھی۔

"تم نے مجھے ڈرا دیا۔" وہ آہستہ سے بولتی ہوئی ٹرے اس تک لی آئی۔

"دامیر ٹھیک ہے۔ فریش بھی لگ رہا تھا۔ ریان اس کے پاس ہے۔" علینا مسکراتی ہوئی بولی۔

"تم بیٹھو میں فریش ہو کے آتی ہوں۔" حنہ سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور فریش ہونے گئی۔ علینا اس کے باہر آنے کا انتظار کرنے لگی۔

ان دونوں نے مل کے ناشتہ کیا اور واپس دامیر کے روم میں آ گئے۔

جہاں وہ ریان سے مینشن میں واپس جانے کا ذکر کر رہا تھا کیونکہ یہاں مزید رکنا اس کو کوفت میں مبتلا کر رہا تھا۔

ریان نے تفصیل میں ڈاکٹر سے بات کر لی۔ دامیر کی ایک بار ڈریسنگ چیک کی گئی اور واپس جانے کی تیاری کرنے لگے۔ علینا تب سے اس سے فاصلے پہ ہی بیٹھی تھی جبکہ دامیر کی نظریں مسلسل اس کا طواف کر رہی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنی جیکٹ اور ایک دو چیزیں لینے وہ دوسرے کمرے میں آئی۔ تھوڑی دیر میں وہ نکلنے والے تھے۔ڈریک ان کا نیچے انتظار کر رہا تھا۔اپنی جیکٹ پہن کے اس نے بال باہر نکالے اور ان کو رف سے جوڑے میں باندھنے لگی جب کمر سے رینگتے ہاتھ آگے بندھے۔

"دامیر اور علینا تو اپنی فیملی سٹارٹ کر چکے ہیں تم بھی کچھ سوچو۔۔"اس کے کندھے پہ ہونٹ رکھتے ہوئے وہ مخمور لہجے میں بولا۔

"کیا مطلب۔۔؟"وہ ناسمجھی سے بولی۔

"تمہیں علینا نے نہیں بتایا!"

ریان کے پوچھنے پہ حنہ نے نفی میں سر ہلایا کہ کس بارے میں بتانا تھا۔

"انکل آنٹی بننے جا رہے ہیں ہم۔۔۔"وہ فرطِ جزبات سے کہتا ہوا جسارت کر گیا کہ حنہ نے پہلے بات کو سمجھنے لگی لیکن ریان کی بے باک حرکت پہ وہ گھورنے لگی۔

"رئیلی۔۔۔"وہ خوش ہوئی۔ریان نے اثبات میں سر ہلایا۔

"اب بتاؤ کہ تم کب۔۔؟"ریان نے گہری نگاہیں اس پہ ٹکاتے معنی خیزی سے پوچھا۔

"شٹ اَپ۔۔۔"وہ سٹپٹائی اور اس کے ہاتھ دور کرتے ہٹنے لگی۔

"کیا شٹ اَپ۔۔مجھے تو بے صبری سے انتظار ہے۔"وہ چہکتے ہوئے بولا کہ حنہ نے اس کو گھورا۔

"تمہارے ایسے شوق بھی ہیں؟"وہ تیکھی نظروں سے دیکھتی بولی۔

"شوق بہت ہیں، تمہیں گھر جا کے گنواتا ہوں۔"وہ آنکھ دبا کے بولا کہ وہ آنکھیں گھما گئی۔ایک تو اس کے چیپ رومینٹک ڈائلاگز۔کوفت ہونے کے باوجود وہ انجوائے کر کے ہنس دیا کرتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ریان نے دامیر کے آرام کر لیے ہر چیز خود سیٹ کی تھی۔گاڑی کی سیٹس بھی اس نے سیٹ کی تھیں کہ وہ آرام دہ پوزیشن میں رہتا۔دامیر کو بٹنز والی شرٹ پہنائی تھی تاکہ اس کو اپنا جھلسا ہوا کندھا موو نہ کرنا پڑے۔

علینا اور حنہ دونوں کو ڈریک ڈرائیو کر کے لے جارہا تھا جبکہ دامیر ریان کے ساتھ تھا۔

علینا نے ریان کو اس کی حرکت پہ گھورا بھی تھا کہ جب وہ دامیر کے ساتھ ہوتا تو علینا کو پیچھے ہونا پڑتا تھا جیسے علینا نہیں ریان اس کی بیوی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گھر پہنچتے علینا کو ایک بار پھر طبیعت بگڑنے کا احساس ہوا تو فوراً کمرے کی طرف بھاگی۔گاڑی میں بیٹھنے کی وجہ سے حالت عجیب ہو رہی تھی۔

دامیر اس کے یوں جانے پہ حیران ہوا۔

اِس نے کل کھانا نہیں کھایا تھا آج صبح بھی بس ہلکا سا ناشتہ ہی کیا۔" حنہ اس کو جاتا دیکھ بولی۔

"دامیر تمہارے لیے بھی کچھ بنا دوں؟" علینا کے لیے کچھ بنانے کا سوچتی وہ کیچن کی بڑھی جب مڑ کے دامیر سے پوچھا، جس نے محض نفی میں سر ہلایا۔ نظریں اس کی بار بار کمرے کی داہداری کی طرف اٹھ رہی تھیں۔

"میرے لیے ملیشکا!" ریان نے اس کو اپنی جانب متوجہ کیا کہ وہ استہفامیہ نگاہوں سے دیکھنے لگی اور یقیناً گوئی فضول گوئی کرنے والا تھا۔

"خود کو میرے لیے لانا۔۔" گہری آنکھوں میں چمک لیے بولا کہ حنہ نے اس کو تادیبی نگاہوں سے گھورا۔

وہ کیچن میں گئی اور ریان دامیر کو لیے اس کے روم کی طرف بڑھا۔ دامیر علینا کی طبیعت دیکھتا اب باہر تو بیٹھنے نہیں والا تھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوئے تو علینا بیڈ پہ بیٹھی سر جھکائے ہوئے تھی۔ دامیر کو تشویش ہوئی۔

ریان نے اسے بیڈ پہ بٹھایا۔

"اگر کہو تو ڈاکٹر کے پاس لے جاؤں۔" ریان نے پیشکش کی کہ علینا نفی میں سر ہلانے لگی۔

"میں ٹھیک ہوں، تھوڑا جو سفر کیا ہے نا اُس کی وجہ سے عجیب محسوس ہو رہا تھا۔ میں ٹھیک ہوں۔" وہ تیزی سے بولی مبادہ دامیر اور ریان اس کو لے ہی نہ جائیں۔

"تم آرام کرو دامیر۔" ریان اس کو کہتا ہوا ایک نظر علینا کو دیکھے باہر نکل گیا۔ جب تک دامیر کی طبیعت ٹھیک نہیں ہوتی ریان اور حنہ کھانا خود دیکھنے والے تھے ورنہ پہلے یہ دامیر کی زمہ داری ہوتی تھی۔

"تمہیں لیٹنے میں مدد دوں؟" علینا اٹھ کے اس کی طرف آتی ہوئی پوچھنے لگی۔ دامیر نے اس کے چہرے کو دیکھا۔

"اگر ساتھ ہو گی تو ضرور۔" وہ سنجیدگی سے بولا مگر لہجے کی گھمبیرتا محسوس کر کے علینا مسکرا دی۔

دامیر کے پیچھے تکیے سیٹ کیے۔ وہ پاؤں اوپر کر کے نیم دراز ہو گیا۔

تمہیں ہمیشہ بازو پہ چوٹ لگتی ہے دامیر۔" علینا متفکر لہجے میں بولی۔ اس "
سے پہلے بھی اس نے دامیر کے کندھے یا بازو کو ہی زخمی دیکھا تھا۔

وہ اس لیے کہ تم مجھے کھانا کھلا سکو۔ زخمی شوہر کی قدر کر سکو۔" وہ اس کو "
شریر مسکراہٹ لیے سمجھانے والے انداز میں بولا۔

زخمی شوہر۔۔! "علینا کو اس کا کہنا اچھا نہ لگا۔ "

تم اپنا خیال کیوں نہیں رکھ رہی۔ کمزور ہو گئی۔" برابر بیٹھی علینا کا ہاتھ "
تھامے وہ خفگی سے بولا۔ اس کا ہاتھ اب چہرے کی طرف بڑھا۔

تمہاری وجہ سے ہی۔ اتنی ٹینشن دیتے ہو۔" وہ سارا الزام اس کے سر ڈالتی "
ہوئی بولی کہ دامیر مسکرا دیا۔ وہ اس کو سینے میں بھینچنا چاہتا تھا لیکن اپنی
حالت کے زیر اثر فوری ایسا نہ کر پایا۔

تو میں ہوں نا خیال رکھنے کے لیے۔" رخسار کو نرمی سے چھوتے ہوئے "
دامیر پیار بھرے لہجے میں بولا۔

علینا کے دل میں کوئی ایسی بات نہیں آئی تھی کہ وہ محسوس کر پاتی دامیر کا یہ فریب تھا۔

وہ واقعی اس کی محبت کرتا تھا۔اس کی آنکھیں دامیر کی کا ساتھ دے رہی تھیں۔کوئی ملاوٹ کوئی شبہ نہیں تھا۔

فلحال تو تمھیں کیئر کی ضرورت ہے۔"علینا احتیاط سے اس کے قریب" ہوئی اور اپنا تکیہ بالکل اس کے قریب رکھتے اس کی طرف رخ کیا۔

"تم رکھو گی میرا خیال؟"

دامیر اس کے ہاتھ کو نرمی سے سہلاتے ہوئے بولا۔علینا نے اثبات میں سر ہلایا۔

اور کون رکھے گا!"وہ پوچھنے لگی۔"

دامیر گہرا سانس بھر کے رہ گیا۔

میری فکر نہیں کرو پرنسیس!اپنا خیال رکھو بس۔"دامیر اس کا ہاتھ" ہونٹوں سے لگاتا ہوا بولا۔

”میں تمہاری فکر نہ کروں دامیر؟“علینا اس کے الفاظوں پہ زور دیتی ہوئی بولی اور زرا سا اٹھی۔

”پچھلے دو دن سے تم نے میری جان خشک کر دی تھی۔ تمہیں ہوش نہیں آ رہا تھا۔ اتنے زیادہ زخم تھے تمہیں۔ وہ تمہارا کندھا جلا ہوا ہے اور تم کہہ رہے ہو فکر نہ کروں۔ تمہیں معلوم ہے مجھے کیسا فیل ہو رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے کچھ دیر میں میری جان نکل جائے گی۔ میں سوچنا نہیں چاہتی تھی کہ تمہیں کچھ ہو جائے۔“وہ بھرائے لہجے میں بولی کہ آنکھوں میں نمی بھی جھلکنا شروع ہو گئی۔ دامیر حیران سا اس کو دیکھے گیا جو اچانک بگڑ گئی تھی۔

”کچھ بھی نہیں ہوا مجھے اور نہ ہو گا۔ کیوں خود کو ہلکان کر رہی ہو۔“دامیر اس کو بازو سے تھامے واپس اُسی پوزیشن میں بٹھاتا ہوا بولا۔

”ہاتھ نہ لگاؤ مجھے۔۔“اس کے سکون سے کہنے پہ وہ ہاتھ جھٹکتی ہوئی بولی۔

یہ خیال رکھو گی تم میرا۔ زخمی شوہر پاس لیٹا ہے اور تم کہہ رہی ہو کہ ہاتھ نہ لگاؤں تمہیں۔'' دامیر سنجیدگی سے بولا کہ علینا نے نم پلکیں اٹھاتے خفگی سے اس کو دیکھا۔

کتنا چاہا تھا کہ وہ دور چلی جائے لیکن دور بھی کہاں جانے دیتے تھے یہ لوگ۔

دو مہینوں کے لیے گئی تھی اٹلی، ایک مہینے میں اغوا ہو کے واپس آ گئی۔

ناراضگی پوری جتانے کا موقع بھی نہ ملا تھا۔

''مجھے وہ علینا نہ سمجھنا جس کا تم نے فائدہ اٹھا کے شادی کی تھی۔ میں اب بھی وہی ہوں جو اکیڈمی میں ملی تھی تم سے۔۔'' علینا اس کو جتاتی ہوئی بولی اور اب اس نے دامیر کو اپنا ہاتھ بھی نہیں پکڑنے دیا تھا۔

''ہاں وہ علینا جو مجھے پہلی بار دیکھ کے ہی ڈر گئی تھی۔'' دامیر استہزائیہ بولا کہ علینا نے سخت نظروں سے اس کو گھورا۔

''تمہاری طبیعت کا لحاظ کر رہی ہوں میں دامیر۔۔ اپنے طعنے دینا بند کرو مجھے۔'' وہ سخت خفا ہوئی۔

طعنے نہیں دے رہا بس بتا رہا ہوں۔" وہ مسکراہٹ چھپا گیا تھا۔ یہ انداز واقعی پرانی علینا کا تھا۔

"مجھے بتانے کی بھی ضرورت نہیں ہے تمہیں۔" وہ اکھڑے لہجے میں بولی۔

دروازہ ناک ہوا۔ حنہ ٹرے تھامے اندر آئی وہ علینا کے لیے کچھ بنا کے لائی تھی۔

علینا واپس اٹھ بیٹھی۔۔ دامیر بس ٹیک لگائے نیم دراز رہا۔

حنہ کے پیچھے ریان بھی داخل ہوا، لیام بھی پیچھے نہ رہا۔

"میں باہر ڈائننگ میں ہی آجاتی۔" سب کو یہاں دیکھتے علینا تھوڑا انجل سی ہوتی بولی۔

"سب ابھی کھانا نہیں کھائیں گے۔ یہ میں بس تمہارے لیے لائی ہوں۔"

حنہ کہتے ہوئے ٹرے اس کے سامنے رکھتی بولی اور اس سے فاصلے پہ بیٹھ گئی۔

ریان اور لیام دونوں صوفے پہ بیٹھ گئے۔

علینا مشکور نگاہوں سے دیکھتی ہوئی حنہ کا بنایا ہوا سینڈوچ کھانے لگی۔

"دامیر تم کون سا روم سیٹ کرواؤ گے؟" ریان نے گلا کھنگالتے ہوئے دامیر کو مخاطب کیا۔ علینا نوالہ چباتے ہوئے ناسمجھی سے ریان کو دیکھنے لگی جو بالکل سنجیدہ نظر آرہا تھا۔

"ساتھ والا روم ہی ٹھیک رہے گا۔" اگلے ہی پل دامیر نے فوراً جواب دیا۔

"کس لیے؟" علینا الجھن لیے بولی۔

"آفکارس بے بی کے لیے۔" ریان بنا کسی تردد کے بولا کہ علینا سٹپٹائی۔ وہ لوگ کافی آگے کا سوچ رہے تھے۔

"ابھی تو بہت ٹائم ہے۔۔" علینا ہلکا سا بڑبڑائی۔

"وقت کون سا ٹھہر رہا ہے۔ ہمیں اتنی تیاریاں کرنی ہیں تو وہ ایک دن میں نہیں ہونگی نا۔" ریان اس کی بڑبڑاہٹ سنتے ہوئے بولا۔

"دونوں کافی ایکسائیٹڈ ہیں۔" حنہ نے مسکراتے ہوئے علینا کو دیکھا۔ اس کی بات سن کے علینا کو اندرونی خوشی سی ہوئی۔

”کیا مطلب۔۔ان دونوں کا پیچ اَپ ہو گیا ہے۔“لیام چونک کے بولا۔
چہرے پہ حیران کن تاثرات تھے جیسے اس کو یہ سب سن کے صدمہ لگا تھا۔
”تمہیں کیوں برا لگ رہا ہے؟“ریان سرد انداز میں بولا کہ وہ کندھے اچکا
کے صوفے سے ٹیک لگا گیا۔
”اگر علینا راضی نہ ہوتی اور دامیر ٹپک جاتا تو میرا ارادہ تھا علینا کو سیٹ کرنے
کا۔“وہ سکون سے اپنا منصوبہ بتاتا ہوا بولا کہ دامیر کی آنکھوں میں غصہ عود
آیا۔علینا اس کی بات سنتے ہلکا سا ہنسی تھی جبکہ حنہ اس کو تادیبی نگاہوں سے
دیکھنے لگی۔
”خیر اب تو معاملہ ہی۔۔۔“لیام آنکھیں گھما کے کہتا معنی خیز سے رکا۔۔
پھر بے زاریت سے دامیر کو دیکھا۔
”بہت آگے نکل چکا ہے۔“اشارہ اس کے باپ بننے کی طرف تھا کہ دامیر کا
بس نہ چلا اٹھ کے اس ٹڈے کی گردن دبا دے۔
ریان لیام کو دیکھنے کے بجائے حنہ کو دیکھ رہا تھا جیسے سارا قصور ہی اُس کا تھا۔

لیام۔۔۔!"حنہ نے آنکھیں دکھائیں۔

"ملیشکا'ضروری بات کرنی ہے۔"ریان کہتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر گیا۔

علینا کھانا کھا چکی تھی تو حنہ نے ٹرے بھی اٹھالی اور اُس کے پیچھے چل دی۔

لیام نے دونوں کو باری باری باہر جاتے دیکھا۔

"رومیو کا جزباتی سیشن شروع ہو گیا۔"لیام بڑبڑانے سے باز نہ آیا اور دامیر کو دیکھا جس کی نظریں خود پہ پاتے بے ساختہ ہی گڑبڑا گیا کیونکہ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ ابھی اپنی ٹوٹی پسلی کی پرواہ کیے بنا اس کی ہٹی پسلی ایک کر دے گا۔

"مجھے بھی کچھ کام ہیں۔"وہ نگاہیں چراتے ہوئے اٹھا اور گلا کھنگالتے باہر کی طرف اشارہ کرنے لگا۔

جب تک وہ کمرے سے نہ نکلا دامیر کی خون آشام نگاہوں کو محسوس کرتا رہا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حنہ ٹرے کیچن میں رکھی، اطراف میں ریان کو دیکھنے کے لیے آنکھیں گھمائیں لیکن وہ یہاں نہیں تھا۔ کمرے میں ہونے کا سوچتے حنہ اپنے ہاتھ ٹشو پیپر سے صاف کرتی ہوئی کمرے میں آئی۔

دروازے کی طرف پشت کیے کھڑا وہ شاید موبائل استعمال کر رہا تھا۔

"ہاں کیا بات ہے؟" اپنے پیچھے دروازہ بند کیا اور اُس سے استفسار کرنے لگی۔ موبائل پاکٹ میں رکھتا وہ اس کی طرف مڑا۔

"نقلی اولاد کا منہ بند رکھواؤ۔ تمہاری وجہ سے کچھ کہتا نہیں ہوں اُسے ورنہ مجھے اچھے سے جانتی ہو۔" اس کے قریب آتے اس کے ہاتھ تھامے اپنی کمر کی طرف لے جاتے پیچھے باندھ دیئے۔

"اس کو نقلی اولاد کہنا بند کرو ریان۔" حنہ ناگواری سے ٹوکتی ہوئی بولی۔

ریان نے اس کی کمر پہ دونوں ہاتھ ٹکائے، حصار میں لیا اور آبرو اچکاتے اس کو دیکھنے لگا۔

"تو اصلی لے آؤ نا۔۔" وہ پل میں اپنا انداز بدل گیا اور گہری نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگا۔

"ڈاؤنلوڈ تو میں کرنے سے رہی۔" اس کی فرمائش پہ وہ دانت پیستی ہوئی بولی۔

"ڈاؤنلوڈ کیوں کرنا ہے جب دیسی۔۔" ریان اس کے کان کے قریب جھکتے ہوئے بے باک ہوا کہ حنہ نے اس کا جملہ مکمل ہونے سے سٹپٹاتے ہوئے اس کے بازو پہ ہاتھ دے مارا۔ اس کے کترانے پہ وہ محظوظ ہوا۔

"کیوں بلایا ہے، کام تھا کوئی؟" وہ بات بدلنے کو بولی۔

"کچھ دن فری ہیں تو اپنا سارا دھیان، وقت، کام، فوکس، اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا، پیار، محبت، اظہارِ الفت سب میرے نام کرو۔" ریان اس کو قریب کرتا ہوا چہرے پہ نظریں جمائے بولا اور رخسار کو چھونے لگا۔

"فری نا بھی ہوں تو تمہاری یہی خواہش ہوتی ہے ریان۔" حنہ تھوڑا فاصلہ بناتے ہوئے بولی جو اس کو خود کو لپٹائے جا رہا تھا۔

تو میری خواہشات کا احترام کرو۔'' رخسار سے لب مس کرتے ہوئے حنہ کا''
چہرہ اوپر کا اٹھایا۔

مجھے نہیں کرنا۔'' وہ تنک کے بولی جبکہ ریان سکون کا سانس بھرتے اس کی''
مہک محسوس کرنے لگا۔

میری بات سنو۔۔'' زبردستی خود کو تھوڑا پیچھے کرتے اس نے ریان کا چہرہ''
اپنے مقابل کیا کہ ریان مداخلت پہ ناگواری سے دیکھنے لگا۔

حنہ نے چاہت سے اس کے چہرے پہ ہاتھ رکھا۔ ریان اس کے انداز کو پہچانتا
تھا۔

پہلے وعدہ کرو کہ مجھے اگلے کانٹریکٹ پہ ساتھ لے جاؤ گے۔ ڈائیمنڈ کی ڈیل''
کرنے۔'' حنہ نے تھوڑا نرم لہجے میں کہا اور ریان کو مسکراتی نگاہوں سے
دیکھنے لگی۔

چہرے پہ آئے ہاتھ کو ریان نے ہونٹوں سے لگایا اور دل کشی سے مسکرایا۔

حنہ کا اپنا مطلب آیا تھا اور انداز بدل گیا تھا۔

شیور ملیشکا۔" وہ مان گیا اور حنہ کو ایک جست میں خود سے قریب کر گیا" کہ وہ بوکھلا اٹھی۔

اُسے خود بھی اندازہ ہو رہا تھا کہ ریان کے لمس کی عادی ہو رہی تھی۔اُس کے قریب آنے پہ سکون سا ملتا تھا۔

جب وہ اپنی ماں کے ساتھ ہیومن سلیو کی آکشن پہ لائی گئی تھی تب اس نے چھوٹی عمر میں بہت برائی دیکھی تھی کہ معصومیت کا قتل تھا وہ۔ہوس بھری نگاہوں کو وہ اچھے سے جانتی تھی۔تب اس نے بہت سے ہاتھوں کو خود پہ محسوس کیا تھا اتنا کہ اسے چھوئے جانے سے خوف آتا تھا، کسی کے بھی پاس آنے سے نفرت ہوتی تھی۔دماغ میں وہ سب چیزیں بیٹھ گئی تھیں جن کو وہ چاہ کے بھی ختم نہیں کر پائی تھی۔لیام تبھی سے ساتھ تھا تو جزباتی پن دکھا جاتا تھا لیکن اس کے علاوہ کسی کو اتنی ہمت نہیں دی تھی کہ کوئی اس کے قریب آ کے حد پھلانگتا۔

لیکن ریان اس کے معاملے میں ڈھیٹ ثابت ہوا تھا۔ وہ اپنے اظہار میں بے باک تھا۔

بچپن میں جن وحشی ہاتھوں نے چھوا تھا وہ سب زائل ہو جاتا تھا۔ جو وحشت کے لمس کبھی محسوس کیے تھے وہ ریان کے محبت بھرے انداز میں ختم ہو جاتے تھے۔ وہ کہیں نہیں تھے۔ ریان اپنے پیار سے جتاتا تھا کہ حنہ اِس کی تھی اور اُسے چھونے کا حق بھی صرف اِسی کے پاس تھا۔ حنہ کا دل و دماغ اجازت دیتا تھا۔ وہ اعتراف کرنا چاہتی تھی جتنا ریان اس سے obsessed ہے حنہ بھی ریان ڈی سے اتنی ہی obsessed ہے۔ پیار محبت عشق تو بعد میں۔ ریان اس کی آبسیشن تھی جسے وہ کبھی ختم نہیں کرے گی۔

جس لڑکی نے کبھی اپنے جزبات ظاہر نہیں کیے وہ ریان کے ساتھ ہر جزبہ محسوس کرتی تھی، اس پہ ہر احساس جتاتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنی میڈیسن کھا کے جب وہ چینج کر کے آئی تب دامیر کو موبائل میں مصروف پایا۔

"چوٹ آئی ہے بازو پہ نہ حرکت دوا نہیں۔" علینا اس کو ڈپٹے ہوئے بولی۔

"تم کون سا میرے پاس ٹک رہی ہو۔ ہر تھوڑی دیر بار مجھے یاد دلانے آجاتی ہو۔" دامیر فون سائیڈ پہ رکھتا ہوا بولا کہ علینا آنکھیں دکھانے لگی۔

ڈنر سب کر چکے تھے، ریان ڈریک کو لیے ابھی راؤنڈ پہ تھا۔

"سارا دن اب بیڈ پہ بیٹھ تو نہیں سکتی نا۔ تھک جاتی ہوں۔" علینا کمرے کے لائٹس ہلکی کرتی ہوئی بولی اور بیڈ کی طرف بڑھی۔

"خود تم سے بیٹھا نہیں جا رہا اور مجھے اٹھنے نہیں دے رہی۔" وہ جھلاتے ہوئے بولا، اس کے انداز سے واقعی لگ رہا تھا کہ وہ ایسے فضول بیٹھے چڑ سا گیا تھا۔

"اپنی حالت دیکھو نا۔" بیڈ پہ بیٹھے کنفرٹر کھولا۔

اپنی بھی دیکھو۔۔" وہ دوبدو بولا کہ علینا سٹپٹا اٹھی۔دن میں کوئی پچاس دفع اس کی حالت یاد دلا چکے تھے یہ دو لڑکے، جہاں وہ اس بات سے کتراتی تھی وہیں یہ پوری دنیا کو بتانے پہ تلے تھے۔

"کہیں درد تو نہیں ہو رہا؟"علینا اس کے پاس آئی۔لہجے میں فکر تشویش تھی۔دامیر مسکرایا۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔"دامیر نے اپنا بازو کھولا۔وہ احتیاط سے اس میں آسمائی۔

ریان نے اس کے آرام کے لیے ایک دو چیزیں منگوا کے رکھیں تھی جو دامیر نے اپنی کمر کے پیچھے سیٹ کی ہوئی تھیں،وہ سکون سے تھوڑی کروٹ لے سکتا تھا۔ابھی بھی علینا کے آنے سے وہ تھوڑا بائیں جانب ہوا۔

"میکس سے بات ہوئی تمہاری؟"علینا اس کے چہرے کو دیکھتی ہوئی بولی۔

دامیر نے نفی میں سر ہلایا۔

ابھی نہیں ہوئی، شاید وہ خود یہاں آئیں۔ یاد آ رہی ہے؟" دامیر اس کے چہرے کو قریب محسوس کرتے پوچھنے لگا۔ علینا کچھ پل سوچنے لگی۔ پھر نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں بس ایسے ہی۔" وہ کہتی ہوئی آنکھیں بند کر گئی۔

کمرے میں بس خاموشی کا راج تھا۔ دامیر نے ابھی بھی شرٹ نہیں پہن رکھی تھی۔ اُسے نیند نہیں آئی تھی وہ بس خاموش نرم نگاہوں سے علینا کو دیکھی جا رہا تھا۔

وہ بنا سوچے سمجھے پانی میں تو چلا گیا تھا لیکن سوچا نہیں تھا کہ اگر اس کی دوبارہ کبھی آنکھ نہ کھلتی تو کیا ہوتا۔

"دامیر۔۔۔" وہ محویت سے علینا کو تک رہا تھا جب علینا کی آواز گونجی۔

"ہوں۔" اس کی محویت میں کوئی خلل نہ پڑا۔

"تم لوگ جو کرتے ہو وہ اچھا کام ہے نا؟" وہ سنجیدگی سے سوال کرنے لگی۔ اس کے لہجے میں تشویش تھی۔

وہ سونے کی کوشش نہیں کر رہی تھی بلکہ کچھ سوچ رہی تھی۔

مافیا میں کوئی بھی اچھا انسان نہیں ہے پرنسیس۔'' دامیر نے بنا کسی لگی لپٹی '' کے کہا۔

لیکن تم لوگوں نے ابھی بہت اچھا کام کیا ہے جیسے کوئی آرمی کرتی ہے اور '' جو تم لوگ اساسن کرتے ہو وہ بھی دیکھ کے ہی کرتے ہو۔'' علینا نے گردن اٹھائی اور دامیر کو دیکھا۔

وہ کوئی بھی کر سکتا ہے پرنسیس۔'' دامیر ہنوز سنجیدگی لیے بولا۔ ''

کوئی بھی نہیں کر سکتا نا۔'' وہ اٹھ بیٹھی۔ ''

تم لوگ اچھا کام کرتے ہو۔ تم لوگ ایک چھپی ہوئی کرائم ڈیپارٹمنٹ کی '' طرح ہو۔ جو ایسے لوگوں کو مارتی ہے جو برا کام کرتے ہیں۔'' علینا تھوڑا پرجوش لہجے میں بولی۔

علینا! یہ مافیا ہے اور مافیا کی دنیا سیاہ ہے۔ یہاں لوگ اچھے نہیں ہیں۔““

دامیر اُسے کوئی بھی جھوٹا دلاسا نہیں دے سکتا تھا کہ وہ لوگ آرمی کی طرح تھے۔ جو سچ تھا وہ اس کے سامنے ہی تھا۔

”جب کچھ اچھا نہیں ہے تو ہم کیسے رہ سکتے ہیں۔“ اس کا لہجہ کانپ اٹھا۔ وہ پھر سے وہی باتیں سوچنا شروع ہو گئی تھی۔

”کیونکہ ہم فیملی ہیں۔ اور ایک فیملی جہاں کہیں بھی رہتی ہو خوش رہتی ہے۔ چاہے دنیا سیاہ ہو یا سفید۔ جب تک ہم ہیں تب تک تم لوگوں کو کچھ نہیں ہو سکتا۔ یہ بات بھی ذہن نشین کر لو۔“ دامیر رسان سے اس کو سمجھاتا ہوا بولا۔

”ہمارے بے بی کو تو کچھ نہیں ہو گا نا۔“ وہ بھرائے لہجے میں اس کی جانب دیکھتی بولی، چہرے پہ خوف واضح تھا۔ دامیر گہرا سانس بھر کے رہ گیا تھا، اس کا مسلسل وہی بات کا ذکر کر چھیڑنا اب سمجھ آیا تھا۔ وہ نئی زندگی کے شامل ہونے پہ اِن سکیور ہو رہی تھی۔

جب تمہیں کچھ نہیں ہونے دیا تو کیا اُسے ہو گا؟ وہ ہمیں زیادہ عزیز ہو گا۔"""

دامیر اس کے ہاتھ تھام کے یقین دلاتے ہوئے بولا۔

لیکن تمہیں تو ہوا نا۔" وہ اس کے زخموں کی جانب اشارہ کرتے بولی۔"

اگر تم ہر بار ایسے کرو گی تو میں کیسے سکون میں رہوں گا۔" دامیر تھوڑی"

بے بسی سے بولا کہ اس کی باتیں کمزور کر جاتی تھیں۔

ہم کل ڈاکٹر کے پاس جائیں گے۔ تمہاری کنڈیشن بھی مجھے ٹھیک نہیں لگ"

رہی۔" دامیر اس کو واپس لٹاتا ہوا بولا کہ علینا خاموش رہی۔

میں ٹھیک ہوں۔ تم بھی ٹھیک ہو جاؤ بس۔" وہ تھوڑے نروٹھے لہجے میں"

بولی کہ دامیر نے اس کے بدلتے انداز کو دیکھا۔

شاید اس کنڈیشن میں نارمل ہو سب۔۔" وہ بس سوچ کے رہ گیا، اسے"

ہینڈل کرنا مشکل ہونے والا تھا۔

وہ تھوڑا سا اس کی جانب جھکا، علینا کے چہرے سے بال ہٹائے، گردن پہ نرمی

سے اپنا لمس چھوڑا۔

دامیر تم سے محبت کرتا ہے پرنسیس۔" وہ سرگوشی بولا۔"

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ناشتے کے بعد لان کی چمکتی دھوپ کو دیکھتی وہ دونوں زینے پہ بیٹھی تھیں جہاں اوپر کی شیڈ نے ان پہ سایا سا کیا تھا۔

ریان دامیر کے ساتھ لاؤنج میں موجود تھا جہاں وہ لوگ کچھ ڈسکس کر رہے تھے۔

حنہ۔۔۔!" علینا کی پرسوچ آواز پہ حنہ نے اس کو دیکھا۔"

ریان اور دامیر شروع سے رشیا میں رہتے ہیں؟" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی۔ حنہ چونکی کہ یہ کیسا سوال تھا۔"

نہیں شروع سے تو نہیں، ٹریننگ کے بعد سے یہاں ہیں وہ شاید۔" حنہ یاد کرتی ہوئی بولی۔ اور اس بات کو پندرہ سال ہو چکے ہونگے۔"

"یہاں کیوں، کسی اور ملک بھی جا سکتے تھے نا۔" اس کے اگلے سوال پہ حنہ نے جانچتی نگاہوں سے اس کو دیکھا۔

"رشیا میں کرائم ریٹ باقی ممالک سے زیادہ ہے۔" حنہ کندھے اچکا کے بولی کہ علینا الجھی۔

"مطلب۔۔۔" وہ ناسمجھی سے بولی۔

"رشیا میں مرنا مرانا بہت عام ہے، یہاں چلتے پھرتے لوگوں کے پاس گن اسلحہ موجود ہے۔ آپ کے ساتھ چلتا آدمی مافیا سے تعلق رکھنے والا ہوگا لیکن آپ کو پتا نہیں۔ یہاں کی کرائم آرگنائزیشن باقی ممالک کی نسبت زیادہ ہیں۔ اور پاورفل بھی۔" حنہ سامنے دیکھتے ہوئے بتانے لگی۔

"ریان اور دامیر کا رشین ایکسنٹ کافی اچھا ہے۔" علینا اس کی بات سمجھتی ہوئی سر ہلا کے بولی۔

"تم زیادہ ترا ٹلی میں رہی ہو؟" علینا نے اب اس کو دیکھا۔ حنہ نے نفی میں سر ہلایا۔

نہیں، مجھے اٹلی پسند نہیں۔ میکسیکو میں زیادہ عرصہ کیونکہ وہاں لیام ہوتا تھا"
اور ادھر اُدھر پھرتی رہتی تھی۔" وہ لاپرواہی سے بولی۔

یہاں کی گورنمنٹ کچھ نہیں کرتی اگر یہاں کرائم ریٹ زیادہ ہے تو۔""
کچھ دیر خاموشی کے بعد علینا دل میں آتا سوال اس سے پوچھنے لگی کہ حنہ ہنس
دی۔

علینا پرنسیس۔۔!" وہ ڈرامیر کے انداز میں بولی کہ علینا خجل سی ہوئی۔"

تمہیں کیا لگتا ہے؟" وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگی لیکن علینا لاعلمی سے"
کندھے اچکا گئی۔

اسا سن کیا کام کرتے ہیں؟" حنہ نے ایک اور سوال کیا۔"

کانٹریکٹ پہ اسا سینیٹ۔۔" علینا نے جواب دیا۔"

بالکل اور کانٹریکٹ کون دیتا ہے؟" اس کے سوالوں کے جواب وہ علینا"
سے ہی کہلوا رہی تھی۔

جنہوں نے دشمن کو مروانا ہو۔ ہے نا۔''علینا جواب دیتی ہوئی اس کو الجھ کے دیکھنی لگی۔

اور دشمن کن کے ہوتے ہیں؟''اگلا سوال۔''

علینا کچھ سیکنڈز کے لیے چپ رہی۔

پاور فل، امیر۔ اثر رسوخ رکھنے والے لوگوں کے۔''علینا کے جواب پہ'' حنہ کے چہرے پہ مسکراہٹ ابھری۔

اور ایک ملک میں سب سے پاور فل کون ہوتا ہے؟''اب کے حنہ کے'' سوال میں معنی خیزی مسکراہٹ تھی۔ علینا کو سمجھ آیا۔

''!گورنمنٹ''

''بالکل۔۔۔''

کرائم تب تک ختم نہیں ہو سکتا جب تک گورنمنٹ نہ چاہے۔ آدھے سے'' زیادہ کرائم آرگنائزیشن سے تعلق گورنمنٹ کا ہوتا ہے کیونکہ ان کے دشمن زیادہ ہوتے ہیں۔ وہ اساسن ہائیر کر سکتے ہیں اپنے کام نکلوانے کے لیے۔ ان

کے پاس بڑی سی بڑی کرائم کے بارے میں معلومات ہو نگی لیکن جب تک ان کا فائدہ چل رہا ہے وہ کچھ نہیں کریں گے۔ رشیا میں کرائم آرگنائزیشن جتنا پیسا ایک سال میں اکھٹا کرتی ہے اتنا گورنمنٹ کے پاس نہیں ہوتا۔" حنہ سنجیدگی سے اس کو بتاتی گئی کہ علینا کی آنکھیں بے یقینی سے پھیلتی گئیں۔

"سب سے زیادہ کرپٹ یہ بزنس مین ہوتے ہیں، منی لانڈرنگ ان کا دوسرا کام ہے۔ چھپ کے مافیا سے تعلقات بڑھاتے ہیں کیونکہ اس میں انہی کا فائدہ ہوتا ہے۔ ریان براٹوا کا ہیڈ ہے، آہستہ سے چیزیں تمہیں سمجھ آجائیں گی۔ لیکن اُن سب کو وہ ہم پہ حاوی نہیں ہونے دے گا۔ ان کام اپنے تک رہے گا۔ وہ باہر مافیا اساسن، براٹوا ہونگے لیکن یہاں گھر میں وہ ہماری حفاظت کرنے والے۔ تمہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے دیکھی ہیں بہت سی فیملیز۔ کامیاب فیملیز۔ محبت کرنے والے کپلز۔ سب ٹھیک رہے گا۔ ہمارے شوہر ہمیں کچھ نہیں ہونے دیں گے۔" حنہ اس کی کیفیت سمجھتی ہوئی اس کو نرم لہجے میں سمجھاتی ہوئی بولی۔

علینا کو یہاں اب اپنے دل کو پتھر کرنا تھا کہ وہ ایک مافیا پرنسیس ہے لیکن صحیح ہاتھوں میں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

موبائل کی آواز پہ اس کا ارتکاز ٹوٹا۔ گود سے موبائل کو تھامے دیکھا تو میکس کی کال آرہی تھی۔ حنہ خاموشی سے سامنے دیکھ رہی تھی۔

ہیلو۔۔" دوسری جانب سے آواز ابھری۔"

کیسے ہیں آپ؟" سنجیدگی سے پوچھنے لگی۔"

ہم لوگ گھر پہ موجود ہیں، دامیر ٹھیک ہے اب۔" میکس غالباً اس سے" دامیر کا پوچھ رہے تھے۔

حنہ!" علینا نے نام لیتے حنہ کو دیکھا جو بنا کچھ کہے اٹھ گئی۔ انداز ایسا تھا کہ" ان کو کہہ دے وہ یہاں نہیں ہے۔

وہ اندر ہے میں باہر لان میں ہوں۔" علینا نے حنہ کو جاتے دیکھ کہا۔ ایک " دو اور بات کر کے اس نے فون بند کیا۔

خود بھی اٹھ کے اندر بڑھی جہاں دامیر اور ریان ابھی بیٹھے تھے۔

دامیر نے بنا اس کی طرف دیکھے اپنا بازو وا کیا کہ وہ چلتی ہوئی اس کے پاس جا بیٹھی۔

اس نے اپنی ٹانگیں سیدھی کیے سامنے ٹیبل پہ رکھی تھیں اور کمر کے پیچھے تکیے سیٹ تھے۔

انکل کا فون آیا تھا۔" دامیر نے جب اس کو دیکھا تو تھوڑی دیر پہلے آئی " کال کا بتانے لگی۔

کیا کہہ رہے تھے؟ انہیں معلوم ہے سب۔" دامیر نے اس کے چہرے کو " دیکھتے نرمی سے پوچھنے لگا کہ علینا نے نفی میں سر ہلایا۔

تمہاری طبیعت کا پوچھ رہے تھے۔ شاید وہ آئیں۔" علینا آہستہ سے بولی کہ " اس کے لہجے میں دامیر نے بےزاریت محسوس کی۔

"کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں بور ہو رہی ہوں۔ تم دونوں کام کر رہے ہو۔ حنہ بھی فارغ بیٹھی ہے۔ وہ تو ایسے لگ رہی ہے جیسے کسی کو ابھی مار دے گی۔ کچھ بھی کرنے کو نہیں ہے۔" وہ اکتاہٹ بھرے انداز میں بولی۔

"تمہیں تو اب مصروفیت مل گئی ہے علینا، اپنے بے بی کے لیے چیزیں پلین کرو۔ روم میں جو چینجنگ کروانی ہے وہ سب سوچو۔" یہ ریان تھا جو اس کو سنجیدہ نگاہوں سے دیکھے مشورے سے نواز رہا تھا۔ علینا نے اس کو گھورنا چاہا لیکن اس کی تاثرات بدلتے دیکھ گڑبڑا سی گئی۔

"اس سب میں بہت وقت پڑا ہے ابھی۔" وہ دامیر کو دیکھتی ہوئی بولی جو مسکرا دیا۔

"باہر چلیں۔۔!" دامیر اس کا ہاتھ تھام کے بولا کہ وہ حیرت زدہ اس کو دیکھنے لگی۔

"باہر، کہاں؟ گھر سے باہر۔۔ تمہاری طبیعت نہیں ٹھیک۔۔" علینا اس سے پوچھتی ہوئی ٹھیک سے ٹیک لگا کے بیٹھ گئی کہ یہیں ٹھیک تھا بیٹھنا۔

"تمہیں تھوڑی ٹرینگ کرنی چاہئے، آجاؤ تمہاری صلاحیتوں کو باہر لایا جائے۔" ریان کہتے ہوئے کھڑا ہوا کہ علینا نے چونک کے پہلے دامیر کو پھر ریان کو دیکھا۔

"ٹرینگ!" اس نے تصدیق چاہی۔

"ہاں جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے جاری رکھو۔" ریان کھڑے ہوتے اس کو دیکھ رہا تھا جبکہ علینا اب بھی دامیر کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"مجھے ضرورت نہیں ہے اب۔" وہ بے نیازی سے بولتی دونوں کو چونکا گئی۔

"کیوں؟" دامیر نے پوچھا، وہ چاہتا تھا کہ علینا جس طرح پہلے تھی وہ اب بھی مضبوط بنے تاکہ وہ اپنے خوف پہ قابو پالیا کرے۔

"تم دونوں نے کہا ہے کہ مجھے ڈرنے کی ضرورت نہیں تو میں کیوں اب خود کو ان جھنبیلوں میں الجھاؤں۔" وہ دونوں کو سنجیدہ نظروں سے دیکھتی ہوئی جتانے لگی کہ دونوں بیک وقت ہنس دیئے۔

"اگر کبھی تم اکیلی ہوئی تو۔۔۔" دفعتاً ریان کی آنکھیں چمکیں، ان میں سرد پن اتر آیا، علینا کو دیکھتے وہ معنی خیزی سے بولا کہ اُسے اپنے رونگھٹے کھڑے ہوتے محسوس ہوئے۔ اس نے تھوک نگلا۔

"اِس کو کہو کہ مجھے ایسے نہ دیکھا کرے۔" بامشکل اپنا رخ دامیر کی جانب کرتی جیسے ریان کی شکایت کرنے لگی۔

"اور تم کہہ رہی ہو کہ تمہیں ضرورت نہیں۔" ریان استہزائیہ مسکراہٹ لیے بولا۔

"لیکن اس کو ڈرانے کی کیا ضرورت ہے؟" علینا ہنوز دامیر کو دیکھتی ہوئی بولی۔ اس وقت اسے ریان وہ انسان لگ رہا تھا جس کو پہلی بار کلب میں دیکھا تھا،

اپنے شکار کو ختم کرنے والا شکاری۔

”وہ صحیح کہہ رہا ہے تمہیں ٹریننگ شروع کرنی چاہئے۔“ دامیر نے ریان کی کہی بات کی تائید کی کہ علینا نے خفگی سے اس کو دیکھا۔

”ڈنر کے بعد کریں گے۔“ ترچھی نگاہوں سے ریان کو دیکھتی وہ رضامند ہوئی، ریان سر ہلاتا ہوا گلاس دوڑ سے باہر چلا گیا۔ ارادہ اب اپنی ملیشکا کو تنگ کرنے کا تھا۔

”مجھے نہیں کرنی اب یہ سب ٹریننگ، میرا دل نہیں چاہ رہا۔“ ریان کے جانے کے بعد علینا دامیر سے منہ بناتے بولی کہ دامیر نے حیرانگی سے اس کو دیکھا۔

”تمہیں اکیڈمی نہیں بھیج رہے ہم، یہیں پہ رہو گی ریان اور حنہ سکھادیں گے۔“ دامیر اس کا چہرہ دیکھتا ہوا بولا جو یہ بات سن کے کچھ زیادہ خوش نہیں تھی۔

مجھے ان سے نہیں کچھ بھی سیکھنا، وہ دونوں سر پھرے سے ہیں۔" علینا" ہری جھنڈی دکھاتی ہوئی بولی کہ دامیر نے دلچسپی سے آبرو اچکاتے اس کو دیکھا۔

وہ تمہیں اچھا ٹرین کر سکتے ہیں، خیر لیکن تمہاری مرضی۔" دامیر نے گہرا" سانس بھر کے کہا، وہ زیادہ اصرار نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ جو بھی کرنا چاہے اپنی پوری رضامندی سے کرے۔

مگر۔۔۔!" علینا نے آہستہ سے اس کی آنکھوں میں دیکھتے کہا کہ دامیر نے" استفہامیہ نگاہوں سے اس کو دیکھا۔

مجھے تم سکھاؤ، سب کچھ۔۔" وہ گردن اکڑا کے بولی کہ دامیر مسکرا دیا۔ اس" نے علینا کی کنپٹی کو لبوں سے چھوا۔

میں تمہیں آج ہی سکھا سکتا ہوں۔" وہ لاپرواہی سے بولا۔"

نہیں تم ایک ہفتہ ریسٹ لو، پھر ہم سٹارٹ کریں گے۔" علینا اس کے" کندھے پہ سر رکھتے ہوئے بولی۔

"کیسا فیل کر رہی ہو؟" کچھ دیر خاموشی کے بعد دامیر نے پوچھا۔ دامیر کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیسے بات شروع کرے۔ شادی کا کبھی تصور نہیں کیا تھا لیکن دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے شادی کے محبت بھرے بندھن میں بندھ گئے اور اب وہ دونوں اگلے مراحل میں داخل تھے۔ باپ بننے کی خوشی۔ اس کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا اور اب سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ کیسا رد عمل دے۔ فیملی بڑھانے کا کبھی سوچا نہیں تھا، اور بچے! جانے وہ اس زمہ داری کو سنبھال پائے گا یا نہیں۔ ان دونوں کی آپس میں اس متعلق کوئی بات بھی نہیں ہوئی تھی۔

"میں تو ٹھیک ہوں۔" وہ سادہ سے لہجے میں بولی۔

"ڈاکٹر کے پاس کب جانا ہے؟" دامیر نے سرسری سا پوچھا۔

"ابھی تو گئی تھی میں، اگلے مہینے جاؤں گی یا اس سے اگلے مہینے۔" علینا پر سوچ لہجے میں بولی۔

"میں بہت مس کر رہی ہوں تمہارے کھانے کو۔" علینا مسکراتی ہوئی بولی۔

مجھے آرام کرنے کا بھی کہتی ہو پھر تھوڑی دیر بعد مجھے کام بھی یاد کروا رہی ہو۔ آجاؤ تمہیں کچھ بنا کے کھلاؤں۔" دامیر اپنے پاؤں نیچے کیے بولا کہ علینا نے مسکراتے اس کو دیکھا۔

"واقعی بناؤ گے۔ کھڑے رہ لو گے۔" وہ تشویش زدہ لہجے میں بولی۔

"تم نے کافی ہلکا لیا ہوا ہے مجھے، ایک دن آرام کر چکا ہوں میں۔ میرے لیے یہ سب نارمل ہے۔ تم آجاؤ میرے پاس کیچن میں۔" دامیر اس کا ہاتھ تھام کے بولا اور آہستہ سے چلتے ہوئے کیچن میں آ گیا۔

علینا مسکراتی نظروں سے اس کو دیکھتی ہوئی کاؤنٹر کے پار اسٹول پہ چڑھ کے بیٹھ گئی۔

دامیر کے ہاتھ چل رہے تھے، شرٹ کو کہنیوں تک فولڈ کر رکھا تھا، اس کی صاف جلد پہ سرخ خراشیں نظر آ رہی تھیں۔

"دامیر تم سے ایک بات پوچھوں؟" مصروف سے دامیر نے سوالیہ نگاہیں اٹھائیں۔

جب ہم اغوا ہوئے تھے تب وہ لوگ تم سے کچھ جاننا چاہتے تھے۔'' علینا''
نے سرسری سا انداز اپناتے ہوئے بات شروع کی۔ دامیر فریج سے کچھ
چیزیں نکالنے کو مڑا، اس کی بات کا مقصد وہ جانتا تھا۔

تم نے کس کو اساسن کیا تھا۔ وہ یہ جاننا چاہتے تھے اور تم نے کیوں نہیں''
بتایا۔ اگر تم بتا دیتے تو وہ لوگ ہمیں چھوڑ دیتے۔'' بات کرتے ہوئے اس
نے نظریں نہیں اٹھائیں تھی۔ دامیر نے اس کی آخری بات پہ شکوہ محسوس
کیا۔

تمہارا خیال ہے کہ وہ چھوڑ دیتے۔'' وہ بس اتنا ہی بولا۔''

ابلی ہوئی سبزیوں کے پیکٹس اس نے کاؤنٹر پہ رکھے، ایک جتاتی ہوئی نظر علینا
پہ ڈالی۔

''تم اس شخص کا نام بتا دیتے، کس کے کہنے پہ تم نے اساسن کیا تھا؟''

علینا کچھ دیر پہلے حنہ کی بات ذہن میں رکھتی ہوئی اس سے بات کر رہی تھی کہ دامیر کو کس نے کانٹریکٹ دیا تھا۔ کیا اس نے بھی کسی گورنمنٹ کے بندے کے کہنے پہ اسا سینیٹ کیا تھا۔

"اتنا آسان ہے تمہاری نظر میں ہمارا کام؟ کوئی ہمیں کانٹریکٹ دے اور ہم اغوا ہونے پہ نام بتا دیں؟" دامیر آبرو اچکائے اس سے پوچھنے لگا کہ علینا نے کندھے اچکائے۔

"مجھے نہیں معلوم لیکن ہم بچ سکتے تھے۔"

وہ اب دامیر کو دیکھنے لگی جو چولہے کی آنچ ہلکی کر رہا تھا۔

"اگر تب میں تمہارے مشورے پہ کام کرتا تو یہاں بیٹھی تم مجھ سے سوال نہ کر رہی ہوتی پرنسیس۔" دامیر تھوڑا جتانے والے لہجے میں بولا کہ علینا منہ چڑھا گئی۔

تم مجھے نہیں بتاؤ گے ؟" وہ پھر پوچھنے لگی۔ دامیر نے تادیبی نگاہوں سے اس کو دیکھا۔ وہ ضدی تھی۔ اپنی پوچھی بات کا جواب نہ ملنے پہ اُسے بھولتی نہیں تھی۔

"نہیں، یہ ہمارے کام میں خیانت ہے۔ چاہے کام الیگل ہو لیکن کرتے اس کو ایمان داری سے ہیں۔ اور کامیابی اسی میں ہوتی ہے کہ کوئی رازدار نہ ہو۔"
دامیر کریم کا پیکٹ کھولتے ہوئے بولا اور مسکراتی نظروں سے اس کو دیکھا، پھر انگلی پہ تھوڑی کریم لگائے اس کی ناک پہ لگائی۔

"رازدار، دامیر میں وائف ہوں تمہاری۔" علینا صدمے سے بولی کہ وہ اس کو بھی نہیں بتانے والا تھا۔

"کام اپنی جگہ پر نسیس۔ تم نہیں چاہو گی کہ اس ایک انفارمیشن سے تمہاری جان کو خطرہ ہو۔" کہتے وہ رکا۔ نظریں اٹھا کے علینا کو دیکھا۔

"دوبارہ۔" وہ زور دیتے بولا اور ہلکا سا ہنسا کہ علینا دوبارہ بالکل بھی نہیں پھنسنا چاہے گی۔

علینا خاموش ہو گئی اور کہنیاں شیلف پہ ٹکائے اس کو محویت سے دیکھنے لگی۔
اگر تم کسی کو بتادو کہ یہ کنٹریکٹ کہاں سے تھا تو کیا ہو گا؟'' تھوڑی دیر بعد''
وہ پھر پوچھنے لگی۔

تو یہ جو تمہارا خوبصورت شیف ہز بینڈ ٹاپ اساسنز میں مشہور ہے نا، کسی''
کام کا نا رہتا۔ کرئیر فلاپ ہوتا میرا۔ نیکسٹ کوئی کانٹریکٹ نہ ملتا اور ممکن
ہوتا کہ مجھے مار بھی دیا جاتا۔'' دامیر گہرا سانس بھر کے علینا کو دیکھتے رسان
سے سمجھانے لگا کہ وہ سمجھتے سر ہلا گئی۔

یعنی انفارمیشن واقعی قیمتی شہ تھی یہاں اتنی کہ جان بھی جا سکتی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہاں دیکھو، یہ لائن آرہی ہے ان کے لاس کی۔ اچھا کام گیا اس بار''
تمہارا۔'' لیام حنہ کو ستائشی انداز میں بولا۔ وہ دونوں لان کے دوسرے حصے
میں موجود تھے۔ لیام نے لیپ ٹاپ سامنے ٹیبل پہ رکھا تھا اور حنہ کو کسی چیز
کے متعلق بتا رہا تھا۔

”اور کوئی نئی اپڈیٹ آئی ؟“ وہ لیام کو دیکھتے پوچھنے لگی اور ٹیک لگائے بیٹھ گئی۔

”ابھی تو سب صاف شفاف چل رہا ہے۔ادھر اُدھر کی ڈیلز چل رہی ہیں۔ جیسے ہی ملے گی اپڈیٹ کروں گا۔“ لیام لیپ ٹاپ پہ نظریں مرکوز کیے بولا تو حنہ اثبات میں سر ہلا گئی، اپنے دھیان میں اس نے گردن گھمائی جب ریان کو اپنی طرف آتا دیکھا۔سیاہ ٹراؤزر شرٹ میں، صاف رنگت لیے، بلونڈ بال۔

حنہ مغرور مسکرائی۔وہ اس کا تھا۔

”تمہیں اب ریان اچھا لگنے لگا ہے۔“ لیام نے بغور اس کو دیکھتے معنی خیزی سے کہا۔حنہ نے ریان سے نگاہیں نہیں پھیری تھیں، وہ اسی کو دیکھتے مسکرا رہی تھی، نفی میں سر ہلایا۔

”جتنا اِس شخص نے تنگ کیا ہے برا بھی نہیں لگتا۔“ وہ ہلکا سا بڑبڑائی کہ اس کی بڑبڑاہٹ سنتے لیام مسکراہٹ دبا گیا۔

وہ جانتا تھا کہ ریان یہاں آرہا ہے لیکن وہ اٹھے گا نہیں، ڈھیٹ بنا بیٹھا رہے گا۔ جانا ہوا تو لے جائے گا اس کو ساتھ۔ لیکن وہ کباب میں ہڈی ہی بنا رہے گا۔

ریان اس تک پہنچا، جب موبائل میں میسج بیپ ہوا۔ پاکٹ میں ہاتھ ڈالے موبائل نکالا اور نظریں اس پہ کیں لیکن اپنا ہاتھ حنہ کی طرف بڑھایا۔ اس کے ہاتھ تھامنے پہ کھڑا کیا اور کمر کے گرد بازو حمائل کیے موبائل پہ ہی نظریں مرکوز کیے رکھیں۔

حنہ دلچسپی سے اس کا چہرہ قریب سے دیکھنی لگی جو موبائل پہ کچھ دیکھ رہا تھا اور ماتھے پہ بل بھی نمودار ہو رہے تھے۔

موبائل واپس پاکٹ میں رکھتے اس نے آس پاس دیکھا پھر حنہ کو جو اس کو دیکھ کے مسکرا رہی تھی۔

یہاں اکیلی کیا کر رہی تھیں؟" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔ "

"میری موجودگی تمہیں محسوس نہیں ہوتی، اگر نہیں تو آج سے تم دونوں کے کمرے میں سو رہا ہوں میں۔" لیام ریان کی بات سن کے سلگ سا گیا۔ اس کو لیام نظر نہیں آیا تھا کیا جو حنہ کو اکیلا یہاں سمجھ رہا تھا۔

"دیکھ لو بکواس کر رہا ہے مجھ سے۔" ریان سرد آنکھوں سے حنہ کو دیکھتے ہوئے بولا کہ حنہ ہنس دی۔

"کام ختم ہو گیا تمہارا؟" وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگی کہ ریان نے دھوپ کی زیادتی سے آنکھیں سکیڑیں۔

"ہاں تقریباً۔" اتنا کہہ کے اس نے اپنی پیٹھ لیام کی جانب کی اور حنہ کو دوسری طرف کھڑا کیا۔

"کیا دیکھ رہے تھے آگے جو ماتھے پہ بل بنے تھے۔" حنہ اس کے ماتھے پہ انگلی رکھتی ہوئی پوچھنی لگی کہ ریان نے اس کی آنکھوں میں جھانکا۔

البانین کچھ مسئلہ کر رہے ہیں یہاں، میٹنگ کرنا پڑے گی۔" وہ سرسری سا"
بولا کہ حنہ نے مزید نہیں کریدا تھا، اگر ریان کو ضرورت محسوس ہوئی تو وہ
تفصیل اس سے شئیر کر لے گا۔

لیام اندر جاؤ۔" ریان نے گردن گھمائے بغیر لیام کو سرد لہجے میں حکم دیا"
کہ وہ ناگواری سے اس کو دیکھنے لگا۔

تمہیں نہیں شرم آئی کہ اندر چلے جاؤ، جو سکون سے بیٹھے ہیں ان کو"
اٹھوانے کی پڑی ہے۔" وہ بڑبڑاتا ہوا اٹھا اور لیپ ٹاپ کے ساتھ چیزیں سمیٹے
اندر کی طرف جانے لگا۔

جان بوجھ کے تنگ کرتا ہے تمہیں۔" لیام کی پشت کو دیکھتے حنہ اس کی"
سائیڈ لیتی بولی کہ ریان نے گھورا۔

بچہ ہے برداشت کر لیتا ہوں، ایک دو سال بڑا ہوتا تو ہاتھ پاؤں تڑوا چکا ہوتا"
مجھ سے۔" اس کے بالوں کو آگے کی طرف لاتے وہ سرد لہجے میں ہی بولا کہ

عمل اور بات میں تضاد تھا۔اس کی آنکھوں میں محبت تھی،اس کی بالوں کی نرماہٹ محسوس کر رہا تھا جبکہ بات وہ بالکل الٹ لہجے میں کر رہا تھا۔

سنا ہے کہ اکیڈمی میں تمہارے نام کا کانٹریکٹ آیا ہے۔" ریان کمر سے تھامے اس کو خود سے لپٹائے محبت بھرے انداز میں شاکنگ نیوز اس کے گوش گزار رہا تھا۔

حنہ چونکی۔اس نے ریان کے ہاتھ ہٹانے چاہے کہ وہ مکمل طور پہ حیرت کا اظہار کر سکتی لیکن اس کے انداز ہی الگ تھے۔

شپ منٹ میں رکاوٹ ڈالنے والی ڈیگر کے لیے کراؤنڈ ہیڈ میں بہت بڑا" کانٹریکٹ ہے۔مرنے سے پہلے کچھ حسین پل ہی گزار جاؤ میرے ساتھ۔" ہونٹوں پہ شاطر مسکان سجائے اس کے نقوش کو جزب کرتے ہوئے بولا۔ آنکھوں میں چمک تھی کہ حنہ نے لب بھینچے۔

تمہیں کیسے معلوم ہوا یہ سب؟" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگی۔ "

چھپنے والی بات تھی ہی نہیں۔ایسی خبریں اساسن تک پہلے پہنچتی ہیں۔""

اس کے رخسار کو چھوتے ہوئے وہ مخمور لہجے میں بولا۔

"کس نے کانٹریکٹ اسائن کیا ہے؟"اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے فاصلہ بنانا چاہا۔

"ہو گا کوئی دشمن، پھر کیا خیال ہے حسین لمحوں کا۔"اس کے کان کے پاس جھکتے ہوئے سرگوشی میں بولا کہ حنہ کو طیش سا آنے لگا۔وہ رومانوی انداز میں اسے خبر دے رہا تھا کہ اس کو مارنے کا کانٹریکٹ اسائن ہوا تھا اور ٹھرکی کو اپنے حسین لمحوں کی فکر تھی۔

"شٹ اَپ، دور ہٹو۔"وہ بدک کے پیچھے ہٹی اور کمر ہاتھ رکھے سوچنے لگی کہ اب کیا نئی مصیبت تھی۔

"دور کیوں ہٹوں۔اچھا نہیں کہ مجھ میں الجھی رہو گی تو کسی کو ملو گی کیسے، میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔"ریان اس کو بازو سے تھامے اپنے مقابل کرتا سنجیدگی سے بولا کہ حنہ نے استفہامیہ نگاہوں سے اس کو دیکھا۔

کچھ دنوں کے لیے کمرے میں بند ہو جاتے ہیں، تم میں اور تنہائی۔''حنہ کو بالکل امید نہیں تھی اس کے تھرڈ کلاس آئیڈیے کی۔وہ بے یقینی نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگی۔

مجھے دیکھ کے تمہارا دماغ گھاس چرنے چلا جاتا ہے کیا؟''ایک تو خبر سے میٹر گھوم گیا تھا اوپر سے اس کی عاشقی مزاج باتیں، شدید کوفت ہونے لگی تھی۔

تمہیں دیکھنے سے دماغ کا کیا تعلق، یہ تو دل کی خواہشات ہیں۔''ریان اس کا پھر سے تھام کے قریب کرتے ہوئے بولا کہ حنہ سختی سے اس کو گھورنے لگی۔

ادھر لاؤ تمہارے دل کا تو میں کام تمام کروں۔''حنہ ایک جست میں اپنا ٹراؤزر اوپر کرتی وہاں سے چاقو نکالے بولی کہ ریان نے ستائشی انداز میں آبرو اچکائے۔

کمرے میں بہتر نہیں؟ پھر تم کہو گی کہ سب کے سامنے لحاظ کیا کروں۔“

اس کا چاقو والا ہاتھ تھام کے وہ صلح جو انداز میں بولا کہ حنہ کو بے بسی سے ہنسی آنے لگی۔ ہنستے ہوئے اس نے اپنا سر ریان کے کندھے پہ ٹکایا۔

”ایسے ہی تم اپنا فلرٹ جھاڑتے رہے تو مجھ سے بہت جلد بور ہو جاؤ گے۔“

وہ آہستہ آواز میں بولی کہ ریان کو نا گوار لگا۔

”پہلی بات کوئی بھی مرد اپنی بیوی سے بور نہیں ہوتا، دوسری بات میری لو لینگو یج کو تم فلرٹنگ نہیں کہہ سکتی۔“ اس کا چہرہ سامنے کرتا ہوا وہ سنجیدگی و ناپسندیدگی سے بولا اور ایک والہانہ جسارت کرتے اس کو گھورنے لگا جو اچانک ہوئی واردات پہ سٹپٹا اٹھی تھی۔

”تمہاری لو لینگو یج میرے لیے عذاب بن کے رہ گئی ہے، چھوڑو مجھے۔ ہر وقت کا چپکنا۔“ وہ بگڑتے لہجے میں بولی اور اپنا رُخ پھیر گئی۔

تھوڑی دیر پہلے تو بہت پیار آ رہا تھا مجھ پہ۔ وہ کیا تھا۔" اس کی حالت سے "

محظوظ ہوتے وہ شریر لہجے میں بولا کہ حنہ اس کا ہاتھ جھٹکتی ہوئی اندر کی طرف

جانے لگی۔

اسے اُس کانٹریکٹ کے بارے میں سوچنا تھا جو اس کے نام کا جاری کیا گیا تھا۔

یہاں سے نکلنے میں بھی احتیاط کرنی تھی کیونکہ کانٹریکٹ میں اس کی لوکیشن

تک مینشن ہو گی۔

میں نے سکیورٹی بڑھا دی ہے، فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ تھوڑی دیر "

میں ہی وہ آدمی سامنے ہو گا جس نے یہ حماقت کی ہے۔" حنہ کے ساتھ چلتے

ہوئے وہ سنجیدگی سے بولا۔ حنہ نے بس ایک نظر اس کو دیکھا۔

کراؤنڈ ہیڈ سے میں خود کانٹیکٹ کرتی ہوں۔ آخر انہوں نے اس کو "

ایکسیپٹ کیسے کر لیا۔" حنہ کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا۔ وہ ایک اچھی اماؤنٹ

وہاں ڈونیٹ کرتی تھی اور سر جارج نے اس کو مارنے کا کانٹریکٹ قبول کیا

تھا۔

تمھیں ضرورت نہیں، میں خود ان سے مل لوں گا۔" ریان سنجیدگی سے " بولا جب وہ دونوں اندر داخل ہوئے، کیچن کا منظر نظر آیا جہاں دامیر کھڑا کچھ بنا رہا تھا اور علینا اس پہ پر شوق نگاہیں ٹکائے کھڑی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لیام ان دونوں کو واپس لاؤنج میں آتا دیکھ گھورنے لگا۔ جب وہ اندر آیا تھا تب دوار اکپل کیچن میں مصروف تھے پھر دامیر کا الگ سردپن دیکھا اور اب تھوڑی دیر بعد یہ پھر واپس آگئے تھے۔

مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہئے تھا۔" لیام بدمزا ہوتے غصے سے بڑبڑاتے " اٹھا کہ وہ کنوارا یہاں خوامخوا پھنس گیا تھا۔

ہمیں کوئی مسئلہ نہیں تم یہاں اپنا کام کر سکتے ہو۔" اس کے اٹھنے پہ علینا" تیزی سے بولی کہ برا نہ منا جائے۔

مجھ سے آخر لڑکیوں کو کیوں مسئلہ ہو گا۔ مسئلہ تو تمہارے یہ شوہر ہیں۔""

لیام جلے دل سے بولتا ہوا اپنے کمرے میں ہی جانے لگا کہ دامیر کی آواز پہ رک گیا۔

لنچ ریڈی ہے۔ کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔" وہ لنچ تیار کر چکا تھا" جس پہ ریان کو اچھنبا ہوا۔

لیام احسان کرنے والے انداز میں رک گیا جبکہ ریان چلتا ہوا اس کے قریب گیا۔

تمہیں کیا ضرورت تھی کیچن میں آنے کی، کھانے کا ہم دونوں دیکھ رہے" تھے نا۔" ریان دامیر کو ٹوکتا ہوا بولا۔

ویسے ہی دل چاہ رہا تھا تو کچھ بنا دیا۔ ڈنر تم لوگ ہی تیار کرنا یہ تو بس ہلکا پھلکا" سا ہی کھانا بنایا ہے۔" ہاتھ ٹیشو سے صاف کرتے وہ پیچھے ہٹا۔

ریان نے حنہ کو اشارہ کیا کہ وہ چیزیں اس کے ساتھ مل کے ٹیبل پہ سیٹ کر لے۔

کھانے کے دوران حنہ خاموش رہی تھی، اپنے لیے اساسن کا کانٹریکٹ سننا طیش میں مبتلا کر رہا تھا۔ سکون سے تو وہ اب بھی نہیں بیٹھنے والی تھی۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی اکیڈمی میں جا کے تباہی مچا دے۔

اس بڈھے کی ہمت کیسے ہوئی اس کا کانٹریکٹ قبول کرنے کی۔

لیام اور علینا کے سامنے ریان نے کام سے متعلق کوئی بات نہیں چھیڑی تھی۔

کھانے کے بعد ریان دامیر کو لیے آرمری کی طرف چلے گئے تھے تاکہ مزید کچھ ڈسکس کر سکتے۔

ڈنر لڑکوں نے لیٹ کیا تھا، علینا بھی فارغ ہو کے اپنے کمرے میں جا چکی تھی کہ ریان خود دامیر کو چھوڑ جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ہاتھ سیدھا رکھو۔۔" سرد آواز میں حکم پہ علینا نے پستول پہ گرفت سخت کرتے بازو بالکل سیدھا کیا۔ اتنے عرصے بعد اس نے گن تھامی تھی وہ بھی فائر کرنے کے لیے۔

"نظر ٹارگیٹ پہ، جب محسوس ہو کہ ٹارگیٹ پہ ہے نشانہ فوراً فائر، جھجھکنا نہیں۔"

اس کے بالکل پیچھے کھڑے ہوئے وہ سنجیدگی سے اس کو حکم دے رہا تھا۔

سمجھانا تو دور کی بات۔

"فائر۔۔۔" مزید دو سیکنڈز پہ جب علینا نے فائر نہ کیا تو اس کی سخت آواز پہ اس نے گھبراتے فائر کیا اور کانپتے ہاتھ نیچے کیے۔ آنکھیں زور سے میچ رکھی تھیں۔

"یہ تو بے بی فائر تھا۔۔" وہ ناخوش نظر آیا اور ٹارگیٹ پہ نظر جمائے دیکھا۔

علینا نے خائف نگاہوں سے ریان کو گھورا۔ وہ ایک پل بھی نرم لہجہ نہیں اپنا پایا تھا۔ جلاد بنے اس کے سر پہ کھڑا تھا۔

یہ ساری میگزین خالی کرنی ہے آج اور ادھر اُدھر نہیں۔اُس ٹارگیٹ پہ۔‘‘ ’’
ریان اس کو سامنے لگے بورڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔

علینا کا سانس پھول گیا تھا،اس کسرت سے نہیں بلکہ ریان کی باتیں سن سن کے۔

پوائنٹ لو اپنا۔‘‘اس نے علینا کے پیروں کی طرف اشارہ کیا۔علینا نے ’’ دونوں پیر سیدھے کیے، پسٹل ہاتھ میں تھامے بازو اوپر کیے۔کانوں پہ ہیڈ فون لگائے رکھتے تھے۔آنکھیں سکیڑیں۔نشانہ لیا لیکن۔۔

فائر۔۔۔‘‘ریان کی غراتی آواز پہ ایک بار پھر علینا کا ہاتھ لڑکھڑایا اور گولی ’’ پھر ٹارگیٹ سے ہٹ کے لگی۔علینا نے روہانسا ہوتے ریان کو دیکھا۔

تم ہر بار ایسے میرے پاس چلاؤ گے تو خراب ہی لگے گا نشانہ۔‘‘علینا اس کو ’’ ملامتی نگاہوں سے دیکھتی ہوئی بولی۔

ارادہ اس کا ہفتے بعد دامیر سے ہی سیکھنے کا تھا لیکن ریان زبردستی اس کو آرمری میں لے آیا تھا کہ وہ آج سے ہی شوٹنگ پریکٹس شروع کرے۔

"یہ تو صرف میں ہوں جس سے ڈر گئی، جہاں پسٹل تھامنی ہو وہاں بم دھماکے بھی ہوتے ہیں۔ تو کیا ہر بار ہاتھ کانپے گا تمہارے؟" ریان اس کو سخت لہجے میں بولا۔

"اللہ نہ کرے کہ مجھے ایسی صورت حال میں کبھی گن تھامنی پڑے۔" علینا جھرجھری لیتی ہوئی بولی۔

"تو کیا ڈانس کرتے ہوئے گن تھامنی ہے اگر ایسی صورت حال میں نہیں تھامنی۔" ریان تیکھے لہجے میں اس سے پوچھنے لگا کہ وہ گڑبڑا گئی۔

"سٹین یور پوزیشن۔"

وہ اچانک پھر تحکم بھرے لہجے میں بولا۔

"میں تھک گئی ہوں۔" علینا روٹھے انداز میں بولی اور اپنے ہیڈ فونز اتارنے لگی۔

"دو فائر کر کے ہی تھک گئی ہو۔ دشمن تمہاری تھکن دیکھ کے فائر نہیں کرے گ کہ باجی آپ تھوڑا سانس لے لیں ہم پھر آپ پہ حملہ کریں گے۔" ریان اس پہ طنز کرنے سے پھر باز نہ آیا۔

اس نے شکوہ کناں نگاہوں سے حنہ کو دیکھا جو لاتعلق سی اپنی پریکٹس میں مصروف تھی۔ اس کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا کہ ریان علینا کو کیسے ٹرینڈ کر رہا تھا۔ شوٹنگ کی فالحال کی زمہ داری ریان نے لی تھی۔

"ہم کل یہیں سے کانٹینیو کریں گے۔" علینا بے نیازی سے بولتی ہوئی گن کو ٹیبل پہ رکھ گئی۔

"تمہیں صبح سے شام کے درمیان شوٹ کرنا آجانا چاہیے پھر ہم نیکسٹ کی طرف بڑھیں گے لیکن یہ لڑکیوں والے نخرے۔ خیر ویسے بھی تمہاری طبیعت کی وجہ سے ابھی سخت ٹرینگ نہیں شروع کر سکتے ابھی نرمی ہی کرنا پڑے گی۔" ریان اس کی گن تھام کے میگزین چیک کرنے لگا جس میں سے دو ہی گولیاں چلی تھیں۔

یہ ابھی سخت ٹریننگ نہیں تھی اس کی، اتنے سخت لہجے میں وہ اس کو حکم دے رہا تھا اور اب بھی جناب کی کثر باقی تھی۔

علینا اس کو گھورنے میں مصروف تھی جب ریان نے اچانک اپنی نگاہ اٹھائی۔

علینا اس کی آنکھوں میں برفیلا تاثر محسوس کرتے تھوک نگل کے رہ گئی۔

گردن کے پیچھے کرنٹ سا لگا تھا۔

اس نے حنہ کو دیکھا جو اپنی جیکٹ اتار رہی تھی۔ پسینہ اس کے چہرے پہ چمک رہا تھا۔ علینا نے تو اس کی نسبت کچھ بھی نہیں کیا تھا اور وہ اتنے کم وقت میں کافی کسرت کر چکی تھی۔

یہاں سے نکلنے میں ہی عافیت جانی۔ دامیر یہاں موجود نہیں تھا۔ آج شام کا کھانا کھانے کے بعد وہ دامیر کے ساتھ لان میں ہی تھوڑی واک کرتی رہی تھی پھر ریان نے رات کی ٹریننگ کا کہا تو اس کا دھیان علینا پہ گیا۔ کل تو اس نے کچھ نہیں کہا تھا لیکن آج ریان کا ارادہ تھا کہ کچھ سٹارٹ تو کرے۔

دامیر واپس گھر کی طرف بڑھ گیا تھا اور علینا حنہ اور ریان کے ساتھ یہاں آرمی میں آگئی تھی۔ آخری بار وہ یہاں سے واپس گئی تو اس کو سب یاد آیا تھا، تب اس نے اپنا دل ٹوٹتا محسوس کیا تھا لیکن آج ایسا کچھ نہیں تھا۔ اور آج تو شاید ریان ہڈیاں توڑنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

خیر اپنی جان چھڑواتی وہ واپس گھر کی طرف بڑھی کہ ریان کی شکایت کرے گی دامیر سے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

علینا کو جاتا ہوا دیکھ حنہ نے اپنا موبائل ٹیبل سے اٹھایا اور میکس کا نمبر ڈائل کرنے لگی۔

''میکس سے بات کرواؤ۔'' فون کسی گارڈ نے اٹھایا تھا تبھی وہ سنجیدگی سے بولی۔

''میکس ابھی کسی میٹنگ میں ہیں۔'' گارڈ مؤدب سا بولا۔

انفارم کرو کہ میری کال ہے۔" موبائل کندھے اور کان کے درمیان" رکھتے رکھتے اپنے ہاتھ پہ پٹی لپیٹنے لگی۔

ریان اس کی جانب بڑھا۔ موبائل کو اپنے ہاتھ میں لیتے اس کے کان سے لگایا اور ایک ہاتھ پیچھے سے اس کے گرد باندھا۔

سر نے منع کیا ہے کہ ان کو ڈسٹرب نہ کیا جائے۔" وہ اب بھی اسی انداز" میں بولا کہ حنہ کو غصہ آنے لگا۔

جس سر نے منع کیا ہے اس کو دنیا سے مٹا دوں گی میں۔ فون دو ان کو۔" وہ" طیش میں غرائی۔ ریان نے اس کے کندھے پہ ہونٹ رکھے۔

ریلیکس۔" سرگوشی میں بولا، کس بات کا غصہ تھا اس کو۔"

دوسری جانب گارڈ کو میکس کی میٹنگ میں مخل ہونا پڑا اور بتانا پڑا کہ حنہ میم کی کال تھی۔

کام کیسا جا رہا ہے آپ کا؟" میکس کی آواز ابھرتے ہی اس نے سنجیدگی سے" پوچھا۔ ہاتھ میں پٹی وہ لپیٹ چکی تھی تبھی ریان کے ہاتھ سے فون لے لیا

لیکن اس نے اپنا بازو نہیں ہٹایا تھا۔اس کے کندھے پہ ٹھوڑی ٹکائے کھڑا

رہا۔

ٹھیک جا رہا ہے۔جب تمہیں گارڈ نے انفارم کیا تھا کہ میٹنگ چل رہی ہے''

تو تھوڑا انتظار کر لیتیں۔''میکس تھوڑا سخت لہجے میں بولے کہ حنہ کے

چہرے پہ استہزایئہ مسکراہٹ ابھری۔

''کون سی میٹنگ چل رہی ہے آپ کی؟''

میکس نے اس کی آواز میں طنز محسوس کیا۔

مجھے امید ہے کہ وہ آپ نہیں ہونگے جنہوں نے اپنی کسی بزنس میٹنگ میں''

ڈیگر کا زکر کیا کہ ڈیگر نے شپ منٹس رکوائیں۔کیونکہ اس میں آپ کا تو کوئی

فائدہ نہیں۔ہے نا۔''حنہ بالکل سنجیدگی سے بولی کہ دوسری طرف میکس

خاموش ہو گئے۔

جس نے بھی کانٹریکٹ دیا ہے میرا،اس کو کہیں واپس لے۔مجھے آپ کا''

معلوم ہو گیا ہے تو لازمی بات ہے کہ میں اُس شخص کو بھی جان گئی ہوں۔''

حنہ ریان کا ہاتھ نرمی سے ہٹاتی ہوئی اس سے دور ہوتے میکس کو وارننگ دیتی ہوئی بولی۔

"میرا اس سے کوئی تعلق نہیں حنہ۔ میں کیوں ایسا چاہوں گا نہ ہی میں جانتا ہوں کہ کوئی کانٹریکٹ بھی آیا ہے۔" میکس سنجیدگی سے اپنی بات کہنے لگے لیکن حنہ کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

"ورنہ ایک دن کا بھی وقت نہیں ہے اُس شخص کے پاس۔۔" اتنا کہہ کے حنہ نے کال کاٹ دی۔

کانٹریکٹ کسی بزنس مین کی طرف سے تھا کیونکہ تباہ ہوئے کنٹینرز میں ایک کنٹینر اس آدمی کا بھی تھا۔ اس کی ڈیل میں ایک لڑکی بھی تھی جواب حنہ کے پاس تھی اور ساتھ اُس بڑی شپ میں سمگلنگ کا بھی کافی نقصان ہوا تھا۔

"سالے بزنس مین۔۔" فون کو پٹختے وہ غصے سے بڑبڑائی۔

میکس کو کال کرنے کا مقصد تھا کہ وہ آدمی میکس کا بزنس پارٹنر بھی رہ چکا تھا تو ایسے میں اِس کی دی ہوئی دھمکی اس تک پہنچ جائے گی، ایک دن کا وقت تھا

لیکن اس سے بھی کم وقت میں اگر کانٹریکٹ واپس نہ لیا گیا تو یہ خود اُس شخص کو مٹانے والے تھے۔

یہ معاملہ تو حل ہوا۔ ماتھے پہ ہاتھ رکھتے اس نے کنپٹی کو سہلایا۔

☆☆☆☆☆☆☆

"میں نہیں جاؤں گی اب وہاں۔ زرا تمیز نہیں ہے ریان کو بات کرنے کی۔"

لاؤنج میں آتی وہ غصے سے بولی کہ دامیر نے الجھن سے اس کو دیکھا۔

"کیا ہوا؟" وہ تشویش زدہ لہجے میں پوچھنے لگا کہ علینا کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ شاید وہ رونے کی تیاری میں تھی۔

"مجھے ڈانٹ رہا ہے، میں نے کچھ کرنے سے منع کیا تو کمزور کہنا شروع ہو گیا۔ اس کو سمجھا لو دامیر۔ پھر مجھے جن کی طرح گھورتا ہے جیسے اس کا اگلا شکار میں ہوں۔" علینا غصے اور بھرائے لہجے میں اس سے بولی۔

"اوکے ریلیکس۔ وہ جب کام سے ریلیٹڈ کچھ کرتا ہے تو پھر کچھ نہیں دیکھتا۔" دامیر نرمی سے اس کو سمجھاتا ہوا بولا۔ ہونٹوں کے کنارے مسکائے کہ اچھے موڈ سوئینگ چل رہے تھے اس کے۔

دامیر اٹھنے لگا تو علینا نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"کہاں جا رہے ہو؟" اپنے رخسار سے آنسو صاف کرتے وہ تیزی سے بولی۔

"ریان سے دو دو ہاتھ کرنے۔" وہ سپاٹ انداز میں بولا جبکہ علینا ہڑبڑا اٹھی۔

"تمہیں تکلیف ہوگی دامیر، رہنے دو پھر کبھی بات کرنا اس سے۔۔" علینا جزبز ہوتی بولی کہ وہ دامیر کو بات بڑھا کے بتا رہی تھی ریان تو واقعی اپنی ٹریننگ ہی کروا رہا تھا۔

دامیر نے اس کو جانچتی نگاہوں سے دیکھا، وہ ڈرامہ کر رہی تھی۔

"چلو کمرے میں چلتے ہیں۔" دامیر کچھ دیر بعد بولا تو علینا سر ہلاتی ہوئی ڈریک یا ریان کو بلانے کے ارادے سے واپس مڑی کہ دامیر نے اس کا ہاتھ تھاما۔

"کہاں؟"

روم میں جانا ہے تو ان کو بلا رہی ہوں۔" وہ سادہ لہجے میں بتانے لگی۔ "آج اس نے گولی والی جگہ پہ ڈریسنگ کی تھی تو زخم سے خون رسنے لگا تھا تبھی احتیاطاً بولی۔

"تم ہو نا، مجھے تھام کے چلو۔" دامیر اس کو دیکھتا ہوا بولا کہ علینا مسکرا دی۔

ایک تو وہ اس سے قد میں چھوٹی، اگر دامیر اس کے کندھے پہ بازو رکھتا تو سارا بوجھ اسی پہ آجاتا اور عین ممکن تھا کہ علینا دب ہی جاتی۔

لیکن دامیر نے احتیاط سے اس کے شانے کے گرد بازو پھیلایا۔

"برداشت کرلو گی نا، یہ نا ہو کہ الٹا مجھے تمہیں گود میں اٹھانا پڑے۔" وہ لوگ کمرے کی راہداری کی طرف بڑھ رہے تھے جب دامیر نے شریر لہجے میں پوچھا۔

میں ٹھیک ہوں، تم بھی ریان کی طرح کمزور کہہ رہے ہو مجھے۔" وہ برا" منا تے ہوئے بولی جب وہ لوگ کمرے میں پہنچے۔ دامیر کو سہارے کی ضرورت نہیں تھی، وہ آرام سے چل سکتا تھا لیکن تیزی نہیں دکھا سکتا تھا۔

علینا نے دروازہ بند کیا اور دامیر کو لیے بیڈ تک آئی۔

علینا واقعی ہانپ گئی گئی۔ اس کے بیٹھنے پہ سینے پہ ہاتھ رکھتی وہ گہرا سانس بھرنے لگی۔

دامیر مسکراتا ہوا علینا کو دیکھتے اپنا ہاتھ شرٹ تک لے گیا اور آہستہ سے بٹن کھولنے لگا۔ اس کا ارادہ شرٹ اتار کے جھلسی ہوئی جگہ پہ میڈیسن لگانے کا تھا۔ علینا نے گھورا۔

کیوں بازو کو حرکت دیتے ہو دامیر، درد ہو گی۔" وہ ڈپٹنے والے انداز میں" بولی کہ دامیر کو اس پہ پیار آنے لگا۔

کون کہہ سکتا تھا کہ یہ وہی علینا تھی جو اس سے نفرت کا اظہار بے ڈھرک کیا کرتی تھی۔

لاؤ میں مدد کروں۔"یکلخت ہی چہرے پہ مدھم شرمگیں مسکراہٹ لاتے "
اس کا ہاتھ ہٹا گئی اور بٹن کھولنے لگی۔
دامیر ہلکا سا ہنسا، وہ خود آفر کیے اب شرما رہی تھی۔
یہ تو خراب بھی ہو گئی، کوئی دوسری پہنو گے ؟"علینا ایک سائیڈ سے "
شرٹ پہ خون کے دھبے دیکھتی ہوئی بولی۔
میں شرٹ نہیں پہنوں گا اب، بس یہاں میڈیسن لگا دو۔"وہ نفی میں سر "
ہلاتا ہوا بولا۔اس کی نگاہیں علینا کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔
مجھے تمہیں ایسے دیکھ کے بہت تکلیف ہوتی ہے دامیر۔۔"اس کے چہرے "
کی مسکراہٹ اب فکر میں بدلی تو روہانسا ہوئی۔
اگر تمہیں کچھ ہو جاتا تو۔۔"اس نے سسکی بھرتے چہرے پہ ہاتھ رکھا۔ "
تمہیں یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہئے پرنسیس، دامیر تم سے محبت کرتا "
ہے۔اور تمہاری محبت مجھے کچھ نہیں ہونے دے گی۔"دامیر نے اس کے
چہرے سے نرمی سے بال ہٹائے۔

میں سب کچھ قبول کر چکی ہوں لیکن میرے اندر ڈر سما گیا ہے۔" وہ بھرائی "
آنکھوں سے دیکھنے لگی۔

دامیر نے نرمی سے اس کو پاس کرتے اپنی گود میں بٹھا لیا۔ علینا باقی کے بٹنز کھولنے لگی۔ اس کے سینے پہ موجود جگہ جگہ زخم بنے تھے۔ خراشیں موجود تھیں۔ علینا نے نرمی سے ان پہ ہاتھ پھیرا۔ "یہ دنیا بہت ظالم ہے، ہمیں کیا سے کیا بنا دیتی ہے۔" وہ سوچنے لگی۔

تمہیں آرام کرنا چاہیے دامیر۔" اس کے دل کی دھڑکن محسوس کرتے "
علینا جھجک کے بولی جو تیز ہو رہی تھی۔ شاید وہ تھک گیا تھا۔

اتنی فکر ہو رہی ہے میری؟" اس نے مسکراتے ہوئے گردن پہ ہلکا سا بوسہ "
دیا۔

میں تمہیں میڈیسن لگا دوں۔" مسکرا کے کہتی ہوئی اٹھی اور ڈریسنگ پہ "
اس کی میڈیسن دیکھنے لگی۔

اِسے اب دامیر سے مایوسی والی باتیں نہیں کرنی چاہئے تھیں، دامیر اس کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا تھا اور ان کی زندگی میں خوشگوار تبدیلی کا اضافہ بھی ہونے جا رہا تھا تو اب ایسی باتیں کر کے وہ دامیر کو مزید مایوس نہیں کرنا چاہتی تھی۔ آئینے میں اس نے دامیر کا عکس دیکھا جو مسکراتی نظروں سے اس کو دیکھ رہا تھا۔

"پٹی نہیں کرو گے دوبارہ؟"

علینا اس کے پاس آتی بولی، دامیر نے نفی میں سر ہلایا۔

زخم تھوڑا خشک ہو جائے پھر۔ لگا دو گی؟" اپنی بات کہتے اس نے جانچتی "نگاہوں سے علینا کو دیکھا۔

تمہیں درد نہ ہو۔" وہ تذبذب کا شکار ہوتی بولی، دامیر تھوڑا سیدھا ہوا۔ "

نہیں ہو گی، ہو سکتا ہے تمہارے لگانے سے مجھے جلدی آفاقہ ہو جائے۔" ""

اس کا موڈ ٹھیک کرنے کو وہ شریر لہجے میں بولا۔ وہ اس کے تاثرات سمجھ سکتا تھا۔ اس کو وقت لگنا تھا سب چیزوں کو نارمل سمجھنے میں۔

علینا گہرا سانس بھرتی ہوئی اپنی انگلی کے پوروں پہ ٹیوب نکالنے لگی۔

اس کی شرٹ کندھے سے اتارتی ہوئی نرمی سے وہاں مرہم رکھنے لگی۔

دامیر نے اس کو کمر سے تھاما اور قریب کیا۔ بازو لپیٹے دامیر نے اپنا سر اس کے سینے پہ ٹکایا۔ وہ مرہم لگا چکی تھی۔ ٹیوب بند کرتے وہ مسکرائی۔

"ہٹو اب۔ میں تمہاری شرٹ جگہ پہ رکھوں۔" اس نے کافی دیر اس کو حصار میں باندھے رکھا جب علینا اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی بولی۔

وہ گہرا سانس بھر کے رہ گیا، اتنے قریب آ کے اسے دور نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن سرد آہ بھر کے اپنے بازو ہٹائے۔ وہ جتنا بھی اظہار کرتا کم تھا۔ اس کا وجود راحت، تقویت بخشتا تھا۔

"تم آج جلدی نہیں سوؤ گی۔" وہ چینج کر کے واپس آئی تو دامیر نیم دراز سا اس کو دیکھتے بولا۔ بالوں کو جوڑے میں قید کرتے علینا نے الجھ کے اس کو دیکھا۔

"کیوں؟ اُس کی بات سنتے وہ تھوڑا اکترائی سی تھی۔"

کیونکہ میں نہیں چاہتا۔'' وہ آنکھوں میں چمک لیے بولا۔ وہ کھلکھلائی۔ ''

تم مسلسل دو دن سے ان کو کور نہیں کر رہے رات کو۔ ہوا لگ جائے گی۔ ''''

علینا اس کے بنا شرٹ کے وجود کو دیکھتے ہوئی بولی، کندھے پہ بنا ٹیٹو اب بھی ویسا ہی تھا۔ آٹھ کناروں والا ستارا۔ رشین مافیا۔

شرٹ سے زیادہ الجھن ہوتی ہے، رات کو جلن ہوتی ہے۔'' دامیر سنجیدگی ''

سے بولا۔

میں تمہیں سلیولیس نکال دیتی ہوں، یہ باقی جو چھوٹے موٹے زخم ہیں یہ ''

مسئلہ کریں گے۔'' علینا کبرڈ کی طرف بڑھنے لگی کہ دامیر نے روک لیا۔

واپس آجاؤ۔ ایسے ہی ٹھیک ہے۔ یہ چھوٹے زخم محسوس بھی نہیں ''

ہوتے۔'' دامیر اس کو ہاتھ کے اشارے سے بلانے لگا کہ علینا کشمکش میں پڑ گئی کہ اس کی سننی چاہیے یا نہیں۔

احتیاطً وہ ایک شرٹ نکال لائی کہ رات میں پہن لے گا جب دل کیا۔

"یہ چھوٹے موٹے زخم کیوں نہیں فیل ہوتے تمہیں۔ اتنے فیلینگ لیس ہو گئے ہو؟" علینا بیڈ پہ چڑھتی آنکھیں چھوٹی کیے اس سے پوچھنے لگی۔

"تم نے اکیڈمی جوائن کی تھی تو معلوم نہیں ہوا ابھی تک۔" وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگا۔

"میں کون سا ہر جگہ پھرتی تھی اپنے کام سے کام رکھتی تھی وہاں۔" علینا ناک بھوں چڑھائے بولی۔

"کراؤں مد ہیڈ اور باقی اور بھی بہت سی اکیڈمیز میں ہر چیز الگ سے سکھائی جاتی ہے۔ مافیا کے اپنے سکول کہہ لو۔ اُسی طرح ڈیپارٹمنٹ بنے ہوتے ہیں۔ ٹارچر کا الگ ڈیپارٹمنٹ ہوتا ہے اور تمہارا شوہر اچھے سے ٹرینڈ ہے۔" دامیر پیر کی مدد سے کنفرٹر کھولنے لگا کہ علینا خود آگے ہوتے دونوں پہ کنفرٹر اوڑھانے لگی۔

"تم لوگ سوتے بھی بہت کم ہو۔" وہ ایک اور بات یاد کرنے لگی۔

"اور تم سوتے ہوئے بالکل بھی اچھے نہیں لگتے یہ تو اچھا ہے مجھ سے پہلے اٹھ جاتے ہو۔" علینا اچانک جھر جھری لیتی ہوئی بولی۔ آنکھوں کے سامنے اسپتال کا منظر لہرایا جب وہ آنکھیں موندیں پڑا تھا۔

"ٹارچر میں مسلسل جگایا بھی جاتا ہے۔ نیند کافی کچی ہے ہماری۔ حنہ سے پوچھنا وہ کافی ایکٹو ہے اس معاملے میں۔" دامیر علینا کو مسکراتے ہوئے دیکھ بتانے لگا۔

علینا کو رشک سا آنے لگا۔ حنہ انہیں کی طرح مضبوط تھی اور خود وہ چوزے کی جان والی۔ ریان کے "فائر" کہنے پہ کانپنے لگ جاتی تھی۔

"تم تھک تو نہیں گئی؟" دامیر کی آواز پہ علینا اپنی سوچوں سے نکلتی اس کو دیکھنے لگی۔

"نہیں، میں کیسے تھکوں گی۔" وہ نرمی سے بولی۔

"کیا کچھ ایسا ہے جو تم مجھ سے کہنا چاہتی ہو؟" دامیر اس کے چہرے پہ نرمی سے ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔

علینا نے اثبات میں سر ہلایا اور کھسک کے تھوڑا قریب ہوئی۔

میں بہت خوش ہوں۔" وہ کہتے نگاہیں جھکا گئی۔ دامیر نے نگاہوں سے اس "

کے ایک ایک نقش کو چوما۔

"میری دنیا تمہارے گرد گھومنے لگی ہے"

اس کے من موہنے چہرے کو دیکھتے وہ دل میں اس سے مخاطب ہوا۔

کیوں خوش ہو؟" اس کا چہرہ اوپر اٹھاتے پوچھا۔"

ہماری فیملی بننے جا رہی ہے دامیر۔ میری ہمیشہ سے خوائش تھی کہ ایک گھر "

ہو، شوہر اور بچے ہوں۔ میں ہاؤس وائف۔ گھر سنبھالوں۔" وہ خوشی سے

چہکتی ہوئی کہنے لگی کہ دامیر کی آنکھیں چمکنے لگیں۔

کتنے بچے؟" دامیر اس کے بالوں کی لٹ کو انگلی پہ گول گول گھماتے ہوئے "

شریر مسکراہٹ لیے پوچھنے لگا۔

جتنے بھی ہو جائیں۔" وہ اپنی رو میں بنا بات پہ غور کیے بولی دامیر سمجھتے سر ہلا "

گیا۔

"لیکن مجھے نہیں یہ مار دھاڑ سیکھنا میں ایسے ہی گھر میں ٹھیک ہوں۔" وہ تھوڑا نروٹھے پن میں بولی۔

"تم آج اور کل گھر ہی تھی اور بور ہو گئی تھی۔" دامیر جتاتے ہوئے اس کو کل کا کہا جملہ یاد دلانے لگا۔

"وہ تو تم لوگ بھی گھر پہ تھے۔ کچھ کرنے کہاں دیتے ہو۔" وہ ان کو قصور وار ٹھہراتی ہوئی بولی۔

"شوہر گھر ہوں تو بوریت بنتی نہیں پرنسیس۔" دامیر اس کی لٹ کو کھینچتا ہوا بولا کہ علینا نے گھورا۔

"تم لوگ مزید بور کرتے ہو۔" وہ دوبدو بولی۔

"ابھی بور کر رہا ہوں تمہیں؟" دامیر گھورتے ہوئے پوچھنے لگا کہ علینا مسکراہٹ دبا گئی۔

"ابھی تو ہم اکیلے ہیں نا، باتیں کر رہے ہیں۔ گھر پہ ہو تم لوگ تو آدھا دن تم لوگ اپنی میٹنگ میں گزارتے ہو۔" علینا تھوڑی تفصیل بتانے لگی۔

"میرے ساتھ اکیلے میں بور نہیں ہوتی۔" دامیر دلچسپی سے پوچھنے لگا۔اس کا چہرہ اپنے مقابل کیا۔

"تمہارے ساتھ میں کیوں بور ہوں گی۔" وہ مدھم لہجے میں بولی کہ دامیر کی آنکھوں کی تپش سے چہرے پہ سرخی چھانے لگی تھی۔

"پھر۔۔۔؟" پر شوق نظریں ٹکائے وہ فاصلہ ختم کرنے کو تھا۔

"تم بہت اچھے ہو۔۔" وہ بس اتنا ہی کہہ پائی کہ دامیر نے اس کے مسکراتے ہونٹوں کے کنارے کو نرمی سے محسوس کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آنکھوں پہ سن گلاسز لگائے، سر پہ کیپ پہنے اور بالکل سیاہ حلیے میں وہ بے نیاز سی چلتی آرہی تھی کہ سامنے ہی پینٹ کی پاکٹس میں ہاتھ ڈالے ریان کھڑا اس کو سرد نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

''ایسے تو تمہیں کسی نے پہچانا ہی نہیں آئی ایم امپریس۔''سرد آواز میں واضح طنز کیا گیا۔حنہ اس کی بات کو نظر انداز کرتے آگے بڑھنے کو تھی کہ ریان نے اس کے بازو کو گرفت میں لیا۔

''کیا سوچ کے تم باہر گئی تھی ہاں۔''آنکھوں میں سرد پن لیے وہ خطرناک لہجے میں دانت پیستے بولا۔

''اتنی ڈھیٹ کیوں ہو تم،جب تمہیں منع کیا تھا کہ خود کو تھوڑے دن گھر میں رکھو باہر کتے پھر رہے ہیں تو کیا موت کو دیکھنے کا زیادہ عشق ہو رہا ہے تمہیں۔''ایک ہاتھ سے اس کا چہرہ دبوچے اپنے مقابل کرتے غرایا کہ حنہ نے سختی سے اس کا ہاتھ جھٹکا۔

''میں کوئی دبکو سی لڑکی نہیں جو ایک دھمکی ملنے پہ گھر میں ڈر کے بیٹھ جاؤں اور دشمن کو موقع دوں اپنی کمزوری کا۔''حنہ الٹا اس کو سرد لہجے میں بولی۔

میں مقابلہ کرنا جانتی ہوں۔" وہ ایک ایک لفظ چبا کے بولی۔ اپنی گلاسز،" ہیٹ اتارے اس نے غصے سے جھٹکے میں اس کی طرف اچھالی جو ریان کے سینے سے ٹچ ہوتے زمین پہ جا لگیں۔

خالی ہاتھ تو تم لوٹی نہیں ہو گی، کس کو ٹپکا کے آئی ہو؟" اس کی پشت کو جاتا" ہوا دیکھ وہ پوچھنے لگا۔

تمہاری محبوبہ کو۔۔" وہ واپس مڑتے چلائی کہ ریان کے لبوں پہ ناچاہتے" ہوئے بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ واپس گھوما جب اس کو ڈریک بھی آتا ہوا دکھائی دیا۔

اُس کا یہاں پہنچنا اس کے لیے غلط ثابت ہوا تھا جب اچانک پڑھنے والے تھپڑ سے اس کو حواس جاتے ہوئے محسوس ہوئے۔ کان میں بیم سی بجنے لگی۔

کس کے کہنے پہ تم گئے تھے اس کے ساتھ؟" تھپڑ کھانے کی وجہ جاننے" کے بعد ریان خاموش سا نظریں جھکائے کھڑا رہا۔

"بولو یا پھر شادی سے پہلے شہید ہونے کی خواہش ہے تمہاری۔" ریان اس کے سر پہ کھڑا دھاڑا کہ ڈریک نے تھوک نگلا۔

"سر میم کے ساتھ تھا ان کو ضرورت تھی میری۔" ڈریک سنجیدگی سے بولا کہ ریان کا میٹر گھوما۔

"تمہاری میم کی تو ایسی کی تیسی۔۔" وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا کہ حنہ کا سوچتے اس نے ضبط سے آنکھیں بند کیں۔ منع کرنے کے باوجود وہ باہر گئی تھی اپنا حلیہ تبدیل کیۓ۔

"آئیندہ مجھے انفارم کیے بغیر تم اس کے ساتھ گئے تو جس ٹانگوں کے ساتھ جاؤ گے وہ اکھاڑ دوں گا۔" ریان اس کو سرد لہجے میں وارن کرتا ہوا بولا تو وہ اثبات میں سر ہلا گیا۔

"سر میٹنگ کا ٹائم بتا دیں، لوگ بار بار آپ سے کانٹیکٹ کرنے کا کہہ رہے ہیں۔" اس سے پہلے ریان واپس مڑتا ڈریک نے تیزی سے بولا۔

آج شام پانچ بجے کی میٹنگ ارینج کرو۔ سب کو انفارم کرو کہ اگر کوئی بھی اس سے ایک سیکنڈ بھی لیٹ ہوا تو اس کا زمہ دار میں نہیں۔ جس نے جو بات کرنی ہے وہ آج ہی کرے۔ ہر بار میں اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کرنے والا۔"

ریان اپنی رسٹ واچ میں دیکھتا ہوا اس کو وقت بتاتا ہوا اندر کی طرف بڑھنے لگا۔

جبکہ ڈریک نے منہ بناتے اپنا جبڑہ سہلایا۔ یہ آج تک کا سب سے زور سے پڑنے والا تھپڑ تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دامیر علینا کے ساتھ باہر نکلا تھا۔ اُس کی فکر نہیں تھی کیونکہ وہ گارڈز کے ساتھ تھا اور دامیر نے اپنے سٹچز چیک کروانے تھے، علینا کی طبیعت کچھ ڈاؤن تھی تو باہر جانے سے طبعیت پہ اچھا اثر پڑتا۔

حنہ کیچن میں کھڑی پانی پیے اب کمرے کی طرف جانے والی تھی کہ ریان کو آتا دیکھ اس نے آنکھیں گھمائیں۔

ابھی میں بالکل بھی تمہاری فضولیات برداشت کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں ریان تو دور رہنا۔" وہ رکھائی سے کہتی ہوئی جانے کو تھی جب ریان دانت پیستا ہوا اس کی طرف بڑھنے لگا کہ فون بیپ پہ رک گیا۔

وہ لوگ کسی بھی میسج کو اگنور نہیں کرتے تھے، کسی بھی وقت کوئی بھی الرٹ مل سکتا تھا تبھی وہ ہمہ وقت ایکٹو رہتے تھے۔

میسج دیکھا تو ماتھے پہ الجھن کے بل نمودار ہوئے، اس نے نظریں اٹھاتے ہوئے جاتی حنہ کی پشت کو دیکھا جس کے بال کمر پہ بکھرے تھے۔

"انٹرسٹنگ۔"

جو میسج موصول ہوا تھا، وہ ستائشی انداز میں آبرو اچکاتا ہوا اس کے پیچھے لپکا جو ابھی اُس آدمی کو اوپر پہنچا آئی تھی جس نے اس کا کانٹریکٹ نکالا تھا۔

وہ کمرے میں داخل ہوا تو حنہ کو بگڑے موڈ میں دیکھا۔ وہ کسی پہ برہم ہو رہی تھی۔

جب میں نے وارن کیا تھا تب آپ کو بھی احتیاط کرنی چاہیے تھی۔ آپ کی ڈیلز، بزنس پارٹنرز میرے سر درد نہیں ہیں نہ ہی مجھے کوئی فرق پڑتا ہے۔''

فون کان سے لگائے وہ غرائی تھی۔

ریان جانتا تھا کہ دوسری طرف میکس تھے۔ حنہ کی ابھی والی حرکت سے ان کو کافی نقصان ہوا تھا کیونکہ وہ ان کے بزنس پارٹنر کو مار کے آئی تھی۔

ضبط کرلیں اس کی پراپرٹی کوئی نیا کام تھوڑی ہے۔'' وہ سرد لہجے میں بولی'' اور فون بند کر کے بیڈ پہ اچھالا۔ ماتھے پہ ہاتھ رکھتے اس کو مسلنے لگی۔

خوامخواہی میٹر ہائی ہوا تھا اب جا کے سکون ملا تھا۔

مینشن میں بالکل بھی قید ہو کے رہنے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں تھا تبھی اس نے الٹا اُسی بندے کو مروا دیا جس نے اس کو مروانا چاہا۔ یہ کام اس کے لیے مشکل بالکل بھی نہیں تھا۔ ڈریک نے اس کی مدد کی تھی۔

لیام سے معلومات ملی تھی کہ وہ شخص ان کے علاقے کے آس پاس ہی موجود ہو گا آج اور اسی کا فائدہ حنہ نے اٹھایا تھا۔

آئیندہ مجھے بتائے بغیر تم کہیں نہیں جاؤ گی اور یہ ہر وقت تمہارے پاس" رہنی چاہیئے۔" وہ مڑی ہی تھی کہ ریان کی موجودگی سے خائف ہوئی جو سنجیدگی سے اس کے پاس آئے اس کا ہاتھ تھامے انگوٹھی پہنا رہا تھا۔ وہی ڈائمنڈ رنگ جو ویڈنگ رنگ تھی۔

حنہ کچھ نہ بولی کیونکہ وہ جان بوجھ کے اس کو گھر چھوڑ کے گئی تھی، اگر پہنے رکھتی تو ریان کو اس کی لوکیشن کا اندازہ ہو جاتا،

ان سب نے جو رنگ پہنی ہوتی تھی اُس میں ایک ٹریکنگ ڈیوائس موجود تھی جس سے وہ ایک دوسرے پہ نظر رکھ پاتے تھے۔

ان کے قریبی ہر شخص کے ہاتھ میں ایک انٹیک رنگ موجود تھی۔

حنہ کا موڈ آج خراب تھا، ریان کی کسی قسم کی حرکت وہ برداشت نہیں کرنے والی تھی تبھی اپنا ہاتھ چھڑواتے وہ باتھ روم کی جانب بڑھنے لگی کہ ریان اس کی حرکت پہ ناگواریت لیے ایک جست میں بازو کو تھامے اپنے سینے سے لگا گیا۔

حنہ نے اس کی گردن کو اپنی گرفت میں لیا اور دباؤ بڑھایا۔

"ناٹ ناؤ۔۔" وہ وارن کرنے والے انداز میں بولی۔ ریان لاپرواہ انداز میں آبرو اچکائے اس کو دیکھنے لگا، جس کا ہاتھ رینگتا ہوا اس کے بازو سے گردن کی طرف بڑھا۔

"ناؤ اور نیور۔۔ یہ میرا ماننا ہے۔" معنی خیز نظریں اس کے چہرے پہ ٹکاتے ہوئے بولا کہ حنہ نے گرفت مزید سخت کی۔ ریان کے ہونٹوں پہ تبسم بکھرا۔ اس نے الٹا حنہ کی گردن کے گرد ہاتھ لپیٹا اور اپنی جانب کھینچا۔ انچ بھر کا فاصلہ رہ گیا۔ حنہ آنکھوں میں سختی لیے اس کی آنکھوں میں براہ راست دیکھنے لگی۔

"مجھ سے شرم نہیں آتی؟" وہ ستائشی انداز میں آبرو اٹھائے پوچھنے لگا۔

"تم سے شرم نہیں البتہ غصہ بہت آتا ہے تم پہ۔" وہ دانت پیستے ہوئے بولی کہ مجال تھی کہ یہ بندہ منع کرنے کے باوجود سکون سے بیٹھے۔

حنہ نے زرا سی ٹانگ اٹھائی اور نا محسوس انداز میں اپنا چاقو نکالا۔ چاقو کو اس نے ریان کے پیٹ پہ رکھا کہ چبھن محسوس کرتے اس کا سر خود بخود نیچے جھکا۔ پیٹ پہ رکھی نوک دیکھتے وہ مسکرا دیا۔

"تمہیں لگتا ہے کہ یہ مجھ پہ اثر کرے گا؟" وہ جیسے اس کی بچوں والی حرکت پہ حیران ہوتا بولا۔

"یہ نہیں تو یہ ضرور اثر کرے گا۔" جس ہاتھ سے ریان کی گردن کو دبوچا تھا اچانک وہ دور کرتے اس نے پوری قوت سے ریان کے منہ پہ مکہ جڑ دیا کہ بروقت ڈھیلی گرفت پاتے وہ دور ہوئی۔

"جب کہوں کہ ابھی نہیں تو احترام کرو میری بات کا۔" وہ جتاتی ہوئی بولی کہ پہلے بھی وارن کیا تھا۔

ریان چہرہ سائیڈ پہ کیے ہلکا سا ہنسا جیسے اپنی وائف کا چھوٹا موٹا بہادری کا مظاہرہ دیکھتے لطف اندوز ہوا ہو۔

ابھی نہیں کا کیا مطلب، میں کچھ کرنے تو نہیں والا۔۔میں بس تم سے ملنا" چاہتا ہوں۔" وہ باتھ روم میں جا چکی تھی اور اس سے پہلے کہ دروازہ بند کرتی ریان نے اپنا پاؤں دروازے کے بیچ اٹکایا اور شوخ نظروں سے اس کو دیکھنے لگا۔

ریان دفع ہو جاؤ یہاں سے۔مجھے سکون کا سانس لینے دو۔" اس کی ڈھیٹ" طبیعت کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ غصے سے تیز لہجے میں بولی۔

سکون کا سانس کیسے لے سکتی ہو جب میں یہاں ہو۔سکون تو تمہیں صرف" میرے پاس آتا ہے۔" وہ سکون سے کھڑا اس کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھتا بولا۔غصے سے یا شرم سے وہ کچھ کہہ نہیں سکتا تھا اپنی تیز ترار بیوی کے لیے۔

اکیلے کیا کرو گی اندر۔۔؟" مزے سے ٹیک لگاتے اس نے سر تا پا اس کو" معنی خیز نگاہوں سے دیکھا۔

جہنم میں جاؤں گی۔۔" وہ چلائی اور دروازے کو بند کرنے کے لیے زور لگایا۔

"بور ہو جاؤ گی وہاں۔ ساتھ چلتے ہیں۔" یہ کہتے ہی اس نے دروازے کو زرا سا جھٹکا دیا اور حنہ لڑکھڑا پڑی۔ ناچار اس کو پیچھے ہٹنا پڑا۔

بے شرموں کی طرح اس کو دیکھتے اب استہفامیہ نگاہوں سے دیکھنے لگا کہ چلو اب آگے جو کرنا ہے کرو لیکن وہ سینے پہ بازو باندھے کھڑی اس کو گھورنے لگی۔

"اب آہی گئے ہو تو یہ باتھ روم صاف کرو۔" اپنے بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھتی وہ سنجیدگی سے بولی اور اپنی شرٹ کی آستین فولڈ کرنے لگی۔

"تم یہاں یہ کرنے والی تھی؟" وہ تیکھے انداز میں پوچھنے لگا کہ حنہ کا دل کیا یہاں جتنی چیزیں تھی سب اٹھا کے اس کے سر پہ دے مارے۔ اس قدر بے شرم انسان تھا یہ کہ اپنی بے شرمی کا مظاہرہ کرنے میں کوئی آر محسوس نہیں کرتا تھا۔

میں تو یہاں منہ ہاتھ دھونے والی تھی لیکن تمہیں اب شوق ہو رہا ہے کام" کرنے کا تو کرلو۔ آخر کو تمہارا ابھی باتھ روم ہے۔" وہ لاپرواہی سے بولی اور سنک کی طرف بڑھتے پانی کھول کے منہ پہ چھینٹے مارنے لگی۔

جب ایک کپل اکیلا ہوتا ہے تو ایسی باتیں نہیں کرتے۔" اپنے چہرے پہ" ہاتھ پھیرتے ریان گہرا سانس بھر کے اس کو بازو سے تھامے اپنے مقابل کرتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں بولا اور اس کی مزاحمت کو نظرانداز کرتے والہانہ پیار کا اظہار کرتے پیچھے ہوا۔

اب سکون سے جہنم میں جاؤ۔" شریر انداز میں ایک آنکھ دبا کے کہتا وہ" دروازہ کھولے باہر گیا کہ اگر وہ بر وقت دروازہ بند نہ کرتا تو جو اڑتی ہوئی چیز دروازے کو لگی تھی وہ اس کے سر کو سلامی دے جاتی۔

پیچھے اس نے حنہ کو صلواتیں دیتے سنا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

”ایسے کون مارتا ہے؟“ نرمی سے اس کے رخسار کو چھوتی ہوئی بولی کہ ڈریک نے مسکراہٹ دبائی۔

”کیا ہو گیا ہے پہلی دفع تھوڑی ہوا ہے۔“ ڈریک نے اس کا ہاتھ تھام کے کہا کہ بیلا نے خفگی سے اس کو دیکھا۔

”چہرہ سرخ ہو رہا ہے سارا۔ انہوں نے زرا لحاظ نہیں کیا کہ دو دن بعد تمہاری شادی ہے۔“ وہ غصہ کر رہی تھی۔ ماتھے پہ شکنیں موجود تھیں۔

”غصہ بتا کے تھوڑی آتا ہے تم زیادہ ری ایکٹ کر رہی ہو۔ جب دامیر سر نے گولی ماری تھی تب تو تم نے سراہا تھا، رومینٹک لگ رہا تھا اب تو بس تھپڑ ہے۔“ ڈریک مسکراتا ہوا بولا۔

”وہ تو ان کا جزباتی پن تھا۔“ بیلا دامیر کی سائیڈ لیتی بولی۔

”تو یہ کون سا شوق سے مارا ہے، حنہ میم کو دیکھتے جزبات میں مارا گیا ہے۔“ ڈریک اس کی بات سن کے سر جھٹکتا بولا جواب بیڈ سے اٹھتی جانے کو تھی۔

میں آئیس پیک لے کے آتی ہوں تا کہ تھوڑی سی ٹکور کر دوں۔" وہ کہتی "
ہوئی باہر گئی، تھوڑی دیر بعد اس کے ہاتھ میں ایک آئیس پیک تھا اور ٹرے
بھی۔اس کے پاس بیٹھتے اس نے آہستہ سے ڈریک کے چہرے پہ رکھا۔
کتنا ریڈ ہو رہا ہے دیکھو۔" وہ تاسف سے بولی۔ "
سر ریان کے سر پہ ویسے ہی خون سوار رہتا ہے۔بندے کے اندر فیلینگز "
ہوتی ہیں لیکن یہ تو فیلینگ لیس پیدا ہوئے ہیں کچھ کہو تو گھورتے ایسے ہیں
جیسے ابھی چیر پھاڑ دیں گے۔" وہ ناپسندیدگی کا اظہار کر رہی تھی کہ ڈریک کو
تھوڑا برا لگا۔
وہ اتنے بھی برے نہیں جتنے تم سمجھ رہی ہو۔" وہ ٹوکنے لگا۔ "
ایسی بات ہے تو تین چار مکے بھی کھا آتے، تھوڑے نیل تو پڑے ہوتے "
چہرے پہ۔" وہ جلے دل سے اس کو گھورتے ہوئے بولی کہ ڈریک نے ہنستے
نفی میں سر ہلایا۔

ریان اور دامیر کی جزباتی طبیعت کا وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ دونوں ہی اپنے عورتوں کے پیچھے سر پھرے تھے۔ مروا بھی سکتے تھے اور مار بھی سکتے تھے لیکن اپنی بیوی کی خاطر خون کو مرنے سے بچاتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

سامنے موجود بیڈ پہ بیٹھے دامیر کو متفکر انداز میں دیکھ رہی تھی جس کے سائیڈ پہ کھڑا ڈاکٹر اس کے زخم کا معائنہ کرتے اب پینڈج کر رہا تھا۔
آیا تو وہ علینا کو چیک کروانے تھا لیکن وہ بضد تھی کہ دامیر بھی ڈاکٹر کو دکھائے ایک بار۔ دامیر کو اپنے زخموں کی پرواہ نہیں تھی کیونکہ اب کافی دن ہو گئے تھے ویسے بھی درد کا احساس نہیں تھا۔
اپنی شرٹ پہنتے مسلسل نگاہ علینا پہ جمائی جس کی آنکھوں میں پریشانی تھی۔ وہ بہت جلد اپنے جزبات واحساس واضح کرتی تھی۔

ڈاکٹر ان کے پاس سے ہٹا کہ دامیر کا ہاتھ اب شرٹ کے بٹن کی جانب بڑھا۔
علینا بروقت اٹھی اور اس کے قریب آئی۔

میں کر دیتی ہوں، تمہیں درد ہو گی۔" وہ مدھم آواز میں بولتی ہوئی بٹن بند "
کرنے لگی۔

دامیر کو کبھی ایسی شرٹ پہنے نہیں دیکھا تھا، وہ ہمیشہ ٹی شرٹس پہنتا تھا اور اب
زخم کی وجہ سے علینا خاص خیال رکھتی تھی۔

دامیر نے ایک پل کے لیے بھی اس سے نظریں نہیں ہٹائی تھیں۔

سر اپنا بازو اوپر کریئے۔" ڈاکٹر اس کو بیلٹ پہنانا چاہ رہے تھے۔ دامیر نے "
بنا کچھ کہے بازو اوپر کیا لیکن علینا سے نگاہ نہ ہٹائی۔ وہ اس کے ایسے دیکھنے پہ
جز بز سی ہو رہی تھی۔ بار بار آپس میں ہاتھ الجھاتی۔

ایسے نہیں دیکھو۔۔" بلآخر علینا نے سرگوشی کرتے اس کو ٹوکنا چاہا کیونکہ "
دامیر کا مکمل رخ ہی اس کی جانب تھا۔

کیسے ؟" وہ اُسی انداز میں بولا، آنکھوں میں شوخ پن واضح ہوا۔ "

جیسے میں تمہارا ناشتہ ہوں۔" وہ گھورتی ہوئی کہنے لگی کہ ڈاکٹر کی موجودگی "
کا خیال کرنا چاہئے تھا۔

ہو۔‘‘اس کی آنکھوں (meal) تم میرا ناشتہ ہی نہیں، لائف ٹائم میل ’’
کی چمک ابھری تو گہری نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا۔علینا آنکھیں گھما گئی کہ
دامیر نے اس کا ہاتھ تھامے اپنے قریب کھڑا کیا۔

میری آنکھیں ہیں، میری بیوی ہے میں جب چاہے، جیسے چاہے، جہاں ’’
چاہے مرضی دیکھوں۔‘‘ دامیر نے کہتے ہوئے اس کو جن نگاہوں سے دیکھا
علینا بلش کر گئی، چہرے پہ تیزی سے سرخی تیرنے لگی۔

ہوسپٹل کا لحاظ کرو۔اتنا پیار آرہا تھا تو گھر سے نکلتے ہی نہیں۔‘‘وہ مصنوعی ’’
سخت لہجہ اپناتے ہوئے بولی۔

گھر! میں بیڈروم سے نکلنے پہ پچھتا رہا ہوں۔اتنا پیار آرہا ہے مجھے تم پہ۔‘‘ ’’
دامیر ڈاکٹر کی موجودگی کو نظرانداز کیے بولا کہ علینا سٹپٹا اٹھی۔

اس کی بات سے انجان بننے کی کوشش کی جیسے دامیر نے کچھ کہا ہی نہیں تھا۔
بیشک وہ کسی دوسری زبان میں بات کر رہے تھے لیکن ڈاکٹر اس کے تاثرات
سے جان سکتا تھا کہ دامیر اس وقت کس موضوع پہ بات کر رہا تھا۔

ڈاکٹر رشین میں دامیر سے کچھ کہہ رہا تھا اور علینا خاموشی سے دونوں کو باری باری دیکھ رہی تھی، جب ڈاکٹر بولتا تو علینا کی نگاہ ڈاکٹر کی طرف اٹھتی، دامیر بولتا تو اس کی جانب دیکھنے لگتی۔

دامیر اس کی آنکھوں کی حرکت پہ مسکرایا، اسے بے ساختہ پیار آنے لگا۔ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی لیکن ڈاکٹر کی ہر بات پہ سر ہلا رہی تھی۔

پارکنگ تک آتے وہ دونوں خاموش رہے تھے، علینا کا چیک اپ ہو چکا تھا، ان کی گاڑی کے پیچھے گارڈز کی گاڑی تھی جو ہوسپٹل کے اندر نہیں گئے تھے۔

تم ڈرائیو کر لو گے اب بھی؟" دامیر نے جب علینا کے لیے دروازہ کھولا تو" علینا بے ساختہ بول اٹھی۔

کیوں، تمہارا ارادہ مجھے تنگ کرنے کا ہے؟" دامیر نے سنجیدگی سے کہا کہ " علینا نے گھورا۔

دامیر۔۔" وہ تنبیہی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔ "

کر بھی سکتی ہو تنگ، میں مائینڈ نہیں کروں گا۔'' کہتا ہوا اپنی ڈرائینگ سیٹ ''

سنبھالی۔

مجھے نہیں کرنا تمہیں تنگ۔۔'' وہ ناک چڑھا کے بولی کہ دامیر اس کی ادا پہ ''

جی جان سے مسکرایا۔

پھر میرے تنگ کرنے پہ شکایت نہ کرنا۔'' وہ معنی خیزی سے بولا کہ علینا''

نے خفگی سے اس کے بازو پہ ہاتھ مارا۔

ہم آج لنچ باہر کریں گے۔'' علینا نے گویا اپنا فیصلہ سنایا۔ دامیر نے اس کے ''

چمکتے چہرے کی جانب دیکھا پھر سر کو خم دیا۔

''جیسا میری وائف چاہے گی ویسا ہی ہو گا۔''

اس کی بات پہ علینا کے پیٹ میں گدگدی سی ہوئی، اس نے مسکراتے چمکتی

روشن آنکھیں دامیر پہ ٹکائیں۔

''تم بہت اچھے ہو دامیر۔۔''

وہ احسان کرنے والے انداز میں بولی،اس کے کندھے پہ سر رکھنے کو تھی کہ زخم کا خیال کرتے رک گئی۔

’’تم یہاں آسکتی ہو۔‘‘

دامیر نے اس کے پیچھے ہٹنے پہ اشارہ کیا کہ وہ اس کی آغوش میں سما سکتی تھی اگر وہ کندھے پہ سر رکھنا چاہے۔

نہیں جی شکریہ۔۔‘‘وہ لٹھ مار انداز میں بولی کہ وہ ہنس دیا۔‘‘

تھوڑی دیر میں وہ لوگ ریستوران میں موجود تھے،اچھے سے ماحول میں کھانا کھایا۔ان کے گارڈز ان سے فاصلے پہ تھے کہ علینا کو محسوس ہی نہ ہوا کہ ہمہ وقت گارڈ موجود تھے جو ان کو کور کر رہے تھے۔

وہ نارمل کپل کی طرح اپنا وقت انجوائے کر رہے تھے۔ویسے ہی جیسے علینا عام سی زندگی چاہتی تھی لیکن اس میں خاص اس کا شوہر تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مینشن کے سامنے ہی خوبصورت سی سجاوٹ کی گئی تھی اور سارا انتظام کیا گیا تھا۔

ڈریک ان کا خاص آدمی تھا اور ریان کے ویڈینگ فنکشن کی طرح ہی سب ارینج تھا۔ مشرقی شادیوں کی روایت کی طرح ہی ڈریک اور بیلا نے ایک دوسرے کا ساتھ نبھانے کی قسمیں کھائی تھیں اور ویڈنگ کیک کاٹنے کے بعد سب ریفیر شمنٹ سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

حنہ اور علینا برائیڈز میڈ کے طور پہ لائٹ براؤن گاؤن پہنے ہوئے تھیں جبکہ ریان اور دامیر گہرے بھورے رنگ کے سوٹ میں ملبوس تھے۔ وہ سب ایک ہی ٹیبل کے گرد بیٹھے تھے۔ لیام بے زار تاثر سجائے آس پاس دیکھ رہا تھا۔ اس کو گیدر نگ پسند نہیں تھی تبھی لاتعلقی اختیار کیے ہوئے تھا۔

”یہاں سے فارغ ہوتے ہی ہمیں نکلنا ہے، ڈریک تو نہیں جا پائے گا تو جلدی کام ختم کر دیں گے۔“ ریان کھانے کے دوران ساتھ بیٹھے دامیر سے مخاطب ہوا جس نے محض سر ہلایا۔

علینا نے نا سمجھی سے پہلے ریان پھر دامیر کو دیکھا۔

کدھر جانا ہے؟" دامیر کو دیکھتے ہوئے سوال کیا۔ "

ضروری کام ہے۔" وہ سنجیدگی سے اتنا ہی بولا۔ علینا نے ایک نگاہ حنہ پہ " ڈالی جو بے نیازسی کھانے میں مصروف تھی۔ شاید وہ واقف تھی ان کے کام سے تبھی خاموش تھی۔

اپنے چہرے پہ نظریں محسوس کرتے دامیر نے سامنے دیکھا جہاں علینا اسی کو دیکھ رہی تھی۔ اُس کی آنکھوں میں تشویش تھی۔ یقیناً وہ اس کے جانے کا سن کے مایوس ہوئی تھی۔

دامیر کو یقین تھا کہ وہ اس سے اکیلے میں بات کر کے سمجھا دے گا۔ حادثے کے بعد پہلی بار وہ پھر سے کام کی طرف متوجہ ہوا تھا اور علینا الجھی تھی۔

اس کے خوبصورت چہرے پہ پریشانی دامیر کو بالکل بھی نہیں بھائی تھی، علینا کو پرسکون رکھنا تھا اور اُسے یقین دہانی کروانی تھی کہ دامیر کو کچھ نہیں ہوگا۔

علینا اب بھی دامیر کو دیکھ رہی تھی یا کسی سوچ میں تھی، دامیر نے مسکراہٹ پاس کی۔ دامیر کو مسکراتا دیکھ اس کے ہونٹ کے کنارے ہلے۔ وہ اپنا سر جھکا گئی۔

شیف والے روپ کے بعد دامیر اس طرح مکمل ڈریس اپ بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔ اس بات کا اعتراف وہ دامیر سے ضرور کرنے والی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ریان نے ستائشی انداز میں حنہ کے چہرے کو دیکھا۔ نرمی سے اس کے آگے آئے بالوں کو کان کے پیچھے اڑسا۔ وہ اس کی ویسٹ بیلٹ باندھ رہی تھی۔ اس کے بالکل نزدیک کھڑی کہ اس کے ایک ایک نقش پہ وہ لمس کی بارش کر سکتا تھا۔

ویسے تھوڑی دیر پہلے تم انسان لگ رہے تھے۔'' حنہ بیلٹ بند کرتے ہوئے'' سنجیدگی سے بولی۔

تم بھی آج زہر سے کم ہی لگ رہی ہو۔" وہ اُسی کے انداز میں بولتے ہوئے"
اس کی ٹھوڑی کو تھامے چہرہ سامنے کرتے دیکھنے لگا۔

کب واپس آؤ گے ؟"اس کی تیاری مکمل کرواتے حنہ پوچھنے لگی کہ ریان"
نے دلچسپی سے اس کا چہرہ دیکھا۔

کوئی سرپرائز پلین کرنا ہے میرے لیے ؟" وہ الٹا زومعنیت سے پوچھنے لگا"
کہ حنہ آنکھیں گھما گئی۔

بس مر کے واپس نہ آنا۔۔زندہ ہی آجانا۔" وہ زبردستی طنزیہ مسکراہٹ"
اچھالتی ہوئی بولی کہ ریان نے اس کی کمر کو جالیا جو ابھی بھی خوبصورت گاؤن
میں موجود تھی۔

"کیوں۔۔"

جانور کے ساتھ رہنے کی عادت ہوگئی ہے نا۔" آنکھوں میں محبت لائے وہ"
دھیمے لہجے میں بولی۔

پھر ایسا جانور ملنا بھی نہیں مجھے کہیں۔" اس کی مزید کہی بات پہ ریان نے نرمی سے اس کے رخسار کو چوما۔

"میرے جیسا ایک کیا، دو تین آجائیں گے اگر تم چاہو تو۔۔" اس کو تھامے ہی وہ سرگوشی میں بولا کہ حنہ جل کے رہ گئی۔

"پھر بیہودہ باتیں۔۔" وہ بدمزہ ہوئی اور چہرے پہ کوفت بھرے تاثرات سجائے دور ہونے لگی۔ ریان ہلکا سا ہنس دیا۔

"تم مجھے اب کام سے دور کر رہے ہو ریان۔ میں زیادہ دیر ایسے نہیں رہ پاؤں گی۔" حنہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں کی لمبائی دیکھنے لگی جو بڑھ گئی تھی۔ اسے کٹوا لینے چاہیے تھے اب۔

"جو ہمارا کام ہے وہ ہم دیکھ رہے ہیں۔ جو تمہارا کام ہے اُس سے کبھی نہیں روکا نا روکوں گا۔" وہ سنجیدگی سے بولتا ہوا اس تک آیا۔

"مجھے تم نے اپنے ساتھ آج بھی جانے سے روکا ہے۔" وہ جتاتی ہوئی بولی۔

کہا نا کہ ہمارا کام ہمیں کرنے دو، علینا کو تمہاری ضرورت ہو گی۔" گہری گرے آنکھیں لیے اس نے الفاظ پہ زور دیتے کہا۔

"جب ہم ایک ساتھ ہیں تو ہمارا کم بھی ایک ساتھ ہونا چاہیئے۔ میں خود کو زنگ نہیں لگا سکتی فارغ رہ کے۔" اس کے مقابل آتے وہ بھی جتانے لگی۔

"دامیر کی جگہ میں جا سکتی تھی۔"

"دامیر کی جگہ تم نہیں ہو سکتی، وہ مجھے کور دیتا ہے اور اگر تم ساتھ ہوتیں تو مجھے کور کرنے کے بجائے تمہیں کور دینا پڑتا، نا چاہتے ہوئے بھی میرا دھیان تم پہ رہتا۔" ریان نے رسان سے اس کو سمجھایا کہ حنہ نے سر ہلاتے گہرا سانس بھرا۔

"رات میں ملتے ہیں۔" اس کے کندھوں کو پیچھے سے تھامے بالوں پہ ہونٹ رکھتے پیچھے ہٹا۔

حنہ نے گردن گلاس ونڈو کی طرف کی، اندھیرا بس چھانے ہی والا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ریان ہال میں آیا جہاں اس کو علینا اور دامیر دکھائی دیئے۔علینا خفا سی نظر آرہی تھی ضرور وہ دامیر کے جانے پہ اُس سے الجھی تھی۔

ریان کے آتے ہی علینا خاموش مگر شکوہ کناں نگاہوں سے دامیر کو دیکھنے لگی، چہرے پہ ناراضگی واضح تھی۔ریان نے آنکھوں سے دامیر کو اشارہ کیا جو لاچارگی سے کندھے اچکا گیا کہ بیویوں کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

دامیر موبائل پہ کسی کا نمبر ڈائل کرتے گاڑی تیار رکھنے کو کہہ رہا تھا، غالباً اسلحہ رکھوانا تھا۔علینا نے شاکی نگاہوں سے دامیر کو دیکھا جس کا سائیڈ پوز نظر آرہا تھا۔چہرے پہ سنجیدہ تاثرات تھے۔

یہ لوگ اب بھی کسی حملے کی تیاری میں تھے۔

تمہیں دامیر کے ٹھیک ہونے کا انتظار کرنا چاہیے تھا۔"علینا نے ریان کو" مخاطب کیا جو اس کی بات پہ آبرو اٹھائے دیکھنے لگا۔

میں تو کر بھی لوں لیکن تمہارا شوہر تھوڑا عجلت قسم کی طبیعت کا مالک ہے،" تمہیں بھی اچھے سے ہی معلوم ہو گا۔"ریان نے سنجیدگی سے کہا کہ علینا اس

کی دوسری بات سن کے تھوڑا سٹپٹا ہی کہ اس کا اشارہ اِس کی طبیعت کی طرف تھا۔

تم لوگ پھر کسی کو مارنے جا رہے ہو؟" اب کہ علینا نے جھجک کے پوچھا، " کیا ان کا مارے بغیر گزارا نہیں ہوتا۔

کسی نے خود دعوت دی ہے۔" اس نے موبائل سامنے کرتے وقت " دیکھا۔

کیسی دعوت؟" وہ خود کو پوچھنے سے روک نہ پائی۔ "

خود کو مروانے کی۔۔" وہ آنکھ دبا کے بولا، آواز سے تو مسکراتا لہجہ لگا تھا" لیکن چہرے کے تاثرات تو برفیلی تھے۔ علینا کو سمجھ نہ آیا کہ وہ مسکرائے یا کیا کرے۔۔

تم نے کبھی مارنے سے پہلے مرنے والے کے آخری خواہش نہیں " پوچھی؟" علینا نے جیسے اس کو شرم دلانی چاہی جبکہ ریان کی عجیب مسکراہٹ مزید گہری ہوئی اور آنکھوں میں چمک ابھری۔

تمہیں لگتا ہے میں مرنے والے کو اتنا بھی موقع دیتا ہوں کہ وہ جان پائے ”

وہ مرنے والا ہے۔ میں اس کو بعد میں سرپرائز دیتا ہوں

That you’re dead”

ریان نے چہرے پہ سنجیدگی لیے کہا کہ علینا نے جھرجھری لی، اس کے جواب میں ہمیشہ پینک اٹیک ہی ملتا تھا۔ گردن کے پیچھے سنسناہٹ سی محسوس ہوئی۔ ایک برقی لہر سی دوڑ گئی۔

رونگھٹے کھڑے ہوئے۔ وہ کچھ بے یقینی، حیرت بھری نگاہوں سے ریان کو دیکھنے لگی۔

کچھ معلوم ہے کتنے لوگوں کو مار چکے ہو؟“ دامیر ابھی بھی کال میں ” مصروف تھا تبھی وہ ریان سے باتیں کر رہی تھی ورنہ ریان کا جو کولڈری ایکشن ہوتا تھا اُس سے تو ویسے ہی بات کرنے میں خون خشک ہو جاتا تھا۔

"یہ نیکی کرتے میں حساب نہیں رکھتا۔۔" وہ طنزیہ مسکراہٹ اچھالتے ہوئے علینا کو دیکھتے بولا پھر ایک دم مسکراہٹ غائب کرتے دامیر کو دیکھنے لگا۔

"لوگوں کو مارنا اب نیکی ہو گیا۔۔"علینا نے ناگواریت سموئے سامنے کھڑے اس ہینڈسم لڑکے کو دیکھا۔

"وہ لوگ مرنا ڈیزرو کرتے ہیں۔" ریان اس کی بڑبڑاہٹ سنتے ہوئے بولا۔

"جو بھی ہے دامیر کو گھر چھوڑ کے جاؤ۔ وہ ٹھیک نہیں ہے۔"علینا نے احتجاجاً اس سے کہا کہ اگر علینا دامیر سے کہتی تو پھر بحث و مباشہ ہوتا اور اگر ریان خود دامیر کو رکنے کا کہتا تو دامیر رک سکتا تھا۔

"بہادر بنو۔ آج چھوٹے سے کام پہ جانے سے تم روک رہی ہو کل کو اس سے بڑی کوئی بات ہوئی تم تو دامیر کو باندھ ہی لو گی۔ وہ اپنا کام کر رہا ہے کرنے دو۔ آگے ہی مجنوں کی اولاد بنا پھرتا ہے۔" ریان نے بنا کسی لگی لپٹی کے بات کہہ کے کام تمام کیا کہ علینا ہونقوں کی طرح اس کو دیکھنے لگی۔

دامیر کو تم مجنوں کہہ رہے ہو خود کیا ہو تم۔۔" ریان کا دامیر کو ایسا کہنا علینا" کو بالکل بھی اچھا نا لگا جس کا اظہار اس نے فوراً کیا۔اس کی بد تمیزی پہ ریان نے علینا کو خشمگیں نگاہوں سے گھورا کہ وہ تھوک نگل کے رہ گئی۔

نگاہیں چراتی ہوئی وہ دامیر کے پاس ہی چلی گئی کہ ریان نہ اس کو چیر پھاڑ

دے۔

دامیر۔۔۔"علینا کن اکھیوں سے ریان کو دیکھتے دامیر کی شرٹ کھینچتی" سر گوشی میں بولی۔دامیر کال پہ مصروف اس کے گرد بازو کا حصار باندھ گیا۔

اگر تمہیں کچھ ہوا نا تو میں نے ریان کو نہیں چھوڑنا۔"وہ گردن اٹھاتے اس" کو دھمکی دینے لگی۔دامیر نے اس کے پاس سے اٹھتی خوشبو کو محسوس کیا اور ہلکا سا جھکتے اس کی گردن پہ بوسہ دیا۔

کال ختم کرتے اس نے دوسرا بازو بھی علینا کے گرد باندھا۔

چھوٹا سا کام ہے ہم رات تک آجائیں گے۔فکر کی کوئی بات نہیں۔"""

تھوڑی دیر پہلے والی بات دامیر نے پھر کہی کہ علینا سر ہلا گئی۔

اگر وہ اس کو پھر جانے سے روکتی تو ریان نے اس کا مزید مذاق اڑانا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تنگ سی گلی کے بالکل آخر پہ گاڑی روکے ریان آس پاس کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ گاڑی کے شیشے اوپر ہی کر رکھے تھے تاکہ اندر بیٹھے لوگوں کا کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔ ریان ڈرائیونگ سیٹ پہ تھا۔

البانین (ایگرون کا گینگ) کافی عرصے سے ان کے علاقے میں گھسے تھے اور یہاں الیگل سرگرمیاں جاری تھیں۔ ریان ڈی، دامیر آر نے کبھی اپنے علاقے میں انسانوں کی سمگلنگ نہیں ہونے دی تھی اور نہ ہی ڈرگز کی۔ وہ لوگ بس الیگل ویپنز کی شپمنٹس دیکھتے تھے لیکن ان سے پوچھے بغیر جو یہاں اپنی حکومت بنانے نکلتا ان کو یہ چھوڑتے بھی نہیں تھے۔

ساشا کے مرنے کے بعد البانین نے تھوڑی سستی دکھائی تھی اور ان کا کام رک گیا تھا لیکن اب وہ پھر سے ایکٹو ہو گئے تھے۔ پچھلے دنوں میں ڈریک نے

یہاں پورا گروپ چیک کیا تھا۔ وہ لوگ یہاں حاوی ہو رہے تھے اور اس سے پہلے کہ وہ قبضہ کرتے اُن کا خاتمہ ضروری تھا۔

اس وقت ریان، دامیر ان کے ٹھکانے پہ ہی موجود تھے اور کسی بھی حرکت کی صورت میں انہوں نے حملہ کر دینا تھا۔ ان کا باس یہاں نہیں تھا لیکن ریان خود یہاں آیا تھا کہ براٹوا کے ہیڈ کے حملہ کرنے پہ وارننگ مل جاتی اور اگر اس کے بعد بھی وہ لوگ باز نہ آتے تو ریان ایگرون کے گھر میں گھس کے اس کو مارنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

آئی گیس ہمیں یہاں رکنے کے بجائے اندر چلنا چاہیے۔'' طویل انتظار کے'' بعد دامیر نے کہا اور اپنی گن چیک کرنے لگا۔ ریان نے ایک نظر اس کو دیکھا جو بالکل تیار تھا۔

آج تمہیں میں کور دوں گا۔'' ریان سنجیدگی سے بولا کہ دامیر'' چونکا، استفہامیہ نگاہوں سے اس کو دیکھا۔

علینا کے دامیر کی جان کا کوئی رسک نہیں لے سکتے ہم۔" ریان ہنوز سنجیدگی برقرار رکھتے بولا کہ دامیر نے گہرا سانس بھرے مسکرا کے نفی میں سر ہلایا۔

"خاموشی سے اترو۔" یکلخت وہ آنکھیں گھما کے بولا کہ ریان نے سر جھٹکا۔

عزت راس نہیں آئی۔

وہ دونوں چلتے ہوئے اس گلی میں داخل ہوئے۔ تنگ سی گلی کہ ایک وقت میں یہاں سے بس ایک بائک کے گزرنے کا رستہ تھا۔ یہ گھروں کی سائیڈ پہ موجود خلا تھی جہاں سے وہ گزر رہے تھے۔ اس کے دوسری طرف آخر پہ ایک گیٹ نظر آرہا تھا جہاں ان سب لوگوں کی رہائش تھی۔

"کیا کرنا ہے ایک ایک کر کے یا پھر اکھٹے۔" ریان نے ویسٹ بیلٹ سے گن نکالی۔ کتنے دن ہو گئے تھے سنائپر نے اپنی سنائپر سے وار نہیں کیا تھا اور آج بھی وہی دن تھا۔ سنائپر کی جگہ پسٹل چلانی تھی۔

اکھٹے۔۔وائف انتظار کر رہی ہے گھر۔" دامیر ختی الامکان لہجہ سنجیدہ رکھتے ہوئے بولا کہ ناچاہتے ہوئے بھی ریان کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

"زندگی نے کیا پلٹا کھایا ہے۔ٹاپ اساسن اب بیویوں سے ڈرنے لگے ہیں۔" ریان بڑبڑایا اور دونوں نے ایک ساتھ فائرنگ شروع کی۔

ان کو جوابی کاروائی کی کوئی فکر نہیں تھی کیونکہ وہ ہمیشہ پوری تیاری سے آتے تھے، یہاں کا سسٹم ہیک تھا اور دھماکوں کے لیے انہوں نے پہلے سے ہی ڈیوائس انسٹال کر رکھی تھیں۔اگر معاملہ آؤٹ آف کنٹرول ہو جاتا تو وہ ایک بٹن دبانے کی دوری پہ تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ان دونوں نے ابھی چینج نہیں کیا تھا، ڈریک کی شادی کا فنکشن ابھی جاری تھا۔ علینا کا ارادہ تو پہلے نا جانے کا تھا لیکن حنہ کو جاتے دیکھ وہ بھی اس کے ساتھ ہو لی۔

ریفریشمنٹ کے بعد اب یہاں ہلکا سا میوزک چلا دیا گیا تھا، برائیڈ کپل اپنی مگن میں ہلکی دھن کے سرور پہ جھوم رہے تھے۔ حنہ خاموشی سے اپنے ٹیبل پہ ہی آگئی۔

لیام اب یہاں موجود نہیں تھا، حنہ کا خیال تھا کہ وہ واپس مینشن اپنے روم میں جا چکا ہو گا لیکن اس کا خیال غلط ثابت ہوا جب علینا نے اس کو ایک جانب اشارہ کیا۔

وہ کسی لڑکی کے ساتھ کھڑا اس سے ہنس کے بات کر رہا تھا۔

حنہ کے ماتھے پہ ناگواری کی شکنیں پڑیں۔ اس کو لیام کی یہ حرکت بری لگی تھی۔ وہ لڑکی ابھی بچی تھی جس کے ساتھ وہ باتوں میں مصروف تھا۔

علینا کو یہیں بیٹھے رہنے کا کہتے وہ لیام کی طرف بڑھی جو بار کاؤنٹر پہ کہنی ٹکائے، ٹانگوں کی کینچی بنائے کھڑا تھا۔ ہاتھ میں وائن گلاس تھا جس میں سوڈا ڈرنک تھی۔

مجھے یہاں کچھ پسند نہیں آیا لیکن تم بہت کیوٹ ہو۔" حنہ وہاں پہنچی تو اُس " کے کانوں میں لیام کا یہ جملہ پڑا۔ وہ ایک بچی پہ لائن مار رہا تھا۔

"لیام۔۔۔"

حنہ کی سخت آواز پہ لیام گڑ بڑایا اور ہاتھ میں تھاما گلاس کاؤنٹر پہ رکھا۔ اس نے اپنی ناگواریت نہیں چھپائی تھی۔

ہائے حنہ! اس سے ملو یہ میری نئ دوست۔ ہے نا۔" سنبھلتے ہوئے اس نے " حنہ سے اس لڑکی کو متعارف کروایا اور آخر پہ اسی سے تائید چاہی جو شرما سی گئی۔

ہاؤ کیوٹ۔۔۔" لیام کو وہ واقعی کیوٹ لگی تھی جس کا اظہار اس نے حنہ کے " سامنے بھی کیا۔

حنہ کی سرد نظریں خود پہ محسوس کرتے لیام ٹانگیں کھولے سیدھا کھڑا ہوا۔

یار خود تو شوہر کے پاس چلی گئی تھی تو میں کیا کرتا۔" اس کی گھورتی "

نگاہوں کا جواب وہ بے بسی سے دینے لگا کہ وہ لڑکی بھی اب سامنے کھڑی خوبصورت کالے بالوں والی لڑکی کو دیکھنے لگی۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم یہاں بچیوں کو تنگ کرو۔" وہ سختی سے بولی کہ " خود کے لیے بچی کا لفظ سن کے لڑکی نے منہ کے زاویے بگاڑے۔

میں بچی نہیں ہوں، انیس سال کی لڑکی ہوں۔" وہ زور دیتے ہوئے بولی کہ " لیام کی آنکھیں چمکیں۔

میرے لیے لیام بھی ابھی بچہ ہے تمہیں کس خاطے میں بڑی سمجھوں۔ "

جاؤ اپنے پیرینٹس کے پاس۔" حنہ ڈپٹے ہوئے بولی کہ اُس لڑکی نے ناراض نظروں سے لیام کو دیکھا پھر سر جھٹک کے "ہونہہ" کرتی وہاں سے چلی گئی۔

یار میں نے دوست بنائی تھی۔" اس کے جانے کے بعد لیام نے شکوہ کیا۔ "

آئیندہ میں تمہیں کسی لڑکی کو تنگ کرتے ہوئے نا دیکھوں۔" حنہ کے لہجے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی جس پہ لیام بدمزہ ہوا، وہ تنگ نہیں کر رہا تھا۔

" خود تم سے ایک لڑکے نے زبردستی پیار میں شادی کی اور میری دفع میں تنگ نہ کروں کسی کو۔ ایسا ہی رہا تو میں تو اکیلا ہی رہ جاؤں گا۔" اس کے ساتھ چلتے ہوئے وہ مسلسل بڑبڑا رہا تھا کہ حنہ نے کرخت لہجے میں ٹوکا۔

" شٹ اپ لیام۔ بحث نہیں۔" حنہ درشگتی سے ٹوک گئی کہ اس کا موڈ خراب دیکھتے لیام نے واقعی کچھ نہیں کہا۔

" ہئے مسز دامیر۔" لیام خوشگوار لہجے میں علینا سے بولتا ہوا ساتھ والی چئیر پہ بیٹھ گیا۔

" ہیلو۔" علینا نرمی سے مسکرائی۔

" دامیر کے خیالوں میں کھو کے آپ میرے ساتھ ناانصافی کر رہی ہیں۔" وہ قدرے آنکھیں گھمائے شکوہ کرتا بولا کہ علینا نے اچھنبے سے اس کو دیکھا کہ ابھی وہ ایک لڑکی کے ساتھ فری ہو رہا تھا اور اب اس سے شکوہ کر رہا تھا۔

اتنا کیوٹ لڑکا ساتھ بیٹھا ہے اُس سے باتیں کریں۔" وہ چہرے پہ شوخی" سجائے اس کو دیکھتا ہوا بولا کہ علینا ہنس دی۔

کیا باتیں کریں۔" وہ گہرا سانس بھرتی ہوئی بولی کہ اس کا سارا دھیان دامیر" کی جانب تھا۔

مجھے بتائیں کہ بے بی کا نام کیا سوچا ہے؟ اس کے لیے کتنی تیاری کر لی ہے" اور جینڈر معلوم ہوا۔ ہم ایک پارٹی رکھتے ہیں۔" پہلے وہ دھیمے سے اس کو سوال گنوانے لگا پھر اچانک ہی چہکتے ہوئے اپنا مشورہ پیش کیا کہ علینا بوکھلا اٹھی۔

اگر باتیں ہی کرنی تھیں تو دوسرا موضوع پکڑے، ان لڑکوں کے پاس تو جیسے اس موضوع کے سواہ کچھ بھی نہیں تھا باتیں کرنے کے لیے۔

بریک پہ پاؤں رکھو لیام، میں نے ایسا کچھ بھی نہیں سوچا۔" وہ کہتی ہوئی" ٹیک لگا کے بیٹھ گئی۔ لیام نے مایوسی سے اس کو دیکھا جیسے اس بات کی امید نہیں تھی۔

"چلو یار گھر چلتے ہیں۔ کپل کا اپنا رومینس نہیں ختم ہو رہا۔ تم دونوں کی شکلوں پہ شوہر کی جدائی نظر آ رہی تھی اور میں ویسے ہی بے زار ہو رہا ہوں۔" کچھ دیر مزید یہاں بیٹھنے کے بعد لیام کوفت بھرے انداز میں بولا۔

اب زیادہ دیر نہیں بیٹھا جا رہا تھا۔ شاید ہی کبھی وہ اتنے لوگوں میں نکلا ہو، یہ اس کی عادت کے خلاف تھا تبھی وہ مسلسل جمائیاں روک رہا تھا۔

"ہاں چلتے ہیں مجھے بھی نیند آنا شروع ہو گئی ہے۔" علینا اونگھتی ہوئی بولی۔

حنہ نے دونوں کے ستے ہوئے چہروں کا دیکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

بیلا اور ڈریک کے پاس جا کے انہوں نے اجازت چاہی۔

علینا کو واقعی نیند ستا رہی تھی تو فوری چینج کر کے سونے کے لیے لیٹ گئی، دامیر کے گھر سے دور ہونے پہ اس کی نگاہ بے ساختہ ہی کونے میں لگے کیمرہ کی طرف اٹھی۔ جانے وہ اس کو دیکھ بھی رہا تھا یا نہیں۔

اس نے موبائل اٹھایا۔ وقت دیکھا۔ آدھی رات ہونے والی تھی۔

"کب تک واپس آؤ گے؟" اس نے میسج ٹائپ کر کے بھیجا۔

میرے آنے پہ کچھ اسپیشل ہے کیا؟‘‘جواب کچھ سیکنڈز بعد ہی موصول ہوا۔علینا کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ ابھری۔

میں ہوں نا اسپیشل۔‘‘وہ اترائی اور دامیر کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔’’

’’انتظار کرو میرا پرنسیس۔۔’’

دامیر کا جواب دیکھتے وہ حیران ہوئی،اس نے بات کو طوالت نہیں دی تھی جبکہ وہ چاہتی تھی کہ اس سے بات کرے۔ہو سکتا تھا کہ وہ ابھی مصروف ہو۔موبائل کو سائیڈ پہ رکھتے وہ دامیر کو سوچنے لگی۔

دامیر کے ایسے جانے کی اب عادت لگانی ہو گی،اس سب کو نارمل لینا ہو گا کہ وہ کسی بھی وقت کبھی بھی یوں اچانک جا سکتے تھے۔روکنے پہ بھی نہ رکیں گے۔

دامیر کو سوچتے اس کی آنکھ کب لگی اسے اندازہ نہیں ہوا،وہ ابھی کچی نیند میں ہی تھی کہ اچانک کسی آہٹ پہ آنکھ کھلی۔کچھ سیکنڈ وہ سُن رہی۔وہ سو گئی تھی۔آواز پھر سنائی دی کہ اس نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔

کچھ پل وہ دروازے پہ نظریں جمائے دیکھتی رہی لیکن دوبارہ کوئی آہٹ نہ ہوئی تو سر واپس تکیے پہ رکھ دیا۔ موبائل ایک بار چیک کیا۔

حنہ کا کوئی پیغام نہیں تھا مطلب سب ٹھیک ہے۔ گہرا سانس بھر کے وہ واپس آنکھیں موند گئی۔

تھوڑی دیر ہی گزری ہو گی کہ اس کو اپنے پیچھے بیڈ پہ وزن سا محسوس ہوا۔

جیسے کوئی کنفرٹر کھینچ رہا تھا۔

علینا ڈری نہیں کیونکہ جانتی تھی دامیر واپس آگیا تھا۔ کسلمندی سے آنکھیں کھولنے کی سعی کی، ہلکی سی گردن گھمائی۔ دامیر سائیڈ ٹیبل لیمپ آف کر رہا تھا۔

علینا نے کروٹ بدلی اور اس کی جانب رخ کیا۔

”تم نے انتظار نہیں کیا۔“ اس کے رخسار پہ ہاتھ پھیرتے دامیر سنجیدگی سے بولا، علینا نے نگاہیں اٹھائیں۔

”تم خود لیٹ آئے!“ وہ الٹا شکوہ کرنے لگی۔

"تم نے چینج کر لیا جبکہ میں اسپیشل علینا کے لیے آیا تھا۔" اپنی نرم نگاہوں سے اس کے نقوش کو چھوتا ہوا بولا کہ علینا کے ہونٹ مسکائے۔

"میں ہوں نا اسپیشل علینا۔" وہ اُسی انداز میں بولی اور کھسک کے تھوڑا قریب ہوئی۔ ارادہ پھر سے نیند میں جانے کا تھا۔

"پھر تو کچھ اسپیشل ہی ٹریٹمنٹ ہونا چاہیے۔" وہ گھمبیر لہجے میں بولا، علینا نے اس کو گھورنا چاہا لیکن وہ بے باک جسارت کر بیٹھا۔

رخسار پہ سرخی تیری کہ وہ نگاہیں جھکا گئی۔

"تم بازو تو زخمی نہیں کروا کے آئے نا؟" کچھ دیر بعد علینا کی تشویش زدہ آواز سنتے دامیر نے آنکھیں کھولیں جو اس کو حصار میں لیے ہوئے تھا۔ اس کی بات کا مطلب سمجھتے وہ ہنس دیا۔

"نہیں البتہ میرا دل زخمی ہے، تمہاری نیند کی وجہ سے۔" وہ شریر لہجے میں بولا کہ علینا خفگی سے دیکھنے لگی۔

اس کی کنپٹی کو لبوں سے چھوتے وہ ایک بار پھر ہنس دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حسب معمول آج بھی علینا دامیر کے بعد ہی اٹھی تو وہ کمرے میں دکھائی نہ دیا۔ فریش ہو کے وہ کیچن کی طرف بڑھی جہاں ناشتہ بالکل تیار تھا اور تبھی حنہ کو بھی ڈائننگ تک آتا دیکھا۔

اس نے آج فل سلیوز ہائی نیک پہنی تھی اور بالوں کو کھلا چھوڑے آگے کیا تھا۔ عام دنوں کی بانسبت آج وہ کافی بدلی ہوئی لگ رہی تھی اور یہ بدلاؤ خوشگوار تھا۔ وہ نک سک سی تیار تھی۔

ناشتہ کس نے تیار کیا ہے؟'' دامیر کیچن میں نظر نہیں آیا تھا تبھی علینا نے'' حنہ سے پوچھا۔

"آج کا کھانا دی براٹوا کے ہیڈ کی طرف سے جنہوں نے اپنے مردانہ ہاتھوں سے کھانا تیار کیا ہے، امید ہے مجھے مارنے کے لیے زہر موجود نہیں ہوگا اندر۔" اس سے پہلے کہ حنہ جواب دیتی ڈائننگ ایریا میں آتا لیام چہکتا ہوا بولا۔

"لیام۔۔!" حنہ نے تنبیہی نگاہوں سے گھورا۔

لیام نے سرنڈر کرتے ہوا میں ہاتھ لہرائے پھر اپنی جگہ پہ بیٹھ گیا۔ اس نے چونک کے حنہ کو دیکھا۔ آف وائٹ ہائی نیک کے ساتھ بلیک جینز پہنے وہ جاذب دکھائی دے رہی تھی۔ بالوں کو خوبصورتی سے باندھ رکھا تھا۔

"آج تو کافی لڑکی لگ رہی ہو۔" لیام خود کو کہنے سے روک نہ پایا، علینا نے بھی تائیدی انداز میں سر ہلایا کہ وہ بھی یہی کہنا چاہتی تھی۔

حنہ نے دونوں کو نظرانداز کیا کہ بیک وقت گلاس ڈور سے اندر آتے دامیر اور ریان کی طرف سب کی نگاہ اٹھی۔ علینا اور لیام کے ہونٹوں پہ معنی خیز مسکراہٹ دوڑ گئی۔

ریان بھی ہم رنگ شرٹ میں ملبوس تھا جبکہ بازوؤں کے سلیوز فولڈ تھے اور بازو پہ سفید پٹی بھی نمایاں تھی۔

"ریان تمہیں کیا ہوا ہے؟"

جب سب ناشتے کی ٹیبل کے گرد بیٹھے تو علینا نے خود کو کہتے سنا۔

"اب یہ گھور کے دیکھے گا۔ کیا ضرورت تھی مخاطب کرنے کی۔"

اور اگلے ہی لمحے اس کے دل نے سرزنش کی۔

میری بیوی نے پیار کا مظاہرہ کچھ الگ انداز میں کیا ہے۔" وہ سنجیدگی سے " بولا کہ علینا نے ناسمجھی سے حنہ کو دیکھا جو لاتعلق دکھائی دے رہی تھی۔

کیا یہ حنہ کی وجہ سے چوٹ آئی ہے؟" علینا نے تذبذب کا شکار ہوتے " پوچھا۔ ریان کی بات کا مطلب تو یہی نکلتا تھا۔

تمہیں لگتا ہے کہ میں ایسا کچھ کروں گی؟" علینا کی طرف دیکھتے حنہ نے " سوالیہ آبرو اچکائے۔

"ہاں۔۔۔ میرا مطلب نہیں، تم کیوں ایسا کرو گی۔" وہ فوراً گڑبڑاتے ہوئے تصحیح کرتی بولی کہ لبوں پہ آتی مسکراہٹ کو حنہ نے مشکل سے روکا۔

"اگزیکٹلی، میں ایسا کیوں کروں گی۔ اتنا پیار کرنے والا ہزبینڈ ہے میرا۔" حنہ چہرے پہ مسکراہٹ لائے آخر پہ دانت پیستے ہوئے بولی۔ علینا نے تائید میں سر ہلایا۔ ریان کو شاید کل کہیں چوٹ لگ گئی ہو گی۔

جبکہ ریان اور حنہ ایک دوسرے کو گھورنے میں مصروف تھے جب ریان نے شریر انداز میں آنکھ دبائی۔

"تم آج بہت پیاری لگ رہی ہو اس ڈریسنگ میں۔" علینا ناشتے کے دوران حنہ سے مخاطب ہوئی تو اس نے سر کو ہلکا سا خم دیا۔

"میری پٹی کی وجہ ملیشکا تھی تو ظاہر ہے اس کی ہائی نیک شرٹ کی وجہ بھی میں ہوں۔" ریان کی بات ذو معنی تھی کہ حنہ غصے سے سرخ پڑتی اس کو گھورنے لگی جبکہ علینا گڑبڑاتے ہوئے اُس کی بات نظرانداز کر گئی کہ اب کیا ہی وہ بات کو آگے بڑھائے۔

''پرنسیس کھانا ٹھیک سے کھاؤ۔'' دامیر نے اس کو ٹو کا جو کھانے کو بس گھور رہی تھی۔

''اگر سب کچھ دنوں کے لیے فارغ ہیں تو ہم کہیں گھومنے چلیں۔'' جب سب نے کھانے سے ہاتھ روک لیا تو علینا نے خوشگوار لہجے میں کہا۔ وہ بس گھر کی ہو کے نہیں رہنا چاہتی تھی۔

ریان نے بس ایک نظر اٹھا کے اس کو دیکھا۔

''جب تمہاری طبیعت بالکل ٹھیک ہو گی تو ہم جائیں گے وکیشنز پہ۔'' دامیر نرمی سے کہتے ہوئے اٹھا کہ علینا نے مایوسی سے اس کو دیکھا۔

''تو کیا تب تک ہم گھر ہی رہیں گے؟''

''گھر کیوں، تم جایا کرو پارکس میں، والک کیا کرو صرف گھر میں ہی نہ رہو۔'' ریان نے اب کہ گفتگو میں حصہ لیا۔

''لیکن۔۔۔'' اس نے کچھ کہنا چاہا کہ دامیر بول اٹھا۔

ہم جائیں گے لیکن تم اس حالت میں ٹریول نہیں کر سکتی۔ تو اس معاملے میں تھوڑا کمپرومائز کرنا پڑے گا۔" دامیر نے اس کو بہلاتے ہوئے کہا جبکہ علینا کا موڈ اب آف ہو چکا تھا۔

"کمپرومائز، اب تک کیا تو ہے۔۔" وہ ماتھے پہ بل لیے بڑبڑائی کہ دامیر نے حیرت سے اس کو دیکھا جبکہ ریان نے ستائشی انداز میں آبرو اچکائی۔

"ہم اس بارے میں بعد میں بات کریں گے۔" دامیر نے سنجیدگی سے کہتے گویا بات کو ابھی کے لیے ٹال دیا جبکہ علینا سر جھٹک گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ریان اور دامیر آج صبح سے کسی دوسرے شہر گئے تھے جہاں ان کی کسی سے آرمز کی ڈیلینگ تھی۔

شام کے سائے ڈھلنا شروع ہوئے تو سیاہ ہڈی پہنے، بالوں کو کھلا چھوڑے، ہڈ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے آہستہ سے قدم لیتی فٹ پاتھ پہ چل رہی تھی۔ بظاہر اس نے سر جھکایا تھا لیکن نگاہ اس کی اوپر تھی۔ سیاہ بوٹ بنا آواز کیے آگے

بڑھ رہے تھے۔ ٹاؤن سائیڈ میں وہ بہت آگے آگئی تھی۔ گہری آنکھیں اس وقت سرد تھیں، چہرے پہ کوئی تاثر موجود نہیں تھا۔ سر پہ پہنی ہڈ سے بال آگے کو آئے تھے جو ہوا کی دوش سے لہرا رہے تھے۔

چلتے چلتے وہ ایک ہوٹل کے سامنے آرکی۔ آس پاس مزید بلڈنگس موجود تھیں۔ ریسپشن تک جاتے اس نے ایک شخص کا نام لیا اور خود کو مہمان کہتی لفٹ کی جانب بڑھی۔

جیسے ہی لفٹ کا دروازہ کھلا اور مطلوبہ فلور پہ پہنچتے وہ باہر آئی تو چہرہ مزید جھکا لیا۔ بازو سے ہڈ اوپر کھینچی کہ کہنی پہ بنا ٹیٹو واضح ہوا۔ ہاتھ سیدھا کیا کہ ہتھیلی کے بالکل ساتھ لگا چاقو اب نظر آیا۔

راہداری بالکل خالی تھی۔ رات کی وجہ سے روشنیاں بدل دی گئی تھیں۔ ہر کمرے کے باہر ایک گلدان موجود تھا جس میں لگے نقلی پودے اس سنہری روشنی میں بھلے لگ رہے تھے۔

دھیمے قدموں سے چلتے وہ روم نمبر چیک کر رہی تھی۔بنا گردن گھمائے کن اکھیوں سے آس پاس دیکھا،یکلخت اپنا رخ اس مطلوبہ دروازے کی طرف کیا۔

ہلکا سا ناک۔

. ٹھک. ٹھک. ٹھک

اندر سے آواز ابھری۔

"ہو از دیئر؟"

روم سروس۔"پراسرار انداز میں ہونٹوں پہ مسکراہٹ ابھری۔"

نسوانی آواز پہ اندر موجود شخص چونکا۔دروازہ زرا سا کھولے چیک کرنا چاہا لیکن اُس نے بروقت اپنا بوٹ دروازے پہ اٹکایا۔

"ڈیتھ از ایٹ یور سروس سر۔"

مقابل کے چہرے پہ خوف کا تاثر ابھرا اور ڈیگر پاؤں کی ٹھوکر لگائے اندر بڑھی ساتھ ہی دروازہ ٹھک کی آواز سے بند ہوا۔دروازہ بند ہونے سے پہلے

زمین پہ کچھ خون کے قطرے گرتے نظر آئے۔ وہ اندر جاتے ہوئے کیمراز میں نظر آئی تھی لیکن باہر نہیں آئی تھی اور نہ ہی اس کو باہر جاتا دیکھا گیا تھا۔

کمرے کا دروازہ کھولے جب روم سروس کا عملہ اندر داخل ہوا۔ دروازے پہ خون کے قطرے دیکھتے وہ ٹھٹکا۔ ڈرتے وہ اندر بڑھا کہ کمرے کا رہائشی چیک کر سکے جب اس نے کرسی پہ بیٹھے وجود کی پشت دیکھی۔ وہ سٹڈی ٹیبل کی کرسی پہ سیدھا بیٹھا تھا یوں کہ اس کے دونوں بازو کرسی کے بازو پہ تھے۔

سروس بوائے کی نظر کرسی کے نیچے گئی جہاں ایک کے بعد ایک قطرہ آہستہ سے نیچے جمع ہوئے خون میں شامل ہو رہا تھا۔ ہاتھ کی انگلی تک باریک سی خون کی لکیر بنی تھی جہاں سے قطرے ٹپک رہے تھے۔

وہ آگے بڑھا۔ ہمت کرتے ہلکا سا دیکھنا چاہا، چہرہ خوف سے زرد پڑ رہا تھا۔ کھلی آنکھیں لیے وہ شخص سامنے جیسے کسی چیز کو گھور رہا تھا گردن پہ خون کی لکیریں کھینچی تھی جن سے خون ابلتا ہوا باہر گر رہا تھا۔ دونوں آنکھوں سے لے کر گردن تک لکیر بنی تھی جیسے آنسوں ہوں مگر سرخ رنگ کے۔

اُس شخص نے سیاہ شرٹ پہن رکھی تھی لیکن وہ گیلی تھی۔

سروس بوائے نے خوف سے چلانا شروع کردیا اور تیزی سے باقی سٹاف کو یہاں بلوالیا۔ سیاہ پہنی شرٹ بظاہر گیلی تھی لیکن ہلکا سا ہاتھ لگنے سے معلوم ہوئی کہ وہ کس رنگ میں ڈوبی تھی۔

کھلی آنکھوں سمیت، چہرے سے لیکر ہاتھوں تک باریک لمبے اور گہرے کٹ کہ خون روکنے پہ نا رک رہا تھا۔ شرٹ اتری تو معلوم ہوا کہ شاید ہی کوئی حصہ ہوتا جہاں چاقو کا استعمال نہ ہو۔ وہ ایک وحشت، خوف ناک سا منظر پیش کر رہا تھا جیسے ایک مردہ کسی قبر سے اٹھا کہ وہاں بٹھا دیا گیا ہو۔

کوئی وہاں آکے اس شخص کو گمنام موت مار گیا تھا۔ جو اندر جاتا ہوا تو دکھائی دیا تھا لیکن وہ باہر کیسے گیا کسی کو معلوم نہ ہوا تھا لیکن جاتے ہوئے وہ چاقو کا بتانا نہ بھولی تھی اور یہی تو وہ ہنٹ تھا جو ہر جگہ ڈیگر اپنا چھوڑ کے جاتی تھی، ایک ننھا سا چاقو کا کھلونا جس پہ انگریزی میں حروف گندھے تھے۔

“Dagger with love!”

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گلی کے ایک تاریک کونے میں چلتے وہ کچھ گنگنا رہی تھی۔رات مزید گہری ہو رہی تھی اس کو اب گھر پہنچنا تھا۔

اس وقت ہڈ کے بجائے وہ سیاہ جیکٹ پہنے ہوئے تھی، بالوں کو اونچی پونی میں باندھ رکھا تھا۔یکایک اس کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ ابھری۔وہ دلکشی سے مسکرائی۔ایک قدم رکی۔بالکل سنسان گلی میں کوئی آواز سنائی نہ دی۔

ہیلو ملیشکا۔۔"اس بندے کا یہ الفاظ کہنا۔اوفف"

کب تم میرا پیچھا کرنا چھوڑو گے؟"ہونٹ مسکرا رہے تھے جبکہ لہجے میں بے زاریت تھی۔وہ گھومی کہ اس کے عین پیچھے کھڑا وجود آنکھوں میں سرد تاثر لیے ہوئے تھا۔

ماتھے پہ سنہرے بال بکھرے تھے۔فاصلہ قدم بھر کا بھی نہ تھا۔

"تمہارا پیچھا تو میں جہنم تک کروں گا کیونکہ جنت والے کام نہیں تمہارے۔" وہ برفیلے لہجے میں بولا کہ حنہ نے سر جھٹکا۔ مسکراتی نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگی۔

"تم جیسے نیک لوگوں کی وہاں بھی اینٹری نہیں ہوگی، ایک اسپیشل ڈیپارٹمنٹ ہوگا۔" حنہ اس کے قریب آئی۔ سرگوشی میں الفاظ کہتے اس سے دوبارہ دور ہوئی اور چلنا شروع کیا۔ ریان نے بنا کچھ کہے اس کو بازو سے تھامے دیوار کے ساتھ لگایا اور اس کے عین مقابل کھڑے ہوتے سرد لہجے میں کہا۔

"تم پھر بتائے بغیر گھر سے باہر نکلی۔" حنہ کو اس کی نگاہوں میں ہی نہیں اس کے لہجے میں بھی برفیلا پن محسوس ہوا۔ اس کی پکڑ میں سختی تھی۔

حنہ نے پہلے اس کے ہاتھ کو پھر گردن اٹھاتے اس کے چہرے کو دیکھا۔

"تم بھی گھر سے باہر تھے میں نے کچھ کہا۔" وہ دوبدو بولی اور اس کی پکڑ میں مزاحمت کرنے لگی۔

"کم آن تم اپنے عمل کو ایسے جسٹفائی نہیں کر سکتی۔" ریان ہونٹوں پہ طنزیہ مسکراہٹ سجائے اس سے بولا کہ حنہ نے آبرو اچکائے۔

"کام تھا مجھے ہٹو۔" ماتھے پہ بل لیے اس نے ریان کے سینے پہ ہاتھ رکھے دھکا سا دیا۔

"میرے کام تو کبھی نہیں آئی تم۔" وہ جانے کو تھی جب ریان نے اس کو پیچھے سے کمر سے تھام کے گھمایا اور کندھے پہ ڈال دیا۔ حنہ اس کی حرکت پہ تلملا کے رہ گئی۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے۔ اتارو مجھے نیچے۔" حنہ غصے سے چلاتے ہوئے بولی۔

"گھر چلو میرے ساتھ اور میرے کام آؤ زرا۔" اس کو اٹھائے وہ گلی پار کرنے لگا جہاں اس کی گاڑی پارک تھی۔ حنہ کو اس کے اچانک آنے سے بالکل بھی حیرانگی نہیں ہوئی تھی کیونکہ جب بھی وہ بنا بتائے باہر نکلے گی ریان ہمیشہ اس کے پیچھے کھڑا ہوگا اور یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا۔

ملیشکا۔۔“گاڑی میں بیٹھتے ہی ریان نے اپنا رخ اس کی جانب کیا۔اس ”
کے چہرے پہ سنجیدگی سے تھی۔

میں پھر دہرا رہا ہوں کہ مجھے بتائے بغیر تم کہیں نہیں جاؤ گی۔ میں تمہیں ”
گھر چھوڑ کے جاتا ہوں تو گھر رہا کرو۔ جب ضرورت پڑے میں انفارم کرو
لیکن ایسے بنا بتائے کہیں نہیں نکلنا۔“ وہ سنجیدگی سے اس کی طرف دیکھتے
ہوئے کہہ رہا تھا۔

میں نا بھی بتاؤں تو تم مجھ سے پہلے پہنچے ہوتے ہو وہاں۔“ وہ سر جھٹکتی ”
لاپرواہی سے بولی۔

ہاں۔۔ کیونکہ تم میری بیوی ہو۔“ اس نے حنہ کا بازو تھامے خود کے ”
قریب کیا اور ایک ایک لفظ جتا کے بولا۔

اپنی بیوی سے میں ایک پل کے لیے بھی غافل نہیں ہو سکتا۔“ اس کی ”
آنکھوں میں آنکھیں گاڑھے وہ اٹل لہجے میں بولا۔

”دامیر کدھر ہے؟“ حنہ نرمی سے دور ہوتے اپنی سیٹ سے ٹیک لگا کے بیٹھ گئی اور بات بدلتے ہوئے کہنے لگی۔

”میں یہاں موجود ہوں۔“ آواز پیچھے سے آئی کہ حنہ کی پتلیاں چونک کے پھیل گئیں۔ بے ساختہ اس نے گہرا سانس بھرا اور ایک بار آنکھیں سختی سے میچتے کھولیں۔

ساتھ بیٹھے ریان کو خون آشام نگاہوں سے گھورا جس نے آتے ہی اپنا شوہر پنا دکھانا شروع کر دیا وہ بھی دامیر کے سامنے۔

”سوری دامیر، ریان کی عادت بنتی جا رہی ہے چھچھور پن کی۔“ حنہ دامیر کو بیک ویو مرر سے دیکھتی ہوئی معذرت خوانہ لہجے میں بولی کہ دامیر نے ایک نگاہ ڈالتے مسکراہٹ دبائی۔

”جس کو بتا رہی ہو اُس نے دن میں سو کالز کر کے اپنی بیوی، بچے کا حال پوچھا ہے، مجنوں کہیں کا۔“ ریان جلتے بھنتے بڑبڑانے لگا اور گاڑی سٹارٹ کرتے اس کو روڈ پہ لایا۔

ابھی تو حنہ نے اس سے دو دن بعد ہونے والی ڈائمنڈ ڈیل کا نہیں بتایا تھا جس کی وہ تیاری کر چکی تھی۔ یہ بات معلوم ہونے پہ بھی ریان ہنگامہ کرنے والا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ان لوگوں کے آنے کی اطلاع ملتے ہی علینا کیچن میں مصروف ہوگئ۔ کھانے میں زیادہ کچھ بنانا تو نہیں آتا تھا لیکن اس نے سیلڈ اور پاستا بنالیا تھا جو بس دو چمچ کھانے کے لیے بھی کافی نا تھا۔

دامیر اور ریان کے جانے کے کچھ دیر بعد حنہ بھی کسی کام کا کہہ کے جا چکی تھی اور اب لیام اور علینا ہی موجود تھے۔

مس علینا! آپ نے یہ چکھا ہے؟" لیام نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں چمچ کو" سائیڈ پہ رکھتے چہرے پہ مسکان سجائے پوچھا۔

علینا نے نفی میں سر ہلایا۔

کیا اچھا نہیں ہے؟" اس نے ڈرتے پوچھا۔"

"اچھا ہے بہت۔ حنہ یہ ڈش نہیں کھائے گی تو ہم ایسا کرتے ہیں ایک اور چیز بنا لیتے ہیں۔ یہ دامیر اور ریان کھا لیں گے۔" لیام شاطر دماغ سے کام لیتا ہوا بولا تو علینا نے جانچتی نگاہوں سے اس کو دیکھا۔

"ارے مطلب اس میں کیلریز زیادہ ہوتی ہیں ناں تو ہم کچھ ہلکا پھلکا بنا لیتے ہیں تاکہ تم دونوں لڑکیاں سمارٹ رہو۔" لیام نے اپنا پتہ پھینکا جو بالکل ٹھیک تھا۔ علینا کی نظر بے ساختہ ہی اپنے سراپے پہ گئی۔ اس کے خدوخال میں اب تبدیلیاں نمایاں تھیں۔ لیام کی بات اس کو ٹھیک لگی کہ اگر وہ زیادہ ہیوی کھانا کھائے گی تو مزید موٹی ہو جائے گی۔

کاش اس نے کھانا بنانا سیکھا ہوتا۔ لیام اپنی چالاکی پہ مسکرایا کیونکہ کھانا بس چکھنے کی حد تک ہی تھا کھانے لائق نہیں۔

"ہم فرائڈ رائس بنا لیتے ہیں۔" اُسے کھانا بنانا آتا تھا تبھی فریج میں مطلوبہ چیزیں دیکھتا ہوا بولا۔

"اُس میں کتنا وقت لگے گا؟" علینا اندازہ لگانے لگی۔

آدھا گھنٹہ۔ جلدی ہو جائے گا سب۔" لیام تیزی دکھانے لگا۔"

اگر وہ لوگ آ گئے تو؟" علینا اس کی مدد کرواتی ہوئی بولی۔"

تو یہ ہے نا اچھا سا پاستا ہم پیش کریں گے۔ دامیر کو تو انعام دینا چاہیئے آپ کو"
اتنا اچھا پاستا بنانے کے لیے۔" لیام رائس تیار کرتے ہوئے اس کو شریر لہجے
میں بولا کہ علینا سنتی چہک اٹھی۔ واقعی دامیر کو انعام تو دینا ہی پڑے گا۔

ویسے کیا ضرورت تھی اُس سے شادی کرنے کی۔ مزید دو سال انتظار کر"
لیتیں تو میں نے ہو ہی جانا تھا بائیس کا۔" کام کے دوران بھی اس کی زبان بند
نہیں ہوئی تھی کہ دامیر کی وائف سے فلرٹ کرنا اس کا پسندیدہ مشغلہ بن چکا
تھا۔

میں نے تھوڑی کی تھی شادی، خود ہی ہو گئی تھی۔" وہ منہ بناتے بولی۔"

آج کل کے لڑکے ترسے بیٹھے ہیں لڑکیوں کے لیے۔ ادھر لڑکی دکھی نہیں"
اور بہانے سے اس کو اپنی بیوی کہہ دیا۔ کیا زمانہ آ گیا ہے۔" لیام بوڑھی

عورتوں کی طرح اس سے باتیں کر رہا تھا جیسے کچھ دن پہلے اُس نے خود سے چھوٹی لڑکی سے فلرٹ نہیں کیا تھا۔

علینا بس خاموشی سے اس کی باتیں سن کے مسکرا دیتی جب تک وہ کھانا تیار کر چکا تھا۔ وہ دونوں کیچن سے نکل کے لاؤنج کے صوفے پہ بیٹھ گئے۔

''تم بہت بولتے ہو لیام۔''

علینا نے اس کی باتونی طبیعت کو دیکھتے تبصرہ کیا۔

''میں اتنا نہیں بولتا بس اب بدل رہا ہوں خود کو۔ میں نے بہت سال اکیلے گزاریں ہیں۔ تم لوگ اپنے لگتے ہو تو اچھا لگتا ہے باتیں کرنا۔'' ہلکی مسکراہٹ لیے اس نے علینا کو دیکھا۔ اس کے بات کرنے کے انداز سے وہ کچھ دیر پہلے والا لیام نہیں لگ رہا تھا۔

''بور ہو جاتی ہیں میرے بولنے سے؟'' لیام نے قدرے جھجھک کے پوچھا

علینا خجل سی ہوئی کہ اس کی بات کو وہ کیا سمجھ گیا تھا۔

"نہیں ایسا نہیں ہے۔ مجھے بہت اچھا لگتا ہے تم سے باتیں کرنا۔ خاموشی اچھی نہیں لگتی مجھے۔" علینا اپنے ہاتھوں کو دیکھتی ہوئی بولی۔ شکر تھا کہ لیام اس کے ساتھ گھر موجود رہا کرے گا ورنہ تینوں کام کو چلے جاتے تو گھر میں تو گل سڑ جانا تھا اس نے۔

"کوئی بات نہیں کچھ مہینوں تک شور بھی آ جائے گا۔" لیام سادگی سے بولا کہ علینا نے نا سمجھی سے اس کو دیکھا۔ پھر سمجھ آنے پہ حیا سی آنے لگی۔

زندگی کافی مصروف ہونے والی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

لیام نے اپنے کہے کے مطابق کیا علینا کا بنایا وہ بدزائقہ پاستا اس نے دامیر اور ریان کے سامنے پیش کیا جبکہ خود تینوں نے فرائیڈ رائس کھائے تھے۔

پہلا چمچ منہ میں جاتے ہی دامیر کو لگا کہ ابلا ہوا کچا میدہ منہ میں رکھ لیا ہو۔

"کس نے بنایا ہے یہ کھانا۔" ریان کے تاثرات سے اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ کھانا کیسا تھا۔ علینا نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹاتے دامیر کو دیکھا۔

میں نے بنایا ہے۔ کیا اچھا نہیں بنا؟''اس نے ایک نظر ریان کے سپاٹ چہرے پہ ڈالی پھر دامیر سے پوچھا۔

''تھوڑے مصالحے کم ہیں۔ مجھے نمک پاس کر دو۔''سچ بولے بغیر جھوٹ بھی نہیں کہہ رہا تھا۔ جبکہ نمک مانگنے پہ ریان دامیر کو گھورنے لگا کہ اُس کی وجہ سے اب وہ چلا بھی نہیں سکتا تھا کہ اب تک کا بدترین پاستا تھا یہ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کھانے کے بعد وہ لوگ والک کر رہے تھے۔ حنہ اور ریان ان دونوں سے آگے چل رہے تھے۔ رات کا کافی وقت ہو رہا تھا۔ لیام نے ساتھ جانے سے منع کر دیا تھا کہ وہ اپنے سسٹم پہ کچھ کام کرنے والا تھا۔

''کھانا اچھا نہیں تھا تو کیوں کھایا۔''علینا نے سر اٹھاتے دامیر سے کہا۔ دامیر نے اس کے تھامے ہاتھ کو لبوں سے لگایا۔

''اب جب کھا چکے ہیں تو کیوں کہہ رہی ہو۔''دامیر آبرو اچکاتے ہوئے پوچھنے لگا کہ علینا نے مسکراہٹ دبائی۔

"وہ تو ہم نے ایسے ہی رکھا تھا لیکن تم دونوں نے ایک بار بھی منع نہیں کیا کھانے سے۔ اتنا اچھا لگ رہا تھا کھانا؟" علینا آنکھوں میں شرارت لیے بولی کہ دامیر بس تاسف سے نفی میں سر ہلا گیا۔

"اب بس کرو کہنا۔ بیچارے ریان کو میری وجہ سے کھانا پڑا۔" دامیر الٹا مصنوعی آنکھیں دکھاتا ہوا بولا کہ علینا نے منہ چڑایا۔

"بیچارہ تو نہیں ہے وہ کہیں سے۔" علینا سامنے جاتے حنہ اور ریان کو دیکھتی ہوئی بولی۔ وہ دونوں کسی بات پہ بحث کر رہے تھے جب ریان نے زبردستی حنہ کو اپنی جانب کھینچے ساتھ لگایا اور چلنے لگا۔

کمر پہ رکھے ریان کے ہاتھ پہ حنہ نے اپنے ناخن چبھوئے جس پہ وہ اس کو گھورنے لگا۔

"ان دونوں نے لگتا ہے کہ ساری زندگی گھورتے ہی رہنا ہے ایک دوسرے کو۔" علینا ان کی نوک جھوک دیکھتی ہوئی بولی کہ ان کا کچھ نہیں ہو سکتا۔

کوئی کال آنے پہ دامیر نے اپنا موبائل نکالا اور کان سے لگا یا۔ علینا کا ہاتھ
تھامے وہ آہستہ سے چل رہا تھا اور ساتھ ساتھ بات کر رہا تھا۔
اچانک دامیر کا لہجہ بدلا، وہ دھمکی دینے لگا۔ انداز وہی سرد اور وحشت بھرا تھا
جس سے ایک بار علینا سہمی تھی لیکن ابھی وہ کوئی ری ایکٹ نہیں کر رہی تھی
یہاں تک کہ دامیر نے جان سے مارنی کی دھمکی دی۔ علینا نے بس ایک نظر
دامیر کو دیکھا اور اسی لمحے دامیر کے تاثرات میں نرمی آئی۔ وہ پل میں اپنے
تاثرات بدل گیا تھا۔
اگر وہ کوئی جواب نہ دے تو اس کے خلق میں گولیاں اتارو۔" وہ درشتگی "
سے بولا کہ علینا جھرجھری لے اٹھی۔
پتھر دل انسان ہو تم" وہ بڑبڑائی۔ دامیر کال بند کرتا موبائل کو واپس رکھتے "
ہوئے رک گیا۔ علینا نے سوالیہ نگاہوں سے اس کو دیکھا۔
تمہیں ڈر لگا؟" گہری نگاہوں سے دیکھتا ہوا بولا۔ ہونٹوں پہ معنی خیز "
مسکراہٹ تھی۔

مجھے ڈر کیوں لگے گا!'' وہ الٹا لاپرواہی سے بولی۔''

پہلے تو بہت خوف آتا تھا میری ایسی باتوں سے، انفیکٹ سانسیں اٹک جاتی''
تھیں۔'' دامیر مزے سے بولا جیسے یہ بات کہتے وہ محظوظ ہو رہا تھا۔

پہلے مجھے تم سے محبت نہیں تھی اب میں نے دل کو سمجھا لیا ہے۔''علینا''
گہرا سانس بھر کے احسان کرنے والے انداز میں بولی جبکہ دل ہی دل میں
اب بھی وہ اس کے اچانک بدلنے والے انداز سے خار کھاتی تھی۔

کیا سمجھا لیا ہے؟'' دامیر دلچسپی سے اس کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھتا''
ہوا بولا اور اپنے دونوں ہاتھ اس کی کمر پہ ٹکائے۔

یہی کہ اب جو بھی ہو زندگی تو اِسی بے حس کے ساتھ گزارنی ہے نا۔ چاہے''
تم اب میرے سامنے جتنی مرضی دھمکیاں دو۔''علینا گردن اکڑا کے بولی
کہ دامیر نے مسکراتے اس کو سینے سے لگایا اور بالوں پہ ہونٹ رکھے۔

تبھی علینا نے ڈریک اور اس کی وائف بیلا کو آتے ہوئے دیکھا۔ دامیر سے پیچھے ہٹی اور مسکرا کے ان دونوں کو دیکھنے لگی۔ ڈریک اب بھی اپنی ڈیوٹی پہ ہوتا تھا لیکن بیلا سے آج ملاقات ہو رہی تھی۔

"ہم نے سوچا کہ آپ کی طرف چکر لگا لیں اور انوائٹ کریں آپ کو ڈنر پہ۔" ڈریک نے اس وقت اپنے آنے کی وجہ بتائی کیونکہ رات کافی گہری تھی۔ وہ دونوں بھی والک پہ نکلے تھے۔

"ڈنر پہ انوائٹ؟" علینا نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"ہاں نا ایک بار سب اکھٹے ہونگے تو کتنا اچھا لگے گا۔ تو کل کا ڈنر آپ کا ہماری طرف۔" بیلا خوشی سی چہکتی ہوئی بولی۔

"ہم ضرور آئیں گے۔" دامیر نے فوراً حامی بھری۔ جہاں تک علینا کو یاد تھا انہوں نے کل بھی کسی کام سے جانا تھا تو اس نے بنا سوچے سمجھے حامی بھر لی تھی۔

ریان اور حنہ بھی ان کی طرف آ رہے تھے۔

کچھ دیر تک وہ سب لوگ یہاں کھڑے باتیں کرتے رہے پھر وقت زیادہ ہونے پہ سب گھر کی راہ چلے گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

"دامیر تم لوگوں نے کل میٹنگ پہ جانا تھانا۔" دامیر ٹراؤزر چینج کر کے واپس آیا تو علینا نے بات شروع کی۔ خود پہ سپرے کرتے وہ بیڈ کی جانب بڑھا۔

"ڈلے کر دی۔۔" کہتے وہ بیڈ پہ بیٹھا۔ گن کو سائیڈ ٹیبل پہ رکھا۔ علینا نے ترچھی نگاہوں سے گن کو دیکھا۔

"ڈلے کیوں کر دی؟" وہ الجھن لیے بولی۔

"ڈریک نے بتایا تو ہے کہ ڈنر ہے اس کی طرف۔ ہماری میٹنگ رات کی تھی تو ہم نے کل کے لیے کینسل کر دی۔" وہ فریش لگ رہا تھا۔ علینا اس کی بات پہ حیران ہوئی۔

فیملی فرسٹ پر نسیس۔"علینا کے سوال پوچھنے کا مقصد سمجھتے ہوئے وہ خود" بولا اور اس کی گردن کو جھکتے شرارت کر کے پیچھے ہٹا۔

اس نے بہت چاہت سے بلایا ہے تو انکار اور انتظار بنتا نہیں۔"دامیر رسان" سے بولا کہ علینا سر ہلا گئی۔

پھر ہمیں گفٹ بھی لے کے جانا چاہئے۔ان کی ابھی شادی ہوئی ہے تو اچھا" سا تحفہ بنتا ہے۔"دامیر اس کی گود میں سر رکھے لیٹ گیا تو علینا بالوں میں ہاتھ چلاتی سوچتی ہوئی بولی۔

بالکل۔۔"وہ بس اتنا بولا اور آنکھیں موندلیں۔"

کل پھر مجھے شاپنگ پہ جانا پڑے گا۔"علینا کو نئی فکر آن پڑی۔"

ضرور جائیں گے۔"دامیر اس کا ہاتھ تھام کے سینے پہ رکھ گیا۔"

کیا لینا چاہئے۔۔ان کی ابھی شادی ہوئی ہے اور ہم پہلی بار ان کے گھر جائیں" گے۔۔"علینا آنکھیں چھوٹی کیے سوچنے والے انداز میں بولی۔دامیر نے ہاتھ پہ دباؤ ڈالا۔

صبح دیکھ لیں گے۔۔" دامیر کو اس وقت کسی اور کا ذکر کرنا پسند نہیں آیا"

تھا۔

تم کچھ آئیڈیا زدو۔۔" بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے وہ چہرہ جھکائے دامیر کو"

دیکھتی بولی۔

ایسا آئیڈیا دوں گا کہ تمہیں فوراً نیند یاد آجانی ہے۔" آنکھیں کھولے وہ"

معنی خیز سے بولا کہ علینا نے خفگی سے اس کو دیکھا اور اس کا سر دونوں

ہاتھوں سے اٹھائے نیم دراز ہونے لگی۔ اگرچہ دامیر نے خود اپنے سر کا بوجھ

اس کے ہاتھ پہ نہیں ڈالا تھا۔ جیسے وہ کنفر ٹیبل ہوئی دامیر نے واپس اپنا سر

اس کی گود میں رکھا۔

علینا کا دل بے ساختہ زور سے دھڑکا جب دامیر نے کروٹ لیے چہرہ اس کی

جانب کیا۔

دامیر اب اٹھ جاؤ۔" وہ آہستہ سے بولی۔ وہ پل میں آنکھیں کھولے اس کو"

دیکھنے لگا۔

تھک گئی ہو؟"اس کے لہجے میں تشویش تھی،علینا نے نفی میں سر ہلایا۔"

اس کی نگاہیں جھکی تھیں وہ کترا رہی تھی لیکن کیوں۔

پھر۔۔!"اس کو ایسے لیٹے اچھا لگ رہا تھا۔علینا اس کے بالوں میں انگلیاں"

چلا رہی تھی۔

مجھے شرم آرہی ہے اب۔۔"علینا کی بات پہ دامیر کچھ سیکنڈز سنجیدہ"

نگاہوں سے اس کو دیکھتا رہا۔پھر دل کھول کے ہنس دیا۔

اب کیسی شرم۔۔۔!"انداز شریر تھا۔علینا کے ہونٹوں پہ نا چاہتے ہوئے"

بھی مسکراہٹ آگئی جس کو وہ چھپانے کی ناکام کوشش کرنے لگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کے تین بجے جب ہلکی سی آہٹ پہ اس کی نیند ٹوٹی تو نا سمجھی سے اپنے

برابر دیکھنے لگی جہاں ریان بیڈ سے پاؤں نیچے کیے شرٹ پہن رہا تھا۔

حنہ کی نظر بے ساختہ ہی موبائل سکرین کی طرف گئی رات کے تین بج رہے

تھے۔

اس وقت کہاں جا رہے ہو؟" وہ نا سمجھی سے اٹھ بیٹھی۔ "

ارجنٹ کام ہے ایک۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔ حنہ بالوں کو لپیٹنے لگی۔ "

دامیر ساتھ ہے میرے تو اپنا خیال رکھنا۔ کمرے سے باہر نہ جانا پلیز۔ """

ریان اپنی گن چیک کرتے بولا اور موبائل سامنے کرتے ایک بار کمرے میں لگے کیمرہ کو چیک کیا۔

اتنی عجلت میں جاتے ہوئے وہ اس کو خیال رکھنے کا کہہ رہا تھا۔ اس کا ہینڈ سم

ریان۔

اس وقت ساتھ تو وہ بالکل نہیں لے کے جائے گا تو بہتر تھا کہ جب تک یہاں تھا اس کو گھورنے سے کام چلاتی ویسے بھی کافی اٹریکٹو لگ رہا تھا وہ بکھرے

بالوں میں۔

کیمرہ کے سامنے سے کہیں نہ جانا، مجھے تمہیں ہر سیکنڈ دیکھنا ہے ہر پل "

آنکھوں کے سامنے چاہئے مجھے تم۔۔" ریان مصروف انداز میں بولا کہ حنہ

کہنے لگی۔ اتنا جزباتی کس خوشی میں ہو رہا تھا وہ۔

تو چھوڑ کے جایا ہی نا کرو۔" اس کی بات پہ ریان نے بے ساختہ ہی حنہ کو دیکھا۔ وہ مسکرا رہی تھی اور ریان کو اس وقت اس کی مسکراہٹ سے خوبصورت کوئی چیز نہ بھائی۔ اس کے مسکرانے پہ اس کی آنکھیں چمکی تھیں۔

"ابھی مجھے یہ ادائیں دکھا ہے پھنساؤ مت، ضروری کام سے جانا ہے ورنہ لیٹ ہو جاؤں گا۔" وہ نگاہیں چراتے ہوئے بولا کہ آج اس کی مسکراہٹ دیکھتے دل بے ساختہ تیز دھڑکا تھا۔ ویسے تو جب بھی اس کو دیکھتا تھا دل بے ایمان ہی ہوتا تھا۔

"تو نہ جاؤ۔" وہ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ ویسٹ بیلٹ پکڑتے ریان کے ہاتھ تھمے۔

"تم مجھے ٹریپ کر رہی ہو۔" اس کو پاس آتا دیکھ وہ گہری نگاہوں سے دیکھتا بولا۔

"تم مجھے پیار آرہا تھا غلطی سے۔ ہاں اب بس یہی رہ گیا ہے نا کرنے کے لیے۔

پہ۔" وہ چہرے پہ بےزاریت لائی سچائی کا مظاہرہ کر گئی کہ ریان کو خوشگوار حیرت نے لپیٹ میں لیا۔حنہ کو پاس کرتے نرمی سے اس کے بال سنوارے۔۔

"تو پھر۔۔؟" وہ اب اس کے اظہار کا منتظر تھا۔

"کیا پھر، پیار آرہا تھا تمہاری باتیں سن کے واپس چلا گیا۔" وہ معصومیت سے بولی اور اس کے سینے پہ ہاتھ رکھا۔حنہ کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس کو سینے سے لگائے۔وہ تھوڑی دیر کے لیے بالکل دنیا سے فراموش ہونا چاہتی تھی کہ بس ریان کا حصار اس کے گرد بندھا ہو۔رات کے اس پہر ریان کا حصار نیند میں بھی محسوس ہوتا تھا یہ الگ عادت بنا دی تھی اس عجیب انسان نے۔

"بہت غلط ٹائم پہ پیار آیا ہے تمہیں مجھ پہ۔۔واپسی پہ تمہارا پیار محسوس کروں گا۔" شرارت سے کہتے ہوئے وہ اس کو سینے سے لگا گیا۔حنہ کو اس کو کیا بتاتی کہ اب یہ بدتمیز ویسے ہی پیارا لگنے لگا تھا۔

اور اگر مجھے کچھ اور معلوم ہوا تو پھر دیکھنا۔'' ساتھ ہی اس کا لہجہ بدلا، وہ''
وارن کرتے ہوئے بولا۔ ایک پل کو حنہ کا ماتھا ٹھنکا۔ کیا وہ اس کی ڈیل والی
بات جان گیا تھا لیکن ابھی اُس میں وقت تھا اور سارا سسٹم لیام ہینڈل کر رہا
تھا

جاؤ تم۔۔ لیٹ ہو رہے ہو۔'' حنہ پل میں اس سے دور ہوتی رکھائی سے''
بولی اور بیڈ کی جانب بڑھی۔
''کیسی ناقدری بیوی ہے میری۔''
اس نے سخت نگاہوں سے حنہ کو گھورا جو دوبارہ سونے کی تیاری میں تھی۔
کچھ دیر وہ کھڑا اس کو دیکھتا رہا پھر سر جھٹک کے کمرے سے باہر آ گیا۔ ان کے
ایک خبری نے معلومات دی تھی کہ یاکوزا کے گینگ نے ڈائیمنڈ کی کوئی ڈیل
فائنل کی تھی۔ ہیرے کل شام تک یہاں آنے والے تھے۔ ریان کے لیے
تشویش کی بات یہ تھی کہ ہیرے یہاں رشیا میں کیوں آنے والے تھے۔

اس کو کسی ڈیل کے بارے میں معلوم نہیں تھا جو اس کے علاقے میں ہونے والی تھی۔

سو میں سے اسی فیصد اس کو حنہ پہ شک تھا کہ وہ اس کو بتائے بغیر ڈیل کرنے والی تھی کیونکہ جب سے ریان الائنس میں پارٹنر تھا اس نے حنہ کو ڈیل نہیں کرنے دی تھی۔

لاؤنج میں آتے اس نے دامیر کو اپنا انتظار کرتے پایا۔

مجھے لگا تمہیں باہر آنے میں ٹائم لگے گا۔ میری والی تو منہ نہیں لگاتی تمہاری والی نے اتنی آسانی سے کیسے آنے دیا۔" ریان بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے شریر لہجے میں بولا کہ دامیر ہنس کے سر جھٹک گیا۔

سو رہی ہے وہ۔۔" اس کے کہنے پہ ریان نے سر ہلایا اور دونوں گھر کے باہر نکلے۔

ڈریک ان کے ساتھ نہیں تھا۔ وہ لوگ شہر کی حدود سے باہر آ گئے تھے۔

پرانے خستہ حال گھر کے باہر گاڑی روکتے دامیر پہلے باہر نکلا۔آس پاس کا جائزہ لیاتب تک ریان بھی باہر نکلتے اپنے بازو کھولے انگڑائی لے رہا تھا۔

چلو چلیں۔۔"پینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ ڈالے ریان لاپرواہی سے بولا اور" دونوں اس گھر کی داخلی دروازے کو کھولے اندر داخل ہوئے۔

باہر سے یہ ایک پرانا سا گھر ہی تھا لیکن اندر داخل ہوتے معلوم ہوتا تھا کہ یہ ایک نائٹ کلب تھا۔

شادی کے بعد پہلی بار ایسی جگہ آئیں ہیں اچھا لگ رہا ہے۔"ریان شوخ لہجے" میں بولا۔

تمہارا یہ کہنا بنتا بھی ہے۔"دامیر نے استہزایۂ انداز میں کہا کہ ریان نے" اس کو خشمگیں نگاہوں سے گھورا۔وہ دونوں ایک ٹیبل کے قریب آئے جہاں ایک آدمی پہلے سے بیٹھا ان کا انتظار کر رہا تھا،ان کو آتا دیکھ وہ فوری کھڑا ہوا۔

یہاں نیم روشنیاں تھیں تو کوئی ان کو آسانی سے پہچان نہیں سکتا تھا۔

"سر یہ ڈیل فائنل تھی۔ کل شام کو یہاں ڈائیمنڈ آئیں گے اور ان کا ڈیلر پرسوں تک ڈائیمنڈ ریسیو کرے گا۔" وہ پیپر زان دونوں کے سامنے رکھتے ہوئے بولا۔

"پرسوں تک۔۔" ریان پیپرز کو دیکھتا ہوا بڑبڑایا۔

"لوکیشن؟" دامیر نے اس آدمی کو دیکھا۔

"کنفرم نہیں ہے۔ آپ کو معلوم تو ہے کہ بائیرز فوری لوکیشن کسی کو گائیڈ نہیں کرتے۔" وہ آدمی مایوسی سے بولا۔

"اور خاص طور پر جب بائیر ایک لڑکی ہو۔۔" ریان کی آواز پہ دامیر اور وہ آدمی بیک وقت چونکے۔

دامیر ٹھٹھک گیا، شاید وہ سمجھ گیا تھا کہ بائیر کون ہے۔

"اگر لڑکی ہے تو اُس کی جان کو رسک ہی ہے۔ یا کوزا کا گینگ جانتے ہیں آپ۔ ریبلز کے بعد وہی ہے جو لڑکی کو لڑکی نہیں کچھ اور ہی سمجھتے ہیں۔"

وہ آدمی جیسے ان کو وارن کر رہا تھا اور ویسے ہی ریان کے تاثرات بدل رہے تھے۔

”کوئی ایکشن لینے کی ضرورت نہیں ہے، ہم ڈیل کر لیں گے۔“ دامیر پیپر فولڈ کرتا ہوا بولا۔ ریان نے دامیر کی بات پہ سر ہلایا۔ اس کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ ابھی مشتعل تھا۔

”جیسا آپ کو ٹھیک لگے سر۔ اگر مجھے لوکیشن انفارمیشن ملتی ہے تو آپ کو فوری بتادوں گا۔“ وہ آدمی کھڑا ہوا۔ دامیر کے اشارے پہ وہ آدمی اپنا چہرہ چھپاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

کلب کی روشنیاں ہنوز تھیں۔ لوگ بے ہنگم ناچ رہے تھے، کچھ نشے میں مدہوش تھے۔ نیم برہنہ لباس پہنے ایک دوسرے کی باہوں میں جھول رہے تھے اور ریان کو اس وقت کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔ اس وقت ذہن پہ غصہ سوار ہو رہا تھا کہ منع کرنے کے باوجود حنہ باز نہیں آئی تھی۔ چھوٹی موٹی

ڈیل پہ وہ مان بھی جاتا لیکن یا کوزا سے ڈیل کرنا یعنی خود کے ساتھ ساتھ عزت کو بھی خطرے میں ڈالنا تھا۔

"اگر ملیشکا یہ تم ہوئی تو آج بچانا خود کو مجھ سے۔" وہ من ہی من حنہ سے مخاطب ہوا۔

کلب میں مزید رکنے کا ان کا کوئی ارادہ نہیں تھا تبھی وہ لوگ وہاں سے باہر آ گئے۔

"تم شیور ہو کہ ڈیل حنہ کر رہی ہے؟" ریان نے جب گاڑی سٹارٹ کی تو دامیر نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"اس کے علاوہ کسی میں ہمت نہیں کہ یا کوزا سے ڈیل کر سکے۔ یہ حنہ ہی ہے۔" سٹئیرنگ پہ اپنے ہاتھ کی گرفت سخت کرتے ہوئے وہ بولا۔

"ہوپ سو کہ کوئی مشکل نہ ہو۔" دامیر گہرا سانس بھر کے بولا کہ ریان نے سختی سے جبڑہ بھینچ لیا۔

صبح ہونے سے پہلے ہی وہ لوگ مینشن پہنچ چکے تھے۔ رستے میں وہ دونوں گھر کے کیمراز کو چلائے ایکٹو تھے۔ دامیر کو آج نیند کی طلب ہو رہی تھی شاید میڈیسن کا اثر تھا جو وہ وقفے سے استعمال کر رہا تھا، ریان کے تاثرات اب بھی سپاٹ تھے۔

تم اس بارے میں زرا تحمل سے سوچنا، ڈیل ہم کینسل نہیں کر سکتے۔ اگر" چاہو تو میں حنہ کے ساتھ جاسکتا ہوں۔" دامیر اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے بولا۔

جانا تو پڑے گا، تمہارے بغیر مجھے کہاں سکون ملے گا تو ہم دونوں چلیں" گے۔ اس کا تو میں بندوبست کرتا ہوں۔ ناگن کہیں کی۔" ریان اپنے بند دروازے کی سمت دیکھتا ہوا بولا جس کے پار حنہ آرام فرما رہی تھی۔

دامیر کا ارادہ ابھی سونے کا ہی تھا تبھی اپنے روم میں چلا آیا۔ علینا ہنوز سو رہی تھی۔

دامیر کے ماتھے پہ بل وجود میں آئے کہ یہ نیند میں ابھی تک کروٹ نہیں بدل پائی نہ ہی دامیر کی غیر موجودگی محسوس کر پائی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ ابھی تک سو رہی تھی۔ ریان بنا چاپ پیدا کیے ڈریسنگ روم تک گیا اور اپنی چیزیں اتارنے لگا۔

پاکٹ سے وہ پیپر نکالا جس پہ ڈیل کے بارے میں معلومات تھی۔

"اگر مجھ سے چھپ کر ڈیل کرنی تھی تو ماسکو سے باہر چلی جاتی۔ دماغ پاس ہے لیکن اتنا بھی نہیں کہ صحیح استعمال کر سکے۔" ریان پیپر کو دیکھتے ہوئے بڑبڑایا اور پیپر تہہ کرتے اس کو اپنی کبرڈ میں رکھ دیا۔

بالوں میں ہاتھ پھیرتے اس نے گہرا سانس بھرا اور چلتا ہوا بیڈ تک آیا۔

کمرے میں روشنی ابھی تک مدھم تھی کہ باہر سے صبح کی روشنی اندر نہیں آ رہی تھی۔ وہ ہلکی سی آہٹ بھی پیدا کرتا تو حنہ جاگ جاتی۔ آہٹ کیا اب ہو

طوفان لانے والا تھا تبھی اُس کی نیند کی بناپرواکیے اس نے بیڈ پہ چھلانگ لگائی اور اس کے برابر گرا۔

بندروں کی طرح اچھلنے کی ضرورت نہیں ہے، معلوم ہو گیا مجھے کہ تم آ گئے ہو۔" آنکھیں بند کیے اس کے ماتھے پہ بل نمودار ہوئے۔

کتنا پیار کرتی ہو مجھ سے۔۔" ریان اس کی بات کے بالکل برعکس بولا کہ حنہ کے بلوں میں اضافہ ہوا، نیم وا آنکھیں کھولے ناسمجھی سے اس کو دیکھنے لگی۔

ہمارے درمیان پیار نامی بلا بھی ہے کوئی؟" وہ بھی دوبدو الٹا سوال کرنے لگی کہ اُس کی گہری نگاہیں خود پہ پاتے حنہ نگاہیں پھیر گئی۔

ہمارے درمیان جنون ہے۔۔" آہستہ سے نفی میں سر ہلاتے ریان نے استہزائیہ مسکراہٹ لیے کہا کہ حنہ کے لب مسکرادیئے۔ وہ پھر آنکھیں موند گئی۔

اتنا جنون کہ تم مجھ سے آسانی سے جھوٹ بول سکتی ہو۔" ریان کی اگلی بات " پہ حنہ نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں، ہونٹوں سے مسکراہٹ غائب ہوئی۔

سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی کہ اس بات کا کیا مقصد۔

انکار کی گنجائش نہیں ہے ملیشکا۔ ڈیل کیوں فائنل کی تم نے؟" ریان بنا " کسی تمہید باندھے اس کی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا اور اچانک ہی اس کے ہاتھوں کو قابو میں کیا۔

مجھے تم سے جھوٹ بولنے کا شوق بھی نہیں میں نے بات چھپائی لیکن آج یا " کل میں بتا دیتی۔" اس نے اپنے انداز میں بھی کوئی لچک نہ رکھی تھی۔

تم نہ بھی بتاتی تو تمہاری لعش بتا دیتی مجھے۔" وہ ایک ایک لفظ چبا کے بولا کہ " شاید ہی زندہ واپس آتی وہ۔ پیٹ کے بل اس کے بالکل نزدیک لیٹا اس پہ جھکنے لگا۔

دور ہٹو مجھ سے۔ یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا۔" اس کے دونوں ہاتھوں " کو قابو میں کر کے اب بے بس کر رہا تھا۔

ابھی بس ہاتھ قابو کیے ہیں۔ تم قابو میں ہوتی تو یہ بے وقوفی کرنے کا سوچتی بھی نہیں۔" اس کے کان کے قریب جھکتے وہ غرایا کہ حنہ کو رونگھٹے کھڑے ہوتے محسوس ہوئے۔

"اب تم مجھے قابو کروگے؟" وہ آبرو اچکائے پوچھنے لگی کہ انداز میں چیلنج سا تھا۔

"قابو تو تم نے کر رکھا ہے۔۔" اس کی آواز کے ساتھ انداز بھی بدلا۔ حنہ کی حس الارم دینے لگی۔ یہ صبح صبح کون سا دورہ پڑ گیا تھا۔

ابھی تو وہ حنہ کو دھمکیاں دینے والا تھا اور اب الگ ہی جزبات تھے۔

"بنا بحث کیے مجھے لوکیشن اور ٹائم بتاؤ۔ ورنہ میں تم پہ سب کچھ تنگ کر دوں گا۔ اور تم جانتی ہو میں دھمکی دینے سے پہلے وہ کام کر چکا ہوتا ہوں۔" ایک ہاتھ میں اس کے دونوں ہاتھوں کو پکڑے، دوسرے سے اس کا چہرہ ٹھوڑی سے تھامے اپنے بالکل قریب کیا۔ ریان اس معاملے میں نرمی بالکل نہیں دکھانے والا تھا کہ حنہ کی گئی حرکت اُس پہ بھاری پڑ سکتی تھی۔

لیکن یہ ڈیل میں ہی کروں گی۔۔''وہ اٹل لہجے میں بولی جب ریان نے''

فاصلہ کم کیا۔

شوق سے کرنا لیکن میرے بغیر نہیں۔''اس نے حنہ کے رخسار چھوئے کہ''

ریان کی جھلستی سانس محسوس کر کے وہ خلق تر کرنے لگی۔

پرسوں شام چار بجے۔لوکیشن میں تمہیں گائیڈ کرتی ہوں۔''ریان کا''

دوسرا ہاتھ گستاخی کرنے پہ آمادہ تھا کہ بے ساختہ ہی اس کا دل زور سے

دھڑکا۔بات ختم کرتے ہی وہ ریان کو گھورنے لگی جس کی ہونٹ مبہم سا

مسکرائے۔

تھوڑی دیر بعد ریان اس سے دور ہوا اور فوراً کسی کا نمبر ڈائل کرتے اُس سے

ڈیل کے بارے میں بات کرنے لگا۔پیچھے حنہ آنکھیں میچیں خود کو سنبھالنے

لگی۔

ایسا ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ کچھ کرتی اور ریان اس سے بے خبر رہتا۔ اگر وہ حد درجہ احتیاط کرتی بھی تو اس کے چیلے چپلے تھے جس نے ضرور اطلاع کر دینی تھی۔

دل ہی دل میں وہ ریان کے لوگوں کو لعن تعن کرنے لگی، بکھرے بالوں کو سمیٹتے اٹھی اور فریش ہونے چلی گئی۔ اٹھنے کا ابھی وقت تو نہیں تھا لیکن اس انسان نے نیند اڑا دی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دو دن بعد:

ڈیکنگ ائیر فیلڈ پہ ہونا طے پائی تھی۔ ڈائیمنڈ کل کے ماسکو میں پہنچ چکے تھے اور آج حنہ نے ریسیو کرنے جانا تھا۔ گاڑی میں بیٹھتے وہ باہر دیکھ رہی تھی جہاں ایک کے بعد ایک گاڑی آتی گئی اور ٹریک کے دوسری سائیڈ پہ قطار میں کھڑی ہوتی گئیں۔ اِن کو یہاں آئے پندرہ منٹ ہو چکے تھے۔

ان کی گاڑی ٹریک کے مخالف جانب تھی جبکہ درمیان میں خالی سڑک تھی جہاں ایک آدمی کھڑا تھا۔ بلیک سوٹ میں آنکھوں پہ گلاسز لگائے۔

"اتنی زیادہ گاڑیاں۔۔۔" حیران کن آواز پہ ریان نے پیچھے مڑ کے دیکھا جہاں بلائینڈ ونڈو سے علینا پر شوق نگاہیں ٹکائے کھڑی تھی۔

"گیس کرو کس والی گاڑی میں ڈائیمنڈز ہیں؟" ریان نے آہستہ آواز میں کہا۔ علینا ریان کو دیکھتی واپس باہر دیکھنے لگی اور جانچنے لگی۔

جب پہلے تین گاڑیوں سے ایک ایک بندہ باہر آیا۔

"پہلی تین گاڑیوں میں ہے۔" اس نے کہتے ریان کو دیکھا جس نے افسوس سے سر نفی میں ہلایا۔

"دامیر تم نے کچھ نہیں سکھایا۔" ریان نے چڑانے والے انداز میں ساتھ بیٹھے دامیر کو دیکھا جو اسے تادیبی نگاہوں سے گھورنے لگا۔ علینا جزبز سی ہوئی۔

جیسے ہی وہاں کی پہلی گاڑی سے آدمی نکلا یہاں سے حنہ باہر نکلی۔اس نے سر پہ کیپ پہن رکھی تھی، سیاہ جینز، سیاہ جیکٹ۔اور بالوں کو کور کر رکھا تھا۔

"کیا ریان جانتا ہے ڈائیمنڈ کس کے پاس ہیں؟" حنہ کے نکلتے علینا کھسکتی ہوئی تھوڑا آگے ہوئی اور سرگوشی میں دامیر سے پوچھنے لگی۔

"جو آدمی پچھلے پندرہ منٹ سے ہمارے سامنے ٹریک پہ کھڑا ہے اسی کے پاس ہیں۔" دامیر نے سر ہلاتے ہوئے کہا کہ علینا کو جھٹکا سا لگا۔وہ اکیلا شخص یہاں کافی دیر سے موجود تھا جبکہ دوسری گاڑیاں بالکل ابھی آئی تھیں۔

"تو تم لوگ اس سے ویسے بھی زور زبردستی کر کے لے ہی سکتے تھے ڈائمنڈز۔" علینا الجھن لیے بولی کہ ریان قہقہہ لگا اٹھا۔

"شی از سچ آ بے بی دامیر۔۔اور تم باپ بننے جا رہے ہو۔" ریان اپنا قہقہہ روکتا ہوا دامیر سے بولا کہ علینا کے چہرے پہ سرخی چھانے لگی۔یہ کیسا طریقہ تھا غلطی بتانے کا۔وہ خائف نگاہوں سے ریان کو دیکھنے لگی۔

تم خود کو زیادہ سمجھدار سمجھتے ہو۔ چلتی تمہاری خود کی بھی نہیں ہے حنہ کے" سامنے۔"علینا کو اس کے ہنسنے پہ آگ لگ گئی تبھی بنا ڈرے تیز لہجے میں بولی کہ اس کی مسکراہٹ کو بریک لگا۔

مجھے بات بات پہ روسٹ کرنے کا شوق ہے تمہیں۔"وہ منہ بنائے بولی کہ" دامیر نے مسکراہٹ روکے باہر دیکھنا شروع کر دیا۔

بچوں کو جواب دینا آگیا ہے۔۔"ریان گلا کھنگالتے بڑبڑایا۔"

حنہ گاڑی سے نکلی تھی اور ساتھ ہی ان کے پیچھے کھڑی اپنی گاڑیوں سے گارڈ نکلے تھے۔دامیر اور ریان نے ابھی باہر نہیں جانا تھا۔حنہ جیسے ہی ٹریک پہ پہنچی تو دوسری طرف سے بھی دو لوگ آگے بڑھے۔ سر سے پیر تک ٹیٹو میں نہائے تھے وہ۔بے ساختہ ہی اس کی نگاہ ان کے ہاتھ کی طرف گئی سب سے چھوٹی انگلی کٹی ہوئی تھی۔یہ یاکوزا کے گینگ کی نشانی تھی۔بال منڈے ہوئے تھے۔سر پہ ڈریگن کے ٹیٹو بنے تھے۔وہ لوگ زیادہ جسامت والے نہیں تھے لیکن ان کو دیکھ کے اندازہ ہو سکتا تھا کہ وہ کافی خطرناک تھے۔

حنہ درمیان میں کھڑی ہوئی اور انتظار کرنے لگی کہ کب وہ لوگ ڈائیمنڈ اس کے ہاتھ میں رکھتے۔ ٹریک پہ کھڑا شخص آگے بڑھا۔ اپنے کوٹ کی پاکٹ سے ایک سرخ مخمل کا کپڑا نکالا۔ اس کو کھولتے اپنے ہتھیلی پہ رکھا کہ مخملی کپڑا سرک کے ہتھیلی سے نیچے ہوا اور درمیان میں رکھی چیز چمک اٹھی۔

وہ چھوٹے چھوٹے کئی ہیرے تھے جو سورج کی روشنی میں مزید چمک رہے تھے۔

حنہ نے اپنی پاکٹ سے ایک چیز کا ٹکرا نکالا اور اپنا ہاتھ سامنے کیا۔

منی فرسٹ۔"ان میں سے ایک آدمی غرایا۔"

فرسٹ لیٹ می چیک اِف دے آر رئیل اور ناٹ۔"حنہ سرد لہجے میں بولی" کہ اُس آدمی نے ہیرے تھامے شخص کو اشارہ کیا۔

حنہ نے ایک ہیرے کو پکڑا اور سینڈ پیپر پہ اُس ہیرے کو رگڑنے لگی۔ ریگ مال پہ رگڑ کا نشان پڑنے لگا۔ حنہ نے ہیرے کو سامنے کیا۔ وہ ویسے کا ویسہ ہی تھا چمکتا ہوا۔

"یو چیکڈ، اٹس رئیل۔"

سامنے کھڑا آدمی بے زاریت سے بولا۔

"ناٹ آل، مے بی۔"

حنہ ترخ انداز میں بولی کہ سامنے کھڑے آدمی کے چہرے پہ طنزیہ مسکراہٹ ابھری۔

ہیرے پندرہ کے قریب تھے۔ حنہ کا آدمی تیزی سے اس تک آیا اور اس کے ساتھ کھڑا ہوا، حنہ ایک ایک کر کے ہیرے کو چیک کرتی تھما رہی تھی جس نے ہاتھ میں ایک مخملی کیس تھام رکھا تھا۔ ایک ہیرا لاکھوں ڈالرز کی مالیت کا تھا۔

ٹیسٹ ڈن۔ٹیک یور پیمنٹ۔۔"سارے ہیرے چیک کرنے کے بعد حنہ" سنجیدگی سے بولی اور کیس میں موجود ہیروں کو سامنے کیا۔

اس کی پہلی ڈیل تھی دل اندر سے خوش ہوا۔اس کے آدمی نے بریف کیس آگے بڑھ کے تھمایا۔

"ایکچولی ! وئی ہیو این آدر اٹریکٹو ڈیل فار یو۔اِف یو کم وداَس۔یو کین ہیو فائیو مور ڈائیمنڈز۔"

"Actually, We have another attractive deal for you. If you come with us you can have five more diamonds."

اس کی بات میں ہی خباثت ٹپک رہی تھی، للچائی نظروں سے وہ حنہ کو دیکھتے اپنی شیو کھجانے لگا۔

حنہ سرد نگاہوں سے اس کو دیکھنے لگی پھر نڈر انداز میں وہ زیر لب گالی کہتے ہوئے مڑی کہ اچانک اُس آدمی کے ساتھ کھڑے گارڈز آگے بڑھے کہ آدمی کے اشارے سے رک گئے۔

"بیوٹیفل گرل اٹیٹیوڈ۔ سوٹس یو۔" وہ آدمی آگے بڑھا اور حنہ کے قریب جانے لگا جب حنہ کے آدمی فوراً گن نکالے اس شخص پہ تان کے کھڑے ہوئے۔

یاکوزا کے آدمی کے ماتھے پہ شکنیں بنیں۔

"گیٹ. آف. می۔" حنہ ایک ایک لفظ چبا کے بولی کہ وہ قہقہہ لگا اٹھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

گاڑی کے شیشے اوپر تھے۔ ان تینوں کا دھیان باہر تھا۔ حنہ ڈائمنڈ ٹیسٹنگ کر رہی تھی۔

"ڈائیمنڈ چیک کر رہی ہے۔" ریان علینا کو دیکھتے بتانے لگا جو پلک جھپکائے بنا باہر دیکھ رہی تھی۔ اس کے بتانے پہ ریان کو دیکھا۔

"جانتی ہوں میں۔"

وہ تنک کے بولی کہ اتنا تو وہ جانتی تھی کہ ڈائیمنڈ ٹیسٹ کیسے ہوتا تھا۔

حنہ جیسے ہی واپس مڑی اُس شخص کو اس کی طرف بڑھتا دیکھا تو ریان کا ہاتھ بے ساختہ گاڑی کے دروازے کی طرف گیا۔حنہ کے مڑنے کی دیر تھی ریان ضبط کھوتا باہر نکلا اور اس کے پیچھے ہی دامیر۔یا کوزا کے آدمیوں کی خصلت سے وہ اچھی طرح واقف تھا۔

حنہ کو وہاں تک جانے دیا یہ وہ خود جانتا تھا کہ کس ضبط سے بیٹھا تھا۔اس شخص کی ہوس زدہ نگاہوں کی بو یہاں تک پہنچ رہی تھی۔کیسے برداشت کرتا کہ کوئی اس کی ملیشکا کو آنکھ بھر کے دیکھے بھی۔

ڈیل ڈن۔ٹیک یور سٹیپس بیک۔۔"بنا کسی نتائج کی پرواہ کیے ریان نے" گن نکالی اور اُسی سے اشارہ کرتے اُس آدمی کو واپس قدم لینے کا کہا جو پہلے تو ریان اور دامیر کو دیکھتے چونک گیا۔

"سنائپر، براٹوا ہیڈ۔" وہ بڑبڑایا۔ حنہ استہزائیہ مسکان لیے مڑی اور دامیر اور ریان کو اپنے پیچھے دیکھتے فخریہ گردن اکڑائے چلنے لگی۔

"وئی آفر جسٹ آ ڈیل۔" ہوا میں ہاتھ سرنڈر کے انداز میں لہراتے ہوئے ٹوٹی پھوٹی انگلش میں کہا۔

"ٹیک مائی آفر، تھاؤزنڈ ڈالر اینڈ یور ڈیتھ۔" دامیر قدم باقدم چلتا ہوا اس کے مقابل کھڑا ہوا اور سرد لہجے میں بولا۔

پستل کے بیرل کو اس کے پیٹ پہ رکھتے زور دیا۔

یاکوزا چاہے جتنا مرضی خطرناک گینگ ہو لیکن وہ بھی براٹوا کے تھے، حنہ اور علینا اگر یہاں نہ ہوتیں تو علینا کی بات وہ واقعی ثابت کرتا۔ انتظار کیے بنا گولیوں کے دم پہ ڈائمنڈ زان کے پاس ہوتے۔

لیکن بات اس وقت ڈیل کی تھی جو مکمل ہو گئی تھی اور اگر دامیر ریان ان کو اڑا بھی دیتے تو ان کی جوتی کو بھی پرواہ نہ تھی۔

"یو گوئینگ ٹو پے دس۔۔"

وہ آدمی دانت پیستے ہوئے بولا کہ دامیر نے آبرو اچکائے۔

اُس آدمی نے اپنے آدمیوں کو واپس مڑنے کا اشارہ کیا کیونکہ ان کی پیمنٹ ہو چکی تھی۔ سامنے کھڑا شخص براٹوا کے ہیڈ کا رائٹ ہینڈ تھا اسے ہیڈ کی پرمیشن کی بھی ضرورت نہیں ہو گی۔ اگر لڑکی اکیلی ہوتی تو وہ فائدہ ضرور اٹھاتے لیکن یہاں خود کی موت کو دعوت کون دے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حنہ گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی اس کے پیچھے ہی ایک طرف ریان اور دوسری طرف دامیر چلتے آ رہے تھے۔ کیا ٹرائیو (Trio) تھا۔ تین لوگوں کی آرمی۔ حنہ کی گردن فخریہ بلند تھی، پیچھے دونوں لاپرواہی سے چلتے آ رہے تھے۔ سنہرے، گہرے بھورے بال سورج میں چمک رہے تھے، دونوں کے ہاتھ میں موجود انگوٹھیوں کی ہیرے ہاتھ میں واضح جھلک رہے تھے۔

ان کے قدم ہموار تھے۔

پیچھے سوٹڈ بوٹڈ ان کے گارڈز آرہے تھے۔

علینا کو رشک سا آیا۔

حنہ گاڑی تک پہنچتے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھولے بیٹھی اور ساتھ ہی ریان دامیر اپنی نشست سنبھالے بیٹھے۔

''تم تینوں کتنے کول لگ رہے تھے۔''

علینا ان کے بیٹھتے ہی چہکتی ہوئی بولی کہ حنہ مسکرا دی۔

''مبارک ہو کامیاب ڈیل کے لیے۔'' دامیر نے سراہتے ہوئے کہا، حنہ کے ہونٹوں پہ مسکراہٹ ابھری۔

جیسے ہی یاکوزا کے لوگ اپنی گاڑیوں میں روانہ ہوئے ویسے ہی ان کی اپنی گاڑیاں باری باری روانہ ہونے لگیں۔

''وہ آدمی تم سے کیا کہہ رہا تھا۔'' علینا حنہ کی جانب جھکتے سرگوشی میں پوچھنے لگی گاڑی میں مکمل خاموشی کی وجہ سے علینا کی سرگوشی سب نے سنی تھی۔

"دامیر بالکل نہیں چاہے گا کہ کوئی تم سے وہ کہے لٹل پرنسیس۔" ریان سنجیدگی سے بولا کہ علینا سمجھ گئی اور سر ہلا کے سیدھی ہو بیٹھی۔

"دامیر تم پیچھے آجاؤ۔" تھوڑا سفر گزرا تو علینا نے دامیر کی سیٹ کی طرف ہوتے کہا۔

"میرے ساتھ بیٹھا زہر لگ رہا ہے۔" ریان علینا کی بات سنتے سپاٹ انداز میں بولا۔

"تم ساتھ بیٹھے زہر لگ رہے ہو۔" علینا اس کی بات پہ ماتھے پہ بل لیے بولی۔ آج وہ جان بوجھ کے اس کو تنگ کر رہا تھا۔

"چھوٹا منہ بڑی زبان۔" ریان باز نہ آیا کہ علینا چڑ گئی جبکہ دامیر ان کی نوک جھوک سے محظوظ ہو رہا تھا۔

"دامیر اس کو سمجھالو پھر مجھے شکاری بن کے گھورتا ہے۔" وہ شکایتی انداز میں بولی۔

تمہارا شوہر مجھ سے فیس لیتا ہے۔ بول کے دکھائے کچھ مجھے۔" ریان اس کی شکایت پہ سرد لہجے میں بولا۔

دامیر نے واقعی کچھ نہ کہا کہ علینا صدمے سے اس کو دیکھنے لگی۔

گھر پہنچتے ہی علینا نے بھرپور ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔

تمہارے موڈ سوئینگ کی وجہ سے چڑاتا ہے تمہیں اور کچھ نہیں۔" علینا کے شکوے پہ وہ اسے سمجھاتا ہوا بولا جبکہ آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔

تم کچھ کہتے بھی نہیں اس کو۔ اگر میں کہوں تو مجھے ڈراتا ہے۔" علینا اس کی بات پہ مزید خائف ہوئی۔

اچھا ہے نا تم خود اس کو جواب دو۔ وہ تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔" اس کو پاس کرتے وہ نرمی سے بولا۔

"تمہیں کیا کہے گا؟"

مجھے وہ آرام سے ایک دو گولی مار بھی دے تو پچھتائے گا نہیں۔" دامیر سنجیدگی سے بولا۔

"تم دونوں کتنا فضول بولتے ہو۔"

علینا بولتی ہوئی اس کے سینے سے لگ کے کھڑی ہوئی۔

تمہاری نظر میں میری حرکتیں بھی فضول ہی ہیں۔" دامیر نے اس کا چہرہ اوپر کیا اور جھکتے اس کے رخسار پہ ہلکا سا بوسہ دیا۔

وہ تو ہیں۔" وہ کھلکھلا اٹھی۔"

ریان اور دامیر کو ڈائیمنڈ سے متعلقہ کام تھے تو وہ دونوں آرمری میں چلے آئے یہاں انہیں ہیروں کی مزید ٹیسٹنگ کرنی تھی اور آگے ان کے لیے بائیرز کا ارینج کرنا تھا جس سے ان کو فائدہ ہوتا۔

یہ ان کی مرضی تھی کہ وہ یہ ہیرے سٹور کرتے یا پہلے سے بھی بڑی پارٹی لاتے جو ان ہیروں کو خریدتی، وہ چاہتے تو ہیروں کا گراؤنڈ ہیڈ میں ہونے والے آکشن میں بھی پیش کر سکتے تھے جہاں ان کی اچھی نیلامی ہو سکتی تھی۔

لیام بھی انہیں کے ساتھ آرمری میں موجود تھا اور اپنے سسٹم سے ان کو مزید انفارمیشن مہیا کر رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

"تمہیں مجھے تھینکس کہنا چاہیے ملیشکا۔" کمرے میں آتے ہی اس نے شکوہ کیا، حنہ نے دائیاں آبرو اٹھایا۔

"کس بارے میں؟"

"تمہیں ڈیل کرنے کی اجازت جو دے دی میں نے۔" اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا ہوا بولا، حنہ نے لاپرواہی سے سر جھٹکا۔

"تم نہ بھی دیتے تو میں کر کے رہتی۔" موبائل میں مگن اس نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائی۔ ریان نے اس کو دیکھا اور چینج کرنے چلا گیا۔

واپس آیا تو وہ ویسے ہی ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔

شوہر کو کبھی پیار سے گلے بھی لگا لیا کرو۔" وہ اپنے آپ میں مگن تھی جب ریان نے اس کی ٹانگیں پکڑتے کھینچا کہ وہ ہڑبڑا اٹھی۔ موبائل چھوٹ کے سائیڈ پہ بیڈ پہ گرا اور اس کا سر تکیے پہ گرا۔

"یہ کیا بیہودگی ہے۔" وہ احتجاجاً چلائی کہ ریان بنا پرواہ کیے اس کے بالکل برابر نیم دراز ہوا اور زبردست جسارت کرتے پیچھے ہٹا۔ ہونٹوں پہ شریر مسکان سجائے اس کو دیکھا۔

"آئی ایم پراؤڈ آف یو۔۔" حنہ کا ہاتھ تھامے اپنے کندھے پہ رکھا اور اسے خود سے لپٹایا۔

"یو شوڈ بی۔"

You should be!

"ویل آئی ایم۔۔" اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے۔

"اتنے سال میں نے تمہیں مس کیا۔" اس کے رخسار پہ اپنا چہرہ مس کرتے ہوئے مخمور لہجے میں بولا۔

"تمہیں میری موجودگی کا علم تھا؟" حنہ اس کے اتنے سال والی بات پہ ہلکا سا ہنس کے بولی۔ ریان کی ہلکی شیو کی چھبن محسوس کرتے وہ سرخ پڑی۔

"علم ہوتا تو ابھی تک دس بچے تو ہوتے ہمارے۔" آنکھیں موندے اس کی خوشبو محسوس کرنے لگا۔

"بیہودہ باتوں کا سٹاک بھرا ہے تمہارے پاس۔" بچوں والی بات پہ وہ بوکھلائی، اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے دور کرنا چاہا جو درمیان کا فاصلہ مکمل ختم کر چکا تھا۔

"بیہودہ کیا یار، بوڑھی ہو کے مجھے ملی ہو۔ اٹھارہ بیس سال کی ہوتی تو اب تک دس ہو ہی جانے تھے۔" اس کے سینے پہ دھرے ہاتھ کو ہونٹوں سے لگاتے ہوئے بولا۔

"میں سوچ رہا تھا کہ تمہاری برتھ ڈے پہ ہمارے بے بی کا بھی برتھ ڈے ہونا چاہیے۔" حنہ کے چہرے سے بال پیچھے کرتے ریان نے جیسے اس کو پچکارا تھا کہ حنہ ہونق بنی اس کو دیکھنے لگی۔

"آر یو میڈ ریان۔۔" حنہ نے اس کے کندھے پہ ہاتھ مارا۔

"پاگل تم ہو، سوچو زرا ہمارا بے بی تم سے اٹھائیس سال چھوٹا ہو گا یار۔ وقت پیسا ہے اور میں اس کو ضائع نہیں کر سکتا۔" ریان بالکل سنجیدگی سے بولا کہ حنہ اتنے میچور انسان سے ایسی باتیں سنتے از حد حیران ہوئی۔

"تم بہت عجیب ہو۔۔" وہ ہنس دی۔

"تمہاری ہی سب سے بڑی ابسیشن ہوں۔" اس کی ہنسی کو مبہوت ہوتے دیکھتے بولا۔

"چھوڑو مجھے۔۔" اس کے مسلسل دیکھنے پہ وہ نگاہیں چرا گئی۔

"تمہیں لگتا ہے میں تمہیں ابھی جانے دوں گا۔" وہ آبرو اچکائے اس سے سوال کرنے لگا کہ حنہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"نیت خراب ہو گئی ہے تمہاری۔" اس کے چہرے پہ ہلکی سی چپت لگاتے ہوئے بولی۔

حلال عورت پہ نیت خراب ہونا جائز ہے۔" وہ آنکھ دبا کے بولا اور جسارت پہ آمادہ ہوا۔

ان دونوں کو پیار کے اظہار کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ دونوں ایک دوسرے کے معاملے میں شدت پسند، مطلبی اور جزباتی تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کچھ عرصہ بعد:

دروازے پہ دستک ہونے کی وجہ سے حنہ کی نیند کھلی تو دیکھا کہ ریان اس سے پہلے اٹھتے دروازہ کھولنے جا رہا تھا۔اس نے جلدی سے اپنے بال سمیٹے اور اٹھ بیٹھی۔

دروازہ کھولا کہ اس کو دامیر کی جھلک دکھائی دی۔

ریان نے حیرانگی سے سامنے دامیر کو دیکھا جس کی گود میں وہی ننھی مخلوق تھی جو ان کو جگانے کا سبب بنی۔

روررہا ہے، پاس سلالو۔" دامیر نے بازو آگے کیے اور بستر میں چھپا وجود اس "

کے حوالے کیا، ریان نے پہلے اپنے بازو میں جاگتا ہوا جونیئر دیکھا پھر وقت۔

یہ کوئی وقت ہے جان چھڑوانے کا۔ لوگ بچے پیدا کر کے اپنی مستیوں "

میں لگ جاتے ہیں۔" ریان سرد لہجے میں دامیر سے بولا جو ہوا میں بازو لہراتا

ہوا واپس اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔

جونیئر کو دیکھا جو اپنی آنکھیں کھولے منہ میں ہاتھ ڈال رہا تھا۔ حنہ بھی بیڈ

سے اٹھ آئی تھی۔

کیا ہوا سب ٹھیک ہے؟" تشویش زدہ لہجے میں پوچھا۔ "

ایک بار میرا ہونے دو، پہلے دن ہی ان کے پاس چھوڑ کے آؤں گا۔" وہ اپنی "

بھڑاس نکالنے لگا اور جونیئر کو لیے چلتا ہوا بیڈ تک آیا۔

مجنوں کہیں کا، اس کا فیڈر بھی نہیں دے کے گیا۔" اس کو بیڈ پہ لٹائے وہ "

بگڑا تھا۔

پڑا ہوا ہے سامان اندر میں بنا لاتی ہوں۔" حنہ بالوں کو جوڑے میں باندھتی "
ہوئی بولی کہ ریان نے روک لیا۔

" تم بیٹھو میں لے آتا ہوں۔" وہ مسکرایا۔ حنہ سر ہلا گئی۔ اسا سنیشن کے بعد
اگر ریان کو کوئی پسندیدہ کام تھا تو وہ گھر میں نئے آنے والے وجود کے کام کرنا
تھا۔

وہ یہ دونوں لڑکیوں کے ساتھ ساتھ دامیر کے لیے بھی چونکانے والی بات
تھی۔ جیسے ریان کے اندر کا بچہ جاگ جاتا تھا۔

" یہ ابھی سویا کیوں نہیں؟" ریان فیڈر کو سائیڈ ٹیبل پہ رکھتے ہوئے بولا۔

" جلدی سو گیا ہو گا آج اور ابھی جاگ کے تنگ کر رہا ہو گا علینا کو۔" حنہ اس
کو پیار بھری نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی جو اس کے ہاتھ کی انگلی تھامے اس
سے کھیل رہا تھا۔

جب سے نوفل پیدا ہوا تھا اکثر حنہ اور ریان کے کمرے میں موجود ہوتا تھا
جس کی وجہ سے آدھا سامان اس کا یہاں بھی پڑا تھا۔

تم سو جاؤ میں جاگ رہا ہوں۔" ریان حنہ سے مخاطب ہوا۔"

جب یہ سوئے گا تو سو جاؤں گی۔"نوفل کے سر پہ ہونٹ رکھتے ہوئے بولی"

کہ ریان نے دلچسپی سے اس کی حرکت دیکھی۔

اب جیلس نہ ہونا۔" وہ بے زاریت دکھاتی بولی ریان کچھ نہ بولا بس گہرا"

سانس بھر کے رہ گیا۔ جیلسی تو ہوتی تھی لیکن اس پہ اختیار نہیں تھا کوئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کمرے کا دروازہ لاک کرتے اس نے سوئی ہوئی علینا کو دیکھا۔ نوفل کے اٹھنے

پہ دامیر کچھ پل اس کے ساتھ کھیلتا رہا پھر جب نوفل تھوڑا تنگ آیا تو ریان

کے پاس لے گیا۔

چہرے کے نیچے ہاتھ رکھے وہ نیند میں محو خواب تھی۔ درمیان سے نوفل کا

کنفرٹر سائیڈ پہ کیا اور خود علینا کے قریب آ گیا۔

اس کے کھسکنے سے علینا کی نیند میں خلل پڑا اور دامیر نے بر وقت اپنی آنکھیں

بند کر لیں۔

کسلمندی سے آنکھیں کھولیں تو سامنے دامیر کا چہرہ دکھائی دیا۔ وہ مسکرادی اور نرمی سے اس کے چہرے کو چھونے لگی جب اچانک حواس جاگے اور آنکھیں پھیلیں، بے ساختہ ہی ایک چیخ اس کے خلق سے برآمد ہوئی اور دامیر ہڑبڑا اٹھا۔

"دامیر تم نوفل کے اوپر۔۔۔" وہ ڈرتے ہوئے بولی اور دامیر کو دھکا دینے لگی۔ دامیر اس کو گھورتے ہوئے پیچھے ہٹا۔

"کون نوفل۔۔" وہ انجان بنا اور لاپرواہی سے پوچھنے لگا

"نوفل۔ ہمارا بیٹا۔ اٹھو تم اس کے اوپر۔" علینا کانپتی لہجے میں بولی کہ دامیر زرا سا پیچھے ہٹا۔ اس وقت وہ مزاق کے موڈ میں نہیں تھی۔

"اپنے انکل آنٹی کے پاس ہے۔ تم ادھر آؤ۔" دامیر نے کہتے ہوئے اس کو اپنی آغوش میں لیا۔ انکل آنٹی کا سنتے علینا پر سکون ہوئی۔

"اس وقت ان کے پاس کیوں ہے؟ وہ سو رہے ہونگے۔" علینا الجھی۔

"ریان خود لے گیا تھا کہ نوفل کی یاد آرہی ہے۔" وہ لاپرواہی سے بولا۔

لیام بھی اکثر رات کو لے جاتا ہے۔ایسے تو ان سب کی نیند خراب ہو گی۔""

علینا کو ابھی نوفل کی خود یاد ستا رہی تھی تبھی متفکر لہجے میں بولی۔

"نہیں ہوتی ان کی نیند خراب۔آؤ تمہیں ایک بات بتاؤں۔"اس نے بیٹھی ہوئی علینا کا ہاتھ تھاما اور پاس کرنے لگا۔

"صبح بتانا دامیر۔تم نوفل کو لے آؤ وہ تنگ کرے گا۔"اس وقت نوفل ضروری تھا۔

"کتنے دن ہو گئے ہیں تم نے مجھے ٹھیک سے ٹائم نہیں دیا۔"علینا کو اپنے حصار میں لیتے ہوئے دامیر شکوہ کرنے لگا۔

"یہ تمہارا قصور ہے تم لوگ یہ جو ہفتوں کے لیے غائب ہو جاتے ہو اسی لیے ٹائم نہیں ملتا۔میں ابھی تک اس چیز کی عادی نہیں ہوئی۔"علینا اس کے کندھے پہ سر رکھتے ہوئے بولی۔دامیر نے جھک کے اس کی گردن پہ بوسہ دیا۔

اگر ابھی تھوڑا وقت میسر ہے تو بحث میں کیوں ضائع کرنا۔" دامیر زومعنیت سے بولا اور علینا کے گرد حصار باندھے آنکھیں موند گیا۔

"ٹریننگ کیسی جا رہی ہے؟" دامیر نے یاد آنے پہ پوچھا۔

"دامیر ابھی سونے کا ٹائم ہے تمہیں اس وقت یہ سب باتیں یاد آ رہی ہیں" علینا ماتھے پہ بل لیے بولی کیونکہ اس کی نیند خراب ہو رہی تھی۔

"یاد تو بہت کچھ آ رہا ہے مجھے۔۔" وہ گہری نظروں سے دیکھتا ہوا بولا پھر سرد آہ بھر کے رہ گیا۔

"ٹھیک جا رہی ہے ٹریننگ۔" علینا دوبارہ آنکھیں بند کرنے سے پہلے بس اتنا ہی بولی۔

حنہ اس کو آرمری میں ہی کچھ چیزیں سکھا رہی تھی۔ اس نے دوبارہ ابھی سٹارٹ کی تھی۔ شوٹنگ میں اس کا ٹارگیٹ اچھا ہو گیا تھا۔

"نوفل کو لے آؤ۔۔" وہ تھوڑی دیر ہی آنکھیں موندی لیٹی رہی لیکن نوفل کی فکر ستانے لگی۔ وہ اتنا چھوٹا تھا اکثر جب علینا سو رہی ہوتی تو دامیر اس کو

ریان کو دے آتا یا وہ خود لے جاتا تھا۔اس بات کا علم پھر علینا کو صبح ہی ہوتا

کیونکہ رات اس کی گہری نیند بنا خلل کے گزرتی تھی۔

"پرنسیس ابھی تھوڑی دیر سکون سے نیند پوری کر سکتی ہو تو کر لو۔" دامیر

اس کو رسان سے سمجھاتا ہوا بولا۔

"تمہیں میرے سکون کی پڑی ہے۔اُدھر وہ رو رہا ہو گا۔"

علینا اٹھ بیٹھی۔دامیر نے بازو سر کے نیچے ٹکایا۔

"اگر ایسا ہوتا تو ریان دے جاتا واپس۔وہ اچھے سے وہاں رہ لیتا ہے تم لیٹ

رہی ہو یا تمہاری بچی کچی نیند اڑاؤں۔" دامیر اس کو خود پہ جھکاتا ہوا دھمکی

آمیز لہجے میں بولا کہ کیسا باپ تھا جو بیوی کے آرام کی خاطر بچے کو کمرے میں

نہیں لا رہا تھا۔علینا ماتھے پہ تیوڑی چڑھائے لیٹ گئی۔

اس نے دامیر کی طرف پشت کر دی، انداز ناراضگی جتا رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

صبح جب آنکھ کھلی تب بھی نوفل کمرے میں نہیں آیا تھا اور دامیر ضرور کیچن میں جا چکا تھا۔

یہ اچھا تھا بیویوں کا میجر کام دامیر نے سنبھال رکھا تھا۔ کچھ ایک دو ڈشز تو اس نے بھی سیکھ لیں تھی اس سے جو ان کی غیر موجودگی میں بن جاتی تھیں لیکن تب کی زمہداری لیام اور حنہ لے لیتے تھے۔ علینا کو اچھا پرنسیس ٹریٹمنٹ ہی ملتا تھا۔

فریش ہو کے سب سے پہلے وہ حنہ کے پاس سے نوفل کو لانا چاہ رہی تھی تا کہ اس کو تیار کر سکے لیکن جب وہ ہال میں داخل ہوئی تو نوفل صاحب صوفے پہ مزے سے لیٹے ہاتھ پیر چلا رہے تھے جبکہ حنہ اس کے پاس ہی بیٹھی تھی۔

حنہ اس کو پہلے سے ہی تیار کر چکی تھی۔

اس نے تنگ تو نہیں کیا رات کو؟" علینا نوفل کو پکڑتی ہوئی پوچھنے لگی جو" ماں کو دیکھتے اٹھکیلیاں کرنے لگا۔

پہلے کبھی تنگ کیا ہے اس نے؟" حنہ نے الٹا سوال کیا۔"

نوفل بالکل دامیر پہ تھا۔ تبھی ریان اس کو جونئیر دامیر کہتا تھا،اسی کی طرح خوبصورت تیکھے نین نقش، گہری بھوری آنکھیں اور بال۔ وہ ایک، ہیلتھی، ہائیٹڈ بے بی تھا۔اس وقت وہ پانچ ماہ کا ہو چکا تھا۔ خوبصورت گلابی گول گال۔ موٹی موٹی آنکھیں جن میں ہمہ وقت چمک موجود رہتی تھی۔

دامیر تم رات کو آئے تھے خیریت تھی۔"لیام ہال میں آتا ہوا دامیر کو" مخاطب کرتے بولا۔

ہاں کام تھا ایک۔" وہ بس اتنا ہی بولا علینا کے سامنے یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ" وہ نوفل کو دینے گیا تھا۔

علینا کے لیے یہ راز ہی تھا کہ رات کو لیام اور ریان، نوفل کو لینے نہیں آتے تھے بلکہ دامیر خود چھوڑ کے آتا تھا۔

اب بتادو۔"لیام نوفل کی طرف آیا اور مسکرا کے اس کو دیکھنے لگا۔"

ضرورت نہیں ابھی۔" وہ سنجیدگی سے بولا۔"

میکس آرہے ہیں آج اور ہمیں رات کو نکلنا ہے، جب تک ہم واپس نہیں "
آئیں گے میکس یہیں رکیں گے۔" ریان دامیر کے ساتھ ڈائینگ ٹیبل سیٹ
کرتا ہوا بولا۔

لیکن ابھی دو ہفتے پہلے تو تم لوگ آئے تھے۔" علینا فوراً بول اٹھی۔ "

کام رکتا نہیں پر نسیس۔۔" دامیر اس کے پاس آتا نرمی سے بولا اور نوفل کو"
اس سے لیتے علینا کے ماتھے پہ ہونٹ رکھے۔

جہاں گھر میں عورت زات نہیں ہوتی تھی اب یہاں ایک ننھا سا وجود بھی تھا
جس کی آوازیں دن میں گونجتی تھیں۔ دامیر اس سے ہلکی سی بات کرتا تو وہ
آگے سے پر جوش آوازیں نکالتا تھا۔

میں آج بک سٹور تک جاؤں گی کچھ کتابیں لینی ہیں۔" ناشتے سے فارغ"
ہوتے سب لان میں بیٹھے تھے جب علینا نے یاد آنے پہ کہا۔

ایک تو ان عورتوں کو ایک ماہ کے بچے کو بھی پڑھانا ہوتا ہے۔ مس علینا بڑا"
ہونے دیں اس کو پھر شوق پورے کیجیے گا اپنے۔" لیام اس کی کتابیں لانے
والی بات سن کے بدمزہ ہوا۔
"میں اپنے لیے لینے جاؤں گی۔" علینا خفت زدہ ہوئی۔
"مار کٹائی کی بک لیجیے گا۔ کہاں تم شریف سی ان گنڈوں میں پھنس گئی۔"
لیام افسوس سے نفی میں سر ہلاتا اس کو مشورے سے نوازتے بولا۔
"لیام تمہاری صحت اجازت نہیں دیتی میری بیوی کو ایسے مشوروں سے
نوازنے کی۔ میں مشورہ دینے پہ آیا نا تو ہڈیاں سینکتے رہ جاؤ گے۔" دامیر
آنکھوں میں سرد پن لیے اس کو بولا کہ لیام نے ناک سے مکھی اڑائی۔
"سر ہماری شپ منٹس کے رستے میں رکاوٹ آرہی ہے۔" ڈریک ریان
کے قریب آتا ہوا بولا۔
"کون۔۔؟"

"البانین سر۔" اس نے اطلاع دی کہ ریان کے ماتھے پہ ناگواری کے بل بنے۔ کچھ عرصہ پہلے وہ ایگرون کے لوگوں کو اچھے سے سبق سکھا آئے تھے کہ اب وہ ان کے علاقے میں نہیں آئیں گے لیکن وہ پھر سے ٹانگ اڑا رہے تھے۔ البانین یہاں وہ کام کر رہے تھے جو منع کر دیا گیا تھا لیکن باوجود وارننگ کے باز نہیں آئے تھے۔

"ان پہ اٹیک کی تیاری کرو۔" ریان کے حکم دیتے ہی ڈریک تیزی سے سیکیورٹی روم کی طرف بھاگا تاکہ اپنے آدمیوں کو تیار کر سکیں۔

"نوفل کا روم سیٹ ہو جائے گا آج ہی۔ علینا ایک بار چیک کر لینا کوئی چیز موجود نہ ہوئی تو بتانا۔" ریان سنجیدگی سے بولتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ابھی اس کی ضرورت نہیں تھی ریان۔ یہ بہت چھوٹا ہے ابھی۔" علینا نوفل کو گود میں لٹاتے ہوئے بولی جو چڑچڑا ہو رہا تھا اس وقت اور ماتھے پہ بل لیے رونے کی تیاری میں تھا۔

جانتا ہوں لیکن اس کی ساری چیزیں سیٹ ہیں وہاں۔ کھلونے وغیرہ دن" میں جونئیر وہاں خوش رہے گا۔" بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے وہ حنہ کو دیکھنے لگا جو ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے علینا سے نوفل کو لے رہی تھی کیونکہ علینا کے بیٹھنے سے وہ الجھ رہا تھا۔

حنہ نوفل کو لیے کھڑی ہوئی تو نوفل آس پاس دیکھنے لگا۔ ریان کو دیکھتے اب اس کی طرف جانے کو ہمکنے لگا۔ حنہ ریان کے قریب کھڑی ہوئی، ریان نے نوفل کو ابھی پکڑا نہیں تھا کیونکہ وہ آرمری میں جانے والا تھا تو حنہ کی گود میں ہی اس کو پیار کرنے لگا۔

بچے اب خود آنا چاہتے ہیں میرے پاس۔ بیٹا تو ہے تم بیٹی لانے کی تیاری کرو۔" حنہ اس کے بالکل قریب تھی تبھی وہ ذومعنیت سے کہنے لگا۔

میرے پاس کوئی سافٹ ویئر نہیں ہے کہ بیٹی کی تیاری کروں۔" ریان کی" بات پہ وہ دانت پیستے ہوئے بولی کہ اُس کے ہونٹ مبہم مسکرائے۔

نوفل کو پیار کرنے کو جھکا ساتھ ہی اس نے حنہ کا چہرہ مقابل کرتے شرارت کرتے پیچھے ہٹا۔

"جو ہونے والا ہے ابھی۔اسی سے گزارا کرو۔" حنہ نگاہیں پھیرتی ہوئی بولی کہ ریان اس کے سرخ چہرے کو دیکھتے ہلکا سا ہنسا۔وہ دونوں خود بھی پیرینٹس بننے والے تھے۔

"اُس پہ تو جی جان قربان ہو گی میری۔" نوفل کے بالوں کو خراب کرتے وہ دلکشی سے بولا۔

"اپنی بیویوں کے لیے جان لو گے اور بچوں کے لیے جان دو گے۔" حنہ نے نوفل کو دونوں ہاتھوں سے سامنے کی طرف کیا کہ نوفل کی ٹانگیں جھولنے لگیں۔

"فئیر اِنف ہاں۔" ریان آنکھ دبا کے بولا۔

دامیر کال پہ مصروف تھا۔ موبائل پاکٹ میں رکھتے اس کی جانب آیا اور حنہ سے نوفل کو لیتے جارہانہ پیار کرنے لگا کہ وہ غصہ کرتے اپنا منہ کھولے اس پہ جھپٹ پڑا۔

ممی پہ گیا ہے۔"اس کے غصے کو دیکھتے دامیر نے علینا کو دیکھتے بتانا ضروری سمجھا کہ وہ آنکھیں گھما گئی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ ایک عالیشان گھر تھا جس کے سامنے وہ کھڑے تھے۔ چہرے پہ ماسک پہنے۔ اسلحہ سے لیس پوری تیاری کے ساتھ یہاں موجود تھے۔

زیادہ گارڈز موجود نہیں ہے پچھلی سائیڈ پہ۔ بس دو اوپر والی بالکنی میں کھڑے ہیں۔" دامیر ہاتھ میں پکڑی سکرین کو دیکھتا ہوا بولا جس میں سرخ نشان نظر آرہے تھے۔

ڈریک پچھلی سائیڈ کی طرف جاؤ۔ سگنل ملتے ہی اٹیک کر دینا اور وہیں سے "
اینٹر ہو جانا۔" ریان اس کو اشارہ کرتے بولا کہ وہ سر ہلا کے اپنے ساتھ دو
آدمیوں کو لیے ان سے علیحدہ ہوا۔

اس وقت وہ لوگ البانیا میں موجود تھے جہاں انہوں نے ایگرون کے گھر
حملہ کرنا تھا۔ حنہ بھی ان کے ساتھ موجود تھی جبکہ علینا کو ساتھ لائے ضرور
تھے لیکن وہ نوفل کے ساتھ ہوٹل میں موجود تھی۔

تمہیں منع کیا تھا آنے سے۔ تمہیں دیکھوں یا اپنا کام۔۔" ریان سخت "
جھنجھلایا ہوا تھا۔ ایک تو حنہ کی کنڈیشن نہیں تھی کہ وہ لڑتی یہاں۔

اگر تم نے مزید کوئی جزباتی سین یہاں کیا تو میں تمہیں شوٹ کر دوں "
گی۔" حنہ سختی سے بولی کہ ریان گھورنے لگا۔

اگر تم ایک قدم بھی مجھ سے دور ہوئی تو میں تمہیں شوٹ کر دوں گا۔" وہ "
اس کو وارن کرتا ہوا بولا۔

سٹڈی میں موجود ہے اس وقت ایگرون۔" دامیر نے کہتے ہی سکرین کو" فولڈ کیا اور پیچھے کھڑے آدمی کو تھمایا۔

وہ لوگ ابھی ایک دیوار کی اوٹ میں چھپے تھے۔دامیر نے زرا سا چہرہ آگے کرتے دیکھا۔اس وقت خاموشی تھی۔ڈریک اپنی جگہ پہنچ چکا تھا۔

پرنسیس۔۔" دامیر سرگوشی میں بولا۔"

میں ٹھیک ہوں دامیر۔" علینا کی آواز ائیرپیس سے ابھری کہ وہ سکون کا" سانس بھرتے دیوار کی اوٹ سے نکلا اور تیزی سے آگے بڑھا۔

سب نے ایک دوسرے سے ائیرپیس کنیکٹ کیا تھا جبکہ دامیر کا علینا کے فون سے کنیکٹ تھا جو ہوٹل میں موجود تھی۔

دامیر کے اشارہ کرنے پہ اچانک ایک دھماکے کی آواز گونجی اور گھر کی پچھلی سائیڈ پہ ڈریک اور آدمی بھی حرکت میں آئے۔

گھر کے سامنے والے حصے سے جاتے ریان نے ساتھ چلتی حنہ کو دیکھا پھر اس کے پیروں کو۔وہ ہیل والے شوز پہن کے آئی تھی۔ماتھے پہ بل لیے گن نیچے کیے ریان نے حنہ کا بازو تھاما۔

"یہ کیا پہن رکھا ہے تم نے؟"اس کے پیروں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے وہ سرد لہجے میں بولا۔

"اندھے ہو جوتا نظر نہیں آرہا۔"وہ غرائی۔

"تمہیں کتنی بار منع کیا ہے کہ ایسی چیزیں نہ پہنا کرو۔"وہ سختی سے بولا کہ دامیر نے ان دونوں کو دیکھا۔

"یہ کوئی وقت ہے ڈریسنگ پہ کمنٹ کرنے کا۔"دامیر ان دونوں کی حرکت سے عاجز آتا ہوا بولا۔اس وقت وہ لوگ کسی کی پراپرٹی پہ حملہ کرنے آئے تھے اور ان دونوں کی اپنی لڑائیاں ختم نہیں ہوتی تھی۔

"تم گھر چلو زرا۔"اتنا کہتے ریان نے پسٹل ہاتھ میں تھامے قدم آگے بڑھائے۔

سٹڈی میں بیٹھا شخص اچانک ہونے والی زوردار آواز پہ چونک گیا تھا۔اس کی سٹڈی ساؤنڈ پروف تھی تبھی وہ شور کو ٹھیک سے محسوس نہ کر پایا۔اس کے گارڈز سٹڈی کے باہر نہیں ہوتے تھے تبھی خود دروازہ کھولے جیسے ہی اس نے باہر جھانکا تو ہر طرف دھواں ہی نظر آیا۔وہ گھبرا اٹھا کسی نے اس کے گھر حملہ کر دیا تھا اور موقع دیکھ کے کیونکہ گھر کی عورتیں ابھی یہاں نہیں تھیں۔ وہ بس اکیلا ہی موجود تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ ایمرجینسی بیسمنٹ کی طرف بھاگتا گھر کا پچھلا حصہ تباہ ہو گیا تھا۔اس وقت کوئی گن بھی موجود نہیں تھی کہ جوابی کاروائی بھی کرتا۔ جس طرح فائر کی آواز آ رہی تھی اس کو سمجھ آ گیا تھا کہ اس کا بچنا اب ممکن نہیں تھا۔

وہ بھاگتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھا لیکن وہاں پہ کسی کو کھڑا دیکھ رک گیا۔

دامیر نے دلچسپی سے ایگرون کو دیکھا۔ان مافیا ہیڈ کو موقع دیکھتے زیر کرنا بہت آسان تھا۔

آخری خواہش۔۔" دامیر نے بے زاریت سے پوچھا۔"

تم لوگوں نے اچھا نہیں کیا۔" وہ خوف سے سفید پڑتا ہوا بولا۔"

تمہاری آخری خواہش ہے کہ ہم کچھ اچھا کریں؟" دامیر سنجیدگی سے بولا"

جب اچانک ایک فائر کی آواز گونجی۔

آخری خوائش کون پوچھتا ہے بڑی۔" ریان کی ناگوار آواز پہ دامیر نے" آنکھیں گھمائی۔ایگرون کی پیٹھ پہ گولی لگی تھی اور پھٹی آنکھوں سے وہ سامنے کھڑے ریان کو دیکھ رہا تھا۔

عادت کے خلاف ایک وارننگ دی تھی لیکن اب وارننگ کا وقت نہیں" تھا۔" ریان بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔حنہ اس کے ساتھ کھڑی تھی باقی سب نے اس گھر کو اپنے انڈر کر لیا تھا۔

وقت ضائع کر رہے ہو میری فیملی ویٹ کر رہی ہے۔" دامیر بے زاریت سے بولا جب ریان نے اس کو گھورا۔ایگرون نے سہمی نگاہوں سے اس کو دیکھا لیکن اگلے ہی لمحے اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔گولی سیدھا اس کے ماتھے پہ لگی تھی اور یہیں اس کی آخری سانس تھی۔

البانیا کا مافیا ہیڈ اس وقت مر چکا تھا اور اس کی ساری پراپرٹی اب براٹوا کے قبضے میں تھی۔ایگرون کی فیملی سے ان کا اب کوئی لینا دینا نہیں تھا۔ان کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کی ساری پراپرٹی اب براٹوا کے قبضے میں ہو گی۔

پہلی فرصت میں یہ جوتے اتارو۔" ریان اب حنہ کی جانب مڑا اور سرد لہجے میں بولا۔

شٹ اَپ۔" وہ لاپرواہی سے بولی اور اپنی ویسٹ بیلٹ میں گن رکھنے لگی۔

دامیر زرا سائیڈ پہ علینا سے بات کر رہا تھا۔

تمہاری وجہ سے میری اولاد سر پھری ہوئی تو پھر دیکھنا۔" ریان اس کی ضد" پہ بگڑتا ہوا بولا جواب گاڑی کی طرف بڑھ رہی تھی۔

خود تم مینٹل کیس ہو۔" وہ بڑبڑائی اور گاڑی میں بیٹھی۔ دامیر ہنوز علینا" سے بات کرتے ہوئے گاڑی میں بیٹھا جب ریان ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے گاڑی چلانے لگا۔

کچھ دن وہ لوگ اب یہیں رہیں گے اور جو مافیا سے ریلیٹڈ کام تھے وہ دامیر اور ریان دیکھ لیں گے۔ ان کو اب ایک میٹنگ بھی ارنج کروانی تھی جس میں البانیا سے متعلقہ چیزیں ڈسکس کرنا تھیں۔ وہ لوگ البانیا مافیا کی ساری پراپرٹی تو لے سکتے تھے لیکن یہاں کی مافیا کا نیا ہیڈ ایگرون کی فیملی سے ہی کوئی ہوگا جس سے وہ لوگ اب میٹنگ کریں گے۔ اگر وہ ایگرون کی طرح ہی کام کرتا رہا تو برا ثوا اس کے حق میں اچھا ثابت نہیں ہوگا اور اگر وہ ان کے ساتھ مل گیا تو فائدے میں رہتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مینشن کے لان میں اس وقت کافی اچھی ہوا چل رہی تھی۔ حنہ اور علینا کرسیوں پہ بیٹھی کسی چیز کو ڈسکس کر رہی تھیں۔ حنہ کو نئی آنے والی شپمنٹ پہ کام کرنا تھا۔ لیام نے آنے والے دنوں میں ایک شپ منٹ کا زکر کیا تھا۔ علینا نے اپنے بالوں کو جوڑے میں قید کر رکھا تھا جبکہ حنہ نے اونچی پونی باندھی ہوئی تھی۔

وہ دونوں کسی لوکیشن کو ڈسکس کر رہی تھیں جب اچانک تیز رونے کی آواز پہ انہوں نے گردنیں گھمائیں۔

لیزا کیا ہوا؟" حنہ نے دونوں بچوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ نوفل اپنے کام" میں مگن اپنے بلاکس کے ساتھ کھیل رہا تھا۔

نوفل میری بات نہیں مان رہا۔" تین سالہ لیزا شکایت کرتی ہوئی بولی اور" غصے سے نوفل کے سارے بلاکس کو گرا گئی۔ نوفل کچھ نہ بولا بس لب بھینچے لیزا کی حرکت کو برداشت کر گیا۔

"نوفل کیوں بات نہیں مان رہے تم بہن کی۔"علینا اٹھ کھڑی ہوئی اور جا کے لیزا کو پچکارنے لگی۔

"لیزا مجھے کہہ رہی ہے میں ان گندے بچوں کو ماروں جو اس کو تنگ کرتے ہیں۔"نوفل پر سکون لہجے میں بولا اور اپنے بلاکس کو دوبارہ سے اکھٹا کرنے لگا۔

"بری بات لیزا کسی کو مارتے نہیں۔"علینا سمجھاتی ہوئی بولی جبکہ حنہ ہنوز پیپر پہ جھکی کچھ دیکھ رہی تھی۔

"اپنے باپ کی طرح خون خرابہ پسند ہے اس کو۔"حنہ لیزا کو دیکھتی ہوئی مسکرائی۔ریان کی طرح ہر مسئلے کا حل لیزا کے پاس مار کٹائی کا تھا جبکہ نوفل کے خیالات تھوڑی علینا سے ملتے تھے کہ ایسی چیزوں سے دور رہنا چاہیے۔ خوبصورت باپ کی خوبصورت بیٹی۔اس کے بال سنہرے اور بھورے سے تھے۔لیزا کی آنکھوں کا رنگ ریان کی طرح گرے تھا۔ماں کی طرح لڑاکا طبیعت کی مالک تھی۔یہ تبصرہ ریان کا تھا۔

ریان اور دامیر اس وقت اپنے کانٹریکٹ پہ کام کرنے گئے تھے۔

"مجھے دامیر سے بات کرنی ہے۔" لیزا نروٹھے انداز میں اٹھتی ہوئی علینا سے بولی تو اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

"لیزا انکل دامیر کہا کرو۔" حنہ نے اس کو دیکھتے ہوئے پیار سے ٹوکا۔

"دامیر کو اچھا لگتا ہے۔" وہ منہ چڑھائے بولی۔ نوفل بھی کھڑا ہو گیا کیونکہ علینا لیزا کو لیے اندر بڑھ رہی تھی۔

حنہ بھی اپنا کام وائنڈ اپ کرتی اٹھی کیونکہ بچوں کے کھانے کا وقت تھا۔ لیام پہلے ہی کیچن میں کھڑا لنچ میں ہلکا پھلکا تیار کر رہا تھا۔

گزرے سالوں میں لیام کو بھی اچھا ٹرینڈ کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہ سمارٹ سا لیام نہیں رہا تھا بلکہ کسرتی جسامت کا مالک تھا۔

"خود چلے جاتے ہیں مجھے بچوں کی آیا بنا کے چھوڑ جاتے ہیں۔" نوفل کو دیکھتے لیام جان بوجھ کر بولا کہ نوفل نے بس گھورا۔ ریان کی طرح بولنے کے بجائے وہ گھورنے سے کام لیتا تھا جبکہ لیزا پورا پورا جواب دیتی تھی۔

آیا لڑکی ہوتی ہے۔ آپ لڑکی ہو۔“ علینا نے جب لیزا کو گود سے اتارا تو وہ ”
لیام کو دوبدو جواب دیتے ہوئے ناک بھوں چڑھا گئی۔

لگتا ہے ریان اس کی رات کو ٹھیک ٹریننگ کرتا ہے۔“ لیام ریان کی کاپی کو ”
دیکھتے بڑبڑایا۔ ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ لیام کچھ کہتا اور لیزا خاموش رہتی۔

علینا نے دامیر کو کال کی جو اس نے دو بیل کے بعد ہی ریسیو کر لی۔

ہیلو ڈیڈ۔۔!“ نوفل دامیر کو دیکھتا ہوا چہکا جبکہ لیزا موبائل اس کی پہنچ سے ”
دور کرتی ہوئی صوفے پہ رکھتے خود اس پہ چڑھنے لگی۔

دامیر بابا کدھر ہیں؟“ لیزا نے پہلا سوال ہی ریان کے بارے میں کیا۔ ”

دامیر نے کیمرہ ساتھ بیٹھے ریان کی طرف کیا جو ڈرائیو کر رہا تھا۔

واپس کب آنا ہے؟“ پاؤں سیدھے کیے اس نے گود میں موبائل رکھا تھا ”
جس سے دامیر کو آدھا چہرہ نظر آرہا تھا۔

ہم کل واپس آجائیں گے لٹل پرنسیس۔“ دامیر مسکراتے ہوئے بولا۔ پھر ”
وہ کافی دیر تک دامیر سے باتیں کرتی رہی جس میں زیادہ نوفل کی شکایات

تھیں۔نوفل انتظار میں تھا کہ کب وہ اپنی باتیں ختم کرتی اور اپنے ڈیڈ سے اس کو بات کرنے کا موقع ملتا۔جب تک لیزا دامیر سے باتیں کرتی رہی نوفل حنہ اور علینا کے ساتھ بیٹھے کھانا کھا چکا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

رات کا جانے کون سا پہر تھا جب بچوں کے کمرے کا دروازہ کھولے وہ دونوں آہستہ سے اندر آئے۔دامیر نے دروازہ بند کیا کہ آہٹ پہ نوفل کی نیند کھل گئی۔

"ڈیڈ۔۔انکل۔"نوفل آنکھیں مسلتا ہوا دونوں کو دیکھنے لگا۔ریان لیزا کی طرف جھکا جو بیڈ پہ آڑھی ترچھی سو رہی تھی۔اس کے ماتھے پہ ہونٹ رکھتے ہوئے وہ نوفل کی طرف آیا۔

"مجھے مس کیا۔۔"نوفل کو سینے سے لگاتے ہوئے دامیر محبت بھرے لہجے میں بولا نوفل نے سر ہلایا۔اب وہ ریان سے مل رہا تھا۔دامیر کے قد کاٹھ کی وجہ سے نوفل کی ہائٹ اچھی تھی۔

ممی سو گئی ؟" دامیر نوفل کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تو اس نے "
سر ہلایا۔
آپ میری چیز لے کے آئے ؟" نوفل ریان کو دیکھتا ہوا بولا جس نے ایک "
نظر دامیر کو دیکھا پھر نوفل کو اور سر ہلا گیا۔
ممیز کو پتا نہیں چلنا چاہیے جو نیئر۔ یہ سیکرٹ رہے ہم تینوں میں۔" ریان "
نے اپنی ویسٹ بیلٹ سے ایک چھوٹی گن نکال کے اس کو تھمائی۔ وہ ایک ڈمی
گن تھی لیکن خو بہو اصل کی کاپی لیکن سائز میں چھوٹی۔
نوفل کو شوٹنگ کا شوق تھا اور یہ شوق اس کو اپنے ڈیڈ اور انکل ریان کو دیکھتے
ملا تھا۔
ان میں رہ کے اب وہ الگ تو نہیں بن سکتا تھا اور نہ ہی کچھ چھپا ہو گا اس سے۔
میں ڈریک سے کہوں گا وہ مجھے بالونز کے ساتھ پریکٹس کروائے گا۔""
نوفل چھوٹی گن کو دیکھے چہکتے ہوئے بولا۔

یہ ایک ٹوائے ہے لیکن دھیان سے آپ اپنی سسٹر کو نہیں دکھا سکتے ابھی۔" دامیر نے اس کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ نوفل نے سر ہلایا۔ اپنی بہن کے سامنے ایسی باتیں نہیں کرتا تھا اور نہ ہی اس کو کرنے دیتا تھا۔

"سو جاؤ جونئیر ابھی۔" ریان اس کو پیار کرتا اٹھا تو نوفل واپس اپنے بیڈ پہ لیٹ گیا۔

نوفل اور لیزا کا کمرہ دامیر کے ساتھ والا کمرہ ہی تھا جس کو ریان نے نوفل کے لیے سیٹ کروایا تھا۔ علینا نے تھوڑی چینجنگ کروا کے اس میں لیزا کا سامان بھی رکھوا دیا تھا اب نوفل کے ساتھ ہی کمرے میں رہتی تھی۔ ان کے کمرے میں ایک کے بجائے تین کیمراز سیٹ تھے، واکی ٹاکیز بھی سیٹ کیے تھے کہ اگر لیزا یا نوفل کو ضرورت پڑتی تو وہ اپنی ممی کو آواز دے سکتے تھے۔

"آپ مجھے کل فائٹنگ سکھائیں گے؟" نوفل ریان کو دیکھتا پوچھنے لگا۔

تمہاری ممی تمہارے ڈیڈ کو چھوڑیں گی نہیں اگر اس کو معلوم ہوا تو۔""

ریان دامیر کو دیکھتا ہوا ہنس کے بولا۔اپنی ماں کے سامنے وہ نہایت شریف بچہ تھا لیکن اپنے انکل اور باپ سے وہ خوب نالج لیتا رہتا تھا۔

نوفل سونے کے لیے لیٹا تو دامیر لیزا کو پیار کرنے لگا۔پہلے جب بھی گھر آتے تو بیویوں کو دیکھتے تھے لیکن اب بچے ٹاپ پہ تھے۔

دامیر۔۔"دامیر کے پیارے کرنے پہ لیزا اپنی مندی مندی آنکھیں" کھولے اس کو دیکھنے لگی۔

اپنے ڈیڈ سے کیا لڑائی ہے جو اس کے پیار کرنے پہ نہیں اٹھی۔"ریان یہ" دیکھتے جل ہی گیا تھا۔پہلے اس کی ماں تنگ کرتی تھی اب بیٹی کسر پوری کرتی تھی۔

دامیر نے نرمی سے اس کے بال سہلائے کہ وہ پھر سے نیند میں چلی گئی۔

ان دونوں پہ پیار بھری نظر ڈالتے کمرے سے نکلے اور اپنے بیڈروم میں جانے لگے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

”ہیلو ملیشکا۔۔“

کمرے میں نیم اندھیرا دیکھے ریان ہمیشہ کی طرح دھپ سے بیڈ پہ گرا۔

”تمہیں تھوڑی تمیز نہیں ہے کہ شوہر آئے تو اس کا استقبال کیسے کرتے ہیں۔“ حنہ کا رُخ زبردستی اپنی جانب کرتے وہ سرد لہجے میں بولا کہ اچانک حنہ کا ہاتھ اس کی گردن تک گیا اور ریان نے آنکھیں گھمائیں۔

”تمہاری انہیں عادات کی وجہ سے میری بیٹی لڑاکا نکلی ہے۔“ ریان اس کے ہاتھ میں چاقو دیکھتا ہوا بڑبڑایا۔

”خود تو جیسے منہ سے پھول برساتے ہو نا۔“ اپنا ہاتھ اس کی گرفت میں دیکھتی وہ گرجی۔

”تم کہو تو میں تمہیں پیار کر دیتا ہوں۔“ حنہ کی بات پہ ریان کی آنکھیں چمکیں تو اس کی آنکھوں میں جھانکتا ہوا شرارت سے پوچھنے لگا۔

”دور رہو ابھی۔۔“ حنہ لاپرواہی سے اس کو پیچھے کرتی ہوئی بولی۔

اتنی دور سے میں اسی لیے واپس آیا تھانا۔۔" حنہ کے پیچھے ہٹانے پہ وہ سلگتے"

ہوئے بولا۔

ان دونوں کے پیار کا انداز نہیں بدلنے والا تھا ایک دوسرے کو جی بھر کے تنگ کرنا اور جان بوجھ کے نفرت کا اظہار کرنا۔ وہ دونوں ہی جنونی تھے ایک دوسرے کے معاملے میں لیکن انداز روایتی نہیں تھا۔

وہ ایک دوسرے کی آبسیشن تھے اور ان کی اس ابسیشن میں اضافہ ان کی بیٹھی لیزا نے کیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تم پھر بنا بتائے آئے دامیر۔" دامیر کا حصار محسوس کرتے علینا اس کے"

لمس کو جان گئی تھی تبھی شکوہ کرتی بولی۔

مجھے لگا تمہیں سرپرائز اچھے لگتے ہیں۔" دامیر نرمی سے اس کی گردن کو"

چھوتے ہوئے بولا۔

مجھے مس کیا؟" اس کے بال چہرے سے ہٹاتے پیار سے پوچھنے لگا کہ علینا نے اثبات میں سر ہلایا۔

"تم لوگوں کا کام کیسا جا رہا ہے؟" علینا کے آنکھیں موندنے پہ دامیر نے پوچھا۔

علینا بھی اب حنہ کا ساتھ دے رہی تھی، زیادہ نہیں لیکن وہ اس کی کافی مدد کرتی تھی شپ منٹس کو ریکور اور رکوانے میں۔ حنہ نے اب بھی اپنا کام نہیں چھوڑا تھا جس کا بھرپور ساتھ لیام دے رہا تھا۔

لیکن علینا ابھی نہیں چاہتی کہ ان کے بچے اس سب میں انوالو ہوں تبھی حنہ اور علینا لیزا، نوفل کو اس سب سے دور رکھتی تھیں۔ علینا کے لیے اب سب کچھ نارمل تھا۔ مافیا میں کچھ بھی انہونی تھی۔ دامیر نے ٹھیک کہا تھا اگر وہ چاہتی تو ایک فیملی کی طرح ہی نارمل زندگی گزار سکتی تھی اور ایسا ہو بھی رہا تھا۔ سب نارمل تھا۔ دامیر اور ریان مافیا کو گھر تک نہیں لائے تھے کہ ہر

وقت بس مار ڈھار، خون خرابے کی باتیں۔ وہ سب جب اکھٹے ہوتے تو ایک فیملی کی طرح ہی سب باتیں کرتے۔ بچوں کی کھلکھلاہٹیں سنتے۔

تبدیلی بس تبھی آتی جب علینا اور حنہ کو خود دوسرے کام کی طرف توجہ دینی پڑتی۔ حنہ ٹھیک کہتی تھی کہ معصوموں کی بازیابی سے سکون ملتا تھا اور وہ یہی کرتی رہیں گی اب۔

باہر وہ لوگ مافیا کا حصہ ہوتے لیکن گھر میں وہ ایک عام سی محبت کرنے والی فیملی ہوتے۔ اس سب میں زیادہ ہاتھ ریان اور دامیر کا تھا۔

دنیا کے لیے وہ ٹاپ اساسن دامیر آر اور دی براٹوا ہیڈ ریان ڈی ہونگے لیکن گھر میں داخل ہوتے ہی وہ محبت کرنے والے شوہر اور لاڈ اٹھانے والے ڈیڈ تھے۔

"ذرا سوچا اگر ریان کا دماغ نہ چلتا اور وہ مجھے تمہیں گرل فرینڈ بنانے کا نہ کہتا تو آج نوفل ہوتا؟" کمرے کی فسوں خیز خاموشی میں دامیر کی سرگوشی سنائی دی کہ علینا نے پلکیں اٹھاتے دامیر کو دیکھا۔

ایسے آئیڈ یاز ریان کو ہی آ سکتے ہیں۔‘‘علینا مسکرائی کہ اس کی میمری لاس’’
کے وقت ریان کا ہی مشورہ تھا کہ دامیر علینا کو اپنا بتاتا۔
لیکن ایک بات یادرکھنا، دامیر آر تم سے محبت کرتا ہے پرنسیس۔‘‘اس’’
کے رخسار کو چھوتے ہوئے وہ مخمور لہجے میں بولا کہ اتنے دنوں کے ہجر کے
بعد آج وصل کی شب تھی۔علینا مسرور سی ہوتی مسکرا دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خـتم شد